الله

لا اله الا هو الحی القیوم

لا تاخذه سنة ولا نوم له ما فی السموات وما فی الار

من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه یعلم ما بین ایدیهم

وما خلفهم ولا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء وسع

کرسیه السموات والارض ولا یؤده حفظهما وهو العلی العظ

صدق الله العلی العظیم

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر: E 3006

جلد نمبر ۳۶ — شمارہ ۱/۱۲ — ماہ جنوری ۹۸ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: نقیر محمد مستری اور عثمان عمر

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴/۱۴ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰۔۴۰۰۰۔ فون: ۳۷۱۰۲۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۲۷۔ ۴۰۰۰

اس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم جنوری سنہ ۹۸ء . . . .

کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر . . .

پہلا صفحہ

انگریز جب یہ ملک چھوڑ کر چلے گئے تب انہوں نے جاتے جاتے اپنا وارث بنایا کانگریس کو۔
لہٰذا اپنی ساری پالیسیاں انہوں نے کانگریس کے لئے وراثت میں چھوڑیں
جن میں سے ان کا سب سے بڑا "وصف" تھا "پھوٹ ڈالو حکومت کرو پالیسی"۔
ہندوستان میں انگریزی حکومت کا راز کانگریس نے بہت پہلے سمجھ لیا تھا
لہٰذا آزادی سے ایک آدھ سال پہلے ہی کانگریس نے انگریزی ہتھیار اپنالیا۔
اسی لئے بغیر جانبدار تاریخ بتاتی ہے کہ ملک کی تقسیم میں جہاں مسلم لیگ کا جنون شامل تھا
وہیں کانگریسی لیڈرشپ بھی دبے الفاظ میں خوش ہو کر کہہ رہی تھی کہ چلو خس کم جہاں پاک۔
کانگریسی لیڈران منسٹر بننے کے لئے اتنے بے صبر ہوتے جارہے تھے
کہ ماؤنٹ بیٹن کی ہر تجویز کو وہ بلا جھجک قبول کرتے گئے
اور پھر یہ ملک تقسیم ہو بھی ہو گیا "تاکہ دونوں دھڑے ایکدوسرے سے ہمیشہ لڑتے رہیں"
تقسیم کے بعد بھی کانگریس نے اقتدار میں رہنے کے لئے انگریزی فارمولے ہی کو اپنا آئیڈیل بنالیا
اور تمام فرقوں میں فتنہ پیدا کر راج کرنے کیلئے ہر قسم کا کھیل کھیلا۔
کبھی سکھوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے بھنڈرن والے کو جنم دیا
یہ سوچے بغیر کہ بھنڈرن والے تو الگ ملک خالصتان کی بات کر رہا ہے
اپنے سیاسی مقاصد کیلئے اس نے بھنڈرن والے کا قد اتنا بلند کیا
کہ پھر اس سے مقابلہ کرنا اسے دشوار ہو گیا۔
لہٰذا دیکھتے ہی دیکھتے پورا پنجاب جل اٹھا اور ہزاروں لاکھوں افراد اس شورش کا شکار ہو گئے
بھنڈرن والے کا قد چھوٹا کرنے کے لئے کانگریس حکومت نے گولڈن ٹیمپل پر حملہ کر دیا
پوری سکھ قوم تلملا اٹھی اور بالآخر ایک سکھ سیکوریٹی گارڈ نے اسوقت کی وزیر اعظم کا قتل کر دیا
نتیجہ میں اپنے لیڈر کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے کانگریسی منسٹر گھر گھر جا کر سکھوں کا قتل کرتے یا کراتے رہے۔

مسلمانوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے کانگریس نے مدھوک اور بال ٹھاکرے کو جنم دیا،
مسلمانوں کو گالیاں دینے، بُرا بھلا کہنے اور دھمکانے کے اپنے پیشے میں بال ٹھاکرے کو کوئی دقت پیش نہ آئے
اِس لئے کانگریس نے اسے زیڈ سیکوریٹی دے دی تاکہ کوئی اسکا بال بھی بانکا نہ کرے۔
کئی فسادات اور پھر بابری مسجد کے انہدام وغیرہ سے ملک بکھرنے لگا مگر کانگریس کی اپنی پالیسی برقرار رہی۔

(باقی آخری صفحہ پر)

مُبارک کاپڑی

ماہِ رمضان کی
عبادت

محمد اقبال احمد خان دیشمکھ، کھٹیل۔ مہاڈ ضلع رائیگڈھ

ماہِ رمضان المبارک مسلمانوں کی زندگی میں
زبردست اہمیت رکھتا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر بندہ
روزمرّہ کی آزادی کو چھوڑ کر تیس روزے پورے ہونے تک
جسمانی اور روحانی طور پر عام زندگی سے مختلف زندگی گزارتا ہے
یعنی سوتے جاگتے، کھاتے پیتے یہاں تک کہ خیالات سے
پاک ہو کر ایک منظم زندگی گزارنے کی طرف رجوع ہوتا ہے۔
اور وہ اسے گزارنی پڑتی ہے۔ رات دن کے فاسد
خیالات، حسد، لالچ، غیبت کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔
اس طرح انسان کی جسمانی اور روحانی صفائی ہوتی ہے
مگر یہ بات ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو رمضان کے
پورے روزے ادا کرتے ہوئے نیکی کی طرف رجوع
ہوتے ہیں۔ مگر ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو روپیے پیسے
کے فائدے کے لئے، بے ایمانی کرتے ہوئے نہیں ہچکچاتے۔
اور دغا بازی، بے ایمانی اس مبارک ماہ میں بھی کرتے
ہیں۔ ان کے روزے اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبول نہیں
ہوتے۔ کیونکہ روزے رکھتے ہوئے بُرے خیالات اور
بے ایمانی سے دور رہنا چاہیئے۔ عبادت کے ساتھ خلوص
چاہیئے۔ رمضان کی حرمت، نیک راہ کا سبق ہے۔ ماہِ
رمضان ہر مسلمان کے ہر سال بھر کے گناہوں کا مداوا
کرنے کا موقعہ عطا فرماتا ہے۔

ہر مسلمان صدق دل سے عبادت
اور نیک کام کرے تو اس ماہ میں اس کا اجر دس گنا
زیادہ ہوتا ہے۔ ہمیں اس ماہ میں چھوٹے بڑے تمام
گناہوں سے دور رہنا چاہیئے۔ روزے میں کسی طرح
کے بُرے خیالات نہ آنے چاہیئے ورنہ وہ روزہ روزہ
نہیں رہتا بلکہ فاقہ یا بھوکا رہنے کے برابر ہوتا ہے۔
تمام روزے بھلائی، نیکی، مساوات، فیاضی کا سبق
سکھاتے ہیں اس لئے خوشی انہیں زیادہ ہوتی ہے جو
اپنے فرائض اس ماہ میں پورے کرتا ہے۔

اگر ہم رمضان کے سارے فرائض پورے کریں
تو عید کا جشن منانے میں بہت خوشی محسوس ہوتی ہے۔
مسلمانوں کے عید الفطر کی خوشی اور مسرّت کا سماں غیر مسلم
کو بھی نظر آتا ہے یہ ایک ایسا تہوار ہے جو سبھوں کے سامنے
ایکجا ہو کر دکھائی دیتا ہے۔ عیدگاہ میں نماز ملاقاتیں،
ایسا سماں ہوتا ہے جو کسی اور تہوار میں نہیں ملتا۔

عید کے اس تہوار کے ساتھ ہماری بہت سی
روایات بھی وابستہ ہیں جو ہماری تہذیب و ثقافت کو ایک
خوبصورت پہلو کی عکاسی کرتی ہیں۔

عید ہر سال آتی ہے مگر پرانی نہیں ہوتی۔
خوشی کی مبارکباد بار بار دہرانے سے نہ پرانی ہوتی ہے
نہ باسی ہوتی ہے۔ اور یہ کوئی جھوٹی یا دھوکا دینے
والی بات نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے سچائی ہے
جسے دہراتے ہوئے کیوں شرمائیں۔ عید کی یہ
مبارکباد عظیم صداقت پر مبنی ہے۔ تو کیوں نہ میں
آپ کو عید مبارک کہوں۔

ع "بس میرے پاس ہے یہی تحفہ برائے عید"

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ برسوں کی پُرخلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کیساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہماری وہ خصوصیات جنکی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاجِ کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں۔
○ حجاج کرام کی تمام انتظامی اُمور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کرسکیں ○ تجربہ کار مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کیلئے کمربستہ رہتے ہیں ○ ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر ○ گھریلو ماحول جسمیں آپ بالکل اجنبیت محسوس نہیں کریں گے ○ بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی سہولیات حاصل ہوتی ہیں ○ مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے ○ طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں ○ جدہ مکہ اور مدینے کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا ○ حج و عمرہ کے ارکان و مسائل سکھانے کیلئے علماء دین ساتھ ہوتے ہیں ○ مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ○ حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔ خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں ○ بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔ ○○
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B T Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، مسلم فیس یا فارین ایکس چینج کے شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور اکانومی کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
63,000/=
حج ٹور سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
72,000/=
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (ماہ نومبر میں)
33,000/=
رمضان عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (آخری عشرہ)
40,000/=
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
۶۹/۷۱ بیکا اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 376 5969/37132 31
373 8449 FAX
خالد پرکار، پرکار ایجنسی ۲۱ شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
فون: 343 69 79/3446051
3442344/3428271 FAX
شکیل، شفیق، فرید
۵۶ تمبیر انظام پورہ بھیونڈی، ضلع تھانہ۔
فون: (02522) 30693/36551

حضرت مسیح علیہ السلام سے پانچ دس سال پہلے یونان کی مشہور ریاست ایتھنز کا مطلق العنان حاکم ہیپیاس (HIPPIAS) وطن چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا اور دنیا میں پہلی بڑی جمہوری حکومت نے جنم لیا۔

حکیم سولن نے ۵۹۴ ق م میں ایتھنز کے لئے جو دستور حکومت بنایا تھا، وہ کھیتی باڑی اور کاروبار کرنیوالوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا لیکن سیاسی اختیارات پرانے اُمراء ہی کے قبضے میں رہے اس سے ان کے درمیان کھینچ تان اور کشاکش نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ لوگ تنگ آ گئے، جب ۵۶۰ ق م میں تمام معاملات کی باگ ڈور ہیپاس کے باپ کو سونپی گئی تو سب نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس انتظام سے ایتھنز خوش حال ہو گیا۔ اب کلیس تھینز ہی کو نئی حکومت کا نظام تیار کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا۔ اس کے سامنے دو ضروری کام تھے، اول یہ کہ امراء کے خاندانوں پر قابو پانے کا بندوبست کرے، دوسرے یہ کہ آئندہ مطلق العنان کی کوئی گنجائش باقی نہ چھوڑے۔

امراء کی قوت تو پہلے ہی شخصی حاکموں نے گھٹا دی تھی، ادھر ان کے دور میں تجارت اور علم وفن کی ترقی نے قومیت کا احساس اس درجے پر پہنچا دیا کہ خاندان اور قبیلے کے رشتے خاصے کمزور ہو گئے۔ کلیس تھینز نے شہری حقوق کا دائرہ وسیع کر دیا۔ تجارتی طبقے اور آزاد کئے ہوئے غلام بھی ان حقوق سے شادکام ہوئے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ رائے دہی کے لئے قصبوں اور ضلعوں کے حلقے بنائے گئے۔ اس طرح پرانی قبائلی تقسیم کی پہلی حیثیت

نقصان کو کم

جاتی رہی اور اس کی جگہ نئی آبادیوں نے لے لی۔ جنہیں یونانی میں ڈیمی کہتے تھے اسی سے ڈیماکریسی یعنی حکومت عوام کا لفظ نکلا ہے۔

مطلق العنانی کے امکانات کو ختم کرنے کیلئے ایک عجیب طریقہ تجویز کیا گیا یعنی وقتاً فوقتاً شہریوں سے رائے لی جاتی کہ آیا کوئی شخص اتنے اثر ورسوخ کا مالک تو نہیں بن گیا جو ریاست کے لئے خطرے کا باعث ہو سکتا ہو جس شخص کو کم از کم دس ہزار شہری خطرناک قرار دیتے اسے دس سال کے لئے جلاوطن کر دیا جاتا، لیکن نہ تو اسے غدار سمجھا جاتا، نہ مجرم۔ جب وہ مقررہ مدت پوری کر کے لوٹتا تو اسے جائیداد اور تمام شہری حقوق واپس مل جاتے، ابتداء میں اس قاعدے کو بڑی احتیاط سے استعمال کیا جاتا تھا مگر بعد میں یہ بگڑتے بگڑتے سیاسی گروہ بندی کا انتقامی حربہ بن گیا۔ اور بالآخر پانچویں صدی عیسوی میں اسے منسوخ کر دیا گیا۔ اگرچہ جمہوری حکومت کا بالکل ابتدائی خاکہ تھا اور اس میں خامیاں تھیں پھر بھی تاریخ میں یہ نئے دور کا سنگ میل ثابت ہوا۔ اور ایک ہزار سال سے زیادہ مدت تک قائم رہا۔

یونان سے دنیا نے علوم وفنون سیکھے اور ہم اب تک جتنی تاریخی معلومات حاصل کر سکے ہیں ان سے یہی پتہ چلتا ہے کہ پہلا جمہوری نظام یونان ہی میں قائم ہوا تھا مگر وہ بالکل ابتدائی خاکہ تھا اور اس لحاظ سے صحیح جمہوری نظام نہیں کہا جا سکتا، کہ یونان میں بسنے والے تمام لوگوں کو یکساں حقوق حاصل نہ تھے، صحیح اور حقیقی جمہوریت وہی ہو سکتی ہے جس میں سب لوگوں کا درجہ یکساں ہو۔ ●●

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۷، ۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیشکش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

(ادارہ)

سمندر میں موجوں کے تھپیڑے ہیں۔ جو شخص سمندر میں اپنی کشتی چلانا چاہے وہ مجبور ہے کہ موج اور طوفان کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی کشتی مطلوبہ منزل کی طرف لے جائے۔ جنگل میں جھاڑیاں اور درندے ہیں، جو جانور جنگل میں رہتے ہیں، ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں کہ وہ کانٹے دار جھاڑیوں اور اپنے دشمن جانوروں کے درمیان اپنے لئے زندگی کا طریقہ نکالیں۔

ایسا ہی کچھ معاملہ انسانی سماج کا بھی ہے۔ انسانوں کے اندر بھی طرح طرح کے لوگ ہیں۔ ان کے مفادات ایکدوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ مختلف اسباب سے ایکدوسرے کے بیچ میں ناخوش گواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ اونچ نیچ اور یہ فرق سماجی زندگی میں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ باقی رہیں گے۔ کسی حال میں انہیں ختم نہیں کیا جاسکتا۔

ایسی حالت میں انسان کے لئے زندگی اور کامیابی کا صرف ایک ہی ممکن راستہ ہے — وہ "باوجود" کے اصول کو اپنی پالیسی بنائے۔ وہ مخالفتوں کے باوجود لوگوں کو اپنا موافق بنانے کی کوشش کرے۔ وہ ناخوشگواریوں کے باوجود اپنے لئے خوشگوار زندگی کا راز دریافت کرے۔ اس کے خلاف عداوتیں اور سازشیں کی جائیں تب بھی وہ اس یقین کے ساتھ آگے بڑھے کہ وہ اپنے مثبت عمل سے تمام منفی باتوں کا خاتمہ کرسکتا ہے۔

نقش کوکب

اس دنیا میں آدمی کو کانٹے کے باوجود پھول تک اپنا ہاتھ پہنچانا ہوتا ہے۔ یہاں بیماریوں کے بے شمار جراثیم کے باوجود اپنے آپ کو تندرست اور صحتمند بنانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اس دنیا میں آدمی کو یہ کرنا ہے کہ وہ ناموافق حالات کو دیکھ کر مایوس نہ ہو اور نہ شکایت و احتجاج میں اپنا وقت ضائع کرے۔ وہ ان حقائق سے موافقت کرکے جئے جن کو وہ بدل نہیں سکتا۔ وہ راستہ کے ان پتھروں سے کترا کر نکل جائے جو اس کے سفر میں حائل ہورہے ہوں۔ لوگوں کی مخالفانہ باتوں پر مشتعل ہونے کے بجائے وہ تدبیر اور حکمت کے ذریعہ ان سے نپٹنے کی کوشش کرے۔ وہ کم ملنے پر راضی ہو تاکہ آئندہ اس کو زیادہ دیا جائے۔ وہ دشمنی پر صبر کرے تاکہ آج جو اس کے دشمن ہیں، کل وہ اس کے دوست بن جائیں۔ ⁂

اقوالِ زرّیں: از: یوسف احمد ساونت، دابھیٹ رتناگری

۱۔ نصیحت تو وہی لوگ پکڑتے ہیں جن کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے (قرآن کریم)

۲۔ دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرادینا صدقہ سے بہتر ہے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

۳۔ بڑائی تقویٰ میں۔ امیری توکّل میں، اور عظمت تواضع میں ہے (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ)

۴۔ اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا نادانی ہے (امام غزالیؒ)

۵۔ جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے (خواجہ حسن بصریؒ)

عُمرَہ
حج
زیارت
حج کی بکنگ شروع ہوچکی ہے لہٰذا جلد از جلد اپنی نشست محفوظ کرالیں
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین
عازمین حج ۱۹۹۸ء کے لیے اعلیٰ خدمات اور بہترین سہولیات سے آراستہ
المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز
ہیڈ آفس: ۵۱-۵۷، دوتار اسٹریٹ، میزنین فلور، روم نمبر ۱۹ زکریا مسجد کے پیچھے، ڈامر گلی، ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۳
منتظم: فقیہ عبدالرشید حاجتے
فون آفس: 3772047
فون رہائش: 3412153
گرمیوں کی اور دیوالی کی چھٹیوں میں عمرہ کے لیے فوراً رابطہ قائم کریں
A کلاس
حج کے لیے
۷۲ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
پورے رمضان سے عید تک ۴۲ ہزار روپے
B کلاس
حج کے لیے
۶۵ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱۱ روزے سے عید تک ۳۸ ہزار روپے
C کلاس
حج کے لیے
۵۸ ہزار روپے - ۳۵ روز
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱ روزے سے ۱۵ روزے تک ۳۵ ہزار
معزز مہمان حرم ——— السلام علیکم
ضلع کوکن، شہر ممبئی اور مہاراشٹرا کا قابل اعتماد ادارہ "المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز" منظم کردہ پروگرام کے تحت پچھلے کئی سالوں سے شائستہ اور تجربہ کار رہنمائی کے ساتھ زائرین کی تسلی بخش خدمت کرتا آرہا ہے، امسال بھی مزید سہولتوں کے ساتھ اور مناسب اخراجات پر ہم اپنے تجربہ کار ساتھیوں کے ساتھ آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جس میں شامل ہوکر آپ بہتر طریقے سے حج، عمرہ، بیت المقدس، نیز مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی زیارتوں سے بھی فیضیاب ہوسکتے ہیں۔
زیر سرپرستی: پیرزادہ سید عمر فیض اللہ شاہ بابا قادری الرفاعی، کرلا جری مری، عبدالرشید بابا قادری نقشبندی ماہم
زیر قیادت: محمد ابراہیم مرچنٹ خلیفہ قادری الرفاعی۔ فون۔ ۴۴۵۸۱۱۶۔ عبدالعزیز بابو (کرلا)
زیر اہتمام عبدالقادر مجاور فون: ۴۳۶۴۴۴۶ محمد اقبال نائیکر۔ مولا علی عبدالغفور مٹھائی والے (ماہم) عبداللطیف ادھیکاری
حج میں رہائش مکہ میں الراجی میک بلڈنگ، صرف دس قدم پر باب عمرہ کے سامنے۔ مدینہ میں بھی مسجد نبوی سے قریب تر
ہمارے نمائندے
ممبئی | مولا علی، مہاراشٹرا کیس ریسچر | ۴۱۱۵ ۱۲ | تدنیل رائے گڈھ | علی جان عمر خان دیشمکھ | ۷۶۴۸۸
کالسی بیواتمان | حاجی علاؤالدین | ۸۱۱۴۷۳۳ | مان گاؤں | نثار فرفرے مان روڈ رائیگڈھ | ۶۷۱۵۵
کرلا جری مری | محرم علی سردار علی پلاسٹک والے | ۸۵۱۱۷۹۱ | مسلہ رائے گڈھ | سید عبداللہ عبدالرحمن قادری | ۳۲۱۱۹
دھاراوی | عباس علی پٹی والے۔ ۴ کمپر بلاک ایکتا سوسائٹی | | کرناٹک گلبرگہ | اے۔ جی عبدالستار | ۲۶۸۴۹
منور | شکیل سکندر پٹھان | ۶۲۳۳۷۱۳ | کرناٹک گوکاک | ایم۔ جی مجاور | ۲۶۳۴۳
پونہ | محمد نور کھوت | ۶۵۶۲۷۱ | دھلی | جمیل بھائی دریا گنج | ۳۲۶۳۰۱۴
پونہ | محمد اقبال حاجی احمد | ۶۴۰۳۷۸ | جے پور | حاجی محمد احمد (محلہ نیلگراں) | ۶۰۳۳۳۸
پنویل | عبدالستار کھوت | ۷۴۵۲۱۵۸ | میرٹھ | حاجی محمد متین ۵۱۸، کوٹلہ اسٹریٹ میرٹھ | ۲۷۳۶۲
گورگاؤں | (رائے گڈھ) وحید الدین شہاب الدین | ۴۴۵ | سہارنپور | حاجی ایم ایچ کاظمی (ایڈوکیٹ) | ۲۲۶۳۹۴ ۲۴۱۰۵۹
دھلی | ایم اے مرچنٹ ۵۲۳۳ | ۵۲۳۰۱ | دھولیہ | آصف علی شیخ محمد آگرہ روڈ ۲۵۱۹۵ | ۲۳۷۹۷
باندرہ | محمد یوسف، یونس بلڈنگ، لوباڑہ | ۶۵۱۲۷۲۶ ۶۴۲۳۱۶ | اجمیر شریف | محمد نعیم طہور میاں مجاور |
ناسک | سلیم شیخ، باغبان پورہ ۷۵۱۵۲ | ۷۹۶۵۲ | ممبرا | محمد شفیع میمن، مہاراشٹرا ٹوبیکو، کمرا پورہ روڈ |
سیوڑی | عبدالقادر علی مانکیکر | ۴۱۸۲۶۳۸ | ملاڈ، مالونی | جاوید بھائی، اکھوریہ مک، کیپٹل لانڈری | ۸۶۴۱۸۴۷ ۸۸۱۹۵۳۴

پھر چراغ جل گیا، بمبئی جلی نہیں

قاضی فراز احمد

ساحلوں پہ بم پھٹے ۔ بکھر گئے تھے حوصلے
عالمی یہ جنگ تھی ۔ زندگی پہ تنگ تھی
قافلے جہاز کے ۔ لپک اٹھے دہک اٹھے
تیرگی سی چھا گئی ۔ بمبئی لرز گئی
اسپتال بھر گئے ۔ کتنے لوگ مر گئے
شہر سارا ہل گیا ۔ پھر چراغ جل گیا
بمبئی جلی نہیں

○

بستیاں نئی نئی ۔ شکتیاں نئی نئی
ہر طرف کے لوگ تھے ۔ بمبئی کے سامنے
پھر نئی ترنگ تھی ۔ شیو ناک جنگ تھی
"غیر کو نکالئے ۔ بمبئی بچائیے"
یہ زمیں میرا وطن ۔ یہ گماں میرا چمن
جو کھل گیا وہ کھل گیا ۔ پھر چراغ جل گیا
بمبئی جلی نہیں

○

کچھ سیاسی داؤ تھے ۔ یا پرانے گھاؤ تھے
شور و شر بہت ہوا ۔ یوں ضرر بہت ہوا
دو زبانیں کٹ گئیں ۔ داستانیں بٹ گئیں
"کانڈلا" الگ ہوا ۔ قافلہ الگ ہوا
کارزار یہ بھی تھا ۔ انتشار یہ بھی تھا
وقت یہ بھی ٹل گیا ۔ پھر چراغ جل گیا
بمبئی جلی نہیں

○

نفرتوں کے نام پر ۔ نئے رتھوں کے گام پر
مورچے نکل پڑے ۔ یا جلوس چل پڑے
حشر سا بپا ہوا ۔ پاسباں بھی ہو لیا
سائبان جل گئے ۔ آستان جل گئے
آدمی کی لاش پر ۔ ظلم کی تلاش پر
پھر صدائیں آ گئیں ۔ پھر سبھائیں آ گئیں
سائبان بدل گیا ۔ پھر چراغ جل گیا
بمبئی جلی نہیں

○

کیا کسی کو کل پڑے ۔ جب دھما کے چل پڑے
آسماں بھرا ہوا ۔ حکمراں ڈرا ہوا
دیوتا بپھر گئے ۔ جیل خانے بھر گئے
آسمانی قہر تھا ۔ اور فضا میں زہر تھا
دل بھی داغ داغ تھے ۔ گھر تو بے چراغ تھے
ہر طرف الاؤ ہیں ۔ روشنی کے گھاؤ ہیں
شعلوں کی فوج ہے ۔ آج کس کی کھوج ہے
کیا دماغ چل گیا ۔ کیا چراغ جل گیا؟
بمبئی جلی نہیں

تسخیرِ کائنات فریضۂ مومن ہے

محمد سعید علی (دبئی)

سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ (سورۃ الجاثیۃ آیت ۱۳)

"اے بنی نوع انسان! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے (جملہ کائنات) اللہ نے تمہارے لئے تابع تسخیر کر دیا ہے" غور کرنے سے یہ راز کھل کر سامنے آتا ہے کہ ہر زمانہ میں ہر ملک میں انسان کسی لاینحل مسئلہ کی تلاش میں سرگرداں رہا ہے۔ رموزِ کائنات کی عقدہ کشائیوں میں اس کے ذہن کی تگ و تاز، ہر شئے میں غور و تدبر و تفکر، گاہ ستاروں کی دنیا سے چشمک و ستیز، گاہ کہکشاں کے آگے فضائے لامحدود میں کھو جانے کی آرزو اور کبھی چاند، مریخ، زحل اور زہرہ پر کمند ڈالنے کی تڑپ۔ انسان کی یہ جہدِ مسلسل اس کی خلش و کاوش کا آئینہ دار ہے جو کسی سوال کے حل کرنے کے لئے اس کے دل و دماغ کی دنیا میں حشر بپا کئے ہوئے ہے۔ آخر ایسا کیوں؟ جی ہاں! یہ اس لئے کہ خود اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ صلاحیت ودیعت کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان چاند کی سیر کر کے آیا ہے تو کروڑوں میل دور مریخ پر روبوٹ (انسان نما مشین) بھیج کر اس کے ذریعہ اس کی سطح اور چٹانوں کی تصاویر حاصل کر چکا ہے۔ لیکن حال ہی میں سب سے بڑا اور تعجب انگیز تسخیری کارنامہ بھارت کی ایک دلیر خاتون نے امریکہ کی "NASA" سے فضائے بسیط میں اڑان لگا کر انجام دیا ہے اور اب وہ وہاں سے سورج کے رموز وا کرنے میں کوشاں ہے۔ ہر بھارت واسی کو اس پر فخر ہے۔

سورج اور چاند کو تسخیر کرنے کی دعوت اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو قرآن پاک میں یوں دی ہے کہ "وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ۔ (سورہ رعد آیت ۲) "اے بنی نوع انسان ہم نے تمہارے لئے سورج اور چاند کو (بھی) تابع تسخیر کر دیا ہے" یہ آیت اور الجاثیہ کی آیت ۱۳ میں تسخیر کی دعوت یا پیغام ہے اس میں کافر اور مومن سب شامل ہیں۔ مگر قرآن پاک سے یہ بصیرت ملتی ہے کہ مقامِ مومن مقامِ کافر سے ہر شعبے، ہر جگہ اور ہر اعتبار سے بے حد آگے اور بے حد بلند ہے۔ اسی لئے تسخیرِ کائنات پر قرآن پاک میں مومنوں پر خاص زور دیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ الجاثیہ آیت ۳-۴-۶-۱۳) سورۂ یونس میں تو متقی اور پرہیزگار لوگوں تک کا یہ فریضہ فرمایا ہے کہ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ (سورہ یونس آیت ۶) یعنی گردشِ لیل و نہار اور کائنات کی تخلیق میں (تسخیر کیلئے) متقی لوگوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں"

اب سوال ابھرتا ہے کہ اللہ نے مومنوں اور متقیوں پر تسخیرِ کائنات کے لئے اتنا زور کیوں دیا ہے؟ غور کرنے سے یہ جواب سامنے آتا ہے کہ کافر، ملحد یا مشرک قومیں فطرت کی (کائنات کی) قوتوں کو تسخیر کر کے انہیں فساد اور خوں ریزیوں کا موجب بنائیں گی۔ (جیسا کہ مغرب کی قومیں کر رہی ہیں) اللہ کو یہ علم تھا۔ اسے یہ بھی علم تھا کہ مومن قومِ فطرت کی انہیں قوتوں کو تسخیر کر کے انہیں عالمگیر انسانیت

کی ترقی و فلاح کا ذریعہ بنائیں گے اور خود بھی ترقی کی منازل
طے کر کے شاد و آباد رہیں گے۔ اگر کافر قوم کائنات کی
قوتوں کو تسخیر کر کے ان سے انسانیت کو تباہ کرنے والے
"بم" تیار کریں گے تو مومن قوم فطرت کی قوتوں (کائناتی
قوتوں کو) تسخیر کر کے ان بموں کو نیست و نابود کرنے
کا توڑ (بدل) تیار کر کے انسانیت کو بچائے گی۔ مختصر یہ کہ
کافر قوم اگر فساد و تباہی کا باعث بنیں گے تو اس کے مقابلہ
میں مومن قوم امن کا پیغامبر بنے گی اور یہی وجہ ہے کہ
مومنوں کو تسخیر کائنات پر بار بار ابھارا گیا ہے۔ فی زمانہ
زمین بموں کی وجہ سے ایک جہنم بن گئی ہے۔ اس کی وجہ
یہی ہے کہ مومنوں نے تسخیر کائنات کے احکام کو سمجھا نہیں
۔ ہمارے مومن اعلیٰ سائنسدانوں کے سامنے اگر قرآن
پاک ہوتا اور وہ ان احکام کی پابندی کر کے اس پر عمل
پیرا ہوتے تو وہ ایسا فارمولا ایجاد کرتے جس سے انسانیت
کو تباہ کرنے والے ایجاد شدہ تمام ممالک کے "بم" کو اپنی
لیبارٹری کی کرسی پر بیٹھے بیٹھے "نم" (رطوبت، پانی)
میں بدل کر فنا کرتے اور زمین کو تباہی سے بچاتے۔

مگر افسوس تو یہ کہ ہم بم کو نم کرنے کی
بجائے روایات کے طلسم کدوں اور غیر قرآنی عقیدوں
کے سم سم کدوں میں بیٹھ کر مومن ہونے کا صرف بلند و بانگ
دعویٰ کر رہے ہیں اور نقش کائنات پر اپنا نقش ثبت
کر کے نقش دوام کے صرف جھوٹے خواب دیکھ
رہے ہیں جو سراسر فریب اور خود فریبی ہے۔

سچا مومن اور متقی وہ ہے جو کائنات کی
قوتوں کو تسخیر کر کے قرآن کے سائبان تلے انہیں انسانیت
کی فلاح و بہبود کے لئے کام میں لائے اور یہی فرق ہے
مقامِ مومن اور مقامِ کافر میں اور بس!! ؎ ؎

زکوٰۃ کا بقیہ

اور حضور کے بعد خلفائے راشدین کے زمانے میں اپنے
طور اور اپنی مرضی کے مطابق انفرادی زکوٰۃ دینے کا
تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ یہ زکوٰۃ اسلامی بیت المال
میں جمع ہو کر باقاعدہ نظم کے ساتھ خرچ کی جاتی تھی۔

ہر دور میں اچھے اور پائیدار کام کی
پذیرائی کی بجائے اس کی مخالفت ہوتی ہے چنانچہ
تاریخ بتاتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا وصال ہوا تو بعض مسلمانوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے
انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے ان منکرین زکوٰۃ سے اعلان فرمایا کہ میں جنگ کروں گا۔
یہاں تک کہ اگر کسی کے ذمہ زکوٰۃ میں اونٹ کی نکیل
کی رسی بھی باقی ہو گی تو اسے بھی وصول کر کے رہوں گا۔
مختصر یہ کہ زکوٰۃ ایسا بنیادی اور اہم فریضہ ہے جو
کسی بھی صاحبِ نصاب مومن پر کسی بھی وقت موقوف
نہیں۔ اسے بہر حال ایک مقررہ حصہ حاجتمند اور اللہ
کی نعمتوں سے محروم لوگوں کے لئے نکالنا ہو گا۔

اجتماعی نظام زکوٰۃ ہی اسلام کا نظام
اور اقتصادیات ہے جو معاشی تحفظ کی ضمانت ہے
جس سے دنیا میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے جس کو اللہ نے
سودی نظاموں کے مقابلے میں ہمیں دیا ہے اور اسے انسانیت
کی نشو و نما کا ضامن قرار دیا جو حقیقتاً دنیاوی سودی
نظاموں سے کہیں زیادہ بہتر اور اعلیٰ و ارفع مفادات
کا حامل ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اجتماعی طور سے نظام
زکوٰۃ قائم کریں۔ اور دنیا کے معاشی نظام کے سامنے
اسے بطور نمونہ پیش کریں کہ اس سے دنیا کی بہترین
تعمیر و اصلاح ہو سکتی ہے۔

غزلیں

نہالؔ حفیظ (ممبئی)

کیوں نہ مہکے گا باغ اُردو کا
جو ہے روشن چراغ اُردو کا

ہم ہی تو خاکپائے غالب ہیں
پی لیا ہے ایاغ اُردو کا

جن کو اُردو سے دشمنی تھی کبھی
پا گئے وہ سُراغ اُردو کا

یاد اس کی ہمیں ستاتی ہے
ایک شاعر تھا داغ اردو کا

خون ہم نے بہت دیا ہے نہالؔ
کیا بجھے گا چراغ اُردو کا

راشد جمال فاروقی

ان درختوں میں آندھیاں رکھ جا
آندھیوں میں تباہیاں رکھ جا

جانے والے! سفر مبارک ہو
شہر بھر میں اداسیاں رکھ جا

ہر پرندہ ہوا ہے تن آساں
ہر نشیمن میں بجلیاں رکھ جا

کوئی منظر تو دیکھ پاؤں میں
کوئی لمحہ تو جاوداں رکھ جا

چلچلاتی ہے دھوپ دور تلک
اپنے آنچل کا سائباں رکھ جا

جو ملے بے دلی سے بے راشدؔ
جو بھی پائے جہاں تہاں رکھ جا

عرفانؔ پربھنوی

دلوں میں پیار نگاہوں میں دوستی نہ رہی
ہے زندگی کا فقط نام، زندگی نہ رہی

اٹھائی آنکھ تو شبنم کے اشک بکھرے تھے
گلوں کو اب تو مہکنے کی بھی خوشی نہ رہی

مکان جلتے ہیں، روشن ہیں آنسوؤں کے چراغ
کہا یہ کس نے کہ دُنیا میں روشنی نہ رہی

ہمارے دور میں یوں تو ہے سب ہی کچھ لیکن
وہ جس کا نام ہے انسانیت وہی نہ رہی

تمہارے نام پہ بجھتے چراغ جل اٹھے
ہمارے ذکر پہ تاروں میں روشنی نہ رہی

ملا ہے جو بھی پریشان و غمزدہ ہی ملا
ہمارے شہر میں پہلی سی دلکشی نہ رہی

اسے سکون کہیں پاکے بے حسی عرفانؔ
تڑپ نگاہ میں سینے میں بے کلی نہ رہی

پیکرؔ جعفری (اترولوی)

وہ قبض روح کریں اور کچھ پتا نہ لگے
ہر ایک موت میں کوئی نہاں بہانہ لگے

وہی چمن ہے وہی ہیں ابھی بہار کے دن
مگر قفس کی طرح کیوں اب آشیانہ لگے

کچھ اس سلیقے سے روئی ہے رات بھر شبنم
کہ صبح ہنستے گلوں کو بھی کچھ بُرا نہ لگے

وہ چند لمحے جو گزرے ہیں ساتھ میں تیرے
انہیں بھلانے کے خاطر اک زمانہ لگے

ترے کرم کی امانت ہے زندگی صیاد
قفس کی تیلیاں جیسے کہ آب و دانہ لگے

ادا انہیں کی اتاری ہے سب بہاروں نے
کلی سا لب جو کھلے ان کا مسکرانہ لگے

ہوئی ہے بارہا واعظ سے گفتگو لیکن
یہ آج کیا ہے کہ ہر بات تازیانہ لگے

بنانے کتنوں کو دیکھے ہیں جنتیں پیکرؔ
ہیں تو ان میں سے کوئی مگر خدا نہ لگے

روزہ

روزہ کیا ہے۔ روزہ اپنے آپ پر قابو پانے کی تربیت ہے۔ سلف کنٹرول کی اس مشق کے لئے ایک ایسی چیز کو چُنا گیا ہے جو انسان کی تمام ضرورتوں میں سب سے زیادہ اہم ضرورت ہے۔ یعنی کھانا اور پانی۔ رمضان کے مہینے میں ۳۰ دن تک صبح سے شام تک کھانا پانی چھڑایا جاتا ہے تاکہ آدمی کے اندر یہ صلاحیت پیدا ہو کہ وہ چاہنے کے باوجود کسی چیز کو چھوڑ سکے وہ دنیا میں اس طرح رہے کہ جب وہ یہاں کسی چیز کو لے تو اصول کی بنیاد پر لے اور کسی چیز کو چھوڑے تو اس کو بھی اصول کی بنیاد پر چھوڑے۔ اس کی چاہت اس کے شعوری فیصلے سے آزاد ہو۔

روزہ کے مہینہ میں ایک چیز کو چھوڑنے کی تربیت دے کر آدمی کو اس قابل بنایا جائے کہ بقیہ مہینوں میں زیادہ وسیع پیمانے پر تمام غیر مطلوب چیزوں کو چھوڑ دے۔ آدمی ایک سماجی مخلوق ہے۔ وہ اسی دنیا میں مختلف قسم کے مردوں اور عورتوں کے ساتھ زندگی گزارتا ہے۔ اس سماجی تعلقات کے دوران طرح طرح کے ناموافق حالات پیش آتے ہیں یہ حالات آدمی کے اندر اشتعال اور ردِ عمل کی نفسیات ابھارتے ہیں۔ ایسے اوقات میں آدمی کیا کرے اور کیا نہ کرے؟ اسی کو بتلانے کے لئے روزہ فرض کیا گیا ہے۔ روزہ کا سبق یہ ہے کہ آدمی ایسے موقع پر سلف کنٹرول کا طریقہ اختیار کرے۔ جب کبھی اس کے دل میں دوسروں کے خلاف غصہ آئے

نفقہ کوکہ

یا دوسروں کے خلاف اشتعال پیدا ہو تو وہ ایسے جذبات کو روکے۔ وہ ایسے جذبات کو اپنے اندر ہی دبالے ایسے مواقع پر وہ اپنے جذبات کو روکنے والا بنے۔ آدمی کے اندر طرح طرح کے جذبات مثلاً حرص، طمع، حسد، گھمنڈ، فخر، خودغرضی وغیرہ وغیرہ یہ جذبات بجائے خود بُرے نہیں ہیں کیوں کہ یہی جذبات ہیں جو آدمی کے اندر حرکت اور عمل پیدا کر دیتے ہیں ان جذبات کو اگر جائز حدود کی پرواہ کئے بغیر ان جذبات کو بے قید طور پر استعمال کیا جانے لگے تو وہ سماج کے لئے مصیبت بن جاتے ہیں۔ روزہ اس بات کی تربیت ہے کہ آدمی ان جذبات کو ان کی حد کے اندر رکھے۔ اپنے ان جذبات کے استعمال کی ایک حد مقرر کرے۔ وہ حد یہ ہے کہ یہ جذبات جب تک اپنے جائز مفاد کے لئے استعمال ہو رہا ہو ان کا استعمال ٹھیک ہے۔ اور جب وہ اپنے جائز مفاد کی حد سے گزر جائے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والے بن جائیں تو وہاں آدمی اپنے ان جذبات کو روک لے۔

روزہ کو حدیث شریف میں صبر کا مہینہ کہا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ پابندی کی زندگی گزارنے کی مشق ہے۔ وہ آدمی کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اس دنیا میں با اصول زندگی گزارے۔ ؎

الصَّومُ لِی وَاَنَا اَجزِی بِہٖ

ترجمہ

"روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا اجر دیتا ہوں"

(حدیث قدسی)

سٹیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمدکار
پروپرائٹر:- غلام دستگیر پرکار
فیکٹری: وجے انڈسٹریل اسٹیٹ آئی۔ بی۔ پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ) بمبئی نمبر ۶۳ ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر
حج
عمرہ
خدمت کا دسواں سال
کوکن ٹور کارپوریشن
KOKAN TOUR CORPORATION
پتہ:- 363 شیخ میمن اسٹریٹ جامع مسجد کے سامنے بمبئی ۲ فون 3422941-3440245
رہائش (وسئی) 712324918 - 712326549 - فیکس- 3440243
عمرہ رمضان
پہلے پندرہ روز 35,000/=
آخری کے پندرہ روز 40,000/=
مکمل مہینہ 46,000/=
حج ٹور: اے کلاس 35/40 (دن) 72,000/-
حج ٹور: بی کلاس 35/40 (دن) 62,000/-
بیت اللہ میں اعتکاف کرنیوالوں کیلئے خصوصی انتظام۔
تفصیل معلوم کرنے کیلئے:- اسلم مثال، آصف مثال، سید ملا، مولانا عبدالسلام تیلائی۔ فون 3770380
حاجی عنایت اللہ جلال، مہاڈ- فون 74281/74141
حاجی فیاض پرکار نیرول سی بی ڈی۔ فون 7703500/7700270
حاجی عصمت چودھری، کلیان- فون 316864
محمد عمر/فیضان احمد میرا روڈ- فون 8111220/8118794
مولانا سرور ناخدا بھیونڈی- فون 20568
حاجی عبدالقیوم معلم بھیونڈی- فون 21756

دین اسلام نے مسلمانوں کو نظام زکوٰۃ کے ذریعہ ایک ایسا مضبوط و مستحکم معاشی نظام عطا کیا ہے جس کے ذریعہ معاشرے میں کوئی فرد بدحال، بے روزگار اور پریشان نہیں رہ سکتا۔ کسی بھی فرد، جماعت اور ملک کے بقاء و استحکام اور اس کی ترقی و خوشحالی کی بنیاد اس کے مضبوط اقتصادی نظام پر منحصر ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے اصلاح معیشت کے قانون بنائے اور دنیا کے سامنے پیش کیا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہٹلر اور مسولینی کے قوانین بے بس اور مجبور ہو کر پسپا ہو گئے۔ اسٹالین اور لینن کے تصورات نے کمر توڑ دی۔ مادیت کی انتہا پسندانہ شکل مادہ پرست کمیونسٹ روس جو کارل مارکس کے نظریہ معاشی مساوات اور اس کیپٹل کی بھبوری پر مبنی تھا۔ اپنے طبعی انجام کو پہنچ چکا ہے۔ اب دوسرا طاغوت امریکہ (سرمایہ پرست) اپنی شیطانی چالوں اور سیاسی مکر و فریب کے ہتھکنڈوں کو استعمال کرنے میں ناکام ہو رہا ہے۔ ان ہی چالاک ذہنوں نے معاشی و اقتصادی نظام کے استحکام کیلئے سودی نظام کو تجویز کیا اور مختلف اقوام کو اس سودی شکنجے میں پھنسا کر ان کا استحصال کرنا شروع کیا۔ اور آج تک ساری دنیا اس قبیح لعنت میں گرفتار اور پنجۂ یہود کا آلۂ کار بنی ہوئی ہے۔

زکوٰۃ کی حیثیت نہ ٹیکس کی ہے اور نہ ہی جرمانے کی بلکہ وہ ایک مالی عبادت ہے۔ بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور خدمات دین کا بہترین ذریعہ ہے، قرآن مجید میں جہاں ایمان کے بعد اعمال صالحہ کا ذکر آیا ہے وہی بالعموم دو اعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک نماز دوسرے زکوٰۃ۔ نماز حقوق اللہ کا مغز ہے اور زکوٰۃ حقوق العباد کا۔ اگر کوئی شخص واقعی نماز کا حق ادا کرے تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ مسجد سے باہر آکر دیگر کاموں میں خدا کو بھول جائے۔ اسی طرح اگر کوئی زکوٰۃ کا حق ادا کرے تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ بندگان خدا کے حقوق کو پامال کر رہے۔ زکوٰۃ کے فریضے کو ادا کرنے کے بعد بندے کو اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ ذہنی و فکری اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے اور دل شکر و سپاس کے جذبات سے معمور ہوتا ہے۔ ظاہری نگاہیں دیکھتی ہیں کہ اس کی ادائیگی سے رقم اور مال میں کمی آجاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے دنیا و آخرت میں خیر و برکت کی لازوال نعمت نصیب ہوتی ہے۔

ہمیں اس عظیم نظام زکوٰۃ کو سودی نظام کے متبادل پیش کرنا ہوگا۔ زکوٰۃ دراصل وہ مال ہے جو مومنین اپنی محنت و مشقت کی کمائی سے ایک مقررہ حصہ خالصۃً للہ کے لئے دیتے ہیں۔ پریشان حال و بدحال افراد کی صلاحیتوں کو ابھارا جاتا ہے۔ اسلام میں اجتماعیت کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور عبادات میں ایک ساتھ مل کر رب کی بندگی کی بڑی فضیلت ہے۔ جس طرح نماز، روزہ، اور حج کا مزاج اور شرعی حکم یہ ہے کہ انھیں مقررہ وقت / مقررہ ماہ / اور مقررہ یوم میں اجتماعی طور سے ادا کرتے ہیں۔ اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶ ر جنوری کا پیغام

از: نوگل بھارتی، علی باغ، رائے گڑھ۔

۲۶ ر جنوری یہ بتادے ذرا
ہمارے لئے تیرا پیغام ہے کیا
تو ہر سال آتی اور جاتی رہی
ہمیں دیکھ کر مسکراتی رہی
تیرے نام سے پرچم لہراتے رہے
گیت گاتے نعرے لگاتے رہے
ہر سال تجھے ہم مناتے رہے
وعدوں سے دل بہلاتے رہے
مگر قول اور فعل میں فرق رہا
ہر کوئی اپنے ہی حال میں غرق رہا
آزادی سے پہلے جو دیکھے تھے خواب
نہیں آج تک ان کا کوئی جواب
جن کو جانا تھا وطن سے گئے
مگر وہ اپنے ساتھ کیا لے گئے
بتا یہ بھلا کیسا سوراج ہے
ہر اک شہری آج محتاج ہے
شب و روز دم تیرا بھرتے رہے
تیرے نام کی لاج رکھتے رہے
مگر سن ہمارا عجب حال ہے
مقروض اپنا ہر ایک بال ہے
تو ہر سال اس روز آتی رہی
سدا ہم پہ تو مسکراتی رہی
ہم ہی کہتے رہے، مسکراتے رہے
تقریروں پہ ہی سر کو دھنتے رہے

الیکشن کے جب جب بھی آتے ہیں سال
بچھ جاتا ہے ہر سمت وعدوں کا جال
ایفائے عہد کا نہیں ہے خیال
فقط ہے نگاہوں میں کرسی جمال
فقط ووٹ دینے کے حقدار ہم
وگرنہ جینے سے بیزار ہم
برائے نام جمہوریت ہے یہاں
سرمایہ داروں کی حکومت ہے یہاں
گیت اور نعروں کو سن کے مغرور نہ ہو
سن کے اپنی تعریف مسرور نہ ہو
کیا سوچا تھا ہم نے اور کیا ملا
کریں کس سے آخر کو اب ہم گلہ
ہمیشہ ہی رہتی ہیں آنکھیں یہ نم
شب و روز رہتے ہیں خاموش ہم
یہ دن تیرا ہے دیکھ سب کی طرف
امیروں کے ڈھائے غضب کی طرف
امیدوں میں خوش حالیاں گھول دے
ترقی کے دروازے سب کھول دے
سرخرو سرفروشوں کا ہو جائے سر
شہیدوں کی بھی آرزو آئے بر
کہ گاندھی کا ہو جائے پھر پورا خواب
تیرا جشن ہو جائے گا کامیاب
تجھے ہر برس پھر منائیں گے ہم
تیرے ہی قصیدوں کو گائیں گے ہم

یہی تجھ سے نوگل کی ہے التجا
حقیقت میں ملک کو جمہور بنا

اعتکاف

رمضان کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر اعتکاف کرنا سنت موکدہ کفایہ ہے کہ اگر بستی میں ایک شخص نے بھی اعتکاف کر لیا تو یہ سنت ادا ہو جائے گی اور اگر کسی نے نہ کیا تو ساری بستی سنت ترک کرنے کی گنہ گار ہو گی۔

رمضان کی بیس تاریخ کو مغرب سے پہلے مسجد میں داخل ہو جانا چاہیئے اور سنت اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیئے۔ اعتکاف بغیر روزے کے نہیں ہوتا اور ایسی مسجد میں اعتکاف ہوتا ہے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہو۔ پردہ لگائے یا نہ لگائے دونوں جائز ہے۔ کسی شرعی یا طبعی ضرورت یعنی پیشاب پاخانہ غسل واجب یا وضو کے علاوہ اور دوسرے کاموں کیلئے ہرگز باہر نہ نکلے۔ ایک منٹ کیلئے بلا ضرورت باہر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے پھر اس کی قضا کرنی واجب ہو گی۔

اعتکاف کی حالت میں دنیاوی باتوں میں مصروف ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ جمعہ کا غسل کرنا مریض کی عیادت کرنا یا جنازے کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد سے باہر جانا منع ہے۔ ہاں البتہ اعتکاف میں بیٹھتے وقت ان تینوں کاموں کیلئے نیت کرلے تو باہر جاکر یہ کام کر سکتا ہے۔ اگر مسجد میں احتلام وغیرہ ہو جائے تو فوراً مسجد کے باہر چلا جائے اور غسل کرلے۔ مسجد کے اندر بیڑی سگریٹ نہ پیئے اور نہ تمباکو والا پان کھائے کہ تمباکو کھانا مکروہ ہے۔ اعتکاف کی حالت میں نماز تلاوت قرآن اور ذکر اللہ میں مشغول رہے۔ ورنہ آرام کرے بلا ضرورت گپ شپ کرنا اور خوش طبعی کی حرکتیں کرنا منع ہے۔ ✣✣

نقش کوکن

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مجاہدہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں غیر معمولی مجاہدہ کرتے تھے۔

شب قدر کی تلاش

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لیلۃ القدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو یعنی ۲۱ ویں ۲۳ ویں ۲۵ ویں، ۲۷ ویں اور ۲۹ ویں۔ ان راتوں میں خوب عبادت کرو۔

معتکف گناہوں سے محفوظ

اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بہت سی نیکیاں جو وہ اعتکاف میں بیٹھنے کی وجہ سے نہیں کر سکتا اس کا ثواب بھی بیٹھے بیٹھے اسے حاصل ہوتا رہتا ہے۔

صدقہ کا سایہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور انسان کو بُری موت سے محفوظ رکھتا ہے۔ ✣✣

★ آپ کا اُردو نقش کوکن اکتوبر ۸۰ء کافی دلچسپ ہے۔ مسجد کس گاؤں کا فوٹو کافی دلچسپ ہے۔ جب مسجدوں کا ذکر ہو تو وہاں کے مسلم آبادی کے بارے میں اگر معلومات دی جائے تو ہمارے معلومات میں اضافہ ہوگا۔[۱] اس میں دیئے گئے مضمون "نئی تہذیب اور ہم" "ذہانت کی تلاش" اور "اے ڈی حمد ولے" یہ مضامین معلوماتی و خیالات کو بلند کرنے والے ہیں۔ اسی طرح اس روایت کو قائم رکھا جائے تو بہتر ہوگا۔

- آپکا عبدالقادر گولنداز

---

[۱] مساجد کی تصاویر کے ساتھ اگر دیگر تفصیلات بھی بھیجی جائیں تو ہم خوش دلی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کریں گے ——— (ادارہ)

★ اُردو کے مرکزی علاقوں سے بھی نکلنے والے رسائل و اخبار اور کتب اپنی بے مائگی اور نامساعد حالات کے بعد دیرِ اشاعت تک پہنچتے پہنچتے یا تو ختم ہو جاتے ہیں یا چند دنوں بہار دکھا کر چلی جاتی ہیں۔ خود کوکن سے بھی نکلنے والے کئی رسالے اور اخبار مفقود الخبر ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ ہم اُردو والے ادھار مانگ کر اخبار پڑھنے کی روش سے ہٹتے نہیں ہیں۔ ہندوستان میں شاید "کیرلا" ایسا علاقہ مجھے لگا جہاں ملیالی زبان کے اخبارات ہر گھر میں پہنچتے ہیں۔ بلکہ وہ جہاں جہاں گئے وہاں وہاں ان کے اخبار گئے ہیں۔

اُردو کی بدنصیبی یہ نہیں ہے کہ ان کے قاری نہیں ہیں بلکہ بدقسمتی یہ ہے کہ اُردو پڑھنے والے ایک لت کے شکار ہیں کہ وہ خرید کر نہیں پڑھتے۔ اس پہ کئی اردو دانشوروں نے لکھا ہے کہ اخبار اور کتب خرید کر پڑھیں۔ خدا معاف فرمائے ڈاک سے بھی اردو اخبارات اور کتب غائب ہو جاتے ہیں یہ احسان بھی اُردو کے قاریوں کا ہے۔ والسلام

طالب دعا قاضی فراز احمد۔ دوحہ قطر

★ بلاشبہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کوکن کے بچوں میں تعلیمی ترقی کی خاطر قابلِ قدر اور لائق ستائش خدمت انجام دے رہا ہے۔ ناگوٹھنہ میں میں نے فورم کی کارکردگی دیکھی اور بے حد متاثر ہوا۔ قرآن کریم کی رو سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ پاک نے انسان کو حسن تکلم عطا کیا ہے۔ اگر اس کا موثر اور جائز استعمال کیا جائے تو یہ نوعِ انسانی کے لئے فیض رساں عمل ہو سکتا ہے۔ ناگوٹھنہ میں میں نے بچوں کی تقاریر سنیں۔ بالخصوص مراٹھی تقریر جو وقت کی ضرورت ہے اس میں بے حد خوش ہوں۔ اللہ پاک آپ کو اس نیک کام کے لئے جزائے خیر سے نوازے۔ (انگریزی سے ترجمہ)

محکم الدین قاضی۔ ایڈوکیٹ۔ بھیونڈی

★ نقش کوکن میں تکنیکی تعلیمی اداروں کے قیام کے لئے ضروری معلومات فراہم کی جائے۔ یعنی کس ٹائپ کے ایسے تعلیمی ادارے ہیں اس کے لئے کہاں کب اور کیسے درخواست دی جائے۔ اس کی فیس نصاب کیا ہے

پیشہ ورانہ کورس یونیورسٹیوں میں مہیا ہیں جیسے ایگریکلچرل ہائی اسکول یا کالج B. FARM - D. FARM - بیچلر آف بزنس منیجمینٹ وغیرہ وغیرہ۔

حمید اشرف، چھوٹا بازار۔ ملکاپور۔ ضلع بلڈانہ

لہ غالباً آپ نے جناب مبارک کاپڑی کا نام نہیں سُنا ہے جو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ایک فعال رکن ہیں اور ووکیشنل گائیڈنس کے لئے صرف شہر ممبئی میں ہی نہیں بلکہ پورے مہاراشٹر میں ایک معتبر شخصیت ہیں۔ آپ ان سے براہِ راست رابطہ حاصل کرکے معلومات اخذ کرسکتے ہیں۔.. (ادارہ)

★ کل ہی دسمبر ۹۷ء کا تازہ شمارہ موصول ہوا۔ سرورق جاذبِ نظر اور دُعاؤں پر مشتمل دیکھ کر دل ہی نہیں روح میں بھی تازگی پیدا ہوئی۔ اس قدر دیدہ زیب اور معنی خیز سرورق شائع کرنے پر آپ کو دلی مبارکباد!

نوکل بھارتی۔ علی باغ۔ رائے گڈھ۔

★ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ضلعی سطح کے دونوں پروگرام (واگھیرے اور ناگوٹھنے) میں شریک ہوکر میں نے یہ محسوس کیا کہ گویا زندگی کا حاصل ہے۔ آپ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں ملت پر ایک احسان ہے۔
میں نے مانگی ہے خدا سے یہ دُعا تیرے لئے
تو کبھی گردشِ ایام سے نہ ہو ــــــ

قاسم زبیری۔ پمپری۔ پونہ

★ ماہنامہ نقش کوکن اپنی روایتی آب و تاب کے ساتھ ہر ماہ موصول ہوتا ہے۔
سرورق پر شائع شدہ جاذبِ نظر جامعۃ الشافعیہ کی مسجد کا عکس جمیل باعثِ تسکین نظر ہوا۔ الجامعۃ الشافعیہ کے اراکین، مجلس انتظامیہ، اساتذہ، طلباء اور جملہ اکابرین آپ کے سپاس گزار ہیں تصویر شائع کرنے کے جو بھی اخراجات ہیں وہ ہم ادا کریں گے۔

منظور الحسن کرنالکر (پونہ)

★ یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن، جدّہ جدّہ میں ووکیشنل گائیڈنس کا ایک پروگرام کرنے کا ارادہ رکھ رہی ہے جس میں جدّہ میں تعلیم حاصل کرنیوالوں کے لئے ہندوستان میں تعلیم کے کیا مواقع ہیں۔ طب، بزنس، انجینئرنگ، صحافت اور فارین سروس میں کس طرح داخل ہوسکتے ہیں۔ ہر موضوع کے لئے الگ الگ تجربہ کار ماہرین معلومات دیں گے۔ طب کے لئے جناب ڈاکٹر اقبال سانی گائیڈ کریں گے۔ بزنس کے لئے جناب حبیب اللہ جو امریکن ایمبیسی میں ایگریکلچر کے ذمہ دار ہیں۔ صحافت میں اردو نیوز یا عرب نیوز کے منیجر سے بات کرنی ہے۔ وہ ابھی طے نہیں ہے۔ نیز انجینئرنگ کے لئے بھی ابھی طے نہیں ہوا ہے۔ فارین ممالک میں کہاں تعلیم کے لئے جا سکتے ہیں اور ایڈمیشن کس طرح ہوتا ہے اس پر ڈاکٹر مظفر حسین جو بنگلہ دیش سے ہیں اور اعلیٰ تعلیم لندن سے حاصل کی ہے۔ وہ گائیڈ کریں گے۔ انشاء اللہ دسمبر کے ۱۸ یا ۱۹ کو یہ پروگرام کرنے کا ارادہ ہے۔ دعا کریں کامیاب ہوجائے۔

محمد علی مقدم (جدّہ)

شادی کی خبر بغرض اشاعت بھیجتے وقت نقش کوکن کو بھی عطیہ دے کر اپنی خوشی میں شامل کیجئے ــــــ

خیالِ خاطرِ احباب....

شادی بیاہ کی تقریب دو دلوں کا ہی نہیں بلکہ دو خاندانوں کا بعض اوقات دور بسنے والوں کا دو ملکوں کا جوڑ ہوتا ہے۔ لہٰذا ان تقریبات میں دور دور سے لوگ آکر شریک ہونے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اسی لئے شاید کسی نے کہا ہے کہ

"تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیئے"

۶ دسمبر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے لئے ایک یادگار دن ہے۔ کچھ سال پہلے N.K.T.F کی ٹیم اپنا پروگرام ختم کرکے ممبئی واپس لوٹنے کے لئے مہسلہ کے بس ڈپو کے پاس آئی تو خبر ملی تھی کہ بابری مسجد شہید کر دی گئی ہے۔ S.T کی مسافر بردار بس ممبئی کی طرف بڑھتی رہی اور جہاں کہیں رکی تو ہولناک خبریں دل دہلا رہی تھیں اور اس کے برعکس امسال ۶ دسمبر ۹۷ء کو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین اپنے دوست جناب ثناء اللہ گھرٹکر کی دعوت پر مع اہل و عیال مروڈ کی طرف روانہ ہوئے تو ٹیم کے سبھی اراکین شاداں و فرحاں تھے اس لئے کہ انہیں ثناء اللہ صاحب کی دختران نیک اختر کی شادی کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی انہیں اپنے Common Friends سے بالخصوص صاحب خانہ کے علاوہ نقش کوکن کے بہی خواہ اور دیرینہ کرمفرما جناب حسن چوگلے (قطر) اور جناب الحاج غلام محی الدین داؤد خطیب (گوولکوٹ) سے ملاقات متوقع تھی۔ میزبان نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور قیام و طعام کا معقول انتظام فرمایا۔ ثناء اللہ صاحب کے دولت کدہ پر کشادہ شامیانہ نکاح منعقد ہوئی اور ثناء اللہ کی دختر شاہین جناب علی گھرٹکر کے ساتھ اور دختر سیما ڈاکٹر مبین گھرٹکر کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں بندھ گئیں۔ دونوں دولہے ثناء اللہ صاحب کے بھائی عبداللہ گھرٹکر صاحب کے فرزندان ہیں۔ نکاح کے بعد پرتکلف عشائیہ کا اہتمام تھا اور اس کے بعد شب میں حاضرین کی تفریح طبع کے لئے گیت سنگیت کا بھی دلکش پروگرام کیا گیا۔ ادھر دولہا کے مکان پر جناب نعیم الدین شیخ نعیم نے (جو بزم ملت مروڈ کے عہدیدار ہیں) قطر سے تشریف لائے ہوئے معروف شاعر قاضی فراز احمد کے اعزاز میں ایک شعری نشست کا اہتمام کیا جس کی صدارت جناب علی ایم شمسی صاحب نے فرمائی۔ [illegible] کلام سنایا۔ محفل کو گرمایا اور قاضی فراز احمد صاحب [illegible] دوستوں کے اصرار پر N.K.T.F کے فعال رکن جناب اقبال کوارے نے بھی متفرق اشعار سنا کر حاضرین سے داد حاصل کی۔ دوسرے روز جناب عبداللہ گھرٹکر صاحب کے ہاں دعوتِ ولیمہ سے فارغ ہو کر N.K.T.F کے اراکین ایک آرام دہ بس میں سوار ہو کر ممبئی لوٹ آئے۔ اس پروگرام کے لئے اس قدر کثیر تعداد میں مہمان حاضر ہوئے تھے کہ سب کی خاطر تواضع کا انتظام اکیلے ثناء اللہ صاحب کے لئے مشکل امر تھا لہٰذا انہوں نے اپنے دوستوں میں یہ

ضیافت تقسیم کر دی تھی۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے
اراکین کے لئے رزومانی ٹراولیس کے مالک الحاج حسن
داؤد روملے نے اور ان کے فرزندان فاروق و بلال
میزبان بن کر ہر ممکن سہولت فراہم کر رہے تھے۔
مرڈ چونکہ N.K.T.F کے سکریٹری
جناب ابراہیم سندیلکر صاحب کا وطن عزیز بھی ہے
لہٰذا انہوں نے اتوار کی صبح ناشتہ کا پر تکلف اہتمام
کیا تھا جس میں N.K.T.F کے اراکین کے ساتھ ہی جناب
حسن چوگلے ان کے ساتھی مبارک ستفان اور معراج نیز جناب
خالد انگاسکر صاحب اور حسن روملے صاحب شریک تھے۔
رائٹر کاربھاری جو کبھی نقش کوکن کے
اسٹاف ممبر رہے ہیں اور مرڈ کے رہنے والے ہیں آپ
نے بھی N.K.T.F کے اراکین کی دعوت کی اس طرح
۶ اور ۷ دسمبر کے روز اپنے دوستوں سے ملنے ملانے،
خوش ہونے اور خوش کرنے میں N.K.T.F کے اراکین
نے گزارے اور یہ سب جناب ثناء اللہ صاحب کے
خیال خاطر احباب کا فیض رہا ۔۔۔۔ ٭٭

شخصیات

جناب احمد تانبے

جناب احمد فقیر محمد تانبے جن کا آبائی وطن مالدولی، تعلقہ چپلون ہے۔ چھوٹے پیمانے پر دکانداری اور موسمِ باراں میں دھان کی کاشت کرنا آپ کا اہم شغل ہے۔ گذشتہ سال تعلقہ سطح پر دھان کی کاشت میں فی ایکڑ سب سے زیادہ اناج حاصل کرنے میں آپ کا اول نمبر رہا۔ تعلقہ پنچایت سمیتی نے آپ کا اعزاز فرمایا سبھاپتی کے ہاتھوں سے اول نمبر کا انعامی چیک، ناریل اور گلدستہ سے آپ کو نوازا گیا اسی طرح اس سال بھی ضلع سطح پر دھان کی کاشت میں آپ کا اول نمبر رہا جو قابلِ تحسین ہے۔ باشندگانِ مالدولی آپ کی اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور آئندہ کی کامیابی کے لیے دعاگو ہیں۔

جناب احمد تانبے کئی سالوں سے مالدولی جماعت میں سکریٹری کا عہدہ سنبھالے ہوئے ہیں موصوف جماعت کا کاروبار حسن خوبی سے انجام دینے والی مثالی شخصیت ہیں۔ انجمن زینت الاسلام مالدولی جس کے بانی مرحوم صلاح الدین تانبے تھے ۱۹۶۰ء موصوف کے ہاتھوں میں اس انجمن کی باگ ڈور ... سے ہے اور اسے بھی بڑی لگن سے چلا رہے ہیں جناب احمد تانبے پندرہ سال گرام پنچایت کے ... رہ چکے ہیں اور اس وقت آپ گرام پنچایت مالد... میں پانچ سال نائب سرپنچ کے عہدے پر فائز ہیں موصوف بلند حوصلہ اور اعلیٰ درجے کے خدمت گذار ہیں اللہ رب العزت آپ کی عمر دراز کرے۔

مرسلہ: صدر مدرس اردو اسکول۔ مالدولی

تجدید خریداری

جن خریداروں کے سالانہ زرِ تعاون کی مدت ختم ہو جاتی ہے انہیں تجدید خریداری Renewal کی درخواست کے پوسٹ کارڈ بھیجے جاتے ہیں ان حضرات و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنا زرِ تعاون جلد ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

آئینہ کوکن۔

حمیرا پارک

سمیّا انٹرپرائز ---------- کا ---------- باوقار پروجیکٹ

صرف ۵۰۰، ۲۷ روپئے میں فلیٹ کی بکنگ

پہلا مرحلہ ۸۰ فلیٹس کیلئے بکنگ جاری ہے

سائٹ: پٹھان واڑی، باغِ نور سوسائٹی اور نورانی مسجد کے قریب، ملاڈ (ایسٹ) ممبئی ۴۰۰۰۹۷

سہولیات

★ اعلیٰ معیاری فلورنگ
★ اعلیٰ ایلومینیم سلائڈنگ کھڑکیاں۔
★ گرانائٹ کوکنگ پلیٹ فارم
★ اسٹینلیس اسٹیل سنک
★ مکمل ٹائل والا غسل خانہ
★ کنسیلڈ پلمبنگ اور الیکٹریکل فٹنگس
★ جدید ترین لفٹس

HUMERA PARK

قرب و جوار

★ مدارس ★ کالج اور دیگر تفریحی مقامات
★ فینٹیسی لینڈ اور ★ رویل پام گولف کلب

پروجیکٹ کی اہم خصوصیات

★ فری ہولڈ پلاٹ میں اونر شپ فلیٹس اور دکانیں مع اعلیٰ معیاری کنسٹرکشن۔ ★ سات منزلہ عمارتیں مع گراؤنڈ فلور ★ بچوں کے لئے کھیل کود کی جگہ اور خوبصورت باغ۔ ★ ہر فلیٹ کا رقبہ ۵۵۰ مربع فٹ ★ شرح ۵۰۰ روپئے فی مربع فٹ ★ ۳۰ ماہانہ قسطوں میں فی قسط: ۵۰۰، ۲۷ روپئے

رابطہ قائم کیجئے، فون: 8891193/8891220 اوقات ۱۰ سے ۱ اور ۳ سے ۶ بجے تک

تبلیغی اجتماع

جنگل میں منگل منانے کے بارے میں سُنا کرتے تھے۔ ان سرفروشانِ ملت نے اسے عملی طور پر کر دکھایا۔ باندرہ کی وہ زمین جس کے قریب سے لوگ ناک پر رومال رکھ کر گزر جایا کرتے تھے، ایمان کی خوشبو سے معطر ہو گئے۔ کھاری زمین کا سارا کس بل نکل گیا۔ اپنے پرائے سب حیران کہ اللہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ جنہیں مسلمانوں کی کوئی ادا نہیں بھاتی تھی وہ بھی پشیمان دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔ آنکھیں مل مل کے دیکھ رہے تھے۔

جگہ کے انتخاب کی داد دیجئے کہ یہ بہرام پاڑہ اور بھارت نگر سے بغل گیر ہے۔ چار سال قبل اس پورے علاقے میں کئی

نقش کوکس

دنوں تک فسادات کے شعلے بھڑکتے رہے تھے۔ شیطنت کا راج تھا اسی زمین پر پاک پروردگار کی بڑائی بیان کی گئی۔ چلیئے اس علاقے کے دلدر بھی دور ہوئے۔ زمین کے ساتھ ذہنوں کی صاف صفائی بھی ہو گئی۔ جو اپنے آپ کو قاتل سمجھتے تھے وہ خود قتیل خنجر ایمان ہو گئے۔ سچ پوچھئے تو تبلیغ کا مقصد بھی یہی ہے بلکہ شروع سے رہا ہے۔ خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق شمشیر برہنہ کر گھر سے نکلے تھے کہ آج اسلام کی شہ رگ ہی کاٹ دیں گے۔ لیکن بہن اور بہنوئی کی تبلیغ نے انہیں موم بنا دیا اور اسلام کو الفاروق ؓ مل گئے۔ نجاشی حبشہ، شاہ بحرین منذر بن سادہ، شام کے گورنر فروہ بن عمرو خزاعی، اضلاع یمن کے حکمران حمیری، شاہ عمان جیفر سب مشرف بہ اسلام ہوئے کہ تبلیغ نے ان کے دل و دماغ میں نیا نور بھر دیا جنہوں نے قلوب کے دروازے بند کرلئے وہ تباہ و برباد ہوئے چاہے وہ خسرو پرویز ہو یا شاہ ہرقل۔

آج ضرورت ہے اس کام کو اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی۔ سیاست سے دور رہ کر جاہ و حشمت سے پرے پرے۔ ممبئی میں ایک اندازہ کے مطابق جو بیس لاکھ لوگ جمع ہوئے وہ اسی سنت پر عمل کرنے کی ادنیٰ سی کوشش کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بال و پر کو مضبوط کرے۔ (آمین) ہم اس اجتماع کے ان گنت شرکاء کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور ممبئی کے مسلمانوں کو بھی جو میزبانی کے فرائض انجام دے رہے تھے اور دنیا والے انہیں دیکھ کر کہہ رہے ہیں

" یہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر"

اجتماع ۲۹، ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۹۷ء کو منعقد ہوا تھا۔

جامع مسجد پانگلولی کی تعمیر:

تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے گاؤں پانگلولی میں ۱۹ نومبر ۹۷ء کو جامع مسجد پانگلولی کی تعمیر نو کا سنگ بنیاد مختار احمد ندوی صاحب کے ہاتھوں رکھا گیا۔ اس

موقع پر جماعت المسلمین پانگولی کے اراکین کے علاوہ اطراف کی جماعت سے وابستہ افراد بھی بڑی تعداد میں شریک تھے۔ بعد میں جماعت کے عہدیداران نے مسجد کی تعمیر نو کے لئے تعاون کی درخواست کی ہے۔

(شکیل شاہجہاں کاہلسہ)

ڈاکٹر آدم شیخ

اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے نئے ڈائریکٹر

انجمن اسلام ممبئی کے انتظامیہ نے ڈاکٹر نظام الدین گوریکر کی سبکدوشی پر ڈاکٹر آدم شیخ (ایم اے پی ایچ ڈی ڈی لٹ) کو انسٹی ٹیوٹ کا نیا ڈائریکٹر مقرر کیا ہے۔ ڈاکٹر گوریکر پروفیسر ایمیریٹس کی حیثیت سے اس ادارے سے وابستہ رہیں گے۔ ڈاکٹر آدم شیخ برہانی کالج کے صدر شعبۂ اردو اور عرصۂ دراز تک وائس پرنسپل رہے اور اردو بورڈ آف اسٹڈیز ممبئی یونیورسٹی اور فیکلٹی آف آرٹس کے ممبر ہیں۔ ⁂

ناصر حسین بلساڑی ملازمت سے سبکدوش :

ناصر حسین بلساڑی یونین بینک آف انڈیا کی ملازمت سے سبکدوش ہوگئے۔ بینک میں ان کی ۳۳ سالہ ملازمت بحیثیت ایک کامیاب آفیسر کی تھی اور تمام ڈپارٹمنٹ میں ان کی پرخلوص خدمات کے ساتھ بینک سے ہی نہیں بلکہ تمام گاہکوں کے ساتھ بھی ایک ایسا رشتہ تھا۔ جس کا سلسلہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۷ء کو ختم ہوگیا۔ انہوں نے اپنی دیگر مصروفیات کے باوجود کئی اداروں کی آبیاری کی جن میں تعلیمی ادارے اور مدرسے شامل ہیں۔ آپ اپنے آبائی وطن کی (بلساڑ ضلع جماعت) ممبئی کے کئی سال تک سکریٹری رہے اور ممبئی کے ادارے جیسے کوکن ایمبولینس سوسائٹی ممبئی کے کاموں میں آپ پیش پیش رہے۔ شعراء ادباء کے لئے بھی آپ نے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ تعلیمی اداروں میں مہاراشٹر کالج، برہانی کالج / انجمن اسلام کے کئی اداروں میں بھی پیش پیش رہے۔ فی الحال آپ گرین ناگپاڑہ موومنٹ کے صدر ہیں اور دیگر اداروں کے لئے فنڈ اکٹھا کرنے میں لگے ہوئے ہیں تاکہ قوم کے بچے تعلیمی میدان میں ترقی کریں ۔۔۔ ⁂

تبلیغی اجتماع میں ۶۰۰ اجتماعی شادیاں :

باندرہ میں سہ روزہ تبلیغی اجتماع کے دوسرے دن ۳۰ نومبر اتوار کو نماز عصر کے بعد ۶۰۰ سے زائد نکاح پڑھائے گئے۔ اس موقع پر اجتماع گاہ کے وسیع و عریض شامیانہ میں لاکھوں توحید کے پروانے موجود تھے جن سے مولانا محمد یونس نے نکاح کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

اتوار ہونے کی وجہ سے شرکاء کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا تھا۔ چھٹی کے سبب شہر کے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد سنیچر کی شب اجتماع میں پہنچ گئی تھی ۔۔۔ ⁂

تجدید خریداری

جہاں تک ہو سکے تجدید اس طرح کریں کہ مدت خریداری دسمبر میں ختم ہو تاکہ نیا سال یاد دہانی کا موجب بن جائے۔

(ادارہ)

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا فائنل پروگرام

اپنی دیرینہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا فائنل پروگرام جس میں کوکن کے جملہ اردو ہائی اسکولوں سے منتخب بیسٹ ٹیچرز اور بیسٹ اسٹوڈنٹ نیز سلور جوبلی کے حقدار صدر مدرسین کو اعزاز دیا جاتا ہے۔ ۱۲ر دسمبر ۹۷ء کو حسب سابق داؤد فاضل بھائی ہال کھڑک ڈونگری ممبئی ۹ میں انعقاد پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں ضلعی سطح پر منتخبہ ہر ضلع سے دو دو کامیاب طلبہ کے درمیان فائنل مقابلہ بھی ہوتا ہے الحمدللہ لوگ وقت پر حاضر مجلس ہوئے اور ماہنامہ نقش کوکن کے خوشنویس کاتب جاوید ندیم کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مہاراشٹر اسٹیٹ ایس ایس سی بورڈ کی ممبئی ڈویژن کے چیئرمین جناب ایس اے ایچ عابدی صاحب نے جلسہ کی صدارت فرمائی اور حکومت ہند کے محکمۂ فشریز کی DEEMED یونیورسٹی کے ڈائرکٹر وائس چانسلر ڈاکٹر ایس اے ایچ عابدی بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔ صاحب صدر اور مہمان خصوصی کے نام یکساں دیکھ کر لوگ حیران تھے مگر اس حسن اتفاق کیلئے لوگوں نے منتظمین جلسہ کو مبارکباد دی۔

تعلیمی مقابلہ کے روح رواں جناب مبارک کاپڑی نے اپنی افتتاحیہ اور تعارفی تقریر کے بعد مقابلہ کا آغاز فرمایا۔ پہلے اردو تقاریر پھر مراٹھی تقاریر اس کے بعد جنرل نالج، انگریزی زباندانی کے مقابلوں میں بچوں کی تیزی اور حاضر جوابی دیکھ کر پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھتا تھا۔ پروگرام کے کفیل عائشہ بائی اور حاجی عبداللطیف چیریٹیبل ٹرسٹ کے نمائندہ جناب عبدالقادر سوپاری والا بھی کوکن میں پیدا شدہ تعلیمی بیداری کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔

انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا اپنی ساری مصروفیات سے وقت نکال کر حاضر جلسہ ہوئے تھے۔ آپ نے کوکن کے جملہ ہائی اسکولوں میں مضمون سائنس میں کثیر نمبر پانے والے اسٹوڈنٹ کے لئے ایک چاندی کی ٹرافی جاری کی ہے۔ امسال اس ٹرافی کا حقدار نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کا طالبعلم شیخ احمد مسعود قرار پایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس خوش نصیب طالبعلم کو ٹرافی عطا فرمائی (یہ گشتی ٹرافی ہے اور طالبعلم کے ہائی اسکول کی نذر کی جاتی ہے) اسی طرح سندیلکر اسکالر شپ کے نام سے ڈاکٹر جمخانہ والا صاحب نے انجمن اسلام جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کے جملہ ہائی اسکولوں سے S.S.C. میں سرفہرست آنے والی طالبہ کیلئے ایک ہزار روپیہ پر مشتمل یہ اسکالر شپ انجمن اسلام ممبئی کی جانب سے جاری کی ہے اور سندیلکر صاحب کی خواہش پر اس کی تقسیم کا اعزاز ٹیلنٹ فورم کے جلسہ کو دیا گیا ہے تو ڈاکٹر جمخانہ والا صاحب نے وہ اسکالر شپ بھی عطا فرمائی۔

بیسٹ ٹیچر: ایس ایس سی کے نتیجہ کو بنیاد بنا کر موصولہ اطلاعات کی جانچ پڑتال کے بعد تین ماہرین تعلیم ڈاکٹر عبدالشکور قادری (سابق ڈائرکٹر اردو ریسرچ سینٹر) جناب محمد علی (پرنسپل انجمن اسلام ہائی اسکول، ممبئی وی ٹی) اور محترمہ شہناز شیخ (پرنسپل کوجھفر گرلز ہائی اسکول ممبئی ۳) نے جن اساتذہ کو بہترین ٹیچر منتخب کیا

نیز حاصل کردہ مارکس کی بنا پر طلبا
بیسٹ اسٹوڈنٹ گردانے گئے
فورم کے فعال رکن لائینز اقبال کوارے
نے ان سبھوں کے اسمائے گرامی کا
اعلان کیا۔ انہیں لائینز اقبال کوارے
نے ان سبھوں کے اسمائے گرامی کا
اعلان کیا۔ انہیں فورم کی جانب سے
نقد رقم (برائے زادِ راہ) ایک یادگاری
مومنٹو اور سندِ امتیاز دے کر نوازا
گیا۔ ان خوش نصیب اور قابل مبارکباد
اساتذہ کے نام ہیں۔

برائے اردو: محترمہ رضوانہ
لئیق احمد انصاری۔ عبداللہ پٹیل گرلز
ہائی اسکول، کوسہ۔

برائے انگریزی: محترمہ
ساجدہ پرویز چھولکر۔ کوسہ گرلز

برائے ریاضی: جناب
رضی اللہ بیگ اے کے آئی نالا
سوپارہ۔ برائے سائنس: جناب
رضی اللہ بیگ اور جناب نذیر ہاشمی
سوپارہ۔ برائے مراٹھی: جناب ایس
آر ملا۔ سینٹرل اردو ہائی اسکول
ساونت واڑی۔ برائے ہندی
مراٹھی: محترمہ ثریا عثمان قاضی، کوسہ
گرلز۔ برائے سوشل سائنس: محترمہ
رخسانہ بیگ اور جناب آفاق احمد
قریشی اے کے آئی سوپارہ۔
برائے عربی: جناب مسعود الرحمٰن۔ نیشنل
ہائی اسکول۔ ہرنئی۔

بیسٹ اسٹوڈنٹ: عائشہ

حشمت مقدم اردو 95/100 نیشنل ہائی
اسکول لاٹھون۔ شیخ احمد مسعود
سائنس 142/150 نیشنل اردو ہائی
اسکول، کلیان۔ شیخ احمد مسعود ریاضی
142/150 نیشنل اردو ہائی اسکول، کلیان
سید جاوید شمس الدین انگلش 81/100
نیشنل اردو ہائی اسکول، کلیان
نصرت بانو بلال شیخ انگلش 81/100 کوسہ گرلز۔
نکہت بانو انوار احمد انصاری۔ ہندی
مراٹھی 83/100 مستری ہائی اسکول رتناگری۔
حنا لطیف بیگ۔ مراٹھی 79/100 سینٹرل
اردو اسکول۔ ساونت واڑی۔
نسیم قیوم شیخ عربی 83/100 نیشنل
ہائی اسکول ہرنئی۔

بیسٹ بوائے اور بیسٹ گرل

مجموعی طور پر جس بچے کے کل
مارکس سب سے زیادہ ہوں تو طالب العلم
کو بیسٹ بوائے اور طالبہ کو بیسٹ
گرل آف کوکن کا اعزاز دیا جاتا ہے۔
اور اس کے حقدار بنے۔
سید جاوید شمس الدین 641/750 کلیان
اور نکہت بانو انوار احمد انصاری 623/750
مستری ہائی اسکول، رتناگری۔

مندرجہ بالا اساتذہ اور
طلبا میں درج ذیل صاحبانِ اعزاز
حاضرِ مجلس نہیں ہوئے اور اس طرح
فورم کو ان کی خدمت کا، انہیں اعزاز
عطا کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔

جناب مسعود الرحمٰن (عربی کے
استاد) نسیم قیوم خان (عربی
اسٹوڈنٹ) نکہت بانو انصاری
(ہندی مراٹھی کی ممتاز طالبہ اور بیسٹ
گرل آف کوکن) عائشہ حشمت
مقدم (اردو کی بہترین طالبہ)

تعلیمی مقابلے:

اس سلسلہ کا
آغاز تقریری مقابلوں سے ہوا۔ اردو
تقریر کا اول انعام ایس پی ایم ہائی
اسکول راجواڑی کی طالبہ فرزانہ
تسنیم انصاری نے حاصل کیا۔ دوم
نمبر پر ایم کیو دلوی واگھیوے ہائی
اسکول کی طالبہ ثنا عباس علوی آئی
اور تیسرا نمبر ملا۔ نسیم بانو دوست
محمد کو جو عبداللہ پٹیل گرلز ہائی
اسکول، کوسہ کی طالبہ ہے۔ اول نمبر
پانے والے کے ہائی اسکول کے ایف
ایم مستری ٹرافی ظفر شمسی نے پیش
کی۔

مراٹھی تقریر کا اول انعام مصطفیٰ فقیہ

ہائی اسکول، واشی کے طالب العلم مسعود
اکبر مقدم نے حاصل کیا۔ دوم نمبر
فجندار ہائی اسکول، دہور کے
طالب العلم منیر عبدالحمید لوکھنڈے
کے حصے میں آیا۔ اور تیسرا امبر نیشنل
ہائی اسکول داپولی کی طالبہ فہیمہ
عبداللہ کھانچے نے پایا۔ اول نمبر
پانے والے مسعود مقدم کے ہائی اسکول
کو اس سال سے جاری مراٹھی ٹرافی
جناب حاجی حسین عبدالغنی ملاجی نے
اپنے مرحوم بیٹے کی یاد میں تفویض فرمائی۔

جنرل نالج سیکنڈری کا اول
انعام حاجی داؤد امین ہائی اسکول
سالستہ کی طالبہ نکہت جی ایم پرکار
کو ملا۔ دوسرے پر حاجی ایس ایم
مقدم کی طالبہ عنبرین ناز وکیل احمد
انصاری نے اپنا حق جتایا اور تیسرے
انعام کی حقدار پٹیل ہائی اسکول امبر
کی طالبہ ندرت فاطمہ ندیم صدیقی قرار
پائی۔ اول انعام حاصل کرنے والی
نکہت پرکار کے ہائی اسکول کو جنرل
اس سال جاری کردہ نئی رابعہ کاپڑی
ٹرافی جناب مبارک کاپڑی کی زوجہ
محترمہ لبنیٰ کاپڑی نے عطا فرمائی۔

جنرل نالج پرائمری کا اول
انعام نسیمہ عبدالکلام خان کے حصے میں
آیا جو ایس ایس ہائی اسکول موربہ کی
طالبہ ہے۔ دوسرے نمبر پر مہاراشٹرا
اردو ہائی اسکول کرڈوی کا طالب العلم
محمد اسد قاضی علی قاضی رہا اور تیسرا انعام
فیصل نوشاد پٹیل کو ملا جو مہاراشٹر
ہائی اسکول، چپلون کا طالب العلم ہے۔
اول انعام کی حقدار نسیمہ خان کے ہائی
اسکول کو رحمانی فاؤنڈیشن ٹرافی
مہ لقا بانو محمد نائیک نے عطا فرمائی۔

انگریزی زباندانی کا پہلا
انعام حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول
کھیڈ کی طالبہ شاکرہ رحمان خان
مہاڈیک نے جیت لیا جب کہ دوسرے
نمبر پر حاجی داؤد امین ہائی اسکول
کھیڈ کا طالب العلم عرفان محمود پرکار رہا۔
اور تیسرا نمبر انجمن خیرالاسلام اردو
ہائی اسکول مہاگیری تھانہ کے طالبعلم
شاداب انجم ملک عنبر کے حصے میں
آیا۔ اول نمبر پانے والی طالبہ شاکرہ
مہاڈیک کے ہائی اسکول کو جناب
محمد علی مقدم کی پیش کردہ ٹرافی عطیہ
دہندگان کا کوئی نمائندہ نہ ہونے کی
وجہ سے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب
نے پیش کی۔

میتھمیٹکس: ریاضی کا اول انعام
ناگوٹھنہ اردو ہائی اسکول کی طالبہ
سعدیہ اسماعیل دفعدار نے حاصل
کیا۔ دوسرا انعام شاکرہ رحمان خان
مہاڈیک (حاجی ایس ایم مقدم ہائی
اسکول، کھیڈ) کو ملا۔

اور تیسرے نمبر کا حقدار
فجندار ہائی اسکول دہور کا طالبعلم
یونس عبدالرزاق شیخ رہا۔ اول
انعام پانے والی سعدیہ دفعدار کے
ہائی اسکول کو حوا بائی مستری میموریل
ٹرافی، ڈاکٹر منصور مستری نے
پیش کی۔

اس طرح دوپہر ڈیڑھ بجے
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب
کے اظہار تشکر کے بعد جلسہ اختتام
پذیر ہوا۔

انجمن شریوردھن کی سلور جوبلی

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول
اینڈ جونیئر کالج آف آرٹس شریوردھن
اپنے پچیسویں تعلیمی سال میں رواں
دواں ہے۔ اس کے تحت ۱۶ دسمبر ۹۷ء
کو ساؤتھ افریقہ میں مقیم تاجر عالی
جناب شریف میاں سرکھوت کے
دست مبارک سے انجمن کے پرچم کو
لہرا کر باقاعدہ آغاز ہوا۔ اسکول کے
بینڈ یونٹ نے سلامی دی۔ سلور
جوبلی پروگرام کے افتتاحی جلسہ کی صدارت
حلقہ شریوردھن کے سکریٹری جناب
شاہنواز کھاکر صاحب نے کی۔ اسکول

ھٰذا کے چیرمین جناب احمد صاحب
عرفان شاہ نے سلور جوبلی پروگرام
کو کامیاب بنانے کی طلباء سے اپیل
کی۔ پرنسپل شبیر احمد خطیب نے
طلباء کو ڈسپلین قائم رکھنے کی
ہدایت فرمائی۔

۱۶، ۱۷ اور ۱۸ دسمبر ۹۷ء
کو انجمن کے تمام شعبوں کے مابین
کرکٹ اور والی بال کے مقابلے ہوئے۔

۱۹ تا ۲۱ دسمبر ۹۷ء کو آل مہاراشٹر
مضمون نویسی مقابلے اور آل رائیگڑھ
ضلع ڈرائنگ (مصوری) کے مقابلے
۲۲ دسمبر ۹۷ء کو مینا بازار کا افتتاح
محترمہ ریحانہ انڈرے صاحبہ کے
ہاتھوں پھر انگلش اسپیکنگ تحریری
امتحان اور دینی کوئیز کے مقابلے۔ رات
میں جلسہ تقسیم اسناد و انعامات۔
اسی رات میں انجمن کی تمام ہائی
اسکولوں کے مابین ڈرامہ مقابلے ۲۳
دسمبر ۹۷ء کو رات میں ڈرامہ، فینسی
ڈریس اور ممیکری کے مقابلے۔

۲۴ دسمبر ۹۷ء کو رات میں
انجمن کی تمام اسکولوں کے مابین تقریری
مقابلے اور دن میں سائنس کوئیز کے
مقابلے — ۲۵ تا ۲۷ دسمبر
اسکول ھٰذا کے سالانہ اسپورٹس
۲۸ دسمبر ۹۷ء کو دن میں پی۔ٹی ڈسپلے

نقش کوکن

رات میں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد
و انعامات ۔ نیز ایک خصوصی پروگرام
اسکول ھٰذا کے میگزین (سوونیر) انجمن
کا اجراء لیکن ان کی تفصیل موصول نہیں
ہوئی۔ انشاء اللہ اگلی اشاعت میں
ملاحظہ فرمائیے۔

ملت کے دردمند و اہل خیر حضرات سے اپیل

جب کبھی واجہ محلہ مسجد
ٹرسٹ کے تعمیری کاموں کا سلسلہ
چلا۔ چاہے وہ قبرستان کے کمپاؤنڈ
کا مسئلہ ہو یا کوئی اور مسئلہ ملت
کے دردمند اور اہل خیر حضرات نے
بھرپور تعاون کیا ہے۔

تقریباً سو سال قبل تعمیر کی
ہوئی موجودہ واجہ محلہ مسجد (سوپارہ)
فی الحال دن بدن بڑھتی ہوئی آبادی
کے پیش نظر تنگ ثابت ہو رہی ہے
عیدین، نماز جمعہ اور خصوصاً رمضان المبارک
کے دوران مستقل طور پر نمازیوں کو مسجد
سے باہر سڑک پر نماز ادا کرنی پڑتی ہے۔

یوں تو تعمیر مسجد کا تخمینہ
لاکھوں روپیوں کا ہے، لیکن رمضان المبارک
میں لوگ سڑک پر نماز پڑھنے کی بجائے مسجد
ہی میں نماز ادا کریں۔ اسی بات کو ذہن
میں رکھتے ہوئے فی الوقت مسجد کے
جنوبی حصہ میں ایک منزلہ عمارت
تعمیر کرنی ہے۔ اس مختصر سے منصوبے
پر تقریباً ۴ لاکھ روپیوں کی لاگت
آئے گی۔

ہم متولیان مسجد ایک دفعہ
پھر اہل خیر حضرات سے اپیل کرتے
ہیں کہ وہ اس نیک کام میں ہمارا
ہاتھ بٹائیں۔ سمینٹ، لوہا، اینٹ،
ریتی، لادی اور لکڑا وغیرہ بلڈنگ
میٹریل دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اپیل کنندگان: متولیان مسجد،
واجہ محلہ جمعہ مسجد ٹرسٹ، سوپارہ
ضلع تھانے ۴۰۱۲۰۳

لاڈولی مہاڈ ضلع رائیگڑھ میں سالانہ گیدرنگ کا رنگارنگ پروگرام

نوبوگ ودیا پیٹھ ٹرسٹ نے
لاڈولی مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں ۱۷
سال سے علم کی جوت جلا رکھی ہے
مگر جب سے عالی جناب شیخ حسین قاضی
نے چیرمین شپ سنبھالی ہے ٹرسٹ
کے بانی ایڈوکیٹ وجے سنگھ جادھو
کا خواب شرمندۂ تعبیر ہونے میں تیزی
آگئی ہے۔

۲۵ دسمبر ۹۷ء کرسمس کے موقعہ پر
اس ٹرسٹ کے زیر اہتمام ادارہ کی ۱۷ویں
سالانہ گیدرنگ منعقد ہوئی جس میں ممبئی کی

عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس جناب شفیع پرکار صاحب بطور مہمانِ خصوصی شریک تھے۔ صدارت مہاراشٹر کے وزیر ریاست برائے امور داخلہ شری موہرے فرمانے والے تھے (جو اسی حلقہ سے منتخبہ ہیں) مگر انکی عدم شرکت پر پونہ بار کونسل کے چیئرمن پانڈانکر صاحب نے صدارت فرمائی۔ ضلع ادھیکاری (کلکٹر) راٹھوڑ صاحب بطور مہمان شریک تھے۔ ڈاکٹر سراج پرکار، کیپٹن فقیر محمد مستری، ڈاکٹر حجی گلے، جاوید شیخ، لیاقت خان اور جناب اشرف کاپڑی ممبئی سے تو مقامی عمائدین میں نگر ادھیکش کاوسکر، مقامی عدلیہ کے جج اور الحاج عبدالغنی فجندار، غلام محمد پٹیل وغیرہ شریکِ محفل تھے۔

ممبئی کا کارواں سرکاری ڈاک بنگلہ پر پہنچتے ہی روایتی انداز میں پولس نے چیف جسٹس کو سلامی دی، فونیگ کے ٹرسٹیوں نے خیرمقدم کیا اور بچوں کے رنگارنگ پروگرام سے گیدرنگ کی شروعات ہوئی۔ بچوں میں چھپے جوہر کو تلاشنے اور ان کی فنکارانہ اداکاری کو موقع دینے کا جو کام اس دور افتادہ موضع میں نظر آیا۔ وہ ممبئی جیسے ترقی یافتہ شہر میں بھی بہت کم نظر آتا ہے۔ کاسٹیوم کی کمیابی اور اسٹیج کی عدم سہولیات کے باوجود بچوں نے اپنی صلاحیتوں سے اس رنگارنگ پروگرام میں جان ڈالدی، جس کا ذکر مدیر نقش کوکن نے اپنی تقریر میں کیا اور انہیں مبارکباد دی۔

ٹرسٹ کے بانی ایڈوکیٹ وجے سنگھ جادھو کی افتتاحی تقریر کے بعد کلکٹر صاحب راٹھوڑ نگر ادھیکش کاوسکر اور کیپٹن فقیر محمد مستری نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کامیاب بچوں کو اسناد اور تمغات و نقد انعامات دیکر پذیرائی کی گئی۔ مہمانِ خصوصی کی پرمغز اردو اور انگریزی تقریر نے کارکنان کی ہمت بڑھائی۔ صدر جلسہ نے روایتی انداز میں خطبۂ صدارت دیا۔ معزز مہمانوں کو شالیں اور ناریل پیش کئے گئے۔ سکریٹری نے اظہارِ تشکر فرمایا۔ اس سارے پروگرام کی نظامت کالج آف فارمیسی کے پرنسپل پروفیسر گوری شنکر سوامی نے کی۔

اس تقریب سے قبل ممبئی سے آئے ہوئے مہمانوں اور چیف جسٹس جناب پرکار صاحب اور میڈم پرکار کو الامین کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی دیکھنے کی دعوت دی گئی۔ ادرشپ پر حاصل کردہ پورے منزلہ کی کشادہ جگہ میں سوسائٹی نہایت کامیابی کے ساتھ اپنا کاروبار چلا رہی ہے۔ منیجنگ ڈائرکٹر جناب غلام محمد پٹیل نے اپنی تقریر میں سوسائٹی کی کارکردگی پر روشنی ڈالی اور چیئرمن جناب شیخ حسین قاضی نے چیف جسٹس کی گلپوشی فرمائی۔

ڈاکٹر یونس اگاسکر

ممبئی یونیورسٹی نے اردو مراٹھی کے اسکالر ڈاکٹر یونس اگاسکر کو ارد و بورڈ آف اسٹڈیز کا چیئرمن نامزد کیا ہے اس نامزدگی کے ساتھ انہیں یونیورسٹی کی دو اہم انتظامی مجلسوں کی اکیڈمک کونسل اور دوسری فیکلٹی آف آرٹس کی کمیٹی بھی تفویض ہوئی ہے۔ ڈاکٹر اگاسکر گزشتہ ۲۵ برسوں سے درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ وہ ممبئی یونیورسٹی کے سب سے سینئر پوسٹ گریجویٹ استاد اور صدر شعبہ ہیں ان کی متعدد کتابیں چھپ چکی ہیں۔ موصوف واحد مراٹھی داں اور اردو اسکالر ہیں جنہوں نے مراٹھی کی عالمی کانفرنس اور سمیناروں نیز ریفریشر کورسوں میں مقالے پیش کئے اور لیکچر دیئے۔

کل ہند مشاعرہ

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ضلع تھانہ کے زیر اہتمام ۱۲ ردسمبر ۹۷ء کی شب میں برائے میڈیکل کالج، رئیس ہائی اسکول وجونیئر کالج، رئیس ہائی اسکول گراؤنڈ، بھیونڈی میں کل ہند مشاعرہ انعقاد پذیر ہوا جس کی صدارت سید حامد صاحب (سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض جناب انور جلال پوری نے انجام دئے۔۔۔

سیرۃ النبی تقریری مقابلہ

انجمن خیرالاسلام پرائمری اسکول (بوائز) کرلا، ممبئی کے زیر اہتمام ۲۲ رواں سیرۃ النبی تقریری مقابلہ بتاریخ ۳ ردسمبر ۹۱ء صبح دس بجے ادارۂ ھٰذا کے ہال میں منعقد ہوا جس میں قرب وجوار کے اردو پرائمری اسکولوں نے حصہ لیا۔ مدیر نقش کوکن اور ادارے کے آئی کے ٹرسٹی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صدر نشین تھے اور حلقہ کے معروف ایم ایل اے نواب ملک مہمانِ خصوصی تھے۔ انجمن خیرالاسلام کے ٹرسٹی لیاقت حسین قادری بھی معزز مہمانوں میں شامل تھے۔ قرأت اور دعا کے بعد بچوں کی تقریریں ہوئیں اور وقفہ کے بعد پروفیسر کپتیکر صاحب نے تقاریر میں کامیاب ہونیوالوں کا فیصلہ سنایا۔ جناب عبدالعزیز نستر صاحب نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ مہمانوں کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے اور محترمہ سلمیٰ باری شیخ کے اظہار تشکر کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

آصف قاضی

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے سیکوریٹی افسر جناب صادق حسن قاضی متوطن مجگاؤں رتناگری کے فرزند آصف صادق قاضی نے امسال پروڈکشن انجینئرنگ میں B.E. کے امتحان میں درجۂ اول میں کامیابی حاصل کی اس نمایاں کامیابی سے انہیں گودریج کمپنی میں سروس مل گئی ہے۔

آصف قاضی ابتدائی درجوں سے ہی ہمیشہ اول نمبر سے کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ اللہ انہیں عملی زندگی میں بھی کامیاب و کامران فرمائے۔ موصوف نئی ممبئی میں نقش کوکن کے نمائندہ محمود حسن قاضی کے بھتیجہ ہیں۔۔۔

داپولی کی شاندار کامیابی

۹ر اور ۱۰ر دسمبر ۹۱ء کو نیشنل ہائی اسکول داپولی میں محکمہ تعلیم کی جانب سے انعقاد پذیر سطح کی سائنسی نمائش میں اس اسکول نے امتیازی کامیابی حاصل کی۔ پنجم تا ہفتم (ثانوی اسکول) کے پہلے تینوں انعامات نیشنل ہائی اسکول نے حاصل کئے تو ثانوی و اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے ہمت افزائی کے انعام پر اسے اکتفا کرنا پڑا۔

مضمون نویسی کے مقابلے میں تسنیم خالد آرائی کو ثانوی و اعلیٰ ثانوی گروپ کا پہلا انعام حاصل ہوا۔ پنجم تا ہفتم گروپ کے دوسرے انعام سے ارشاد عبدالرشید خان کو نوازا گیا۔ اسی طرح سائنس کوئز کا تیسرا انعام بھی اس اسکول کے حصے میں آیا ہے۔۔۔

> نقش کوکن آپ اپنے دوست یا رشتے دار کے نام بطور تحفہ جاری کروائیں یہ ادبی خدمت ہوگی اور نقش نوازی بھی۔

نقش نوازی

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

درون ہند خریدار:

مس رشیدہ عبدالمجید سولکر۔ کاتلی
جناب ابوبکر حسن قاضی۔ کرلا ممبئی
جناب بشیر مرتضیٰ ___ رتناگری
جناب مولانا عبیداللہ امام ___ ممبئی ۱۰
جناب لطیف ادھیکاری۔ میرا روڈ
ڈاکٹر اندرے ہائی اسکول، بورلی پنچتن
جناب عبدالصمد ادھیکاری۔ ناگوٹھنہ
جناب امتیاز شوکت حجوانے۔ سندیری
محترمہ زیتون محمد اسمٰعیل جوگلکر۔ لینی والے
ڈاکٹر ادریس ماٹونکر۔ داھول ضلع رائیگڈھ
شمیم امان اللہ دروے ۔ امبیت
جناب علی حسن رضا ٹولیکر ۔ امبیت
جناب علی محمود انتولے ۔ امبیت
جناب محمد اسلم عمر جلگاؤنکر۔ امبیت
جناب تاج الدین عبدالغفور برکار۔ بھوپن
ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول امبیت
جناب نور محمد وزیر برڈے۔ ممبئی ۱۰

محترمہ حوا بی محمد نائیک ۔ سانتا کروز
ڈاکٹر عمران دروے ۔ بانکوٹ
جناب اسماعیل داؤد پٹیکر۔ جامگہ
مس شہناز شرف الدین لوگڈے ۔ آڑی
جناب خلیل عثمان کرڈیکر ۔ آڑی
مس شبنم ابراہیم کاسکر۔ پاگ
جناب نواب ملک ۔ کرلا ممبئی
جناب محمد الیاس خان ۔ کرلا ممبئی
جناب ڈی اے روملانے ۔ ملاڈ۔ ممبئی
ڈاکٹر اسماعیل شیخ ۔ اندھیری ممبئی
مس صبا اکبر کڈو ۔ کھام گاؤں رائیگڈھ

بیرون ہند خریدار:

جناب جوہر علی ابراہیم بلبلے۔ دمام
حاجی داؤد آئی پٹیکر ۔ زمبابوے
جناب شرف الدین لوگڈے۔ شارجہ
جناب نور علی محمد بغدادی ۔ شارجہ
جناب ایم آئی فرید ۔ دوحہ۔ قطر

شبیر حسین کارونیکر ۔ دلشاد کرڈیکر

شبیر حسین محمود کارونیکر متوطن داسگاؤں کا عقد مبارک دلشاد بیگم بنت عبدالصمد کرڈیکر متوطن گورے گاؤں کے ساتھ ۲۱ر دسمبر ۹۷ء کو موضع داسگاؤں میں ہوا۔

(مرسلہ: ممتاز اکبر کڈو۔ کھام گاؤں)

شادی خانہ آبادی

ڈاکٹر رعنا ___ ڈاکٹر عشیر

ڈاکٹر رعنا بنت جلال دلوی کا عقد مسعود ناسک کے ڈاکٹر عشیر ابن عبدالرشید شیخ کے ساتھ ۲۳ر نومبر ۹۷ء کو بوریولی ممبئی میں انجام پایا۔

مناف دلوی ___ حافظہ دلوی

دیرینہ نقش نواز جناب یوسف دلوی کے فرزند مناف کی شادی حافظہ بنت کے کے دلوی کے ساتھ ۴ر دسمبر ۹۷ء کو کوکنی کمیونٹی ہال ممبئی ۸ میں انعقاد پذیر ہوئی۔

شاہین ___ علی
سیما ___ ڈاکٹر مبین

۶ر دسمبر ۹۷ء کی شام نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما جناب ثناء اللہ گھرٹکر کی دختران شاہین کی شادی علی ابن عبداللہ گھرٹکر کے ساتھ اور سیما کی شادی ڈاکٹر مبین ابن عبداللہ گھرٹکر کے ساتھ مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ میں انجام پائی۔

امیر الدین کردیکر کوکن بنک سے سبکدوش: کوکن

مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک لمیٹڈ کے جنرل منیجر اور چیف ایگزیکیٹیو افسر جناب امیرالدین کردیکر جو ربع صدی سے کوکن بنک کے ساتھ رہے۔ ۱۵ دسمبر ۹۷ کو رضا کارانہ طور پر کوکن بنک کی سروس سے سبکدوش ہو گئے۔ ان کی جگہ جناب یاہو صاحب جو ریزرو بنک سے مستعفی ہو کر ایک کوآپریٹیو بنک سے منسلک ہو گئے تھے ان کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

پلوں کا شہر ممبئی

گلابی شہر جے پور، پھولوں کا شہر بنگلور اور مندروں کا شہر وارانسی مگر ممبئی مزدوروں کا شہر ہے۔ کپڑا ملوں کے بند ہونے سے اب ممبئی کی اس خصوصیت کو گہن لگتا نظر آرہا ہے۔ اب ممبئی کی پہچان کیا ہو گی؟

اس سوال کو جانے انجانے میں ریاستی سرکار نے حل کر دیا ہے۔ ممبئی کی ٹرافک کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ریاستی سرکار شہر بھر میں ۵۵ نئے اوور برج بنانے جارہی ہے۔ یہ سبھی پل نئے اور جدید تکنیک سے بنائے جائیں گے۔ فی الوقت عروس البلاد میں پندرہ برج موجود ہیں۔ یعنی ممبئی میں نئے پلوں کی تعمیر کے بعد مجموعی طور پر ۷۰ برج ہوں گے۔ ممبئی دنیا میں واحد ایسا شہر ہو گا جس میں اتنے ڈھیروں پل موجود ہوں گے۔

نقشِ کوکن

فجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج کی نمایاں کامیابی

پنچایت سمیتی تعلیمات مہاڈ کی جانب سے تعلقہ سائنس نمائش کے مقابلے ۵ اور ۶ دسمبر ۱۹۹۷ء کو مہاڈ میں انعقاد پذیر ہوئے جس میں تعلقہ بھر کے اسکولوں کے طلبہ نے اپنے اساتذہ کی سرپرستی میں اپنے حوصلہ اور عمل کو اپنی تخلیقی تجسیم میں پیش کیا۔

دہور تعلقہ مہاڈ کے فجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج کے طلبہ و طالبات نے بھی اپنی ذہانت و جانفشانی اور شوق کے ساتھ حصہ لے کر مقابلوں میں اول و سوم پوزیشن حاصل کی۔

کماری رسیکا پاٹل متعلمہ یازدہم سائنس نے ذرائع ابلاغ کی انسانی زندگی میں اہمیت کے موضوع پر تقریر کر کے اول پوزیشن حاصل کی۔

مضمون نویسی مقابلے میں کماری سجاتا بھونسلے نے گاڑیوں سے پھیلنے والی ماحولیاتی آلودگی کے موضوع پر مضمون نویسی میں اول پوزیشن لی۔

اطہر دلیلے نے پہیلی مقابلے میں حصہ لے کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اس طرح تعلیمی سفر کے یہ درخشاں ستارے اپنی محنت اور ذہانت کا صحیح سمت میں استعمال کر رہے ہیں۔

اسکول و جونیئر کالج کے ایڈمنسٹریٹیو آفیسر جناب غلام محمد پٹیل نے تمام کامیاب طلبہ کو دلی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی اور دعائیں دی۔

نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانا جائز نہیں اس گناہ سے بچیے۔

انجمن اسلام صابو صدیق کالج آف انجینئرنگ کو اعزاز
کالج کے زاہد گھڑیالی الیکٹرانک ڈگری میں اول:

انجمن اسلام کے تحت چلنے والا صابو صدیق کالج آف انجینئرنگ صرف مہاراشٹر ہی میں نہیں بلکہ پورے ملک میں ایک مایۂ ناز انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کا کالج ہے جو گزشتہ ایک دہائی سے ممبئی یونیورسٹی میں اپنے معیار کا جھنڈا نصب کر چکا ہے۔

امسال اس انجینئرنگ کالج کا الیکٹرانک کا طالب علم **زاھد گھڑیالی** طاہر پورے یونیورسٹی میں اول رہا۔ اور اس نے یونیورسٹی کے ۲۸ انجینئرنگ کالج کے ۱۲۸۰ طلباء میں سبقت حاصل کی اور ان سب میں اول آکر اپنی نمایاں کارکردگی سے کالج کا نام روشن کیا۔ انجمن اسلام کو اپنے اس مایۂ ناز طالب علم پر فخر ہے۔۔

(مرسلہ: عبدالغفار پٹھان ــ ایکزیکیٹیو ڈائرکٹر برائے شعبہ نشر و اشاعت انجمن اسلام ممبئی)

نقش کوکن

سلیم داماد صدر نامزد

مروڈ جنجیرہ کے سرگرم سماجی کارکن جناب سلیم محمد داماد کو تعلیمی و ثقافتی ادارہ کوکن انتی منتر منڈل ممبئی نے وسنت راؤ نائیک آرٹس اینڈ کامرس کالج، مروڈ جنجیرہ کی مشاورتی کمیٹی میں بحیثیت صدر نامزد کیا۔ سلیم داماد صاحب جماعت المسلمین محلہ بازار کے صدر، نگر پریشد مروڈ کے کونسلر اور قدیم تعلیمی ادارہ انجمن اسلام جنجیرہ، حلقہ مروڈ کے صدر کے عہدے پر فائز ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد ادبی اور سیاسی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔۔

انجمن خدام المسلمین

انجمن خدام المسلمین ہرکل بزرگ، ضلع سندھو درگ کے صدر جناب نور محمد خان کے ہاتھوں تعمیر عیدگاہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقعہ پر جناب حاجی عبدالکریم پٹیل، جناب سلطان پٹیل، جناب لطیف شاہ پٹیل، جناب فیروز پٹیل و دیگر اراکین موجود تھے۔

ڈاکٹر عبدالکلام کو بھارت رتن ایوارڈ

ہندوستانی میزائل پروگرام کے بابا آدم ڈاکٹر آوول پاکیر جلال الدین عبدالکلام آنجہانی ہومی جے بھابھا کے بعد یہاں اعلیٰ ترین باوقار ایوارڈ حاصل کرنیوالے دوسرے سائنس داں ہیں۔ دفاعی ٹکنالوجی میں سائنسی تحقیق و جدید کاری کے لئے ان کی گرانقدر خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ دیا گیا۔ انہوں نے مربوط نشانہ بند میزائل پروگرام کو دفاعی خدمات تعلیمی اداروں اور لیباریٹریوں سے وابستہ سائنسدانوں کو اکٹھا کرکے کامیابی کی منزل تک پہنچایا۔

نقش کوکن کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ رجسٹرڈ ٹرسٹ کی امانت ہے۔

کرجی امشیت میں واٹر اسکیم

تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے موضع کرجی کے محلہ امشیت میں، ۲۱ر نومبر ۹۷ء کو ضلع پریشد رتناگری کی طرف سے منظور شدہ واٹر اسکیم (نل پانی) کا افتتاح پنچایت سمیتی تعلقہ کھیڈ کے رکن جناب جعفر احمد سروے کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ گاؤں کی سرپنچ محترمہ فاطمہ عبدالغنی پرکار اور گرام پنچایت کے رکن عبداللہ حسن پرکار اس موقعہ پر موجود تھے معلم جناب رفیق ابراہیم پرکار نے تلاوت فرمائی اور افتتاح عمل میں آیا اس طرح یہاں کے باشندوں کی دیرینہ مانگ پوری ہونے جارہی ہے۔۔

جگ بوڑی اور واشسٹی ندی آلودہ ہو رہی ہیں۔

کھیڈ تعلقہ کے لوٹے پرشورام صنعتی مرکز سے کئی کیمیائی کارخانے جو زیادہ تر حشرات کش (Insecticides) کیمیا بناتے ہیں۔ اپنا آلودہ اور زہریلا پانی جگ بوڑی ندی میں خارج کر رہے ہیں، جس سے پچھلے چھ مہینے سے اس ندی میں ہزاروں کلو گرام مچھلیاں مر چکی ہیں۔ مچھلی پکڑنے پر جن لوگوں کا روزگار منحصر ہے۔ وہ لوگ کافی پریشانی کی حالت میں ہیں۔

جگ بوڑی ندی کے کنارے بسنے والے تمام گاؤں والوں نے مل کر رتناگری ضلع کے کلکٹر اور مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی کو بھی اپنی عرضداشت روانہ کی ہے لیکن ابھی تک مناسب کاروائی نہیں کی گئی ہے۔ اب اطلاع یہ ہے کہ واشسٹی ندی میں بھی مچھلیاں مرنے لگی ہیں۔

میں متعلقہ افسران سے گزارش کرتا ہوں کہ ایسے تمام کارخانوں کو بند کیا جائے جو زہریلا پانی ندی میں خارج کرتے ہیں۔۔

(مرسلہ: رفیق ابراہیم پرکار)

ایس ایس سی امتحان کے لئے تجاویز:

اردو ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن، ممبئی ڈویژن کے ایک وفد نے ایسوسی ایشن کے صدر اور محمدیہ ہائی اسکول، ممبئی کے پرنسپل جناب عبدالرحمٰن موٹلیکر کی قیادت میں مہاراشٹر راجیہ سکنڈری و ہائر سکنڈری بورڈ کے چیئرمین وسنت پاٹل صاحب سے پونہ میں ملاقات کی اور مندرجہ ذیل امور پر ان کی توجہ مبذول کرائی۔

۱) ایس ایس سی امتحان میں دو روز دو پرچے ہوتے ہیں۔ امتحان کے دوران کسی بھی روز سو نمبر سے زائد کا امتحان نہ ہو اور خاص طور سے الجبرا کے ساتھ ہندسی (کمپوزٹ) اور علم ہندسہ کے ساتھ مراٹھی (کمپوزٹ) پرچہ اس طرح سے دو پرچے نہ ہوں۔

۲) اسکول سے ایس ایس سی امتحان میں شریک ہونے والے طلباء کی تعداد تناسب میں ہی ہر اسکول سے ممتحن اور MODERATOR کا تقرر کیا جائے۔

۳) سوالی پرچوں میں ترجمہ کی غلطیوں کے تدارک کے لئے ایسے اشخاص کا تقرر بہ حیثیت مترجم کیا جائے جنھیں مضمون کا اچھا علم ہو اور ساتھ ہی ساتھ ان زبانوں کا بھی اچھا علم ہو جس زبان میں ترجمہ کرنا مقصود ہے۔

چیئرمین صاحب نے ان تجاویز پر غور کئے جانے کا یقین دلایا۔ وفد میں پرنسپل جناب منظور اعظمی، جناب آفاق قریشی، محترمہ شہناز شیخ، محترمہ سلمہ لوکھنڈوالا اور جناب انوار صاحب شریک تھے۔۔۔

لاٹون میں "پلس پولیو" مہم

نیشنل ہائی اسکول، لاٹون تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگری میں پلس پولیو خوراک مہم کا انعقاد ۶ دسمبر ۹۷ء کو ہوا۔

اسکول ہذا کے صدر مدرس جناب قریشی قمر اعظم نے پلس پولیو خوراک کی اہمیت وافادیت کو طلبہ کے سامنے رکھی کہ ایک سال سے لے کر پانچ سال کے بچوں کو پلس پولیو خوراک دے کر معذوریت کو روکا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ تحریک چلانی ہے بعد ازاں اسکول کے پنجم تا ہفتم کے طلبہ وطالبات نے پلس پولیو سے متعلق مختلف نعروں کی تختیاں لے کر مرادپور، دابھٹ کے اطراف کا دورہ کر کے پربھات پھیری نکالی اور پلس پولیو مہم کا پیغام ہر خاص وعام تک پہنچایا۔

جناب اشرف دلوائی IAS

حکومت مہاراشٹر کے جوائنٹ سکریٹری برائے ہاؤسنگ اور اسپیشل اسسٹنٹ ڈیپارٹمنٹ جناب اشرف رحیم خان دلوائی متوطن کالستہ، چپلون ضلع رتناگری ترقی پاکر MELTRON مہاراشٹر الیکٹرونک کارپوریشن کے مینیجنگ ڈائرکٹر کے عہدہ پر تقرری عمل میں آئی ہے۔ یہ عہدہ حکومت کے سکریٹری کے عہدہ کے برابر ہے۔ کوکنی برادری کے آپ اولین مسلم افسر ہیں جن کی اس عہدۂ جلیلہ پر تقرری ہوئی ہے۔ ہم دلوائی صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نقش کوکن

آئی اے ایس کے خواہشمند طلبہ کیلئے

البشریٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے تحت ۷ رجنوری ۹۸ء سے آئی اے ایس کی کلاسیز شروع کی جارہی ہیں۔ حکومت ہند کے محکمۂ UPSC نے گریجویٹ طلباء وطالبات سے آئی اے ایس کی آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ عمر کی قید ۲۱ تا ۲۸ سال ہے۔ عرضی پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۲ر جنوری ۹۸ء ہے۔ امتحانات ۳۱ رمئی ۹۸ء کے دن ہوں گے۔ ہمارے ادارے نے مفت فارم پر کرنے کا آخری دن اور فارم بھرنے کا وقت شام ۵ تا ۸ر بجے ہے۔ تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ فون: 6442896 پر معلومات حاصل کرنے کے اوقات صبح ۱۱ر بجے تا دوپہر ۱ر بجے رات ۸ر تا ۱۰ بجے۔ ڈاکٹر امتیاز کوندکری۔ یونک کلاسیز ایل ڈی شاہ اسٹول کے اوپر کھیرواڑی روڈ، باندرہ ایسٹ ممبئی ۵۱۔

نثار احمد خان
(سکریٹری البشریٰ ایجوکیشنل سوسائٹی)

ممبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے اعلیٰ عہدیداروں کا انتخاب:

ممبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک کے چیرمین اور وائس چیرمین کے عہدوں کے لئے مذکورہ بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز نے متفقہ طور پر اید دلجی ترپل کو چیرمین اور وسیم الدین اعظمی کو وائس چیرمین منتخب کیا ہے۔ بورڈ آف ڈائرکٹرز کی میٹنگ ۱۶ر دسمبر ۹۷ء کو ہوئی تھی۔

نہواشیوا پل: ناگپور میں نائب وزیر اعلیٰ گوپی ناتھ منڈے نے ریاستی کونسل میں اعلان کیا کہ ممبئی شہر کے ٹریفک مسئلہ کو حل کرنے کیلئے سرکار نے نہواشیوا سیوڑی پل تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا سنگ بنیاد یوم مہاراشٹر کے موقع پر یکم مئی ۱۹۹۸ء کو رکھا جائے گا۔

اظہارِ تشکر

انجمن ترقی سونس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری (رجسٹرڈ) کے عہدیداران اور ذمہ داران نے اپنی محنت کاملہ سے ۹۱-۱۹۹۰ء میں نیشنل ہائی اسکول سونس جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا اور ہائی اسکول ترقی کی راہ پر آگے بڑھنے لگا نتیجہ میں لاتعداد طلباء و طالبات نے تعلیم جیسی دولت سے سرفرازی حاصل کی۔ S.S.C. امتحان میں اعلیٰ درجہ سے کامیابی حاصل کی اور محبانِ اردو کا خواب شرمندۂ تعبیر ہونے لگا۔ اطراف و اکناف کے علم دوستوں نے تعاون دینے میں کسی قسم کی کسر باقی نہیں رکھی۔ (اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے) اسی طرح حکومتِ مہاراشٹر نے مدرسہ ھٰذا کے لیے سو فیصد گرانٹ بھی منظور کی ہے۔ یہ سب اسٹاف کی کوششوں کا ثمر ہے۔

مذکورہ ہائی اسکول کی عمارت کے لیے اپنی ذاتی ملکیت کی زمین وقف کرکے ادارہ کی ہمت افزائی کرنے والے درج ذیل حضرات کی علم دوستی قابلِ قدر ہے۔

پلاٹ نمبر ۱ انیس ۱۹ گنٹے زمین دینے والے حضرات کے اسمائے گرامی:

جناب حسین داؤد سروے۔ جناب یعقوب عثمان سروے، جناب اسحاق عثمان سروے۔ جناب علی قاسم سروے۔

پلاٹ ۲ :

جناب عبدالرزاق اسماعیل سروے، جناب معراج اسماعیل سروے، جناب عبدالحمید حسن سروے، جناب نثار حسن سروے، جناب جعفر حسن سروے /

درج بالا زمین پر اسکول کی عمارت تعمیر کی جارہی ہے۔ الحمدللہ ۶۵ فیصد کام مکمل ہوچکا ہے۔

پلاٹ ۳ : تیئیس ۲۳ گنٹے زمین دینے والے حضرات کے اسمائے گرامی: محترمہ خدیجہ محمد اسحاق سروے، جناب عبداللہ حسن شیخ، ڈاکٹر علی حسن سروے، جناب یونس حسن سروے،

درج بالا زمین اسکول گراؤنڈ اور ضروری مصروفیات کیلئے استعمال میں لائی جائیگی اسی طرح مزید دس گنٹا زمین پلاٹ نمبر ۳ کے مالکان نے اسپتال کیلئے وقف کردی ہے۔ امید ہے کہ اس زمین پر ایک سرکاری ہسپتال تعمیر ہوگا۔ پلاٹ نمبر ۳ کے مالکان نے پاور آف اٹارنی بخوشی ادارہ کے جنرل سکریٹری جناب عبدالناصر ابراہیم سروے کو سپرد کیا ہے اور انہیں کی کوششوں سے ہائی اسکول و اسپتال کے لئے مذکورہ بالا پلاٹ حاصل ہوسکا ہے۔

ادارۂ ہٰذا کے عہدیداران اراکین و ذمہ داران ان تمام حضرات و خواتین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بارگاہِ ایزدی میں دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے اپنی عنایتوں سے اپنی بے پناہ رحمتوں، نعمتوں، برکتوں فضیلتوں سے نوازے۔ آمین!..

عبدالعزیز یونس سروے ——— صدر

عبدالناصر ابراہیم سروے ——— جنرل سکریٹری

نقش کوکن کے مدیران محترم اور ٹیلنٹ فورم کے اکابرین کے نام

کھلا خط

حضراتِ گرامی ـــــــــــــــ السّلام علیکم

میں نقش کوکن کا پرانا خریدار ہوں۔ اور ٹیلنٹ فورم کے ضلعی سطح اور فائنل مقابلوں میں بھی میں نے کئی بار شرکت کی ہے۔

۲۱ر دسمبر ۹۷ء کو منعقدہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا سالانہ فائنل جلسہ بہت پسند آیا۔ ایک ہی نام کی دو برگزیدہ ہستیوں کو بطور صدر جلسہ اور مہمان خصوصی مدعو کرکے آپ نے ایک تاریخ بنائی ہے۔ علاوہ ازیں پابندیٔ وقت کو ملحوظ رکھ کر جلسہ کی کارروائی چلانا اور آگے بڑھانا ٹیلنٹ فورم کی خصوصیت ہے مگر اس میں کئی باتیں تشنہ رہ جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر مہمان خصوصی اور صدر جلسہ کو اپنے تاثرات بیان کرنے کے لئے وقت کا پابند ہو جانا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں ۲۵ سال تک تدریسی خدمات انجام دینے والے صدر مدرسین کی آپ عزت افزائی کرتے ہیں۔ شال دوشالہ دیکر انہیں نوازتے ہیں مگر ان کے تعلق سے کچھ کہنے کے لئے آپ کے پاس وقت نہیں رہتا نہ ہی صاحبانِ اعزاز کو کچھ کہنے کا حتیٰ کہ شکریہ ادا کرنے کا بھی موقعہ نہیں دیا جاتا اس تشنگی پر آپ غور فرمائیں تو ممکن ہے اس کے لئے آپ کوئی راستہ نکال سکیں گے۔

داؤد فاضل بھائی ہال میں صبح کا الاٹمنٹ ۹ تا ایک بجے تک ہوتا ہے میں اس سے بخوبی واقف ہوں ہم نے کئی بار وہاں پروگرام کئے ہیں۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم میں جس کثیر تعداد میں لوگ حاضر ہوتے ہیں اتنے کسی اور جلسے میں وہاں میں نے نہیں دیکھے۔ خیر! داؤد فاضل بھائی میں وقت کی پابندی ہے اس لئے آپ کسی دوسرے ہال میں پروگرام کیا کیجئے۔ جہاں وقت کی پابندی نہ ہو میرا ایسا کہنا بھی درست نہیں ہوگا اسلئے کہ صبح نو بجے سے دوپہر ایک ڈیڑھ بجے تک لوگ آپ کے پروگرام میں پوری یکسوئی اور دلچسپی کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں۔ یہی کیا کم ہے۔ دوسرے ہال میں پروگرام کرکے حاضرین کے صبر کا امتحان لینا مناسب نہیں ہوگا۔ البتہ بہتر صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ٹیلنٹ فورم اپنے جلسۂ اعزازات اور تعلیمی مقابلوں کو دو حصوں میں بانٹ دے۔ ایک جلسہ بیسٹ ٹیچر، بیسٹ اسٹوڈنٹ اور سلور جوبلی اساتذہ کے اعزاز میں ہو اور دوسرا تعلیمی مقابلوں کا فائنل کے طور پر

منعقد کیا جائے اور دو جلسوں کے درمیان مہینہ ڈیڑھ مہینہ کا وقفہ دیا جائے۔

پہلے جلسہ میں ممتاز علم دوست، مقتدر اور معزز ہستیوں کو مدعو کیا جائے اور دوسرے جلسہ میں معززین شہر کے ساتھ ہی اضلاع کی ممتاز ہستیوں کو مدعو کیا جائے۔ دو جلسے الگ الگ کرنے سے آپ کے پاس وقت کی کمی نہیں رہے گی۔ صاحبانِ اعزاز کی بھرپور پذیرائی ہوگی اور حاضرین کی تشنگی بھی دور ہو جائے گی۔ دوسرے جلسہ میں طلبہ وطالبات کو مدعو کیا جائے تو بچے بھی سوال وجواب سُن کر بیدار ہوں گے البتہ آپ کو دو بار پروگرام کرنا خرچیلا[1] ہوگا مگر فورم کی جو ساکھ بنی ہے اس کے پیشِ نظر کفیل ملنا مشکل نہیں ہے۔

میں ماضی قریب میں معلم رہ چکا ہوں آپ کی تکالیف کو بھی سمجھ سکتا ہوں اور عوام الناس کی ضرورت کو بھی بنا بریں تجویز پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

خاکسار: عبداللہ رکن الدین نیار
وکھرولی

---

[1] تجویز بہت اچھی ہے اور اس صاف گوئی کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں مگر سوال صرف اخراجات کا نہیں ہے غالباً آپ نے دیکھا ہوگا کم فورم کے بیشتر اراکین معمر ہیں ایک پروگرام کرنا ہی انہیں مشکل ہے دوسرے کے لئے اوقات کہاں سے لائیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ آکر ہمارا ہاتھ بٹائیں آپ جیسے لوگ آئیں گے تو ہمارے سامنے ایک سیکنڈ لائن تیار ہو سکتی ہے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغ — (مدیر)

★ "نقش کوکن" پبلی کیشن ٹرسٹ، مہاراشٹر میں وہ واحد ادارہ ہے جس کے زیر اہتمام پچھلے پینتیس سالوں سے اُردو کا ایک ماہنامہ جاری وساری ہے۔

★ "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" مہاراشٹر میں پہلا ادارہ ہے جس نے اُردو میں اوکیشنل گائیڈنس اور تعلیمی مقابلوں کا ایسا سلسلہ شروع کیا جس میں تقاریر، جنرل نالیج، انگریزی زباندانی اور ریاضی کے مقابلے بھی شامل ہیں۔

⁂

منی آرڈر بھیجنے والے

بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال کرنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ منی آرڈر فارم کی نچلی پٹی (کوپن) پر رقم کا ہندسہ اپنا نام وپتہ ضرور لکھیں اگر تجدید خریداری ہے تو اپنا خریداری نمبر لکھیں (پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں)

ڈاکیہ رقم کے ساتھ کوپن بھی پھاڑ کر دیتا ہے مگر اس کوپن پر کچھ لکھا نہ ہو تو یہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے کہ رقم کس نے بھیجی ہے۔ بھیجنے والے کے پاس منی آرڈر کی رسید تو پہنچ جاتی ہے مگر دفتر میں اس کا اندراج کس کے نام سے کیا جائے یہ عقدہ لاینحل رہتا ہے اس وقت تک جب تک مرسل کی جانب سے شکایت موصول نہ ہو لہٰذا یاد رہے کہ کوپن پر اپنا نام وپتہ ضرور لکھنا ہے

محمدیہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کا سالانہ جلسہ :

محمدیہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کلیان کے تحت چلنے والے پری پرائمری اسکول کا سالانہ جلسہ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۷ء کو شام ساڑھے چار بجے ہوا۔ جس میں مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے سربراہ جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب بھیونڈی دومنس کالج کے پرنسپل پروفیسر عرفان فقیہ شہر کلیان کے کاروباری حلقہ کی مشہور و معروف شخصیت جناب تاج الدین سید شریک تھے۔

جلسہ میں محمدیہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کی رپورٹ پیش کی گئی۔ ٹرسٹ کے اگلے عزائم و مقاصد بیان کئے گئے۔ خصوصاً اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ اسکول صرف صحیح اسلامی خطوط پر چلیگا۔ انشاءاللہ یہاں پر قوم کے نونہالوں کی زندگیوں کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالا جائے گا۔

ٹرسٹ ھذا کے جاری پری پرائمری اسکول کے طلباء و طالبات نے بھی اپنے پروگرام پیش کئے۔ تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر اور کھیلوں میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء و طالبات میں حوصلہ افزائی کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس جلسہ میں عمائدین و معززین شہر اور تعلیمی میدان سے وابستہ افراد کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

جلسہ میں آسرا فاؤنڈیشن کے تحت چلنے والا ادارہ "مرکز بازآباد کاری اطفال" کی پانچ سالہ کارکردگیوں کی رپورٹ پیش کی گئی۔ نیز اس فاؤنڈیشن کے تحت غیر سودی بنیاد پر دو آٹو رکشا خریدنے کے لئے دو افراد کو بیاسی ہزار روپیوں کا قرض دینے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے علاوہ محترمہ عظمیٰ قاضی صاحبہ (اسپیشل ایگزیکیٹو آفیسر) رحمانی فاؤنڈیشن (بمبئی) اور آسرا فاؤنڈیشن کے اشتراک سے چار نادار و یتیم لڑکیوں اور عورتوں کو چار عدد سلائی مشین و امبرائیڈری مشین بطور اعانت دی گئیں۔ مزید دو مشین دینے کی جانب پیش رفت جاری ہو۔

اس جلسہ میں "بیت المال جمعیت اہلحدیث" کلیان کی کارکردگی کی رپورٹ بھی پیش کی گئی ــــ

جلسہ کے اخیر میں شرکاء میں مفت دینی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

انتخاب محمد یوسف کھوت
(سکریٹری)

نقش کوکن

اردو اکیڈمی والے عبرت حاصل کریں : ہندی ساہتیہ اکیڈمی نے

ابھرتے ہوئے قلمکاروں کے لئے دس روزہ تربیتی کیمپ کا اعلان کیا ہے جہاں نئے قلمکاروں کے قیام و طعام کا انتظام بھی ہوگا اور انہیں سفر کے اخراجات بھی دئے جائیں گے۔

کہنے کو یہ تو ایک چھوٹا سا مراسلہ ہے لیکن اس کی معنویت اور مقصدیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ نئے قلمکاروں کی تربیت ہی کسی زبان و ادب کے روشن مستقبل کی ضمانت سمجھی جائے گی۔ ایک طرف ہندی اکیڈمی نے اس بات کو محسوس کیا ہے اور دوسری طرف ہماری اردو اکیڈمی جس کے پاس بھرپور سرکاری فنڈ ہے معقول اسٹاف اور دفتر بھی! اس کے باوجود ۱۹۷۶ء میں جو اسکیمیں بنی تھیں بس وہی گھسی پٹی اسکیمیں چل رہی ہیں۔ نہ کسی کو نت نئی اسکیمیں بنانے کا

شوق ہے اور نہ ہی اردو کی ترویج و اشاعت سے دلچسپی! دلچسپی اگر ہے تو اردو اکیڈمی کو سیاسی اڈہ اور تنازعات کا مرکز بنانے میں! بے چاری اردو اکیڈمی کا بھی اردو ہی کی طرح اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں استحصال ہو رہا ہے۔ مارچ کا مہینہ قریب ہے اور فنڈ اکیڈمی کے بورڈ کی نگاہ کرم کا منتظر کہ انہیں آپسی چپقلش سے کب فرصت ملے۔

کیا ہی اچھا ہو کہ ہندی اکیڈمی کے اس تربیتی کیمپ سے اردو اکیڈمی والے عبرت حاصل کریں بلکہ وہ بھی اس کیمپ میں شرکت کریں کہ اچھی تربیت بری چیز نہیں ہے۔

مسلم ماہی گیروں کو او بی سی رعایتیں دی جائیں۔

رتناگری ضلع میں مسلم ماہی گیر سماج کو او بی سی میں شمولیت کر کے حکومت کی طرف سے ملنے والی رعایتیں انہیں دی جائیں۔ اس مسئلے کی ڈیمانڈ حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لئے رتناگری تعلقہ کی جانب سے جلد ہی ایک سمینار منعقد کیا جائے گا۔

اس سلسلے میں خصوصی میٹنگ کا انعقاد رتناگری تعلقہ گرام وکاس سیوا سمیتی کی جانب سے پٹوردھن ہائی اسکول رتناگری میں ہوا۔

سمیتی کے صدر جناب عبداللطیف مہسکر نے میٹنگ کی غرض و غایت بیان کی۔

مہمان خصوصی صحافی بال پاٹنکر (رتناگری) اور معین ڈون (کلیان) حاضر تھے۔

سمیتی کے نائب صدر مراٹھی ہفت روزہ آکاش گنگا کے مدیر جناب الناصر قاضی نے او بی سی کی تفصیلی معلومات دینے کے بعد کہا کہ "کولی" سماج کو او بی سی کی رعایتیں دی جاتی ہیں۔ مسلم ماہی گیر بھی آباؤ اجداد کے زمانے سے یہی روزگار اختیار کئے ہوئے ہیں اس لئے قانوناً انہیں بھی او بی سی رعایتیں ملنی ضروری ہیں۔

سمیتی کے مشیر جناب تاج الدین ہوڑیکر جناب عبدالمجید ناکاڑے (گرام وکاس ادھیکاری) مہمان خصوصی جناب معین ڈون، بزرگ صحافی جناب بال پاٹنکر، جناب لیسین کونزڈیکر (لیسین ماموں) جناب نثار راجپورکر، جناب یوسف دھامسکر (سرپنچ مجگاؤں، رتناگری) جناب عبداللطیف مُلّا صاحبان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مسلم ماہی گیروں کو او بی سی کی سہولتیں ملنے کی پُر زور مانگ کی۔

آخر میں سمیتی کے جنرل سکریٹری جناب عبداللطیف مُلّا نے شکریہ ادا کیا۔

(نامہ نگار: عبدالمجید مجگاؤنکر)

نقش کوکن

اعجاز راؤت جنرل سکریٹری منتخب

ایس آئی ڈبلیو ایس (SIWS) کالج وڈالا، ممبئی میں الیکٹرانک ڈپارٹمنٹ کے انچارج اور جواں عزم و جواں سال سوشل ورکر جناب اعجاز عبداللہ راؤت (بی ای (الیکٹرونک) ڈبی ایم) متوطن مور بہ ضلع رائے گڈھ کو کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن (رجسٹرڈ) نے اپنا جنرل سکریٹری چن لیا ہے۔

⁘ ⁘ ⁘

مستری ہائی اسکول میں شاندار جلسہ

مستری ہائی اسکول ، رتناگری میں ۱۶ ر نومبر ۱۹۹۷ء کو سالانہ تقسیم انعامات و اسناد کا جلسہ باتزک و احتشام اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر ابتداء میں معزز مہمانان کے دستِ مبارک سے اسکول کے احاطے میں شجرکاری کی گئی۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے حاجی داؤد اسماعیل مستری آڈیٹوریم میں منعقد جلسے کی ابتداء نویں جماعت کے طالب علم ماسٹر سجاد اسماعیل الجی نے تلاوتِ قرآن پاک سے کی۔ آٹھویں جماعت کی طالبات نے ترانۂ مستری ہائی اسکول پیش کیا۔ اس جلسے میں رتناگری ضلع کے کلکٹر جناب مدھوسدن سالوی، ضلع پریشد رتناگری کے سابق صدر راجہ بھاؤ لیمئے، ایجوکیشن آفیسر جناب اُدے سنگھ بھوسلے، تعلیمی امدادیہ کمیٹی کی انتظامیہ کے معزز اراکین جناب عبدالحمید مستری، جناب تنویر محمود مستری، جناب فضل ماسٹر اسی طرح جناب آئی وائی سولکر اور دیگر معزز مہمانان جلوہ افروز تھے۔

صدر مدرس جناب عبداللطیف مقادم صاحب نے مہمانان کا تعارف کر کے ان کی گلپوشی کی اور ساتھ ہی ساتھ اسکول کی سالانہ روداد پیش کی۔ اس کے بعد مہمانان کی تقریریں ہوئیں۔

صدرِ جلسہ جناب عبدالحمید مستری کے خطبۂ صدارت کے بعد جماعت پنجم تا نہم کے سالانہ امتحان میں اوّل تا سوم نمبر حاصل کرنیوالے طلباء و طالبات ۹ اسی طرح ایس ایس سی مارچ ۱۹۹۷ء کے امتحان میں اوّل تا سوم نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کو بھی انعامات سے سرفراز کیا گیا۔

پروگرام کے اختتام سے قبل کے۔ جی کلاس سے لے کر دسویں جماعت کے طلبہ و طالبات نے مختلف آئٹم پیش کئے اور حاضرین سے دادِ تحسین حاصل کی۔

نظامت کے فرائض جناب سراج احمد خان نے بحسن و خوبی انجام دیئے اور محترمہ فریدہ مستری نے شکریہ ادا کیا۔ ٭٭٭

منظوم استقبال

N.K.T.F کا کارواں رائے گڈھ میں ضلعی سطح کے تعلیمی مقابلے منعقد کرنے ۲۲ نومبر ۹۷ء کی شب میں جب این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ (جہاں ان کے ٹھہرنے کا انتظام کیا گیا تھا) پہنچا تو اراکین نے دیکھا کہ دروازہ کے پاس ایک بورڈ آویزاں ہے اور اس پر لکھا ہے "**ہدیۂ خلوص**" اور اس جاذبِ نظر سرخی کے نیچے اس ہائی اسکول کے معاون مدرس جناب شبیر احمد ماہر نے اپنے نتیجۂ فکر سے چار شعر رقم فرمائے تھے وہ یوں ہیں:

نقش کوکن کے جیالو مرحبا صد مرحبا
تم نے مسلم قوم کو غفلت سے یوں چونکا دیا
جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں
اس طرح روشن ہوئے تم کوچۂ ظلمات میں
الغرض بے لوث خدمت ہے تمہارا مشغلہ
تشنگانِ علم و فن کو اک نیا رستہ ملا
بارگاہِ ایزدی میں کرتا ہے ماہر دعا
چل پڑا ہے کارواں چلتا رہے یوں ہی سدا

کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول کو انعامات

۲۷ ر نومبر ۱۹۹۷ء کو اسماعیل بیگ محمد ہائی اسکول میں منعقد سائنسی تقریب میں ۷۰ فیصد انعامات کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول نے حاصل کر کے کامیابی کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ "سی" وارڈ کے تقریباً چالیس اسکول نے

منعقدہ سائنسی نمائشی مقابلے میں بھی کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول نے اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ تقسیم انعامات کے موقع پر ایک ہی نام کی گردان نے ہال میں بہت خوبصورت سماں پیدا کردیا اور کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول سے منسلک ہر طالبہ اور استاد فخر و انبساط سے پھولے نہیں سمارہے تھے۔ انعامات کی اس طویل فہرست نے کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول کو اس شاندار شیلڈ کا مستحق قرار دیا جو وارڈ کی پانچ اسکولوں میں سے بہترین کارکردگی پر دی جاتی تھی۔ شیلڈ حاصل کرتے وقت اسکول کی پرنسپل محترمہ شہناز شیخ کے چہرے سے بے انتہا خوشی جھلک رہی تھی ؞؞؞

انجمن خیر الاسلام اُردو ہائی اسکول، داابھول ۱۹۹۶-۹۷ء کے بہترین طلبہ :

انجمن خیر الاسلام اُردو ہائی اسکول، داابھول میں زیرِ تعلیم نہال احمد محمد شریف ٹپیل اور خالدہ سلیم ملاجی کا ۱۹۹۷ء کے بہترین طالب علم اور طالبہ کے لئے انتخاب کیا گیا۔ دونوں طلبہ پنجم تا نہم اور دہم تک ہمیشہ اسکول میں اوّل نمبر سے کامیاب ہوتے رہے ہیں اسکول میں صد فی صد حاضری، خوش خلقی، نیک سیرت، ایمانداری، وقت کے پابند، بڑوں کی عزت کرنا، اور ثقافتی پروگرام میں حصّہ لینا جیسے اوصاف کی بنا پر انہیں بہترین طالب علم اور طالبہ کے لئے منتخب کیا گیا ؞؞؞

(مرسلہ: ریاض ابن شیخ)

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول داابھول، سالانہ جلسہ تقسیم انعامات :

حسب سابق مورخہ ۳۰ستمبر ۱۹۹۷ء کو انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول، داابھول میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت محترم جناب گلزار خطیب صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی بھوین حلقے کے کیندر پرمکھ جناب تاج الدین پرکار صاحب تھے۔ نواز حسین بورسنہ تلاوتِ قرآن پاک اور ہفتم جماعت کی طالبات فرحین جمال الدین قاضی نے "حمد" بینش کی آفرین محمد حنیف باسنے نے نعت سنائی۔ شیخ صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی — اس کے بعد سالانہ کھیل کود، مضمون نویسی، اور تقریری مقابلوں میں کامیاب شدہ طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سال کے بہترین طالب علم کے لئے نہال احمد محمد شریف ٹپیل جماعت نہم اور بہترین طالبہ کے لئے خالدہ سلیم ملاجی جماعت دہم کو ایوارڈ دیئے گئے۔

مہمان خصوصی جناب تاج الدین پرکار صاحب نے اپنے تقریر کے اختتام پر بچوں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے ایس ایس سی امتحان میں اول نمبر سے کامیاب ہونیوالے بچے کو اپنے مرحوم والد صاحب کے یاد میں ۱۰۱/- روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ دوسرے حاضرین جلسہ بھی جوش میں آگئے اور حسب ذیل انعامات کا اعلان کر دیا — ۱) ثاقب جنرل اسٹورس کی جانب سے ایس ایس سی ششماہی امتحان میں اول نمبر سے کامیاب ہونیوالے طالب علم کیلئے ۲۵۱/- روپئے ۲) جمال الدین قاضی صاحب کی طرف سے ایس ایس سی مارچ ۱۹۹۸ء میں اول نمبر پانیوالے کو ۲۵۱/- روپئے دوم نمبر کے لئے ۱۰۱ روپئے اور سوم نمبر پانے والے کو ۵۱/- روپئے ۳) امتیاز چاولس صاحب کی طرف سے بھی ایس ایس سی مارچ ۹۸ء میں اول نمبر پانے والے کو ۲۵۱/- روپئے دوم نمبر کے لئے ۱۰۱/- روپئے

اور سوم نمبر کے لئے ۱۵/- روپئے۔

آخر میں صدر جلسہ نے اپنے خطبۂ صدارت میں اعلان کیا کہ وہ یوم جمہوریہ کے موقع پر گرام پنچایت داھول کی طرف سے بہترین طلبہ و طالبات کو انعامات سے نوازینگے

سید بشیر علی صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

(مرسلہ: ریاض۔ ابن شیخ)

ڈاکٹر عبدالکلام کا اصل نام؟

وزارت دفاع کے سائنسی مشیر اور ملک کے ممتاز سائنسداں عبدالکلام کا اصل نام ایک معمہ بن گیا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اتنی اہم شخصیت کا نام ذرائع ابلاغ میں کئی تلفظ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہیں "اویل پاکیر جلال الدین عبدالکلام" ہوتا ہے تو کہیں پاکیر جین العابدین عبدالکلام، اور جب نام کے ابتدائی حصے کی گتھی سلجھتی ہوئی نظر نہیں آتی ہے اے پی جے عبدالکلام لکھ دیا جاتا ہے۔" حیدرآباد کے روزنامہ رہنمائے دکن کے ایک اداریہ میں اس گتھی کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اخبار مذکور اپنے اداریے میں عبدالکلام کا پورا نام ابوالفقیہ نفتش کرکن زین العابدین عبدالکلام لکھا ہے اور زور دیا ہے کہ صحیح نام یہی ہونا چاہیئے

واضع رہے کہ ڈاکٹر عبدالکلام کی رہائش حیدرآباد میں ہے جہاں وہ سنتوش نگر کے قریب ڈیفینس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ لیبارٹری میں سائنسدانوں کی ایک ٹیم کے سربراہ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔

انجمن اسلام کو انعام

میونسپل وارڈ اے اور بی میں سائنسی نمائش میں انجمن اسلام ہائی اسکول (اردو میڈیم) سی ایس ٹی نے دوسرا نمبر حاصل کیا۔ اس مقابلے میں ۴۵ اسکولوں نے حصہ لیا تھا۔ اس نمائش کی تیاری میں پرنسپل محمد علی اور سائنس ٹیچر اصغر علی نے اہم رول ادا کیا۔

اس طرح انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ نے ایچ وارڈ سطح پر سائنسی نمائش مقابلے میں اول پوزیشن حاصل کی۔ پرنسپل محترمہ سلمیٰ لوکھنڈ والا کی سربراہی میں معلمات اور طالبات نے شاندار کارکردگی دکھائی۔ اس موقع پر سائنس کوئیز، مضمون نویسی، تقریری مقابلہ، التعلیم بالغان پر کٹھ پتلی آئیٹم اور دیگر پروگرام میں حصہ لیا۔ ٭٭٭

ملت ہائی اسکول، مہرون جلگاؤں

جلگاؤں: جلگاؤں شہر کے مختلف تعلیمی و قومی اداروں کا معائنہ کرنے کے سلسلے میں ۲۸ نومبر ۹۷ء کو شہر بمبئی سے محسن ملت معزز مہمانان جناب عبدالغنی اطلس والا اور جناب عبدالرزاق کالسیکر صاحبان تشریف لائے۔ آپ حضرات نے ملت ہائی اسکول، مہرون کا بہت باریکی کے ساتھ معائنہ کیا۔ اور اپنے قیمتی مشوروں سے نہ صرف نوازا بلکہ ادارے کی ہمت افزائی بھی کی۔

نیز ملت ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی جلگاؤں کے تحت چلنے والے جامعۃ المومنات کا بھی آپ نے دورہ کیا اور ناظم جامعہ سے تبادلۂ خیال کیا۔ ٭٭٭

راجیواڑی میں شاندار مشاعرہ

خوش طبع اور خوش فکر شاعر ابو شاہد کے ہاں شادی کے پُرمسرت موقع پر ۲ر دسمبر کو ایک شاندار مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ مشاعرے کے آغاز سے قبل ایک نوعمر طالب العلم شہزادہ رضوان نے امیر قزلباش کی غزل پڑھ کر سامعین کو

مسعور کر دیا۔ بعد ازاں صدر مشاعرہ الحاج ڈاکٹر ریاض تابانی نے اپنی فکر انگیز تقریر میں ادب کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ نوشاد مونس اعظمی، نظام الدین سعد، ابو شاہد، وفا راجیواڑی، کامل وہوری، تسنیم انصاری، اور بزرگ شاعر شاغل صاحب نے غزلوں اور نظموں سے سامعین کے ادبی ذوق و شوق کی تسکین فرمائی۔

تسنیم انصاری کی نظامت میں مشاعرہ پوری کامیابی کے ساتھ رات دو بجے تک جاری رہا۔ مشاعرے کے اختتام پر سامعین کے بے حد اصرار پر قوال عمر نظامی صاحب نے اپنے انتخاب میں سے ایک خوبصورت غزل سنائی جسے کافی سراہا گیا۔

پرائم گروپ آف کمپنیز کی شاندار پیش کش

ممبرا کوسہ میں پرائم گروپ آف کمپنیز نے وفا پارک تعمیری شعبہ میں ممبرا کوسہ کو ایک نئی شکل دی اور اس شعبہ میں وفا پارک جیسے عظیم الشان پروجکٹ کی تعمیر

نقش کوکن

کر کے کوسہ میں نئے باب کا اضافہ کیا۔ ۴ دسمبر کو پرائم گروپ آف کمپنیز کے زیر اہتمام پہاڑ کے دامن میں وفا گارڈنس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس تقریب کیلئے وسیع و عریض شامیانے میں مختلف مکاتب فکر کی اہم شخصیتوں نے شرکت کی۔ پرائم گروپ آف کمپنیز کے اس نئے پروجکٹ کا سنگ بنیاد بزرگ شخصیت غلام نبی پیرزادہ صاحب کے ہاتھوں ہوا۔ اس موقع پر کوکن مرکنٹائل بنک کے سابق چیئرمین اور موجودہ ڈائرکٹر علی ایم شمسی کے علاوہ کارپوریٹر یوسف ابراہانی، مدیر نقش کوکن فقیر محمد مستری، بمبئی مرکنٹائل بنک یونین کے صدر نثار شیخ سکریٹری سعید ٹھاکور، تھانے کے کارپوریٹر ایڈوکیٹ رشید خان اور کوکن بنک کے دیگر ڈائرکٹرس وعہدیدار شریک تھے۔ پرائم گروپ کے مینیجنگ ڈائرکٹر امتیاز پیرزادہ ڈائرکٹرس یونس کھوت، راشد خان، سلطان مالدار اور مشتاق کھوت نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔ وفا گارڈنس کی سنگ بنیاد سے قبل جناب غلام احمد پیرزادہ صاحب نے دعا فرمائی۔

مجوزہ زیر تعمیر وفا گارڈنس متوسط طبقہ کیلئے دلچسپی کا باعث بنا ہوا ہے۔ ایک ہزار فلیٹس پر مشتمل پہلے مرحلے میں ۲۷۰ فلیٹس ایک سال میں مکمل کئے جائیں گے۔ ہر فلیٹس ۲۳۰ سے ۶۹۰ مربع فٹ پر مشتمل ہوگا۔

پرائم کے ڈائرکٹروں نے بتایا کہ اس پروجکٹ میں رہائش کی سہولتوں کے علاوہ عمدہ اور پائیدار کام ہوگا۔ جو ممبرا اور کوسہ کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کرے گا۔ وفا گارڈنس میں عالیشان مسجد کے علاوہ اسپتال بھی ہوگا۔ علاوہ ازیں تھوڑے فاصلے پر کالج کی تعمیر کا بھی منصوبہ ہے۔ اس طرح مزاج کو بدلنے کیلئے کام کی ترتیب کو بدلنے کے مصداق پر پرائم گروپ آف کمپنیز اچھے معاشرے کی تشکیل کیلئے تعمیری شعبہ میں پاکیزہ ماحول کی تشکیل کے لئے کوشاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر پروجکٹ میں صاف اور خوبصورت ماحول کی فضا قائم رکھنے کو ترجیح دیتی ہیں۔

انتقالِ پُر ملال

ابراہیم بلیف کا انتقال

ناگپاڑہ (ممبئی) حلقہ کے سرگرم سماجی کارکن اور مسلم لیگ کے اہم ستون محمد ابراہیم بلیف کا یکم دسمبر ۹۷ء کو انتقال ہو گیا وہ طویل عرصہ سے علیل تھے۔

رفیق کونچالی کا انتقال

جماعت المسلمین پانگولی تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے جواں سال رکن جناب محمد رفیق کونچالی کا ۱۹ نومبر ۹۷ء کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

(مرسلہ: شکیل شاہجہاں)

ابوبکر محمد راجانی کا انتقال

کچھی میمن جماعت ممبئی کے خازن جناب ابوبکر محمد راجانی ۳ دسمبر ۹۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ مرحوم کئی سماجی اداروں سے منسلک رہے۔

بھیونڈی کے ایڈوکیٹ ابرار احمد سڑک حادثہ میں ہلاک:

۳۰ نومبر ۹۷ء کو بھیونڈی کے نوجوان ایڈوکیٹ ابرار انصاری سمیت دو افراد ایک سڑک حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔

مرحوم کے نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں ڈاکٹر، انجینئر، وکلاء اور اہالیانِ شہر نے شرکت کی اور کوٹر گیٹ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ کم عمری کے باوجود وہ نہ صرف ایک کامیاب وکیل تھے بلکہ سماجی و فلاحی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ مرحوم روٹری کلب آف بھیونڈی نارتھ بورڈ آف ڈائرکٹرس کے رکن اور موجودہ سکریٹری بھی تھے۔

نیاز احمد ولو کو صدمہ

اٹاپ ہل وڈالا، ممبئی حلقہ کے فعال میونسپل کارپوریٹر جناب نیاز احمد ولو کی اہلیہ کا ۲۶ نومبر ۹۷ء کو چند ماہ کی علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

قمر للکار کا انتقال:

ہرنئی، تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے جناب قمر الدین قاسم بھالدار جو قمر للکار کی عرفیت سے اپنے وقت میں کوکن کے معروف گلوکار شمار کیے جاتے تھے، طویل علالت کے بعد ۲۲ نومبر ۹۷ء کو رحلت کر گئے۔

(مرسلہ: عبدالغنی عثمان پادکر)

قادر پاؤسکر کا انتقال

نقش کوکن کے پرانے ہمدرد جناب عبدالقادر پاؤسکر متوطن گھاٹیولا کا ۲ دسمبر ۹۷ء کو ممبئی میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم بہت دنوں سے علیل تھے۔ نقش کوکن کے ابتدائی دور میں انہوں نے اپنے ادارہ کے اے ویلڈنگ اینڈ ریپیئرنگ ورکس کے ذریعہ نقش کوکن کی کئی سالوں تک سرپرستی کی تھی۔

خلیل شیخ نہیں رہے۔

اسسٹنٹ کمشنر آف پولس (ریٹائرڈ) متوطن کھیڈ، رتناگری، جناب خلیل عمر شیخ کا یکم دسمبر ۹۷ء کو ناگہانی طور پر انتقال ہو گیا۔ مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ اور انجمن اسلام ممبئی کے فعال رکن تھے۔

مینا قاضی کو صدمہ: معروف شاعرہ محترمہ مینا قاضی اور صابرہ سرولکر کی بہن فاطمہ کا ۲ دسمبر ۹۷ء کو انتقال ہو گیا۔

خلیق احمد نظامی کا انتقال :

اردو کے مشہور مورخ اور علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ کے سابق صدر ڈاکٹر خلیق احمد نظامی علی گڈھ میں انتقال کر گئے۔

۸۰ سالہ ڈاکٹر خلیق احمد نظامی شام میں ہندوستان کے سفیر اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کچھ مدت کے لئے وائس چانسلر بھی رہ چکے ہیں، ان کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں جس میں "تاریخ مشائخ چشت" ایک اہمیت کی حامل ہے۔ انہیں آنجہانی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے غالب ایوارڈ سے بھی سرفراز کیا تھا اور وہ اردو سے متعلق گجرال کمیٹی کے بھی رکن تھے۔ ہندوستان کے ممتاز مورخ کی حیثیت سے مرحوم نے عہد وسطیٰ کی تاریخ پر بڑا ہی کام نہیں کیا بلکہ صوفی ازم اور سر سید بھی ان کے خاص موضوع تھے۔۔

احمد شاہ کا انتقال :

سپرنٹنڈنٹ آف کسٹمز (ریٹائرڈ) جناب احمد داؤد شاہ متوطن واڈا ضلع سندھودرگ کا ۹ دسمبر ۹۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے کوسہ ممبرا میں انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۶۵ سال کی تھی۔۔۔

نقشہ زاکو

شیخ سر کو صدمہ :

ساونری مادھیانگ

مندرا امبیت کے ٹیچر شیخ جمال شیخ چاند کی آٹھ سالہ بچی غلط دوا کے استعمال کے سبب ۱۱ دسمبر ۹۷ء کو انتقال کر گئی۔۔

ایک دن میں دو موتیں :

امبیت کے اخلاق ڈاورے کی والدہ کا ۱۹ نومبر ۹۷ء کو انتقال ہوا اسی دن لیاقت جھٹام کے برادر نسبتی رفیق کوسچالی ساکن پانگلولی بھی رحلت فرما گئے۔۔ (مرسلہ: ع۔ر۔ن)

امدا کھوت کا انتقال :

مہاپرل اگاؤں کی مقبول و بزرگ ہستی جناب احمد اسماعیل مقدم جو کسی زمانے میں ننگڑی گاؤں کے کھوت تھے اور عام طور پر امدا کھوت کے نام سے معروف تھے۔ ۲۹ نومبر ۹۷ء کو ۸۷ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔۔

داؤد جیلوان کا انتقال :

لینی وادے کے داؤد جیلوان جو چند ماہ پیشتر ہی وطن لوٹے تھے ۷ نومبر ۹۷ء کو بعارضہ بلڈ کینسر رحلت فرما گئے۔۔

مولانا نقشبندی کا انتقال :

(برار) بالاپور میں ۱ دسمبر ۹۷ء کو محسن اردو قبلہ حضرت سید مولانا الحاج ھادی نقشبندی حسنی الحسینی سرکار کا وصال ہو گیا۔ موصوف علی گڑھ یونیورسٹی کے کورٹ ممبر رہ چکے ہیں۔ موصوف نے انگریزی سہ ماہی رسالہ AWAKENING اور اخبار "بیداری" شائع فرماتے تھے۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق کے دست راست رہے۔ برار میں اردو زبان کی حفاظت کی۔ آپ آل انڈیا مسلم یونیورسٹی کاؤنسل کے نائب صدر رہے۔۔

ابوبکر نائیک کو صدمہ

مجگاؤں ڈاک کے اسسٹنٹ منیجر جناب ابوبکر عمر نائیک متوطن لانجہ کی والدہ رابعہ بی کا ۲۷ نومبر ۹۷ء کو بعمر ۷۵ سال طویل علالت کے بعد ممبئی میں انتقال ہو گیا۔۔

(شریک غم: مبین حاجی)

جاوید دردے کو صدمہ

نقش کوکن کے قلمکار اور دیرینہ ہمدرد جناب جاوید دردے کے پدر بزرگوار کیپٹن ابراہیم عبدالرزاق دردے کا ۶ دسمبر ۹۷ء کو بعمر ۸۲ سال ان کے وطن بانکوٹ میں انتقال ہو گیا۔۔

چھاپڑا خاندان کو صدمہ :

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست چھاپڑا المبر کے مالک جناب محمود چھاپڑا

— بقیہ انتقال —

مرحوم اور ہاشم چھاپڑا کے بھائی یعقوب چھاپڑا کا ۱۵ دسمبر ۹۷ء کو عارضۂ قلب میں انتقال ہو گیا۔

کیپٹن قمر شیخ کا انتقال

ممبئی پورٹ ٹرسٹ (ڈریجنگ) کے ریٹائرڈ کپتان جناب قمر الدین محمد شیخ متوطن ہرنئی ضلع رتناگری کا ۱۶ دسمبر ۹۷ء کو انتقال ہو گیا۔

شہاب بانکوٹی کو صدمہ

شودھن پبلیکیشن ٹرسٹ ممبئی کے چیئرمین (جس کے زیر اہتمام نقشۂ کوکن

مراٹھی ہفت روزہ "شودھن" شائع ہوتا ہے) کی اہلیہ محترمہ ۲۱ دسمبر ۹۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے رحلت فرما گئیں ۔۔۔

عارف شرف (کمالی) کو صدمہ

مشہور شاعر شرف کمالی کے فرزند عارف (جن کا کوہاپور میں ریڈیٹر کا کاروبار ہے) کی خوشدامن صدیقہ محمد یوسف مولوی کا ۲۹ دسمبر ۹۷ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے ملاڈ (ممبئی) میں انتقال ہو گیا۔

سعد اللہ لشکری کا انتقال

۱۵ دسمبر ۹۷ء کو جنوبی افریقہ میں جناب سعد اللہ محمد اسحٰق لشکری کا انتقال ہو گیا ۔۔۔ (مرسلہ: نوگل بھارتی)

علی لوکھنڈے کو صدمہ

دڑولی تعلقہ مان گاؤں ضلع رائے گڈھ کے جناب علی عبدالغنی لوکھنڈے کی بہو فاطمہ عباس لوکھنڈے عالم شباب میں رحلت کر گئیں ۔۔۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین مومنین و مومنات کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین ۔۔۔

آخری صفحہ

اور اب اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ملک کو ایک خطرناک زون میں لیجانے کی بساط بچھائی
مگر بھلا ہو گجرال حکومت کا جس نے کانگریس کی اس سازش کو سمجھا۔
راجیو گاندھی کے قتل کے الزام میں کانگریس ڈی ایم کے کو مجرم قرار دیکر اسکا بائیکاٹ کرنا چاہتی تھی،
جبکہ اسی کمیشن سے انکشافات یہ سامنے آئے کہ ایل ٹی ٹی ای کو بڑھاوا دینے میں کانگریسی حکومت کا ہاتھ تھا۔
اس کے باوجود کانگریس کی یہ ضد کہ ڈی ایم کے کو ہٹاؤ اور اس پر دیش دروہی کا لیبل لگاؤ،
ایک انتہائی خطرناک کھیل تھا۔
کانگریس غالباً بھول گئی کہ آج ایل ٹی ٹی ای سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم ہے
اور شاید یہ حقیقت ہمارے حلق سے نہ اترے،
کہ ۱۹۷۱ء میں ایک فیصلہ کن جنگ میں پاکستان کو شکست فاش دیکر ایک نیا ملک دنیا کے نقشے پر دینے والی
ہماری طاقتور ترین فوج کو سری لنکا میں ایل ٹی ٹی ای کے ہاتھوں بڑی ذلت و ہزیمت اٹھانی پڑی۔
ایل ٹی ٹی ای کے خودکشی دستوں کے ہاتھے ہمارے ہزاروں سپاہی موت کے گھاٹ اتارے گئے
اور بس کسی طرح سے ہماری فوج کو منہ چھپا کر واپس آنا پڑا
اور آج مشین گن کی سیکوریٹی میں بیٹھے ہمارے کانگریسی نیتا
تامل ٹائیگروں کو چیلنج کر رہے ہیں۔
یہ تو اچھا ہوا کہ گجرال حکومت نے اس سازش کو سمجھ لیا
ورنہ ہندی اور منوسمرتی کے بوجھ تلے دبی خود کو محکوم سمجھنے والی تامل قوم کو
قابو میں لانا، ہندوستانی فوج کے بس کی بھی بات نہیں تھی۔
ڈی ایم کے پر دیش دروہی کا لیبل لگا کر اگر سرکار سے الگ کیا جاتا،
تو سری لنکا ہی کی طرح یہاں تامل ایلم کی تحریک زور پکڑتی
اور یہاں ایک الگ تمل اسٹیٹ یا تاملناڈو کو ملک سے الگ کرنے کا مطالبہ زور پکڑتا۔
اور اچھے خاصے پڑھے لکھے تمل نوجوانوں کے گلے میں بھی سائنائیڈ کی گولیاں لٹکتی نظر آتی۔
اور کبھی ختم نہ ہونے والی ایک تباہ کن اور دہشت ناک تحریک شروع ہو جاتی۔
افسوس یہ ہے کہ کانگریس کو یہ سب کچھ معلوم تھا اس کے باوجود
وہ اپنے سیاسی مفاد کے لئے ایکبار پھر ملک کو آگ میں جھونکنے تیار ہوئی

دراصل آج صرف کانگریس ہی نہیں بلکہ ہر پارٹی ملک کی بقا پر اپنے مفادات کو ترجیح دے رہی ہے،
اس لئے پتہ نہیں ہمارے سیاستدانوں کا اگلا جال اور اگلی چال کیسی ہوگی!

مبارک کاپڑی

Letters to Dr Abdul-Karim Naik

Dear Doctor Saheb,

Asslaam Alaikum

Having served as the honorary representative for the Naqshe Kokan in East Africa since 1979, I feel that it is high time that I handed over the "reign" to someone who can carry on the flag for many more years to come

I strongly recomend Mr Ashfaq Sheikh as my successor An educated young man Ashfaq has got the makings of an effcient and reliable representative Enclosed is a letter of acceptance from him Ashfaq has easy access to fax facilities and I am sure future communications will be a lot easier and faster

With kindest regards,

Sheikh Ismail

Dear Sir,

Assalaam Alaikum

After considerable discussion with Mr Sheikh Ismail I would Like to inform you that I would be Honoured to take over as the Honorary representative for the Naqshe Kokan in Kenya, subject of course to your approval I belive you need to know something about me in order to make your decision

I am 30 years old and I hold a Bachelor of Science degree from Egerton University here in Kenya In 1993 I travelled to Perth, Australia where I attained a Masters in Business Administration from Curtin University I returned To Kenya at the end of 1994 and have been here since

I have been reading your magazine since you incorporated articles in English Unfortunately my Urdu reading and writing skills are well below par and I cannot possibly send you articles in that medium However, I am willing to be your Kenyan correspondent and I will do my utmost to send you regular updates of community events that take place in Kenya

Should you require any more information about me please do contact me and I will be pleased to oblige With kindest regards

Ashfaq Sheikh

ANSWER The Editorial Board is pleased to welcome you Mr Ashfaq Sheikh as the Honorary representative for Naqshe Kokan in Kenya

EDITOR

KOKAN EDUCATIONAL CONTEST

The All Kokan Educational Contests of Dist Thane organised by Naqshe Kokan Talent Forum was held at Mustafa Fakhi High School, Turbhe, Vashi on Saturday 29 November 1997

WEDDINGS

1 Married in Cape Town South Africa, Tajudin S/o Dr Hamid Parkar of Nairobi, Kenya to Nurjehaan D/o Dr Ebrahim Roomaney of Cape Town on 7th December 1997

2 Married in Dar-es-salaam, Tanzania, Sameer S/o Mr AbuTalib I Khambiye of Nairobi, Kenya to Arifa D/o Mr Yusuf S Gothey of Dar-es-salaam on the 13th December 1997

3 Married in Dar-es-salaam, Tanzania, Nadeem S/o Mr AbuTalib I Khambiya of Nairobi Kenya to Nazima D/o Mr Abdulla S Gothey of Dar-es-salaam on 13th December 1997

Reported by ASHFAQ SHEIKH

Dr Huma D/o Mohammed Yakub Bakerywala married to Dr Ismal S/o Abdul Kader Nayani on Sunday the 16th December 1997 at St Andrews Ground, Bandra, Mumbai - 400 050

Shaheen D/o Sanaullah A R Gharatkar married to Ali S/o Abdullah Ali Gharatkar on Sunday the 6th December 1997 at "Villa Zahra" Bhogeshwar Mandir Road, Murud Janjira, Dist Raigadh, Maharashtra

TREASURE HUNT AND OPEN DAY.

Kokni Muslim Club held its annual Treasure Hunt on the 23rd of November 1997 in Nairobi This event was combined with an Open day for members with various games organised for both adults and childern in the afternoon and all present had a very entertaining time

Unlike previous events of this kind the Club ventured out of the community circle and invited non-members to participate in the Hunt The difference was clearly reflected in the number of participants a total number of forty nine as compaired to the average of twenty when this event has been confined only to club members

The results of the hunt were as follows

1st Mr Palas Chada/ A N Other

2nd Mr Shakeel Parkar / Dr Ahmed Parkar

3rd Dr Murtaza Essajee / Mrs Mira Essajee

On the whole, this evevt was very well organised and it was a wonderful day out for all the members The marked absence of the El-Nino on this day was a huge blessing during this rainy season

THE WORLD CONFERENCE OF RELIGION FOR PEACE

The World Conference of Religion for Peace, The Anjuman-i-Islam V T, The Rehmani Foundation, Mazagaon and The United Religions Initiative celebrate the 50th Year of India's Independence on Thursday 18th Dec 1997 at 6 15 pm at Akbar Peerbhoy Hall, Anjuman-i-Islam, Opp C S T Rly Stn, Mumbai - 400 001 Dr Ishaq Jymkhanawala former Minister of Maharashtra and President of Anjuman-i-Islam preside over the function

SHAHIN BUKHARI IS NEW BMC CITY BRANCH MANAGER

Mr Sayed Shahin Zahiruddin Bukhari has taken over as the new manager of the city branch of the Bombay Mercantile Co-operative Bank, according to a Press release issued by the bank director, Mr Zulfeqar Husain

According to the release Mr Bukhari, 38 joined the Bank in 1978 and has been serving in its various branches He got his First assignment as Branch Manager at Byculla Branch and during his tenure the Branch progressed leaps and bounds and has shown extraordinary growth of more than 100 percent in a short span of 11 months

In view of his success Mr Bukhari was assigned a prestigious branch at Kurla, Mumbai, where he performed well and made the branch one of the bank by financing weaker section and small entrepreneurs, Mr Zulfequar Husain said

Mr Bukhari a commerce graduate with skills of identifying and financing small industries artisan traders has brought a social and commercial revolution among people of Kurla, he said adding "Mr Bukhari has been assigned similar objective for Aurangabad main branch of the bank "

DIALOGUE BETWEEN ISLAM AND EUROPE.

Noted western political scientist Samuel Huntington has advised Europe to study Islam which he said is alone capable of changing the world's direction to the correct path Prof Hurtington who teaches at Harvard University and who short in to the lime light for his artical "clash of civilizations in the American journal Foreign review said no people in the world have shown resilience as displayed by the Muslim Ummah which he said has lifted itself from the depths of dispair and now stands on its own feet He was speaking in Frankfurt based Alfred Herr Hausen Institute for International Dialogue between Cultures and Religions of the world

The three day confrence was attended by European thinkers but the confrence excluded the Muslim delegates The subject was the struggle of cultures to keep its vital presence perminently alive Prof Hurtington claimed that Europe that still felt remorse and guilt because of the Nazi crimes would relive the feeling of shame and guilt again because of the way it treats Muslims especially the Muslim minorities in southen Europe which constitute, in his view an Islamic archipelago that should not be ignored He also stated that the fear of Islam in the West had a historic background compounded by psychological complex He advised Europe to study Islam whose contributions in the past had helped the west to develope economically and to engage in a serious dialogue with the Muslims He pointed out that Jewish fundamentalism lacked forgiveness and moral strength of Islamic fundamentalism He also warned against the dangers that could result from allowing the problems of the Balkans and Chechens to linger without acheving fair peace he added that if the Jews today knew that under Islamic rule they had security, prosperity for themselves and their properties they would have refrained from opressing the Palestinians

14TH ANNUAL NAAT KHAWANI

The Bazm -e- Millat Mohalla Bazar Dist Raigard held the 14th annual Naat Khawani and Elucation competition on Prophet Mohammed on the 25th of December 1997 at Anjuman Islam Agdi High School Murud

10TH DR. YUSUF LECTURE

The Anjuman -I- Islam, Mumbai held the 10th Dr Yusuf Najmuddin Memorial lecture on the 'Role of muslims in scientific development' on Wednesday on the 24th December 1997 At Anjuman Complex C S T, D N road Mumbai 400 001

THE KOKNI MUSLIM WELFARE AND YOUTH ORGANIZATION U.K.

K M W Y O organization celebrated the 25th Anniversary of Festival of Arts and Sports and the 50th Anniversary of Indian Independence on Sunday the 17th August 1997 Councillor Mark Cummins the Mayor of Brent and Mrs Cummins, Mr K M Singh the Minister of Co-ordination from Indian High Commission and Mrs Singh and Mr George Brenham the chief Executive of Brent were guests of honour Many other dignitaries were also present Community and youth from Birmingham, Blackburn, High Wycombe, Leicester, Luton and Walthamstow joined their London relatives and friends by taking part in the activities and celebrating their get together

Paintings by famous Kokni artist Mr Ishaque Shaikh and other young artists, decorative glass paintings by Mrs Nazish Choglay and fasion design garments by Kokni women (Miss Rizwana Sayed, Mrs Hasina Bharde and Mrs Hasna Shakoor Hawa) were some of the exhibits displayed to demostrate their skills The Football trophy was won by Blackburn team called "Toofan" The trophy was named after the deceased general secretary Mr Hidayat Kazi and was presented by his son Mr Shahnawaz Kazi The K M W Y O Welfare and Women's sub-committe also organises programs like seminars on health care, fasion shows, coach trips for elders and childern, arts and crafts competion, musical programs Eid celebration programs etc Sports activities are looked after by our Cultural and Sports sub committee and education (Arabic Islamic, Urdu language), information and advice is handled by Education sub-committee The New issue of Kokni Awaaz will appear in the new year

Reporter
S Jaffer (Hamdulay),
President K M W Y O

NEW MOSQUE FOR MOSCOW

The city of Moscow received a new grand Mosque as a part ofthe 850 th anniversary of the city's birth in the presence of a large number of the city's Muslims and foreign dignitaries The Mufti of Moscow Sheikh Rawil Ain al Rahman delivered the opening address and said Muslims played a great part in making Russia a democratic country President Boris Yeltsin sent a message of greetings The mayor of Moscow Yuri Lushkof promised the Muslims that another Mosque would be built in North Western Moscow within the next two months President of Kazakhstan, Nur Sultan Nazarbayev recalled that nearly five lakh Muslims died in the Russo-German war (1941-45)

ZAKATH FUNDS USED TO BUILD HOSPITAL

The Zakat house in Leebanon here has built Tripoli Al-Hanan Relief Hospitial out of Zakat funds to provide complete medical care to the people of the area it can accommodate 60 patients and requires another 660,000 US dollars to compleate This is in contrast to the Indian situation where Zakat funds are not allowed to be used for construction of schools and hospitals by the Hanafi Ulema

ROME SWEDEN OPEN ISLAMIC SCHOOLS

A new Islamic school was opened in the newly built Islamic Centre at Rome here by the Saudi Deputy Prime Minister Sultan bin Abdul Aziz to impart Islamic teachings to children of Islamic communities in Italy A new Islamic school was also opened in the city of Orboro in North central Sweden on September 22 by the Somali Islamic Union Meanwhile the Swedish authorities closed an Islamic school for violating the Swedish educational guidence law in Malmo municipal area Another school is facing risk of closure due to strict municipal regulations

NAQSHE KOKAN TALENT FORUM

Naqshe Kokan Talent Forum held the finals of all Kokan educational contests, Felicitation and Prize distribution on Sunday 21st December 1997 at Dawood Fazalbhoy auditoriam,Khadak Dongri Mumbai 400 009

THE WAY TO SUCEED.

1) A single conversation across the table with a wise man is worth a month's study of books
2) Study as if you were to live for ever, Live as if you were to die tomorrow
3) To suceed in the world one should appear to be a fool but be wise
4) It is good idea to keep your worlds soft and sweet as you never know when you may have to eat them
5) The greater the difficulty the more glory in surmounting it
6) God gave us the nuts, but he will not crack them for us
7) Every door may be shut but death
8) You can go far with a lie, but you can't comeback

Wasim Sualeh

Naqshe Kokan welcomes suggestions, comments, articles and news from its esteemed readers.

MAKE HIM YOUR PROTECTOR AND FRIEND.

"Allaho Wahiyul lazina aamanoo yukh rijohum minaz zulumati ilan noor"

Qur'an 2 257

Translated it means that Allah Ta'Ala is the friend and Protector of those who believe He brings them out of darkness into light It is absolutely imperitive that each one of us not only understand the import of the above Ayat but assinulate it as a vital part of Imaan It must be always rememberd that Imaan is Allah SWT's best gift to us Imaan is the key to a happy meaningfull life on Earth and a bissfull life in the hereafter In the above Ayat Allah SWT is promising that if man only beleives in his oneness Allah SWT becomes his protecting friend for life And he brings us into the light (Noor),(Knoledge) from darkness (ignorence) In other words once we wnderstand that no one but Allah SWT is our Lord and Cherisher and he alone is our master Allah SWT from that moment becomes our protecting friend he takes us out of the darkness of disbelief and ignorance and brings us into the luminence of belief and knoledge and how easy he has made it for a beliver to get friendship of Allah SWT who is the best of friend And when he is our protector, Do we need any other protector ? And for such a tremendous bounty what a small price he is asking of us What greater proof of his being the most beneficient, Most merciful do we need ? How extra-ordinary is his mercy and his beneficience a sure undeniable proof of his love for us, for what is our significance our importance in Allah's cosmos- we are not only insignificant we are nothing in comparison to the Almighty yet he disdains not our smallness, on the contarary he desires our well-being so much so that he gives us the title of Ashraf-ul-Makhlooqat and then over and above this he offers his protection and friendship almost free Just imagine when we want to meet a person of some importance for example a officer of Govt how many times we phone him, request an audience for a couple of minutes and how he behaves just to see us for a couple of minutes we almost beg him to just listen to us for a minute or two, In contrast Allah SWT is allways there for us to speak and ask every convencible gift of this world and of the hereafter

THE ISLAMIC RESEARCH FOUNDATION(LADIES WING)

Ladies wing of the ladies for the ladies and by the ladies had celebrated lets welcome Ramadhan in the month of December '1997 focussing on the spirit and blesings of Ramadhan and its various aspects like Fasting, Zakaah, Itikaaf, Taraweeh etc

A lot of activities like Seminar, Traning programmes, Lectures, Quiz, Group discussions etc were organised in English as well as Urdu Contemporary Satanic challenges and Muslim youth was the topic highlighted in the panel discussion Issues like co-education TV, Movies etc were discussed

Also Elocution Competition, Quiz Competitions in english as well as urdu Qiraat Competition were held Islamic songs Taraanas and Islamic Skit were lively and served as a spiritual tonic

Doctors, Journalists college and school students also participated in the programmes Persons of all faiths/ beliefs are most welcome

ALL INDIA UNANI MEDICAL COLLEGE COMPETITION

The Anjuman-I-Islam Unani Medical College and Hospital Mumbai 400 008 Held the 1 All India Unani Medical Collegiate Competitions on the 23rd & 24th December 1997 at Dr Alma Latifi Hall M H S S Institute of Engg and Tech, 8 Shepherd Road, Byculla Mumbai 400 008

ANJUMAN-I-ISLAM ANNUAL PRIZE DISTRIBUTION

The Anjuman-i Islam Janjira High School and Junior College of Science, Murud-Janjira held a annual prize distribution function on Saturday 27th December '97 Master Tanveer M Maniyar who topped the S S C Exam This year in Maharashtra state was felicitated on this occasion
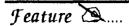
PRESS RELEASE

Dr Zakir Naik President of the Islamic Research Foundation delivered a lecture on "Salaah (The Muslim Prayer) - Programming Towards Righteousness", at the Patkar Hall on 7th December 1997

Addressing a large gathering of Muslims and Non-Muslims, Dr Naik explained that "Salaah", the Muslim prayer, commonly known as "Namaaz" in Urdu, is actually much more than a mere supplication to God Almighty It is a repeated affirmation of a Muslim's faith in the One True God and the message conveyed by his Last and Final Messenger, Prophet Muhammad It is a renewal of a sacred covenant with the Creator, as well as a plea for guidance towards the True Path Salaah offered with humility is an important form of expressing submission towards Allah Congregational Salaah fosters a sense of fraternity and social discipline in a group

Dr Naik explained that the various postures of the Salaah had medical benefits to almost all the vital organs of the body Salaah is thus beneficial to the body as well as the soul

The human mind is far more complex than the best computers, and programming the human mind towards righteous thinking is an essential pillar of Islam, opined Dr Zakir Naik Salaah performs this all-important function He stressed on the importance of understanding and concentrating on what one recites during Salaah This would enhance Salaah's spiritual benefits and help one to lead one's life in the true Islamic spirit he quoted the following verse from the Holy Qur'an, to stress on the spiritual benefits of Salaah "For verify prayer restrains you from shameful and unjust deeds" Holy Qur'an (Chapter 29, verse 45)

Humanity is the essence of Salaah, Inspite of offering Salaah regularly, if one is yet not programmed or conditioned towards righteous living, it is only due to that person offering Salaah without understanding the meaning of what he recites during Salaah and also due to his insufficient understanding of the spirit and essence of Salaah This may also happen due to lack of humility and attentiveness while offering Salaah Dr Zakir stated that the Holy Qur'an says "Successful indeed are the believers, those who pray with humility and attentiveness" (Holy Qur'an Chapter 23 verses 1 and 2)

After the lecture, Dr Zakir Naik replied to a large number of questions from the audience To a question on the entry of women in mosque, he quoted authentic hadith (sayings of Prophet Muhammad) which permit women to pray in mosques, but said that there should be separate concessions for shortening of the prayer during travel, and for praying even in a sitting for lying positions in case of illness He quoted from the Hadith to explain that the whole world could be treated as a mosque

Dr Zakir explained that it is a common misconception among non-Muslims that "Allah-o-Akbar" is some form of a Muslim war cry or that it is an expression of praise for Emperor Akbar Allah-o-Akbar actually means, "Allah is the Greatest"

Men and women of all ages attended the meeting The crowd, which gathered outside the auditorium after it was packed to a full capacity, was shown Dr Zakir Naik's programme live on a television screen, arranged outside the hall

ZAKATH

Zakah is one of the fundamental institutions in Islam In importance, it is placed next to prayer The commamdment of Zakah is often coupled with the commandment of Salah in the Holy Quraan There is unanimity that Zakah is one of the five pillars of Islam In the legal sense it means a right on wealth or specified part of wealth designated by Allah to be given to certain beneficiaries Linguistically, Zakah means growth it can also mean purification No wealth decreases because of Sadaqat, God increases the reward of Sadaqat Zakah purifies the human soul from the vice of avarice as well as sins Zakah is not a tax Zakah is essentially a spiritual obligation not incumbent on those who are not Muslim Islam associated belief in Allah Zakah must be defined as a spiritual material obligation on every Muslim in possession of a minimum amount of wealth or more for a period of one lunar year the Minimum Zakah payable on monetary wealth and on gold and silver is 2-1/2% Zakah becomes obligatory when the possessor is a free man, a Muslim, Of sound mind, An adult, In compleate ownership of his or her wealth, In possession of such wealth which is over and above the requirements to satisfy the essential needs of the possessor and of those legitimately upon him or her, Free from debt, In possession of a defined quantity of wealth for one comleate Hijra year

And render to the kindred their due rights as (also) to those in want and to the wayfarer But squander not (your wealth) in the manner of a spendthrift (Bani Israil V 26)

The Prophet (S A W)exhorted Fear God and be moderate in your pursuit of wealth, take only that which is allowed and leave that which is forbidden (Ibn Majah vol 2, p 725)

(Charity is) for those in need who, in Allah's cause are restricted (from travel)and cannot move about in the land seeking (for trade or work) (Surah Al-Baqarah V 273)

And seek what God Hath ordained for you, and eat and drink, until the white thread of dawn appear to distinct from its black thread (Al Baqarah V 187)

So establish regular Prayer give regular Charity and hold fast to Allah! He is your Protector- the best to protect and the Best to help (Surah Al-Hajj V 56)

RAMDHAAN THE MONTH OF SERVICING

Ramdhaan is a name of a month in the lunar calender in which Belivers are commanded to observe Saum ie fasting from dawn to dusk The English term fasting is not the exact translation of the arabic word 'Saum' Fasting merely means obstaining from oral intake But saum besides meaning obstaining from oral intake both solid and liquid it also means much more It includes obstaining from lieng, cheating, abusing, quarelling, backbiting, defaming, scorning, adultry, stealing, in fact all the evils He or She actualy undergoes through exercise of controlling oneself from all evils and vices and eventually purifies oneself and then leads a pious and discent life He or She gains enough Strength for self restraint This is the reason when Quran speaks about Prescription of Ramdhan Saum (Fasting)It says and I quote surah Baqarah chapter 2 verse 185 "O' ye who belive fasting is prescribed to you as it was prescribed to those before you That ye may (learn) Self restraint and you will agree that any who learns self restraint ie builds up Strong will power will always be succesful in his or her all ventures in life He or She will be a succesful being both in this world and in the life to come after death for eternity

There are enough refercences for fasting in the present Bible Saum- Fasting besides building up strong will power is also Beneficial Medically to those who fast Fasting for a limited period of time as we do from dawn to dusk makes the Gastro intestinal tract starved and when the saum is broken at dusk, which we call Iftari, the food gets digested with efficency and the absorption of the nutrients into the blood and then to every organ of the body is most efficient than compaired to that in normal days i e in the non-fasting days

by Dr S M Shuaib

ZAKATH

Have you paid Zakath ?

If Not, Why Not ?

It is your duty to pay Zakath to purify, develop and cause to grow your wealth and purify your souls According to Islamic Scholars payment of Zakath through a collection Agency in the only approved procedure Any other way of payment of Zakath, Moulana Abdul Kalam Azad says is not Zakath (Haqeeqat-E-Zakath)

CHILDREN CORNER

By Zahra Rasool 7, Std II
St Agnes H S Clare Road,
Mazagaon

By Zaidali Rasool 6, Std I,
St Peter High School, Mazagaon

MOTHER TERESA

اشاعت کا ۳۵واں سال

ماہنامہ **نقش کوکن** بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر: E 3006

جلد نمبر ۳۶ ..... شمارہ ۲۰۰ ..... ماہ فروری ۱۹۹۸ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: نقیر محمد مستری، عثمان شیخ

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم: چیرمن: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سند یلکر۔ اراکین: محمد علی مقدم۔ نقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔ اقبال کوارے۔ داؤد چوگلے۔ مبین حاجی

اعزازی نمائندے

محمد سعید علی	(یو ایس اے)	شیخ محمد بہاء الدین	[illegible]
ابراہیم بغدادی	(انگلینڈ)	دانگڑے برادران	(سعودی عربیہ)
سید حسن	(ساؤتھ افریقہ)	حسن عبدالکریم چوگلے	(دوحہ قطر)
نمر الدین قاضی	(پاکستان)	مختار مرولکر	(دارالسلام)
محمد کامل سیتولے	(بحرین)	ایم۔ ایس۔ پرکار	(آسٹریلیا)
محمد علی مقدم	(جدہ)	محمود حسن قاضی	(نئی ممبئی)
آئی۔ وائی سولکر عبدالمجید مجگاؤنکر	(رتناگری)	مسز سلطانہ کردمے	(ماہم)
مسز نیلم فضل ماسٹر	(رتناگری)	احمد علی قاضی	(اندھیری)
		تاج الدین سورٹیکر	(رتناگری)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پٹوی۔ ندیم صالح،

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ر اے توانگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن ممبئی نمبر ۱۰۰۰۱۰- ۴۰۰۔ فون: ۳۷۱۔۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۲۷۔۴۰۰

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم فروری ۱۹۹۸ء

کتابت: جاوید ندیم

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقر عید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون، قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ، رمضان میں مالپوہ، عید میں شیر خرما۔

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہر اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے

سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۳   ۳

فون: ۸۸۵۸۸/ ۸۸۴۲۲۳۴

پہلا صفحہ

۱۹۹۱ء میں جب راجیو گاندھی کا قتل ہوا اور کانگریس کی قیادت پر سوالیہ نشان لگ گیا
ہم نے انہی صفحات پر لکھا تھا کہ کانگریس کو اب صرف سونیا گاندھی ہی بچا سکتی ہیں
لہٰذا وہ کانگریس کی قیادت سنبھالیں تاکہ اس تنظیم میں ایک نئی روح پھونکی جا سکے،
سونیا گاندھی سیاست میں داخل نہیں ہوئیں
سیاست شریفوں کا پیشہ نہیں ہو سکتا' خصوصاً موجودہ سیاست،
مگر اس سے بچا بھی نہیں جا سکتا کیونکہ وہ زندگی کے ہر شعبے پر چھائی ہوئی ہے
سونیا نے سیاست کو دلدل سمجھ کر اس میں اترنے سے گریز کیا۔
ہم کانگریسیوں کی طرح جذباتی ہو کر سونیا کو "سونیا اماں" بنانے کی غرض سے ان کے سیاست میں شمولیت کے
خواہش مند نہیں تھے بلکہ اس لئے کہ نہرو گاندھی خاندان کو ووٹ ملتے رہے ہیں
انکی مدد سے سونیا اگر حکومت بنالیتیں تو ملک کا سیاسی منظر کچھ اور ہوتا
کیونکہ سونیا گاندھی کے سیاست میں نہ آنے پر نرسمہا راؤ جیسے آر ایس ایس وادی
شخص کو راج کرنے اور ملک کے سیکولرازم کا پورا ڈھانچہ تہس نہس کرنے کا موقع ملا
کیونکہ ۶ دسمبر کو ایک بابری مسجد منہدم نہیں ہوئی ملک کے سیکولرازم کی پوری عمارت زمین بوس ہوئی
ملک کے دو بڑے فرقوں میں ناقابلِ تلافی خلیج بڑھتی گئی،
گاؤں تو گاؤں، ملک کے شہر بھی "اپنا علاقہ" اور "ان کا علاقہ" میں بٹ گئے۔

اور آج جبکہ سونیا گاندھی نے سیاست میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا ہے
بی جے پی کو ایک بار پھر اقتدار کا نوالہ منہ تک آتے آتے رہتا دکھائی دے رہا ہے
اور بی جے پی کی حمایت میں جو یک طرفہ ہوا چل رہی تھی، اس کا رخ مڑ رہا ہے
اور بی جے پی کی میٹھی بولی والی ٹولی یعنی ایڈوانی، سشما سوراج و پرمود مہاجن ہر روز نئی بولی بولنے لگے
آزادی کے بعد سے کانگریس میں مخلص لیڈر کم اور کرپٹ نیتا و بدمعاشوں کی اکثریت رہی ہے
انہی لوگوں نے راجیو گاندھی جیسے مخلص انسان کو سیاست داں بنا دیا،
اور پارٹی فنڈ کے نام پر بوفورس کی دلالی کرنے کی صلاح دی،
سونیا گاندھی کو چاہیئے کہ اپنے آنجہانی شوہر کی غلطیوں سے سبق سیکھیں
اور اپنے اطراف چنڈال چوکڑی جمع نہ کریں،
اس لئے کہ یہ بات الگ بھگ طے ہے کہ موجودہ الیکشن میں بھلے ہی کانگریس کو مکمل اکثریت نہ ملے،
سونیا گاندھی چونکہ کانگریسی سیاستداں نہیں ہیں اسلئے اگلے الیکشن میں انہیں بھاری اکثریت ضرور ملیگی،

عید الفطر شادمانیوں اور خوشیوں کا دن

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ختم ہو گیا۔ اسلام کے متوالوں نے خوب جی بھر کر مزہ لیا۔ آج عید کا دن ہے۔ آج کے دن ہم لوگ جتنی بھی خوشیاں منائیں کم ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس سرزمین پر جو لوگ بھی آئے اس نے سال میں ایسے دن ضرور مقرر کر لیا جس میں وہ اپنی خوشی کا اظہار بھرپور کر سکے۔ اس میں کسی قوم قبیلہ یا کنبہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی مثال نہیں اس نے بھی اپنے ماننے والوں کیلئے دو دن مقرر کر دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے تمہارے لئے دو دن مقرر فرمائے ہیں تم اس میں خوشی دل کھول کر مناؤ۔ ایک عید الفطر اور دوسرے عید الاضحیٰ (داؤد شریف)

عید کے مبارک دن تاجدار بطحا سرور کونین فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر قوم کے لئے بلاشبہ خوشی کا دن ہے اور آج ہماری عید ہے۔ عید یا تہوار کیسے منایا جائے اس میں ہم پوری دنیا سے الگ ہیں۔ دوسری قومیں عید کے دن وہ طوفان بدتمیزی برپا کرتی ہے کہ اللہ کی پناہ۔ عیسائی کرسمس کے دن لہو و لعب میں مشغول رہتے ہیں۔

مسلمانوں کی عید میں نہ لہو و لعب ہے نہ کھیل تماشہ ہے۔ نہ کسی طرح کا کوئی ہنگامہ ہے بلکہ مسلمانوں کی عید میں اللہ رب العزت کی عبادت اس کا ذکر خیر اور تسبیح و تہلیل ہے۔ اور عمدہ سے عمدہ ملبوسات گلے ملتے، مصافحہ، معانقہ اور ایکدوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو اس وقت انصار یعنی مدینہ منورہ میں تہوار منانے کا بہت ہی زیادہ رواج تھا ان تہواروں میں خاص کر "مہرجان" اور "نوروز" قابل ذکر تھا۔ ان تہواروں میں مدینہ منورہ کے مسلمان کھیل کود کیا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو دن جو تم لوگ کھیل کود اور تماشا کیا کرتے ہو اس کی حقیقت کیا ہے؟ مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے جواب دیا ہم لوگ جاہلیت میں اس دن کھیل کود کیا کرتے تھے آج بھی وہی کر رہے ہیں۔ یہ بات سن کر سرکار عالم نے فرمایا اللہ رب العزت نے تمہارے لئے بہتر خوشی منانے کے لئے دو دن مقرر کیا ہے ان میں ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عید کے دن صبح ہی اللہ رب العزت کے فرشتے گلیوں اور کوچوں کے ایک سرے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور امت محمدیہ کو اس طرح خطاب فرماتے ہیں۔ اے امت محمدیہ اپنے اس پروردگار کی طرف چلو جو تھوڑی عبادت قبول کر لیتا ہے اور زیادہ اجر و ثواب دیتا ہے اور بڑے سے بڑے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے اے فرشتوں کے گروہ اس مزدور کی مزدوری کیا ہے جو اپنا کام پورا کر لیتا ہے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں اسکا بدلہ یہ ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دیجائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتوں کے گروہ! میں نے اپنے بندوں کو رضامندی اور مغفرت سے نواز دیئے۔

نقش کوکن

اس طرح عید مناؤ

محمود الحسن ماہر

آج دل دل سے ملاؤ تو مزہ آجائے
باہمی ربط بڑھاؤ تو مزہ آجائے
ہر عداوت کو مٹاؤ تو مزہ آجائے
متحد ہو کے دکھاؤ تو مزہ آجائے
اس طرح عید مناؤ تو مزہ آجائے

صرف اک روز منانے کا یہ تہوار نہیں
کوئی دستور زمانے کا یہ تہوار نہیں
شان امارت کی دکھانے کا یہ تہوار نہیں
رسم کی طرح نبھانے کا یہ تہوار نہیں
آج دل سے دل ملاؤ تو مزہ آجائے

لمحہ لمحہ سے عیاں بوالعجبی ہے یارو
جس کا ثانی نہیں وہ دن تو یہی ہے یارو
اس سے بڑھ کر بھی کوئی وجہ خوشی ہے یارو
عید اللہ سے تحفے میں ملی ہے یارو
باہمی ربط بڑھاؤ تو مزہ آجائے

بکھرا بکھرا ہوا شیرازۂ ملت ہے ابھی
ہے یہ افسوس کہ فقدانِ قیادت ہے ابھی
ذہن پر چھائی ہوئی جہل کی ظلمت ہے ابھی
دل کے آئینوں پہ بھی گردِ کدورت ہے ابھی
ہر عداوت کو مٹاؤ تو مزہ آجائے

بات اتنی سی کہ تم ایک اگر بن کے رہو
شیر خرمے کی طرح شیر و شکر بن کے رہو
آسماں بن کے رہو شمس و قمر بن کے رہو
ماہر اس دنیا میں تنویرِ سحر بن کے رہو
متحد ہو کے دکھاؤ تو مزہ آجائے

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۸۱
۳۷۲۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیشکش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-
۸

غزلیں

عبدالرحیم نشتر

شعاعِ برقِ نظر سے بھی کھیل جاؤں میں
تمہارے حُسن سے آنکھوں کو جگمگاؤں میں

ادائے خاص کسی اور کا نصیب سہی
نگاہِ لطف کا فیضان تو اٹھاؤں میں

کسی نزاش کی کٹیا ہے اس غریب کا دل
کہو تو آس کا اک دیپ ہی جلاؤں میں

تم اپنا رنگِ تبسّم بکھیر سکتی ہو
شعاعِ کیف سے تھوڑا تو جھلملاؤں میں

سلونے جسم میں آخر یہ کیسا جادو ہے
جتن ہزار کروں پھر بھی بچ نہ پاؤں میں

کسی کے ساتھ یہ تھوڑی سی بے وفائی ہے
تمہیں جو اپنی وفا کا یقیں دلاؤں میں

گنہ گار ہوں مجھ کو خدا معاف کرے
کہ نام اس کا جپوں بُت سے دِل لگاؤں میں

تسنیم انصاری

کھُل ہی دیں گے حوادث کا فیصلہ ٹھہرا
وہ چلنے والا اگر راہ میں ذرا ٹھہرا

اسے خبر تھی بلندی کی انتہا کیا ہے
وہ آسمان سے اُترا دلوں میں جا ٹھہرا

اٹھا جو سن کے نیا آفتاب لے کے اٹھا
اندھیری رات کا قصہ سحر نما ٹھہرا

مرے لئے میری پس منظری تماشا تھی
اُبھر کے سامنے آیا تو گمشدہ ٹھہرا

اساس جس کی بزرگوں کے تجربات پہ تھی
وہ حکم آج ضعیفوں کا مشورہ ٹھہرا

یہ آرزو تھی کہ میں تیرے ساتھ ساتھ چلوں
مگر میں بندۂ ناچیز تو خدا ٹھہرا

ہوائیں جاگ اٹھیں جیسے یک بہ یک تسنیم
مرا چراغ جلانا بھی معجزہ ٹھہرا

عبدالمجید شاغل

ساری دنیا ہے بے وفا پیارے
تو کسی سے نہ دل لگا پیارے

ہم یہاں سب سے ہو گئے واقف
ڈھونڈ لے گاؤں اک نیا پیارے

غیر کے قمقموں سے بہتر ہے
اپنا مدّھم سا اک دیا پیارے

تو سیاست کا کھیل کھیل مگر
گاؤں میں آگ مت لگا پیارے

یہ سب کل تک تھے مانگنے والے
ان سے کیا خاک مانگتا پیارے

یہ میرے میکدے کے ساتھی تھے
ہو گئے کیسے پارسا پیارے

اب تو فکرِ مآل ہے شاغل
کوئی بتلا دے ہوگا کیا پیارے

لطیف یاور (ناگپور)

ناکامیوں کے منظر اکثر نظر سے گزرے
ہم تیری جستجو میں جس رہگزر سے گزرے

ہیں کیفیات ان کی میرے بیاں سے باہر
لمحے وہ ساتھ تیرے جو مختصر سے گزرے

ساماں کیا ہے گھر میں ہوگا جو نذرِ آتش
بے سود کوئی شعلہ کیوں میرے گھر سے گزرے

چوکھٹ پہ ان کی ہم نے سر کو جھکا دیا ہے
کہہ دو کہ اب بلا کا طوفان سر سے گزرے

اشکوں کے ساتھ یاورؔ خوں چشمِ تر سے ٹپکا
جب ان کے غم کے نشتر قلب و جگر سے گزرے

عالمِ اسلام کو عید مبارک ہو۔ عید اپنے دامن میں ہمیشہ خوشیاں سمیٹ کر لاتی ہے، اس دن مغموم انسان بھی ہنستا ہے۔ فقیر بھی اپنے فقر و فاقے پر مسرت کا اظہار کرتا ہے، مریض بھی اس دن اپنا دکھ درد بھول جاتا ہے۔ پوری کائنات پر عید کی خوشی چھائی رہتی ہے۔ بچے، بوڑھے، آقا اور مزدور سب ہی اپنے میں مگن رہتے ہیں۔

لیکن بہت کم لوگ یہ احساس کرتے ہیں کہ عید میں اتنی مسرت کیوں ہے اور یہ کیسے دیرپا ہو سکتی ہے۔ عید ماہ رمضان کا شکرانہ ہے۔ جو دراصل قرآن کی سالگرہ کے صلے میں ملا ہے۔ قرآن، تراویح اور روزوں کی روحانیت نے اس امتِ محمدیہ کو عید کا خوشیوں بھرا تہوار عطا کیا ہے۔ جس کے تقدس، روحانیت اور پاکیزگی کی کوئی مثال نہیں پیش کی جاسکتی، یہ مسلمانوں کی ترقی اور ان کے تہذیبی عروج کی شاندار روایات کی حامل ہے۔

عید اپنے اندر چھپی ہوئی حقیقی روحانی مسرت کے ساتھ مسلمانوں کے لیے اس وقت مسرت خیز بن سکتی ہے جب مسلمان دین کی متحدہ بنیادوں پر پوری طرح متحد ہو جائیں۔

ہم تمام مسلمانوں کو عید کی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کے اتحاد اور سالمیت کی دعا کرتے ہیں۔

⁘ ⁘ ⁘

نقش کوکن

تقدیر کی خبر

از :- - - - - شرف کمالی (کوہاپور)

علمِ غیبی کس نمی داند بجز پروردگار
گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار
مصطفیٰ ہرگز نگوید تا نگوید جبرئیل
جبرئیلش ہم نگفتی تا نگفتی کردگار

ترجمہ : غیب کا علم پروردگار کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اگر کوئی کہے میں جانتا ہوں، اُس پر باور نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہرگز نہیں کہا کیوں کہ جبرئیل (علیہ السلام) نے نہیں کہا — جبرئیل نے اس لیے نہیں کہا کیونکہ پروردگار نے ان سے نہیں کہا۔

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیٔ افلاک میں ہے خوار و زبوں
(اقبالؔ)

ملفوظات کے مطالعہ میں یہ بات نظر سے گذری کہ دنیا میں حضرت خضر (علیہ السلام) کے دو شاگرد ہیں جنہیں بحکمِ خداوندی خضرؑ نے علمِ لدنّی کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ان میں سے ایک ایران کے نامور ولی اور شاعر حضرت نظامی گنجویؒ جن کے دعائیہ اشعار زبان زدِ خاص و عام ہیں۔ "خدایا جہاں پادشاہی ترا است.... الخ دوسرے شاگرد ہیں حضرت فقیہہ علی مخدوم مہائمیؒ جن کا مزارِ اقدس مہائم ممبئی میں مرجعِ خلائق ہے۔ قطب کوکن مخدوم باباؒ تفسیرِ رحمانیہ کے مؤلف اور اپنے وقت کے جید عالم ہیں۔ ہم دلی گہرائی سے ان کی ولایت اور قطبیت کوکن قطبیت کے معتقد ہیں اور یہی محبت گاہے بگاہے ہمیں کھینچتی ہے تو ہم ان کے دربار میں حاضر ہو کر نذرانۂ درود و سلام پیش کر کے طمانیتِ قلبی حاصل کرتے ہیں۔ باباؒ کی علمی استعداد کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ ایسے بزرگانِ عظام کے علمی ادبی اور روحانی کارناموں پر تحقیق و تدقیق ضروری ہے کہ ان کی زندگیوں کے ابواب کھل جائیں تو ایک عالم فیضیاب ہو جائے لیکن ان کی درگاہوں پر کیا کچھ ہوتا ہے سبھی جانتے ہیں۔ اسمیں صحیح و غلط کا فیصلہ آپ اپنی عقلِ سلیم سے فرمائیں تو زیادہ بہتر! ایک بار ہم درگاہ سے باہر آئے تو گلی میں اندھوں کی ایک قطار دیکھی۔ پہلا اندھا اٹکل سے راستہ جانتا تھا وہ اس قطار کا رہبر تھا۔ دو نمبر کا اندھا اس کی لاٹھی پکڑے ہوئے چل رہا تھا دو نمبر کے اندھے کی لاٹھی تیسرے نے پکڑی ہوئی تھی اور علیٰ ہذالقیاس بارہ اندھوں کی یہ قطار چلی جارہی تھی! ہم نے دوسرے نمبر کے اندھے سے دریافت کیا "تم اس راستے پر کیسے چلتے ہو؟" بولا "میں پہلے نمبر کے اندھے کی پیروی کر رہا ہوں" اور بعینہٖ ہر اندھے کا بس ایک ہی جواب تھا کہ وہ اپنے اگلے اندھے کی پیروی کر رہا ہے یہ قطار اتفاق مشترک کے ساتھ بھیک مانگنے نکلی تھی۔ عجیب سنگیت تھا ان کی لے میں! رہبر اندھا پُر جوش آواز میں نعرہ لگاتا اور باقی سارے اندھے بیک آواز کہتے "اللہ ہی دے گا" "گڑ کا ملیدہ۔ اللہ ہی دیگا"

"روٹی کپڑا، اللہ ہی دیگا" نان اور نفقہ، اللہ ہی دیگا" نیاز کا کھیڑا، اللہ ہی دیگا" قیمہ پراٹھا، اللہ ہی دیگا" وسیجن کا چوکا۔ اللہ ہی دیگا" اظہر کا چھکا، اللہ ہی دیگا، ہمیں ان کا یہ کورس گانا بڑا پیارا لگا۔ اور تعجب اس بات پر ہوا کہ یہ آنکھوں اندھے نام نین سکھ ان غریب بھک منگوں کو بھی انڈین کرکٹ ٹیم سے ہمدردی ہے۔ معاً یہ بھی خیال آیا کہ اے کاش! سنگیت کی یہ دھن تمل فلمی دنیا سے ہالی ووڈ میں نو وارد مشہور موسیقار اے۔آر۔ رحمان کسی دن سن لیں تو ھمّا ھمّا ھمّا ھمّا طرز کا کوئی امر گیت ہماری نوجوان نسل کے لئے معرضِ وجود میں لائیں!

ہمارے ایک قریبی عزیز کے فرزند ارجمند کی شادی کی تاریخ مقرر کرنے کی بات چلی تھی ماہِ مئی میں کوئی مناسب دن مقرر کرنا چاہتے تھے ہم نے کہا "۲۴ مئی میری اپنی رائے سے ٹھیک رہے گا اتوار بھی ہے اور مئی کی تعطیلات بھی!" — فی البدیہہ جواب پر وہ ششدر تھے فرمایا بغیر سوچے سمجھے فیصلہ مت کیا کرو! ہم سب کچھ دیکھ بھال کر آئے ہیں ۲۴ مئی قمر در عقرب کی وجہ منحوس اور ممنوع ہے۔ حضرت نے البتہ ۲۳ مئی کا مہورت دیا ہے! بیگم کل ہی حضرت سے دریافت کر آئی ہیں۔" یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنی بیگم کی طرف کنکھیوں سے دیکھا اور مسکرائے۔ بیگم بھی مسکرائیں! میں نے ازراہِ تجسس پوچھا "اور کیا کہا حضرت نے؟" اب بیگم لب کشا ہوئیں۔ حضرت نے فالنامہ دیکھا زائچہ (جنم کنڈلی) نکالا وہ تو خیر دولہا دولہن کے ستارے موافقت میں ہیں لیکن قمر در عقرب کی وجہ ۲۴ مئی کو حضرت نے رد فرما دیا۔ ایسی باتوں پر نہ جانے کیوں میرا ماتھا ٹھنکتا ہے مجھ سے رہا نہ گیا میں نے کہا "بھائی جان! حضرت کو کیسے پتہ چلا کہ ۲۳ مئی اسعد ہے اور ۲۴ مئی نحس ہے۔ یہ حضرت ہندو ہیں یا مسلمان؟" میرے منہ سے حضرت کی شان میں نکلے ہوئے الفاظ تیر بہدف ثابت ہوئے۔ یہ کفر وہ برداشت نہ کر سکیں اور ہم پر بڑا زور دار حملہ چڑھا یا کہنے لگیں! "وہابڑے لگتے ہو! حضرت کی شان میں ایسے گستاخانہ الفاظ!! توبہ توبہ!! بھائی صاحب ان کا خاندان تو ولیوں کا خاندان ہے سلسلہ در سلسلہ ان کی کرامت جاری ہے۔ پیروں کی کرامات عورتوں کی سمجھ میں جلدی آجاتی ہیں میں نے بھی ہمت نہیں ہاری۔ دفاع جاری رکھتے ہوئے کہا "بھائی جان! ولیوں اور پیغمبروں کے خاندان سلسلہ در سلسلہ چلیں یہ ضروری تو نہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کو نہ بچا سکے آپ نے سنا نہیں۔ پسرِ نوح با بداں بنشست۔ خاندانِ نبوتش گم شد!" جواب دیتے دیتے میں نے سوچا بھینس کے آگے بین بجانے سے کیا فائدہ! مجنوں کو منطق سکھانے سے کیا حاصل! لیکن جواب دینا ضروری تھا اس لئے میں نے لہجہ بدلا اور کہا۔ آپ نے طیش میں آکر مجھے وہابڑا کہا یہ آپ کے نزدیک گالی کے مترادف ہے! مجھے اپنے وہابی ہونے پہ ناز ہے، کوئی ندامت نہیں لیکن افسوس ہے آپکے غصے پہ۔ دراصل بحث میں جب سارے دلائل ختم ہوجاتے ہیں اور کوئی جواب بن نہیں پڑتا تو غصہ آجاتا ہے۔ یہ انسانی اخلاق کی کمزوری ہے کہتے ہیں کھسیانی بلی کھمبا نوچے سو وہ سچ ہے بھابی صاحبہ محترمہ! عالم الغیب فقط رب کی ذات ہے سوا اس ذاتِ باری کے اور کسی کو علمِ غیب نہیں!

یہ فالنامے، یہ زائچے، یہ گنڈے، یہ تعویذیں حضرت کے پیٹ بھرنے کے مکروہ آلات ہیں۔ یہ حضرت انہیں خرافات میں الجھا کر اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہیں۔ یہ حضرت پیر نہیں خرافات بانٹنے والے مکر و فریب کے دلّال ہیں۔ اولیاء اللہ کی اپنی تاریخ ہے حضرت معین الدین چشتیؒ کی عظمت و جلال کا کیا کہنا۔ کہنے والے نے خوب ہی کہا ہے۔ باندازِ نبوت دین کی تبلیغ فرمائی۔ بالفاظ دیگر پیغمبرِ ہندوستان خواجہ! ہزاروں نفوس ان کی بدولت ضیائے ایمان سے مشرف بہ اسلام ہوئے!! حضرت عبدالقادر جیلانی نے سالوں تک بڑی ریاضت کی جب غوثیت کا بلند درجہ پایا اور ان بزرگانِ عظام نے دنیا کے لوگوں کو ہدایت کی راہ بتائی لیکن افسوس ہے ایسے ڈھونگی پیروں پر جو اپنے آپ کو مذکورہ بزرگوں کا نام لیوا تو بتاتے ہیں اور ہیں اپنی مطلب براری کی خاطر کفر و شرک کی کھائی میں جھونک رہے ہیں۔ پوتی کھولنا، جنم کنڈلیاں ملانا، ستاروں سے تقدیر کا حال معلوم کرنا ہندو برادران کے بھگتوں کو سزاوار باتیں ہیں اب یہی کام اگر حضرت کرتے ہیں تو اچاریوں، مہنتوں اور حضرتوں میں انتر ہی کیا رہا؟

بھابی صاحبہ محترمہ کی قوتِ مدافعت ختم ہو چکی تھی۔ حق کے سامنے باطل کا سرنگوں ہونا یقینی ہے وہ بالکل خاموش تھیں صرف اتنا کہا "بس ہمارے بزرگ یہی کرتے آئے ہیں ہم انہیں کی پیروی کر رہے ہیں ان کا جواب سُن کر مجھے اندھے فقیروں کی وہ قطار یاد آئی جو میں نے درگاہِ مخدوم شاہؒ کے باہر دیکھی تھی!

ہمارے دوست بالکل خاموش بیٹھے تھے اب ہمارے ہمنوا بن گئے۔ کہنے لگے بھائی صاحب! شکریہ آپ نے ہماری آنکھیں کھول دیں! واقعی عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ طالع دیکھنا، فال نکالنا، زائچہ تیار کروانا مہورت دیکھنا ساری غلط باتیں ہیں میں نے کہا "بھائی صاحب! اب ذرا خود جا کر حضرت سے پوچھ آئیے کہ حضور! آپ نے جب بطنِ مادر سے مادرِ گیتی کی آغوش میں پہلی چھلانگ لگائی تھی تب کونسی اسعد یا منحوس گھڑی تھی اس کا آپ کو پتہ تھا؟" ہمارے دوست مسکرائے ان کی مسکان پر بیگم بھی مسکرائیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے سارا عالم مسکرا رہا ہے۔ میں نے کہا "شادی مبارک! اب کونسی تاریخ پکی ہوئی ہے؟" "بھابی نے برجستہ کہا "اتوار ۲۴ مئی" ہمارے دوست ادیب ہیں ادب نواز ہیں کہنے لگے! مجروح صاحب نے سچ ہی کہا ہے "دل کا مذہب سچا مذہب باقی سب گمراہی ہے" میں نے کہا "بھائی صاحب! دل کا مذہب ہی مذہب اسلام ہے" لیکن ہم کبھی کبھی اندھے بن جاتے ہیں اور ہم پہ علامہ اقبال کا یہ قول صادق آتا ہے کہ "چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی!!"

ہلالِ عید

الٰہی یہ جو آئی ہے یہ سچی عید ثابت ہو
ترے محبوبؐ کی یارب صحیح تقلید ثابت ہو
یہ زخمی آدمیت کے لئے آبِ بقا لائے
ہلالِ عید یارب کشتیٔ اُمید ثابت ہو

اروِن وجے

وہ شعلگی وہ سوزِ دروں کون لے گیا
مجھ سے میری متاعِ جنوں کون لے گیا

ہونٹوں پہ بعدِ مرگ تبسّم کو دیکھنے
اہلِ جنوں کا حالِ زبوں کون لے گیا

کس نے چمن اُجاڑ دیا تیرے حُسن کا
اے دوست تیرا سارا فسوں کون لے گیا

طاری جہاں پہ ظلمتِ جہل و فساد ہے
علم و عمل سے جذبِ دروں کون لے گیا

غالب نہیں، امیر نہیں، داغ بھی نہیں
اشعارِ نو سے سحر و فسوں کون لے گیا

ساقی وہی ہے مے بھی وہی میکدہ وہی
پھر دِل سے تیرے جوشِ جنوں کون لے گیا

کوکنی شاعری

بولیا لانکو

از: شرف کمالی کوہاپور

نِتاں استیل بولیا لانکو
کُھتاں زمتیل بولیا لانکو
یاز کھاوا تے تُملا قبرت لاَ
سانپ ڈستیل بولیالانکو
نیتا لوکانچی ناواں گھیت چلا
چور اُڈلتیل بولیالانکو
بوم ہے تمچیا زن مریدی چی
لوک ہستیل بولیا لانکو
بے ایمانی کراتے منگ ٹیکن
پیسے مِلتیل بولیالانکو
پیسے والیانچی میزوانی ہے
کومبرا تلتیل بولیالانکو
پیسے کھیلتے منگ ہے جے جے رام
دوست پلتیل بولیالانکو
نیتا زہر تات ودھان سبھا آتاں
پوراں زہر تیل بولیالانکو
کوکنی شاعری شرف ہے نشہ
لوک ڈُلتیل بولیا لانکو

خمسہ ۔۔۔۔ نوگل بھارتی۔ علی باغ، راۓ گڈھ

خوشی کی بزم سجاؤ تو کچھ مزہ آئے
ہر ایک غم کو بھلاؤ تو کچھ مزہ آئے
محبتوں کو جگاؤ تو کچھ مزہ آئے
روش روش کو سجاؤ تو کچھ مزہ آئے
اک ایسی بستی بساؤ تو کچھ مزہ آئے

جو بات تلخ ہو وہ بات تم نہیں کہنا
ہے دوستی کا تقاضہ کہ دوست ہی رہنا
تمام رنج فقط اپنی ذات میں سہنا
کبھی نہ نفس کے دھارے میں دوست تم بہنا
چلن کچھ ایسا بناؤ تو کچھ مزہ آئے

ہمارا گیت ہے ایک اور ایک پرچم ہے
ہمارا ملک ہے ایک اور ایک عالم ہے
دھرم جدا ہیں مگر خوب ان کا سنگم ہے
مفاد سب کا یہاں دوست میرے باہم ہے
تمام نفرتیں ڈھاؤ تو کچھ مزہ آئے

نرالی شان ہے اس کی بڑا ہی نام ہے نوگل
اسی کی خاک میں عیش و آرام ہے نوگل
ہمارے ہاتھوں میں سارا نظام ہے نوگل
ولیوں اور سنتوں کا یکتا پیام ہے نوگل
پیام یہ سب کو سناؤ تو کچھ مزہ آئے

دولھا خان خالد

بسوہ چاندوری۔ علی باغ

جو کرنا ہے مجھ کو سدا کر رہا ہوں
تیری یاد حد سے سوا کر رہا ہوں
تڑپنے میں کچھ ایسی لذت ملی ہے
کہ قاتل کے حق میں دعا کر رہا ہوں
سلامت تیرا حسن تیری جوانی
کہ میں تو دعا یہ دعا کر رہا ہوں
ملا مجھ کو وہ شوخ ایسا ستمگر
مگر پھر بھی اس سے وفا کر رہا ہوں
الٰہی تمنائے خالد ہو پوری
یہی تجھ سے میں التجا کر رہا ہوں

بدرالدین بدر اڑکھل۔ الجزلہ

ہے انحصار چمن اک گلاب کے باعث
میں جی رہا ہوں محض تیرے خواب کے باعث
نہ خوف ان کو خدا کا نہ اپنی عزت کا
یہ لڑکھڑاتے ہیں واعظ شراب کے باعث
شیخ برہم ہوئے تو ہونے دو
وہ تو بہکے شراب کے باعث
خبر ہے تجھ کو اے بدر کچھ بھی
رقص میں ہے زمانہ رباب کے باعث

عید

متفرق اشعار

مرسلہ: شوکت السولکر۔ جدّہ

ایک لمحے کو کبھی میں نے تجھے دیکھا تھا
• عمر بھر میری نظر میں نہ جچا عید کا چاند

نہ جانے میرا تصور تھا یا نظر کا فریب
• ہلالِ عید میں بھی تم مجھے نظر آئے

عید کا چاند فلک پر نظر آیا جس دم
• میری پلکوں پہ ستارے تھے تیری یادوں کے

یہ وقت مناسب ہے ملو آکے گلے سے
• پھر ہم سے ذرا ہنس کے کہو عید مبارک

انوارِ نقشِ پا کی مجھے دید ہوگئی
• قدموں میں ان کے پہنچا میری عید ہوگئی

ماہِ نو دیکھنے چھت پہ نا تم جانا ہرگز
• شہر میں عید کی تاریخ بدل جائے گی

خدا کرے کہ تجھے عید راس آجائے
• تو جس کو چاہے وہ خود تیرے پاس آجائے

Anjuman-I-Islam's

M. H. SABOO SIDDIK POLYTECHNIC

8, Shepherd Road, Byculla, Mumbai-400 008.
Tel.: 3084881, 3084882 • Fax: (022) 3070924
(A unit of Anjuman-I-Islam's M. H. Saboo Siddik Institute of Engineering & Technology)

SYNOPSIS OF PROGRAMMES

Sr. No.	Courses/Programmes	Intake	Duration	Approved by
1	**ENGINEERING DEGREE COURSES**			
	i) Construction Engineering	60	4 Years	
	ii) Production Engineering	60	4 Years	
	iii) Automobile Engineering	30	4 Years	University of Bombay
	iv) Electronics Engineering	60	4 Years	
2	**ENGINEERING DIPLOMA PROGRAMMES**			
	i) Civil Engineering	45	3 Years	
	ii) Mechanical Engineering	60	3 Years	
	iii) Electrical Engineering	45	3 Years	Director of Technical Education,
	iv) Industrial Electronics	60	3 Years	Maharashtra State
	v) Computer Engineering	30	3 Years	
	vi) Interior Designing & Decoration	80	3 Years	
3	**ENGINEERING DIPLOMA PROGRAMMES** (Part Time)			
	i) Civil Engineering	30	4 Years	
	ii) Mechanical Engineering	60	4 Years	Director of Technical Education,
	iii) Electrical Engineering	30	4 Years	Maharashtra State
	iv) Industrial Electronics	30	4 Years	
4	**CERTIFICATE COURSES**			
	i) Licentiate in Electronics & Radio Servicing (LERS)	50	1Year	
	ii) Licentiate in Advance Electronics & Video Servicing (LAEVS)	25	1 Year	
	iii) Computer Operation (Evening Course)	25+20	6 Months	Dy Director of Vocational
	iv) Architectural Draughtsman	25+20	2 Years	Education and Training, Mumbai
	v) Refrigeration & Air-conditioning Mechanic (Evening Course)	25+20	6 Months	
	vi) Wireman	25	6 Months	
	vii) Construction Supervisor (Part Time)	25	1 Year	
5	**TRADE CERTIFICATE COURSES (I.T.I.)**			
	i) Fitter	16	2 Years	National Council for Vocational
	ii) Mechanic — Motor Vehicle	16	2 Years	Trades Craftsmen Training
	iii) Refrigeration & Air-conditioning Mechanic	16	2 Years	Scheme, Ministry of Labour,
	iv) Mechanic — Diesel	32	1 Year	Govt of India
	v) Draughtsman (Mechanical)	16	2 Years	
6	**TECHNICAL HIGH SCHOOL & JR. COLLEGE**			
	a) VIII to X Standards (Tech)			
	b) XI & XII (Vocational)			
	i) Mechanical Maintenance	25	2 Years	Dy Director of Vocational
	ii) Electrical Maintenance	25	2 Years	Education and Training, Mumbai
	iii) Electronics	25	2 Years	
	iv) Gen Civil Engineering	25	2 Years	
7	**MOTOR DRIVING SCHOOL**			

8 **CONTINUING EDUCATION PROGRAMME**
A number of Career Courses for housewives, school girls and college students
A number of Trade Courses for boys and men

9 **COMMUNITY POLYTECHNIC**
(Under the Scheme Approved & Financed by the Ministry of Human Resource Development — Govt of India)

A number of Traditional and Non-Traditional Courses of six months duration are offered to rural men and women at the Main Centre, Mumbai - M H S S Community Polytechnic and Extension Centres at Padgha, Sopara, Uran, Manor, Mahapoli

موت کی یاد ہی دائمی زندگی کو کامیاب بنا سکتی ہے

از: حاجی عبدالرحمن بھارتی (ممبئی)

موت برحق ہے اور قبر سے حشر تک پیش آنیوالے مصائب کا بیان ہم بارہا سن چکے ہوں گے پھر بھی منکر ونکیر کے سوالوں کا جواب اور زندگی بھر کیلئے اعمال کا حساب کی فکر کی کوئی علامت ہم میں نظر نہیں آتی۔ ہم نے کئی دوست واحباب عزیز واقارب کو تنہا چھوڑا ہوگا۔ ایک دن ہم کو بھی لوگ لحد کے سپرد کر کے چلے جائیں گے۔

ہم اس حقیقت سے عبرت حاصل نہیں کرتے بلکہ جائے عبرت پر جہاں سے گزرتے ہوئے اللہ کے محبوب ومقبول بندے بھی خوف سے لرزتے تھے اس مقام پر ہم سیہ کاروں کو ہنسی مذاق کرتے ہوئے اپنے انجام کا مطلق احساس نہیں ہوتا اس سے بڑھکر نادانی اور سرکشی کیا ہو سکتی ہے۔

اسلام میں خوشی کی بزم اور غم کی محفل میں خواہشاتِ نفس کی پیروی کی اجازت نہیں ہے بلکہ اتباعِ سنّت ضروری ہے۔ غم کے موقع پر فطرتاً صبر و ضبط مشکل ہوتا ہے لیکن اللہ اور رسول کی رضا کا احساس دل میں جاگزیں ہو تو غم کے موقع پر صبر کرنا آسان ہوتا ہے اپنے عزیز کے موت پر آنسو بہانے کی اجازت ہے لیکن ماتم وسینہ کوبی گلہ وشکوہ کرنے کی ممانعت ہے لیکن موت کے غمناک سانحہ پر ہمارے گھروں میں جس بے صبری کا مظاہرہ ہوتا ہے اور خصوصاً عورتوں کی زبان سے گلہ وشکوہ کے جو کلمات نکلتے ہیں وہ یقیناً سنّت کی پامالی اور اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتے ہوں گے خاص کر معصوم بچے کی موت پر ماں کی حالت قابلِ رحم ہوتی ہے کیونکہ وہ نو ماہ تک جس کو اپنے پیٹ میں سنبھالتی ہے جب وہ دنیا میں آتا ہے تو ممتا تمام تکالیف کو بھول جاتی ہے لیکن چند دنوں بعد مالکِ حقیقی اپنی امانت واپس لے لیتا ہے تو ماں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے لیکن جن کو اللہ نے یقین وعمل کی قوت سے نوازا ہے وہ ماں اس ارشاد پر مطمئن ہوں گی اور مولیٰ کی رضا پر سرِ تسلیم خم کر کے صبر وضبط کا قابلِ تقلید اظہار کریں گی ارشادِ رسولؐ ہے جس کے ایک یا دو تین بچے عہدِ طفلی میں اس سے جدا ہو گئے تو حشر کے دن وہ بچے اپنے والدین کے حق میں سفارشی ہوں گے اور اللہ ان کی سفارش قبول فرمائے گا جس سے زندگی میں پردہ لازمی ہے اور مرنے کے بعد بھی اس پر پردہ لازمی ہے لیکن کسی مرد کی میت خصوصاً جس کو ریل یا ہوائی جہاز یا دیگر سواری سے حادثہ پیش آیا ہو ایسی میت کا مشاہدہ کرنے عورتیں محرم وغیر محرم کا امتیاز فراموش کرتی ہیں اس طرح ہمارے بھائی عورت کی میت کا دیدار کرتے ہیں اور اس عبرتناک موقع پر اپنی موت کو یاد کرنا اور عمل کا محاسبہ اور توبہ کی ضرورت کا احساس ہونا چاہیئے اس موقع پر مذاق سے باز نہیں رہتے بلکہ اپنے عمل سے آخرت کی فراموشی کا اظہار کرتے ہیں اور اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ جو بے جان جسم ہمارے سامنے پڑا ہے کبھی ہماری طرح اس زمین پر چلتا پھرتا اور ہر ایک غم میں شریک ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ اتباعِ سنت اور عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین ●●

از انور منشی

یہ دور مسلمانوں کی حالتِ زار، خواری اور پسپائی کا دور ہے۔ اسلامی اور قرآنی احکامات کی دھجیاں اڑا کر آج کے مسلمان مطمئن ہیں۔ ہم کسی بھی عقیدے کو اپنائیں، شرک کے مرتکب ہوں، باہمی منافرت اور مسلکی تفریق میں بٹ جائیں۔ قرآن کو صرف تبرکاً تلاوت کریں، قرآن کو سمجھ کر پڑھنے سے احتراز کریں۔ ان تمام خرابیوں کے باوجود ہم کو احساس نہیں ہو رہا ہے کہ ہم اسلام کو کتنا بدنام کر رہے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ آج یورپ کی کئی نامور ہستیاں صرف قرآن کے مطالعہ کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہوئی ہیں اور ایک ہم ہیں کہ ہم دن بہ دن قرآن سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہ بات یہودیوں اور عیسائیوں کے عین منشاء کے مطابق ہو رہی ہے۔

”ہم کیوں مسلمان ہوئے“ کے زیرِ عنوان ایک کتاب مکتبہ الحسنات دہلی سے شائع ہو چکی ہے اس کے مؤلف پروفیسر عبدالغنی فاروقی ہیں، یہ کتاب عہدِ حاضر اور ماضی قریب کے ۶۶ نامور نومسلموں کی روح پرور سرگزشت پر مشتمل ہے۔

قارئینِ نقش کوکن اپنی معلومات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

نقش کوکن کے دیرینہ قلمکار اور بہی خواہ جناب منشی انور احمد سوپاروی نے ”میں کیوں مسلمان ہوا“ کے عنوان سے ایک مضمون جس میں ڈاکٹر عزیزیہ (فرانس) کے قبول اسلام کے تعلق سے معلومات دی ہے بلکہ دیگر نامور نومسلموں کے قبول اسلام کے تعلق سے سلسلہ وار مضامین بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے ...... (ادارہ)

مسلمانانِ عالم کو عیدالفطر کی دلی مبارکباد

تاریخ کا سبق

از: فضل الدین عبدالرحمن پرکار

جون (John) نام کا انگریز شخص میرا دوست تھا۔ ایک دن اسے کیا سوجھی کہ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ "بھئی، بتاؤ کہ تمہارے خیال میں انگریز زیادہ ذہین ہیں یا ہندوستانی؟" سوال سوچ میں ڈالنے والا تھا۔ "جون تمہیں میرا جواب پسند نہیں آئے گا۔" لیکن چونکہ تم نے پوچھا ہی ہے تو میرا جواب ہے کہ ہندوستانی زیادہ ذہین ہیں۔" میرا جواب سن کر جون نے کہا "کوئی بات نہیں۔ ابھی فیصلہ کر دیتے ہیں" اپنا اپنا نقطہ ثابت کرنے کی غرض سے ہم ایک ایک داخلہ پیش کریں گے۔ اور بعد میں فیصلہ کر دیں گے کہ کون سہی ہے۔" "میں نے کہا: ٹھیک ہے" "پہلے تیری باری"۔

جون نے کہا "پلاسی کی لڑائی کے وقت انگریزوں کے پاس بہت کم فوج تھی۔ پھر بھی انگریز جانباز رابرٹ کلائیو (Robert Clive) کی جنگ میں جیت ہو گئی۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انگریز ہندوستانیوں سے زیادہ ذہین ہیں؟"

میں نے اس بات کا جواب دیا وہ یہ تھا "پلاسی کی جنگ میں بنگال کا نواب سراج الدولہ اس کا کمانڈر میر جعفر غدار بنا تھا۔ کلائیو نے اسے ورغلایا جس کی وجہ سے اس کی فوج نے لڑائی کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ اس لئے وہ فتح انگریزوں کی ذہانت یا بہادری کی نہیں تھی۔ وہ فتح غداری کی بے ایمانی کی۔" میری بات سن کر جون لاجواب ہو گیا۔ "اس نے کہا کہ میں میری بات اب پیش کروں؟"

میں نے کہا "جون، تو انگریز ہے۔ تجھے انگریزی زبان کے سوا کوئی دوسری زبان نہیں آتی۔ اس کے برخلاف ہندوستانیوں کو تین چار زبانوں سے بھی واقف رہنا پڑتا ہے۔ مجھے ہی دیکھو۔ انگریزی، اردو، ہندی، مراٹھی زبانوں میں مہارت رکھتا ہوں۔ اسکول میں فارسی سیکھنے کا موقعہ ملا اور خلیجی ممالک میں رہنے کی وجہ سے عربی زبان بھی آتی ہے اور تو اور ہم لوگ گھر میں دوسری ہی زبان بولتے ہیں جسے کوکنی بولی کہتے ہیں۔ ہندوستانی لوگ جہاں نئی زبانیں آسانی سے سیکھ لیتے ہیں وہاں آپ انگریز نئی زبان سیکھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہندوستانیوں کی عقل زیادہ ترقی یافتہ ہے؟" میری بات کا جون کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اس لیے اس نے ہنستے ہوئے ہار مان لی۔ بولنے میں میں نے جون سے بازی جیت لی تھی، لیکن رہ رہ کر ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا کہ "اگر ہم واقعی ذہین تھے تو انگریزوں نے ہم پر دو صدی تک حکومت کیوں کر لی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم واقعی بے وقوف ہیں اور باتیں بنانے میں مہارت رکھتے ہیں؟ یا شاید ایسا ہو سکتا ہے کہ ہماری عقل پر جذبات بہت حاوی رہتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو تو ہم تاریخ سے کیوں سبق حاصل نہیں کرتے؟

ریاستِ مہاراشٹر کے گورنروں کا عہدہ میعاد

مومن عبدالسلام ... نیتولی، کلیان

گورنروں کے نام	کب سے	کب تک
★ شری پرکاشں	یکم مئی ۱۹۶۰ء	۱۶؍اپریل ۱۹۶۲ء
★ پی ستبا راؤ	۱۷؍اپریل ۱۹۶۲ء	۶؍اکتوبر ۱۹۶۲ء
★ جسٹس ایچ کے چینائی	عارضی ۶؍اکتوبر ۱۹۶۲ء	۲۷؍نومبر ۱۹۶۲ء
★ شریمتی وجیالکشمی پنڈت	۲۸؍نومبر ۱۹۶۲ء	۸؍اکتوبر ۱۹۶۴ء
★ منگل داس پکواسہ	عارضی ۸؍اکتوبر ۱۹۶۴ء	۱۳؍نومبر ۱۹۶۴ء
★ پی وی چیرئین	۱۴؍نومبر ۱۹۶۴ء	۸؍نومبر ۱۹۶۹ء
★ جسٹس ایس پی کوتوال	عارضی ۹؍نومبر ۱۹۶۹ء	۲۵؍فروری ۱۹۷۰ء
★ علی یاور جنگ	۲۶؍فروری ۱۹۷۰ء	۱؍دسمبر ۱۹۷۶ء
★ جسٹس آر۔ ایم کانت والا	عارضی ۲؍دسمبر ۱۹۷۶ء	۲۹؍اپریل ۱۹۷۷ء
★ صادق علی	۳۰؍اپریل ۱۹۷۷ء	۲؍نومبر ۱۹۸۰ء
★ ایئر چیف مارشل اوپی مہرہ	۳؍نومبر ۱۹۸۰ء	۵؍جون ۱۹۸۲ء
★ ایئر چیف مارشل آئی ایچ لطیف	۶؍جون ۱۹۸۲ء	۱۶؍اپریل ۱۹۸۵ء
★ جسٹس کونڈا مادھو ریڈی	عارضی ۱۷؍اپریل ۱۹۸۵ء	۳۰؍اپریل ۱۹۸۵ء
★ کونا پربھاکر راؤ	۳۰؍اپریل ۱۹۸۵ء	۲؍اپریل ۱۹۸۶ء
★ ڈاکٹر شنکر دیال شرما	۳؍اپریل ۱۹۸۶ء	۲؍ستمبر ۱۹۸۷ء
★ جسٹس ایس کے ڈیسائی	عارضی ۳؍ستمبر ۱۹۸۷ء	۵؍نومبر ۱۹۸۷ء
★ جسٹس چتّوپ مکھرجی	عارضی ۶؍نومبر ۱۹۸۷ء	۱۹؍فروری ۱۹۸۸ء
★ کے برہمانند ریڈی	۲۰؍فروری ۱۹۸۸ء	۱۸؍جنوری ۱۹۹۰ء
★ جسٹس چتّوپ مکھرجی	ہنگامی ۱۹؍جنوری ۱۹۹۰ء	۱۴؍فروری ۱۹۹۰ء
★ سی۔ سبرامنیم	۱۵؍فروری ۱۹۹۰ء	۷؍جنوری ۱۹۹۳ء
★ ڈاکٹر سوروپ سنگھ	۸؍جنوری ۱۹۹۳ء	۱۱؍جنوری ۱۹۹۳ء
★ ڈاکٹر پی۔ سی الیگزنڈر	۱۲؍جنوری ۱۹۹۳ء	

دردمندانہ درخواست یا صلاح ومشورہ

اطلاعاً عرض ہے کہ میں
اپنے ماموں کے لڑکے (اجمیر سے لوٹتے وقت)
حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہوگئے تھے۔ انہیں
لے کر نائر اسپتال گیا۔ ڈاکٹروں کا انسانیت سوز
لاپرواہی کا برتاؤ دیکھ کر بڑا دکھ ہوا۔
ڈاکٹر صاحبان مریضوں اور ان کے رشتہ داروں
کے ساتھ انسانیت سے گری ہوئی حرکت کرتے ہیں۔
دردمندانہ درخواست ہے کہ اب ہمارا حج ہاؤس
اور حج کمیٹی کی شاندار عمارت دوسری جانب
منتقل ہوگئی ہے۔ اسی طرح پرانا حاجیوں
کا اور حاجی صابو صدیق مسافرخانہ" جو فی الحال
سو کمروں پر مشتمل ہے۔ مکمل طور پر خالی ہے۔
میری درخواست ہے کہ وہاں پر مسلمانوں
بلکہ تمام انسانیت کے لئے ایک جنرل اسپتال
قائم ہو جائے کہ ہم بلا تکلف اسپتال میں داخل
ہو سکتے ہیں جس طرح اور قوموں کے اسپتال
موجود ہیں۔ سندھیوں کا ہندوجہ، پارسیوں
کا مسینا، گجراتیوں کا ہرکشن داس، مارواڑیوں
کا بمبئی اسپتال، خوجوں کا اسمٰعیلیہ بوہروں
کا سیفی اسپتال۔
مگر افسوس! اتنی کثیر تعداد میں مسلمان
ہونے کے باوجود بمبئی جیسے مشہور شہر میں ہم
ادھر ادھر بے یار و مددگار مریضوں کو لیکر
گھومتے پھرتے اور ناامید واپس لوٹتے ہیں۔
مرحوم حاجی صابو صدیق سیٹھ اسمٰعیل حبیب سیٹھ،
کمو جعفر سلیمان سیٹھ اور سلیمان سیٹھ چمڑے والے
و دیگر مرحومین صاحبان نے اپنے گاڑھے خون
پسینہ کی کمائی جو ملت کی فلاح و بہبود کے لئے
جو ثواب جاریہ چھوڑ گئے ہیں۔ اس کا بے جا مصرف
نہ ہو۔ موجودہ ٹرسٹیاں سے درخواست ہے کہ
وہاں ہمارا اسپتال بن جائے تو غریب و معصوم
زندگیاں جو موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا
ہیں۔ انہیں نجات ملے۔ امید کرتا ہوں کہ یہ کام
جلد از جلد ہو جائے تو ہمیں بے یار و مددگار
یہاں وہاں نہ گھومنا پڑے یہ کام اگر مکمل ہو جائے
تو تمام مرحومین کی روح کو تا قیامت دوگنا
ثواب جاریہ پہنچے گا۔ اس کارِ خیر کے تمام ذمہ
داران حضرات اور بے لوث خدمت کرنیوالوں کو
اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے (آمین) والسلام

منجانب
محمد شفیع سائیکل والے
19/198، کامبیکر اسٹریٹ، چٹائی والا بلڈنگ پہلا منزلہ روم 15/16
بمبئی 400003

تبصرہ

تبصرہ نگار: محمد عالم ندوی

نام کتاب: "عام معلومات"
اشاعت: اگست، ۱۹۹۷ء قیمت: ۳۵ روپئے
طباعت: قاسمی پرنٹرس، ڈونگری، ممبئی ۴۰۰۰۰۹
کتابت: محمد شفیع الدین۔ تزئین کار: سلیم قاسمی
پبلی کیشن: نقش کوکن
مرتب: اشفاق عمر کوپے
خط و کتابت کا پتہ: ۱۶/۳۱۳ ناکھدا پائی مارگ، لطیف نائک ہاؤس، ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۱۰

اشفاق عمر کوپے مہاراشٹر کالج ممبئی میں بی اے کے طالب علم ہیں، کتاب کے شروع میں اپنا حال عرض کرتے ہوئے اپنے دوست طلبہ کو اپنی زبان میں مشورہ دیتے ہیں کہ "آج کے اس مقابلہ آرائی کے دور میں اپنے مستقبل کو روشن کرنے کیلئے اور دیگر قوموں کے شانہ بہ شانہ چلنے کے لئے انتہائی محنت سے کام لے کر حوادث کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ اپنے طلبہ دوستوں سے یہی کہنا چاہوں گا کہ وہ اسکولی زمانے ہی سے اپنی عام معلومات میں اضافہ کرتے رہیں، .... مطالعہ کو اپنا شعار بنائیں۔ .... آپ یقین جانئے کہ کچھ ہی دنوں میں آپ اپنے آپ میں خود اعتمادی محسوس کریں گے۔"

اشفاق عمر کوپے کی محنت اور لگن دیکھنے کے بعد مجھے مُلّا جیون امیٹھوی کی یاد آگئی، ملّا جیون لکھنؤ کے ایک قصبہ امیٹھی میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا اور تیرہ سال کی عمر میں علم سلوک پر مشتمل کتاب "آدابِ احمدی" لکھی۔ اور فصیح عربی زبان میں "خطباتِ جمعہ و عیدین" تحریر کیا۔ سولہ سال کی عمر میں "تفسیر احمدی" لکھنے کی شروعات کی اور تقریباً پانچ سال بعد ۱۰۶۹ء میں اس کو مکمل بھی کر لیا۔ یہ زمانہ بھی طالب علمی کا زمانہ تھا۔ آج کے طلبہ پندرہ بیس سال کی عمر تک تو یہی نہیں سمجھ پاتے کہ ان کی تعلیم کا مقصد کیا ہے؟ وہ مستقبل میں کیا بننا چاہتے ہیں۔؟

کتاب "عام معلومات" کی ابتدا "اقوالِ زرّین" اور "قرآن" کے معلومات سے ہوتی ہے مگر اس باب میں صحابہ کرام کے تعلق سے بھی بڑی اہم معلومات فراہم کی گئی ہے۔ دنیا کے اہم ممالک کی سیاسی، سماجی، تہذیبی، علمی، تفریحی، معاشی، مذہبی، جدید ٹکنالوجی اور اہم سائنسی معلومات حاصل کرکے اردو میڈیم کے طلبہ مقابلہ جاتی امتحان میں شریک ہونے کی ہمّت کر سکتے ہیں۔ سچ پوچھئے تو اردو میں اس قسم کی کتابوں کی سخت ضرورت ہے۔ امید ہے کہ اردو داں طبقہ اشفاق عمر کوپے کی محنت کو رشک کی نگاہ سے دیکھنے کی کوشش کریگا۔

اگست ۱۹۹۷ء میں اس کتاب کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔ قیمت بھی طلبہ کی جیبوں کا خیال رکھ کر ہی متعین کی گئی ہے یعنی صرف پینتیس ۳۵ روپئے۔

تحریر میں قواعد کی کچھ غلطیاں ہیں کہیں کہیں معلومات میں بھی نقص ہے۔ شائع کرنے سے پہلے وہ اگر اپنے کسی استاذ کی مدد لے لئے ہوتے تو معمولی معمولی غلطیوں سے یہ کتاب پاک ہو جاتی۔

خیر اشفاق عمر کوپے چونکہ زمانۂ طالب علمی

میں ہی صاحبِ کتاب ہو گئے ہیں اس لئے ان کی جانب سے ان کے ان دوستوں کی خدمت میں جو علم کے دریا میں گھر ڈر کر غوطہ لگا رہے ہیں۔ علامہ اقبال کا وہ قطعہ پیش کر رہے ہیں جس میں بد دعا بھی دعا معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے، مگر صاحبِ کتاب نہیں

نقش کوکن اپنے دوست یا رشتہ دار کے نام بطور تحفہ جاری کروائیں تو ادبی خدمت اور نقش نوازی ہوگی

شادی بیاہ، سالگرہ، افتتاح اور دیگر مسرت
تقاریب کی تصویر کشی کے
AAN
STUDIO
ایس وی پی روڈ۔ ڈونگری۔ بمبئی
جس کی چالیس سالہ طویل خدمات
فوٹو گرافی میں ممتاز اور مشہور ہیں
فون د۔ ۳۷۱۳۹۰۳ ۔ ۳۷۱۹۰۰۱

★

★ جنوری ۹۸ء کی اشاعت میں جناب منیار صاحب کا "کھلا خط" نظر نواز ہوا۔ منیار صاحب نے بجا فرمایا ہے کہ صاحبانِ اعزاز کو پھول پان دیکر رخصت کیا جاتا ہے ان کا حاضرین سے تعارف کرانے کے لئے آپ کے پاس وقت ہی نہیں رہتا لہٰذا پروگرام دو حصوں میں ہو مگر ممبئی کی مصروف زندگی میں دوبار وقت نکالنا بھی نقش کوکن کے کارکنان اور ہمدردان کی محبت کی آزمائش ہوگا۔ بہتر صورت یہ ہوگی کہ جو بیسٹ ٹیچرز اور بیسٹ اسٹوڈنٹس منتخب ہوئے ہیں نیز سلور جوبلی اساتذہ کی فہرست جب آپ کے پاس پہنچ جاتی ہے تو ان لوگوں سے قبل از وقت رابطہ قائم کرکے ان کے کیریئر کی تفصیلات مع تصاویر حاصل کی جائیں اور انہیں شائع کرکے جلسہ میں تقسیم کیا جائے۔ ایسا کرنے سے آپ کا وقت بھی بچیگا اور حاضرین کی تشنگی باقی نہیں رہے گی ہو سکے تو صاحبِ صدر، مہمانِ خصوصی، دیگر مہمانان اگر ہوں نیز کفالت کرنے والی شخصیتوں سے متعلق بھی معلومات شائع کی جائے ؎

یہ ایک خصوصی ضمیمہ ہوگا اگر آپ کا بجٹ اجازت دے تو پرچہ کی اگلی اشاعت کے ساتھ اسے تمام خریداروں کے نام ارسال فرمائیں یا کم از کم کوکن کے تمام اردو ہائی اسکولوں کو یہ ضمیمہ ضرور بھیجیں۔ یہ ایک Document بن جائیگا۔ آئندہ آپ کے لئے کام آسکتا ہے۔

نقش نواز عثمان بدرالدین ہلدے بوریولی

؎ آپ کی تجویز کے لئے بہت بہت شکریہ۔ گزشتہ سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ ہم نے اس نہج پر کام کیا ہے مگر اس میں دشواری یہ ہے کہ لوگ پوری طرح اور بر وقت تعاون نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر جناب A جناب B، جناب C اور جناب D صاحبانِ اعزاز ہیں۔ ہم نے ان سے تفصیلات طلب کیں۔ ABD نے تعاون کیا ہم نے وہ معلومات شریکِ اشاعت کی جناب "C" نے نہیں بھیجی لہٰذا ان کے تعلق سے کچھ لکھا نہیں گیا صرف جلسہ میں زبانی حساب وکتاب ہوا۔ صاحبِ موصوف کو اپنی کوتاہی یاد ہے لہٰذا وہ خاموش رہے مگر ان کے حواریوں نے اسے ISSUE بنا کر ہم پر ظلم کیا ہم نے اس سلسلہ میں خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔ (ادارہ)

★ آپ کا خبرنامہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ گرچہ کہ نقش کوکن کی ابتدا انفارمیشن بیورو سے ہوئی ہے مگر آپ بخوبی جانتے ہیں کہ چونتیس سال تو بہت بڑا عرصہ ہے یہاں صبح و شام میں کئی انقلابات آتے ہیں اور ترقی کی کئی منازل طئے ہوتی ہیں۔ کوئی پیدا ہوا، کوئی فوت ہوا، کسی کا نکاح ہوا یہ خبریں اتنی باسی ہو کر یہاں پہنچتی ہیں کہ بس کیا کہیں یوں لگتا ہے کہ مردہ دوبارہ زندہ ہو کر پھر فوت ہو گیا ہو۔ آج آنا فانا ساری

نقش کوکن

دُنیا میں خبریں پہنچ جاتی ہیں آپ قوم کا معیار بلند کرنے کے لئے پرچہ شائع کر رہے ہیں تو اس قسم کی خبروں کو قطعی بند کیجئے[1]

(مولوی) عبدالمنعم نظیر (لندن)

---

[1] یہ سچ ہے کہ کوکن میں کوئی حادثہ پیش آیا اور خبر دینے والے نے آپ کو خبر دی تو صبح سے شام نہیں بلکہ دوپہر تک وہ خبر لندن والوں میں عام ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہاں مواصلات کا نظام بہت تیز ہے مگر نقش کوکن کے قارئین صرف انگلستان و امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں ہی نہیں گاؤں کھیڑے میں بھی ہیں۔ جو خبر آپ کو ایک گھنٹہ میں مل وہ جائے حادثہ سے قریبی گاؤں تک پہنچنے میں کبھی ہفتہ لگ جاتا ہے۔ اور آجکل نفسا نفسی کا یہ عالم ہے کہ رشتہ دار کے رحلت کی خبر لوگوں نے نقش کوکن میں پڑھی اور پُرسہ دینے والے عزیز کے ہاں جا پہنچے۔ پیدائش کی خبریں نقش کوکن میں نہیں چھپتی یہ آپ نے غلط لکھا ہے ہاں شادی بیاہ کی خبریں چھپتی ہیں مگر وہ بھی بطور اشتہار۔ آپ صرف قوم کا معیار دیکھ رہے ہیں ہمیں قوم کا (بالخصوص قارئین کا) مزاج بھی دیکھنا پڑتا ہے

خبرنامے میں حادثات، سانحۂ ارتحال اور شادی بیاہ کی خبریں بھی اتنی ہی ضروری ہیں جتنی کامیابیاں، مجلسوں کا انعقاد یا تعلیمی ترقی کی رپورٹ۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ نقش کوکن ادبی پرچہ نہیں ہے بلکہ انفارمیشن بلیٹن ہے۔

[2] خبریں دیر سے شریکِ اشاعت ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ نامہ نگار مہینے کے دس بارہ تاریخ کو ہونیوالے حادثہ کی اطلاع ۲۲ یا ۲۵ تاریخ کو دیتے ہیں تب تک پرچہ زیرِ ترتیب کتابت کے مرحلہ سے گزر کر طباعت میں پہنچ جاتا ہے لامحالہ وہ خبر اگلی اشاعت میں یعنی مہینہ بھر بعد شائع ہو جاتی ہے ــــ ⁂ (مدیر)

★ کوکن کے علاقہ کی مختصر مگر جامع معلومات اور تعلیم کی اہمیت کے مدنظر معلوماتی مضامین سے آراستہ یہ رسالہ ہم کوکنی بھائیوں کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے یہاں اردو کے دوسرے رسالے ہونے کے باوجود اس رسالہ کا شدت اور بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ برائے کرم اسے وقت پر سپرد ڈاک کیا کیجئے۔ ..

محمد شریف بڑے

دوحہ ـــــ قطر

کوکن ریلوے : کوکن کا علاقہ
پہاڑی سلسلوں کے درمیان واقع ہے۔
ایک طرف پہاڑیاں اور دوسری
طرف ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اس
علاقہ میں لوگوں کی آمدورفت کا ذریعہ
کشتی اور موٹر بسیں تھیں چنانچہ
ایسے پُرخطر اور پُرپیچ سنگلاخ
چٹانی سلسلوں میں ریلوے لائن
بچھانے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ اس
پروجیکٹ کو کوکن ریلوے کارپوریشن
لمیٹیڈ نام دیا گیا۔ اس منصوبہ کے تحت
کوکن ریلوے کارپوریشن نے ٦ سال
قبل منگلور تا مڈگاؤں اور ساونت
واڑی تا ممبئی ریلوے لائن بچھانے
کا کام شروع کیا تھا۔
خشکی میں تو ریلوے لائن
بچھانا آسان ہے لیکن سمندر میں
راستہ بنا کر اس پر ریل کی پٹریاں
نصب کرکے
بچھانا کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ پھر
اس ریلوے لائن کو بچھانے میں پہاڑی
سلسلہ بھی حائل تھے۔ ان پہاڑیوں کا
سینہ چاک کرکے جدید ترین آلات سے
سرنگیں بنائی گئیں۔ جن سرنگوں کی
لمبائی ٢ کلومیٹر ہے اس میں جگہ بہ جگہ
صاف تازہ ہوا کی آمدورفت کے لئے
وینٹی لیشن بنائے گئے ہیں۔ سرنگوں کے
اندر درجۂ حرارت کو کنٹرول کرنے کیلئے
ٹنل کنٹرول روم تعمیر کئے گئے ہیں۔ پہاڑوں
میں ۸۸ سرنگیں بنائی گئی ہیں۔ ان میں
کاربوڈے سرنگ ٦٫۵ کلومیٹر لمبی
سرنگ ہے۔ پہاڑی ندیوں۔ دریاؤں
اور سمندری راستہ پر مجموعی طور پر ١٦٩
بڑے اور ١٦٢٠ چھوٹے پل بنائے گئے
ہیں۔ دونوں سیکٹروں میں ۵۳ ریلوے
اسٹیشن بنائے ہیں۔ ممبئی کو کوکن علاقہ سے
جوڑنے والی یہ ریل فن انجنیرنگ کا شاہکار ہے۔۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن

ممبئی میں مقیم IRF کے تحت
دعوتِ اسلامی کا کام کرنے والی
ladies wing مستورات کے
ساتھ اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ
الحمدللہ۔ دسمبر ٩٧ کے ماہ کو انہوں
نے بڑی کامیابی کے ساتھ استقبال
رمضان کے طور پر منایا۔ جس میں
انہوں نے کئی تربیتی پروگرام، لیکچرز
گروپ ڈسکشن، کوئز کمپٹیشن، تقریری
مقابلے، قرأت اسلامک اسکٹ،
سمینار وغیرہ منعقد کئے۔ ان تمام
پروگرامس میں الحمدللہ کئی مسلمان
اور غیر مسلم بہنوں نے شرکت کی۔ جس کے
سبب ایک طرف جہاں مسلمان بہنوں کو
ماہِ رمضان المبارک کی اہمیت، صحیح
طریقہ صوم وصلوٰۃ اور اس کی برکتوں
اور رحمتوں سے آگاہی ہوئی وہیں
غیر مسلم بہنیں اسلام کے دلکش اور روح
کو بیدار کرنے والے، دل کو چھو لینے والے
طریقۂ زندگی سے بے حد متاثر ہوئیں۔
اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ بہنوں کی اس
جدوجہد کو قبول فرمائے اور تبلیغِ اسلام
میں ان کو نصرت عطا فرمائے (آمین) اس
کے علاوہ تمام بہنوں سے ہماری یہ گزارش
ہے کہ IRF میں ہر پیر کے دن اُردو میں

ہر سنیچر کے روز انگریزی میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان اسلامی مجالس میں شرکت کریں اور دین اسلام کو بہتر طور پر سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور اسے دوسرے تمام لوگوں تک پہنچانے میں تعاون فرمائیں۔۔۔

نقش کوکن صرف ایک پرچہ نہیں رہا بلکہ ایک تحریک بن گیا ہے۔

پروفیسر دلوی کو سائنس میں ڈاکٹریٹ

ڈاکٹریٹ: مہاراشٹرا کالج آف آرٹس، سائنس اور کامرس کے استاد پروفیسر اکبر عبداللہ دلوی کو حیاتیات اور نباتات کے شعبہ میں ممبئی یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی ہے۔ ڈاکٹر دلوی کے اپنے تحقیقی مقالہ میں دور بلیغی جراثیم اور دماغی نظام پر مقناطیسی اثرات پر پہلی بار تحقیق منظر عام پر آئی ہے۔ سائنسی حلقوں میں اس تحقیقی کام کو بڑی اہمیت دی جارہی ہے۔

ڈاکٹر اکبر دلوی مہاراشٹرا کالج کے شعبۂ حیاتیات میں گزشتہ بارہ سال سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا مقالہ ڈاکٹر پی۔ وی۔ پردھان، وائس پرنسپل رام نرنجن جھنجھن والا گھاٹ کوپر ممبئی کی زیر نگرانی مکمل کیا ہے۔۔۔

پڈگھا میں بین المدارس نعت خوانی مقابلہ۔۔

پچھلے مہینہ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹیز ہائی اسکول پڈگھا بورولی ضلع تھانہ میں بین المدارس مقابلۂ نعت خوانی زیر صدارت شکیل الرحمٰن علیگ ایم اے منعقد ہوا، نظامت کے فرائض رفیع انصاری نے انجام دیئے۔۔۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے معروف شاعر قیصر الجعفری، منظور الحق اعظمی مجاہد آزادی سرفراز آرزو مدیر روزنامہ ہندوستان ممبئی سماجی خدمتگار شاکر سوپاروی، عبدالصمد کھوت، پروفیسر اکبر صاحب اور دیگر معززین نے شرکت فرمائی۔۔۔

مہمانوں کو اسکول کے چیرمین ناصر ملا صاحب کے ہاتھوں تحفے پیش کئے گئے اور اس بین المدارس نعت خوانی مقابلہ میں جج کے فرائض محمد عارف خان، شاکر سوپاروی اور حفظ الکبیر نے انجام دیئے جبکہ محمد شفیع ناڈکر صاحب اور محمد عارف خان صاحب نے شیلڈ پیش کی۔ جونیئر گروپ کا پہلا انعام، عمر محمد ابراہیم انصاری دوسرا انعام انصاری اختر حسین عبدالخالق، اور تیسرا انعام غازی فرح کوثر رفیق احمد کو دیا گیا۔۔۔ حوصلہ افزائی کا انعام اصیلہ کریم اللہ مومن اور مس دفا عثمان ملا کو دیا گیا۔۔۔ سینئر گروپ کا پہلا انعام کاشف عبدالستار بلیرے دوم ہنوارے محمد خلیل رفیق احمد، سوم نازلہ کریم اللہ مومن حوصلہ افزائی کا انعام ساجد شمس الدین پٹھان اور رزین اشفاق سوسے کو دیا گیا۔ پرنسپل انصار اللہ شجھول کا شکریہ ادا کیا۔ بیرونی حضرات کیلئے ظہرانہ کا انتظام کیا گیا تھا اور رات کو ناصر ملا صاحب کے دولتکدے پر خصوصی مہمانوں کے لئے عشائیہ کا خاص اہتمام تھا۔

سکریٹری: کے ایم ای سوسائٹی ہائی اسکول پڈگھا (بورولی)۔۔

Renewal
جہاں تک ہوسکے تجدید خریداری اسطرح کیجئے کہ مدت دسمبر میں ختم ہو۔

جشنِ مومن محی الدّین :

"مومن انصاری برادری کی تہذیبی تاریخ" "تاریخ کوکن" "تذکرۂ دیوان شاہ" اور اردو انگریزی اور فارسی میں متعدد مقالات و مضامین کے مصنف ڈاکٹر مومن محی الدین صاحب کے اعزاز میں انجمن ترقی اردو (ہند) شاخ مالیگاؤں اور ادارہ "بیباک ویکلی" کے زیرِ اہتمام "جشن مومن محی الدین" کا انعقاد ہوا۔ صدارت حیدر بھائی نورانی صاحب نے فرمائی۔ اس موقع پر ایک سووینیر "نقشِ مومن" کا اجرا بدست مفتی محمد اسماعیل صاحب ہوا۔ جشن مومن محی الدین کمیٹی، مالیگاؤں، بھیونڈی کی جانب سے ڈاکٹر مومن محی الدین کی خدمت میں ایک لاکھ روپے کا کیسۂ زر بدست صدر جلسہ جناب حیدر بھائی نورانی صاحب پیش کیا گیا۔

حمد و ثنا کے بعد تہذیب ہائی اسکول کی طالبات نے خیر مقدمی سما گیت گایا۔ جشن کمیٹی کے صدر پروفیسر حفیظ انصاری نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور ہارون بی اے نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ تہذیب ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر اسحٰق خضر نے ڈاکٹر محی الدین کو تفویض کردہ سپاس نامہ پڑھ کر سنایا۔ پونہ سے آئے ہوئے بشیر احمد انصاری نے کہا کہ بمبئی یونیورسٹی سے تین گولڈ میڈل حاصل کرنیوالے، صدر جمہوریہ ہند سے ایوارڈ پانے والے اور متعدد مقالات و مضامین کے مصنّف کی عظیم الشان خدمات کا اعتراف ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مومن کے حسبِ منشا ہم نے پونہ میں دکن انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ اہتمام ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا ہے، جس کا الحاق پونہ یونیورسٹی سے ہے۔ اردو کے پی ایچ ڈی مقالے اس کی معرفت ہی یونیورسٹی میں داخل کئے جائیں گے۔ ۞۞

شیخ احمد وانکھڑے منتخب

چپلون (ضلع رتناگری) نگر پریشد کے انتخاب میں یہاں کے معروف سماجی کارکن اور اعلیٰ درجہ کے منتظم جناب شیخ احمد وانکھڑے نائب صدر کے طور پر بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔

جناب شیخ احمد وانکھڑے متوطن بہادر شیخ چپلون تعلقہ مسلم سماج کے صدر ہیں اور دیگر کئی تعلیمی اور فلاحی تنظیموں میں عہدیدار ہیں۔ وانکھڑے صاحب موصوف کے انتخاب کے بعد لوگوں میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ ۞۞

ڈاکٹر محبوب راہی کو انعام

شاعر و ادیب ڈاکٹر محبوب راہی کو ان کے تازہ شعری مجموعہ "پیش رفت" کو انکو رساہتیہ پریشد شاخ درشم نے پہلے انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر محبوب راہی نے اپنی تمام مطبوعات پر ملک کے کئی اکیڈمیوں سے انعامات حاصل کئے ہیں۔ "پیش رفت" کو اس سے قبل مہاراشٹر اور بہار کی اردو اکیڈمیاں انعام سے سرفراز کر چکی ہیں۔ ۞۞

انجمن شیر پوردھن کے سلور جوبلی مقابلے :

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شیر پوردھن کا سلور جوبلی کا جلسہ تقسیم انعامات داستاد السامت انٹرنیشنل کارپوریشن کے روحِ رواں انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر عالی جناب غلام محمد پیش امام صاحب کی

صدارت نیز کوکن بنک کے سابق چیرمین عالی جناب علی ایم شمسی کی موجودگی میں بڑے تزک و احتشام سے ہوا۔

اس جشنِ سیمیں میں سالِ گزشتہ ایس ایس سی امتحان میں پورے مہاراشٹر میں اوّل آنے والے تنویر عثمان منیار نیز اسکول ھٰذا کے تمام اساتذہ کا شال دے کر اعزاز کیا گیا۔ اس وقت کوکن بینک کی نائب چیرمن محترمہ ریحانہ انڈرے صاحبہ بھی موجود تھیں۔ تنویر منیار کے ہاتھوں کمپیوٹر کلاس کا افتتاح کیا گیا اور صدر محترم کے ہاتھوں اسکول میگزین "ساحل" کا اجرا کیا گیا۔ چیف گیسٹ اور صدر محترم کے ہاتھوں انعامات واسناد تقسیم کیے گئے۔

اسکول ہٰذا کے سالانہ اسپورٹس میں ییلو ہاؤس ۱۷۵ پوائنٹس کے ساتھ اوّل رہا۔ کیپٹن فیاض مظہر آرائی۔ عظمیٰ زاہد لانبے کو شیلڈ دی گئی۔ ابن الحمن۔ مومن جاوید کمال الدین۔ بنت الحمن۔ سمیّہ عبدالرشید قاضی۔ سوشل ورکر۔ لبنیٰ شاہنواز کھکر۔ منتخب ہوئے۔

(مراسلہ نگار: شادیہ اقبال آرائی شری وردھن)

⁂

دینی مدرسہ کے لئے

عرصہ چار سال سے کوکن کے ضلع رتناگری، تعلقہ گوہاگر میں بمقام شرنگاری میں ایک دینی مدرسہ مدرسہ قاسم العلوم شرنگاری کے نام سے قیام پذیر ہے۔ گیارہ بچے اب تک حافظِ قرآن ہو چکے ہیں اور اکثر بچے اگلی تعلیم کے لئے مدرسہ حسینیہ عربیہ شری وردھن میں داخل ہوئے ہیں۔

ایک بہت ہی چھوٹی سی پرانی عمارت ہے جس میں بچوں کا تعلیم، قیام و طعام کا انتظام ہے۔ نئی عمارت کی تعمیر جاری ہے جس میں تقریباً نو لاکھ روپئے کا (آر سی سی) کام ہو چکا ہے۔ بقیہ کام باقی ہے مخیر حضرات عطیہ دیکر اور امداد فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ منی آرڈر چیک یا نقد رقم مندرجہ ذیل پتے پر روانہ کریں۔ مدرسہ قاسم العلوم شرنگاری مقام پوسٹ اشرنگار تلی تعلقہ: گوہاگر ضلع: رتناگری۔

اپیل کنندہ: علی میاں سلیمان
صدر مدرسہ قاسم العلوم شرنگاری
ضلع رتناگری۔

⁂

⁂

ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، مروڈ میں جلسہ:

نقش کوکن کے مدیرِ اعلیٰ جناب (ڈاکٹر) عبدالکریم نائیک اور ممبئی کی ایک مخیر اور علم دوست ہستی جناب عبدالغنی اطلس والا کی مروڈ میں آمد پر ۲۷ دسمبر ۹۷ء کو ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ان حضرات کے علاوہ صدر انجمن اسلام جنجیرہ، جناب غلام محمّد پیش امام، خصوصی مہمانان، معروف سماجی کارکن جناب فضل شاہ، نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم احمد سندلکر اور مروڈ جنجیرہ و اطراف کی مدعو معزز ہستیوں کی آمد پر انسٹی ٹیوٹ میں زیرِ تعلیم طلباء نے گارڈ آف آنر دیا۔ پھر مہمانان نے انسٹی ٹیوٹ کے مختلف شعبوں کا دورہ کیا۔ الیکٹریشن فائنل ٹریڈ کے انسٹرکٹر جناب یوسف امام خان نے مہمانان کا خیر مقدم کیا۔ انجمن اسلام جنجیرہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کمیٹی مروڈ کے چیرمین و انجمن اسلام جنجیرہ کے اعزازی جنرل سکریٹری جناب مشتاق احمد درزی نے مہمانان کا تعارف کرایا اور گلپوشی کی

صدرِ جلسہ جناب غلام محمد پیش امام نے صدارتی خطبہ دیا۔ بعد ازاں میکانک موٹر وہیکل ٹریڈ کے انسٹرکٹر جناب اختر علی ایم سیّد نے شکریہ ادا کیا۔ جلسے کی نظامت کے فرائض الیکٹریشن انسٹرکٹر جناب شاہد حسن کلاب نے انجام دئے ۔۔۔ ٭٭٭

کوکن یوتھ فیڈریشن کا جلسہ

کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے زیرِ اہتمام مہاراشٹر کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے مسلمانوں کا ایک مشاورتی جلسہ گزشتہ مہینہ خلافت ہاؤس میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت فیڈریشن کے صدر ایڈوکیٹ فقیر محمد ٹھاکور نے کی۔ اس موقع پر کلیان، ممبئی، ستارا، کوکن، چپلون، رتناگری، تھانے وغیرہ سے آئے ہوئے مندوبین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اعجاز راؤت جنرل سکریٹری کوکن یوتھ فیڈریشن کی خیر مقدمی تقریر کے بعد سلمان ماہمی مدیر فوزان نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کی زبان اور اس کی تہذیب و ثقافت سے نقش کوکن قربت رکھنے کے باوجود مسلمانانِ مہاراشٹر سیاست میں دن بدن اجنبی ہوتے جارہے ہیں جبکہ اس خلا کو وہ لوگ پُر کر رہے ہیں جن کے سامنے اپنا سیاسی مفاد ہے۔ ہر الکشن میں یہ طبقہ اپنی سیاسی وفاداریوں کو تبدیل کرکے مسلمانوں میں اختلاف انتشار بھی پیدا کر رہا ہے۔ سیاسی اغراض کے اس منظر نامے میں ہمیں متحد ہو کر کام کرنے کے لئے آگے آنا چاہئے۔

اس جلسہ میں ممبئی سے انور سادات، ایڈوکیٹ عباس ہٹیاگر کلیان سے مسعود پیش امام (مدیر انگریزی ویکلی بریک) جمیل احمد قاضی (تھانے) مشتاق اوکئے (رائیگڈھ) نظام قاضی (ستارا) علیم پٹھان (چپلون) رفیق پردیسی، امتیاز کونڈکری وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرکے فیڈریشن کی ضرورت پر زور دیا۔ بعد اتفاق رائے سے ہر ضلع کا دورہ کرکے شاخوں کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ اعجاز راؤت کے شکریہ اور ظہرانے کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے روز مراٹھی پترکار بھون (ممبئی آزاد میدان) میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ایڈوکیٹ فقیر محمد ٹھاکور، مشتاق اوکئے، ڈاکٹر ایم اے عزیز، اعجاز راؤت، انور سادات وغیرہ نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے گاؤں دیہات میں کروڑوں مسلمان رہتے ہیں لیکن ان کے مسائل کو حل کرنے کی کسی کو فکر نہیں ہے۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن نے اضلاع مہاراشٹرا میں اپنی شاخیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔۔۔ ٭٭٭

روہا میں مسلم خاتون کی کامیابی

رائیگڈھ ضلع میں روہا میونسپل کونسل کے چناؤ میں پہلی مرتبہ کانگریس کی خاتون امیدوار انجم نثار ایرونکر کو کامیابی ملی ہے۔ روہا نگر پالیکا کی تاریخ میں ایک مسلم خاتون کے صدر بلدیہ کی کرسی پر رونق افروز ہونے سے اقلیتی فرقہ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ صدر بلدیہ کے چناؤ میں شیوسینا کی امیدوار شریمتی سکپال نے بھی پرچہ نامزدگی داخل کیا تھا مگر بھاجپا نے مسلم خاتون کی حمایت کا اعلان کیا جس کی وجہ سے شریمتی سکپال نے اپنا نام واپس لیا اس طرح انجم نثار کو بلا مقابلہ صدر بلدیہ منتخب قرار دیا گیا۔۔۔

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ

ضلع رائے گڈھ: کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ نے جس کے عہدۂ صدارت پر جناب علی ایم شمسی فائز ہیں اور نظامت کا بار جناب عبدالوہاب دھنسے صاحب سنبھالے ہوئے ہیں۔ ۲۸؍ دسمبر ۹۷ کو وڈی پر (ضلع رائے گڈھ) میں اپنا چوتھا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ صبح دس بجے دستوری اعتبار کی میٹنگ ہوئی اور ظہرانے کے بعد جلسہ عام ہوا جس میں ضلع بھر میں S.S.C اور بارہویں کے امتحان اوّل اور دوم نمبر پانیوالے طلبا و طالبات کو اسی طرح گریجویشن کامیاب کرنیوالوں کو توصیفی اسناد و انعام دیکر نوازا گیا۔

یونٹ کے صدر جناب علی ایم شمسی صاحب کی صدارت میں منعقدہ جلسۂ عام میں ممبئی یونیورسٹی میں صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر یونس اگاسکر نے جلسہ کا افتتاح فرمایا یونٹ کے چیئرمین اور یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کے پرنسپل شبیر شیلوتری صاحب نے حاضرین کا استقبال فرمایا اور یونٹ کے اراکین نے یکے بعد دیگرے مہمانوں کی گلپوشی فرمائی۔ نقش ثانی بہتر از نقش اول کے مصداق یونٹ کا یہ چوتھا سالانہ جلسہ مقررہ وقت پر شروع ہوا اور مدعو مہمانان بھی سبھی شریک محفل ہوئے البتہ محترمہ نجمہ قاضی صاحبہ شریک نہ ہو پائیں۔

ڈاکٹر اگاسکر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مرولڈ سے آئے ہوئے جناب مشتاق درزی، وسو سے جناب غلام محمد ملبیل، نقش کوکن کے کیپٹن فقیر محمد مستری، ممبئی سے محترمہ ڈاکٹر میمونہ دلوی، شریوردھن سے جناب محمد علی سرکھوت وغیرہ نے اظہار خیال کرنے کے بعد مہمانان خصوصی جناب غلام محمد پیش امام اور محترمہ ریحانہ اندرے صاحبہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جناب علی ایم شمسی صاحب نے دلپذیر خطبۂ صدارت اور سکریٹری صاحب کے اظہار تشکر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ میں قرب وجوار سے کثیر تعداد میں لوگوں نے آکر اسی یونٹ کے تئیں اپنی محبت اور یونٹ کی کارگزاریوں میں اپنی دلچسپی کا ثبوت دیا ان میں مہاڈ کے جناب ابراہیم تلح جناب شفیع پورکر، امبیت کے ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر، سائی کے جناب عبداللہ کھیرٹکر، مہاپرل کے جناب علی میاں مقدم (ایکالو) سندیری کی محترمہ سلمٰی حسوارے وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

یونٹ نے ضلع رائے گڈھ میں خاصی مقبولیت حاصل کی ہے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنا دائرۂ عمل وسیع کرے اور ضلع رتناگری کے ارباب حل وعقد اور علم دوست حضرات سے مل کر وہاں اپنی سرگرمی کا آغاز فرمائے۔

یونٹ نے ایس ایس سی امتحان میں ضلع کے ہر ہائی اسکول میں سرفہرست رہنے والے ۲۵ طلباء و طالبات کو اور بارہویں کے امتحان میں سرفہرست رہنے والے ۱۳ طلباء و طالبات کو سند امتیاز اور انعام عطا کیا اسی طرح رائے گڈھ ضلع کے رہنے والے میڈیکل انجینئرنگ اور دیگر گریجویشن کی سند حاصل کرنے والے ۷ طلباء و طالبات کا اعزاز اور استقبال فرمایا۔ یہاں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے بے حد افسوس ہوتا ہے کہ بیشتر طلباء اور صاحبان اعزاز جلسہ میں حاضر نہیں ہوئے اور اس طرح نہایت جانفشانی اور عرق ریزی کے ساتھ قوم کی نئی نسل کی ہمت افزائی اور قدر کرنیوالے جذبہ کی ناقدری ہوئی ہے۔ بچوں کے والدین اور اساتذہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

ایچ ایس سی امتحان میں ضلع بھر میں کثیر ترین نمبر (۵ء۷۷ فیصد) حاصل کرنے والے مجندار جونیئر کالج کے طالبعلم ماسٹر عمران صدیق تاج کو ماسٹر آف کوکن اور یعقوب بیگ جونیئر کالج پنویل کی طالبات سمیّہ عبدالمجید گھوے اور نیلوفر احمد انعامدار (۸۵ فیصد) کو مس کوکن کے خطاب سے نوازا گیا۔ ایس ایس سی امتحان میں ضلع بھر میں سرفہرست رہنے والے انجمن خیر الاسلام گوریگاؤں کے طالبعلم ذاکر حسین ساجد انصاری (۸۵ء۲ فیصد) کو ماسٹر آف کوکن اور سوشل سوسائٹیز مور بہائی اسکول کی طالبہ انجم بانو عبدالسلام گالسولکر (۸۷ء۶ فیصد) کو مس کوکن کا خطاب دیا گیا۔ جلسہ میں یونٹ کے چیئرمین جناب شبیر شلوتری کی ۲۵ سالہ تدریسی خدمات، محترمہ سلمہ حسوارے آدرش شکشکا اور ڈاکٹر یونس اگاسکر کو ممبئی یونیورسٹی میں شعبۂ اردو کے سربراہ کی حیثیت سے تقرری پر شال پہنا کر استقبال کیا گیا — ∴

پولس والوں کو ہفتہ واری چھٹی

ڈائرکٹر جنرل پولس اروند انعامدار نے ہفتہ میں ایک روز پولس والوں کو چھٹی دینے کا اعلان کیا ہے۔ گزشتہ کئی برسوں سے پولس والوں کے ذریعے مسلسل ڈیوٹی سے اوب کر ٹینشن میں رہنے کے واقعات ہو رہے تھے۔ آخر وہ بھی تو انسان ہیں۔ ان کی بھی تو خاندانی زندگی ہے۔ یوں تو ملک بھر میں سب سے زیادہ اگر کوئی سرکاری ملازم لعن طعن اور نکتہ چینی کا شکار ہوتا ہے تو وہ پولس والا ہی ہے۔ اعلیٰ پولس حکام کی جھڑکیاں سیاسی لیڈروں، سوشل ورکروں، وزیروں اور عوامی نمائندوں کے غیض و غضب کا بھی انہیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اروند انعامدار ایک فعال پولس آفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے ماتحتوں کی پریشانیوں کو سمجھا اور ان کا ایک بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے اس سے نہ صرف پولس اسٹاف کو ایک مستقل پریشانی اور ذہنی تناؤ سے چھٹکارا ملے گا بلکہ وہ مزید چاق و چوبند رہ کر اپنی ڈیوٹی انجام دے سکیں گے۔ اب یہ توقع بجا ہے کہ پولس والے عام آدمی کے ساتھ اپنے بہتر سلوک کا ثبوت دیں گے — ∴ — ∴ — ∴

طبیّہ کالج ممبئی

انجمن اسلام ممبئی کے زیر اہتمام قائم اداروں میں طبیہ کالج اینڈ ہاسپٹل ایک ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ طب یونانی کے اس مایۂ ناز ادارے میں وقتاً فوقتاً فن طب کو اجاگر کرنے کے لئے مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے رہے ہیں۔ ۹۷ء کے ابتدا میں سینٹرل کونسل آف انڈین میڈیسن کا انتہائی کامیاب ورک شاپ منعقد ہوا۔ طب یونانی کے syllabus اور curriculum پر دو روز تک مذاکرات کا دور جاری رہا۔ نومبر ۹۷ء کے اواخر میں طبیہ کالج کے جملہ اسٹاف اور طلبا ربانیہ کرلا کمپلیکس میں تبلیغی اجتماع میں عوام کی خدمت میں تن، من، دھن سے مصروف رہے اور تقریباً ۵ ہزار اشخاص کو طبی راحت پہنچانے کی کوشش کی۔ ماہ دسمبر ۹۷ء میں اس کالج میں پہلا آل انڈیا یونانی انٹر کالجیٹ کمپٹیشن منعقد ہوا جس میں تقریری مقابلے، معلومات عامہ اور میڈیکل کوئز وغیرہ کے پروگرام شامل تھے۔ اس جلسے میں مختلف پروگراموں میں اول آنے والے طلباء کو ڈاکٹر جھنجھانہ والا ٹرافی دوسرے مقام پر آنے والے طالبعلم کو دہلوی ٹرافی اور تیسرا مقام حاصل کرنے والے طلباء کو C.M.S ٹرافی پیش کی گئی۔ مذکورہ بالا تینوں ہی جلسوں کی کامیابی کے لئے صدر ڈاکٹر جھنجھانہ والا ایگزیکیٹو چیئرمین ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی پرنسپل، اساتذہ مبارکباد کے مستحق ہیں

شاہ بھورمل جویلرس (ڈونگری) ممبئی ۹

عروس البلاد ممبئی کے مشہور علاقے ڈونگری جیل روڈ پر واقع مرچنٹ بلڈنگ کی دکان نمبر ۲ میں شاہ بھورمل جویلرس کا ایئر کنڈیشنڈ شوروم ہے جہاں گاہکوں کی پسند کے مطابق من چاہے زیورات ہر وقت تیار ملتے ہیں۔ شاہ بھورمل جویلرس کے مالکان پارس اور گھیور کے پرخلوص رویئے اور نگرانی میں لگ بھگ بارہ سالوں سے یہ شوروم گاہکوں میں خصوصی اعتماد قائم کئے ہوئے ہے۔ جو گاہک ایک مرتبہ یہاں سے زیورات خریدتا ہے وہ دوسری بار بھی یہیں آنا پسند کرتا ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ گاہک کو اعتماد ہوجاتا ہے کہ خریدا جانے والا زیور کسی بھی طرح کی ملاوٹ سے پاک ہے اور پھر کاریگری کا فن بھی اس انداز سے اپنا جادو جگاتا ہے کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

اگر کسی وجہ سے آپ شاہ بھورمل جویلرس کی دکان سے خریدے گئے زیورات فروخت کرنا چاہیں تو وہ بازار کے بھاؤ سے یہ زیورات خرید لیں گے۔ اس سبب اس دکان کی مقبولیت اب ڈونگری کے حدود سے نکل کر پوری ممبئی اور بیرون ممبئی پہونچ گئی ہے اور دور دراز سے خریدار یہاں آنا پسند فرماتے ہیں۔ شاہ بھورمل جویلرس حکومت سے منظور شدہ ایک بڑا اعتماد شوروم ہے جہاں کے زیورات پہن کر آپ منگنی/شادی پارٹیوں اور عید پر سب کی توجہ کا مرکز بن جائیں گے ——— ⁂

"دارالعلوم عزیزیہ میرا روڈ/ ممبئی میں داخلہ"

شہر کا دینی علمی/روحانی اور مرکزی ادارہ دارالعلوم عزیزیہ ۱۰ر شوال سے انشاء اللہ کھل جائیگا۔ قدیم طلبار کا وقت پر پہنچنا لازمی ہے حسب احوال محدود انداز میں صرف درجۂ عربی و فارسی/حفظ میں امدادی داخلہ دیا جا سکیگا۔ خواہش مند ذہین طلبار ضابطہ کا لحاظ رکھتے ہوئے داخلہ لے سکتے ہیں۔ خیال رہے کہ مدرسہ ھٰذا میں عربی کے ششم کلاس تک کی تعلیم ہے۔ ہر جماعت میں داخلہ مل سکتا ہے۔

المعلن: (مولانا قاری) مظہر عالم القاسمی
مہتمم دارالعلوم عزیزیہ نیا نگر میرا روڈ
ممبئی ۴۰۱۱۰۷ فون: ۸۱۱۱۶۴۴ ⁂

"اسلامی سربراہ کانفرنس"

تہران (ایران) میں ۹ سے ۱۱ر دسمبر تک منعقد شدہ ۵۵ اسلامی ممالک کی اسلامی سربراہ کانفرنس بحمد کامیاب رہی۔ تہران میں ایک دانشور اور مفکر محترم امیر علی زینالی سے فون پر رابطہ کے بعد مجھے پتہ چلا کہ اس کانفرنس میں تمام اسلامی ممالک نے (سوائے ترکی کے) اسرائیل کے ساتھ ہر طرح کے تعلقات ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اس کانفرنس کی خاص بات یہ رہی کہ دنیا کی تمام مسلم اقلیتوں اور ان کی عبادت گاہوں کے تحفظ کے لئے اقدامات پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلم ممالک کو سنی اور شیعہ اس فروعی تخیل سے بلند اٹھا کر انہیں دنیا کی بے انصافی اور ظلم وستم کے تمام خیبر فتح کرنے کی توفیق عطا کرے تاکہ شجر توحید کی بلند و بالا شاخیں پورے عالم پر سایہ فگن ہوں اور ۲۱ ویں صدی اسلام کی صدی ثابت ہو۔ آمین!

(نامہ نگار محمد سعید علی ٹونکی)
(دبئی)

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے ——— (ادارہ)..

درونِ ہند خریدار

جناب سجاد عبدالستار ماٹونکر۔ دہور
جناب افتخار نثار ماٹونکر۔ دہور
محترمہ آسیہ حنیف رکھانگی۔ ساناکرز
جناب اسلم اسماعیل خانزادہ۔ مروڈ جنجیرہ
جناب ظہور حسین قادری۔ مروڈ جنجیرہ
جناب عبدالصمد عباس حوالے۔ کھرسئی
جناب نظیر احمد فہیم ۔ مروڈ جنجیرہ
ڈاکٹر مختار دھنشے ۔ روہا
جناب محمود ابراہیم دلوی ۔ پنویل
جناب محمد ریاست علی تاج۔ حیدرآباد
ڈاکٹر فاتح سلطان ۔ میرارو ڈ
جناب عبدالشکور علی لابیے۔ ڈونگری ممبئی
جناب عبدالرحمٰن بھاردے۔ نیو پنویل۔
اردو اسکول ۔ دابھول تعلقہ مہاڈ
جناب محمد حسین عبدالرزاق پردیسی۔ تلا
اردو ہائی اسکول ——— تلا

اس کے علاوہ ڈاکٹر نظیر جوے نے اپنی جانب سے درج ذیل خریداروں کا زرِ مبادلہ ادا فرما کر نقش نوازی کا ثبوت دیا ہے ——

جناب دلاور حسن دیسائی۔ اکناڈ
ڈاکٹر بشیر کھوت ۔ کھیڈ
ڈاکٹر شوکت قاضی ۔ مہاڈ
ڈاکٹر عبدالغنی جوے۔ مراد پور
ڈاکٹر جاوید کھوت ۔ کرلا ممبئی
ڈاکٹر ظفر دلوی، محترمہ فیروزہ جوے کرلا، محترمہ فرزانہ منور جوے، کرلا وئی۔ محترمہ فاطمہ کاسکر پاک، جناب خالد مقادم ماپ،

ڈاکٹر قاسم وائی راؤت نے اپنی جانب سے درج ذیل خریداروں کا زرِ مبادلہ ادا فرما کر نقش نوازی کا ثبوت دیا۔

جناب افتخار کھکر۔ شری وردھن
ڈاکٹر محمد صالح راؤت ۔ مہسلہ ،
جناب آصف علی راؤت، ممبئی ۳
محترمہ زلیخا اسماعیل راؤت ، مورسہ
الیس ایس ہائی اسکول مورسہ، انجمن اسلام جنجیرہ ٹی ای اینڈ کالج ، مہسلہ
ڈاکٹر انڈرے ہائی اسکول ، بورلی پنچتن،
ڈاکٹر انڈرے ہائی اسکول ، شری وردھن
ڈاکٹر انڈرے ہائی اسکول ، راجپوری
ڈاکٹر انڈرے ہائی اسکول - دہیولی۔

بیرونِ ہند خریدار

جناب نور محمد بھاردے ۔ امریکہ
جناب این اے سولکر۔ انگلینڈ
جناب عبدالشکور ساونت ۔ جدّہ
جناب سید نثار قاسم قادری ۔ جدّہ
محترمہ سعیدہ عمر کاپڑی ۔ زامبیا، افریقہ

شادی خانہ آبادی

نیلوفر ساکھرکر ★ رفیق شرگاؤنکر

نوانگر ہرنئی کے متولی وگرام پنچایت کے ممبر جناب حسن میاں ہشام الدین ساکھرکر کی صاحبزادی نیلوفر کا عقد ممبئی کے جناب اسمٰعیل شرگاؤنکر کے صاحبزادے رفیق کے ساتھ ۲۴ دسمبر ۹۷ کی صبح انجام پایا۔

محسن بانکوٹی ★ شبانہ بانکوٹی

نوانگر ہرنئی کے مشہور و معروف گلوکار خصوصاً اناؤنسر جناب داؤد بانکوٹی کے نورِ چشم محسن بانکوٹی کا عقد جناب علی میاں بانکوٹی کی صاحبزادی شبانہ کے ساتھ مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۹۷ کی صبح انجام پایا۔ بڑی تعداد میں بانکوٹی صاحب کے چاہنے والوں نے آکر مبارکباد پیش کی۔

(عبدالغنی پاوسکر)

نیشنل ہائی اسکول لاٹون کی سائنسی نمائش میں کامیابی

لاٹون۔ منڈن گڑھ۔ رتناگری

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگری یا لونی نیو انگلش ہائی اسکول میں تعلقہ سائنسی نمائش میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

پرائمری گروپ (I)

۱۔ ساونت غزالہ عبدالحمید (ہفتم)
(اول تقریری مقابلہ)

۲۔ ولیلے اسماء محمد (ہفتم)
(اول تحریری مقابلہ)

(II) ۱۔ غزالہ عبدالحمید ساونت (ہفتم)
۲۔ ولیلے اسماء محمد (ہفتم)
۳۔ نازیب عبدالعزیز نگوڈکر (ششم)
(سائنس کوئیز مقابلہ میں اول انعام)

(III) ۱۔ نگوڈکر نازیب عبدالعزیز
(دوم سائنس ماڈل شیلڈ و سند)

(IV) تدریسی وسائل
پربلکر رضوان عبدالقادر (معلم) سند

(I) سیکنڈری گروپ

۱۔ قریشی نکہت جہاں قمر اعظم (ہشتم)
(دوم تقریری مقابلہ)

۲۔ خلفے تنویر عبدالحمید (ہشتم)
(اول تحریری مقابلہ)

(II) ۱۔ قریشی نکہت جہاں قمر اعظم (ہشتم)
۲۔ سید ہاشم عثمان (ہشتم)
۳۔ خلفے تنویر عبدالحمید (ہشتم)
(سائنس کوئیز مقابلہ میں اول انعام)

(III) ۱۔ تنویر عبدالحمید خلفے
۲۔ سید ہاشم عثمان
(سائنس ماڈل سند)

نقش کوکن

ہیڈاڈکر صاحب کا فون نمبر!

نقش نواز ایڈوکیٹ عباس ہیڈاڈکر جو ناٹری پبلک بھی ہیں الیکٹرانک ایکس چینج سسٹم کی وجہ سے ان کی رہائش گاہ کے فون نمبر بدل گئے ہیں نئے نمبر اس طرح ہیں۔

3778517 اور 3778781

واگھبوڑے اردو ہائی اسکول میں پالک شکشک سنگھ کا قیام

مورخہ ۲۴ دسمبر ۹۷ء ڈاکٹر ایم کیو دلوی واگھبوڑے اردو ہائی اسکول میں پالک شکشک سنگھ کا قیام عمل میں آیا میٹنگ کی غرض وغایت اور استقبال کے فرائض ہیڈ ماسٹر صاحب نے ادا کئے۔ بعد ازاں تعلیمی لائحہ عمل کے لئے ساتھ عہدیداروں کا تقرر عمل میں آیا۔

۱۔ صدر: جناب حسن میاں باوا ولیلے (ہیڈ ماسٹر)

۲۔ معاونان: ہشتم نہم اور دہم بالترتیب سید صاحب، جاوید صاحب اور نثار صاحب۔

۳۔ سرپرست: بالترتیب عمر قاسم شونکر، عبدالرزاق صابلے اور مریم بی حسن میاں صابلے (سرپنچ صاحبہ)

اس موقع پر دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھبوڑے (ممبئی) کے صدر جناب حسن رومانی اور سکریٹری قاسم بجلے موجود تھے۔ ساتھ ہی گاؤں کے علم دوست حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کرکے اپنی ملی بیداری کا ثبوت دیا۔۔

(نامہ نگار: جاوید اختر)

حج کمیٹی کا انتخاب نو

مرکزی حج کمیٹی کے چیئرمین جناب سلامت اللہ کو ۱۹۹۸ء کیلئے بھی چیئرمین منتخب کرلیا گیا ہے۔ ۶ر جنوری ۹۸ کو نئی دہلی میں وزارت خارجہ کے دفتر میں مرکزی حج کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں اتفاق رائے سے سلامت اللہ کو چیئرمین اور رضوان حارث اور علمدار رضوی صاحبان کو نائب چیئرمین منتخب کیا گیا۔

ممبئی اور اُرن کے درمیان لانچ سروس

ممبئی (بھاؤ کے دھکے) سے اورن (مورا) جانے کے لئے آخری لانچ رات ۹ بجے روانہ ہوگی۔ اس بات کا اعلان ممبئی فیری سروس کے سکریٹری علی میاں ساٹلے نے کیا ہے۔ اس طرح ریوس سے اورن کے درمیان بھی لانچ سروس شروع کر دی گئی ہے۔

ممبئی بھاؤ کے دھکے سے پہلی لانچ صبح ۷ بجے روانہ ہوگی۔ جب کہ مورا (اورن) سے پہلی لانچ صبح ۶ بجے ممبئی کے لئے روانہ ہوگی۔ اورن ریوس اور ممبئی کے درمیان تقریباً تیس ہزار افراد لانچ کے ذریعہ آمد و رفت کرتے ہیں ان کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے محکمۂ پورٹ کے وزیر رام داس کدم کی ہدایت پر لانچ سروس جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس سے بحری سفر کرنے والے مسافروں کی مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ؛؛

الطاف قاضی

گوندی / ٹرامبے حلقہ (ممبئی) کے سیاسی رہنما جناب الطاف ایم قاضی کو ایم آر سی سی آئی کی مجلسِ انتظامیہ کا اور حلقہ میں مائنارٹی سیل کا چیرمن منتخب کیا گیا ہے۔ موصوف سیاست میں قابلِ قدر عمل دخل کے ساتھ ہی اپنی سماجی خدمات کی بنا پر بھی حلقہ میں معروف ہیں۔

آپ بزم روشن جس کے زیر اہتمام دینی اور ادبی سرگرمیاں جاری ہیں، اس کمیٹی کے صدر ہیں۔ ان ادبی خدمات کے علاوہ آپ نے حلقہ میں تعلیمی خدمات بھی انجام دی ہیں جن میں بچوں کو داخلہ کی سہولیات فراہم کرنا اور درسگاہوں کا دورہ کر کے معیار تعلیم کو بلند کرنے پر زور دینا شامل ہے۔ آپ انجمن مسلمانانِ کوکن کے نائب خازن ہیں جس کے ذریعہ تعمیر مسجد میں آپ نے کافی تعاون کیا ہے۔

کوکن بنک کی اس حلقہ میں جب شاخ قائم ہوئی تو آپ اسی کی انتظامیہ کمیٹی کے رکن چنے گئے۔ موصوف نئی ممبئی کانگریس کمیٹی کی مائنارٹی سیل کے جوائنٹ سکریٹری بھی رہے ہیں۔ ؛؛

یک بابی ڈرامہ میں آدرش

ہائی اسکول: بزم ادب چپلون کی جانب سے

۲۸ دسمبر ۱۹۹۷ء کو منعقدہ رتناگری ضلعی سطح ڈرامہ مقابلوں میں آدرش ہائی اسکول کرجی تعلقہ کھیڈ نے سابقہ روایت کے مطابق امسال بھی شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔

گروپ اوّل میں "اندھیر نگری" ڈرامہ کو دوم انعام حاصل ہوا۔ اسی ڈرامہ میں بیسٹ ایکٹر کا خصوصی انعام لئیق احمد قاضی نے حاصل کیا۔ اس کے علاوہ تبریز پرکار، حسن چوگلے، شعیب پرکار، محسن شیخ فنکاروں نے ڈرامہ کو بے حد کامیاب بنایا۔

عام گروپ کے لئے ڈرامہ "آخری گھونٹ" فن کار گروپ کرجی نے پیش کیا۔ جس میں خاص طور پر اقبال سرکی اداکاری سے سامعین

بے حد محظوظ ہو گئے۔ نتیجہ یہ کہ عام گروپ کے تمام ڈراموں میں انہیں بیسٹ ایکٹرہُڈ "Best Actor" کے خصوصی انعام سے نوازا گیا۔ اس ڈرامہ میں حمید اللہ غورد، حبیب حمدولے، قیس حمدولے، افتخار چوگلے نے بھی اپنے فن کا اچھا مظاہرہ کیا۔

دونوں ڈراموں کے مصنف اقبال ٹیمل نے ہدایت کاری کے فرائض بھی بخوبی انجام دیے۔ معاون ہدایتکار کی حیثیت سے اقبال پرکار، راشد قادری، باشا ہنورے اساتذہ نے بے حد محنت کی۔

(مراسلہ نگار: عبدالمنان شیخ (معلم))

یہ ہونہار نوجوان جناب جمیل عبداللطیف پاؤسکر ہیں جنہوں نے جولائی ۱۹۹۷ء میں لندن گلڈ ہال یونیورسٹی سے اکنامکس میں فرسٹ کلاس بی اے آنرس کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی ہے۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس مضمون میں فی الوقت "دی یونیورسٹی کالج لندن" میں ایم، ایس، سی کی ماسٹر سند حاصل کرنے میں مصروف ہیں اللہ پاک ان کو اس مقصد میں کامیابی عطا کرے۔

آپ کی پیدائش دارالسلام تنزانیہ میں ۱۹۷۶ء میں ہوئی۔ اور دو سال کی عمر میں ۱۹۷۸ء میں یہ فیملی بلیک برن انگلینڈ میں آکر آباد ہوئی۔ اس لحاظ سے موصوف کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم یہیں مکمل ہوئی اور انہوں نے بلیک برن کالج سے اکنامکس، میتھمیٹکس، اور کمپیوٹر مضامین میں بی گریڈ سے اے لیول پاس کر کے مذکورہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔

موصوف کے والد محترم عبداللطیف پاؤسکر بھی تعلیم یافتہ شخص ہیں جو اسٹینڈرڈ بنک آف تنزانیہ میں فارن ایکسچینج اینڈ امپورٹ اور ایکسپورٹ انچارج کے عہدے پر فائز تھے۔ اور اسی بنیادی تجربات کی بنا پر مانچسٹر یو کے کی بنک آف کریڈٹ اینڈ کمرشل انٹرنیشنل (BCCI) برانچ میں یہی عہدہ تفویض کیا گیا تھا۔ جہاں پورے ۱۳ سال کی خدمات انجام دے کر فی الوقت سماجی کاموں میں مصروف ہیں۔ غالباً برطانیہ بھر میں مذکورہ بنک برانچوں میں اس عہدے پر فائز ہونے والے واحد کوکنی شخص ہوں گے۔

لطف کی بات موصوف کے دادا محمد احمد پاؤسکر ۱۹۱۸ء میں پہلی بار تنزانیہ مشرقی افریقہ میں آکر آباد ہوئے تھے وہاں سے اب تک ان کی تیسری نسل نے اپنے مادر وطن کا رُخ نہیں کیا ہے لہٰذا اگر ان کے خاندان کے حضرات موصوف سے خط و کتابت کرنا چاہیں تو راقم الحروف سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ہماری دُعا ہے اس ابھرتے ہوئے نوجوان کو باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے مقصد میں کامیابی و کامرانی نصیب کرے آمین۔ موصوف کا آبائی وطن پاؤس ضلع رتناگری ہے اور لندن میں مقیم ہیں۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یو کے)

نقش کوکن کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ رجسٹرڈ ٹرسٹ کی امانت ہے۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کا قابل قدر اقدام:

شہر میں روزانہ بیشمار نمائشیں منعقد کی جاتی ہیں لیکن پچھلے مہینہ جنوبی ممبئی کے علاقے ڈونگری ممبئی میں اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن اور ورلڈ اسلامک نیٹ ورک نے اسلامی کتب کی نمائش کا انعقاد کیا جن میں مختلف موضوعات پر لکھی گئیں کتابیں موجود تھیں۔ ورلڈ اسلامک نیٹ ورک میں ۸۵ / مختلف موضوعات پر انگریزی کتابیں نمائش میں رکھی گئی تھیں۔ جن میں وائس آف ہیومن جینٹس، اسلامک میڈیسن، چلڈرن اسٹوریز وغیرہ کتابیں شامل تھیں۔ اس نمائش کو دیکھنے کی غرض سے ایک بڑی تعداد میں لوگ آئے اور انہوں نے کتابیں بھی خریدیں۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن میں منعقدہ نمائش میں صرف قرآن مجید کے انگریزی تراجم نہیں تھے بلکہ دیگر مذاہب کی مقدس کتابوں کو نمائش میں رکھا گیا تھا۔ جن میں رگ وید، سام وید، یاجور وید، اتھروا وید، پران، اپنشید، مہابھارت، رامائن اور بھگوت گیتا کے ساتھ ساتھ بائبل کے تعلق سے مختلف نوعیت کی کتابیں نمائش میں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ سری گرو گرنتھ صاحب، دھما پاڑہ، قرآن مجید، حدیثیں وغیرہ رکھی گئی تھیں۔

آئی آر ایف نے کتابوں کے علاوہ مذہب کی تبلیغ کیلئے جدید ترین طریقے اختیار کرلئے ہیں جیسے ویڈیو کیسیٹوں، آڈیو سی ڈی اور سی ڈی آر او ایم کی نمائش بھی کی گئی جن میں مختلف مذاہب کی معلومات موجود ہیں۔

آئی آر ایف کی طرف سے بچوں کو بہتر انداز میں اسلامی تعلیمات اور معلومات سے آگاہ کرنے کیلئے کھلونے اور گیمس بھی نمائش میں رکھے گئے تھے۔ اس نمائش میں اسلامی گیمس، تعلیمی کھلونے، ڈرائنگ بک، اسٹڈی بکس، سوفٹ ویئر، اسلامی کمپیوٹر، آڈیو اور ویڈیو کیسیٹس اور قرآن مجید کے خصوصی تراجم بھی رکھے گئے تھے۔ بچوں کے لئے ایسے کھیل تھے جن کی مدد سے اسلامی ارکان اور دیگر عبادات کی معلومات دی گئی ہیں۔ ان گیمس میں جنت کی سیر، اسلامی بچوں کے لئے سانپ سیڑھیاں، حج کا سفر، اسلامی سوالات، اسلام کی حقیقت، عالم عرفہ، دنیا، پاکٹ ٹیلی ویژن، مسجد الحرام اور مسجد النبوی کا سفر اور دیگر معلوماتی کھیل موجود ہیں جن سے اسلامی تعلیم کو بڑی آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نے آسان اور جدید انداز میں اسلامی تعلیمات کو پیش کرنے کا طریقہ تلاش کرلیا ہے۔ جس کی وجہ سے بچوں میں دلچسپی پیدا ہوگی اور مذہب سے واقفیت بھی حاصل کرسکیں گے۔ یہ اہتمام "اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن" ڈونگری، نزد مسالہ والا ہال کے آڈیٹوریم میں کیا گیا تھا۔ اب تک ۸۲ کے چیئرمین ڈاکٹر ذاکر نائیک نے اپنی عالمانہ تقاریر کے ذریعہ دنیا بھر میں قرآنی تعلیمات اور اسلام و دیگر مذاہب کے تقابلی معلومات کی تبلیغ فرمائی ہے ——— ⁂

دینی معلومات کا امتحان

نیشنل ہائی اسکول لاٹون (منڈن گڑھ) رتناگری میں اسٹوڈنٹس ویلفیئر کمیٹی کے معرفت ۲۵ دسمبر ۹۷ کو عام معلوماتی دینیاتی امتحان اسکول ھٰذا کے صدر مدرس

نقش کوکن

...قمر اعظم صاحب کی زیر نگرانی عمل میں آیا۔ اس امتحان میں ہفتم تا دہم کل ۱۰۴ طلبہ وطالبات نے شرکت کی ان میں چھ طلبہ انعامات کے حقدار رہے جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

جونئیر گروپ

۱۔ قریشی تسنیم جہاں قمر اعظم (ہفتم) اوّل
۲۔ قریشی معظم اعظم اختر اعظم (ہشتم) دوم
۳۔ جوے سعیدہ موسیٰ (ششم) سوم

سینئر گروپ

۱۔ قریشی ناہید جہاں قمر اعظم (نہم) اول
۲۔ قریشی نکہت جہاں قمر اعظم (ہشتم) دوم
۳۔ خلفے تنویر احمد (ہشتم) سوم

(مرسلہ: شیخ محمد یوسف)۔۔

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کو عطیات:

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی تعلقہ داپولی کو جناب محمد دھیان قاسم باؤسکر اور جناب عبدالرؤف قاسم باؤسکر نے ہائی اسکول کے احاطہ میں وضوخانہ تقریباً گیارہ ہزار روپیہ کی لاگت سے تعمیر کرنے کے لیے عطیہ ارسال کیا ہے۔ جناب بشیر دھنشے نے تین ہزار روپیہ کا عطیہ ڈیسک بنوانے کے لیے ارسال کیے ہیں۔ جناب ابراہیم قاسم محگاونکر نے کمپاؤنڈ کی مشرقی سمت کی دیوار اپنے اخراجات سے جو تقریباً پچیس ہزار روپئے ہوتی ہے تعمیر کروا کر دینے کی ذمہ داری لی ہے۔ انشاءاللہ یہ کام فوری طور پر شروع ہونا ہے۔

شاہنواز دیشمکھ اور ارشد فقیہ کے اعزاز میں:

پچھلے مہینہ یوتھ ویلفیر ایسوسی ایشن جدہ سعودی عربیہ نے اپنے جنرل سکریٹری جناب شاہنواز خاں دیشمکھ اور ارشد فقیہ کی شان میں ہوٹل شاداب میں الوداعی تقریب کا انعقاد کیا تھا۔

شاہنواز خان جدہ سے کینیڈا روانہ ہو رہے ہیں انہوں نے وہاں کے حقوق شہریت حاصل کر لیے ہیں۔ فی الوقت بہتر تجارت کے لئے جدہ سے یمن منتقل ہوں گے۔ ارشد فقیہ ممبئی میں تجارت کی غرض سے جانا چاہتے ہیں۔

جناب فاروق کامران نے تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز فرمایا اور جناب خلیل وانکڈے نے جلسہ کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ جناب مصلح الدین سعدی نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ صاحبانِ اعزاز کے ساتھ ڈاکٹر آشنا کے بزرگ ممبر اور سعودی شہریت رکھنے والے کوکنی جناب عبدالرحمٰن الغامدار، حیدرآباد ٹی وی کے ذمہ دار افسر جناب عابد صدیقی شہ نشین تھے۔

ایسوسی ایشن کے صدر جناب محمد علی مقدم نے صاحبانِ اعزاز کی خدمات کو سراہا بالخصوص دونوں حضرات کے وداع ہونے کو ایسوسی ایشن کا نقصان اور صدمہ تصور کیا تاہم یہ امید بھی ظاہر کی کہ شاہنواز صاحب اونٹیریو اور یمن میں ایسوسی ایشن کی شاخیں قائم کریں گے۔

جناب عابد صدیقی نے جو عمرہ کے لئے آئے ہوئے تھے ایسوسی ایشن کے کام کو سراہا اور کہا کہ میڈیا ایک اہم جز ہے چونکہ ٹی وی (حیدرآباد) سے وابستہ ہوں میں ہر ممکن مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ صدر جلسہ نے اپنے خطبۂ صدارت میں کہا کہ یہ الوداعی تقریب غم کا نہیں خوشی کا ہے۔

جناب شاہنواز اور ارشد فقیہ کی خدمات کے لئے انہیں سرٹیفکیٹ اور تحائف پیش کئے گئے۔

جناب ادریس عبدالستار نے شکریہ ادا کیا اور پر تکلف طعام کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مرسلہ: افضل دلشکھ جوائنٹ سکریٹری)۔

اردو ایم فل کورس میں داخلہ جاری:

شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کے زیر اہتمام اردو ایم۔ فل کورس میں داخلے جنوری ۹۸ سے جاری ہیں۔ اس کورس میں ایک سال تک تین مضامین کی تدریس ہوتی ہے اور اگلے چھ ماہ میں ایک تحقیقی مقالہ ترتیب دینا ہوتا ہے ایم فل کا ڈیڑھ سالہ کورس لیکچرر شپ کے خواہشمند اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے خاص طور سے مفید ہے۔

مزید معلومات کرنے کے لئے دفتر شعبۂ اردو، راناڈے بھون، ودیا نگری کیمپس، کالینہ، سانتا کروز (ایسٹ) ممبئی ۹۸۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر صدر شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی سے رابطہ قائم کریں۔۔۔۔

علی سردار جعفری کو گیان پیٹھ انعام:

ادب کا سب سے بڑا اور معتبر

انعام گیان پیٹھ پرسکار امسال ۱۹۹۸ء کے لئے مشہور دانشور علی سردار جعفری کا نام منتخب کیا گیا ہے۔ اس سے قبل یہ انعام فراق گورکھپوری اور قرۃ العین حیدر کو مل چکا ہے۔ ***

مراٹھی ساہتیہ سمیلن

۲۸ دسمبر ۱۹۹۷ء کو پراتھمک کیندر اسکول کڈاؤ تعلقہ کرجت ضلع رائے گڑھ میں مراٹھی ساہتیہ سنستھا کے زیر اہتمام سنگیت وشارد گرامین ساہتیک کے صدر شری چندر ہاس گاونڈ کے زیر صدارت چوتھا ساہتیہ سمیلن منعقد ہوا۔ رائے گڑھ ضلع پریشد کے صدر شری دلیپ پربھاکر گڈکری کے ہاتھوں سے افتتاح ہوتے ہی مہمانان خصوصی تعلقہ پنچایت سمیتی کرجت کے دستار ادھیکاری شری اشوک کرشناجی مراٹھے اور رائے گڑھ ضلع پریشد کے دستار ادھیکاری جناب نوگل بھارتی کی خدمات میں شری اشوک کدم کے ہاتھوں گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔ بعد تیس ۳۰ شعرائے کرام نے مراٹھی شعری تخلیقات اور تین ادیبوں نے مراٹھی نثری تخلیقات پیش کیں۔ واسودیو مہاترے نے نظامت کے فرائض انجام دئے اور گریش پاٹل نے ہدیۂ تشکر پیش کیا۔ قومی ترانہ کے بعد سمیلن اختتام پذیر ہوا۔ ***

سائنسی نمائش میں شاندار کامیابی:

انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج آف آرٹس اینڈ سائنس کی طالبات نے E وارڈ کے تحت سینٹ انتھونی گرلس ہائی اسکول بلاسس روڈ میں منعقد ہونے والے سائنسی نمائش اور مقابلوں میں شرکت کرکے آٹھ انعامات حاصل کئے۔ جس میں جونیئر سائنس پروجیکٹ کو دوسرا انعام سینئر پروجیکٹ کو تیسرا انعام تعلیم بالغان کو پہلا انعام ـــ

Teaching aids. کو پہلا انعام اور سائنسی تحریر و تقریری مقابلے میں دونوں گروپ کو اول انعامات حاصل ہوئے۔

۷ر جنوری سے ۹ر جنوری کے درمیان سینٹ زیویرس اسکول دھوبی تلاؤ بمبئی کے تمام وارڈس کے انعام یافتہ پروجیکٹس کا مقابلہ ریجنل لیول پر منعقد کیا گیا۔ جس میں یہ بات خصوصی توجہ کی حامل ہے کہ ہمارے جونیئر گروپ کے تیار کئے گئے سائنسی پروجیکٹ کو پہلے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ پروجیکٹ کی تیاری کے دوران طالبات کو معلمہ یاسمین خان، معلمہ شبانہ خان، معلمہ شاہینہ مومن اور معلمہ افروز صاحبہ کی رہنمائی حاصل رہی۔

اب بفضل تعالیٰ یہ پروجیکٹ ریاستی سطح پر اپنی بھرپور سفارشوں اور تمام نیک امیدوں کے ساتھ بھیجا جا رہا ہے ——— ⁂ ⁂

انجمن اسلام کا کامیاب و شاندار ثقافتی پروگرام:

۱۸ر دسمبر ۱۹۹۷ء کو انجمن اسلام سیف طیب جی گرلس پرائمری، ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف آرٹس اینڈ سائنس نے اپنا ثقافتی پروگرام اور جلسہ تقسیم انعامات بڑی شان و شوکت سے منایا۔ عالیہ پرنسپل محترمہ نجمہ قاضی کی رہنمائی میں منایا جانے والا یہ تنسیل جلسہ تھا جس میں اعزازی مہمان کی حیثیت سے محترمہ ڈاکٹر سشیلا گپتا (ڈائرکٹر ہندوستانی پرچار سبھا) اور بطور مہمان خصوصی محترمہ ڈاکٹر روی کلا کامتھ (ڈائرکٹر ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی) شریک رہیں۔ نیز صدر انجمن عالی جناب ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا، ان کی اہلیہ انجمن کے دیگر اراکین، ممبئی کے متعدد درسگاہوں کی پرنسپل اور کئی اہم شخصیتیں رونق افروز تھیں۔ ان کے علاوہ انعام حاصل کرنے والی طالبات کے والدین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

جلسہ تقسیم اسناد کے تحت سالانہ امتحان ایس ایس سی میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ بعد ازاں ایس ایس سی اور ایچ ایس سی میں صد فی صد نتائج حاصل کرنے والی معلمات کی محنت کو سراہتے ہوئے انعامات سے نوازا گیا۔

صدر جلسہ ڈاکٹر جمخانہ والا نے اپنے خطبۂ صدارت میں اس پروگرام کیلئے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اسکول کی آئندہ کامیابی کے لئے دعائیں دیں۔ اظہار تشکر اور قومی ترانہ کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

⁂ ⁂ ⁂

جونیئر پروجیکٹ کی طالبات، معلمہ اور پرنسپل نجمہ قاضی، سینٹ زیویرس اسکول میں مہمان سائنس داں وینکٹ رگھن سے پہلا انعام حاصل کر رہے ہیں۔

عیدالفطر کے موقع پر مبارکباد!
ہمہ اقسام کی لکڑی کے مشہور تاجر
چھاپرا
ٹمبر ٹریڈنگ کمپنی
۵۲/سنت ساوتا مارگ، مصطفےٰ بازار، بمبئی ۱۰
فون: ۳۷۲۲۲۲۷/۳۷۲۹۳۵۱

آئی وائی سولکر چیئرمین منتخب :

گھیامنڈل رتناگری
جو اپنے حلقہ میں تعلیمی سرگرمیوں
کے لیے مشہور ہے اس کی ۴ جنوری
۹۸ء کو منعقدہ سالانہ میٹنگ میں
مستری ہائی اسکول کے ریٹائرڈ پرنسپل
اور کرلا رتناگری کے سابق سرپنچ و
فعال سماجی کارکن جناب اسماعیل
وائی سولکر کو اٹھارویں بار منڈل
کا بلا مقابلہ چیئرمین چنا گیا۔

اس ادارہ کی مسند صدارت
پر ٹیوردھن ہائی اسکول کے ریٹائرڈ
صدر مدرس شری اجوت راؤ ٹیوردھن
ہوا کرتے تھے مگر ان کی ناگہانی موت
کے بعد سولکر صاحب صدر چنے گئے
اور لگاتار اٹھارہ سال سے اپنی بے
لوث خدمات کی وجہ سے بالاتفاق
رائے صدر چنے جاتے ہیں۔ ••

بیسٹ ٹیچر ایوارڈ :

انجمن اسلام باندرہ کی وائس
پرنسپل مسز عارفہ مرچنٹ اور جونیئر
کالج کی لیکچرر نکہت فقیہ کو جمعیۃ المسلمین
ماہم کی جانب سے امسال "بیسٹ ٹیچر"
ایوارڈ سے نوازا گیا۔ دونوں ہی
فرض شناس معلمات ایک طویل عرصے
اسکول ہٰذا کی خدمات انجام دے رہی
ہیں نیز اسکول کی نصابی اور زائد
نصابی سرگرمیوں میں بے حد لگن اور
محنت سے طالبات کی رہنمائی کرتی
رہی ہیں۔ علاوہ ازیں انجمن اسلام
باندرہ کی بارہ طالبات نے کوئز، مضمون
نویسی اور تقریری مقابلوں میں مختلف
انعامات حاصل کیے ہیں۔

(شعبۂ نشر و اشاعت انجمن اسلام گرلز
ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف سائنس
و کامرس باندرہ (ممبئی))

نقش کوکن

ملک بھر میں مسلم آبادی

آندھرا پردیش	۹٫۷ فیصد
آسام	۲۸٫۴ فیصد
بہار	۱۴٫۸ فیصد
دہلی	۸٫ فیصد
گجرات	۸٫۷ فیصد
ہریانہ	۴٫۶ فیصد
جموں و کشمیر	۶۴٫۲ فیصد
کرناٹک	۱۱٫۶ فیصد
کیرل	۲۳٫۳ فیصد
مدھیہ پردیش	۴٫۹ فیصد
مہاراشٹر	۹٫۷ فیصد
راجستھان	۸ فیصد
تملناڈو	۵٫۵ فیصد
اتر پردیش	۱۷٫۳ فیصد
مغربی بنگال	۲۳٫۶ فیصد
لکشدیپ	۹۴٫۳ فیصد
پانڈیچری	۶٫۵ فیصد

خاور سال ۱۹۹۸ء

۱۰ جنوری ۱۹۹۸ء کو مشہور
مغنیہ انجلی کشتی نے ارشاد غزل کے اسٹیج
کے زیر اہتمام بھیم راؤ پنجالے کی سریلی
آواز میں رس بھری اردو مراٹھی غزلوں
سے سال نو کا استقبال کیا۔

ادارہ ارشاد مراٹھی۔ اردو۔ ہندی۔
گجراتی اور سندھی ان پانچ زبانوں
میں غزل کی ترویج کے بامقصد ارادے
سے عالم وجود میں آیا۔

اردو اور مراٹھی میں یکساں طور پر
فکر سخن کرنیوالے اور مراٹھی غزل گوئی کا
جادو جگانیوالے معروف شاعر جناب
بدیع الزماں خاور مرحوم کا ساٹھواں جنم
دن ۱۰ جنوری ۱۹۹۸ء کو تھا۔ اس
پروگرام میں جہاں خاور صاحب کے خلفِ
اصغر عتیق تابش موجود تھے ۱۹۹۸ء
کا سال خاور سال کے طور پر منانے
اور سال بھر بعد ۱۰ جنوری ۱۹۹۹ء
کو ایک مثالی تقریب میں اس سرگرمی
کا اختتام کرنے کی نیک خواہشات کا
اعلان ادارہ کے منتظمین نے کیا۔ خاور
صاحب کے چاہنے والوں نے اس اعلان کا
پرجوش استقبال کیا۔ ازاں بعد خاور صاحب
کے نام سے مہاراشٹر بھر میں مراٹھی غزل گوئی
کا مقابلہ منعقد کرنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا ہے۔
خاور صاحب کے چاہنے والے اردو شعراء سے
بھی اس میں حصہ لینے کی درخواست ہے۔ ••

معصوم روزہ دار

رابعہ میستری

تکمیل ماہِ رمضان پر عید الفطر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اور اس انعام کے حقدار بنے ہیں ننھی منّی رابعہ گلزار میستری جس نے امسال ماہ رمضان المبارک کے سبھی روزے رکھے۔ رابعہ کی عمر ابھی ساڑھے سات سال ہے۔ وہ انگریزی ذریعۂ تعلیم کے درجہ دوم کی طالبہ ہے۔ البتہ صوم وصلوٰۃ اور اسلامی و دینی امور سے اسے بے حد دلچسپی ہے۔ اللہ اس کے ذوق و شوق میں اضافہ کرے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (بقیہ کالم دیکھیں)

قارئین نقش کوکن کو
عید الفطر مبارک ہو

عبدالباسط حنیف پرکار

جناب حنیف پرکار (سابقہ نوجوان ایس ای ایم) کے فرزند عبدالباسط کی عمر ابھی صرف چھ سال ہے لیکن اس سال رمضان المبارک کے سبھی روزے رکھے۔ "اللہ کرے ذوق تیرا اور زیادہ"

سیرۃ پر تقریری مقابلہ

گزشتہ پانچ برسوں سے نورالاسلام اُردو ہائی اسکول گوونڈی ممبئی اپنے یہاں ہر سال انٹر اسکول سیرۃ النبی تقریری مقابلے کا انعقاد کرتا رہا ہے۔ امسال ۲۷ر دسمبر ۹۷ء کو بین المدارس سیرۃ النبی تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں شہر ممبئی اور مضافات کے کئی اسکولوں نے حصّہ لیا۔ یہ تقریری مقابلہ دو گروپ پر مشتمل تھا۔ پہلا جونیئر گروپ (جماعت چہارم تا ہفتم) اور دوسرا سینئر گروپ (جماعت ہشتم تا دہم)۔

حاجی علی درگاہ کے ٹرسٹی محترم عبدالستار مرچنٹ بحیثیت مہمان خصوصی شریک تھے۔

جونیئر گروپ کے عنوانات تھے۔
۱۔ وہ اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا۔
۲۔ حضور کے لیل و نہار

اور سینئر گروپ کے عنوانات تھے
۱۔ رسول اور قرآن۔ ۲۔ سیرت رسول اور کفّارِ مکّہ۔

دونوں گروپ سے تین تین طلبہ کو اول، دوم اور سوم انعامات کیلئے منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ دونوں گروپ سے زائد نمبرات حاصل کرنے والے جونیئر گروپ کو شیلڈ انجمن ریاض الاسلام (گوتم نگر) کو ملی اور سینئر گروپ کی شیلڈ نورالاسلام اُردو ہائی اسکول گوونڈی کے حصے میں آئی۔

ہندوستان کو قطر سے قدرتی گیس:

ہندوستان اور قطر نے ہر سال ۵۰ لاکھ ٹن سیال قدرتی گیس (ایل این جی) کی سپلائی کیلئے ایک سمجھوتہ کیا جس کے تحت خلیج کے ممالک سے ہندوستانی منڈی کو گیس سپلائی کی جاسکے گی۔۔۔

انتقال پر ملال

محمد طاہر دبیر کو صدمہ

نئی ممبئی میں سیاسی رہنما اور فعال سماجی خدمتگار لائیق اقبال کوارے کے ماموں جناب محمد طاہر دبیر متوطن ددنولی تعلقہ چپلون ضلع رتناگری کے جواں سال فرزند حبیب اللہ ۲۲ر دسمبر ۹۷ء کو موٹر سائیکل پر سوار اپنی بیگم کے ساتھ ممبئی جارہے تھے کہ حادثہ کا شکار ہوئے۔ بیوی کو معمولی سی خراشیں آئیں مگر حبیب اللہ بری طرح مجروح ہوئے آٹھ روز بیہوشی (کوما) کا عالم طاری تھا بالآخر ۳۱ر دسمبر ۹۷ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم ددنولی کی ہی معروف شخصیت عبداللطیف پاکٹے کے داماد تھے۔

بیگم شمسی کو صدمہ

کوکن بنک کے سابق چیرمن جناب علی ایم شمسی کے خسر جناب عبداللہ کھیرٹکر کے بہنوئی (بیگم حمیدہ شمسی کے پھوپھا) آدم حچاوکر متوطن ناندوی نقش کوکن ضلع رائے گڈھ ۲۷ر جنوری کو طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

قمر الدین کورے کا انتقال

محلہ کھونڈا موضع تاڑیل تعلقہ داپولی کے قمر الدین شہاب الدین کورے ۲۵ر دسمبر ۹۷ء کو انتقال کر گئے۔

(مرسلہ: ابراہیم پٹھان)

اسمٰعیل مانڈلیکر کا انتقال

جناب اسماعیل ابراہیم مانڈلیکر متوطن انجرلہ تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری جو الیکٹریکل موٹر وائنڈنگ اینڈ ریپیر کا کاروبار کرتے تھے اور شافعی مسجد چارنل میں جن کی دکان ہے ۱۲ر دسمبر ۹۷ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

احمد عرفان شاہ کو صدمہ

انجمن اسلام جنجیرہ کے شریوردھن حلقہ کے صدر جناب احمد عرفان شاہ کے بھائی شمس الدین کا پچھلے دنوں دوبئی میں انتقال ہوا۔ تجہیز و تکفین شریوردھن میں ہوئی۔

محمد عظیم جلگاونکر کا انتقال

ماتھیران تعلقہ کرجت ضلع رائیگڈھ میں کرانہ سامان کے معروف دکاندار جناب محمد عظیم نذیر جلگاونکر کی حرکت قلب بند ہو جانے سے ۲۳ر دسمبر ۹۷ء کو عالم شباب میں رحلت کر گئے۔ مرحوم ہمدرد قوم اور مخیر انسان تھے۔

(نوگل بھارتی)

گلزاری لال نندہ نہیں رہے

سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی وادی گلزاری لال نندہ کا ۱۵ر جنوری ۱۹۹۸ء کو بعمر ۹۹ سال انتقال ہو گیا۔ وہ دو مرتبہ کارگزار وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں۔ ان کی قومی خدمات کے عوض انہیں گزشتہ سال بھارت رتن ایوارڈ دیا گیا تھا۔

فقیر محمد لالہ رحلت فرما گئے

۱۴ر جنوری ۹۸ء کی شب میں کوکن کی معروف بزرگ شخصیت جناب فقیر محمد حسین لالہ (جج) متوطن رتناگری نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ضعیف العمری تھی اور کافی دنوں سے علیل تھے۔

نوگل بھارتی کو صدمہ

ضلع پریشد رائے گڈھ و ستار ادھیکاری جناب نوگل بھارتی متوطن وڈولی تعلقہ مانگاؤں کی ہمشیرہ فاطمہ بی کا پچھلے مہینہ انتقال ہو گیا۔

پروفیسر زہرہ موڈک کو صدمہ

ماہ دسمبر ۱۹۹۷ء میں ڈاکٹر زہرہ موڈک کے پدر بزرگوار جناب یوسف علی کڈالکر جو اپنے ایک فرزند ڈاکٹر رفیق کڈالکر کے ساتھ راجہ پور میں رہتے تھے انتقال کر گئے۔

لالہ بھائی جھٹام نہیں رہے

آمبیت ضلع رائے گڈھ میں جنوری ۱۹۹۸ء کی صبح لالہ بھائی جھٹام نے آخری سانس لی۔ مرحوم پورے علاقے کی جانی مانی شخصیت تھے۔ بھینسوں کا کاروبار تھا۔ نہایت خلیق، غمگسار اور حلیم الطبع آدمی تھے۔

گزشتہ سال ڈیڑھ سال سے صاحب فراش تھے۔ نام محمد ابراہیم جھٹام تھا لیکن چاروں طرف لالہ بھائی کے نام سے معروف تھے۔

(عبدالرحیم نشتر)

نواب تنگیکر کو صدمہ

ڈاکٹر فہیم تنگیکر اور جناب نواب تنگیکر کے بھائی رحیم الدین تنگیکر متوطن اورن ضلع رائے گڈھ کا پچھلے مہینہ انتقال ہو گیا۔

انگلستان سے اموات کی خبریں

▪ محترمہ زینب بی بی شہاب الدین کھمکر متوطن شری وردھن ضلع رائے گڈھ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۷ء یعنی یکم رمضان المبارک کو ۷۲ سال کی عمر میں لندن میں انتقال فرما گئیں۔ آپ مرحوم غیاث الدین جھٹام کی دختر تھیں۔

▪ جناب محمود ابو صاحب موڈک متوطن ماکھجن ضلع رتناگری ۲ جنوری ۱۹۹۸ء بروز جمعہ رمضان المبارک ۶۷ سال کی عمر میں لوٹن انگلینڈ میں رحلت فرما گئے۔

آپ کینیا سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے اور آپ کی دختر رضیہ چند سال پہلے انگلینڈ سے کوکنی برادری میں برٹش لاء ایل ایل بی کرنے والی پہلی دوشیزہ ہیں۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی۔ یو کے)

غنی بھونبل کا انتقال

ممبئی پورٹ ٹرسٹ میں ڈریجنگ سیکشن سے سبکدوش فرسٹ کلاس A گریڈ ماسٹر کیپٹن غنی بھونبل سیطوڑہ کا ۱۸ جنوری ۹۸ء کو ممبئی میں انتقال ہوا۔

وہ عرصے سے بیمار تھے۔ تدفین ان کے وطن میں عمل میں آئی۔ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین۔

بھارت کے قومی دن

آرمی دن	۱۵ جنوری
یوم جمہوریہ	۲۶ جنوری
یوم شہیدانِ آزادی	۳۰ جنوری
یوم سائنس	۲۸ فروری
یوم خواتین	۸ مارچ
یوم جلیان والا باغ	۱۳ اپریل
مزدور دن	۱ مئی
یوم مہاراشٹر	۱ مئی
ریڈ کراس دن	۸ مئی
یوم قومی یک جہتی	۱۳ مئی
آنکھوں کا عطیہ دن	۱۰ جون
اگست کرانتی دن	۹ اگست
یوم آزادی	۱۵ اگست
سدبھاؤنا دن	۲۰ اگست
یوم اساتذہ	۵ ستمبر
یوم فضائی فوج	۷ اکتوبر
یوم شاعر اعظم کالیداس	۲ جولائی
یوم اطفال	۱۴ نومبر
یوم بحری فوج	۴ دسمبر
یوم پرچم	۷ دسمبر
یوم کسان	۲۳ دسمبر

سلسلہ صفحہ آخری

رمضان آتا ہے ——— اور چلا جاتا ہے
کافی احترام ہوتا ہے رمضان کا
مسجدیں بھر جاتی ہیں، مسلمانوں کا دل ایمان سے بھر جاتا ہے
وہ تقویٰ اور پرہیز برتتے ہیں، اچھے اور برے کی تمیز کرتے ہیں،
کوئی جھوٹ بولے تو اسے یاد دلاتے ہیں کہ "رمضان" ہے۔
کوئی غیبت کرے، کھوٹ کپٹ کی بات کرے تو ٹوکتے ہیں کہ "روزہ مکروہ ہو جائیگا"
اور پھر رمضان چلا جاتا ہے
تو سبھی جشن مناتے ہیں ——— دھواں دار جشن!
وہ دن ہوا ہوئے جب یہ جشن اللہ تعالیٰ کا اظہارِ تشکر ہوا کرتا تھا کہ اس نے ہمیں مبارک مہینہ عطا کیا
اب یہ جشن ہوتا ہے ——— آزادی کا!
ساری پابندیوں سے آزادی، سارے پرہیز و ساری عبادات سے آزادی، ساری اچھائیوں سے آزادی،
اب کوئی پابندی نہیں ہے کہ مکر و فن سے بچے اور کسی کو جھانسہ نہ دے
اب چاہے جھوٹ کے جال بُنے یا غیبت کی وجہ سے اپنا ٹائم پاس کرے۔
اب اچھے بُرے کی تمیز ان کے لئے ضروری نہیں ہے
اب ان کا تقویٰ طاقِ نسیاں کی زینت بنا ہے
لہٰذا اس آزادی کا جشن مسلمان بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔
عید کے روز نماز ثانوی عمل ہے
اور تقریباً ہر مسلمان کسی سینما گھر میں یا کیبل کے سامنے بیٹھا نظر آتا ہے۔
غرض کہ ہر اچھے جذبے سے نجات کا یہ جشن مسلمان ایک عرصے تک مناتے ہیں۔

روزے کے دوران جو پابندیاں انسان خود پہ عائد کرتا ہے
وہ اگر پورا سال یا پوری زندگی خود پہ عائد کرے تو ؟
مشکل ہے !
خاک کے اس پُتلے کے لئے یہ ممکن نہیں بلکہ کافی مشکل ہے - - -
مگر یاد رکھئے کہ جن افراد نے زندگی کی اس مشکل کو برداشت کیا
صرف ان لوگوں کے لئے زندگی آسان بن گئی ہے۔۔

مبارک کاپڑی

Tanweer Md. Maniyar

Naqshe Kokan, Naqshe Kokan Talent Forum, Anjuman-i-Islam Janjira and so many other Educational Institution felicated Master Tanweer who stood first in S S C Examination in Maharashtra This has inspired, encouraged and motivated many young student to study hard to come in the merit list He says faith in Allah, hard work, confidence and persistence help to achieve the goal His Bio-Data is given below

Name — ***Maniyar Md. Tanweer Md. Osman***

Father's Name — Maniyar Md Osman Moula Saheb (B A ,B Ed) Primary Teacher

Address — 292, Muslim Paccha Peth, Solapur - 413 005 Maharashtra, India, Phone (0217) 620777

Date of Birth — 5th June 1982

Name of School — S S A Urdu High School & Jr College of Science

Academic Achievements —

* Stood **First in S.S.C Exam of 1997**, in Maharashtra State securing **96.40%** Marks
* **First Student** from S S C Board Pune to stand first in Maharashtra State
* First **Muslim Student** in Maharashtra to stand first among **13 Lakh 70 Thousand candidates** in S S C Exams
* **First Urdu Medium Student** who stood First in the state in S S C Exams
* **First in Four Subjects** in S S C Board

Subject	**Secured Marks**
Urdu	94/100
English	95/100
Hindi / Marathi	93/100
Social Science	148/150

* He got **Middle Scholorship** of Maharashtra Govt in IV Standard

Hobbies — Stamp Collection He has a collection of nearly 5000 Stamps from all over the world
He Collects stams on the themes like Architecture, Science etc

Reading — Interested in reading in English, Urdu, Marathi Literatures
Interested in reading Religious Books and History Boodks

Photography — Painting, making building models
Keenly interested in the archeology especially Roman & Islamic

Pen Friendship — Having Pen Friendship from various countries like Argentina, Newzealand, South Africa etc

KONKANI MUSLIMS : AN NTRODUCTION

Introduction

Muslims first arrived in the Konkan in 699, according to Jalal al-Din al-Suyuti, 1 (1 Kasf al-ansab Arabic text in Aziz Jang Tarikh al-Nawayat (Hydererabad Wala Academy, 1976 reprint of 1904 pp 275-79) less than 70 years after the death of Prophet Muhammed in circa 632 In other words the peaceful arrival of Muslims in India is more than a decade older than its invasion by Muhammad ibn Qasim in 711 Thus Konkani Muslims, along with the Moplahs are the oldest Muslim communities in India In the 1300 of their existence they have been acutely conscious of being Muslim as well as being perceived as such by others Throughout their long history the Konkani Muslims have overcome the triple challenges of surviving the assimilative power of syncretistic Hinduism the crusading zeal of the Portuguese backed by the armed invasions in the sixteenth century and the subsequent challenge posed by the western rationalism and moralism as represented by the British colonial power Surviving as a distinct Muslim community is no small achievement particularly when seen in the light of the fact there were no Muslim political powers to protect them when they first landed, nor when the power of Muslim sultanates waned in the eighteenth century The story of the Konkani Muslims despite its antiquity and success has not been told in a manner that is not always obvious to its own members as well as introduce it to others for whom it is obscure

(To be continued in the next issue)

PRIZE DISTRIBUTION OF M. S. NAIK SCHOOL

Prize Distribution and Science Exhibition of Moh d Siddique English School at Ratnagiri was attended by Educational Teachers and the Chief Guest was the Asst D S P of Ratnagiri Inspector Wasaikar

OBITUARY

Fakir Mohd H Lala, Former Dist Court and Industrialist Tribunal Judge Father of Kamrunnisa Kazi and Late Rafeeque Lala Passed away on the evening of 14th January 1998 in Mumbai

MODERN ARJUN

MISSILE Man A P J Abdul Kalam becomes the only other **Scientist** after Sir C V Raman to be honoured with India's highest civilian honour the Bharat Ratna In the last two decades the DRDO chief has created a state-of-the-art arsenal stocked with formidable missiles-Prithvi Agni Akash - and other military weapons His vision for the 21st century make India self-reliant in military technology by 2005

Q. What is the percentage of HIV transmission through different routes ?

Transmission route	Percentage
Sexual intercourse	80-90%
Infected blood transfusion	3 15%
Infected needles syringes etc	5 10%
Infected mother to their infants	2 05%

Q. How can one avoid HIV infection ?

- To the greatest extent avoid pre marital or extra marital sexual intercourse
- Persons engaged in sexual activity with multiple partners should use latex condoms correctly and consistently during each act of intercourse
- Use only HIV screened blood for transfusion
- Do not share needles syringes tooth brushes shaving razors or any skin piercing instruments / equipment
- Infected women should avoid pregnancy and consult a doctor

Q. How you don't get HIV ?

HIV is not transmitted by air water foods toilets urinals swimming pools cutlery, glasses cups coughing, sneezing sitting together touching shaking hands pets mosquitoes and other insects

Q. What are AIDS problems ?

The problems due to AIDS are

Medical

HIV / AIDS - patients need to be admitted in hospital very frequently,for longer duration which creates a major burden on hospital staff and infrastructure

Psychological

Nervousness loneliness, depression suicidal feeling etc

Family

Financial burden due to very expensive treatment and other family crises Family isolated from the society

Social

Difficulty in arranging marriages Health care will be very expensive due to high demand of medicines and other associated factors

National

- Very high governmental spending on health care
- Loss of days reduce national productivity
- Retardation in development

Q. What is the statistics of HIV/AIDS cases in India ?

According to a survey conducted by the United Nations by July 1996 the estimated HIV infected persons and full blown AIDS cases were 2 crores & 45 lacs respectively

Q. Are there drugs and vaccines to treat AIDS ?

There are drugs that are effective against many of the infections associated with AIDS These drugs are not a cure for AIDS but they can postpone symptoms or death To date there is no vaccine against HIV

THE BEST GIFT

A) You can't get much done by starting tomorrow

B) Practice makes perfect So be careful what you practice

C) It is better to look ahead and prepare than to look back and regret

D) Be Happy It is one way of being wise

E) Keep your ideals high enough to inspire you and low enough to encourage you

F) Kindness is the ability to love people more than they deserve

G) If you have joy in your heart it will be known by the look on your face

H) A friend is one who knows our faults yet finds our virtues too

I) You can t just turn back the clock but you can wind it up again

J) A hint is something we often drop but rarely pickup

K) Perhaps you can t be a star but you need not be a cloud

L) The best gift - forgiveness

M) Have faith in what you believe and don t give up on the future

Wasim Sualeh

HIV & AIDS
Q Some Important Facts

Q. What is AIDS ?

AIDS is an abbreviated name of a disease Its full name is Acquired immune Deficiency Syndrome

Acquired means not inborn but passed from person to person, including from mother to baby

Immune means relating to the body's immune system which provides protection from disease causing germs

Deficiency means lack of response by the immune system to germs

syndrome means a number of signs and symptoms of one or more diseases

Q. What is HIV ?

HIV stands for Human Immunodeficiency Virus, a virus which attacks and, overtime destroys the body's immune system that leads to AIDS

Q. What is STD ?

STD stands for Sexually Transmitted Disease STD is caused by viruses, bacteria and parasites Viruses cause a number of STD's including genital warts, hepatitis Band genital herpes Bacteria cause STDs such as gonorrhea and syphilis Scabies, trichomonas and public lice are parasite STDs

Q. What are the symptoms of HIV infection Present of any one of the following signs or symptoms

- Unexplained weight loss more than 10%
- Fever more than one month
- Coughing more than one month
- Loose motion more than one month
- Night sweating, body ache
- White patches in mouth, swollen glands

Q. What are the diseases found in the full blown AIDS condition ?

- Tuberculosis • Pneumonia • Herpes
- Various types of cancer

Q. Which are the body fluids of infected person that contain AIDS virus ?

AIDS virus can be found in body fluids like sperms, vaginal secretion, blood & breast milk.

Q. What are antibodies ?

The body's defense system (immune system) develops germ fighters called antibodies to fight off and destroy various viruses and germs that invade the body

Q. What is the "Window" period ?

This is the time that the body takes to produce measurable amounts of antibodies after infection for HIV this period is 2-12 weeks, in rare instances it may be longer

Q. What does the incubation period means ?

The incubation period is the period of time between infection and the beginning of signs and symptoms related to AIDS This period various from 6 months to 8 years or more

Q. What is the period between full-blown AIDS and death ?

The period between full-blown AIDS and death may be as short as 6 months to as long as 2 years or more

Q. What are the routes of HIV transmission ?

HIV is transmitted in 4 ways

- Unprotected heterosexual or homosexual intercourse with an HIV infected person
- HIV infected blood transfusion
- sharing of needles syringes, shaving razors, tooth brushes or any skin piercing instruments or equipment used by the HIV infected person
- HIV infected mother to infant, during pregnancy and through breast feeding, after delivery

Q. What is the test for HIV infection ?

HIV infection can be confirmed only by blood test There are two blood tests

1) **Elisa Test** (primary confirmation)
2) **Western Blot Test** (final confirmation)

Q. Is it right to read the sermon (Khutba) in Urdu ?

A. To read the complete sermon (Khutba) in any language other than Arabic or to include any other language with Arabic is against Sunnat - e - Mutwarisa and detestable (Fatawa Razvia)

Q. Is the prayer of the two Eids i e Eid-ul-Fitr and Eid-ul-Ad-haa wajib or sunnat ?

A. The prayer of both the Eids is wajib According to Imam Shafaee it is sunnat There is neither Azaan nor iqaamat The Khutba is read after the Namaaz To listen to the Khutbaa is compulsory as it is a part of Namaaz

Q. What is the time limit for the prayers of Eid-ul-Fitr and Eid-ul-Ad-haa?

A. The time limit for the prayer of Eid-ul-Fitr or Eid-ul-Ad-haa is the same It is after the Fajr prayers and before the start of Zawaal (Mukhtar Bahar-e-Shariat)

Q. What is Qurbani ? When and why is it offered ?

A. Qurbani is a Sunnah pracised by Allah's Messenger (Blessing of Allah and Peace Be On Him) as an essential religious rite in the memory of Prophet Hazrat Ibrahim (Peace be on him) Qurbani means sacrifice, i e slaughtering of a permissible animal in the name of Allah It is offered on the 10th (after offering Namaaz of Eid-ul-Ad-haa), 11th or up to Asr of 12th of Zil Hajj

Q. On whom is Qurbani due ?

A. Sacrificing is wajib (compulsory but not amounting to Farz) on every adult who has in his possession 7« tolas of gold or 52 tolas of silver

Q. Can Qurbani be offered on behalf of a dead person ?

A. Qurbani can be offered on behalf of a dead person and the distribution of the meat will be as mentioned above But if the dead person has made a will then the total meat should be given in charity

Q. What is the method for sacrificing an animal ?

A. The animal should be made to lie on its side and its face should be towards Qiblaa The animal should be given something to eat and drink before sacrificing it

Q. Is there any difference between the orders for Eid-ul-Fitr and Eid-ul-Ad-haa ?

A. Barring a few differents the orders for both the Eids are the same
These differences are
1) It is desirable that a person who is going to offer sacrifice should not eat anything before offering Eid Namaaz
2) On the way to Eidgaah one must say the Takbeer loudly
3) If one is going to offer sacrifice, then it is necessary that he should neither cut his hair or nails, nor should he shave from 1st to 10th Zil Hajj
4) From the Fajr of 9th Zil Hajj upto Asr of 13th Zil Hajj, after every Namaaz, one should say the Takbeer once or three times, this is called " Takbeer - e -Tashreeq " It is as follows
AL-LAA-HU AK-BAR AL-LAA-HU AK-BAR LAA I-LAA-HA IL-LAL-LAA-HU WAL-LAA-HU AK-BAR AL-LAA-HU AK-BAR WA-LIL-LAA-HIL-HAMD

Q. Are there any rules regarding the distribution of meat of a sacrificed animal ?

A. The meat should be divided into three parts One third of it is to be given to poor, one third to be distributed among friends and relatives and one third is for one's own eating

REHMANI FOUNDATION

Rehmani Foundation are going to start Computers and Electronics Institute in the month of March In which R F will provide some technical courses which will benefit all the students and can afford to learn in a subsidised price

LIST OF COURSES

1 DIPLOMA IN BASIC ELECTRICALS
2 DIPLOMA IN BASIC ELECTRONICS
3 DIPLOMA IN ADVANCED ELECTRONICS
4 DIPLOMA IN COMPUTER ASSEMBLING AND MAINTAINANCE
5 DIPLOMA IN COMPUTER OPERATING
6 DIPLOMA IN COMPUTER PROGRAMMING
7 DIPLOMA IN DESK TOP PUBLISHING AND ANIMATION

AIMS AND OBJECTIVES

1 The institute provides free computer training to poor girls
2 The institute provides training to school students within their school premises at highly subsidizedees
3 The institute provides job orinted computer training to students at subsidised rates Scholarhips are also considered
4 The institute acts as a job placement centre for deserving candidates
5 The institute provides books on the subject of computers to poor students at subsidized prices
6 The institute provides help to people who want to set up their own business in computers (Technical assistance only)
7 The institute provides a library for books on computers which are given to students to refer and take notes within the institute premises, however students who wish to take books home will have to give a fully refundable deposit
8 The institute provides training in computer hardware one batch a day at highly subsidized fees

To be self supported and to fund its various charitable activities and overheads like salaries to staff and other maintenance the institute undertakes the following activities on a commercial scale

1 The institute provides services for Data Entry and Desk Top Publishing (D T P)
2 The institute undertakes Annual Hardware Maintenance contracts for other firms and Computer owners
3 The institute undertakes computerized accounting jobs

For further details you may contact **Mr USMAN BASHIR** *Executive Director SEEUS (Social Economic Educational Upliftment Schemes) Programmes or* **Mr ISMAIL PATNI** *(Executive Trustee) or* **Dr ABDUL-KARIM M NAIK** *(Managing Trustee)*

Naqshe Kokan always welcomes about suggestions comments, articles and news from its esteemed readers And Please let us know what else we can do new in this magazine by which you would like it very much.

PRESS RELEASE

Mumbai January 18, 1998

IRF ORGANISES RELIGIOUS EXHIBITIONS IN MUMBAI

A unique series of religious exhibitions was organised recently in Mumbai by the Islamic Research Foundation (IRF)

The first exhibition in this series, held between December 29 1997 and Jan 3, 1998 was on the Qur'an It had on display translations of the Qur'an in more than thirty languages, a variety of different translations in various languages including more than forty translations in English itself, commentaries on the Qur an in English Arabic and Urdu, copies of the Qur an in various Arabic scripts and types of calligraphy, Dictionaries and Concordances on the Qur'an Books, Audio CD s and CD ROMs on the Quran

The second exhibition in the series was on Comparative Religion Organised during January 5 to 10 1998 it displayed a large collection of the texts and English translations of various religious scriptures The collection included copies of the text and a variety of English translations of Hindu scriptures such as the Tig-Veda Sama Veda Yajur Veda Atharva Veda, the Puraanas the Upanishads the Mahabharata, the Ramayana and the Bhagwad Gita The collection on Christianity included more than thirty different various of the English Bible Different types of Bibles like the Red lettered Bible, Bible for Children, Family Bible Bibles for Scholars such as the Rainbow Study Bible Chain-Reference Bible etc and Bible Concordances

Other items in the exhibition were texts and English translations of the Dhammapada, the Shri Guru Granth Sahib, the Qur'an, the Hadith, etc

Also, on display were a wide variety of CD ROMs, Audio CDs, video cassettes Concordances Encyclopedia, religious manuals, religious handbooks and other books on Hinduism, Buddhism, Jainism, Sikhism, Judaism, Christianity, Islam and Comparative Religion

The last and final exhibition in this series was held during January 13 to 17 1998 Its theme was Children's Islamic Books Islamic Games and Educational Material It exhibited Islamic books toys, jigsaws, puzzles, drawing books, Islamic Computer, Software, educational material for children, special translations of the Qur an for children CD ROMs Islamic audio and video cassettes for children

This is the first time that the city of Mumbai witnessed such exhibitions These unique exhibitions were held at the IRF Auditorium, which is annexed to IRF s office premises The items in each of the exhibitions are a part of IRF's large collection of its Research and Reference Library

A MIRACLE OF ALLAH'S MESSENGER

(Blessing of Allah and Peace Be On Him)

This miracle of Allah's Messenger described here took place when the believers were making preparations to face the disbelivers - the war is known as Gazva-e-Khandak

Hazrat Jaabir bin Abdullah (Allah's be pleased with him) reported When the ditch was dug, I saw Allah's Messenger (Blessing of Allah and Peace be on him) feeling very hungry I came to my wife and said to her Is there anything in the house ? I have seen Allah's Messenger (Blessing of Allah and Peace be on him) feeling extremely hungry She brought out a bag of provisions which contained a measure of barley We had also with us a lamb I slaughtered it She ground the flour She finished (this work) along with me I cut it into pieces and put it in the earthen pot and then returned to Allah's Messenger (Blessing of Allah and Peace be on him) (for inviting him) She said Do not humiliate me in the presence of Allah's Messenger and those who are with him (meaning that he should not extend invitation to so many people that they could afford to entertain) When I came to him I whispered to him saying Allah's Messenger, we have slaughtered a lamb for you and she has ground a measure of barley which we had with us So you come along with a group of people with you Thereupon Allah's Messenger said loudly O people of the ditch, Jaabir has arranged a feast for you, so (come along),Allah's Messenger said said Do not remove your earthen pot from the hearth and do not bake the bread from the kneaded flour until I come So I came and Allah's Messenger came and he was ahead of the people,and I came to my wife and she said (to me) You will be humbked I said I did what you had asked me to do meaning that he had extended an invitation according to her advice and invited Allah's messangers and a small group of people along with him, but it was Allah's messanger who had invited all his companions present there She (his wife) said I brought out the kneaded flour and allah's messanger put his saliva in that and blessed it He then put his saliva in the earthen pot and blessed it and then said Call another baker who can bake with you and bring out the soup from it, but do not remove it from the hearth, and the guests were one thousand Hazrat Jaabir (Allah's Blessing be on him) said I take an oath by Allah that all of them ate (the food to their fill) until they left it and went away and our earthern pot was brimming over as before, and so was the case with our flour, or as Dahhaak (another narrator) said It (the flour) was in the same condition and loaves had been prepared from that

(Muslim Sharif)

تکمیلِ ماہِ صیام پر
عید الفطر
اللہ تعالیٰ کا انعام ہے
فرزندانِ اسلام اور قارئین نقش کوکن کو عید
کی دلی مبارکباد منجانب
ھادکو
انجینئرنگ ورکس
۷/ سینا پھل واڑی، مجگاؤں، ممبئی ۱۰
فون: ۳۷۲۴۶۳۳

منجانب
پیرامائونٹ
سلک ملس
پرائیویٹ لمیٹیڈ
کی جانب سے مسلمانانِ عالم کو عید الفطر کی مبارکباد
کیلاش نگر، گورے گاؤں (ایسٹ)، ممبئی ۶۳
ٹیلیفون فیکٹری:
۸۷۴۲۲۰۴ - ۸۷۵۱۲۹۴ - ۸۷۵۲۰۸۳
فروری ۹۸ء
نقشہ کو کن

عید مبارک
منجانب
سلکس ٹریڈرس
ریلویز ہوٹلس / اسکولز کے یونیفارمس اسکاؤٹس کی
ٹائزاور نیک ٹائز / بوز / بر بیزیز (انگیا) کے مشہور
(مینو فیکچررس)
فون :- ۳۴۲۱۶۰۰
پتہ :- شریف دیوجی اسٹریٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۳

برادرانِ اسلام کو عیدالفطر مبارک
منجانب
پٹیل اینڈ کمپنی
آئرن اینڈ اسٹیل
اسکریپ مرچنٹس
نزدیک اسٹار سنیما ڈاکیارڈ روڈ
ڈاکیارڈ بمبئی ۴۰۰۰۱۰
فون :- ۳۷۴۳-۹۶

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر...... شمارہ ۳...... ماہ مارچ ۹۸ء......

درون ہند سالانہ : سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ اے نوانگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم مارچ ۱۹۹۸ء ....
کتابت: جاوید ندیم، ....

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں. خوشی کے بھی، رنج کے بھی. خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج وزیارت .. ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں. اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے.

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے. تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں. دوست کے ہنی مون پر افلاطون. قرآن خوانی میں نان خطائی باراں میں برفی سرما میں گاجر کا حلوہ رمضان میں مالپوہ عید میں شیر خرما.

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے. یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں.

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمائیے.

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے

سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ بمبئی ۳ ۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۳۲۲۳۳

پہلا صفحہ

اگلے وقتوں کے افراد سے جب یہ بات کہی جاتی ہے کہ آج ہمارے تمام مسائل کی جڑ ہے، تعلیم کا فقدان،
تو انہیں یہ بات کچھ ہضم نہیں ہوتی،
اور ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ آخر ہمارے تمہارے مسائل کا سبب تعلیم کی کمی کس طرح ہو سکتا ہے ؟
کوئی فساد ہوا، ہم تباہ ہو گئے تو کہا جاتا ہے اس تباہی کا اصل سبب تعلیم کا فقدان ہے
ہمارے ساتھ امتیاز برتا جاتا ہے مگر اس کی دلیل بھی یہی دی جاتی ہے کہ ہم میں تعلیم کی کمی ہے
کیا تعلیم کا فقدان ہر مرض کا سبب ہو سکتا ہے؟ آئیے اس کا جائزہ لیں۔
ہمارے پرکھوں کی غیر دور اندیشی اور عاقبت ناشناسی کے باعث
ہم اس بات پر راضی ہو گئے کہ ہزار سال تک حکمرانی کرنے والی اس قوم کو
اس درجہ محکوم بنانے کے لئے بھی تیار ہو جائیں کہ اس قوم کی شناخت ہی مشکل ہو جائے
ہمارے اس بھیانک تاریخی غلطی کی وجہ سے
اب ہمارے ساتھ ہر سطح پر امتیاز برتا جانا کوئی حیران کن بات نہیں ہے
ماضی کی جانب صرف اتنی دیر نظر اٹھا کر دیکھنا چاہیئے کہ اپنی غلطیوں کا ایک جائزہ لیں،
اور ان سے سبق حاصل کر کے مستقبل کے لئے لائحہ عمل تجویز کریں
ہمیں وہ نہیں کرنا ہے جس میں ایک پوری نسل تباہ ہو چکی ہے یعنی ماضی کی غلطیوں پر ماتم کرنا
بلکہ ہمیں یہ کرنا ہے کہ
اگر تعصب کا اندھیرا بھیانک ہے تو محنت و لگن کا اُجالا اس سے سوا کر دیں
یعنی اس ملک میں اگر تعصب و ناموافق حالات کی طاقت ہے تو ہماری محنت طاقت بن جانی چاہئے 2X،
یہی فارمولا ہے کامیابی کا!
لہٰذا اگر ہمارے ساتھ کہیں کوئی امتیاز برتا جاتا ہے تو اس کا علاج ایک ہی ہے
کہ ہم دوسروں سے دگنی محنت کریں، اپنے نالج کو دگنا بڑھائیں اور خود میں مقابلہ آرائی کا جذبہ پیدا کریں
جب ہم میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے گا، تعصب کا اندھیرا خود بخود دم توڑ دیگا
کیوں کہ ہم نہیں سمجھتے کہ کسی ملازمت کے لئے یا کسی رُتبے کے لئے
تمام تر خوبیاں رکھنے والے کسی فرد پر محض اس لئے دروازے بند کر دیئے جائیں گے
کہ وہ کسی ایسے فرقے سے تعلق رکھتا ہے جو ان کے نزدیک ناپسندیدہ ہے
انسان کی ذہانت، اس کا نالج، اس کی قوتِ فیصلہ، اس کی دور اندیشی اور اس کی انتظامی صلاحیتیں
وہ جادو ہے جو ہمیشہ سر چڑھ کر بولتا ہے۔

(بقیہ آخری صفحہ پر)

مُبارک کاپڑی

اُتر جائے تیرے دل میں ....

سنجیدہ انسان

سنجیدگی کیا ہے۔ سنجیدگی در اصل اس صفت کا اخلاقی نام ہے جس کو مذہب کی اصطلاح میں اخلاص کہا جاتا ہے۔ سنجیدگی اور اخلاص میں درجے کا فرق تو ضرور ہے لیکن ان میں نوعیت کا کوئی فرق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سنجیدگی ہی کی ترقی یافتہ صورت کا نام اخلاص ہے۔

سنجیدہ انسان ذمہ دار اور محتاط انسان ہوتا ہے۔ اس دنیا میں حقیقتِ واقعہ کا اعتراف سب سے بڑا فعل ہے اور حقیقتِ واقعہ سے مطابقت سب سے بڑا عمل، اور یہ اعلیٰ انسانی صفت ایک سنجیدہ انسان کے اندر اپنے کامل درجہ میں پائی جاتی ہے۔

سنجیدہ انسان ہمیشہ سچ بولتا ہے، کیوں کہ وہ جھوٹ بولنے کا تحمل نہیں کر سکتا۔ سنجیدہ انسان بولنے سے پہلے سوچتا ہے کیوں کہ بے فائدہ کلام اس کے مزاج کے مطابق نہیں۔ سنجیدہ انسان اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے کیوں کہ وعدہ کرنے کے بعد اس کی خلاف ورزی اس کو اپنے قتل کے ہم معنی نظر آتی ہے۔ سنجیدہ انسان حق کا اعتراف کرتا ہے، کیوں کہ حق کی وضاحت کے بعد اس کا اعتراف نہ کرنا اس کے بس میں نہیں ہوتا۔ سنجیدہ انسان دلیل کے آگے جھک جاتا ہے۔ کیونکہ دلیل کے آگے نہ جھکنا اس کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ اس نے خود اپنے وجود کی نفی کر دی ہو۔ سنجیدہ انسان جس نظر سے اپنے آپ کو دیکھتا ہے اسی نظر سے وہ دوسروں کو بھی دیکھتا ہے۔ سنجیدہ انسان فطرت کا ایک حسین پھول ہے۔ وہ ایک ایسی با معنی مخلوق ہے جس سے زیادہ با معنی مخلوق اس کائنات میں کوئی دوسری نہیں۔

دوسروں کی رعایت

آپ سڑک پر اپنی گاڑی دوڑا رہے ہیں سامنے سے دوسری گاڑی سڑک کے بیچوں بیچ آتی ہوئی نظر آئی۔ اب آپ کیلئے دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ آپ پہلے کی طرح بیچ سڑک پر اپنی گاڑی دوڑاتے رہیں یا دوسرے یہ کہ آپ اپنی گاڑی کو ایک طرف موڑ دیں اور سامنے والی گاڑی کے کنارے سے نکل جائیں۔ اگر آپ بدستور اپنی گاڑی سیدھے رخ پر دوڑاتے رہیں تو آپ کا انجام یہ ہوگا کہ آپ منزل پر پہنچنے کے بجائے قبرستان یا زخمی ہو کر اسپتال لے جائے جائیں گے۔ مگر جب آپ اپنی گاڑی کو کنارے کی طرف موڑ دیتے ہیں تو آپ کی گاڑی اور آپ دونوں محفوظ حالت میں منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔ آپ کی سواری کے ساتھ اور بہت سی سواریاں سڑک پر دوڑ رہی ہوتی ہیں اس لئے ہر ایک کو دوسرے کا لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ یہی

معاملہ وسیع تر معنوں میں پوری انسانی زندگی کا ہے موجودہ دنیا میں آپ اکیلے نہیں ہیں۔ بلکہ بہت سے دوسرے انسان بھی آباد ہیں۔ ہر ایک اپنی اپنی سرگرمیوں کو پوری طاقت کے ساتھ جاری کئے ہوئے ہے ایسی حالت میں وسیع تر زندگی میں بھی کامیابی کا راز وہی ہے جو محدود معنوں میں سڑک کے سفر میں اختیار کیا جاتا ہے۔ یعنی دوسروں کی رعایت کرتے ہوئے اپنے مقصد کے لئے جدوجہد کرنا۔ اس دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے آپ کو جاننے کے ساتھ دوسروں کو بھی جانیں۔

اغیار کا تعاون

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو یہ ایک بہت نازک سفر تھا یہ سفر مکہ کے مشرکین کے ظلم و تشدد کی وجہ سے کرنا پڑا تھا۔ اس کے باوجود اس سفر کے لئے آپ نے جس گائڈ کا انتخاب کیا وہ مکہ کا غیر مسلم عبداللہ بن اریقط تھا۔ اسی غیر مسلم گائڈ نے آپ کی رہنمائی کرتے ہوئے آپ کو مکہ سے مدینہ پہونچایا۔

اس سنت سے معلوم ہوا کہ دوسروں سے تعاون لینے میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق کرنا درست نہیں اس طرح کے تعاون کے معاملے میں اہلیت دیکھی جائے گی نہ کہ رشتہ اور مذہب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی پالیسی ہمیشہ اختیار کی۔ مثال کے طور پر بدر کی لڑائی کے بعد ستر کی تعداد میں غیر مسلم گرفتار کرکے مدینہ لائے گئے۔ یہ لوگ اس زمانہ کے لحاظ سے پڑھے لکھے تھے۔ چنانچہ آپ نے اعلان کیا کہ ان میں سے جو شخص مدینہ کے دس بچوں کو لکھنا اور پڑھنا سکھا دے اس کو ہم رہا کردیں گے۔ اس طرح گویا اسلام کی تاریخ میں خود رسول اللہ ﷺ کے حکم سے جو پہلا اسکول کھولا گیا اس کے تمام کے تمام ٹیچر غیر مسلم تھے۔

زندگی کے معاملات میں اس اصول کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کسی کام میں ساتھی اور کارکن کا انتخاب کرتے ہوئے اگر یہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے مذہب کا ہے یا غیر مذہب کا، یا اپنی برادری کا ہے یا غیر برادری کا، تو اس سے کام کا معیار ختم ہوجائے گا اس طرح کبھی کوئی کام اعلیٰ معیار پر انجام نہیں دیا جاسکتا۔

صحیح طریقہ یہ ہے کہ کام کو کام کے طور پر دیکھا جائے کہ جو کام کرنا ہے اس کام کیلئے زیادہ بہتر اور زیادہ کارآمد کون لوگ ہوسکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ ایسے معاملات میں میرٹ کی بنیاد پر افراد کا انتخاب کیا جائے نہ کہ کسی اور بنیاد پر۔

میرٹ کی بنیاد انتخاب کرنے سے اصل کام کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اور جب کسی اور چیز کو انتخاب کی بنیاد بنایا جائے تو اسی چیز کو فروغ حاصل ہوگا جس کو انتخاب کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ ★★★

(شکریہ الرسالہ نئی دہلی)

سید سالار مسعود غازی

☆ حسین عمر دلوی

مسلمانان کو کن جن ولیوں پیروں اور شہیدوں کے حق میں نذر و نیاز کرتے ہیں ان میں سید سالار مسعود کا بھی شمار ہوتا ہے عام طور پر اس نیاز کو کنڈے کی نیاز سے موسوم کیا جاتا ہے کنڈے یا کھڈے کی اسلئے کہ مکان کے اندونی دالان میں ایک گڑھا کھود کر اس میں بکرے مرغ ذبح کئے جاتے ہیں کھانے پکا کر دعوتیں کی جاتی ہیں نیاز کے احترام میں بڑا احتیاط برتا جاتا ہے کھانا مکان کے باہر نہیں نکالا جاتا بچا کچا کھانا ہڈیاں وغیرہ کھڈے میں ڈال دیا جاتا ہے حتیٰ کہ ہاتھ دھویا ہوا پانی بھی۔۔۔ بچپن میں خاندان کے قدیمی مکان پر ہم نیاز لیکر جایا کرتے لیکن آج کل یہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے تاہم کہیں کہیں دیہاتوں میں بڑے اہتمام کے ساتھ جاری ہے۔ ہم شرعی اعتبار سے اسکے جواز یا عدم جواز پر بحث نہ کرتے ہوئے زیر نظر مضمون جو سالار مسعود کی شخصیت اور مجاہدانہ کردار پر مبنی ہے قلمبند کر رہے ہیں۔

سید سالار مسعود کی پیدائش ۴۰۵ھ میں شہر غزنی میں ہوئی یہ محمود غزنوی کے بھانجے تھے محمود غزنوی تاریخ کے وہ مشہور بادشاہ ہیں جنہوں نے ہندستان پر سترہ حملے کئے اس دور میں راجہ جے پال اور پرتھوی راج چوہان اجمیر اور دہلی کے علاقے پر راج کرتے تھے سید سالار مسعود کے والد کا نام سید سالار ساہو تھا۔ یہ فوج میں بحیثیت سپہ سالار عہدے پر معمور تھے محمود غزنوی نے اپنے بہنوائی سید ساہو کو اجمیر کا علاقہ بطور جاگیر عطا کر دیا تھا۔

سید سالار مسعود اور ملک فضل کی ہند میں آمد

سید سالار ساہو جو ایک مرد مجاہد اور اصول جنگ کے ماہر تھے غزنی میں انہوں نے مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے تھے۔ جب انکو بیٹے کے پیدائش کی خبر ملی تو انکو بے انتہا خوشی ہوئی اور اس خوشی میں بیٹے کے نام پر اجمیر کے قریب مسعود غازی کے نام سے ایک شہر بسایا بیس سال تک اس پر مسلمانوں کا قبضہ رہا لیکن بہرائچ (مظفر پور) کی جنگ میں شہادت پانے کے بعد چوہانوں نے اس پر قبضہ جمالیا۔ بخاری اور گیلانی سادات کا یہیں مسکن تھا۔ مخدوم جہانیان اور جلاالدین بخاری کے مزار اب بھی یہاں موجود ہیں۔

سید سالار مسعود محمود غزنوی کے حکم سے تبلیغ اسلام کے خاطر غزنی سے ہندوستان آئے ابتدا میں اجمیر پہنچے پدر بزرگوار سید ساہو سے ملاقات ہوئی اس وقت آپکی عمر ۲۰ سال کی تھی۔ اسکے بعد آپ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کے لئے چل پڑے بنارس ملتان، دہلی بلگرام وغیرہ اطراف و اکناف کے مقام پر تبلیغ کا کام شروع کیا اور جاری رکھا۔ وہاں کے راجہ خراج دینے پر آمادہ ہوئے کچھ دنوں بعد خراج کے انکار پر ملک فضل کو قنوج پر چڑھائی کرنے پر بھیج دیا جہاں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے ۴۲۰ھ سید سالار کو والد کی طرح عسکری تعلیم مہارت حاصل تھی ساتھ ہی ساتھ صوفیوں کی محبت میں بیٹھ کر علم عرفان حاصل کیا تھا۔ سومناتھ کی لڑائی میں اپنے ماموں محمود غزنوی کے ساتھ موجود تھے۔

آپکی شادی نہیں ہوئی تھی شادی کے متعلق قصہ
یوں بیان کیا جاتا ہے کہ سید جمال الدین فقیہ ادھونی ضلع
بارہ بنکی کی ایک پوتری زہرہ اندھی تھی غازی میاں جب
ادھر سے گذرے تو لڑکی لائی گئی آپ نے اللہ سے دعا کی اور
لڑکی کے آنکھوں پر ہاتھ پھیرا خدا کے فضل سے اس نابینا
کی بینائی لوٹ آگئی لڑکی نے قسم کھائی تھی کہ بینائی آنے پر
پہلی نظر جس ہستی پر پڑے گی اسی سے میں شادی کرلونگی
سید سالار مسعود نے لڑکی کی بات کو دھیان میں رکھکر کہا
اب میں کافروں سے جنگ کرنے بہرائچ جارہا ہوں اگر
واپس آیا تو ضرور شادی کرلونگا۔ سید سالار نے اس لڑائی
میں شہادت پائی ۴۵۷ھ زہرہ اس خبر کس سن کر مظفر پور
آگئی اور مسعود غازی کا روضہ بنوایا روضہ بن گیا تو اسکا بھی
وصال ہوگیا بہرائچ میں آپ کا روضہ آج میں موجود ہے
۔ بہرائچ اسٹیشن پر اترنے کے بعد میلوں طول و عرض میں
قبریں ہی قبریں نظر آتی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گور
غریباں کا نگر ہے آپ کے روضے کے گنبد کے سوا اور بھی
گنبد نظر آتے ہیں جہاں شہیدا مدفون ہیں ۔ نیز انکے
گھوڑوں کتوں او ربلیوں تک کی قبریں ہیں بڑے انوکھے
ڈھنگ کا شہر خموشاں ہے عقیدت مندوں میں مسلمانوں
سے ہندو زیادہ پائے جاتے ہیں ۔ انکے کی مجاہدانہ زندگی کو
دیکھتے ہوئے علامہ اقبال کے یہ شعر یاد آتے ہیں۔

محفل کو نومکاں میں سحر و شام پھرے مے توحید کو لیکر صفت و جام پھرے
کوہ میں دشت لیکر تیرا پیعام پھرے اور معلوم ہے تجھ کو کبھی ناکام پھرے
قوم اپنی جو زرو مال کے خاطر پھرتی بت فروشی کے عوض بت شکنی کیوں کرتی

مرسلہ حسین عمر دلوی ماخوذ تاریخ جنورپور (ہندی)
مرتبہ سید اقبال احمد۔ صفحہ نمبر ۷۵۷۔۸۵۶

سورج کا خاندان

عبدالاحد ساز

شام ڈھلی وہ سورج ڈوبا، نکلی تاروں کی بارات
کیسی سہانی روشنیاں ہیں، کیا دلکش نظارے ہیں
امّاں باجی تو کہتی تھیں چاند میں پریاں رہتی ہیں

دل میں ایک تجسس جاگا، ذہن میں پھر ابھری اک بات
آخر کیا یہ بھید انوکھے، کھیل نرالے سارے ہیں
لیکن سائنسدانوں کی تحریریں کیا کچھ کہتی ہیں

آؤ بچو! آسمان کو دوربین سے دیکھیں ہم
یہ جو جگمگ پلکیں جھپکاتے ہیں، وہ تو تارے ہیں
تارے کیا ہیں؟ بحث ہے لمبی، ان سے بعد میں الجھیں گے

بھرے پُرے پھیلے آکاش کو کچھ نزدیک سے جانیں ہم
اور جو یکساں روشن سے لگتے ہیں وہ تو سیارے ہیں
آج فقط ہم سورج کے نو سیاروں کو سمجھیں گے

کہتے ہیں کہ اربوں سال گئے یہ سورج تنہا تھا
اک دن اس کے پاس سے گزرا ایک ستارہ طاقتور
اس کی کشش نے سورج سے کچھ ٹکڑے کھینچ نکالے تھے
اصل میں یہ نو سیارے سورج ہی کے گھر والے ہیں
جب سے جنمے ہیں تب سے ہیں سورج ہی کے گرد رواں
سورج ہی کے نور سے ان کے سونے چہرے ہیں روشن

کاہکشاں کی راہ گزر پر مارا مارا پھرتا تھا
اک ہلچل سی پیدا کر دی جس نے سورج کے اندر
ٹکڑے جو آگے چل کر سیارے بننے والے تھے
اسی کے تن سے چھوٹے ہیں اور اسی کی گود کے پالے ہیں
اپنا دائرہ پورے کرتے، اپنے محور پہ گرداں
سورج ہی کی دولت سے ہیں بھرے ہوئے ان کے دامن

پہلا سیارہ ہے عطارد — خاندان کا پہلا فرد
آسانی سے نظر نہ آئے، ننھا سا شرمیلا سا

جُگ جُگ سے جو جھیل رہا ہے سورج کی قربت کا درد
اِک جانب شعلے سا دہکتا، ایک طرف برفیلا سا

زہرہ دوسرا سیارہ ہے، دیکھنے میں ہے صاف بہت
اس کو صبح کا تارا کہیے، شام کا تارا بھی کہیے

اس کی سطح بڑی چمکیلی، گرم بہت، شفاف بہت
صحرا کے بے سمت سفر میں اس کو اشارا بھی کہیے

تیسرا نمبر — اپنا کرۂ ارض، اپنی محبوب زمیں
اس کی سہانی صبحیں شامیں، اس کے دلکش ہیں موسم

جس کے نیلے مکھڑے پر ہے کرنوں کا آنچل زرّیں
اس پر خاص رہا کرتی ہے آفتاب کی چشمِ کرم

لاکھوں سال پرانی ہے، پر آج بھی ہر دم تازہ ہے
دوسرے سیارے تو فقط ہیں صدیوں کے بے جان حجر

کیونکہ اس جنت کو خدا نے آکسیجن سے نوازا ہے
اور زمیں پر آب و ہوا ہے، سبزہ و گل، حیوان و بشر

یہ ہے زمیں کے ساتھ، زمیں کے چکر کاٹنے والا چاند
تم کو خبر ہے سورج چاند اور دھرتی کا کیا رشتہ ہے
گھر کی چھت سے دیکھیں تو لگتا ہے دور کا سپنا ہے
اب ہم اس کو جیت چکے ہیں، ہم اس کو چھو آئے ہیں

نیا ادھورا، پورا، کچھ دن روشن، پھر مدھم پھر ماند
سورج کی بیٹی ہے زمیں اور چاند زمیں کا بیٹا ہے
خلا میں جا کر دیکھیں تو یہ نقش ہمارا اپنا ہے
اور تحفے میں اپنے لیے ہم چاند کی مٹی لائے ہیں

نیل گگن پر اپنی زمیں کا چھوٹا بھائی ہے مریخ!
سرخی مائل رنگ ہے اس کا ٹھیک نظر آ جاتا ہے
علم فلک کے ماہر اس میں کھوج رہے ہیں امکانات

کچھ کچھ کرۂ ارض سے ملتی جلتی ہے اس کی تاریخ
اب اس پر جانے کا سودا اپنے سر میں سماتا ہے
لیکن اب تک یہی گماں ہے اس پہ نہیں ہے کوئی حیات

آگے بڑھ کر دیکھیں تو مشتری کا منظر پیارا ہے
ایسی قامت، اتنی جسامت، گویا خود اک سورج ہو

اپنے نظام شمسی کا یہ سب سے بڑا سیارہ ہے
آخر یہ فرزند بڑا ہے، کیوں نا اتنی سج دھج ہو

زحل ہے وہ شہزادہ جو ہے سب سے زیادہ پر اسرار
آسماں میں تیر رہا ہے اک خوش رنگ سفینے سا

اس کے گرد نظر آتا ہے چمکیلے رنگوں کا حصار
آفتاب کے خاندان کے اک انمول نگینے سا

ہفتم اور ہشتم سیارے ہیں یورینس اور نیپچون[1]
دیر سے یہ دریافت ہوئے ہیں، بڑے ہیں لیکن ہیں مدھم

یہ ہم سے ہیں دور بہت اور سرد بہت ہے ان کا خون[2]
ہیں تو اپنے ہی لیکن ہم واقف ہیں ان سے کم کم

چھوٹے سے پریوار کا اپنے پلوٹو آخری ممبر ہے
اتنے دور کہ سورج واں سے اک نقطہ سا لگتا ہے

ننھا سا ہے، اس کا رقبہ عطارد سے بھی کم تر ہے
اس کے آگے کا منظر گھر کے باہر کا لگتا ہے

سنتے ہیں پلوٹو کے پیچھے دُم تاروں کا ڈیرا[3] ہے
یہ اپنے ماں جائے نہیں پر گھر میں آتے جاتے ہیں
برسوں میں آتے ہیں یہ مہمان مگر ڈرتے ہیں ہم

لیکن کیوں ہے کیسے ہے یہ اب بھی ایک معمہ ہے
سیاروں کے بنے بنائے رستوں پہ اٹھلاتے ہیں
اپنی زمیں کے ان سے بچ رہنے کی دعا کرتے ہیں ہم

نقش کوکن

اس سارے کُنبے کو لے کر سورج ہے کس سمت رواں
آخر اپنا سورج بھی تو لے دے کر اک تارہ ہے
لاکھوں کاہکشائیں ہیں اور اُن میں کروڑوں تارے ہیں
فاصلے ــ جن کی پیمائش میں صدیاں بیتیں، کال لگیں

یہ تو خدا ہی جانے بابا، ہم سے کیا پوچھو ہو میاں!
کاہکشاں کے جنگل میں گھر بار نئے ہر آوارہ ہے
سب کے اپنے اپنے مرکز اپنے اپنے دھارے ہیں
میلوں کوسوں کی کیا گنتی، کتنے "نوری سال"[۴] لگیں

قدرت کے سارے رازوں سے کوئی بھی آگاہ نہیں
ہم بس اتنا جان سکے ہیں، آگے کی تم جانو گے

کائنات بے انت ہے بچو! اس کی کوئی تھاہ نہیں
آج کے ان دیکھے جلوؤں کو کل تم ہی پہچانو گے

ع۱ یورینس، نیپچون اور پلوٹو کے عربی نام غیر مانوس ہیں اس لئے انگریزی نام استعمال کئے گئے۔
ع۲ سورج سے بہت دور ہونے کی وجہ سے ان سیاروں پر درجۂ حرارت نقطۂ انجماد سے بعید نیچے رہتا ہے اور انہیں سیارے (cold planets) کہا جاتا ہے۔
ع۳ کہا جاتا ہے کہ پلوٹو کے مدار سے پرے نظامِ شمسی کے باہر دُم تاروں کی آماجگاہ (comet-Den) ہے ــ جہاں سے وہ نظامِ شمسی میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ ع۴ "نوری سال" light year ــ ⁘ ⁘ ⁘

بیان بابت ماہنامہ نقش کوکن برائے
ملکیت و دیگر تفصیلات فارم نمبر ۴
رول نمبر ۸

مقام اشاعت: ۳۴ اے نوانگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن، مجگاؤں ممبئی ۴۰۰۰۱۰
وقفۂ اشاعت: ماہانہ
مدیر، طابع و ناشر: ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک
قومیت: ہندوستانی۔
پتہ: ۴۴/۴ رجیل روڈ (ایسٹ) ڈونگری ممبئی ۴۰۰۰۰۹

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ
رجسٹریشن نمبر E ۳۰۰۶ ممبئی

میں عبدالکریم محمد نائیک اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق صحیح ہے۔
مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۸ء

دستخط

ایڈیٹر/پرنٹر/پبلشر

عُلَماءِ سوء و حق

از : محمد سعید علی (دبئی)

امت مسلمہ کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اس مضمون کے پڑھنے سے فہم آئیگا اور ان کا ضمیر انگڑائیاں لے کر وہ جان جائیں گے کہ اسلام جیسا مہر عالمتاب کن وجوہات کی بنا پر گہن میں آچکا ہے۔ مضمون میں امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ کی رائے درج ہے۔

علماء سوء کے بارے میں آزاد کی رائے :

سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہو جائیں گے لیکن علمائے دنیا پرست کبھی یکجا اکٹھے نہ ہوں گے۔ کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے، لیکن ادھر قصائی نے ہڈی پھینکی اور ادھر ان کے پنجے تیز اور دانت زہر آلود ہو گئے۔ یہ سگان دنیا ساری باتوں میں متفق ہو سکتے ہیں لیکن (دنیا کی) ہڈی جہاں پڑی ہو وہاں پہنچ کر اپنے پنجوں اور دانتوں پر قابو نہیں رکھ سکتے چور اور ڈاکو بھی کبھی مل جل کر راہ زنی کرتے ہیں، مگر یہ گروہ خدا کی مسجد اور زہد و عبادت کی خانقاہ میں بیٹھ کر بھی متحد و یک دل نہیں ہو سکتا ہمیشہ ایک دوسرے کو چیرتا پھاڑتا اور پنجے مارتا ہے۔ میکدوں میں محبت کے ترانے اور پیار و الفت کی باتیں سننے میں آتی ہیں، مگر عین محراب کے نیچے پیشوائی امامت کے لئے ان میں ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کی گردن پر پڑھتا ہے حضرت مسیحؑ نے احبار یہود سے فرمایا تھا "تم نے داؤد کے گھر کو ڈاکوؤں کا بھٹ بنا دیا ہے"، ڈاکوؤں کے بھٹ کا حال تو معلوم نہیں لیکن ہم نے مسجد کے صحن میں بھیڑیوں کو ایک دوسرے پر غراتے اور خون آشام دانت مارتے دیکھا ہے۔"

(بقول اقبالؒ : "دین کافر فکر و تدبیر جہاد : دینِ مُلاّ فی سبیل اللہ فساد")

علماء حق کے بارے میں آزادؒ کی رائے :۔ مدتوں غور کرنے کے بعد یہ حقیقت کھلی کہ امت مسلمہ کے تمام مفاسد کی اصل جڑ دو ہی چیزیں ہیں جن کی یونانیت اور عجمیت سے تعبیر کرنا چاہئے سارے برگ و بار و ثمراتِ فساد کو انہیں سے ظہور نمو ہوا۔ آج ہمارے مدارس میں جو علوم باسم اصل و اساسِ علوم شرعیہ پڑھے پڑھائے جاتے ہیں اگر کسی صاحب حکمت کی نظر کیمیاوی ان کی تحلیل و تفرید کرے تو کھل جائے کہ کس قدر حصہ ان کا شریعت اصلیہ اور دین خالص سے مرکب ہے اور کس قدر فتنۂ عالم آشوب یونانیت و عجمیت سے کوئی شئے اس سے نہ بچی حتیٰ کہ علوم الہیہ و بلاغت و بیان اور عملاً جزئیاتِ اعمال و رسوم و ہئیات معاشرت و غیر ذالک جب یہ حال علومِ شرعیہ بلکہ نام نہاد اصولیہ ہے تو پھر ان اساطیر و اوہام کا کیا پوچھنا جن کو لقب شریفِ "معقولات" پکارا جاتا ہے۔"

(کتاب : تذکرہ۔ صفحہ ۸۳-۸۴ مصنف : ابوالکلام آزادؒ)

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۸۱۴
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

ہمارے جہاں سے اچھا

از: شرف کمالی (کولہاپور)

اندر کمار شری واستو میرے دیرینہ دوست ہیں اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ امریکہ میں آباد ہیں۔ گرین کارڈ ہولڈر ہیں۔ حال ہی میں اپنے دو بچوں اور بیوی کے ساتھ ہندوستان آئے ہیں۔ میرے پڑوس ہی میں ان کا اپنا مکان ہے کل اتوار کی شام کو یہ سب ہمارے یہاں ملنے چلے آئے ان کا بیٹا اور بیٹی دونوں بڑے خلیق بچے لگے۔ سب ہی مجھ سے نیز میرے خانوادے سے بڑی خندہ روئی سے ملے۔ اپنے آنے کی اطلاع تو انہوں نے پہلے ہی دی تھی۔ اندر کمار مجھ سے بڑی گرمجوشی سے ملے۔ آتے ہی بس لپٹ گئے۔ پرانا یارانہ، روکے سے نہ رکتا۔ ان کے بیٹے اور بیٹی کو میں نے دعائیں دیں دونوں نے شکریہ ادا کیا جب سب بیٹھ گئے اور محفل جم گئی تو میں نے بیٹے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "بیٹے! کیا نام ہے تمہارا؟" اس نے جواباً کہا، "جی! میرا نام ہیری (HARRY) ہے" اور بہن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ ہے میری بہن کارٹکا (CARTICA)" اندر کمار نے مسکراتے ہوئے کہا ان کا نام ہری ہے اور وہ کارتکا ہے بات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے اندر کمار جی نے کہا۔ "یہ دونوں بچے امریکہ ہی میں پیدا ہوئے وہیں پر پرورش پائی اسلئے وہاں کے لہجے کی مطابقت سے ہیری اور کارٹکا ان کا امریکن لہجہ ہے کیا کریں؟" میں نے ہیری سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "بیٹے! تمہارا نام پوتر نام ہے، بڑا ہی تقدس ہے اس میں ایشور کا نام ہے یہ!" ہیری مسکرایا میں نے کہا "ہری کو اگر ہیری کہیں تو ہر ہر مہادیو کو تمہارے لہجے میں ہیر ہیر مہاڈیو کہنا پڑیگا اور ہری اوم کو ہیری اوم کہیں گے اور اس طرح لہجہ بدلنے سے ایک پوتر نام کی وٹمبنا یا توہین ہوتی ہے!" سبھی قہقہے لگارہے تھے ہری نے کہا۔ انکل! آئندہ میں ضرور اپنا امریکی لہجہ بھول جاؤں گا اور اپنا نام ہری ہی بتاؤں گا" اور فوراً کارتکا نے مسکرا کر کہا "اور انکل میں بھی!"

شریمتی کلپنا دیوی اپنے بیٹے اور بیٹی کا سعادتمندانہ رویہ دیکھ کر۔ بہت خوش ہو میں کہنے لگیں "بھائی صاحب اسی لئے ہم اپنے ان بچوں کو بھارت کی سیر کروانے کے لئے لے آئے ہیں ہم چاہتے ہے کہ یہ بھارتی سبھیتا سیکھ لیں ہماری سنسکرتی آخر ہماری اپنی سنسکرتی ہے!" اندر کمار جی جو اب تک ہماری باتیں خاموشی سے سن رہے تھے بولے "بھائی صاحب! مگر یہاں آنے پر اندازہ ہوا کہ ہماری قوم مانگے کی فیشن مانگے کی تہذیب اور مانگے کی زبان پر ریجھ گئی ہے۔ ہمیں لگتا ہے یہاں تو یوا پیڑھی امریکن نوجوانوں سے دو قدم آگے ہے۔ اب دیکھئے نا! شرپت راؤ ہمارے مشترکہ دوست کا بیس سالہ فرزند شردن کمار 'شیری' نام سے مشہور ہے اور انکی بیٹی لیلاوتی کو اس کی سب سہیلیاں 'للی' پکارتی ہیں دوسری ایک لڑکی کو ہم جانتے ہیں نام ہے اس کا گیتا بالی لیکن وہ گیٹ بال مشہور ہے۔ کلپنا جی نے کہا "بھائی صاحب! ممبئی، دہلی، کلکتہ، احمد آباد، حیدر آباد جہاں بھی جایئے نیا طبقہ بلا لحاظ مذہب و

ملت ہر طرف جینز (JEANS) کی نعمت سے سرفراز نظر آتا ہے ان کی شبیہ دیکھ کر امریکن ٹیڈی بوائز شرما جائیں۔

بات سے بات چلی اندر کمار ایئرپورٹ کسٹمز سے باہر نکلنے کا قصہ سنانے لگے کسٹمز کے دیوتاؤں کے آشیرباد لے کر تھکے ہارے مسافر باہر آکر کھلی ہوا میں سانس لیتے ہیں تو رب کا شکر ادا کرتے ہیں ۔ اندر کمار بھی دے دلا کر آئے تھے بڑی تلخی تھی ان کے لہجے میں ' سارا بھارت انہیں کرپٹ لگ رہا تھا۔ میں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ " رشوت لینے دینے کے معاملے تو روزمرہ کی باتیں ہیں کوئی نیا شوشہ نہیں۔ آزادی کے حصول کے بعد اس فن نے واقعی بڑی ترقی کی ہے گلی سے دلی تک سب اس بہتی گنگا میں ہاتھ دھو رہے ہیں کیا ہندو کیا مسلم کیا سکھ سب بھائی بھائی اس فن میں طاق ہیں ۔ ہاں ' یہ صلاحیت اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ جان سکیں کہ یہ دکشنا لفافے میں کہاں دی جائے ، بریف کیس کہاں استعمال کیا جائے اور سوٹ کیس پہنچانے کے آداب کیا ہیں یہ پیشہ کتنا ہی ذلیل سہی لیکن بڑے بڑے نامی گرامی لوگوں کے نام آتے ہیں اس ضمن میں ' " اندر کمار شاعر ہیں شاعر نواز ہیں کہنے لگے " سنئے اشعر عرض ہے "

داور حشر میرا نامہ اعمال نہ پوچھ
اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں '

کلپنا بھابھی بولیں ، بھائی صاحب ' بھگت سنگھ شہید جیسے شورویر کیا اسی لئے سولی پر چڑھے تھے کہ لوگ ان کی قربانیوں کا ایسا ناجائز فائدہ اٹھائیں اور دیش کو تباہی کے دہانے پر لاکر چھوڑ دیں ' کیا مہاتما گاندھی کے سدھانتوں کا یہی آورش ہے ؟ کیا جواہر لال نہرو کی قربانیوں کا یہی صلہ ہے ؟ اندر کمار جینے کہا " کلپنا ' اوپر والے کی لیلا بڑی نیاری ہے اس کی مصلحت وہی جانے ' جائزہ لو تو معلوم ہوگا جتنے نیتا کہلانے کے مستحق تھے ان نیتاؤں کی ساری کھیپ اس نے دھرتی پر حصول آزادی سے قبل ایک ساتھ اتار دی جیسے گاندھی ، نہرو ، قدوائی ، آزاد ، پٹیل ، شاستری ، راجندر پرساد ، رادھا کرشنن اور پڑوسی پاکستان میں جناح ، لیاقت علی خاں ، عبدالرب نشتر وغیرہ یہ سب عوام کی نظروں میں معزز تھے ان پر قوم کو اعتماد تھا ، ناز تھا اب حال یہ ہے کہ اچھے اچھے مر گئے ۔۔۔۔ رہ گئے " بات کو جاری رکھتے ہوئے اندر کمار جی کہنے لگے " رشوت حسب مراتب دی جاتی ہے " کلپنا جی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا " کلپنا ' تو بھی سن لے گرام دیوتا کے مندریں مفت درشن ہم کر آتے ہیں لیکن کولھاپور کی مہالکشمی کے درشن کو شری پھل (ناریل) اور بندی کا پرساد ضروری ہے اور اگر کاشی متھرا جاؤ تو پانڈے جی جہاں جہاں کہیں دل کھول کر دکشنا رکھتے جاؤ یہاں پرساد کی کوانٹی اور کوالٹی دونوں بڑھ جاتے ہیں " ۔ میں نے کہا اندر کمار جی ' بالکل یہی حال ہمارے درگاہوں کے مجاوروں کا ہے ہمیں خرافات میں الجھا کر اپنی گتھیاں سلجھاتے ہیں چاند شاہ بابا کے دربار میں خیر سے پانچ یا دس میں کام نکل جاتا ہے لیکن خواجہ کی زیارت کے لئے حاضری دیجئے تو سات سو روپے کی چادر اور ایک ہزار نذرانہ کی فرمائش متوقع ہے ۔ مسئلہ پیٹ ہی کا ہے ان کی روزی روٹی کا یہ ذریعہ ہے لیکن کیا کیجئے اقبال ان غریبوں سے پیچیدہ سوال کر ہی بیٹھے

ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے ؟

قصہ مختصر بھارت ماتا کے مجاوروں کا یہی حال ہے لوگ جھکتے ہیں جھکانے والا چاہئے پچاس سال ہو گزرے آزادی کامل کو ان لوگوں نے لوٹ کھسوٹ کر کے اپنی غریبی ضرور ہٹائی لیکن ایک عام ہندوستانی کی حالت کاسہ گدائی ہاتھ میں لے کر بھکاری جیسی ہے" اندر کمار جی بولے لیکن اس بھڑوں کے چھتے کو چھیڑے کون؟ کہنے والے کو ناستک کر دیا جاتا ہے اور نیتاؤں کا کچا چٹھا کھولئے تو غدار کہلوایئے جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے"

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے میں نے کہا، "اندر جی ایک عام ہندوستانی کی ذہنیت اور سیرت کا آپ کا مطالعہ بہت گہرا ہے" اس پر وہ بولے کبھی مشہور طنز نگار کنہیا لال کپور کا ایک مضمون پڑھا تھا اسی کا اثر دل و دماغ پر ابتک ہے" اندر کمار امریکہ میں بس تو گئے لیکن یقیناً انکا دل بھارت ماتا کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہے کہنے لگے ہمارے اقبال کیا خوب فرما گئے ہیں۔ سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا "مداخلت کرتے ہوئے کلپنا جی پھر چہکیں، "بس ارہنے دیجئے مشرقی تہذیب سے اسقدر عشق تھا تو امریکن گرین کارڈ لینے کی کیا ضرورت آن پڑی؟ میرا اپنا خیال ہے اقبال کوی مہودے آج بالفرض زندہ ہوتے تو اپنے کہے پر پچھتاتے گاؤں کے پٹواری سے لے کر ہائی لیول بیورو کریسی تک رشوت ستائی میں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں کرپشن ان کے نزدیک گنگا جل کی طرح پوتر ہے۔

ہری ہماری باتیں چپ سن رہا تھا کہنے لگا یہ Scan-dels بھی امریکہ ہی کی ایجاد ہے آپ نے وہائٹ گیٹ اسکینڈل کا نام تو سنا ہو گا اس کے بعد مگر ہندوستانی نیتاؤں نے نئے نئے اسکینڈلز منصہ شہود پر لائے بینک اسکیام، سیمنٹ اسکینڈل، یوریا اسکینڈلز، بوفورس آرمس ڈیل یو کہئے امریکہ کے کان ہی کتر ڈالے ان لوگوں نے ان نیتاؤں کو چوراہے پر برسر عام لٹکانا ضروری ہے کہ اس لائن میں غنڈوں کے داخلے پر پابندی لگ جائے!" بھائی کی باتیں سنکر کار تکا نے کہا " ہری بھائی! انہیں سزا دینے کی ضرورت عوام کو نہیں ہے۔ دیکھتے نہیں ان کی صورتوں کو بھگوان نے امریکن بل ڈوگ Bull Dog جیسی بنا ہی دیا ہے۔

اندر کمار نے فیصلہ کن لہجے میں کہا" بس بھائی بس!! آخر ہیں وہ ہمارے نیتا ہی از ندگی میں بدنام اور آخرت میں سزا کے مستحق ایہ سارے بنگال کے میر جعفر اور دکن کے صادق کی مانند پس از مرگ بھی بدنام رہنے والے ہیں یہی ان کی کمائی ہے اجوش نے کیا خوب کہا ہے۔

ملک بھر کو قید کر دے کس کے بس کی بات ہے

خیر سے سب ہیں کوئی دو چار دس کی بات ہے

میں نے کہا صاجو ان ساری کوتاہیوں کے باوجود ہماری یہ دھرتی

مہمان ہے رشیوں منیوں کا وطن خواجہ کا ہندوستان!

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری

صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

(اقبال)

نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانا جائز نہیں۔ اس گناہ سے بچئے۔

غزلیں

حسام الدین شعلہ (پونہ)

آدمی دیکھے تو روتا ہے تماشہ کیا ہے
ننھے بچے نے ترے شہر میں دیکھا کیا ہے

فوج چیونٹی کی بنا سکتا ہے اسکا کیا ہے
پھر بھلا سوچیے اس کیلئے چڑیا کیا ہے

بے غرض تو کبھی کرتا نہیں احساں ہم پہ
صاف بتلا دے ہمیں تیرا ارادہ کیا ہے

ظلم تم کو ہی بہت مہنگا پڑے گا صاحب
ہم تو ویسے بھی ہیں برباد ہمارا کیا ہے

روح یوں بھی مری زخمی ہے مسیحا میرے
طنز کے تیر مرے دل میں چبھوتا کیا ہے

اک شناسا نے جو پوچھا میاں کرتے کیا ہو؟
عاجزاً میں نے کہا عشق میں ہوتا کیا ہے

میں نے تو سوچ لیا آپ ہی کو دل دوں گا
آپ بتلائیں مجھے آپ نے سوچا کیا ہے

لوٹ آیا ہوں سمندر کی تہوں سے شعلہ
اور وہ پوچھتے ہیں جھیل میں ہوتا کیا ہے

اسماعیل پرکار بغروس رتناگری

مسرتوں کو کہاں ہم تلاش کرتے ہیں
قدم قدم پہ تیرا غم تلاش کرتے ہیں

جو راہِ عشق میں دو گام چل نہیں سکتے
وہ دل کے زخموں کا مرہم تلاش کرتے ہیں

پہن کے جامۂ انساں درندے دنیا میں
کہاں بپا کریں ماتم تلاش کرتے ہیں

ستم کے بانی اُجالوں سے خوف کھاتے ہیں
دِیا ہے کونسا مدھم تلاش کرتے ہیں

وہ رند رند ہی کہنے کے اب نہیں لائق
جو میکشی کا بھی موسم تلاش کرتے ہیں

بڑا عجیب ہے محبت کا فلسفہ پرکار
جو دے فریب وہ ہمدم تلاش کرتے ہیں

نوشاد مومن اعظمی، توڑیل

مجھ سے نفرت تھی جسے وہ مرا دلدار ہوا
دشمنِ جاں بھی محبت کا سزاوار ہوا

عشقِ صادق کی قسم جذبۂ ایماں کی قسم
نار سے پیرا جمالِ گل و گلزار ہوا

جذبۂ عشق کی نیرنگیاں اللہ اللہ
کوئی سردار ہوا کوئی سرِ دار ہوا

زلف پیچاں سے کوئی آج تک آزاد نہیں
جو بھی سلجھانے گیا وہ ہی گرفتار ہوا

بزمِ کونین سے ظلمت کو مٹایا جس نے
وہ مجاہد ہوا، غازی ہوا، ابرار ہوا

اور بھی ہیں جو دکھاتے ہیں تجھے آئینہ
کیوں ترے شہر میں مومن ہی خطاوار ہوا

وفا راجپواڑی

ہیں انا کے غرور میں سارے
اپنے اپنے سرور میں سارے

جتنے منظر تھے پیش گوئی کے
آگئے ہیں ظہور میں سارے

حورِ جنت کی کس کو رغبت ہے
مرتے ہیں فلمی حور میں سارے

ہو گئے خاک اور پتہ ہی نہیں
جل گئے مفت طور میں سارے

بخش دو یا کہ پھر سزائیں دو
آپ کے ہیں حضور میں سارے

علم کوکن میں عام ہوگا وفا
کھل گئے ہیں شعور میں سارے

ایک قابل تحسین دعوتی ادارہ ۰۰۰

فرحی حنف

اسلامک ریسرچ فاونڈیشن

ڈاکٹر ذاکر نائیک

اسلامک ریسرچ فاونڈیشن کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک کو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک اسلامک ریسرچ فاونڈیشن کے صدر، ڈاکٹر محمد نائیک جنرل سکریٹری اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ٹرسٹی ہیں۔ رتناگیری سے تعلق رکھنے والا نائیک خاندان آج جس طرح جدید سائنسی تکنیک اور مشینوں سے استفادہ کرکے عالمی سطح پر دعوت اسلام اور قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کا مشن جاری رکھے ہوئے ہے وہ لائق تحسین ہے۔ پوری دنیا میں مشہور 'اسلامک ریسرچ فاونڈیشن' کے صدر دفتر ۵۶/۵۸ تانڈیل اسٹریٹ (نارتھ) ڈونگری ممبئی نمبر ۹ میں داخل ہونے پر ایئر کنڈیشنڈ کی ٹھنڈک، ڈھیروں تصانیف اور ویڈیو کیسیٹ استقبال کرتے ہیں۔ اسلامک ریسرچ فاونڈیشن کے روح رواں منظور احمد شیخ (ایڈمنسٹریشن ایگزیکیٹو) اور نوشاد نورانی (منیجر) اسلامک ریسرچ فاونڈیشن میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

صابو صدیق پالیٹکنیک سے حصول تعلیم کے بعد مہانگر ٹیلی فون نگم میں ملازمت کرنے والے منظور صاحب ریٹائر منٹ کے بعد اسلامک ریسرچ فاونڈیشن سے وابستہ ہوگئے۔ وہ ۱۹۹۵ء سے متذکرہ فاونڈیشن سے منسلک ہیں۔ اسلامک ریسرچ فاونڈیشن کے انتظامی امور کی باگ ڈور ان کے ذمہ ہے۔ وہ بتاتے ہیں 'اسلامک ریسرچ فاونڈیشن بنیادی طور پر ایک دعوتی ادارہ ہے۔ یہاں ہر سنیچر کو دوپہر تین بجے، اتوار کو صبح ساڑھے دس بجے اور پیر کو خواتین کیلئے دوپہر تین بجے اسلامی معلومات پر مبنی تقاریر ہوتی ہیں۔ یوں خواتین کا ایک الگ شعبہ بھی سرگرداں ہیں جس کی انچارج ڈاکٹر ذاکر نائیک کی اہلیہ محترمہ فرحت نائیک ہیں۔

اسلامک ریسرچ فاونڈیشن کے زیر اہتمام تقاریر کے پروگرام بلاناغہ منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ ویسے جو بھی ٹاک ہوتے ہیں اس میں شروع میں ٹاک ہوتا ہے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ۔ جس موضوع پر مقرر بیان فرماتا ہے حاضرین اس تعلق سے مقرر سے سوال جواب کر سکتے ہیں۔ حاضرین مجلس کو اگر کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی ہے تب حاضرین مجلس کو دریافت کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ انتھوٹی ڈی سوزا ہائی اسکول اور ایچ آر کالج سے کامرس میں تعلیم یافتہ نوشاد نوارنی نے سومیا انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سے ماسٹر آف مینجمنٹ اسٹڈیز کی ڈگری حاصل کی۔ وہ بتاتے ہیں اسلامک ریسرچ فاونڈیشن کی بنیاد ایک مختصر سی لائبریری سے رکھی گئی تھی۔ ممبئی اور مضافات کے کیبل آپریٹرس ہمارے پروگرام ریلیز کرنے لگے جس کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں ن

ہمارے سیسٹوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ آج ہمارے کیسٹ تقریباً ۲۵ لاکھ گھروں میں دیکھے جارہے ہیں۔ علاوہ ازاں اے ٹی این چینل پر پیر، بدھ اور جمعہ کی صبح چھ بجے اور این ای پیسی چینل پر اتوار کی صبح ساڑھے پانچ بجے ذاکر صاحب کے پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا "لائبریری میں فی الحال بارہ سو تصانیف، تقریباً ساڑھے تین ہزار انگریزی زبان میں ویڈیو کیسٹ اور بارہ سو اردو زبان میں کیسٹ موجود ہیں۔ ان میں مختلف مذاہب مثلاً ہندو ازم، بودھ ازم، کرسچینیٹی، سکھ ازم، جین ازم اور پارسی ازم وغیرہ کا لٹریچر بھی دستیاب ہے۔ بھگوت گیتا کے تمیں تراجم اور چاروں وید بھی ہیں۔ بائبل کے بھی کئی ایڈیشن ہیں۔ ریڈلیٹر بائبل کا بھی نسخہ موجود ہے۔ علاوہ ازیں اسلام اور دیگر مذاہب پر بیانات کے کیسٹ، انٹرویوز، شیخ احمد دیدایت (ساؤتھ افریقہ) ڈاکٹر ذاکر نائیک، ڈاکٹر اسرار احمد، ڈاکٹر جمال بداوی (کینیڈا) ڈاکٹر خالد المنصور (یو ایس اے) یوسف اسلامک (ستر کی دہائی کے مشہور پاپ سنگر) حمزہ یوسف اور گیری ملر (سعودی عربیہ) جیسے اسلامی اسکالروں کے ویڈیو البم سے بھی لائبریری مزین ہے۔ اسلام ریسرچ فاونڈیشن کی اس مفت لائبریری سے عام افراد کے علاوہ اسکالر بھی فیضیاب ہوتے ہیں۔ لائبریری دفتری اوقات میں صبح دس بجے سے شب میں ساڑھے آٹھ بجے تک کھلی رہتی ہے۔ ویڈیو کیسٹ گھر لے جانے کی بھی اجازت ہے۔ بشرطیکہ دو سو روپے ڈپازٹ ادا کئے جائیں۔ ویڈیو کیسٹ ریٹرن کرنے کے بعد ڈپازٹ بھی واپس کر دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک کے اے ٹی این چینل پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگرامس ہندوستان کے علاوہ پاکستان، بنگلہ دیش، اور سعودی عربیہ میں بھی دیکھے جاتے ہیں۔ موصوف ابھی تک سعودی عرب، بحرین، کویت، سری لنکا، کینیڈا، ملیشیا، سنگاپور اور کئی دیگر ممالک کا بسلسلہ دعوت اسلام دورہ بھی کر چکے ہیں۔ ملک میں ابھی تک انہوں نے بنگلور، کیرالا حیدر آباد، مدراس اور پونا وغیرہ میں لیکچرس دیئے ہیں۔

منظور صاحب کے مطابق فاونڈیشن وقتاً فوقتاً اسلامی ورک شاپ کا بھی اہتمام کرتا ہے جس میں توحید اور اسلامی تعلیمات کے تعلق سے غلط فہمیاں دور کی جاتی ہیں نیز قرآن کے حوالوں سے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اسلامی ریسرچ فاونڈیشن کے پروگرام جدید کمپیوٹر سسٹم کے تعاون سے سیٹلائیٹ چینلوں پر بھی ریلیز ہوتے ہیں فاونڈیشن غیر مسلموں اور مسلمانوں کو مفت میں اسلامی لٹریچر بھی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ مطالعہ کر سکیں۔ آئی آر ایف کے صدر دفتر میں تھری سی سی ڈی ملٹی کیمرہ سیٹ اپ اور سوپر وی ایچ ایس ویڈیو ریکارڈنگ اور ایڈیٹنگ اسٹوڈیو بھی موجود ہے۔ اسلامی سافٹ ویر پیکج بھی فاونڈیشن کے پاس ہے۔

پچھلے دنوں اسلامک ریسرچ فاونڈیشن نے ایک شاندار نمائش کا اہتمام بھی کیا تھا جس میں قرآن مجید کے مختلف نسخوں کے علاوہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بھی رکھے گئے تھے۔ دیگر مذاہب کے لٹریچر اور مذہبی تصانیف بھی ایک الگ شعبے میں موجود تھیں۔ اسلامک گیمس بھی دستیاب تھے۔ محترمہ فرحت نائیک کے زیر نگرانی اسلامک ریسرچ فاونڈیشن کا شعبہ خواتین بھی کافی متحرک ہے۔ سنیچر اور اتوار کو انگریزی زبان میں مسلم اور غیر مسلم خواتین کے لئے درس قرآن اور سوالات و جوابات کے پروگرامس ہوتے ہیں جبکہ پیر کو اردو زبان میں لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ خواتین کے لئے بھی ورک شاپ کا انعقاد عمل میں آتا ہے

۔ بچوں کے لئے سنیچر کو شام چار بجے سے سات بجے تک پروگرام ہوتے ہیں۔ خواتین کا شعبہ ہفتے کے تمام دن (جمعہ کے علاوہ) دوپہر دو بجے سے سات بجے تک اور اتوار کو ساڑھے دس بجے سے دوپہر دو بجے تک کھلا رہتا ہے۔

بشکریہ روزنامہ اردو ٹائمز

تبصرہ سفیر اردو

مبصر ڈاکٹر خورشید نعمانی ردولوی

لیوٹن انگلینڈ سے شائع ہونے والے سہ ماہی سفیر اردو کا پہلا شمارہ جولائی / ستمبر ۱۹۹۷ء کو منظر عام پر آیا۔ جو اردو گھر پبلیکیشن برطانیہ کی بہ اشتراک کوکن اردو رائٹرز گلڈ برطانیہ کی پیش کش ہے۔ اس کے سرپرست انور شیخ اور مدیران میں ساحر شیوی اور معراج جامی ہیں۔ مجلس مشاورت میں ۵ نام ہیں جس میں ڈاکٹر یونس اگاسکر مدیر ترسیل ممبئی کا نام بھی شامل ہے۔

شمولات پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوا کہ انگلینڈ سے نکلنے والے اس جریدہ کی روح خالص اسلامی ہے۔ مضامین میں عبدالصمد نظیر کا مضمون ہم کہاں کھڑے ہیں مسلمانوں کی زبوں حالی کا نوحہ ہے۔ ”تذکرۂ گلشنِ بے خار پر ایک نظر“ کالی داس گپتا رضا کا تحقیقی مضمون ہے۔ عزیز احسن کا مضمون صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری اچھی کاوشیں ہیں۔

غزلوں کے حصہ میں چند مشہور غزل گو شعرا نے متاثر کیا جن میں کالی داس گپتا رضا، ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی، سہیل غازی پوری، حیرت الہ آبادی، ظفر اقبال ظفر، اقبال مرزا وغیرہ۔ نظموں میں رئیس الدین رئیس کی نظم ”لہو باقی نہیں ہے“ اور انجم عباسی کی نظم ”یزید زندہ ہیں“ آج کے ابن الوقتوں پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتی ہیں۔ افسانوں کا حصہ بھی جاندار ہے۔ نزہ شاہ نے ”گیج برڈ“ کے عنوان سے اردو سوسائٹی اور اردو تحریک کے زیر اہتمام یورپ کی ادبی سرگرمیوں کی ایک رپورٹ پیش کی ہے جس سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

سفیر اردو کا نقش اول ہی بہت خوب ہے۔ امید کہ نقش ثانی اور مزید نقوش اس سے بہترین ثابت ہوں گے۔ بقول شاعر

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

منی آرڈر بھیجنے والے

بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال کرنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ منی آرڈر فارم کی نچلی پٹی (کوپن) پر رقم کا ہندسہ اپنا نام و پتہ ضرور لکھیں اگر تجدید خریداری ہے تو اپنا خریداری نمبر لکھیں (پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں)

ڈاکیہ رقم کے ساتھ کوپن بھی پھاڑ کر دیتا ہے مگر اس کوپن پر کچھ لکھا نہ ہو تو یہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے کہ رقم کس نے بھیجی ہے۔ بھیجنے والے کے پاس منی آرڈر کی رسید تو پہنچ جاتی ہے مگر دفتر میں اس کا اندراج کس کے نام سے کیا جائے یہ عقدہ لاینحل رہتا ہے اس وقت تک جب تک مرسل کی جانب سے شکایت موصول نہ ہو لہٰذا یاد رہے کہ کوپن پر اپنا نام و پتہ ضرور لکھنا ہے

غزلیں

قاضی سعید کنول (دوبئی)

ہر ایک پہ موسم کی نوازش نہیں ہوتی
جلتے ہوئے ہر کھیت میں بارش نہیں ہوتی

وعدوں سے بہلتا ہے ہر ایک شخص کی قسمت
مٹی کے کھلونوں میں تو جنبش نہیں ہوتی

حقدار تو حق چھین لیا کرتا ہے اپنا
حق کے لئے غاصب سے گزارش نہیں ہوتی

میرے نہ ہوئے تم تو شکایت نہیں تم سے
پوری ہر ایک انسان کی خواہش نہیں ہوتی

فطرت کا تقاضہ تھا جو بہکے اے کنول ہم
انساں نہیں جس سے کوئی لغزش نہیں ہوتی

نوگل بھارتی (علی باغ)

اٹھتی ہیں ذہن و دل میں یوں نفرت کی آندھیاں
ہر سمت پھر بکھرتی ہیں اُلفت کی دھجیاں

پُرسان حال کوئی کسی کا نہیں یہاں
ہر دن تناؤ ہوتا ہے لوگوں کے درمیاں

اس زندگی کا آپ نہ احوال پوچھئے
پیوست ہیں ہزاروں عداوت کی برچھیاں

حیراں ہوں دیکھ دیکھ کے تقدیر کا مزاج
مجبور ہوں میں روز ہی سہنے یہ سختیاں

نوگل کسی سے کوئی شکایت نہ کیجئے
اس سے بڑھیگی اور بھی آپس میں تلخیاں

چراغ الدین چراغ (برہانپور)

تیرا خیال روح کے لہجے میں آگیا
جگنو حصارِ آئینہ خانے میں آگیا

پھیلا ہوا ہے حسن تیرا کائنات میں
تیرا ہی حسن نور کے نقطے میں آگیا

ہم نے رہِ حیات میں چھوڑے ہیں وہ نقوش
ہر شخص اپنے بعد سلیقے میں آگیا

آہٹ میں سن رہا ہوں کسی کی درونِ دل
یہ کیوں آج خانہ خرابے میں آگیا

جس کا خرامِ ناز تقدس ہے عرش کا
وہ بت ہمارے دل کے شوالے میں آگیا

سر پر تھا تاج نور کا ظلمت میں اے چراغ
بے موت مر گیا جو اُجالے میں آگیا

چندر سین قمر (نئی ممبئی)

ہر قدم پر جنھیں اللہ کا ڈر ہوتا ہے
اُنکی گفتار میں اک خاص اثر ہوتا ہے

جو سمجھ لیتا ہے حالات سے دنیا کا مزاج
درحقیقت تو وہی اہلِ نظر ہوتا ہے

وہ جو ہوتے ہیں خیالات میں جینے والے
ایسے لوگوں کا ہواؤں میں سفر ہوتا ہے

وہ جو پل بھر میں ہوا کرتے ہیں مشہورِ جہاں
ان کے کردار میں مکر و ہنر ہوتا ہے

بہت حساس ہوں برداشت کر نہیں پاتا
کوئی روتا ہے تو دامن میرا تر ہوتا ہے

وہ جو خود رو ہیں شجر انکی قمر فکر نہ کر
اُن پہ کب گرمی و سردی کا اثر ہوتا ہے

ایس۔ایس۔سی کے ناقص نتائج

ذمہ دار کون؟

شکیل احمد علی کڈو

ایس ایس سی کے ناقص نتائج کے اسباب کئی ایک ہیں۔ جن میں سے ایک تو بورڈ کی پالیسی ہے جس کے تحت ایس ایس سی کیلئے تمام مضامین لازمی ہیں جب تک گیارہویں ایس ایس سی (۷۵-۱۹۷۴ء تک) تھی میتھمس ایک اختیاری مضمون تھا۔ اس کا متبادل مضمون سوشل سائنس تھا اس طرح جن طلبار کو میتھمس میں دلچسپی نہیں ہوتی یا ان کیلئے یہ مشکل مضمون ہوتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور سوشل سائنس لیتے۔ اس طرح اپنی پسند کا مضمون لے کر طلبار دلجمعی سے پڑھائی کر کے خاطر خواہ کامیابی حاصل کر لیتے تھے مگر آج صورت حال مختلف ہے میتھمس لازمی مضمون ہے۔ ایس ایس سی کے نتیجہ کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ اکثر اسکولوں کے زیادہ سے زیادہ طلبار اسی مضمون میں ناکام ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مجموعی رزلٹ میں گراوٹ آجاتی ہے۔ اس لئے بورڈ اگر میتھمس کو اختیاری مضمون کر دے تو یہ بورڈ اور طلبار دونوں کیلئے سود مند ثابت ہوگا جس سے اسکول اور بورڈ کے مجموعی نتائج میں بڑھنوری ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی ایس ایس سی کے بعد طلبار اپنی پسند کے مطابق آرٹس کامرس یا سائنس شعبہ میں داخلہ لیتے ہیں تو یہ پسند کا اختیار دسویں سے ہو تو زیادہ بہتر ہے تاکہ وہ اپنی پسند کے مضمون کی تیاری زیادہ بہتر طریقے سے کر سکیں اور خاطر خواہ کامیابی حاصل کریں۔ اس طرح ہم S.S.C کے نتائج میں بڑھنوری لا سکتے ہیں۔

ایس ایس سی کے ناقص نتائج کا ایک دوسرا اور اہم سبب والدین اور سرپرستوں کی بے توجہی ہے (بالخصوص اردو میڈیم کے) نظام تعلیم کی کامیابی کا دارومدار چار ستونوں پر ہوتا ہے۔ جن میں ایک طالب العلم ہے۔ دوسرا والدین / سرپرست تیسرا استون ٹیچر اور چوتھا منتظم حکومت ہیں۔ ان میں ایک ستون بھی اگر کمزور ہو تو تعلیم میں کسروہ جاتی ہے۔ آیئے اب ہم ستون نمبر۲ کی ذمہ داری پر روشنی ڈالتے ہیں۔ جب بچہ دسویں جماعت میں پہنچ جاتا ہے تو والدین پر تعلیم کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ بچہ پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ خصوصی توجہ دسویں میں داخل ہوتے ہی شروع ہونی چاہیئے اس سال بچے کو کھیل کود سے، بے جا رسومات سے اور دیگر تفریحات سے دور رکھا جائے تو بہتر ہے۔ والدین کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ بچہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت پڑھائی میں لگائے اور اس کا پورا دھیان پڑھائی کی طرف

لگا ہے۔ ہمارے بیشتر والدین و سرپرست اپنے بچے کو باقاعدگی سے اسکول بھیجنا۔ اسی کی ٹیوشن (بالخصوص میتھس اور انگلش کی) رکھنا۔ اور اس کو کتابیں کاپیاں خرید کر دینا۔ بس اسی کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں کہ بچہ اسکول برابر جا رہا ہے اور ٹیوشن کیلئے بھی برابر جاتا ہے۔ اب ہماری کوئی ذمہ داری باقی نہیں رہتی۔ جبکہ وہ ایک بڑی اور اہم ذمہ داری سے غفلت برتتے ہیں اور وہ ہے ہر روز اپنے گھر میں پڑھنے بٹھانا۔ بچہ کا گھر میں ہر روز پڑھنا کامیاب تدریس کیلئے ازحد ضروری ہے والدین اگر پڑھے لکھے ہیں تو وہ اپنے بچوں کو پڑھائی میں یا ہوم ورک کرنے میں مدد بھی کر سکتے ہیں اگر وہ زیادہ پڑھے لکھے نہ بھی ہوں تو صرف بچوں کو باقاعدگی سے پڑھنے بٹھانا اور ان کی پڑھائی، لکھائی پر نظر رکھنا، اتنا بھی کافی ہے۔

والدین کی ایک اور ذمہ داری ہوتی ہے وہ یہ کہ بچوں کے یونٹ ٹیسٹ اور سمسٹر امتحان کے نتائج دیکھنا، ان نتائج کے بابت بچے سے پوچھ تاچھ کرنا۔ جن مضامین میں اسے اچھے نمبرات ملے ہیں اس پر اس کو سراہنا اگر کم نمبرات ملے ہیں تو اس پر باز پرس کرنا اور کمزور مضامین کی زیادہ پڑھائی کرنے کی اس کو ہدایت کرنا۔ ان باتوں سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ والدین میری تعلیم میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہیں میری تعلیم کا کتنا خیال ہے۔ الغرض بچہ بھی ذاتی طور سے اور دلجمعی سے اپنی پڑھائی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ والدین کی ایک ذمہ داری اور ہے وہ یہ کہ وقتاً فوقتاً جب بھی وقت ملے اسکول جا کر اپنے بچے کی پڑھائی کے بابت کلاس ٹیچر یا سبجیکٹ ٹیچر سے مل کر معلومات حاصل کرنا بچہ کے متعلق ٹیچر وں کے تاثرات سننا اور ان کے مشوروں سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ اس طرح والدین کا اسکول سے ایک رابطہ قائم ہوتا ہے۔ جو بچے کی تعلیم کیلئے معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے۔ لیکن عموماً ہم نے یہ دیکھا ہے کہ والدین سال بھر میں کبھی اسکول آنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے مگر جس دن رزلٹ ہوتا ہے (بالخصوص S.S.C) اس دن اسکول میں والدین و سرپرستوں کا جم غفیر دکھائی دیتا ہے اس دن کا ان کا جوش و خروش بچہ کی تعلیم کیلئے اگر شروع سے ہوتا تو کتنا سود مند ہوتا۔ نتائج ظاہر ہونے کے بعد، والدین و سرپرستوں کے ان نتائج پر تبصرے و تجزیے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر نتائج ناقص ہیں تو اس کیلئے اساتذہ کو موردِ الزام قرار دیتے ہیں۔ جو سراسر غلط ہے، کیونکہ نتیجہ کیلئے یکساں ذمہ دار نظام تعلیم کے چار "ستون" ہوتے ہیں جسمیں آپ بھی ہیں اور آپ کا بچہ بھی۔ یقیناً کچھ کوتاہیاں آپ کی اور آپکے بچے کی بھی ہوں گی۔ لہٰذا ہمیں پہلے ان کوتاہیوں کا ازالہ کرنا ضروری ہے اس کے بعد ہی ہم اوروں پر انگلی اٹھا سکتے ہیں۔

یقیناً کچھ کوتاہیاں اساتذہ کرام کی جانب سے بھی ہوتی ہیں۔ جو ناقص نتیجہ کا سبب بنتی ہیں سب سے بڑی کوتاہی جو ہم سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ کہ ہم S.S.C کی تیاری جماعت دہم سے کرتے ہیں جب کہ S.S.C کی تیاری جماعت پنجم سے ہی شروع کرنی چاہیئے، یا کم از کم جماعت ہشتم سے۔ جماعت پنجم اور ہشتم کیلئے بنیادی (Basic) کوچنگ کلاس اسکول میں چلائی جائے۔ جس

میں مضمون کی بنیادی باتیں سکھائی جائیں جس سے ان مضامین میں پختگی پیدا ہو۔ بالخصوص میتھمس اور انگلش کی کوچنگ کلاس رکھی جائے۔ جماعت ہفتم کیلئے اردو اور ہندی مراٹھی کی بھی رکھی جائیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ ایک مرتبہ بچے کا فاؤنڈیشن مضبوط ہو جائے تو اوپری کلاس میں بچوں کو پڑھنے اور سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی۔

اگر ہم اسکولوں کے نتائج کا جائزہ لے لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بیشتر طلباء میتھمس اور انگلش میں ہی ناکام ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ نہم جماعت کا نتیجہ دیکھے تو میتھمس اور انگلش میں کامیاب ہونے والے طلباء کھانے میں نمک کے برابر ہوتے ہیں۔ اب بھلا جب بچہ نہم جماعت کے میتھمس یا انگلش میں ناکام ہوتا ہے تو S.S.C. بورڈ کے امتحان میں ہم اس سے کامیاب ہونے کی امید کیسے کر سکتے ہیں۔ پھر S.S.C. کیلئے پورے سال کا نصاب ہوتا ہے جب کہ نہم میں ششماہی امتحان کیلئے جون سے اکتوبر تک کا اور سالانہ امتحان کیلئے نومبر سے مارچ تک پڑھایا گیا نصاب ہوتا ہے یعنی دہم میں نصاب کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ اس پورے نصاب کی تیاری کرنا کمزور بچوں کو مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں نہم میں ہی زیادہ سے زیادہ طلباء کو میتھمس اور انگلش میں انکی اپنی محنت سے کامیاب ہونے کی کوششیں کرانی چاہیئے جب ہمارے زیادہ سے زیادہ طلباء جماعت نہم کے میتھمس اور انگلش مضامین میں کامیاب ہونگے تب ہی ہم S.S.C. کے نتیجے میں بڑھوتری کی امید کر سکتے ہیں۔

ایک بات جو مشاہدہ میں آتی ہے وہ یہ کہ جب بچے دہم جماعت میں پہنچتا ہے تو اس کو (Self Study) ذاتی پڑھائی کیلئے بہت کم وقت ملتا ہے، اور اس کا سبب ٹیوشن کی بھرمار! پھر کوچنگ کلاس اور اس کے بعد اسکول، اسکول چھٹنے کے بعد پھر ٹیوشن، اس طرح بچہ صبح سات بجے سے شام سات بجے تک کلاس میں جکڑا رہتا ہے اور جب شام کو گھر لوٹتا ہے تو دن بھر کی بھاگ دوڑ سے تھکا، تھکا ہوتا ہے جس کے باعث رات زیادہ پڑھائی نہیں کر پاتا۔ اس طرح اسے بہت کم وقت پڑھنے یا ہوم ورک کرنے ملتا ہے بچوں کی پرائیویٹ ٹیوشن رکھنے کے بجائے اسکول میں بچوں کی ذہانت کے مطابق گروپ بنا کر ان کی کوچنگ کلاس لئے تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ کوچنگ کلاس لینے والے اساتذہ کو اس کا معقول معاوضہ دیا جائے۔ اس معاوضہ کی ادائیگی کیلئے صاحب حیثیت بچوں سے کوچنگ فیس لی جائے۔ غریب و نادار بچوں کو اس سے مستثنیٰ رکھا جائے، ان بچوں کی فیس کی ادائیگی کسی فنڈ (جیسے Poor boys Fund) سے کی جائے۔ اس طرح تمام بچے کوچنگ کلاس سے استفادہ کر سکتے ہیں اور ٹیچروں کو بھی اس طرح ٹیوشن سے باز رکھا جا سکتا ہے۔

یہ حقیقت ہے آج کل ٹیوشن کا کاروبار زوروں پر ہے اور اس کو بام عروج پر پہنچانے میں جتنا ہاتھ مخصوص مضامین کے ٹیچروں کا ہے اتنا ہی والدین و سرپرستوں کا بھی۔ کیونکہ بچوں کو ٹیوشن کیلئے والدین ہی بھیجتے ہیں، ٹیوشن کی بھاری بھرکم فیس بھی یہی والدین بنا چوں چرا ادا کرتے ہیں۔ ہم کو حیرت اس وقت ہوتی ہے جب S.S.C کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں اور رزلٹ ناقص لگے تو اس کیلئے ہم کو حیرت اس وقت

ہوتی ہے جب S.S.C کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں اور رزلٹ ناقص نکلتے تو اس کیلئے جوابدہ صرف اور صرف اسکول کو قرار دیا جاتا ہے۔ مگر شاید ہی کوئی سرپرست اپنے بچے کی جس ٹیچر کے پاس ٹیوشن بھی اسکو بھی بچے کی ناکام ہونے کی وجہ دریافت کرتا ہو جب کہ بچے کی ناکامی کیلئے جوابدہ ٹیوشن لینے والا ٹیچر بھی ہوتا ہے جو بچے سے ٹیوشن کا معاوضہ لیتا ہے۔ ٹیوشن میں بچوں کو جو بات کلاس میں برابر نہ سمجھی وہ سمجھانا۔ ان کی اچھی طرح فہمائش کرا کے دینا، اور ان کی مشکلات حل کروانا۔ یہ ٹیوٹر (ٹیوشن دینے والے) کا کام ہوتا ہے۔ ٹیوشن کے باوجود اگر بچہ ناکام ہوتا ہے تو اس کا مطلب ٹیوٹر نے بچے کو صحیح ٹیوشن نہیں دی۔ وہ بچے کو ٹھیک طرح سے مضمون سمجھا نہ سکا ہے اسی لئے وہ بچہ ناکام ہو گیا ہے۔ ایسے ٹیوٹروں سے والدین کو ہشیار رہنا چاہیئے جو بچوں کو مضمون سمجھانے کیلئے نہیں بلکہ پیسہ کمانے کیلئے بچوں کے ریوڑ اپنے تنگ و تاریک کمرے میں کچھ دیر بٹھا کر گھر بھیج دیتے ہیں۔

ویسے ایک بات واضح کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ جو بچہ باقاعدگی سے اسکول جاتا ہے۔ اپنے گھر باقاعدگی سے پڑھائی کرتا ہے تو اسکو ٹیوشن کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اسکول میں جو اساتذہ پڑھاتے ہیں وہ اپنے مضمون کے ماہر اور تربیت یافتہ ہوتے ہیں نیز اسکول میں دوران تدریس ٹیچنگ ایڈس کا استعمال ہوتا ہے۔ کشادہ کلاسس، نشست کا معقول انتظام ہوتا ہے جب کہ یہ تمام سہولتیں ٹیوٹر (ٹیوشن گھر) کے یہاں دستیاب نہیں ہوتی۔ اسکول میں کوئی بات بچے کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ بلا جھجک ٹیچر سے دریافت کر سکتا ہے۔ اور اس کی فہمائش کرا کے دینا یہ ٹیچر کا تدریسی فرض ہے جس سے وہ انکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں پر ٹیوشن کو مسلط کرنے سے باز آئیں۔ ٹیچر کیلئے بھی ٹیوشن کا سلسلہ علی الصبح سے شروع ہوتا ہے تو اسکول کی بیل ہونے تک اور پھر یہ ٹیچر جب اسکول پہنچتا ہے تو تھکا تھکا سا ہوتا ہے جس کے باعث وہ اپنے فرائض منصبی کو ٹھیک طرح سے انجام نہیں دے پاتا۔ اسکول چھٹنے کے بعد پھر دوبارہ اس کے گھر میں ٹیوشن کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اب یہ ٹیچر مزید کتنا اچھا پڑھا سکتا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اسلئے والدین، سرپرست اور انتظامیہ ٹیوشن کی روک تھام خود کریں۔ ورنہ یہ روگ نظام تعلیم کو ہلاک کر دے گا۔

مندرجہ اسباب S.S.C کے ناقص نتائج کے ہیں۔ اگر ہم ان اسباب کو ذہن میں رکھ کر کوششیں کریں تو انشاء اللہ S.S.C کے نتائج میں ضرور خاطر خواہ بہتری اور بہتری پیدا ہو سکتی ہیں۔

پیشہ ورانہ تعلیم

"تمام والدین کی دیرینہ خواہش ہوتی ہے کہ اولاد خود کفیل بنے جو نہ صرف اپنی بلکہ اپنے اوپر انحصار کرنیوالوں کی بھی دیکھ بھال کرے۔ یہی وہ جذبہ ہے جو ان کے والدین کو انہیں اچھے تعلیمی نظام اور ماحول کی تلاش میں سرگرداں رکھتا ہے تاکہ ان کی اولاد کیریئر کو سنوارنے والی پیشہ ورانہ تعلیم سے بہرہ ور ہو کر کامیاب زندگی سے گزارنے کے اہل بن سکیں۔"

⁂ ⁂

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہو کر

دنیا کی چہل پہل صرف مردوں کے وجود سے نہیں ہے۔ بلکہ اس میں عورتوں کا بھی بہت بڑا حصہ ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف اور احادیث میں بہت سی جگہ عورتوں سے خصوصی خطاب بھی فرمایا گیا ہے کہ اکثر مواقع پر مردوں کے خطاب میں عورتوں کو شامل کر لیا گیا ہے۔ یقیناً دین کے سیکھنے اور سکھانے میں عورت و مرد دونوں ذمہ داری کے لحاظ سے ہم پلہ ہیں، اس اولین فریضہ کو خوش دلی سے ادا کرنا دونوں پر لازم ہے۔

قرن اوّل کی عورتوں نے دین کو پھیلانے اور دین کا چرچا کرنے کیلئے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ سب سے پہلے دین اسلام قبول کرنے والی عظیم ترین شخصیت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تھی اور سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کرنے کی سزا میں جام شہادت نوش فرمایا وہ بھی ایک عورت ہی تھیں یعنی حضرت عمارہؓ کی والدۂ ماجدہؓ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا باعث ان کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب ہی بنی تھیں۔

مگر ان دنوں اندرون خانہ زندگیوں کا جائزہ لے کر دیکھا جائے تو دین داری کا شہرہ رکھنے والوں کا پورا معاشرہ انگریز نظر آئے گا۔ چھوٹے بڑے سب انگلش فیشن میں غرق ملیں گے۔ لڑکیوں کے سروں پر دوپٹہ نہ ہوگا، فراک بلا آستین کے نقش کوکی

ہوں گے، اللہ ہی ہماری حالت پر رحم فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا نام لینے والے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کا دعویٰ کرنے والے مسلم ماں باپ اپنی معصوم اولاد کو بڑی بے دردی سے اللہ جل شانہٗ اور سرتاج انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت سے دور تر کرنے کی تدابیر کیوں اختیار کر رہے ہیں؟ اگر ہمارے معاشرے کی یہی حالت رہی تو آنے والی نسلوں کا بس خدا ہی حافظ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق پر عملی طور پر چلنے اور اپنے معصوم بچوں کو صحیح معنوں میں دین دار بنانے کی توفیق و صلاحیتوں سے نوازے۔

طالب دعا: پی آر رشید احمد عادل

المرحوم حاجی داؤد علی میاں شیور دھنکر

ھرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے تعلیمی، سماجی، مذہبی نیز فلاح و بہبود کے کار خیر میں بے لوث خدمات دینے والے حاجی داؤد علی میاں شیور دھنکر عمر کے بچاسویں سال میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ یہ انکی تیسری برسی ہے

(ابھی بھی وقت ہے بیدار ہو جا خواب غفلت سے)

اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور غریق رحمت کرے۔

سوگواران: اہل خانہ دابکہ - ہاتھی - ممبئی

☆ جاوید جمال الدین

کوکن میں تقریباً سو برس قبل برطانوی حکومت نے ریلوے لائن بچھانے کا خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر اس وقت تکمیل کو پہنچی جب امسال یوم جمہوریہ کے موقع پر کوکن رانی نامی ٹرین مہاراشٹر کی سرحد پار کرتے ہوئے ریاست گوا میں داخل ہوئی جہاں جگہ جگہ پر مسرور شہریوں کے خوشی سے کھلے ہوئے چہرے اور چمکتی ہوئی آنکھوں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اس علاقہ میں ٹرین آجانے کی وجہ سے وہ مستقبل میں خطہ کی مزید ترقی کے خواب کو شرمندہ تعبیر ہوتا ہوا دیکھ لیں گے۔

کوکن ریلوے کی ممبئی اور منگلور کے درمیان پھیلی ہوئی ۷۶۰ کلو میٹر طویل ریلوے لائن کے باضابطہ افتتاح کی زیادہ تشہیر انتخابی ضابطہ اخلاق کے نفاذ کے سبب نہیں ہو سکی ہے اور طویل مسافتی گاڑیاں بھی اس روٹ پر مارچ سے چلائی جائیں گی مگر کوکن ریلوے کی شروعات نے ممبئی، گوا کوچین اور منگلور کے درمیانی فاصلوں کو کم کر دیا ہے اور ممبئی سے ان مقامات کے سفر کے دوران ۱۰ سے ۲۴ گھنٹوں کی نہ صرف بچت کر دی ہے بلکہ بس کے طویل اور تھکا دینے والے سفر سے نجات بھی دلا دی ہے۔

لوک سبھا چناؤ کی جاری سرگرمیاں ختم ہونے کے بعد مارچ کے آخر ہفتے میں ممبئی اور کوچین کے درمیان چلنے والی کرلا کوچین نیتر اوتی ایکسپریس کوکن ریلوے کے روٹ پر چلائی جائے گی۔ جس کی وجہ سے ممبئی اور کوچین کے درمیان کا ۱۸۴۹ کلو میٹر کا طویل فاصلہ کم ہو کر ۱۳۳۶ کلو میٹر رہ گیا ہے جبکہ دیگر روٹ پر ۳۶ گھنٹوں میں مکمل ہونے والا سفر صرف ۲۴ گھنٹوں میں طے ہو سکے گا اس سے ۱۲ گھنٹے کی بچت ہوگی۔ ممبئی اور گوا کے درمیان شتابدی ایکسپریس چلانے کی تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہے۔ فی الحال دیوا، چپلون پسنجر، دادر، رتناگیری پسنجر، ممبئی مڈگاؤں ایکسپریس، منگلور مڈگاؤں پسنجر، منگلور مڈگاؤں ایکسپریس اور کاروار رتناگیری ڈی ایم یو پسنجر اس روٹ پر رواں دواں ہیں۔

ممبئی اور منگلور کے درمیان ۷۶۰ کلو میٹر طویل ریلوے لائن پر ۱۹۹۸ء چھوٹے بڑے پل اور ۸۳ء۶۰ کلو میٹر کی سرنگیں ہیں۔ اس لائن کو کوکن ریلوے کارپوریشن لمیٹیڈ نے مرکزی حکومت، مہاراشٹر، کرناٹک، کیرل اور کرناٹک کی حکومتوں اور عوامی فنڈ کے تعاون سے ریکارڈ ۷ برس میں مکمل کر لیا اس روٹ پر کل ۱۵۹ اسٹیشن ہیں جبکہ ۹۲ سرنگوں میں سے کربڈے سرنگ ساڑھے ۶ کلو میٹر طویل ہے اور ساڑھے چار کلو میٹر طویل پل بھی واقع ہیں جو کہ برصغیر میں ایک ریکارڈ ہے۔

ممبئی کی ۳۰ فیصد آبادی کا تعلق کوکن سے ہے ایک صدی قبل بہتر روزگار کی تلاش میں جنہوں نے ممبئی کا رخ کیا تھا۔ جہاں آنے کے لئے بس کا طویل سفر یا سمندری راستہ اختیار کیا جاتا تھا اس خطہ کو جو قدرتی

وسائل سے مالا مال ہے، ہر طرح سے نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ گوا کے پر فضاء اور سیاحت کے نقطہ نظر سے اہم مقام کے لئے ممبئی، دہلی اور دیگر شہروں سے کوئی آسان راستہ نہیں تھا۔ اس علاقے کی پسماندگی بڑی حد تک گذشتہ دو دہائیوں میں نوجوان نسل کے خلیجی ممالک جانے کی وجہ سے دور ہوئی ہے۔

کوکن میں مسلمانوں کی آبادی کا فیصد بھی اچھا خاصا ہے۔ جن کے ہر ایک خاندان کے ایک دو نوجوان خلیجی ممالک میں برسر روزگار ہیں۔ جس کی وجہ سے خوشحالی ہے۔ اس سے قبل کوکن کے باشندوں کی اکثریت بحری جہازوں اور ہوٹلوں میں ملازمت کرتی تھی۔ مگر خلیج کے ممالک نے انہیں خوشحال کر دیا۔ ویسے بھی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کے مغربی ساحل پر آباد لوگوں کا عرب ممالک کیساتھ صدیوں سے گہرا رابطہ رہا ہے۔ جبکہ کہا جاتا ہے کہ اس علاقے میں اسلام کی روشنی بھی سب سے پہلے پہنچی تھی۔

کوکن میں مسلمانوں کی موجودگی کا پتہ وہاں کی مساجد سے بھی ملتا ہے۔ سرسبز پہاڑیوں کے دامن میں ریل لائن اور سڑک کے کنارے بنے ہوئے دیہاتوں میں بلند اور خوبصورت میناروں کی مساجد آنکھوں کو سکون پہنچاتی ہیں۔ اردو میڈیم اسکولوں اور دینی مدرسوں نے بھی اپنا مقام بنا رکھا ہے۔ مسلمانوں کی مادری زبان کوکنی ضرور ہے مگر انہوں نے اردو ذریعہ تعلیم کو نہیں چھوڑا۔ بلکہ اپنے خطہ میں اس شیریں زبان کو زندہ رکھا ہے۔

ممبئی سے 'کوکن کی رانی' نامی ٹرین صبح، ٹھیک کر ۲۵ر جنوری کی شب روانہ ہوئی اور جب یوم جمہوریہ کے موقع پر کوکن اور گوا کے شہریوں نے آنکھ کھولی تو ان کی خوشی دوبالا ہو گئی۔ اور اب جلد ہی اس پورے روٹ پر طویل مسافتی ٹرینوں کے چل جانے سے خطہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ ملک کو سالانہ ۳۰۰ کروڑ روپے کے ایندھن کی بچت بھی متوقع ہے۔

کوکن ریلوے کے ۷۶۰ کلو میٹر طویل روٹ کو نئے اور جدید آلات اور ٹیکنک سے آراستہ کیا گیا ہے اس روٹ پر ۱۶۰ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ٹرین دوڑ سکتی ہے۔ جس کا کامیاب تجربہ کیا جا چکا ہے۔ مگر ایک کمی رہ گئی ہے۔ ممبئی اور منگلور کے درمیان سنگل پٹری ہی بچھائی گئی ہے۔ جس کے سبب ٹرینوں کی رفتار کا بڑھایا جانا مشکل ہوگا کیونکہ دوسری جانب سے آنے والی کسی بھی ٹرین کو کراس کرنے کے لئے ایک تیز رفتار ٹرین کو ہر ایک اسٹیشن کی لوپ لائن پر روکنا ہوگا۔ اس روٹ پر ڈیزل کی گاڑیاں چلائی جائیں گی جن کا الکٹریفکیشن نہیں کیا گیا ہے۔ حالانکہ دابھول میں ایزون بجلی گھر کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے جس سے مدد لی جاسکتی تھی۔ ان تمام کمیوں کا اعتراف کوکن ریلوے کے مینجنگ ڈائریکٹر راجا رام نے بھی کیا ہے لیکن انہوں نے یقین دلایا کہ ڈبل لائن کے منصوبے کو بھی آخر تشکیل دی جارہی ہے اور آئندہ صدی کی شروعات میں دسری لائن بچھانے کا کام مکمل کر لیا جائیگا۔ کچھ بھی ہو کوکن ریلوے نے ہندوستان کے اس مغربی ساحلی علاقے کو ایک اہم موڑ پر لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ جو اس زرخیز، سرسبز اور قدرتی وسائل سے مالا مال علاقے میں معاشی اور صنعتی ترقی کا ضامن ہوگا۔ OO

محمد سراج الدین بنگلور

شہرہ آفاق مسلم عالم ابو علی سینا

پیرس یونیورسٹی کے ایک میڈیکل کالج میں دو مسلمان الرازی اور ابو علی سینا کی تصاویر لٹکی ہوئی ہیں۔ شہرہ آفاق فلاسفر اور بہت ہی مشہور طبیب ابو علی الحسین ابن سینا (Avicenna) کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی خودنوشت سوانح حیات سے جو کہ عربی ادب کی کمیاب کتابوں میں سے ایک ہے ظاہر ہوتا ہے کہ قرون وسطی میں ایک عالم یا عارف کی زندگی کیسی ناپائیدار اور متحرک ہوا کرتی تھی۔

ابو علی سینا بخارا کے ایک سکر جات کے دلال کا بیٹا تھا۔ اس نے تعلیم کسی سرکاری مدرسہ میں حاصل نہیں کی۔ اپنی علمی قابلیت سے سائنسی علوم کو صوفیانہ و عارفانہ لبادہ پہنایا۔ مصنف خلیل خاں کا کہنا ہے کہ دس سال کی عمر میں وہ قرآن شریف اور عام ادب کا مکمل استاد تھا اور علم المذہب، علم الحساب اور علم الجبرا کی تھوڑی بہت جانکاری رکھتا تھا۔ اس نے علم طب کسی استاد کے بغیر حاصل کیا۔ اپنی کمسنی ہی میں وہ مفت طبی علاج کیا کرتا تھا۔ صرف سترہ (۱۷) سال کی عمر میں بخارا کے بیمار حکمران "نوح ابن منصور" کا علاج کیا اور اس کو مکمل صحتیابی دی۔ جس کے نتیجے میں وہ سلطان کے دربار میں عہدیدار بنا اور سلطان کے اعلیٰ دار المطالعہ میں گھنٹوں مطالعہ کرتا رہا۔

دسویں صدی کے اواخر میں سامود کی طاقت ٹوٹ جانے پر ابو علی سینا کو خوارزم کے شہزادے المامون کے دربار میں نوکری حاصل کرنی پڑی اور محمود غزنوی نے المامون کے دربار کے شہرہ آفاق عالم جیسے ابو علی سینا، البیرونی وغیرہ کو اپنے دربار میں لانے کے لئے اپنے کارندوں کو بھیجا تو ابو علی سینا نے جانے سے انکار کر دیا اور اپنے ایک عالم ساتھی مسیحی کے ساتھ ایک ریگستان کی طرف بھاگ نکلا۔ لیکن وہاں ریگستانی طوفان میں انکا ساتھی ہلاک ہو گیا اور ابو علی سینا ہزاروں تکلیفات جھیلتے ہوئے گرگاؤں پہنچا اور قبس کے دربار میں ملازمت حاصل کر لی۔

محمود غزنوی نے ابو علی سینا کی تصویر چھپوا کر پورے ایران میں یہ اعلان کروایا کہ جو کوئی اس کو پکڑ کر لائے گا وہ منہ مانگا انعام پائے گا۔ لیکن قبس نے اس کی حفاظت کی۔ ایک لڑائی میں قبس قتل کر دیا گیا تو ابو علی سینا کو ہمدان سلطان نے بلوالیا۔ اس وقت سلطان کسی شدید مرض میں مبتلا تھا۔ ابو علی سینا نے اس کا علاج کیا۔ اس کا علاج اتنا کامیاب رہا کہ سلطان نے خوش ہو کر اس کو اپنا وزیر بنالیا۔ لیکن فوج نے اس کی حکومت کو پسند نہ کیا۔ اور ابو علی سینا کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کے گھر کو تباہ و تاراج کر دیا۔ اور اس کو موت کی سزا تجویز ہوئی لیکن ابو علی سینا بچ نکلا اور ایک دواساز کے ہاں چھپا رہا اسی گوشہ نشینی کی حالت میں اس نے کتابیں لکھنا شروع کیا۔ جس کے ذریعہ اس کو شہرت حاصل ہوئی جبکہ وہ چوری چھپے ہمدان سے نکلنے کا پلان تیار کر رہا تھا تو سلطان کے صاحبزادے نے اس

کو گرفتار کرلیااور اس کو کئی مہینوں تک قید میں رہناپڑا۔ قید میں بھی اس نے اپنی تصنیف و تالیف کا کام جاری رکھا۔ لیکن کچھ ہی عرصہ کے بعد ایک صوفی کا بھیس بدل کر جیل سے بھاگ نکلااور کئی صعوبتیں جھیلنے اور کئی مہمیں سر کرنے کے بعد اصفہان کے بوہد امیر علاالدولہ کے دربار میں انہیں امان حاصل ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ عزت افزائی بھی۔ وہ یہاں سائنس دانوں اور فلاسفروں کی محفلیں منعقد کیا کرتا تھا۔ جس کی صدارت امیر اصفہان کیا کرتا تھا۔ بعضوں کا کہنا ہے کہ یہ فلاسفر محبت کے لطیف جذبے سے بھی لطف اندوز ہوتا رہااور ساتھ ہی علمی کارناموں سے بھی۔ وہ دن رات مطالعہ میں مصروف رہا کرتا تھا۔

اپنی نشیب و فراز کی زندگی میں چاہے وہ کسی دفتر میں ہو یا دربار میں، جیل میں ہو یا اور کوئی جگہ چھپا بیٹھا ہو اس نے فارسی و عربی میں تقریباً سو کتابیں سائنس اور فلسفہ پر تصنیف کیں۔ اس نے بہترین نظمیں بھی تصنیف کیں۔ جس میں پندرہ نظمیں محفوظ ہیں اور ایک نظم "روح کا نازل ہونا" (آفاقی کرہ سے جسم میں) ابھی تک مشرقی ممالک کے نوجوان طلبہ زبانی یاد کیا کرتے ہیں۔ اس نے یوکلڈ (Euclid) کا ترجمہ کیا۔ ستاروں کا مشاہدہ کیا اور ایک پیمانہ جو کہ موجودہ خود پیما (Venier) کے مماثل ایجاد کیا۔ وہ قوت حرکت (Motion) قوت عمل (Force) خلاء (Vacuum) روشنی (Light) اور کشش ثقل (Specific Gravity) کا بنیادی علم رکھتا تھا۔ اس کا لکھا ہوا "معدنیات پر مقالہ" تیرھویں صدی تک یورپی علم ارضیات کا سرچشمہ تسلیم کیا جاتا تھا۔

ابو علی سینا کی دو عظیم الشان تصانیف بہت ہی مشہور ہیں۔ اول کتاب ایشفا (روح کے متعلق) اٹھارہ جلدوں پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا ہے جو علم الحساب (Mathe-metics) علم الہیات (Metaphysics) علم طبیعات (Physics) علم دینیات (Theology) معاشیات (Economics) سیاسیات (Politics) علم موسیقی (Music) جیسے مضامین سے مزین ہے۔

جلد دوم ۔ قانون فل طب، مہتمم بالشان انسائیکلو پیڈیا ہے۔ جس میں علم الابدان (Physiology) علم صحت (Hy-giene) طریقۂ علاج (Thyerepy) علم دوا سازی (Pharmacology) پر مکمل و مدلل بحث کی گئی۔

قانون فل طب

جلد اول ۔ بڑے امراض (Major Diseases) سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں مختلف اقسام کے امراض ان کی نشانیاں تشخیص اور معالجہ پر بحث کی گئی ہے۔ حقنہ (Enema) خون کا بہنا (Bleeding) غسل (Bath) گرم لوہے سے داغنا (Cautery) اور جسم کا دابنا (Massage) جیسے ذریعوں سے ان کے طریقۂ علاج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

پھیپھڑے، سینہ، اولہاتِ شانہ (Vulva) کو بڑھانے کے لئے گہری سانس کا لینا اور بعض اوقات زور سے چلانا بھی تجویز کیا گیا ہے۔

جلد دوم ۔ یونانی اور عربی ادویات اور ادویاتی پودوں پر مکمل بحث کی گئی ہے۔

جلد سوم ۔ علم تشخیص الامرض، ذات الجنب (Pleuri-sis) آنت کے امراض (Intestinal Disor-ders) جنسی بے راہ روی کے امراض (Sexual Perversion) اور یہاں تک کہ محبت جیسے مضمون پر

بحث کی گئی ہے۔

جلد چہارم ۔ بخار ، جراحی (Surgery) کاسمیٹک (Cosmetics) بالوں اور جلد کی حفاظت پر مشتمل ہے۔

جلد پنجم ۔ دوائیوں کے مادّے جس سے تقریباً سات سو ساٹھ (۷۶۰) اقسام کی دوائیاں تیار کی جاسکتی ہیں۔ اس پر مشتمل ہے۔

قانون فل طب (Kanoon Fil Thib) بارہویں صدی میں لاطینی زبان میں ترجمہ کی گئی تو حکیم رازی (Al Razi) اور گیالن (Galen) جیسے مشہور طبیبوں کو بھی گمنامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہ کتاب یورپی میڈیکل سکولوں میں خصوصی نصاب کے طور پر پڑھائی جاتی تھی۔ یہ مانٹپیلر (Montpellier) اور لوین (Lou-vain) یورپی یونیورسٹیوں میں سترہویں صدی تک پڑھائی جاتی رہی۔

ابو علی سینا سخت محنتی تھا۔ وہ علمی کاموں میں دن رات مشغول رہتا تھا۔ وہ علمی کام کرتے کرتے اتنا تھک کر چور ہوگیا کہ صرف ستاون سال کی عمر میں جبکہ وہ ہمدان کی طرف سفر کر رہا تھا انتقال کر گیا۔ جہاں آج بھی اس کی قبر تعظیم و تکریم کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ آج بھی ہمارے مسلم علماء و حکماء ابو علی سینا کی تصنیفات سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے۔ قوم کا آرگن ہے۔ اس کی سرپرستی کیجئے۔ اس کے خریدار بنیئے۔ اس کے لئے خریدار مہیا کیجئے۔

اسکولوں میں خصوصی طبی جانچ

جس طرح انسانی کردار و شخصیت کی تعمیر و ترقی کا آغاز کم عمری سے ہی کیا جانا ضروری ہے ٹھیک اسی طرح صحت سے متعلق بیداری بھی کم عمری سے ہی ہونا لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحت و خاندانی بہبود کی تمام اسکیموں میں بچوں کی صحت پر خصوصی زور دیا جاتا ہے۔ صحت مند بچپن کی اساس پر ایک صحت مند قوم کی تعمیر ہوتی ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر حکومت ہند نے ابتدائی اسکولوں میں خصوصی صحت چیک اپ پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور تمام ریاستی حکومتیں اس پر عمل در آمد کریں گی۔

جن بچوں میں امراض پائے جائیں گے انہیں علاج کے لئے ڈاکٹروں کے پاس بھیجا جائے گا۔ پیشہ وارانہ ادارے مثلاً انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن انڈین اکادمی آف پیڈیا ٹریشین انڈین آپتھالمک سوسائٹی اور انڈین ڈینٹل ایسوسی ایشن نے ان کے پاس بھیجے گئے بچوں کو بھرپور تعاون دینے کا یقین دلایا ہے۔

ملک بھر کے تمام پرائمری اسکولوں میں تقریباً دس کروڑ طلباء ہیں۔ یہ اسکیم تمام اسکولوں میں سال میں ایک مرتبہ عمل میں لائی جائے گی۔ طبّی جانچ میں بچوں میں پائے جانے والے عام امراض کی جانچ کا باقاعدہ ریکارڈ کارڈ رکھا جائے گا۔ ہر بچے کا ایک طبّی ریکارڈ بنایا جائے گا اور ضرورت ہونے پر اسے اگر ڈاکٹر کے پاس بھیجا گیا تو پرائیوٹ ڈاکٹر سے درخواست کی جائے گی کہ وہ ان بچوں سے مشورے کی فیس نہ لیں جس کے پاس یہ کارڈ ہوں۔ اساتذہ کو طبّی جانچ کے انعقاد اور ریکارڈ رکھنے کی تربیت دی جائے گی۔ صحت کارکنوں کو طبّی جانچ کی اور رضاکاروں کو ان کی مدد کرنے کی تربیت دی جائے گی۔

ہندوستان میں کتنے مسلمان؟

ہندوستان میں مسلمانوں کی صحیح تعداد پر سوالیہ نشان لگا ہوا ہے۔ حکومت ۵۔۶ کروڑ کی تعداد بتاتی ہے تو فرقہ پرست طاقتیں یہ تک چھپواتی ہیں کہ مسلمانوں کی شرح پیدائش میں جتنی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اس کے نتیجے میں ملک کی ہندو آبادی سے مسلم آبادی کا بڑھ جانا یقینی ہے لیکن جب خود مسلمان لیڈر ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۸۔۲۰ کروڑ بتاتے ہیں تو اس کو زبردست مبالغہ بتا کر رد کر دیا جاتا ہے۔

یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ پیرس کے ایک اخبار "لی فگارو" کو انٹرویو دیتے ہوئے خود وزیراعظم اندر کمار گجرال نے کہا ہے کہ پاکستان میں ۱۳ کروڑ مسلمان ہیں لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ کروڑ ہے۔ چند برس پہلے جب صدر جمہوریہ نے کسی مسئلہ میں ساڑھے آٹھ یا نو کروڑ مسلمانوں کے ہندوستان میں بسنے کا ذکر کیا تھا تو وزیراعظم راجیو گاندھی نے اس تعداد کو ۱۱ کروڑ بتایا تھا۔ گویا ایک طرح سے صدر جمہوریہ کی بتائی ہوئی تعداد کی تنسیخ کی تھی۔

اب نئے وزیراعظم گجرال نے ۱۱ کروڑ کے بجائے ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ کروڑ بتائی ہے۔ اس جھگڑے میں نہ پڑتے ہوئے کہ مسلمانوں کی اس ملک میں تعداد آخر کتنی ہے؟ وزیراعظم کی بتائی ہوئی تعداد کو ہی صحیح تسلیم کرتے ہوئے وزیراعظم سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا حکومتی، نیم حکومتی اور پرائیویٹ اداروں میں تناسب کیا ہے؟"

ہندوستانی مسلمانوں کو ہندوستانی ہونے پر فخر ہے اور وہ ہندوستان کو پاکستان ہی پر نہیں، دنیا کے ہر ملک پر ترجیح دیتے ہیں اور ملک کا وزیراعظم یا اس کا کوئی اور وزیر اگر عالمی برادری کو یہ بتا کر کہ ہندوستان میں پاکستان سے زیادہ مسلمان آباد ہیں، فخر کا اظہار کرتا ہے تو اس تناسب و تعداد کے اعتبار سے انہیں حقوق بھی عطا کئے جائیں۔ مسلمانوں کو روزگار، ملازمت عطا کرنا یا حاصل کرنے کا مطالبہ کرنا کوئی غلط معاملہ بھی نہیں ہے یہ تو ہر ہندوستانی کا دستوری حق ہے اور کیا اس سے کسی کو انکار ہے کہ ہندوستانی مسلمان ہندوستانی ہونے کی کسی حد تک یہاں بسنے والے دوسرے لوگوں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔

ہوئے سیانے تو کاٹ لیے دو آنے

پجاری برابر تھنا میں مشغول ہوا تو کسی نے ایک رومال میں ننانوے روپے باندھ کر پجاری کی طرف پھینکے۔ رومال دیکھ کر پجاری خوش ہوا۔ پوجا سے فارغ ہو کر جب اس نے رومال کھولا تو اس میں ننانوے روپے موجود تھے۔ پجاری نے کہا واہ رے بھگوان تو بھی چالاک ہو گیا ہے۔ رومال کا ایک روپیہ پہلے ہی کاٹ لیا ہے۔

اصلی زیور

مرسلہ: فرزانہ کوثر فواد نادر جھٹام وھور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امّاں جان سے ؛ آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجئے مجھے ؛ اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز ؛ اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری ؛ گوشِ دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا ؛ پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اِن پر فِدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے ؛ چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات ؛ دین و دنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مُدام ؛ چلتے ہیں جس کے ذریعے سے ہی سب انسان کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جاں گوشِ ہوش کی ؛ اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں ؛ گر کرے ان پر عمل تیرے نصیب تیز ہوں
کان کے پتّے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب ؛ کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے تجھے درکار ہوں ؛ نیکیاں بیٹی مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازوبند ہو ؛ کامیابی سے سدا تو خرم و خرسند ہو
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے ؛ دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال کو ؛ پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نورِ نظر ؛ تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستے سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

نیتراوتی ایکسپریس کوکن روٹ پر

روٹ پر: ممبئی کوچین منگلور کے درمیان چلنے والی نیتراوتی ایکسپریس آئندہ ماہ ۲۱ مارچ سے کوکن ریلوے کے روٹ پر چلائی جائے گی۔ اس کا اعلان سینٹرل ریلوے ترجمان نے کیا ہے۔ اس تعلق سے مزید معلومات ٹیلی فون نمبر پر حاصل کی جاسکتی ہے۔ ۲۶۲۱۳۰۹ : ۲۶۱۳۵۶۲ : ۲۶۲۴۷۱۱ ۔۔۔ ⁂

سندیری میں جلسہ تقسیم انعامات

یوم جمہوریہ کے موقع پر سندیری میں بزم اتحاد کے زیر اہتمام جناب عرفان عبدالشکور حجوانے کے زیر صدارت جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا جس میں گزشتہ سال ۱۹۹۷ء میں ہونیوالے طلباء کو انعامات سے نوازا گیا۔ پرائمری اسکول، ہائی اسکول، کالج اور دیگر شعبوں میں امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونیوالے طلباء کو گاؤں کی بزرگ ہستی جناب عبدالرحمٰن دفعدار کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش اسکول سندیری کے کامیاب طلباء کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔ ضلع پریشد اردو اسکول سندیری کی صدر معلمہ محترمہ سلمہ کمال الدین حسوارے کو سال ۱۹۹۷ء میں "بہترین معلمہ" کے اعزاز سے نوازنے پر بزم اتحاد کے صدر کی جانب سے انکی خدمت میں تحائف پیش کئے۔ بزم کے سکریٹری جناب فیاض حجوانے نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ (مرسلہ: عظیم اقبال حجوانے)

نقش کوکن

مہاراشٹر میں رائے دہندگان

پانچ کروڑ ۶۲ لاکھ ۵۴ ہزار ۹۸ رائے دہندگان ۲۲ اور ۲۶ فروری ۹۸ء کو ہونے والے لوک سبھا چناؤ لڑ رہے ۳۷۷ امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کریں گے ان ووٹوں میں عورتوں کی تعداد ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ۶ ہزار ۸۰۱ ہے۔

مہاراشٹر میں ووٹروں کی سب سے زیادہ تعداد تھانے لوک سبھا حلقہ میں ہے یہ تعداد ۲۸ لاکھ ۷ ہزار ۷۷ ہے۔

یہ جانکاری مہاراشٹر کے محکمۂ اطلاعات و رابطۂ عامہ سے جاری ایک سرکاری ریلیز میں دی گئی ہے۔ ⁂

"کوکن سہارا" کا اجراء

بھیونڈی کے اختر کاظمی بطور صحافی نہ صرف معروف ہیں بلکہ اس حیثیت سے وہ ایک تجربہ کے بھی حامل ہیں۔ "تخلیق نو" نام کا ایک ادبی پرچہ انہوں نے اس شہر سے جاری کیا اور اب کوکن سہارا اردو ویکلی بھی انہیں کی

ادارت میں بھیونڈی سے جاری
ہوا ہے۔۔۔

شہاب الدین انصاری کو ایوارڈ

ادارہ روزنامہ انقلاب
ممبئی کے سینئر رکن شہاب الدین
انصاری کو مہاراشٹر اردو اکیڈمی
نے بہترین تزئین کاری کا ایوارڈ
دیا ہے۔ اس ایوارڈ میں چار ہزار
روپئے نقد اور ٹرافی شامل ہے۔۔

خوشنویس عبدالرحمٰن شیخ کو

ایوارڈ: انجمن اسلام ممبئی (بوری بندر)
کے شعبۂ کتابت کے استاد (مدرسِ اعلیٰ)
جناب عبدالرحمٰن شیخ کو مہاراشٹر
اردو اکیڈمی نے گرانقدر اعزاز سے
نوازا ۔۔۔ ٭٭

ڈاکٹر محمد اسداللہ کو انعام:

معروف انشائیہ نگار اور
مراٹھی نے ڈاکٹر محمد اسداللہ کو ایم اے
(عربی) میں مہاراشٹر کی تمام یونیورسٹیوں
میں امتیازی نمبرات حاصل کرنے پر
انجمن اسلام ممبئی نے پانچ ہزار روپے
نقد انعام دیکر ان کی ہمت افزائی کی۔
ڈاکٹر یوسف نجم الدین
میموریل لیکچر کے سلسلہ میں ممبئی میں
منعقدہ جلسہ میں مشہور سائنسداں جناب
ڈاکٹر سید ظہور قاسم صاحب کی موجودگی
میں یہ انعام انہیں عطا کیا گیا۔ ڈاکٹر محمد
اسداللہ کو ناگپور یونیورسٹی پہلے ہی تین
گولڈ میڈل عطا کر چکی ہے ۔ ٭٭

لاٹھون میں یوم جمہوریہ

نیشنل ہائی اسکول لاٹھون تعلقہ
منڈن گڑھ ضلع رتناگری میں پرچم
کشائی اور پربھات پھیری کے بعد سرکار
کی طرف سے تعمیر کردہ عمارت کا افتتاح
مرادپور کی معزز شخصیت جناب اسماعیل
خلفے اور دارالسلام مشرقی افریقہ سے
آئے ہوئے مہمان خصوصی جناب حسن
صاحب ولیلے کے ہاتھوں انجام پایا۔
ازاں بعد اسکول میں ہونیوالی متعدد
سرگرمیوں میں شریک طلباء وطالبات
کو اسکول انتظامیہ کے سکریٹری
عبدالقادر کھانچے، اسکول کمیٹی کے
چیئرمن ابراہیم ولیلے اور اسٹوڈنٹس
ویلفیئر کمیٹی کے رکن رؤف جانفیکر کے
ہاتھوں اسناد تقسیم کئے گئے۔ ٭٭

پینگاری گاؤں میں ٹیلیفون

گوہاگر تعلقہ ضلع رتناگری کے
گاؤں پینگاری کے باشندگان کی
کوششیں رنگ لائیں اور ان کا
دیرینہ خواب اس وقت پورا ہوا۔
جب اس گاؤں میں ٹیلیفون لائین
جوڑ دی گئی اس ایکسچینج سے
پینگاری کے علاوہ قریب کے گاؤں
بھرکونڈا، ایساپور اور کارول میں
بھی ٹیلیفون کی لائنیں دی جائیں گی۔
مذکورہ کنکشن جناب ابراہیم قاسم
دلوی (عرف صدام حسین) جناب
اقبال شریف الدین دلوی اور غنی
دلوی صاحبان کی مساعی کا نتیجہ ہے۔
ان کے ساتھ گاؤں کے دیگر برادران
میں شانہ بشانہ شریک تھے۔ قابلِ
ذکر بات یہ ہے کہ ٹیلیفون ایکسچینج
کی عمارت بھی جماعت المسلمین
پینگاری کی ہے (نامہ نگار یوسف دلوی)۔۔

این وائی پٹیل کی سبکدوشی

منماڑ کے مشہور سماجی کارکن، ندرانہ
ہاؤسنگ سوسائٹی کے چیئرمن،
انجمن غریب نواز منماڑ کے صدر،
پرائمری اسکول کمیٹی کے جنرل سکریٹری
جناب این وائی پٹیل سینٹرل ریلوے
کی ۳۴ سالہ سروس سے سبکدوش
ہوگئے۔
جناب پٹیل صاحب نے ایک کلرک
کی حیثیت سے ریلوے میں اپنی
سروس کا آغاز کیا تھا اور خداداد

صلاحیت اور محنت ولگن کے باعث ترقی کرتے کرتے چیف کمرشیل سپروائزر کے عہدے تک پہنچے اور سبکدوش ہوگئے۔

ان کے اعزاز میں ریلوے کے ورکروں نے ایک الوداعی جشن کا انعقاد کیا تھا جس میں کامریڈ مادھوراؤ گائیکواڑ اور اڈیڈ کریٹ جگناتھ داتھرے جیسی ہستیاں بھی موجود تھیں۔ ان کے وطن منماڈ میں اس جشن کا انعقاد عمل میں آیا تھا اور صدارت منماڈ کے اسٹیشن منیجر دلیسوے صاحب نے فرمائی پروگرام کی نظامت کے فرائض نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد بہی خواہ جناب فاروق پٹیل نے انجام دئے۔

وسئی تعلقہ میں کھیل اور ثقافتی پروگرام

وسئی تعلقہ میں کلا اور کریڑا مہوتسو نے تعلقہ کے تمام اسکول کے کھیل اور ثقافتی پروگرام کا مقابلہ ۲۶ تا ۳۱ دسمبر ۹۷ء کے درمیان منعقد کیا تھا۔

انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کو لیزیم کو ایک نئے اور دلکش انداز میں پیش کرنے پر فرسٹ انعام کے طور پر شیلڈ سرٹیفکٹ سے نوازا گیا۔

لیزم کھیلتے وقت بھارت ماتا کا کردار ادا کرنے والی ننھی منی بچی امرین نظام الدین وندرک کو پروگرام کے صدر جناب ہیتندر ٹھاکر نے ایکسو ایک روپئے بطور انعام دیتے ہوئے پھولوں کا ہار دے کر ہمت افزائی کی۔ خاموش ڈرامہ (بغیر مکالمہ) کرنے والے گروپ میں مجسمہ کے کردار میں ایک طالبعلم گلباز شیخ کو اسپیشل انعام دیا گیا۔

ان تمام کامیابیوں کا سہرا جناب تندے سر اور جناب شفیع منہیار کے سر ہے۔

کوکن کے سپوت کا نیا ایڈیشن

کوکن کے سپوت، ایک ایسا دستاویز ہے جس کے بغیر کوکن کی کوئی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔ اس حقیقت کے پیش نظر اور ارباب نقد ونظر کے پیہم اصرار پہ کوکن کے سپوت کی نئی جلد ترتیب دی جارہی ہے جس کی اشاعت کے لئے اردو داں حضرات سے مالی تعاون مطلوب ہے اگر مالی تعاون حاصل ہوا تو یہ نایاب کتاب جلد ہی زیور طباعت سے آراستہ ہوگی۔ اس ضمن میں تفصیلاً جلد ہی پیش کی جائیں گی۔

یوم جمہوریہ کے موقعہ پر کونڈیولی میں لائبریری کی تحریک

۲۶ جنوری ۹۸ء کو پرچم کشائی اور پربھات پھیری کے بعد دوپہر میں جناب عبدالرؤف غلام محی الدین سروے (صدر مدرس) کی صدارت میں ایک ثقافتی پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں بچوں نے حمد و نعت پیش کیں۔ تقاریر کیں اور خطبہ صدارت میں سروے صاحب نے اردو اسکول میں لائبریری کے قیام کی ضرورت اور افادیت بیان کی جس سے متاثر ہو کر حاضرین نے ہر ممکن تعاون کا اعلان فرمایا اور اس طرح ایک اچھے کام کو تحریک ملی۔ جناب مبین جوگلیکر نے اظہار تشکر فرمایا۔

حج بیت اللہ کو روانگی

بھگاؤں ڈاک لمیٹیڈ کے چارج مین اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے رکن جناب مبین عبداللطیف حاجی اپنی اہلیہ اور دختر کے ساتھ امسال ۳ مارچ ۱۹۹۸ء کو بذریعہ المدنی حج بیت اللہ کو روانہ

ہو رہے ہیں ادارہ نقش کوکن انہیں دلی مبارکباد دیتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ اللہ ان کے تمام ارکان کو پورے کرائے۔ آمین۔

(نامہ نگار: علی میاں عباس کرنیکر)

ڈاکٹر تزئین کو مبارکباد

روہا (ضلع رائے گڈھ) کے سماجی کارکن عبدالصمد جنجیرکر کی صاحبزادی تزئین نے علی باغ میڈیکل کالج سے ڈاکٹری میں ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس کی ڈگری فرسٹ کلاس میں حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر تزئین کو عملی زندگی میں کامیاب کرے اور ان کے ہاتھوں مریضوں کو شفا نصیب ہو۔

کرڈوئی میں یوم جمہوریہ

جناب فاروق ٹپیل افسر برائے توسیع تعلیم رتناگری کے ہاتھوں پرچم کشائی کی گئی۔ مرکزی معلم لیاقت ناخدا بطور مہمانِ خصوصی موجود تھے۔ بعد ازاں تمام طلباء و طالبات نے پربھات پھیری لگائی پھر کرڈوئی بازار پیٹھ میں گرام پنچایت کے زیرِ اہتمام دونوں ہائی اسکول (مراٹھی اردو) اور دیگر مدارس کے طلباء و طالبات نیز تمام اہلیان کرڈوئی کے جم غفیر مجمع میں اجتماعی طور پر پرچم کشائی کی گئی۔ مدرسہ کی صدر معلمہ محترمہ سنجیدہ مُلا کی زیر قیادت ترنگی قواعد کا نمونہ پیش کیا گیا۔

جماعت المسلمین کرڈوئی، آزاد اسپورٹس کلب کرڈوئی۔ گھوسالکر ہائی اسکول، مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، ڈاکٹر نارکر، ڈاکٹر انصار جوے، بابو کھاتو، ڈاکٹر سلیم سید، جماعت المسلمین کرڈوئی محلہ اور بازار پیٹھ کرڈوئی کی طرف سے بچوں کی ہمت افزائی کی گئی۔

ناراض نہ ہوں!

اگر آپ کے کسی پروگرام کی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی تو ناراض نہ ہوں۔ ممکن ہے وہ خبر ہم تک پہنچی ہی نہ ہو۔ ہمارا کوئی نامہ نگار نہیں ہے۔ لہٰذا اپنے پروگرام کی خبر آپ خود لکھ کر بھیجئے۔

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول، رتناگری کی شاندار کامیابی:

چتر کلانکیتن مہاودیالیہ پونہ مہاراشٹر کی جانب سے لئے گئے ڈرائنگ کے مقابلے میں بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول کے گیارہ طالبات میں سے چھ طالبات کی پیش کردہ تصاویر بین الاقوامی نمائش کیلئے منتخب ہوئیں۔ ان طالبات کی تصاویر بیرونی ممالک میں ان کے نام کے سامنے درج کئے گئے مقامات پر نمائش کے لئے روانہ کی گئیں ہیں۔ بیٹھے ہوئے بائیں جانب سے۔ ۱۔ مس صنوبر عقیل تھاڑی VIII لندن ۲۔ تاثیرالنور مقادم VII امریکہ ۳۔ آسیہ قمرالدین مُلا VII ماریشش ۴۔ وفا طلعت شیخ VII جاپان (ب) کھڑے ہوئے بائیں جانب سے ۱۔ مس اسماء شبیر صدیقی VIII جاپان ۲۔ مس صائمہ دلاور سولکر IX امریکہ۔ ان تمام طالبات کو اسکول کے ڈرائنگ ٹیچر امتیاز بانے کی رہنمائی حاصل ہوئی۔

مارچ ۱۹۹۸ء

نقش کوکن

بیسٹ پرنسپل

انجمن اسلام ہائی اسکول ممبئی (وی ٹی) کے ہردلعزیز پرنسپل جناب **محمد علی شیخ** کو ان کی تیس ۳۰ سالہ تعلیمی خدمات کے پیش نظر امسال یوم جمہوریہ کے موقعہ پر انجمن اسلام کے صدر عالیجناب ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا نے انہیں بیسٹ پرنسپل کے اعزاز اور ایوارڈ سے نوازا۔ ایوارڈ ایک شاندار تقریب میں دیا گیا۔

امسال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے بیسٹ ٹیچر کا انتخاب کرنے والے ماہرین تعلیم کے پینل آف ججیز میں جناب محمد علی شیخ صاحب بھی شامل تھے۔ ۔۔۔ ٭٭

نشتر آکولوی کو اردو اکادمی کا ایوارڈ:

آکولہ کے معروف شاعر انوار احمد قریشی نشتر (ایم اے، ایم ایڈ) کو ان کے پہلے مجموعۂ کلام "زنجیر بجالی جائے" پر مہاراشٹر اردو اکادمی نے ٹرافی اور نقد انعام سے نوازا۔ ۱۸ دسمبر ۹۷ء کو ناگپور کے دیش پانڈے ہال میں وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے یہ ایوارڈ دیا۔ وزیر ثقافتی امور پرمود نولکر اور کئی دیگر وزراء یہاں موجود تھے۔ ۔۔۔ ٭٭

حاجی عبداللطیف نائیک

ایم ایس نائیک ہائی اسکول کا سالانہ جشن:

رتناگری میں محمد صدیق نائیک ہائی اسکول کا سالانہ جشن بڑے جوش سے منایا گیا۔ آغاز پولس نائب صدر شری وسئیکر کے ہاتھوں سے کیا گیا۔

حکومت کی طرف سے جو عملی پروگرام کئے جاتے ہیں ان کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا کام اسکول کی ہیڈ مسٹریس مسز سعیدہ نائیک نے نہایت ہی خوبصورت انداز میں ادا کیا۔ سعیدہ نائیک کے اس عملی پروگرام کو ڈاکٹر مورے نے بے حد سراہا۔

پروگرام میں شری نکالجی اترمتی آودھے۔ مسز رکشن آرا نائیک۔ ڈاکٹر مورے۔ شری مہاجن اور ڈاکٹر شندے نے بچوں کو سبق آموز جملے بتائے۔

ساتھ ہی ساتھ کاکا صاحب شرکے نے کہا کہ اس اسکول کا میڈیم انگلش ہونے کے باوجود بچوں نے مراٹھی میں خوبصورت انداز میں استقبالیہ گیت گا کر مراٹھی زبان کی شان بڑھائی ہے۔ پروگرام میں تین ہزار لوگ شریک تھے۔

اختتام میں نیشنل انٹی گریشن کا ڈانس پیش کیا گیا۔ حاضرین جلسہ کا اور اسکول کے چیرمن محمد صدیق نائیک کا اسکول کی ہیڈ مسٹریس نے شکریہ ادا کیا۔ اور راشٹریہ گیت کے ذریعے پروگرام کا اختتام ہوا۔

زیر نظر تصویر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے بڑے بھائی لطیف نائیک کی ہے جو پرنسپل کے پدر بزرگوار اور صحیح معنوں میں اس ہائی اسکول اور اس کی سرگرمیوں کے پشت پناہ ہیں۔ ۔۔۔ ٭٭

نقشِ کوکن: اب صرف ایک پرچہ ہی نہیں رہا بلکہ ایک تحریک بن چکا ہے

لبنیٰ آرائی کی نمایاں کامیابی

وسنت راؤ نائک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے شعبۂ اردو ٹی وائی بی اے کی طالبہ لبنیٰ مظہر آرائی کو امسال سوشل گیدرنگ کے موقع پر کھیل کود کے مختلف مقابلوں میں سب سے زیادہ مارکس حاصل کرنے پر "بیسٹ اسپورٹس گرل" کا ایوارڈ دیا گیا۔ نیز کالج کی تعلیمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور نمایاں کامیابی کے عوض "بیسٹ کالج اسٹوڈنٹ" (گرل) کا ایوارڈ بھی دیا گیا۔ لبنیٰ مظہر آرائی کا تعلق شری وردھن سے ہے۔

(مرسلہ: فرحت بیگم)

ساوتری اسکول میں قصہ گوئی کا مقابلہ:

۲۲ جنوری ۹۸ء کو ساوتری مادھیک ودیا مندر امبیت ضلع رائے گڈھ میں اسٹیٹ بنک کی جانب سے انٹر کلاسیز قصہ گوئی مقابلہ منعقد ہوا۔

مڈل اسکول گروپ سے پہلا انعام شگفتہ متین خان جماعت ہفتم نے تو دوسرا انعام فرحانہ ہلال نقش کوکن ملاجی جماعت ششم نے اور تیسرا انعام محمد سالک عبدالرحیم نستر جماعت پنجم نے حاصل کیا۔ ہائی اسکول گروپ سے پہلا انعام فرید فاروق ابارے نے دوسرا انعام ثمینہ کوثر عبدالصمد شیخ اور تیسرا انعام خالد عبدالشکور چھٹام نے حاصل کیا۔ نشتر سر نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

شکیل شاہجہاں کے دو ڈرامے مہسلہ میں پیش کیے گئے:

ممتاز ڈرامہ نگار شکیل شاہجہاں کے دو ڈرامے "دو اکڑ پوٹ بھوڑے" اور "قطار میں آئیے" مہسلہ میں کامیابی سے پیش کیے گئے۔ طنزیہ و مزاحیہ ڈرامہ "دو اکڑ پوٹ بھوڑے" وسنت راؤ نائک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ کے طلبہ نے سوشل گیدرنگ اور این ایس ایس کیمپ کے موقع پر پیش کیا۔ بچوں کا مزاحیہ ڈرامہ "قطار میں آئیے" آئیڈیل انگلش اسکول مہسلہ کے طلبہ نے سوشل گیدرنگ کے موقع پر پیش کیا۔ ان دونوں ڈراموں کو شائقین نے بے حد پسند کیا۔

(فرحت بیگم، مہسلہ)

جناب عباس ہوڑیکر کی سبکدوشی:

مالدولی (چپلون) اردو اسکول کے صدر مدرس جناب عباس حسن ہوڑیکر ۳۵ سال پورے کر کے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء کو اپنی سروس سے سبکدوش ہو گئے۔

جناب عباس ہوڑیکر نے اپنا تدریسی سفر سارنگ اردو اسکول (دابولی) سے شروع کیا اور اس کے بعد کونڈیورہ (سنگمیشور)، ٹرورے (گوہاگر) پانگاری (گوہاگر) اور آخر میں مالدولی (چپلون) میں اختتام کیا۔ موصوف نے ہر اسکول میں مقبولیت حاصل کی۔

ان کے سبکدوشی پر جماعت المسلمین مالدولی (چپلون) نے ایک شاندار جلسہ منعقد کر کے ان کا اعزاز کیا۔ اس جلسے کی صدارت جماعت المسلمین مالدولی کے صدر محترم جناب محمود تانبے صاحب نے فرمائی۔

گاؤں والوں نے انہیں پھولوں کے ہار اور تحفے تحائف سے نوازا۔

صاحب اعزاز جناب ہوڑیکر نے جماعت المسلمین مالدولی، ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی و نیو اسٹار سوسائٹی مالدولی (سعودی عربیہ) کا، اور نوجوانان مالدولی کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض حافظ عبدالرؤف تانبے نے انجام دیئے۔

(عبدالمجید ٹھکانکر)

معصوم روزہ دار

عابدہ نواز سروے

عمر سات سال پہلی جماعت کی طالبہ ہے۔ امسال رمضان المبارک کے پورے یعنی ۲۹ روزے رکھے۔۔

زبیر عقیل سروے

عمر سات سال پہلی جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ امسال رمضان المبارک کے سبھی یعنی پورے ۲۹ روزے رکھے۔۔ متذکرہ بالا دونوں روزہ دار ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش ہائی اسکول بورلی پنچتن کے صدر مدرس جناب عباس حسین سروے متوطن سونس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے بھتیجہ اور بھتیجی ہیں۔۔

عظمیٰ شیر گاؤنکر

پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر کے عزیزوں میں جناب خلیل حاجی داؤد گاؤنکر کی پھوپھی زاد بہن عظمیٰ بنت حسن شیر گاؤنکر مقیم ہرنئی (نوانگر) عمر چھ سال نے امسال ماہِ صیام کے سبھی روزے رکھے۔ اللہ اس کی عمر دراز کرے اور دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔۔۔

(نامہ نگار: خلیل حاجی داؤد)

باسط تامبے

میرا بھانجہ باسط بدرالدین تامبے مقام ہرنئی بازار محلہ۔ عمر ۸ سال نے امسال ماہِ صیام کے روزے مکمل کئے ہیں اللہ اس ننھے روزہ دار کی عمر دراز کرے اور اسے علم دین سے سرفراز کریں۔ آمین

(مراسلہ نگار: رضوانہ بدرالدین قاضی)

شادی خانہ آبادی

مجیدہ رہاٹویلکر۔ سجاد کھیر ٹکر

تلا تعلقہ مانگاؤں (رائے گڑھ) کے جناب حاجی عبدالقادر حسین رہاٹویلکر کی دختر مجیدہ کا عقد مسعود سائی تعلقہ مانگاؤں (رائے گڑھ) کے جناب عبدالمجید بخشی کھیر ٹکر کے فرزند سجاد کے ساتھ بروز اتوار ۲۲ فروری ۱۹۹۸ء کو سائی میں انجام پایا۔

دونوں سمدھی آپس میں ہم زلف ہیں اور دونوں نقش کوکن کے بہی خواہ جناب علی ایم شمسی کے بھی ہم زلف ہیں۔۔

افتخار علی چکلے۔ شائستہ دودوکے

شیوں تعلقہ کھیڈ (رتناگری) کے جناب عبدالقادر محمد جعفر چکلے مقیم ممبرا (پونہ) کے فرزند افتخار علی کی شادی جناب بشیر اسماعیل دودوکے (مقیم پونہ) کی دختر شائستہ بانو کے ساتھ ۲۵ دسمبر ۹۷ء کو نور البسم ہال میں منعقد ہوئی۔

مہسلہ میں سوشل گیدرنگ

کوکن انتی متر منڈل و سنت راؤ نائک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ رائے گڈھ میں گزشتہ دنوں سوشل گیدرنگ کا سہ روزہ رنگارنگ پروگرام منعقد ہوا۔ افتتاحی پروگرام کی صدارت جناب نذیر حسن قادری صدر جماعت المسلمین، مہسلہ نے کی۔ بحیثیت مہمانانِ خصوصی جناب عبدالرحمٰن دفعدار اور جناب ایس ڈی شندے موجود تھے۔ پروگرام کا آغاز جناب ایس ڈی شندے نے دیپ جلا کر کیا۔ مہمانان کا تعارف پروفیسر شکیل شاہجہاں نے اور رپورٹ پرنسپل ایس آر نجن صاحب نے پیش کی۔ عبدالرحمٰن دفعدار صاحب اور نذیر حسن قادری صاحب نے طلبہ سے خطاب کیا۔ نظامت پروفیسر وید پاٹھک نے کی۔

دوسرے دن شب میں گیت، غزل، رقص اور ڈرامے پر مشتمل مراٹھی، اردو ہندی کے رنگارنگ کلچرل پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر شکیل شاہجہاں کا اردو ڈرامہ "مو اکٹر پوسٹ مٹ چھوڑے" کالج کے طلبہ و طالبات نے پیش کیا۔ جسے ناظرین نے بے حد پسند کیا۔

تیسرے دن تقسیم انعامات کا پروگرام مینڈلوی مہسلہ کے سرگرم سوشل ورکر جناب ارشد نظیر کی زیر صدارت ہوا۔ مہمانانِ خصوصی پنویل کالج کے شعبۂ ہندی کے سابق صدر پروفیسر اروند مورے، ڈاکٹر مشتاق مقادم صدر مہسلہ آروگیہ پرتشٹھان مہسلہ، سرشیخ جناب عبدالرحمٰن دفعدار اور جناب نذیر حسن قادری موجود تھے۔ سہ روزہ سوشل گیدرنگ کے کنوینر پروفیسر باگل، طلبہ کی تنظیم این ایس ایس کے آفیسر پروفیسر بندرکر، ثقافتی شعبے کے صدر پروفیسر ٹکلے نے سرگرمیوں کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر مہمانان نے طلبہ سے خطاب کیا۔ ارشد نظیر صاحب نے اپنے صدارتی خطبے میں ہر سال کالج کے بیسٹ اسٹوڈنٹ کو ایوارڈ دینے کا اعلان کیا۔ طلبہ و طالبات کو پروفیسر اروند مورے کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بیسٹ اسٹوڈنٹ کا ایوارڈ بالترتیب راجندر پنڈاری اور لبنیٰ آرائی کو دیا گیا۔ اظہارِ تشکر پروفیسر سہیل نے کیا۔

(فرحت بیگم، مہسلہ، رائے گڈھ)

ماسٹر کوکن "عمران تاج"

مجندار جونیئر کالج وہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کا ہونہار و مایۂ ناز طالب علم عمران تاج ہے! جس نے، تمام عرصۂ طالب علمی میں اپنی ذہانت و فطانت کے نقوش چھوڑے ہیں۔ درجہ پنجم تا دوازدہم یہ طالب علم، طلب علم میں شاندار طریقے سے آگے بڑھتا رہا۔ اپنے اسکول کالج کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگ دادا و مسلم سماج کے سوشل ورکر سیٹھ جناب ابراہیم تاج و خاندان کا نام روشن کرتا رہا۔ مارچ ۱۹۹۷ء کے ایچ ایس سی بورڈ امتحان میں بھی عمران تاج نے رائے گڈھ ضلع کے اردو میڈیم جونیئر کالجوں اور مہاڈ، مانگاؤں، گورے گاؤں، مہسلہ، مروڈ، پالی، کھپولی وغیرہ سینٹروں میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ چنانچہ کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ کی جانب سے عمران تاج کو رائے گڈھ ڈسٹرکٹ اردو ہائی اسکول و جونیئر کالجیز مینجمنٹ بورڈ کے چیئرمین اور انجمن اسلام مروڈ، جنجیرہ کے صدر عالی جناب غلام محمد پیش امام صاحب کے ہاتھوں "ماسٹر کوکن"

کا اعزاز و خطاب تفویض ہوا۔ علاوہ ازیں دیگر کئی انعامات بھی پیش کیے گئے۔

عمران تاج کی یہ شاندار کامیابی

تاج خاندان کے لیے خصوصاً اور ادارہ فنجدار دانش طامیہ، اساتذہ و طلبہ کیلئے عموماً باعث عز و شرف ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طالب علم کو زندگی میں قدم قدم پر کامیابیوں کا عروج عطا فرمائے۔ آمین

(مرسلہ: غلام محمد ٹیل، وہور)

دنیا میں مسلمانوں کی آبادی

۱۹۹۷ء میں پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب ۳۰ کروڑ ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر تنظیموں کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق اس وقت مسلمان دنیا کی مجموعی آبادی کا ۲۷ فی صد ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی کل آبادی کی ۲۶ فی صد تعداد غیر مسلم ملکوں میں آباد ہے جو زیادہ تر ایشیائی ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسلمانوں کی بڑی آبادی والے غیر مسلم ممالک میں سب سے پہلے ہندوستان کا نام آتا ہے۔

نقش کوکن

پرائمری، سکنڈری اسکالرشپ امتحان انعامات برائے اساتذہ

آئندہ لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر پرائمری اور سکنڈری اسکالرشپ امتحانات تین مئی ۹۸ کو منعقد ہوں گے۔ اسی طرح ریاستی انعامات برائے اساتذہ جس کا اعلان ۲۶ جنوری کو کیا جانے والا تھا اب ۱۵ مارچ کے بعد کیا جائے گا۔

پرانی عمارتوں کے مکین

حکومت مہاراشٹر نے شہر کی پرانی مخدوش و خستہ عمارتوں میں رہنے والے کرایہ داروں کی حالت پر رحم کھا کر سکھتنکر کمیٹی رپورٹ پر عمل درآمد کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت ان کرایہ داروں کو اس جگہ پر از سر نو تعمیر عمارت میں نیا فلیٹ دستیاب کرایا جائے گا وہ بھی مفت میں! اعلان تو ہو چکا ہے دیکھنا یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد کب شروع ہوتا ہے اور بیچارے کرایہ داروں کو کب راحت نصیب ہوتی ہے۔۔۔

ننھے طلباء پر بستوں کا بوجھ

پری پرائمری اور پرائمری میں پڑھنے والے ننھے منے معصوم بچوں کی پیٹھ پر بھاری بھر کم بستے دیکھ کر کبھی کبھار خیال آتا ہے کہ یہ کسی اسکول کے طلبہ ہیں یا بوجھ ڈھونے والے بچے۔۔۔ مناظر اس قدر اذیت ناک ہوئے کہ حکومت مہاراشٹر نے بستوں کا بوجھ کم کرنے کا فیصلہ کر لیا اور ساری اسکولوں کو احکامات جاری کئے کہ ننھے طلبہ کے بستوں کا بوجھ کم کیا جائے جس کے لئے سرکار نے مختلف طریقے بھی تجویز کئے اور پابندیاں بھی عائد کیں اس کے باوجود وزیر تعلیم انیل دیشمکھ نے جب دو اسکولوں کا دورہ کیا تو انکشاف ہوا کہ ننھے منے طلبہ آج بھی بستوں کا بار اٹھانے پر مجبور ہیں۔

اس ضمن میں اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر، اساتذہ اور ماہرین تعلیم اس بات پر متفق ہیں کہ بستوں کا بوجھ کم کرنا ضروری تھا۔ اور سرکار نے ایک اچھا قدم اٹھایا دوسرے یہ کہ طلبہ کو گائیڈ اور ورک بک استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ امکانی پرچوں کے استعمال کا سبھی نے مشورہ دیا ہے۔

محمد علی شیمنا کوکن بنک کے نئے جنرل منیجر:

جناب امیر الدین کرد یکر کی کوکن بنک میں چھبیس سالہ سردیس سے رضا کارانہ سبکدوشی پر ہم نے ماہ جنوری کی اشاعت میں اعلان کرتے ہوئے یہ خبر دی تھی کہ ان کی جگہ پر جناب باہو صاحب کی تقرری عمل میں آئی ہے۔ نقش کوکن کی جنوری ۹۸ء کی کاپی ۲۰ تاریخ کو پریس میں جانے تک یہی خبر گرم تھی مگر بعد میں اس میں تبدیلی آئی اور جناب محمد علی شیمنا صاحب نے اس عہدہ کا چارج لیا ہے۔ ہم شیمنا صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ان کی کارکردگی میں بنک مزید ترقی کرے۔

جنوری ۹۸ء کی اشاعت میں غلط خبر کی وجہ سے باہو صاحب کا نام شائع ہوا ہے اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں ۔۔۔۔

خصوصی اعزازی جلسہ

اردو تعلیمی اداروں سے منسلک حضرات اپنے خود کے بچوں کو اردو میڈیم سے تعلیم دلانے میں کہاں تک ہمت جٹا پاتے ہیں اس پر سروے کیا جائے تو مایوس کن نتائج سامنے آئیں گے۔ اس لحاظ سے شری گیانیشور لانڈے کا اپنی بیٹی کو پمپری۔ چنچوڑ میونسپل کارپوریشن کی اردو پرائمری اسکول میں داخل کرنے کا اقدام ۔۔۔ محبانِ اردو کے لئے خوش آئند بات ہے فی الوقت پریا لانڈے پنجم جماعت کی طالبہ ہے اس ہونہار طالبہ نے اسکالر شپ کے امتحان کے اردو زباندانی میں نمایاں نمبرات حاصل کئے ہیں۔

پچھلے مہینہ اردو ہائی اسکول آکرڈی کے ہال میں پمپری چنچوڑ مائنارٹی سیل کے صدر اور علامہ اقبال ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ٹرسٹ کے سربراہ جناب اقبال احمد خان کی صدارت میں اس بچی کی پذیرائی کے لئے خصوصی اعزازی جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ روزنامہ انقلاب راہ نما کے کالم نگار جناب مبارک کاپڑی صاحب بطور مہمانِ خصوصی مدعو تھے۔ مستقبل میں پریا پولس انسپکٹر بننا چاہتی ہے۔ اس خواہش کو دیکھتے ہوئے جناب مبارک کاپڑی نے نیشنل ایجوکیشنل مومنٹ کے چیرمین کی حیثیت سے پولس انسپکٹر بننے تک کا مکمل تعلیمی خرچ مہیا کرنے کا اعلان کرتے ہوئے نیک خواہشات کے ساتھ مبارکباد دی۔ حاضرین نے اس بچی کو انعامات و نقد رقم سے نوازا۔ جلسے میں شہر کی معزز ہستیاں، اساتذہ کرام اور علم دوست حضرات نے کثیر تعداد میں شریک ہوکر اسے کامیاب بنایا۔

جلگاؤں کے ڈاکٹر ایم اقبال پی ایچ ڈی گائیڈ: زتن

مراٹھا کالج جلگاؤں کے صدر شعبہ اردو فارسی و اسلامک اسٹڈیز پروفیسر ڈاکٹر ایم اقبال کو حال ہی میں نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی جلگاؤں نے اردو مضمون میں ایم فیل اور پی ایچ ڈی گائیڈ کی منظوری کا اعلان کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر ایم اقبال ۱۹۸۶ء سے مذکورہ کالج میں صدر شعبۂ اردو کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں ڈاکٹر ایم اقبال نارتھ مہاراشٹر

یونیورسٹی میں مسلسل تیسری مرتبہ بورڈ آف اسٹڈیز (اردو، فارسی، عربی) کے لئے چیئرمین منتخب ہوئے ہیں۔۔ (محمد زاہد صدر بزم فروغ اردو)

نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان، کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات

تقسیم انعامات: نیشنل اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج کا ۲۴ واں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات جناب محمد حنیف تانکی کی صدارت میں انجام پایا۔ ثقافتی امور کمیٹی کے چیئرمین محمد صادق انصاری نے مہمان خصوصی شفیق احمد تانکی اور انگریزی ہفت روزہ نیوز بریک کے ایڈیٹر مسعود پیش امام، حسن میاں فقیہ، عارف انصاری پرنسپل مرزا صاحب اور دیگر اصحاب کا خیر مقدم کیا۔ پرنسپل سید سردار احمد سجادی نے اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی کے ہاتھوں کامیاب طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ سال رواں کا چیمپئن پریسیڈنٹ ایوارڈ (سلور میڈل) درجہ ہشتم کی طالبہ مرزا منیرہ عبدالرشید کو دیا گیا۔۔ (محمد صادق (چیئرمین ثقافتی امور کمیٹی کلیان)

مظہر قاضی

ایجوکیشن انسپکٹر ثانوی مدارس مغربی حلقہ ممبئی اعظمی کے زیر اہتمام منعقدہ سائنس اور تعلیمی نمائش میں انجمن اسلام ہائی اسکول کا طالب العلم مظہر رفیق قاضی نے تحریری مقابلوں میں حصہ لے کر اردو ذریعہ تعلیم کے سبھی طلباء میں اول مقام سے کامیابی حاصل کی۔ اس کامیابی کے لئے اسے انعام کے ساتھ سند امتیاز اور طلائی تمغہ بھی عطا کیا گیا۔ یہ ہونہار طالب العلم جناب رفیق قاضی متوطن دابولی (جو بنک آف انڈیا میں افسر ہیں) کا فرزند ہے۔

عید ملن اور افتتاح

نئی ممبئی کی معروف اور مقبول شخصیت لائین اقبال کوارے نے سماجی خدمات، سیاسی بالغ نظری اور کاروباری دیانتداری سے واشی اور کوپر کھیرنے میں اپنی ساکھ قائم کی ہے اور اب نیرول میں یکم فروری ۹۸ء کو نوی ممبئی موٹر ٹریننگ اسکول کا افتتاح کرا کے اپنی نئی شناخت کا مظاہرہ کیا۔

عید الفطر کے فوراً بعد منعقدہ اس تقریب کا پہلا دور عید ملن تھا۔ جس میں لائین اقبال کوارے اور شری مہیش بھاکو نے بلا امتیاز مذہب و ملت شرکاء مجلس کو عید ملن کی مبارکباد دی اور شیر خورمہ سے تواضع فرمائی۔

نئی ممبئی کے اسسٹنٹ کمشنر آف پولس شری گوناکر نے ربن کاٹ کر موٹر ٹریننگ اسکول کا افتتاح فرمایا تو نیرول کی معروف شخصیت اور خطیب کوکن جناب علی ایم شمسی صاحب نے عید کے تعلق سے عام فہم انداز میں سب کیلئے معلوماتی تقریر کی۔ پروگرام میں حلقہ کے کارپوریٹر انیل کوشک، سنتوش شیٹی، ڈاکٹر رانے، گیان وکاس کے چیئرمین پی سی پاٹل، ڈیولاپمنٹ بنک کے منیجر اے آر پٹیل، وفا کمپلیکس کے راشد خان اور یونس کھوت، لائین کلب آف کوپر کھیرنا کے اعلیٰ افسران، غلام حسین فقیہ۔ حافا ہائسٹ کے حمید کھوت اور گلزار مستری۔ معروف سماجی خدمتگار ارونا پاٹل، انجمن اسلام

ہائی اسکول کے ڈاکٹر سراج پرکار
اور کوارے صاحب کے اعزا و اقربا
کی کثیر تعداد شریک تھی۔
مدیر نقش کوکن کیپٹن فقیر محمد
مستری نے نظامت فرمائی اور کوارے
صاحب نے مہمانوں کی گلپوشی کر کے
انہیں شالیں پیش کیں۔ پروگرام کے
انتظام و انصرام میں لائین لیڈی نوری
کوارے اور مسز ٹھاکور پیش پیش
تھیں۔

نائیک ہائی اسکول کی سائنس نمائش :

رتناگری شہر کے ایم۔ ایس۔ سی
نائیک انگلش ہائی اسکول میں سائنس
نمائش اور سالانہ جلسہ ایسے دو
پروگرام منائے گئے۔

۱۹ دسمبر ۱۹۹۷ء کو دوپہر
۴ بجے سائنس نمائش کا افتتاح
دنیش واگھمارے ضلع آفیسر رتناگری
ان کے ہاتھوں سے ہوا۔ افتتاح
کے وقت شری نکالجی صدر مدرس
بی ایڈ کالج۔ کاکا صاحب شرکے۔
شری کرن ساولی۔ نذیر نائیک۔
اشرف نائیک۔ شری مہاجن۔
ڈاکٹر شری میتی پرکار۔ مسز آوٹے
مسز روشن آرا نائیک۔ تاج الدین
ہوڈیکر۔ ڈاکٹر چاندورے (فشریز کالج)
جیسے عظیم ہستیاں اور بچوں کے والدین
اس پروگرام میں کثیر تعداد میں حاضر تھے۔

آزاد بھارت کے ۵۰ ویں سال
کے طور پر ہر شعبے میں سائنس کی ایک
الگ ترقی پر سائنس نمائش بھری گئی
تھی۔ نمائش میں ترقی یافتہ کھیتی، مچھلی
کی صنعت، تعلیم۔ بزنس۔ صحت مضامین
پر پروجیکٹ رکھے گئے تھے۔ ان تمام
پروجیکٹ کی معلومات پروگرام کے
دوران بتائی گئی۔

ڈیولپمنٹ ان اگریکلچر میں داپولی
کے کھیتی کالج کا خاکہ۔ کھیت کے لئے
ضروری اوزار فصلوں کی معلومات دی
گئی۔ ڈیولپمنٹ ان فشریز ان شعبے
میں مچھلیاں پکڑنے سے لے کر صاف
کرنے تک۔ فروخت۔ کھاد تیار کرنا
وغیرہ مراحل بتائے گئے۔ ڈیولپمنٹ
ان ڈیفنس میں بری۔ بحری و ہوائی
فوج کی معلومات دی گئی۔ کمیونیکیشن میں
سٹیلائٹ سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے
اور کیسے ہوتا ہے یہ بتایا گیا۔

اس نمائش کو دیکھنے کے لئے رتناگری
کے مختلف ہائی اسکول کالج اور بہت
سارے لوگوں کا تانتا بندھا تھا۔

اسی دوران اس اسکول کی
صدر معلمہ مسز سعیدہ نائیک کے تحت
غذائی میلہ (Food Fair) لگایا گیا۔
جس کا افتتاح مہمان خصوصی مسز روشن
آرا نائیک کے ہاتھوں ہوا۔ جو اپنی
مصروفیت کے باوجود ممبئی سے اس
پروگرام میں شامل ہوئیں اور پروگرام
کی شان بڑھائی۔ جس کے لئے
ٹرسٹ اور اسٹاف ہمیشہ ممنون و مشکور
رہے گا۔

غذائی میلہ میں کشمیری ڈش سے لیکر
مدراسی ڈش تک مزیدار غذائی اجزاء
کا شمار تھا۔ بھارت کے نقشے کا ڈیکوریشن
نرسری کے ٹیچروں نے الگ الگ غذائی
آئیٹم رکھ کر نئے پن سے ظاہر کیا۔
جسے مہمانِ خصوصی نے بے حد سراہا۔

بھارت کے ۵۰ ویں سالگرہ
کے سنہری موقع پر نیشنل انٹی
گریشن۔ غذائی اور رانگولی کے ذریعے
آزادی ہند کی تصویر کو لوگوں تک
پہنچانے کا کام نہایت ہی خوبصورت
انداز سے پیش کیا گیا۔ جو قابل
ستائش اور مبارکباد ہے۔۔

انتقالِ پُرملال

عامر بارگیر کو صدمہ

بندر محلہ ہرنئی کے سابق متولی جناب عامر بارگیر کے والد جناب عبدالرحمٰن بارگیر جو انگلینڈ سے ریٹائر ہوکر آنے کے بعد کئی سالوں تک بندر محلہ کے متولی بھی رہے اچانک انتقال کرگئے۔۔

(عبدالغنی عثمان پاؤسکر)

ڈاورے فیملی کو صدمہ

امبیت میں ۲۰ر جنوری کو محمد ابراہیم ڈاورے اور عبدالشکور ڈاورے کی ہمشیرہ نجم النساء محمد شفیع ڈاورے کا ۷۵ سال کی عمر میں ایک طویل بیماری کے بعد انتقال ہوگیا۔۔۔

شوکت ڈاورے کو صدمہ

امبیت میں ۲۲ر جنوری کی صبح ساوتری ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری عبداللطیف عرف شوکت ڈاورے کی والدہ محترمہ عائشہ عبدالغفور ڈاورے کا انتقال ہوگیا۔ مرحومہ نوّے سال کی تھیں۔۔۔

(عبدالرحیم نشتر)

ہرنچری کے قاضی خاندان کو صدمہ

ماضی میں کوکن کے عظیم سماجی خدمتگار جناب حسن غلام رسول قاضی مرحوم (ابراہیم مٹی میکانیکل ورکس کے مالک) کی زوجہ خدیجہ بی کا ۲۳ر دسمبر ۹۷ء کو بعمر ۶۳ سال انتقال ہوگیا۔

غیاث الدین مقدم کا انتقال

ڈاکیارڈ روڈ مسجد (ممبئی ۱۰) کے ٹرسٹی جناب غیاث الدین مقدم یکم جنوری ۹۸ء کو رحلت فرماگئے۔۔

انگلستان سے موصولہ موت کی خبر

حاجی عبدالکریم محمود دالدے متوطن بورلی پنچتن تعلقہ شریوردھن ضلع رائگڑھ پندرہویں روزہ کے تراویح کی پانچویں رکعت میں ۱۳ر جنوری ۹۸ء کو مسجد المومنین (جو کہ کوکنی مسلمانوں کا شافعی ادارہ ہے) بلیک برن انگلینڈ میں دل کا شدید دورہ پڑنے سے ۷۲ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یوکے)

دلاور فگار کا انتقال

اردو کے ممتاز اور منفرد طنز و مزاح نگار دلاور فگار کا پچھلے مہینہ کراچی میں انتقال ہوگیا۔ دلاور فگار نے ۱۹۹۳ء میں اپنے ایک مضمون میں کہہ دیا تھا کہ ۱۹۹۸ء میں ان کا انتقال ہوجائے گا۔ لوگوں نے اسے مذاق جانا تھا مگر وہ بات سچ ثابت ہوئی۔ دلاور فگار نے ۱۹۵۴ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے گریجویشن اور پھر معاشیات میں ایم اے کیا تھا۔

عبدالرحمٰن سرنگ کا انتقال

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب اقبال شہباز کر (مہاراشٹر الیکٹرو پلیٹنگ) کے خسر جناب عبدالرحمٰن عبدالعزیز سرنگ کا بعمر ۷۷ سال ۲ر فروری ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم جنرل پوسٹ آفس ممبئی میں سپروائزر تھے۔

کیپٹن موڈک کا انتقال

کرنل عبدالستار موڈک کے بھائی کیپٹن عبدالقادر ابراہیم موڈک کا ۱۱ر جنوری ۹۸ء کو اندھیری میں بعمر ۷۵ سال انتقال ہوگیا۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ ہنر کی رحلت

بھیونڈی کے معروف شاعر ڈاکٹر محمد حسن ہنر ۲۹ر جنوری کی شب میں انتقال کرگئے۔ وہ ایک مدت سے علیل تھے۔۔

کیف پرتاپگڈھی کا انتقال

بمبئی کے دورِ قدیم کے معروف استاد شاعر حضرت کیف پرتاپگڈھی ۲۳ جنوری کو اپنے وطن میں انتقال کر گئے۔ شبیر خان کیف پرتاپگڈھی علامہ شرف زیدی کے شاگرد و جانشین تھے۔

ابراہیم مجگاؤنکر کو صدمہ

نوانگر ہرنئی کے جناب ابراہیم مجگاؤنکر (فی الحال سکونت پذیر کویت) کے ضعیف والد جناب قاسم مجگاؤنکر کا مختصر سی علالت کے بعد ۱۲ جنوری ۹۸ کو انتقال ہوا

(مرسلہ: عبدالغنی پاؤسکر)

حبیب اللہ راؤت کو صدمہ

حبیب اللہ راؤت کے پدر بزرگوار آدم احمد راؤت ضعیف العمری میں طویل علالت کے بعد ۵ جنوری ۹۸ کو موربہ میں انتقال کر گئے۔

(نوکل بھارتی)

علی لوکھنڈے کا انتقال

وڑولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں جناب علی عبدالغنی لوکھنڈے ۱۳ جنوری ۹۸ کو انتقال کر گئے۔

(نوکل بھارتی)

حسین احمد لوکھنڈے کا انتقال

وڑولی میں ۲۲ جنوری ۹۸ کو پنچایت سمیتی مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے سابق رکن صدر مدرس جناب حسین احمد لوکھنڈے انتقال کر گئے۔

مرحوم کھیلوں کے ماہر استاد تھے۔ شعر و سخن سے دلچسپی تھی زاہد تخلص کرتے تھے اور مراٹھی کے خوشنویس اور اچھے مقرر تھے۔

(مرسلہ: نوکل بھارتی / وڑولی)

ڈاکٹر ابراہیم سرکھوت کو صدمہ

کرلا حلقہ (ممبئی) کے معروف ہومیو پیتھ ڈاکٹر محمد ابراہیم سرکھوت متوطن دنی پرار ضلع رائے گڈھ کی دادی کا ۵ فروری ۹۸ کو ان کے وطن میں انتقال ہوگیا۔

عبدالعزیز مدنی کی رحلت

کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول ممبئی کے چیئرمین جناب عبدالعزیز مدنی کا مختصر سی علالت کے بعد ۸ فروری ۹۸ کو انتقال ہوگیا۔

انجم نیوریکر کو صدمہ:

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے اورسیر جناب انجم نورالحسن نیوریکر کی دادی مرحوم عباس غلام حسین نیوریکر (مجگاؤں کورٹ) کی زوجہ محترمہ متوطن انجرلہ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کا طویل علالت کے بعد ممبئی میں ۸ فروری ۹۸ کو انتقال ہوگیا۔

خان برادران کو صدمہ

زونیکر محلہ اڑکھل تری بندر تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے عبدالغنی احمد خان کی والدہ محترمہ باجی بی احمد خان ۲۴ جنوری ۱۹۹۸ کو انتقال کر گئیں۔

یونس میاں قاضی کو صدمہ

زونیکر محلہ اڑکھل تری بندر تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے یونس میاں قاضی کے والد جناب شرف الدین ابراہیم قاضی ۲۷ جنوری ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ .. (مرسلہ: ابراہیم پٹھان)

شیگلے برادران کو صدمہ

جناب فقیر محمد احمد شیگلے متوطن ساکھر تر (رہبر محلہ) رتناگری ۱۳ جنوری ۱۹۹۸ کی صبح پاؤنے نو بجے ناگہانی طور پر انتقال کر گئے۔

مرحوم روزہ دار تھے۔ تیز نگر کے اسلامی جماعت کے صدر بھی رہے ایک ہمدرد انسان تھے۔۔۔

(مرسلہ: دلنواز بنت داؤد راجواڑکر)

شاہد بجنوری کی رحلت

معروف مِمکری آرٹسٹ

شاہد بجنوری ۹ جنوری ۹۸ء کو ممبئی میں ہارٹ اٹیک سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۵۷ سال تھی۔ مرحوم شاعر بھی تھے فلموں میں گانے لکھنے کا شوق انہیں بجنور سے ممبئی لے آیا مگر یہاں آکر وہ ممکری آرٹسٹ کے طور پر مشہور ہوئے اس فن میں وہ اپنا منفرد مقام رکھتے تھے۔ ۔۔۔

فاطمہ بھونبل کو صدمہ:

نقش نواز محترمہ فاطمہ زوجہ عبدالرحیم بھونبل متوطن سیطوڑہ ضلع رتناگری کے والد جناب حسن بھونبل کا پچھلے ماہ ان کے وطن میں انتقال ہو گیا۔ ۔۔۔

درونِ ہند خریدار

جناب شرف الدین عباس پرکار۔ کرلا ممبئی
" ایس ایم ہیگڈے ۔ سانتا کروز
" محبوب اسماعیل سرگروہ ۔ ممبئی ۹
محترمہ حسن بانو کیپٹن اقبال شیخ ممبئی ۱۱
جناب محمد یوسف عثمان شیخ چمبور ناکہ
" عبدالعزیز مایاری رتناگری
" شہزین عبدالحمید حلوان روہا
اردو اسکول جیگڑھ
محترمہ فاطمہ محمد حسین پرکار گھاٹکوپر
" فریدہ محمد علی ٹھاکور مجگاؤں
اسٹرلنگ شپ چنڈلرز ممبئی ۳

بیرونِ ہند خریدار

جناب عبدالحیٔ اسماعیل کنکے ۔ بحرین
" غلام حسین شیخ ۔ کراچی
" محمد اقبال شیخ ۔ کراچی
" محمد صاحب قاضی ۔ کراچی
کیپٹن شعیب بالوبہ ۔ کراچی
کیپٹن عبدالغفار میر جکر ۔ کراچی
جناب مقصود مُلّا ۔ کراچی

نقش کوکن کے کرمفرما جناب عبدالعظیم کھنکھٹے صاحب پچھلے دنوں جب کراچی گئے تھے تو درج بالا آخری چھ نقش نوازوں کو آپ خریدار بنا کر آئے۔ جزاک اللہ!

نایاب بھورے کو اول انعام

ٹوسٹ ماسٹرس کلب بحرین (خلیج العرب) کے زیر اہتمام منعقدہ تقریری مقابلہ میں النور انٹرنیشنل اسکول بحرین کی طالبہ نایاب سہیل بھورے نے اول پوزیشن حاصل کر کے انعام پایا۔ اس کی تقریر کا عنوان تھا "One day before the exam" (مرسلہ: محمد کامل سیقولے، بحرین)

آخری صفحہ

آج ہمارے یہاں اسکولی نصاب میں جو فرقہ پرستی کا زہر گھولا جا رہا ہے
اور اس سارے معاملے میں ہمارا کردار صرف ایک ہی ہوتا ہے اور وہ ہے احتجاج، چیخنا، چلانا!
جب کہ نصاب کے مرتب کرنے میں بھی ہم ہمارا سکہ چلا سکتے ہیں
اگر ہمارے پاس انتہائی قابل ماہرینِ تعلیم ہوں جو ہر ملک و سماج میں رائج تعلیمی نظام سے واقف ہوں
اور ان کی تخلیقی قوتیں اتنی عظیم ہوں کہ وہ اپنے فارمولے و ضابطے ایجاد کر سکیں،
جس کے آگے سبھوں کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑے
جب یہ ہوگا تب کسی کے بس کی بات نہیں ہوگی کہ معصوم ذہنوں میں فرقہ پرستی کا زہر بھر سکے

فساد کے وقت بھی ہم جب کسی کربلا سے گزرتے ہیں
تب بھی یہی کہا جاتا ہے کہ یہ سب ہماری جہالت اور تعلیم کی کمی کے باعث ہو رہا ہے۔ حقیقت یہی ہے
کسی بھی ملک میں قانون ہمیشہ بلند و بالا ہوتا ہے
سیاسی طور پر ہم اپنا قد کتنا ہی بلند کریں، اگر تعلیمی محاذ پر ہم پسپا ہو رہے ہیں تو شکست لازم ہے۔
یہ مانا کہ پولس فورس میں کانسٹبل یا دوسری نچلی سطح کی بھرتی میں اکثر اوقات نام پہلے پڑھا جاتا ہے
اور امیدوار کی تعلیمی لیاقت یا دیگر قابلیت کے بارے میں بعد میں سوچا جاتا ہے
مگر ان کانسٹبل وغیرہ کو حکم کون دیتا ہے؟ ــــ آئی پی ایس افسران
اور یہ افسران بننا ہمارے بس کی بات ہے۔ یہاں پر ہمیشہ قابلیت پہلے دیکھی جاتی ہے، نام و فرق بعد میں
لہٰذا پولس کے اعلیٰ افسران بننا ہمارے بس کی بات ہے
فساد پر قابو پانا اور غیر جانبداری سے عمل کرنا اب بھی ہمارے ہاتھ میں آسکتا ہے

تو پھر بھلا اب ہمیں ضرورت کس بات کی ہے؟
ایسے نوجوانوں کی جو دل میں ایک جوش و ولولہ رکھتے ہوں، زندگی میں کچھ بننے کی، کچھ کرنے کی،
ایک شعلہ سا لپک رہا ہو جن کے دلوں میں
تعصب و تنگ نظری کا رونا رونے کے بجائے وہ بس ہر حال میں مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں
جو شارٹ کٹ سے آگے بڑھنے کے بجائے زندگی کے تپتے ہوئے ریگزار پہ ننگے پاؤں چلنے کا
حوصلہ، ضبط، صبر اور سکت رکھتے ہوں،
آزادی کے پچاس سال دوسروں کو کوسنے، احتجاج کرنے اور دکھڑا رونے میں گزرے
آئیے صرف دس سال، ایسے نوجوانوں کی پرورش میں صرف کریں...

مبارک کاپڑی

نقشِ کوکن / مارچ ۱۹۹۸ء

agreements
Honor and keep all your promises and commitments

Life after death is a certainty
Do not treat this life with laxity
Do not indulge in frivolous gaiety
And shun all obscenity and vulgarity

Islam recommends virtues
Such as Honesty, Chastity and Charity
Do good deeds with sincerity
Almighty Willing you may attain etemal felicity

On usury and interest there is prohibition
On trade there is blessing and divine sanction
Be honest and fair
In every transaction
Islam is here to reign supreme
However much the mushriks may scheme
This is neither utopia nor dream,
Righteous Muslims will emerge as the Victorious Team

Allah's Oneness to all we proclaim
We seek neither wealth nor any fame
Allah's Pleasure is our only aim
Glorified be His Name,
May He save us from deeds of shame
And from hell's fire and flame
Aameen! Ya arhamar raahimeen

WEDDING

Farheen D/o Mr Abdul Hafeez Shaikh married to Faisal Mohammed S/o Late Mr Usman Mohammed on Saturday 14th February 1998 at Jasmine Apartment Compound, Mazagaon, Mumbai - 400 010

The one who leads other towards righteouness will get as much virtue as the one who follows the righteouness and the guided one's virtue will not decrease. And the one who misleads others will get as much sin as the one who takes up the sinful activities and the sinner's sins will not decrease.

Muslim Sharif

MUSLIM POTENTIAL IN INDIA

Comparing 12% of the population, Muslims are the biggest minority in India But their economic status in relation to the rest of the population is absymally low the proportion of their participation in various strata of economic groups etc is to be noted and corrective measures should be initiated A number of case studeis have been made They show that the proportion of employment of muslims in government, semi government organisation, public sector commercial enterprises and private sector commercial enterprises and private sector industrial and commercial undertakings is either negligible or way below the proportion of their population in the total

The levels of literacy are also extremely low, particularly among muslim women The number of professional such as Doctors, Architects, Chartered Accountants, IAS Officers indicates the status of Higher Education among Muslims

It is narrated by Abu Hurairah (R) that the Prophet (Sallal Lahu Alahi wa Salam) said : "When trust would be wasted, then wait for the Doomsday." The questioner asked "How the trust will be wasted ?" The Prophet (Sallal Lahu Alahi wa Salam) replied "When the affairs of the government are entrusted to unworthy persons, then wait for the Doomsday "

(Bukhari Sharif)

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

ISLAMIC RHYMES COMPOSED AT THE ISLAMIC RESEARCH FOUNDATION (IRF)

Masalawal Bldg , 56/58, Tandel Street (N), Dongri, Mumbai - 400 009

In the Name of Allah begin every action
Obey, serve and worship Allah with devotion
Offer Salaah with humility and attention
Read the Qur'an with understanding and comprehension

Strive in Allah's way with Qur'anic inspiration
Let Allah's pleasure be our only aspiration
And success in the Hereafter,
Be our sole ambition

Memorize Qur'anic quotations
Engage in Dhikr and Soul-Purification
Do Da'wah with wisdom,
Beautiful preaching and graceful persuasion

There is no time now to relax
That we may Inshalla do in Paradise perhaps
Now be more concerned with earning Sawaab,
And maintain all norms of Hijaab

In Religion there is no compulsion
At stake is your own Salvation
For the Truth Stands our from error,
Make sure you do not regret later

On the basis of color, wealth, or religion
Let there be no distinction
In the Muslim Ummah let thete be no division
In the Quran you will find such Injunctions

Let us be One Strong United Brotherhood
Concerned about each others welfare and good
Offering the needy and orphans food,
Over losses do not brood

We follow the ways of beloved Prophet Muhammad
Sallallaahu alaihi wasallam
Allah's Last and Final Messenger
The Most Sublime of all humans
The Most Exalted in Character

We follow his Sunnah and Guidance
And do not cause on earth mischief of Nuisance
Islam is a Religion of Peace
Its Attraction and Glory will never cease

Do adopt the Islamic way of life
Be faithful to your husband or wife
In writing put all your contacts and

NEWS FROM NAIROBI, KENYA

QURAN RECITATION COMPETITION

Kokni Muslim Club, Nairobi held in Quran Recitation Competition on Saturday, 17th January 1998 at the Kokni Muslim Association Hall There was an encouraging seventeen participants in total and the winners of the various categories were as follows

Nursery to Standard I
- Miss Asma Mukri

Standard 2 to Standard 3
- Master Ajmal Khambiye

Standard 4 to Standard 6
- Master Adil Khambiye

Standard 7 to Standard 8
- Master Adnan Khan

Secondary School
- Master Zaheer Nathekar

The Recitation Competition was followed by an IFtari Party hosted by the Club and all the members had a good night out

IFTARI PARTY

Kokni Muslim Association, Nairobi hosted an Iftari Party for all it's members on Saturday 24th January 1998 at the Kokan Muslim Association Hall This social event was well received by the members and was marked by a near house-full attendance

THE LADIES WING AT IRF !

We take pleasure in drawing your attention to the various activities of the Ladies Wing at IRF We invite all ladies, both Muslim and non Muslim to attend its informative and beneficial programme

The IRF Ladies Wing has regular weekly programmes on

SATURDAYS
English Darse Qur'an, Islamic talks and Question & Answer
SUNDAYS
English talks followed by a Question & Answer Session
MONDAYS
Urdu Darse Qur'an and Urdu lecture followed by a Question & Answer Session

On other week days, the IRF Ladies' Wing provides information, literature reading library facilities and clarification on issues of Islam and Comparative Religion

The IRF Ladies' Wing regularly organises seminars, debates, symposia, workshops, group and panel discussions, elocution competitions, quiz competitions, training workshops Islamic skits, etc

So Inform all ladies in your family and your neighbourhood about the IRF Ladies' Wing and sisters, do attend our programmes!

The IRF Ladies' Wing - open daily (Except Fridays) between 2 00 p m and 7 00 p m and on Sundays between 10 30 a m and 2 00 p m

ISLAMIC RESEARCH FOUNDATION
Masalawala Bldg , 56/58, Tandel Street (N)
Dongri, Mumbai - 400 009
☎ 3736875 (8 lines), Fax 91-22 3730689
E-Mail islam@irf net http //www irf net

He was elected General President of the Indian Science Congress for the year 1992-93 His illustrious contributions and outstanding services were well recognized and besides any national and international distinctions and awards to his credit, he was awarded Padma Shri in 1974 and Padma Bhushan in 1982

Dr Qasim was invited by Anjuman-e-Islam to give the Yusuf Memorial Najmuddin Memorial Lecture in the month of Nov 1997 A thought providing Lecture on the "Role of Muslims in Scientific Development " Those who are interested can get a copy from Dr Issak Jhimkhanawala on request

---

N B Editor N K expects the Science and Social Science Students to take inspiration from the Bio-Data of Dr Dr Syed Zahoor Qasim

---

It is narrated by Abdullah ibn A'mar (R) that the Prophet (Sallal Lahu Alahi wa Sallam) said "There a four things which is found in a person would make him a pure hypocrite; and if one of them is found in a person than it is the characteristic of hypocrisy, until he gives it up; when he is made a trustee, he proves to be dishonest, when he speaks, he lies, when he makes an agreement, he breaks it; and when he quarrels he uses bad language."

(Bukhari Sharif)

There are some people in our community who are not popular or public figures But they are real activist and work under low profile ritiously Mr Abdul Latif Naik is one of them

Mr Abdul Latif Naik was responsible for the business progress of Late M D Naik and H D Naik and is also responsible for making Abdul-Karim Naik a doctor

He is a member guide and philosopher to several youngsters of the Naik Khandaan including Asif Naik and Zakir Naik

He is also the trustee of Zulekha School and one of the founders of Taleema Imdadia committee of Mistry High School He is the man behind the establishment of M S English School (Ratnagiri) which is run by his daughter Sayeeda Naik and his son in law Mohd Siddique/ M S English School has come up as one of the best schools of Kokan in a short time of 10 years it has 1500 students and the last S S C results was above 90%

May Allah give him a long healthy life

The Editor of Naqshe Kokan would like to know the short Bio-Data of such activists and hidden hand so that youngsters can take inspiration from them

sometimes beyond repair.

Very few parents are aware that even children can get depressed, and they too need to talk it out Many parents spend time "talking" to their children, but very few bother to listen to them

It is true, as another great thinker said, that "Children are natural mimic they act like their parents despite attempts to teach them good manners" What children need are good role models, not lectures Let every adult dealing with children ask himself whether he is setting a good example by his own behaviour or not

The parents should never tell their children

"You are like a wild animal, you should never have been born "
"Watch Out - you're heading for a beating "
"Not now "
"You should not have done in this way Who asked you to do it in the first place ?"

If we discipline children by insult, attack, threats, they will give the same to society Hence parents discipline should be based on four Fs Firmness, Fondness, Frankness and Fairness

In a lighter vein, someone has said that children are a great comfort in your old age, and they help you reach it sooner too !

BRIEF BIO-DATA OF DR. S. Z. QASIM

Dr Syed Zahoor Qasim has been a Member (Science), Planning Commission from 1991 to 1996 He has had his education in Allahabad, Aligarh and the United Kingdom He had a distinguished career and has excelled in diverse fields such as a teacher, researcher, administrator, leader, policy maker, planner etc

He got his Ph D and D Sc degree in Marine Biology from the University of Wales, U K As an Oceanographer, he has contributed in many areas and institutions and held positions as Director in several institutions including the National Institute of Oceanography, Goa He was the First Secretary, Department of Environment and the First Secretary of the Department of Ocean Development from 1981 to 1988 He started the Indian Antarctic Programme and was the leader of the First Antarctic Expedition He hoisted for the first time the Indian tricolour on Antarctica on 9th January, 1982

Besides being the author of 4 books and more than 250 scientific papers, published in international and national journals, he is a Fellow of all the National Academies of India and Honorary Professor in six Indian Universities including the IIT, Madras He was the Vice-Chancellor of Central University, Jamia Millia He has received Honarary Degree of D Sc from 4 Universities including the Banaras Hindu University Besides being the Chairman of Research Council of National Institute of Oceanography, Goa and Head of several Scientific bodies, he is presently also the Chairman, Board of Governors, Delhi Institute of Technology and Vice-Chairman, Society for Indian Ocean Studies, New Delhi

ILLUSIONS

You give way to your own image thinking that somebody is coming out when you enter a cloth.or jewelry shop fitted with a half mirrored glass entrance Then realizing that it's your own image reflected, you blush and enter Similarly, the mithaiwala makes you a fool with the arrangement of mirrors giving an impression that he has a good stock of sweets You go for the sweets, alas, you touch the mirror The error we make in perceiving the things is called illusion An illusion creates false impression of the objective facts that are presented to the senses The stimulus is ambiguous us misleading and the observer falls into the trap and gets a false meaning from the signals received

When the mind is set on certain facts or when we are preoccupied with some ideas, we are liable to accept very inadequate stimuli as the sign of that fact For example, a wife waiting for the return of her husband from office for a long time presume that he has arrived at every knock on the door Or while looking for a lost object you may mistakenly perceive it whatever you get a glimpse of any similar object And then, a mother, with the baby upstairs very much in her mind, hears him cry so it seems to her when it may be only a cat mewing outside

Illusions are not tricks played by senses but happen because of faulty perception by brain, says

K. SHANTHA NANDA PRASAD

PARENTS Vs CHILDREN

Any parent or teacher reading the quote would wholeheartedly agree that it is the correct state of affairs today

"Children love luxury They have bad manners and love to chatter They no longer rise when elders enter the room They contradict their parents gobble up dainties at the table and are tyrants over their teachers "

The irony is that this statement was made by a greek philosopher 2500 years ago! This highlights the fact that parents have never understood children, and perhaps never will

Yet understanding parent-child relationship is not as difficult as it is made out to be If we could just start with a simple understanding, ably worded by Katherine C Kersey in Art of Sensitive Parenting

"Children are given to us - on loan - for a very short period of time They come to us like a packet of flower seeds, with no pictures on the cover, and no guarantees We don't know what they will look like, be like, act like, or have the potential to become

"Our job, like the gardner's, is to meet their needs as best we can to give proper nourishment, love, attention and caring, and to hope for the best "

Hence, the greatest gifts we can give our children are the roots of responsibility and the wings of independence Yet, many a parent in the name of discipline and safety, makes the child do unwanted things, and relationships deteriorates ,

The second criterion mentioned in the Qur'an is righteous deeds To explain the concept of righteous deeds, Dr Shuaib quoted the Holy Qur'an verse 2 177 "It is not righteousness that ye turn your faces towards East or West, but it is righteousness to believe in Allah and the Last Day, and the angels and the Book, to spend of your substance, out of love for Him, for your kin, for orphans, for the needy, for the wayfarer, for those who ask, and for the ransom of slaves, to be steadfast in prayer, and practise regular charity, to fulfill the contracts which ye have made, and to be firm and patient, in pain (or suffering) and adversity"

He then explained the third condition mentioned in the Holy Qur'an for attaining salvation, which is, exhorting people towards Truth He quoted a Hadith of the Prophet (peace be upon him) in which he said, "Propagate even if it be one verse" It is logical that if we consider the Straight Path shown by Allah as the only way to attain salvation, we should also strive to invite others towards this path

The fourth condition to be fulfilled is exhorting people towards patience and constancy It is mentioned in the Holy Qur'an that our faith will be tested with adversity and affliction It is incumbent on us to inculcate the qualities of patience and constancy in ourselves and invite others towards it

Dr Shuaib then explained that the Qur'an mentions faith and righteous deeds in several places as preconditions to salvation It is important to keep in mind that exhorting people towards truth and towards patience and constancy are important and indispensable sub-categories of performing righteous deeds Allah has made special mention of these two in Surah Al-Asr lest we miss them

Dr Shuaib explained that the purpose of our creation is to obey and worship the One True Allah Worshipping a multitude of 'gods' is therefore the most heinous sin in the sight of Allah as it goes against the very purpose of man's creation "Shirk" or associating partners with Allah is a sin that Allah will never forgive unless it is followed by sincere repentance

He said the life of this world is negligible as compared to the life of the Hereafter We should therefore not be deceived by the life of this world and strive for eternal bliss promised by Allah to those who follow the Straight Path

Dr Shuaib answered several questions from the audience One member of the audience asked him, that every religion preached its own mode of attaining salvation Is the choice of this mode then a matter of personal choice? Dr Shuaib replied that contradictory modes of attaining salvation couldn't all be true It is incumbent on man to use his faculties and find the Straight Path revealed by the Creator to people of all ages Moreover belief in the Unity of God, is imprinted on every human soul Any deviation from this is a disobedience of God Almighty

He also mentioned that the four conditions of salvation were not like the four grades in school, which could be attained in stages Rather they were like the four subjects in a particular grade Only passing in all these four subjects would help man to achieve salvation

Dr Shuaib also said that the perceived differences among people with regard to wealth and position were a trial for men Allah tests each one according to what He has endowed him with Moreover Allah does not burden any soul more than it can bear

Dr Muhammed Naik, the chairman of the programme, brought the programme to a close He thanked the audience and invited them to avail of the facilities provided by Islamic Research Foundation

Feature...

DR. SHUAIB SAYYAD OF IRF ON "THE CONCEPT OF SALVATION IN ISLAM"

MUMBAI, February 8, 1998 Dr Shuaib Sayyad, Research Executive at the Islamic Research Foundation delivered a lecture on "The Concept of Salvation in Islam" at the Patkar Hall in Mumbai on February 08, 1998

Dr Shuaib Sayyad, is a knowledgeable speaker and Da'wah worker In the past couple of years, Dr Shuaib has been invited by several organizations in India to speak at public talks organized by them Audiences have appreciated these He has delivered public talks in cities such as Pune, Surat, Amravati, Bangalore, Bijapur, Calicut, Trichur and Cannanore In 1995, he addressed a Christian Conference of over hundred and fifty pastors on the subjects, 'Concepts of Sin and Salvation in Islam' and 'Islam and Christianity' He has had debates and dialogues with scholars of other religions on matters of theology Dr Shuaib has imparted Da'wah training to young Muslim students in Bangalore in the year 1996 He handles the question and answer sessions at the weekly programmes at IRF in the absence of Dr Zakir Naik He has been involved with the activities at IRF since its inception He has been a very active Da'wah worker since his college days Though he is a medical practitioner by education, training and profession with over seven years of successful medical practice, he joined IRF as a Research Executive and Islamic orator since February 1997

An audience consisting of men and women of all age groups attended the lecture by Dr Shuaib Sayyad Dr Shuaib explained that the term 'salvation' implies saving from destruction Islam enjoins upon its adherents, belief in life in the hereafter, in which each individual would be called to account for his deeds in this worldly life Each individual soul would then be paid the full recompense of its deeds Dr Shuaib recited the prayer in the Holy Qur'an in verse 2 201 "Give us the best in this world and in the hereafter and save us from the torment of hell fire" Allah has shown us the way by which this prayer can be realized Allah, in his last and final revelation, the Holy Qur'an, has shown the way by which each soul can attain eternal bliss or salvation The Qur'an describes salvation in various verses and says that those who attain salvation will be able to fulfill their hearts' desire for eternity The Qur'an refers to a soul that attains such everlasting felicity as "Nafs-e-Mutmainna" or the contented soul

Dr Shuaib then recited Surah Al-Asr, chapter 103 of the Holy Qur'an which says "By the token of Time (through the Ages), verily Man is in a state of loss, except such as have faith, and do righteous deeds, and (join together) in the mutual teaching of Truth, and of patience and constancy" He said that this verse gives us the four criteria that we should fulfill in order to attain salvation

Dr Shuaib then elucidated each of the four conditions Faith, according to Qur'an and Sunnah, implies faith in Allah, His Messengers, His Revelations, the Angels, attributes of Allah, and the Hereafter He explained that the revelations given to earlier prophets were meant only for a particular period and age Al-Qur'an, the final revelation of Allah, revealed to Muhammed (pbuh) was for all humanity and for eternity Belief in hereafter is essential, as no salvation can be possible if there is no life after death

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ **نقش کوکن** بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ...... | شمارہ ۴ ...... | ماہ اپریل ۹۸ء ......

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: نقیب محمد مستری عثمان عمر

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم

جیرمن۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر
اراکین: ایچ بی مقدم۔ نقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے ۔ داؤد جوگلے۔ مبین حاجی

اعزازی نمائندے

محمد سعید علی (یو۔ اے۔ ای) — شیخ اسماعیل و اشفاق شیخ (کینیا)
ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) — دانکٹے برادران (سعودی عربیہ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ) — حسن عبدالکریم جوگلے (دوحہ قطر)
قمر الدین قاضی (پاکستان) — مختار مرولکر (بحرین)
محمد کامل سبقولے (بحرین) — ایم۔ ایس۔ پرکار (آسٹریلیا)
محمد علی مقدم (جدہ) — محمود حسن قاضی (نئی ممبئی)
آئی وائی سولکر عبدالمجید مجگاؤنکر (رتناگری) — مسز سلطانہ کردمے (ماہم)
مسز نیلم فضل ماسٹر (رتناگری) — احمد علی قاضی (اندھیری)
تاج الدین ہوڑیکر (رتناگری)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پیٹوی۔ ندیم صالح،

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰ ۴۰۰۰۔ فون: ۳۷۱۰۲۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم اپریل ۱۹۹۸ء ....
کتابت: جاوید ندیم ....

پہلا صفحہ

ہندوستان کی سیاست بڑی ٹیڑھی ہے، پیچیدہ اور اُلجھی ہوئی بھی۔
عام طور پہ یہ کہا جاتا ہے کہ کہاں سبھوں کو سیاست میں حصہ لینا ہے یا الیکشن لڑنا ہے
سیاست میں عملی حصہ نہ لینے کے باوجود یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم سیاست کو سمجھیں
اور اگر ہم سیاست کو سمجھنے سے قاصر رہے تو یقینی طور پر ہم دوسری قوموں کے سیاسی غلام بن جائیں گے۔

ہمارے ملک کی تمام پارٹیوں کی سیاست ٹیڑھی و پیچیدہ ہوتے ہوئے بھی وہ قابلِ فہم ہے۔
ان پارٹیوں کے داؤ پیچ و ہتھکنڈے سمجھے جا سکتے ہیں۔
البتہ بھارت کی ایک ہی تنظیم ایسی ہے جس کو اور جس کی سیاست کو آج تک کوئی سمجھ نہیں سکا ہے
وہ ہے آر ایس ایس یعنی راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی سیاست کو
آر ایس ایس کو نہ اندرا گاندھی سمجھ سکیں، نہ پنڈت نہرو، حتیٰ کہ مہاتما گاندھی بھی سمجھ نہیں سکے۔
آر ایس ایس کی سیاست اور اس کے نظریے کو اگر مہاتما گاندھی نے سمجھا ہوتا تو وہ ان کے قتل کا باعث نہ بنتا۔
اس کو اگر پنڈت نہرو نے سمجھا ہوتا تو وہ اپنی وزارت میں شیاما پرساد مکھرجی کو شامل نہیں کرتے۔
جو آر ایس ایس کے سرگرم رکن تھے اور جنہوں نے نہرو کابینہ سے استعفیٰ دے کر جن سنگھ کی بنیاد ڈالی۔
آر ایس ایس کی سیاست کو اندرا گاندھی نے سمجھا ہوتا تو ایمرجنسی کے دوران اس کے خفیہ پروپگنڈے سے وہ واقف ہوتیں۔

آر ایس ایس وہ تنظیم ہے جس کی بنیاد جن نظریات پر قائم ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ
"اگر کسی کے سامنے ایک مسلمان اور ایک زہریلا سانپ آئے تو اسے چاہئے کہ پہلے مسلمان کو مارے"،
اس تنظیم کے سویم سیوکوں کی لاٹھی انگریزوں کے خلاف کبھی نہیں اٹھی
بلکہ یہ "دیش بھکت" سویم سیوک انگریزوں سے معافی مانگتے پھر رہے تھے۔
اور تو اور آر ایس ایس کے سیاسی اوتار یعنی بی جے پی کے "قابل" لیڈر اور موجودہ وزیر اعظم
واجپائی نے بھی ۱۹۴۲ء کی چلے جاؤ تحریک میں انگریزوں سے معافی مانگ کر اپنی جان چھڑائی تھی۔
انہی سویم سیوکوں کی لاٹھیاں ان کے واحد "دیش دروہی" دشمن مسلمانوں کے خلاف برابر اٹھتی ہیں۔
جو ان کے مطابق غیر ملکی ہیں اور "صرف انگریزوں کے چلے جانے سے ہندوستان آزاد نہیں ہوا
بلکہ جب تک دوسرے "غیر ملکی حملہ آور" اس ملک سے نہیں چلے جاتے ملک آزاد نہیں ہو جاتا"

(بقیہ: آخری صفحہ پر)

مبارک کاپڑی

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شو روم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۹ ـ ۴۰۰۰
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۸۱
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ـــــ عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ـــ
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شو روم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

زخم عباسی

نعت

جلوے رخشندہ جہاں احمدِ مختارؐ کے ہیں
ہم تو دیوانے اسی شہرِ ضیا بار کے ہیں

ضبط کی تاب نہیں، طاقتِ گفتار نہیں
زخم رسوا سرِ محفل ترے بیمار کے ہیں

دل کے یوں داغ فروزاں ہوں کہ دُنیا کہہ دے
یہ تو سودائی فقط احمدِ مختار کے ہیں

دیکھنے والو بہ حیرت نہ انہیں تم دیکھو
داغ دامن پہ مرے دیدۂ خوں بار کے ہیں

حوضِ کوثر سے غرض ہم کو نہیں ہے انجم
ہم طلب گار فقط شربتِ دیدار کے ہیں

ہیرانند سوز

نعت

جب بھی کہیں پہ مدحتِ شانِ خدا ہوئی
ذکرِ رسولِ پاک سے ہی ابتدا ہوئی

وہ پاگیا نجات گناہوں کے بوجھ سے
محشر میں جس کو انؐ کی شفاعت عطا ہوئی

نورِ خدا تھا رُخ پہ رسالت مآب کے
پروانہ وار آپ پہ دنیا فدا ہوئی

ہر اُمتی پہ رنج و مصائب کی دھوپ میں
سایہ فگن انہیں کے کرم کی ردا ہوئی

اکسیر ہوگی میری بصارت کے واسطے
مجھ کو نصیب ان کی اگر خاکِ پا ہوئی

اے شاہِ مرسلین! کتابِ مبین سے
فطرت تیرے غلام کی حق آشنا ہوئی

اُترے ہیں جب بھی ذہن میں اشعار نعت کے
اے سوز ان سے میری عقیدت سوا ہوئی

(بہ شکریہ سفیرِ اردو بوٹن (انگلینڈ))

یہ کائنات یہ عالم یہ ہست و بودِ نظر
نجوم و ارض و سما اور مقام سودِ نظر
سوادِ فکر و تصوّر صفِ قیودِ نظر
خیال اور بصیرت نیا وجودِ نظر
عجائبات ہیں کیا ہفت آسمان کے پیچھے
کئی جہان ہیں اک جہان کے پیچھے

صحیفے اور یہ لوح و قلم کتاب و کلام
وحی ہو یا کہ ہو القا بشارت و الہام
یہ حرف و صوت یہ آوازِ دل خدا کا نظام
حبیبِ رب کا ہے صدقہ حبیبِ رب پہ سلام
زمیں ہے ایک سفینہ سما ہے بحرِ تمام
نظام ہاتفِ غیبی ہے اک سحرِ تمام

اسی کی ذات ہے برحق وہ لاشریک لہٗ
یہ رنگ و بو کا جہاں بھی نہیں ہے شعرِ غلو
ثنا اسی کی کرے اشک سے وہ کر کے وضو
ہے روحِ تشنہ تو کافی ہے معرفت کا سبو
فرازِ آدمِ خاکی اسی کا ہے نائب
زمیں ہے خاک ہے لیکن خدا سے ہے تائب

اُتر جائے تیرے دِل میں میری بات

حسنِ اخلاق

حسنِ اخلاق: ہر آدمی بے اخلاق ہے اور ہر آدمی با اخلاق ہے آپ کسی بھی آدمی کا جائزہ لیجئے۔ وہ کچھ لوگوں کے ساتھ نہایت اچھا اخلاق برتے گا، اور کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں وہی آدمی اخلاق سے خالی نظر آئے گا موجودہ زمانہ میں ہر آدمی کا کیس یہی ہے۔

بیشتر لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق ان کے ذاتی مفاد کے تحت کام کرتا ہے جہاں ذاتی مصلحت کا تقاضا ہو وہاں وہ اخلاق کا پیکر بن جائیں گے۔ اور جہاں ان کا کوئی فائدہ اور مصلحت نہ ہو وہاں وہ ایسے بے حس بن جائیں گے جیسے کہ اخلاقی تقاضوں سے وہ آشنا ہی نہیں۔

سچا انسان وہ ہے جو با اصول ہو جو ہر حال میں اخلاقی اصولوں کی پابندی کرے، خواہ وہ اس کے موافق ہو یا اس کے خلاف۔ وہ اخلاق کو اخلاق کے لئے اختیار کرے نہ کہ مفاد کے لئے۔ وہ جس طرح اپنے دوست کے لئے با اخلاق ہوتا ہے اسی طرح وہ اپنے دشمن کے لئے بھی با اخلاق ہو۔ وہ اپنی تنقید کرنے والے کو بھی اسی طرح خوش اخلاقی کا تحفہ دے جس طرح وہ اپنی تعریف کرنے والے کو خوش اخلاقی کا تحفہ دیتا ہے۔

تعلیم نہ کہ طرزِ تعلیم

تعلیم نہ کہ طرزِ تعلیم: آزادی کے بعد ہندوستان میں تعلیم کا چرچا، الفاظ کی حد تک، بہت زیادہ کیا گیا ہے مگر یہ تمام چرچا جس فکر کی گرد گھومتا ہے وہ نفس تعلیم سے زیادہ لارڈ میکالے کی تعلیمی پالیسی کا ردِ عمل تھا۔ چنانچہ اس پوری مدت میں سب سے زیادہ جس چیز پر زور دیا گیا وہ بذاتِ خود تعلیم نہ تھی، بلکہ اس کا طرز تھا۔ پچھلی تقریباً نصف صدی میں ہمارے یہاں تعلیم سے زیادہ طرزِ تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اصل کام، قوم کو تعلیم یافتہ بنانا تھا وہ تو نہ ہو سکا البتہ تعلیم کے نام پر اختلافات بہت زیادہ ظہور میں آگئے جن کا سلسلہ آج تک جاری ہے —— اس کے مقابلہ میں جاپان کی مثال لیجئے۔ جاپان میں دوسری عالمی جنگ کے بعد جو تعلیمی نظام رائج ہوا وہ بنیادی طور پر امریکہ کا تجویز کیا ہوا تھا۔ ۱۹۴۶ میں تعلیم کے امریکی ماہرین جاپان آئے۔ انہوں نے امریکی نقطۂ نظر کے مطابق ایک رپورٹ تیار کی جس کا نام یہ تھا:

Report of the United states Education Mision to Japan (6/392)

امریکی ماہرینِ تعلیم کی یہی وہ رپورٹ تھی جس کے مطابق جاپان کا نظامِ تعلیم بنایا گیا اور جو آج تک کسی بنیادی تبدیلی کے بغیر رائج ہے۔ بالفاظ دیگر جاپان کی پوری جدید نسل نے "لارڈ میکالے" کے تعلیمی نقشہ کی

بقیہ ص ۳۵

عید الاضحیٰ

از: عبدالرزاق محمد علی گوٹھے
گوولکوٹ ــــ چپلون ـ

عید کا دن دنیا کے کونے کونے میں منایا جاتا ہے۔ خداوند کریم نے ہم پر واجب کر دیا ہے کہ ہم اس دن وہی سبق پڑھیں جو حضرت اسماعیلؑ نے پڑھا تھا۔ وہی قربانی دیں جو حضرت ابراہیمؑ نے خواب کی تعبیر میں دی تھی۔ مسلمانوں کے لئے قربانی و ایثار خوفِ خدا کا ایک بہترین نمونہ ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بعد میں آنیوالی اُمّتوں کے لئے پیش کیا اور یہ چیز ہمارے ایمان کا جزو بنا دی گئی کہ ہم اللہ کی راہ میں سب سے زیادہ قیمتی اور پیاری چیز قربان کریں۔

حضرت ابراہیمؑ بڑی عُمر کے ہو گئے تھے اور اولاد سے محروم تھے۔ آپ نے بڑی اُمیدوں سے حضرت ہاجرہؓ سے نکاح کیا۔ ان سے خدا نے آپ کو ایک بیٹا دیا ان کا اسماعیلؑ نام رکھا۔ بڑی عمر میں اگر ایک ہی اولاد ہو تو محبّت کی جو کشش ہوتی ہے وہ صاحبِ اولاد ہی جانتا ہے۔ جب حضرت اسماعیلؑ نوجوان ہوئے تو اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو بذریعۂ خواب حکم دیا کہ، تم اپنے اس اکلوتے کو ہمارے نام پر قربان کر دو۔ محبت اور فرض کی اس کشمکش میں پہلے تو انہیں شبہ ہوا کہ کہیں وسوسۂ شیطانی نہ ہو۔

مُسلسل خواب میں تین بار وہی حکم ہوا تو آپ کو یقین آگیا کہ خدا کی یہی مرضی ہے محبّت کو انہوں نے فرض پر قربان کر دیا۔ بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ زمین پر لٹا دیا، گلے پر چھری رکھ دی۔ اللہ کی آزمائش میں پورے اُتر گئے۔ اللہ کو حضرت اسماعیل کی جان لینے سے کیا مطلب؟ آزمائش مقصود تھی اور مقصد جس حکم سے تھا پورا ہو گیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے حق کی محبّت کے لئے باقی ساری محبّتیں قربان کر دیں۔ اپنی سب سے محبوب چیز بیٹے کے گلے پر چھری رکھ دی تھی۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط کی کسوٹی پر کھرے ثابت ہو گئے۔ جب انہوں نے اپنے بڑھاپے کے سہارے کو قربان کر دینے سے بھی دریغ نہیں فرمایا تو بھلا اپنی جان کی قربانی سے کب پیچھے ہٹتے۔ راہِ مولیٰ میں جان اور اولاد کی پرواہ نہ کی تو مال کی قربانی سے کب دریغ فرماتے ان کا دعوائے عشقِ الٰہی سچّا تھا۔ خدا نے ان کی قربانی قبول فرمائی۔ بیٹے کے عوض دُنبہ قربان ہو گیا۔ اور انہیں تکمیل ایمان کی سند عطا کر دی۔ ان کی یہ ادا اللہ تعالےٰ کو اتنی پسند آگئی کہ ابدآلاباد تک اس رسم کو دوام عطا فرمایا ان کی پیروی کرنیوالوں کے لئے تقلید کا ایک بے نظیر نمونہ قائم کر دیا۔ ان کے بنائے دینِ حنیف کو ملّتِ ابراہیم کے نام سے دنیا میں قیام فرما دیا۔ ان کے بنائے ہوئے خانہ کعبہ کو سارے عالم کے مسلمانوں کا واحد مرکز قرار دیا۔ ان کی قربانی کی ایک ایک ادا ایک ایک چیز کو زندگیٔ جاوید عطا کر دی۔ حتیٰ کہ ان کی قابلِ صد احترام بیوی حضرت ہاجرہؓ کی پانی کی تلاش میں دوڑ دھوپ کی صفت کو بھی حج کا ایک رکن مقرر کر کے ہمیشہ کے لئے بطور یادگار قائم کر دیا۔ آنحضرتؐ

ان ہی حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی اولاد میں سے تھے ۔ انہی کی ملت اور قوم سے تھے ۔ انہیں کے دین حنیف کو جو صدیوں سے کفر کی تہ بہ تہ تاریکیوں میں چھپ گیا تھا از سر نو تجدید کرنے کے لئے تشریف لائے تھے اور اعلان فرمادیا کہ میں کوئی نیا دین لے کر نہیں آیا ہوں بلکہ وہی دین ابراہیم کو حیات تازہ بخشنے کے لئے آیا ہوں ۔ آپ نے اپنی اُمّت پر اس مقدس یادگار کو سال بہ سال تازہ کرنے کے لئے عیدالاضحیٰ میں قربانیاں واجب کردیں تاکہ ہر مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح راسخ الایمان اور محبت الٰہی سے سرشار رہے ۔

آج مسلمان قربانی سے بچنے کے لئے بہانے تلاش کرتے ہیں کسی نے زندگی میں ایک بار قربانی دے دی تو سمجھ لیا کہ حق ادا ہوا ۔ ایسا نہیں ہے قربانی درحقیقت ایثار مال اور اظہار تقویٰ کا ذریعہ ہے جس کی ہر سال تجدید ہونی ضروری ہے ۔ خدا نے مال دیا ہے تو اسی مال سے تھوڑا سا حصہ اس کے نام پر قربان بھی کیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۗؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ اللہ کو ان قربانیوں کے گوشت اور ان کے خون نہیں پہنچتے ۔ البتہ اُسے تو صرف تمہارے تقویٰ کی آزمائش ہے ۔ حضرت اسماعیلؑ کا گلا کٹ جاتا تو خدا کو کیا ملتا ۔ وہاں تو ان کے باپ کے جذبۂ ایثار کو دیکھنا مقصود تھا ان کے تقویٰ کی آزمائش مقصود تھی ۔ اب ہر مسلمان سے بھی خدا اور رسولؐ اسی جذبہ کا اظہار کا مطالبہ فرماتے ہیں ــــ سچی بات تو یہ ہے کہ جذبۂ ایثار سکھانے کا قربانی سے بہتر کوئی نمونہ نہیں ہے ۔ خدا ہر مسلمان کو دین حنیف کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ ⁂

اللہ کی رضا

قُربانی والی عیدذی الحجّہ کی دسویں تاریخ کو حج سے اگلے دِن منائی جاتی ہے ۔ یہ عید حضرت ابراھیم علیہ السّلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ایثار کی یادگار ہے اس عید کے دن عالمِ اسلام سنّتِ ابراھیمی پر عمل کرتا ہے ۔

عیدالاضحیٰ کے دن بھی عیدالفطر کی طرح مسلمان عیدگاہ جاکر نماز دوگانہ ادا کرتے ہیں اور نماز عید (دوگانہ) کے بعد اپنے جانوروں کو اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں ۔ قربانی کے جانور کا دو تہائی گوشت رشتہ داروں پڑوسیوں غریبوں مسکینوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ایک تہائی اپنے استعمال کے لئے رکھ لیا جاتا ہے ۔ قربانی کے جانور کی کھالیں دینی مدارس اور خیراتی اداروں، یتیم خانوں کے سپرد کردی جاتی ہیں ۔ عیدالاضحیٰ یعنی قربانی والی عید مسلمانوں میں ایثار قربانی کے جذبے کو پیدا کرتی ہے ۔ اس سے ہمیں بھی سبق ملتا ہے کہ پروردگار کے حکم کے آگے بغیر چون چرا سر جھکا دینا چاہیئے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری قربانیوں کے گوشت پوست اور خون کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ہمارا جذبۂ ایثار پسند ہے ۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ سب کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کریں ۔ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

محمد سعید علی (دبئی)

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۝ (سورۃ الروم آیت ۳۱، ۳۲)

"اے ایمان والو! تم مشرکوں کی طرح نہیں ہونا جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ (پارٹی بازی) پیدا کرکے پھر فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے تھے" اس آیت مقدسہ میں تفرقہ (فرقہ بندی یا پارٹی بازی) کو شرک قرار دیا گیا ہے۔

ناچیز کو قرآن پاک سے یہ بصیرت ملی ہے کہ تفرقہ یا فرقہ بندی ہزار لعنتوں کی ایک لعنت اور لاکھ نحوستوں کی ایک نحوست ہے۔ تفرقہ کو اللہ نے عمل فرعون قرار دیا ہے کیونکہ فرعون قوم بنی اسرائیل میں متعدد پارٹیاں بنا کر ان میں تفرقہ پیدا کرتا تھا (سورۃ القصص آیت ۴)

قوم بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے چنگل سے نکال کر متحد کیا اور جب یہ قوم ایک امت بن گئی تو تاریخ گواہ ہے کہ اللہ نے اسے شوکت سلیمانی اور سطوت داؤدی کا وارث بنا دیا۔ لیکن اس کے بعد جب اس قوم نے اپنے اوپر خود تفرقہ کی لعنت مسلط کر لی اور پارٹیوں میں بٹ گئی تو ذلت و خواری کے بدترین عذاب میں ماخوذ ہوئی (سورۃ الانعام آیت ۶۵) مومنین کی آنکھیں کھولنے کے لئے اور انہیں عبرت حاصل ہو اس لئے اللہ نے قوم یہود کے تفرقہ کو یوں بیان فرمایا ہے کہ

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۝ (سورۃ الاعراف آیت ۱۶۸)

"ہم نے بنی اسرائیل کو لاتعداد فرقوں میں بانٹا" اس آیت میں اللہ نے قوم یہود کو فرقوں میں بانٹا اور ان کی مرکزیت تباہ کر ڈالی کا مفہوم و حکمت یہ ہے کہ اللہ کے قانون مکافات نے (اس قوم کے کرتوت کی وجہ سے) ان میں ہزاروں فرقے بن گئے۔ اور ظاہر ہے کہ جو قوم بھی اللہ کے قانون سے روگردانی کریگی، فرقوں میں بٹ جائیگی جسے قانون مکافات عمل کہتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کا امت مسلمہ پر یہ گراں قدر کرم ہے کہ آپؐ نے اسے آگاہ کیا تھا کہ "یہودیوں کے ۷۲ فرقے بن گئے اور میری امت کے ۷۳ فرقے بن جائیں گے" (اس حدیث میں ۷۳ سے مراد بے حد و حساب فرقے ہیں نہ کہ صرف ۷۳)۔ اس حدیث پاک میں مومنین کے لئے یہ درس ہے کہ انہیں قوم یہود کی طرح روش اختیار نہیں کرنی چاہیے ورنہ وہ بھی فرقوں میں بٹ کر ذلیل و خوار ہوگی۔

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی تصانیف میں ۷۳ فرقے کی نشاندہی کرکے سب کو ایک امت اور متحد ہونے کی سعیٔ بسیار کی مگر ہم نے ان کے نام لیواؤں نے ان کے قدم بہ قدم چلنے کے بجائے گیارہویں شریف پڑھنے اور قوالیاں سننے، صندل نکالنے اور جلوس نکال کر ڈفلیاں بجانے میں ہی اطمینان پالیا اور ایسا نہ کرنیوالوں کو کافر اور ملحد کے تمغے پیش کئے

اللہ کے رسولؐ نے تفرقہ کی زندگی کو جہنم کی زندگی بیان فرمایا ہے (ابن ماجہ)

حضرت عمرؓ نے فرمایا: لَا اِسْلَامَ اِلَّا بِجَمَاعَۃٍ " یعنی اسلام وحدتِ ملّت کے سوا کچھ نہیں (جامع ابن عبدالعزیز)

اللہ کے رسولؐ نے وحدتِ انسانیہ کو ایک اُمّت کی شکل میں زندہ حقیقت بنا کر دکھایا۔ صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بھی ملّت متّحد و متّفق تھی اور کوئی فرقہ نہیں تھا۔ بعد میں جب اسلام میں ملوکیت (بادشاہت) در آئی تو انہوں نے سابقہ قوموں کی طرح مذہبی پیشوائیت یعنی مُلّا مولویوں کو اپنا ہمنوا بنایا۔ ملوکیت اور مُلّا مولویت کی مِلی بھگت سے انہوں نے اُمّت کے رنگوں، نسلوں، گروہوں، برادریوں، قبیلوں، ذاتوں، گوتوں، پوتوں اور سپتوں کے فرقوں میں بکھیر کر رکھ دیا اور آج تک بکھیرا جا رہا ہے۔ اس میں مُلّا مولویت نے تو مفاد اور اطمینان پالیا مگر اُمّتِ مسلمہ بقول حضورؐ کے لاتعداد فرقوں میں بٹ گئی اور ذلّت و خواری پوری اُمت کا مقدر بنی۔ اس کے بعد اللہ کے فرمان کے مطابق قرآن کے فرمان سے روگردانی کرنے سے پوری مِلّت پر دوسری قوم مسلط ہوئی اور اُمّتِ مسلمہ کو ہٹا کر اس کی جگہ دوسری قوم کو جانشین بنایا گیا۔ (سورۂ محمد اور سورۃ الانعام آیت ۱۳۴)۔

لیکن مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر آج بھی ہم نام نہاد مُلّا مولویوں کے چنگل سے آزاد ہو کر متحد ہو جائیں گے تو پوری اُمّت پھر سے پُر وقار زندگی بسر کریگی اور اسے کھوئی ہوئی توقیر، تطہیر، تعظیم، تکریم اور تقدیر نصیب ہوگی۔ اِنشاءاللہ

کوکنی قطعات

اَز:- جاوید دروے (راجکوٹ)

کاماں نیکی چی کروں، پن فائدو امچو ہی امچی شرط ہے
محنت تومی کراں، ہاں فائدو امچو ہی امچی شرط ہے
قوم چی خدمت، عبادت نیکی، سگلو کاروبار امچو
امی دیوں کی نہ دیوں ہاں واعدو امچو ہی امچی شرط ہے

◉

بس ایلیچ حکومت چالیل ایشی کلا ہوی
گول مول بولیا چی حکمت ایشی کلا ہوی
ہے سارا جگ لواں ایلی ہر بات نوی آنہ!
فقط بھلیا لوکانچیا سکلے ٹیل ایشی بلا ہوئی

◉

تو مچیا ورنیتا نبیا چی نشا جرلی
اُنی بگتا بگتا تومچی دِشا پھرلی
سچیا بھلیا لوکانچیا شیاست شی کام کئے
مانوسکی شی رِشتہ تومچی پیر کشا تھرلی

◉

مقابلو ظلم چو کریا تومی تیار وہا
زرامن پاگچے تر لڑیا تومی تیار وہا
سہن کروں کروں زگنا پن ہے مرنیا سرکھا
زگیا چاہے عزت نی تر مریا تومی تیار وہا

نقش کوکن کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ ٹرسٹ کی امانت ہے....

کام کی باتیں

ضلع پربھنی رتناگری کے آدرش ٹیکنیک ریٹائرڈ صدر مدرس جناب عبدالمجید دائی مجگاؤنکر متوطن کرلا رتناگری جو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بھی ممبر رکن ہیں، سبکدوشی کے بعد آپ نے نقش کوکن کیلئے لکھنا شروع کیا ہے۔ "کام کی باتیں" اس عنوان سے وہ ہر ماہ ایک صفحہ قارئین کی نذر کریں گے اس کا پہلا حصہ حاضر ہے (ادارہ)۔

عبدالمجید مجگاؤنکر

★ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ؕ

" ہم نے انسانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔"

والدین کا وجود ہمارے لئے ایک مستقل نعمت ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ماں باپ کا حکم مانیں۔ ان کو ہر طرح سے خوش رکھیں اور ان کی فرماں برداری کو اپنے لئے وسیلۂ نجات تصور کریں۔۔

★ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝

" دوسروں کی غلطیوں اور زیادتیوں کو بخش دو۔ بھلی بات بتادو اور جاہلوں سے بچو۔"

روک لو گر غلط چلے کوئی

بخش دو گر خطا کرے کوئی

یہ تو ہم جانتے ہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خطا کار کو صحیح راستہ دکھلایا جائے کیوں کہ اس کے بغیر وہ راہ راست پر نہیں آسکتا۔ البتہ جو شخص سمجھانے کے بعد بھی نہ سمجھے اور اپنی جہالت پر اڑا رہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا اور اس سے بچنا ضروری ہے۔۔

لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ؕ

" انسان کو صرف اس کی کوشش کامیاب بناتی ہے۔"

عمل کے بغیر انسان کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہمیں چاہیئے کہ حصولِ مقاصد کے لئے ہمیشہ کام میں لگے رہیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے (اقبال)

وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ؕ

" جب تم لوگوں کے درمیان کوئی فیصلہ کرو، تو اس میں عدل و انصاف کرو۔"

انصاف بڑی چیز ہے۔ اسے ہر موقع پر پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اس لئے جب تمہیں کسی جھگڑے کا فیصلہ کرنا پڑے یا کسی معاملے میں ثالث مقرر کیا جائے تو انصاف کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ جو بات حق ہے اسے ضرور ظاہر کرو۔ حق گوئی کی قدر ایسے ہی موقعوں پر ہوتی ہے۔

عید مبارک
مسلمانانِ
عالم کی
خدمت
میں عید کی پُرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں
غین سنس ٹریڈرس
(پرائیویٹ لمیٹیڈ)
پلاٹ نمبر ڈی/۲۹۵، ٹی ٹی سی انڈسٹریل ایریا ترےبھے ناکہ نیو بامبے ۵۰۷
فون فیکٹری: ۷۶۲۲۷۸۳/ ۷۶۱۵۹۹۲

سفرِ حج کی لذت

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص حج کی رخصتی دعا کے لئے حاضر ہوا۔ تو اس سے حضرت حسن بصریؒ نے پوچھا کیا اس سے پہلے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں کئی بار کر چکا ہوں۔ حضرت حسن بصریؒ نے پوچھا اس نفلی حج سے تمہارا مقصد رضائے الٰہی کا حصول یا شوقِ سیاحت کی تکمیل ہے؟ اس نے کہا نہیں میں رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا اگر میں تمہیں یہیں کچھ ایسے کارِ خیر کی طرف اشارہ کروں جنہیں کرنے پر تمہیں گھر بیٹھے رضائے الٰہی مل سکتی ہے تو کیا تم ان کاموں پر اپنی حج کی دولت صرف کر سکتے ہو؟ پھر انہوں نے اس حاجی سے کہا تم فلاں مقروض کا قرض اتار کر دو۔ فلاں بیوہ اور اس کے یتیم بچوں کی کفالت کے لئے کچھ خرچ کرو۔ فلاں مدرسے کے اتنے طلبا کی کفالت کر کے انہیں تعلیم و تبلیغ کیلئے آزاد کر دو۔ اس طرح انہوں نے دس ایسے ضروری کام بتائے کہ جن کے کرنے پر اسے نفلی حج سے زیادہ ثواب ملتا۔ لیکن اس حاجی نے حضرت حسن بصریؒ کی یہ باتیں سن کر صاف کہا کہ حضرت سفر کا رجحان مجھ پر غالب ہے۔ اس لئے میں ان مصارف پر خرچ کرنے کے بجائے سفرِ حج پر جانے کو ترجیح دوں گا۔

اس پر حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ بھائی مال جب صاف کمائی کا نہیں ہوتا تو نفس اس کو خرچ کرانے کے لئے لذت تلاش کرتا ہے۔ تمہیں سفر میں سیاحت کی لذت ملے گی وہ ظاہر ہے غرباء و مساکین کی امداد اور تعلیم و دعوت کے فروغ دینے میں کہاں مل سکتی ہے۔ اس لئے تم اس سفرِ حج کے ذریعے تقویٰ اور خشیت اور رضائے الٰہی کے طلبگار نہیں ہو بلکہ اپنے نفس کو خوش کرنا چاہتے ہو اور جو کام اللہ کی رضا کے بجائے نفس کی غلامی کے لئے کیا جائے گا وہ نہ صرف اللہ کے نزدیک قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ تم کو اس پر عذاب بھی ہو گا۔ یہ سن کر وہ شخص چپ چاپ چلا گیا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے سیاحتی حجاج کی نبض پکڑ لی تھی اور محض لطفِ سفر کی خاطر حج کرنے والے نفلی حجاج کی حقیقت کھول دی جس کا اب رواج عام ہو چکا ہے۔۔۔ ٭٭

کمپیوٹر کی دنیا میں انقلاب

(یہ بجلی کی بجائے ڈی این اے سے کام کرے گا)

بیسویں صدی میں ہونے والی نت نئی ایجادات میں کمپیوٹر ایک ایسی ایجاد ہے جس نے ہر شعبہ زندگی کو حیرت ناک رنگ میں بدل کر ایک نیا رنگ دیا ہے۔ جیسے آکسیجن کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے اسی طرح اب کوئی انڈسٹری اب کمپیوٹر کے بغیر پنپ نہیں سکتی۔ اس مشین کی بھی اپنی نرالی دنیا ہے۔ آج سے چالیس سال قبل ایک کمپیوٹر کے لئے بڑے سے بڑا کمرا درکار ہوتا تھا اور اب یہ ڈیسک پر سمبا جاتا ہے۔ جسم کے لئے جس طرح خون ضروری ہے کمپیوٹر کے لئے بجلی بعینہ لازم ملزوم ہے، مگر عنقریب اس صدی کے ختم ہونے سے قبل اس انڈسٹری میں انقلاب آنے والا ہے جب یہ انوکھی مشین بجلی کے بغیر کام کرے گی اور ممکن ہے کہ ایسا مستقبل کا کمپیوٹر بیسوی صدی کی سب سے عظیم ایجاد تسلیم کیا جائے گا۔

امریکہ کی سائنسی لیبارٹریز میں ایسا کمپیوٹر ہزاروں میں بنانے پر کام شروع ہو چکا ہے جو بجلی کے سرکٹ کے بجائے ڈی این اے سے کام کرے گا۔ ڈی این اے انسان کے تیئس کروموسومز کے اندر موجود ہوتا ہے جس میں ایک لاکھ کے قریب وراثتی جین پوشیدہ ہوتے ہیں۔

ڈی این اے

(Deoxyribo -Nucleic Acid DNA) کے

مالی کیولز جسم کے ہر سیل کے اندر موجود ہوتے ہیں۔

امریکہ کے سائنس داں اور موجد لینارڈ ایڈلمین (LEONARD -ADELMAN) نے ایسا کمپیوٹر اپنے گھر کی لیبارٹری میں بنایا ہے جو ریاضی کے مسائل حل کرنے کے لئے ڈی این اے پر انحصار کرتا ہے۔ اس کمپیوٹر میں بجلی کا کوئی سرکٹ نہیں ہے کوئی کمپیوٹر ٹرمینل بھی نہیں ہے۔ صرف اور صرف ڈی این اے ہے جو مالی کیولز سے بنتا ہے ہمارے جسم میں مالی کیولز جسم اور دماغ کو ہدایت دیتا ہے کہ جسم کے کس عضو کو کون سا کام کرنا ہے۔

پروفیسر ایڈلمین نے اس کمپیوٹر کے اندر ڈی این اے کو یوں منسلک کیا ہے کہ اس سے ریاضی کے کسی ایک مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہزاروں حل تیار ہوتے ہیں مگر یہ وہی حل قبول کرتا ہے جو سو فیصد ٹھیک ہو۔

پچاس سالہ پروفیسر ایڈلمین اس وقت یونیورسٹی آف ساؤتھرن کیلیفورنیا میں تعلیم کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈی این اے سے بنے ہوئے کمپیوٹر کی مثال ویسی ہی ہے جیسے کرسٹوفر کولمبس انڈیا کی تلاش میں نکلا تھا مگر اس نے نئی دنیا دریافت کر لی۔ میرے نزدیک ہم بھی نئی دنیا تلاش کرنے نکلے ہیں یعنی کہ ایک مالی کیولز کمپیوٹر تلاش کرنے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ناممکن چیز ممکن ہو جائے کیوں کہ میں اپنے سفر سے بہت پر امید ہوں۔ کچھ بھی ہوا اس نئی تلاش سے ہم یقیناً کوئی نئی چیز ضرور تلاش کریں گے۔

پروفیسر ایڈلمین کا کہنا ہے کہ ایسے کمپیوٹر کے بنانے سے انسان دریافتوں کے نئے راستوں سے آشنا ہوگا۔

محمد زکریا درک، کنگسٹن، کینیڈا۔

اِن سائڈ ویو

جناب غلام محمد پیش امام

انجم عباسی

یہ دُنیا ایک شیش محل کی طرح ہے جہاں ہر طرف شیشے لگے ہوئے ہوتے ہیں ان شیشوں میں آپ کے ہر عمل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ذراسی چوک ہوئی اور لوگوں نے تنقید کا نشانہ بنالیا اور اپنے آپ کو سنبھالتے سنبھالتے دانتوں پسینہ آجاتا ہے۔ پھر سوشل ورک کرنے والوں کو تو بہت احتیاط سے قدم رکھنا پڑتا ہے۔ تھوڑی سی بے احتیاطی پوری زندگی کو داغ لگا دیتی ہے — آفرین ہے ان لوگوں پر جو ان حقائق کی تلخیوں کو پی لیتے ہیں اور 'منزل' کی سمت محوِ سفر رہتے ہیں۔ جناب غلام محمد پیش امام ایسے ہی ایک مسافر کا نام ہے جنہوں نے کالج کے زمانے سے سوشل ورک کے فیلڈ میں اپنا سفر شروع کیا اور جو اس دشتِ خارزار میں اپنے پاؤں کے چھالوں کی پرواہ کئے بغیر متواتر بڑھتے جا رہے ہیں۔

جناب غلام محمد پیش امام کی سماجی خدمات کا سب سے نمایاں پہلو ہے۔ انجمن اسلام مروڈ جنجیرہ کی صدارت۔ انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ گزشتہ نوّے سال سے اپنی کارگزاریاں انجام دیتا رہا ہے۔ اس ادارے کے تحت آٹھ ہائی اسکول اور ڈی ایڈ کالج چلتے ہیں اس ادارے کا صدر منتخب ہونا یقیناً باعثِ فخر بات ہے کیونکہ یہ ادارہ قدیم ہونے کے ساتھ ساتھ ضلع رائے گڈھ کے تین تعلقوں مروڈ، شری وردھن اور مہسلہ کے وسیع و عریض علاقوں سے تعلق رکھتا ہے۔ کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ کی چیئرمن شپ ان کی سماجی خدمات کا ایک اور امتیازی پہلو ہے۔ اس کے علاوہ وہ نیشنل

نقش کوکن

انٹی کرپشن ایسوسی ایشن کے بھی صدر ہیں۔ مؤخر الذکر ادارے نے ۹۳-۱۹۹۲ء کے فساد میں قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں۔ نیز شیکھاڑی / واوٹ کا معاملہ اٹھا کر بے گناہوں کو پولیس کے مظالم سے نجات دلوائی ہے۔ 'سیاست میں جرائم' کے موضوع پر سیمینار منعقد کروا کر جرائم پر روک لگانے کے لئے مثبت اقدامات اٹھائے ہیں۔

ان اداروں کے علاوہ غلام محمد صاحب کئی اداروں سے وابستہ نہ ہونے پر بھی ان کے مختلف پروگراموں میں دامے، درمے قدمے سخنے تعاون دیتے رہے ہیں۔ انجمن اسلام کی عظمت اور روایاتِ پارینہ کے تقدّس کو برقرار رکھنے میں سرگرداں رہے ہیں۔ اپنے ادارے الصامت انٹرنیشنل کے ذریعے قارئین میں مسلم نوجوانوں کو برسرِ روزگار بنانے میں انہوں نے امتیازی رول ادا کیا ہے۔

قوم و ملت کا یہ خادم ۲۱ جولائی ۱۹۴۸ء کو دیوا آگر میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم دیوا آگر، تورڑیل اور مروڈ جنجیرہ میں پائی۔ بعد میں احمد سیلر ہائی اسکول کے متعلم رہے۔ ۱۹۷۲ء میں مہاراشٹر کالج میں داخلہ لیا مگر بی اے برہانی کالج سے کامیاب کیا۔ معاشی حالات مناسب تھے اس لئے طالب علمی کے زمانے میں حصولِ تعلیم میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی۔

میں جب الصامت انٹرنیشنل پہنچا تو غلام محمد صاحب بی بی سی لندن کے نمائندے سے فون پر محوِ گفتگو تھے

میں نے اپنا سوالنامہ ان کے سامنے رکھا اور ایک سوال نوکِ قلم پر اٹھالیا ۔۔۔ "سماجی خدمات کا جذبہ آپ میں کیسے ابھرا؟"

میرے سوال کے جواب میں غلام محمد صاحب کا متین شگفتہ اور غنائی لہجہ فضا میں ابھرا۔ "اپنے بزرگوں اور اجداد کی خدا ترسی اور حق پرستی نے مجھے سماجی خدمت کی تحریک دی۔ سماج میں بڑھتی ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانے کا جذبہ مجھے ورثے میں ملا تھا۔ اس کے علاوہ مسلم سماج کی تعلیم سے بے توجہی اور غفلت نے جن مسائل کو جنم دیا ہے ان کو دور کرنے کے لئے خدمتِ خلق کی جانب میں راغب ہوا۔ یہ حقیقت ہے کہ مسلم قوم کی بدحالی دور کرنے میں تعاون دینا میرے لئے اطمینانِ قلب کی بات ہے۔"

جواب ختم ہوتے ہی میں نے اپنا اگلا سوال داغ دیا۔ "سماج کی ناقدری کے متعلق آپ کے کیا تاثرات ہیں؟ کیا کبھی آپ کو سماج کی ناقدری کا احساس نہیں ہوا؟"

میرے اس سوال پر وہ بلا تامل لب کشا ہوئے۔

"سماجی خدمت کرتے وقت اگر خلوص نیتی سے کام لیا جائے تو کبھی ناقدری نہیں ہوتی ۔۔۔ آدمی اگر اپنی انا کو وقار کا مسئلہ بنائے تو کوئی وجہ نہیں کہ رفیقانِ کار بددل ہوں اور سماج آپ کے قدر نہ کرے۔ خدمتِ خلق ایک نیک جذبہ ہے۔ ایثار بڑی بھاری نیکی ہے اس لئے خدمتِ خلق کرنیوالے صبر و تحمل سے کام لیں ۔۔۔ ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں اور نام و نمود سے دور رہیں ۔۔۔ یہ مقام شکر ہے کہ میں کبھی سماج کی ناقدری کا شکار نہیں رہا ۔۔۔"

مجھے اتنا یقین ہے کہ ان کے یہ جملے حقیقت سے زیادہ قریب ہیں ایک مختصر سی مدت میں انہیں جو ڈھیر ساری مقبولیت نصیب ہوئی اس کا بڑا سبب انکی منکسر المزاجی اور اپنے رفیقانِ کار کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ ہے۔ انجمن اسلام جنجیرہ کے نائب صدر اور کوکن کی مشہور شخصیت جناب ابراہیم احمد سندیلکر جس عقیدت سے غلام محمد صاحب کا ذکر کرتے رہتے ہیں اس سے ان کی ہمہ گیر شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اب میں نے اپنا اگلا سوال ان کے سامنے پھیلا دیا۔
"انجمن کے صدر بننے کے بعد تعلیمی ماحول کو خوشگوار بنانے اور طلبہ کی تعلیمی استعداد کو بڑھانے کے لئے آپ نے کیا اقدامات کئے؟"

غلام محمد پیش امام: میں گزشتہ چار سال سے انجمن کا صدر ہوں۔ صدر بننے کے بعد میں نے پہلے انجمن اسلام کی کارگزاریوں کا جائزہ لیا جن معاملات میں تبدیلیاں ضروری تھیں ان کا بغور مطالعہ کیا ۔۔۔ ذاتی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر سب سے تعاون حاصل کیا اور انجمن کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوششیں کیں۔ طلبہ کی تعلیمی استعداد کو بہتر بنانے کے لئے طلبہ کو Promote (رعایتی کامیاب) کرنے کے رجحان پر روک لگایا۔ والدین کو ششماہی اور سالانہ دونوں نتائج پر انتباہ کرنے کی روایت ڈالی۔ اساتذہ کے ساتھ بحث و مباحثہ کرکے ان کے مسائل کے حل کے راستے تلاش کئے۔ ان کے کاموں کی قدر افزائی کی ۔۔۔ انگریزی کی تعلیم کے لئے حتی المقدور بہتر اساتذہ کا تقرر کروایا۔"

انتظامی امور میں ایک اچھے صدر کی حیثیت سے

جن باتوں پر توجہ دینا ضروری تھا وہ ساری باتیں انہوں نے سمیٹ لی تھیں اور زیرِ عمل لائی تھیں۔

جب آواز کا بہتا جھرنا بند ہو گیا تو میں نے اپنا سوالنامہ اٹھایا اور اگلا سوال ان کے سامنے رکھ دیا۔

"اہلِ کوکن کی پسماندگی کے اسباب کیا ہیں؟"

"تعلیمی کمی بنیادی وجہ، محنت و مشقت سے عار۔ احساسِ کمتری اور کوئی چیز سیکھنے کے جذبے کا فقدان یہ دوسرے اسباب" انہوں نے تاش کے پتوں کی طرح الفاظ میرے سامنے بکھیر دیئے۔ پھر انہیں سمیٹتے ہوئے گویا ہوئے۔ "تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہی آنے والے انقلاب سے کوکن کے مسلمان غافل رہے، نیز محنت و مشقت سے عار دوسرا سبب تھا جس کی وجہ سے ہی وہ کئی ایکڑ زمینوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ وہ اگر کاشتکاری کو اپنی عرق ریزی سے سیراب کرتے تو کوئی وجہ نہیں کہ بے روزگاری ان کا مقدر ہوتا۔

انجم عباسی: آپ نے Farming کا جو پروجکٹ شروع کیا ہے اس کے کیا مقاصد ہیں؟

غلام محمد پیش امام: میں Farming کے ذریعے لوگوں کو اور خصوصاً نوجوانوں کو ایک صحتمند ذریعۂ معاش سے روشناس کرانا چاہتا ہوں۔ بکریاں پالنا، ڈیری اور سبزی کی کاشت اگر نئی تکنیک اور Method سے کی جائے۔ مناسب داموں پر کھاد کی سپلائی کا انتظام کیا جائے تو ہمارے یہ نوجوانوں کے لئے مناسب ذریعۂ معاش ہوگا۔ میں نے پنویل اور کوچین میں اس کا آغاز کیا ہے۔

اب میں نے اپنی زنبیل سے ایک اور سوال نکالا اور اسے ان کے سامنے پیش کیا۔ عصرِ حاضر کے نوجوانوں کی بے راہ روی کے اسباب کیا ہیں؟

غلام محمد صاحب کا غنائی لہجہ پھر فضا میں نغمہ ریز ہوا: "والدین کی تربیت سب سے بڑا سبب ہے، والدین یا سرپرست اپنی باتوں کے دوران اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ ان کی باتوں سے چھوٹوں پر کہاں تک منفی اثرات ہو رہے ہیں۔ دوسروں کی غیبت، اخلاقی قدروں کی پامالی بڑے چھوٹوں کے سامنے کرتے ہیں ان کے بُرے اثرات نئی نسل پر ہوتے ہیں پھر موجودہ مادہ پرستی نے اخلاقی اقدار کی قدر و قیمت کم کر دی ہے۔ لوگ تحصیلِ زر میں جائز اور ناجائز کے فاصلے بھول بیٹھے ہیں۔ اس کے بھی اثرات نئی نسل پر ہونا لازمی ہیں۔ ویسے نئی نسل بھی اپنے اسلاف کی روایات سے ناطہ جوڑنے کی کوشش نہیں کرتی۔ مجموعی طور پر نئی نسل کی بے راہ روی میں بزرگوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ گھر کی تربیت صحیح ہو تو آج بھی نئی نسل کے کئی نوجوان اخلاقی قدروں کی پاسداری میں کوشاں نظر آتے ہیں"

غلام محمد صاحب کی یہ دوٹوک باتیں اس بات کی غماز ہیں کہ وہ صاف اور کھرے لہجے کے آدمی ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے لئے رفیق نے کہا ہے۔

؎ ہمیں سے سنّتِ منصور و قیس زندہ ہے

ہمیں سے باقی ہے گل دامنی و کج کلہی

آؤ سب مل کر سنواریں گے سجائیں گے اسے
نقشِ کوکن اہلِ کوکن ہی کی تو جاگیر ہے
اسماعیل پرکار۔ فردوس

من آنم ....!

شادی سے پہلے رشیدہ مُلّا تھی۔ شادی کے بعد رشیدہ قاضی بن گئی۔ نہ تب روایتی ملا تھی نہ اب روایتی قاضی ہوں۔ دونوں جگہ سقم۔ روایتی مُلّا، میت کو پار لگاتا ہے اور روایتی قاضی "قبول کیا میں نے" کی تکرار کراتا ہے۔ مجھ سے وابستہ یہ خاندان محض نام کے گنہ گار ہیں۔ کام مختلف النوع کرتے ہیں۔

بھیونڈی میرا مولد ہے، مدفن انشاء اللہ ممبئی ہوگا۔ عورتیں عموماً سن پیدائش نہیں بتاتیں۔ میں بھلا کیونکر اس عالمگیر کلیہ سے مستثنیٰ رہ سکتی ہوں؟ ملازمت پیشہ خواتین کے ریٹائرمنٹ سے عقلمند انکی عمر جان لیتے ہیں! لہٰذا میں نے رضاکارانہ سبکدوشی اختیار کی تاکہ سن وسال کا معاملہ سدا صیغۂ راز میں رہے۔

میں نے ایک ایسے دور میں تعلیم حاصل کی جب لڑکیوں کی پڑھائی کا خاطر خواہ انتظام شاذ ہی ہوتا تھا۔ میرا مسکن چونکہ تعلیمی ضروریات پوری کرنے کا اہل نہ تھا اس لئے حصولِ علم کی چاہ میں وطن کو خیر باد کہا اور چین کی تو نہیں البتہ قریب ہی واقع پونے کی راہ لی۔ پونے اور بمبئی کی ہوسٹلوں میں عمر عزیز کے کئی سال صرف کرکے تب جاکے ایم اے (ڈبل) بی ایڈ ہوں۔

تعلیم مکمل ہوئی تو معلّمہ بننے کی سوجھی۔

ان دنوں یہی ایک پیشہ پردہ نشینوں کا مقدر تھا۔ کسی اور پیشے کے بارے میں معلومات معدوم ومفقود تھی۔

رشیدہ قاضی

وکیشنل گائیڈنس مہیا کرنے والے مبارک کا پودا نے ہنوز جنم نہیں لیا تھا، بچپنے سے ہی پڑھنے پڑھانے سے عشق تھا۔ ٹیچر بن کر ایسی شادکام ہوئی گویا ہفت اقلیم کی سکندری مل گئی ہو۔ غالب کو اگر اس بات پر ناز تھا کہ

سو پشت سے ہے پیشۂ آبا سپہ گری

تو مجھے فخر تھا کہ پیشۂ آبا معلمی تھا۔ اجالے بانٹنے کی مقدس میراث میں نے ترکے میں پائی تھی۔ مدرسی میرے لئے "یہی ہے عبادت یہی دین وایماں" کے مصداق تھی۔ ایک عرصے تک دشت تدریس کی راہ نوردی کے بعد ترقی کی صورت نکل آئی۔ مسندِ پرنسپل خالی ہوئی تو قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔ لوگ باگ کہنے لگے بھاگ کھل گئے پر میں تو اندر ہی اندر سہم کے رہ گئی تھی۔ گوناگوں ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا تو بڑے دل گردے کا کام ہے۔ بہرحال قیادت سنبھالتے ہی جی جان سے کام میں جٹ گئی۔ ان تھک محنت رنگ لائی سا سکول کا معیار بلند ہوا۔ نتائج میں حیرت انگیز سدھار پیدا ہوا اور نظم ونسق صحیح معنوں میں مثالی بن گیا۔ صلے میں اسکول کو ترغیبی گرانٹ ملی اور خاکسار کو اسٹیٹ ایوارڈ تفویض ہوا۔ جوں جوں ادارہ تنومند ہوتا گیا۔ میری اپنی

توانائی جواب دے گئی۔ لامحالہ عہدہ سے دستبرداری ہی میں عافیت نظر آئی۔ کرسی تیاگ دی تو ایسے ایسے مشاہدات و تجربات سے گزری کہ چودہ طبق روشن ہوئے۔ میں یک لخت نابینا سے بینا بن گئی۔

روزِ محشر گر سوال ہوا کہ
سو بیٹھیں کہ غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے۔ تو

بزمِ نسواں مہاراشٹر اور نقش کوکن کے جو چھوٹے موٹے کام وقتاً فوقتاً کرتی ہوں انہی کی اساس پر بخشائش کے لئے جھولی پسار دوں گی۔ کیا کروں مجبوری ہے۔ سماجی خدمات کا اتنا مختصر سا ہے۔

زندگی بھر اردو کی روزی روٹی کھائی ہے۔

حق نمک کا پاس نبھانے کو اردو اسکولوں کی دامے درمے تو نہیں کہ "چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں؟" والا عالم اپنا ہے، البتہ سخنے مدد ضرور کرتی ہوں۔ بولنے کی لت گھٹی میں پڑی ہے۔

گرہستی اور ملازمت کے دو پاٹوں کے بیچ اوائلِ عمری سے ہی پستی رہی ہوں، ایسے میں لکھنے کے ازلی ذوق و شوق کو کیوں کر پروان چڑھاتی؟ سبکدوش ہوئی تو دل ہی دل میں تہیہ کر لیا کہ بطور تلافی مافات اب فراغت کا سارا وقت لکھنے کی نذر کر دوں گی مگر افسوس کہ ایک عرصہ گزر گیا اور میں کوئی قابلِ قدر تو کجا قابلِ ذکر تخلیق بھی منظرِ عام پہ نہ لا سکی۔ "پرواز" کے بعد یوں بازو شل ہو جائیں گے اس کا تو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ایک عجیب افتاد سے دوچار ہوں لکھنے کی جب بھی ٹھان لیتی ہوں۔ کوئی گھریلو مصروفیت مجسّم پہلوان بن کر میرے منحنی سے قلم کو پٹخنی دے جاتی ہے۔ صورتِ حال مایوس کن سہی مگر عزمِ صمیم آج بھی گویا ہے کہ

"مجھ کو جانا ہے بہت آگے حدِ پرواز سے"

★★

کیا آپ جانتے ہیں؟ کے جوابات

(۱) ڈاکٹر حسن یوسف خواجہ (۲) بیرسٹر محمد امین آزاد جو بعد میں پاکستان چلے گئے۔ (۳) پروفیسر اے، کے، بی قاضی (۴) ۱۔ ڈاکٹر محمود جھگڑے پاکستان میں ہائی کورٹ کے جج اور ۲۔ جناب فقیر محمد حسن لالہ ہندوستان میں سول جج۔ (۵) کیپٹن فقیر محمد جولے (۶) انیسہ بنت ایم اے پرکار جواب مسز ندیم دادرکر ہیں۔
(۷) عالی جناب غلام مصطفےٰ فقیہ (۸) ڈاکٹر رفیق زکریا (۹) محترمہ حمیدہ نارکر (۱۰) جناب ندیم سیلمی (ندیم شیروں جوڑی کے ایک رکن) (۱۱) محترمہ روشن آرا حبیب موجودہ مسز روشن نائیک (۱۲) قاضی شہاب الدین۔ (۱۳) اینگلو اردو ہائی اسکول، مروڈ (۱۴) محمد ابراہیم غزالی پاکستان میں اور غلام پرکار ہندوستان میں (۱۵) محمد عبداللہ المعروف جرمن پرکار (۱۶) ڈاکٹر زینت نظیر جوان دنوں ڈاکٹر مسز زینت قاضی ہیں (۱۷) ڈاکٹر میمونہ دلوی۔ (۱۸) ڈاکٹر صفیہ انکولوی (۱۹) ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (۲۰) جناب عثمان حسین خان مرحوم ــــ ⁂

۷۸۶ سے صرف بسم اللہ کے اعداد نہیں بنتے بلکہ یزید اور کرشنا کی تاریخ ولادت بھی بنتی ہے
(عبدالرشید سمنا کے ۔ آسٹریلیا)

بے روزگاری
اور اس کا حل

آئی وائی سولکر (کرلا)

بے روزگاری ہمارے دیش کا ایک اہم مسئلہ ہے جو حل نہیں ہو رہا ہے، اگرچہ اس پر بہت دنوں سے سوچ بچار ہو رہا ہے، اور ہمارے مدبران اور اہلِ فکر اس کو حل کرنے کی کوشش میں برابر لگے ہوئے ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے جو ہم ہندوستان والے کسی خاص نکتے پر نہیں پہنچ رہے ہیں

اس سوال کے حل کی طرف آنے سے پہلے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ اب سے پہلے وہ کون سے مسائل ہیں جن کے وجود میں آنے کے بعد یہ مسئلہ مشکل بنتا چلا گیا ہے تو سب سے پہلے جو بات کھل کر سامنے آتی ہے وہ آبادی میں اضافہ ہے۔ کیا ہم آبادی میں اس اضافے کو روک سکتے ہیں، کم کر سکتے ہیں یا اس کا کوئی دوسرا پہلو تلاش کر سکتے ہیں تو اس کا جواب ہمیں نفی میں ملتا ہے کیوں کہ پچھلے کئی سال سے اس کیلئے کوششیں ناکام ہوتی رہی ہیں۔

اضافہ آبادی کے علاوہ ہمارا دوسرا مسئلہ اسٹینڈرڈ آف لونگ یعنی معیار زندگی ہے جو دن بہ دن اونچا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی ضرورتیں جہاں بڑھتی جا رہی ہیں وہاں اس کے وسائل نسبتاً پورے نہیں ہو رہے ہیں اور اس طرح بے کاری میں اضافے کے لئے یہ مسئلہ بھی ایک سبب بنتا جا رہا ہے۔

نقش کوکن

تیسرا مسئلہ ہم لوگوں کی سستی، کاہلی اور محنت سے جی چُرانا ہے۔ ہم لوگ دن بہ دن آرام طلب بنتے جا رہے ہیں، اونچی زندگی اور سہل انگاری میں یقین رکھنے لگے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بیشتر لوگ کم محنت اور زیادہ آمدنی کی طرف دیکھنے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں جرم و گناہ کا رجحان بڑھنے لگا ہے اور کالا پیسہ اور افراطِ زر کا بہاؤ طوفانی رفتار سے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس کا تدارک جتنا مشکل نظر آتا ہے اتنا ہی ناممکن بنتا جا رہا ہے۔

بے کاری کے دیگر اسباب میں مندرجہ بالا اسباب سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس پر توجہ دینا اور اس کا حل تلاش کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ۳۰ سال اس طرف چھلانگ لگا دی جائے اور سفر نئے سرے سے شروع کر دیا جائے۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسیٹیوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور کوشش یہ کی جائے کہ کردار نگاری اور اخلاقی قدروں کو زیادہ سے زیادہ اونچا کر دیا جائے۔ اگر ایسا ہو سکا تو اس ملک کے لئے جو نئی پود دستیاب ہوگی وہ یقیناً مندرجہ بالا تمام مسائل کا حل ثابت ہوگی۔ علاوہ ازیں ٹیکنیکل ایجوکیشن کی طرف خصوصی توجہ دی جائے تاکہ لوگ محنت کی اہمیت اور اس کی ضرورت اور مفاد کو سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ بڑھاوا دے سکیں کیوں کہ کسی ملک کی ترقی، اس کی درستگی اور اسکی تعمیر اور تربیت کے لئے بچے کی اٹھان بہت ضروری ہے اگر نئی پود میں ضروری شعور اور بیداری پیدا کی جائے (اور یقیناً پیدا کی جا سکتی ہے) تب کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ مندرجہ بالا مسائل کے ساتھ بے کاری کا یہ مسئلہ حل نہ ہو جائے۔ دراصل محنت سے لگاؤ

اور لگن ہی ہے جو بے کاری کو دور کرنے میں ممدو معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

بہت پہلے تن آسانی اور مفت خوری کی اس بیماری کو جو ہمارے ملک کے طول و عرض میں پھیل چکی ہے دور کرنے کے لئے محنت کا یہ نسخہ تجویز کر دیا گیا تھا کہ "ورک از شپ" کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے اور اس کی اہمیت کی طرف ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک توجہ دلائی جائے۔ کوشش یہ کی گئی تھی کہ آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی ہر کس و ناکس کے لئے لازمی قرار دی جائے اگر ایسا ہو جاتا تب یہ مسئلہ حل کرنے میں بہت زیادہ مدد مل جاتی کیوں کہ اس صورت میں محنت کے مراکز زیادہ سے زیادہ کھل جاتے، بے روزگاروں کو کام کرنے کے مواقع ہاتھ آجاتے اور بے کاری بڑی حد تک دور ہو جاتی کیوں کہ محنت کے علاوہ بیداری اور شعور ایسی چیزیں ہیں جو بے کاری دور کرنے میں زیادہ کارگر ثابت ہو سکتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں یہ اور اس قسم کی ضروری باتوں کی مدد لی جائے۔ اگر ایسا ہوا تو کوئی مشکل نظر نہ آئے گی کہ بے کاری دور نہ کی جائے ــــ ⁂

حُسنِ اتّفاق

شیخ اسمٰعیل
نیروبی، کینیا (مشرقی افریقہ)

نئی دہلی میں پانچ سوا پانچ ہزار فی ماہ کی تنخواہ قدرے معقول تھی، مگر میرا اس میں گذارہ بہ مشکل ہوتا تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ میرا اپنا گھر بار چندی گڑھ میں ہے جہاں میرے ماتا پتا، بیوی اور ایک چھوٹی بہن سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں اور اس سارے پریوار کا بوجھ میرے ہی کندھوں پر ہے۔

لگ بھگ آٹھ نو مہینے کی بات ہے مجھے نیروبی (کینیا) میں واقع ایک آٹو انجینئرنگ فرم میں چار سال کے کنٹریکٹ پر کام کرنیکی آفر ملی۔ تنخواہ میری توقع سے بھی زیادہ رہنے کیلئے گھر، بتی، پانی، فون، میڈیکل اور ٹرانسپورٹ وغیرہ سب فری۔ ان تمام سہولتوں کے علاوہ ہر سال انڈیا آنے جانے کا ٹکٹ اور ایک مہینے کی چھٹی۔ میں دہلی والی نوکری سے مستعفی ہوا اور جھٹ سے ویزا اور دوسرے ضروری کاغذات بنوا کر نیروبی چلا آیا۔

مجھے سی آف کرنے کیلئے نئی دلی تک سب اہل خانہ آئے تھے سوائے بہن ستی کے جو بی کوم (B Com) کے فائنل امتحانات دینے میں مصروف تھی۔ گھر والوں سے بچھڑنے کا افسوس تو تھا ہی لیکن اس سے کہیں زیادہ دکھ اس بات کا ہو رہا تھا کہ پردیس جانے سے پہلے میں اپنی اکلوتی بہن کے ہاتھ پیلے نہ کر سکا۔ مجھے اپنی بیوی پر بھی ترس آ رہا تھا کہ ابھی اس کے ہاتھوں کی مہندی کا رنگ اڑا بھی نہ تھا کہ میں نے رخت سفر باندھ لیا تھا۔ کیا گذری ہوگی بے چاری پر!

نیروبی کی آب و ہوا اس قدر خوشگوار ہے کہ کوئی بھی نووارد اسے اپنا سکتا ہے۔ بھلا مجھے کیا گلہ ہو سکتا تھا۔ جائے رہائش دو کمروں کے فلیٹ پر مشتمل تھی جس میں بلونت سنگھ پہلے سے ہی رہ رہا تھا۔ بلونت میرا ہم عمر تھا اور ہرا کار یفری جریشن نامی ہماری ہی ایک سسٹر کمپنی میں ملازم تھا۔ میری طرح اسے بھی کنٹریکٹ پر مجھ سے کچھ ایک ماہ قبل انڈیا سے بلوایا گیا تھا۔

بلونت اور میں بہت ہی قلیل عرصہ میں گھل مل گئے تھے۔ کمپنی کا ڈرائیور ہم دونوں کو صبح اپنی اپنی فیکٹری میں ڈراپ کرتا اور شام کو واپس گھر لے آتا۔ ایک ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے علاوہ اب ہم ایک دوسرے کے راز اور رنج و خوشی بھی بانٹنے لگے تھے۔ وہ بھی چندی گڑھ کا ہی رہنے والا تھا۔ ابھی تک شادی نہیں ہوئی تھی مگر ایک دن باتوں باتوں میں اس نے مجھے بتادیا کہ جب وہ چھٹیوں میں انڈیا جائیگا تو واپسی پر اسکے پاسپورٹ پر "کنوارا" کی جگہ "شادی شدہ" کی مہر لگوا کر آئیگا۔

"اب چھٹیاں بھی کونسی دور ہیں اگر ہمارے مشترکہ ایم ڈی کی طرف سے اجازت مل جائے تو ہم اکٹھے ہی چلیں گے" میں جامے میں پھولا نہیں سما رہا تھا۔ "بڑے چھپے رستم نکلے تم۔ کون ہے وہ خوش قسمت؟ ہمیں نہیں بتاؤ گے؟"

"میرے یار تمہیں نہیں تو اور کس کو بتاؤں گا۔ لیکن اب نہیں، وقت آنے پر فی الحال اسے راز میں ہی رہنے دو"۔

"سچ کہوں مجھے کئی ہفتوں سے یہ شک پڑ رہا تھا کہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔"

"وہ کیسے؟ بلونت نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"یہ جو ہر دوسرے ہفتے تمہارے نام ایک گمنام کی طرف سے ایئر لیٹر آتا ہے اسے دیکھ کر "چوری پکڑے جانے کے ڈر سے خط بھیجنے والا عموماً اپنا اتا پتا خط کے اوپر لکھنے سے گریز کرتا ہے۔"

"گویا حضور مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر۔ دیکھو ہماری جو 'وہ' ہیں نا بہت ڈرپوک ہیں۔ بدنامی سے تو خوف کھاتی ہیں۔ فی الحال صرف اتنے پر اکتفا کروں گا کہ ہم دونوں کالج میں اکٹھے پڑھتے تھے وہ مجھ سے دو سال جونیئر تھی۔ بس ان ہی دنوں سے ہمارا رومینس چل رہا ہے ۔انتہائی ذہین اور خوش اخلاق لڑکی ہے۔ لاکھوں میں ایک"۔

"تم بھی تو کچھ کم نہیں ہو۔ اگر تم نے اپنا دل اس ڈرپوک کو نہ دیا ہوتا، تو میں کچھ اور ہی سوچ رہا تھا"۔

"کیا سوچ رہے تھے؟"

"بتاؤں گا لیکن اب نہیں، وقت آنے پر"۔ میں نے بھی اسی کی کہی ہوئی بات دہرائی۔ اس گفتگو کے دو دن بعد مجھے ڈاک میں چندی گڑھ سے ستی کا لکھا ہوا خط ملا لکھا تھا۔

میرے اچھے بھائی جی!

میں نے ایک لڑکا پسند کیا ہے وہ ادھر میرے ساتھ کالج میں پڑھتا تھا، مگر اب تقریباً ایک سال سے آپ کے شہر نیر وبی میں ہراکا ریفری جریشن نامی ایک فرم میں برسر روزگار ہے۔ بلونت سنگھ اس کا نام ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو آپ اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے اور اسے دیکھنے کی غرض سے اس سے مل لیجئے۔ مجھے امید ہے کہ میرا انتخاب آپ کے معیار پر پورا اتریگا۔ پاپا اور ممی کو بھی اپنی رائے سے فوراً نوازیں۔ اس درمیان میں میں بھی ان سے اس موضوع پر بات کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ کئی دفعہ بات کرنیکی کوشش کی مگر ہمت نہیں پڑی۔ بزدل جو ٹھہری۔ آپکی بہن ستی

محمد سعید علی (دی)

"**علم**" یہ لفظ سات سو اسی مرتبہ قرآن پاک میں آیا ہے۔

"**علم** ہی وہ جوہر ہے جس کی بنا پر آدم مسجود ملائک قرار پائے۔ (قرآن پاک)

"**علم** حاصل کرو چاہے تمہیں چین (بہت دور) ہی کیوں نہ جانا پڑے۔" (حضرت محمدؐ)

"**علم** کی فراوانی سے مجھے سرفراز فرما اے اللہ" (حضرت موسیٰ)

"**علم** مال سے بہتر ہے کیونکہ مال کی نگہبانی کرنی پڑتی ہے لیکن علم تمہارا نگہبان ہے۔" (حضرت علیؓ)

"**علم** کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب" (علامہ اقبالؔ)

"**علم** حاصل کرنے والا گویا بڑی دولت حاصل کرنے والا ہے۔" (ابوالدرداءؓ)

"**علم** کا خزانہ کبھی خالی نہیں ہوتا۔" (فلاسفر برنارڈ شا)

"**علم** انساں کو صحیح رخ پر رکھتا ہے۔" (اپنیشد، گیتا)

"**علم** کی روشنی عام کرو جہالت ختم ہو جائے گی۔" (ابراہیم بغدادی)

"**علم** کو احکام الٰہی (وحی) کے ساحلوں میں محدود رہنے ورنہ یہ ایک ایسا پرشور دریا بن جائے گا جس کی طغیانیوں کے سامنے عدل، انصاف، تہذیب و تمدن جڑ سے اکھڑ کر بہے چلے جاتے ہیں۔" (محمد سعید علی)

• •

کیا آپ جانتے ہیں؟

اگر جانتے ہیں تو ان کے نام بتائیے

"ذیل میں بیس سوالات ہیں اور اخیر میں ان کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ کوشش کیجئے کہ جواب دیکھے بغیر ان سوالوں کو حل کیا جائے۔"

(۱) کوکن کا سب سے پہلا مسلم سرجن ڈاکٹر کون؟
(۲) کوکن کا پہلا مسلم بیرسٹر کون؟
(۳) کوکن کا پہلا مسلم پروفیسر کون؟
(۴) کوکن کا پہلا مسلم جج کون؟
(۵) کوکن کا پہلا مسلم باشندہ کون جسے پدم شری کے خطاب سے نوازا گیا۔؟
(۶) صدرِ جمہوریۂ ہند کی جانب سے ایوارڈ پانے والا کوکن کے مسلمانوں میں سب سے پہلا کون؟
(۷) کوکن کے مسلم سیاستدانوں میں سب سے پہلے عہدۂ وزارت پانے والا کون؟
(۸) مرکز میں حکومتِ ہند کا وزیر بننے والا کوکن کا پہلا مسلم سیاستداں کون؟
(۹) کوکن کی پہلی مسلم صاحبۂ دیوان شاعرہ کون؟
(۱۰) کوکن کا پہلا مسلم موسیقار کون جس نے فلموں میں میوزک ڈائریکشن دیا؟
(۱۱) کوکن کا پہلا مسلم پلے بیک سنگر کون جس نے فلموں کے لئے گانا گایا؟
(۱۲) کس کوکنی مسلم باشندہ کے نام سے ممبئی یونیورسٹی سے اسکالرشپ جاری ہے؟
(۱۳) کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کا سب سے پہلا ہائی اسکول؟
(۱۴) ٹیسٹ کرکٹ میچ کھیلنے والے کوکنی مسلم کھلاڑی کا نام بتائیے؟
(۱۵) کوکن کا مسلم مجاہدِ آزادی کون جس کی مجاہدانہ سرگرمیوں کی وجہ سے انگریزوں نے اسے قید و بند میں ڈالا تھا؟
(۱۶) کوکن کی پہلی مسلم خاتون ڈاکٹر کون؟
(۱۷) کوکن کی پہلی مسلم خاتون پروفیسر کون؟
(۱۸) کوکن کی پہلی مسلم خاتون کا نام بتائیے جو کسی تعلیمی ادارہ کی سربراہ بنیں؟
(۱۹) کوکن بنک کا اولین صدر Founder chairman کون؟
(۲۰) نقشِ کوکن کا اولین مدیر کون؟

جوابات صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ کیجئے

قارئین میں اردو کے ذوق و شوق کو بڑھاوا دینے کے لئے اس صفحہ کی کفالت کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری حلقہ ممبئی نے کی ہے۔

بیمہ پالیسی

مولانا عبدالرحمن کیلانی پاکستان

موجودہ زمانہ کی لعنتوں میں ایک لعنت بیمہ ہے جو پورے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے بیمے کی ابتدا خالص انسانی ہمدردی کے جذبے سے شروع ہوئی تھی تقریباً ۱۴۰۰ء میں اٹلی کے تاجروں میں سے ایک تاجر کا جہاز سمندر میں غرق ہوگیا اور وہ انتہائی تنگدست ہوگیا۔ دوسرے تاجروں نے اس کے ساتھ تعاون کیا اور اس کے لئے کچھ رقم اکٹھی کرکے اسے اس قابل بنادیا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوسکے۔

چونکہ ایسے حادثات کا آئندہ بھی امکان تھا لہٰذا ان تاجروں نے آپس میں ایک تجویز منظور کی کہ آئندہ تمام تاجر ہر ماہ یا ہر سال جیسی بھی صورت ہو ایک معین رقم ادا کردیا کریں تاکہ اس فنڈ سے اس قسم کے حوادث وخطرات کے نقصان کا کسی حد تک تدارک کیا جاسکے۔

لیکن آہستہ آہستہ امداد باہمی کا یہ ادارہ کاروباری شکل اختیار کرنے لگا اور ایسے ادارے کا نام انشورنس کمپنی تجویز ہوا۔

انشورنس "یقین دہانی" کو کہتے ہیں۔ گویا بیمہ کمپنی ایک ایسا ادارہ ہے جو آفات وحوادث کے وقت نقصان کی تلافی کی یقین دہانی کراتا ہے۔

ابتداءً املاک (مثلاً بس، ٹرک، جہاز، عمارت) کا بیمہ شروع ہوا۔ بعد ازاں انسانی زندگی کا بھی بیمہ ہونے لگا۔ آجکل اس کا دائرہ بہت وسیع ہوچکا ہے انسان کے ایک ایک عضو کا بیمہ، جانوروں کا بیمہ اور بعض ذمہ داریوں (مثلاً بچوں کی تعلیم اور شادی وغیرہ) کا بھی بیمہ کیا جاتا ہے۔

بیمہ کے کاروبار کو بیشتر ممالک میں حکومت کی سرپرستی حاصل ہے اور بعض اوقات تو مجبوراً زندگی اور املاک کا بیمہ کرانا پڑتا ہے۔ ۱۹۷۳ء سے پہلے ہمارے ملک میں کمپنیاں نجی طور پر بیمے کا کاروبار کرتی تھیں اور ملک کے طول وعرض میں بے شمار کمپنیاں ایسی خدمات انجام دیتی تھیں لیکن ۱۹۷۳ء میں حکومت نے ان کو اپنی تحویل میں لے لیا اور سب کمپنیوں کو مدغم کرکے اسٹیٹ لائف انشورنس کے نام سے اس کاروبار کو مزید فروغ بخشا۔ آجکل ہر سرکاری و نیم سرکاری ملازم نیز صنعتی اور تجارتی ادارے کے ملازم کا بیمہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کی موت یا حادثے کی صورت میں مقررہ رقم اس کے ورثاء کو مل جاتی ہے جو حکومت یا متعلقہ ادارہ ادا کرتا ہے۔

بیمہ کی شرائط: اگر ایک شخص اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہے تو اس کا

طریقۂ کار یہ ہے کہ بیمہ کمپنی کا ڈاکٹر اس کی صحت کا
معائنہ کرکے اندازہ کرتا ہے کہ یہ شخص اتنی مدت
مثلاً بیس سال تک طبعی طور پر زندہ رہنے کے قابل
ہے۔ اب بیمہ کمپنی اور بیمہ دار کے درمیان ایک
معاہدہ طے پاتا ہے۔ بیمہ دار جتنی رقم کا بیمہ کرانا
چاہتا ہے اسے سالانہ اقساط میں تقسیم کرکے باقساط
بیمہ کمپنی کو ادا کرتا رہتا ہے۔ شرائط بالعموم یہ ہوتی ہیں:

۱۔ اگر بیمہ دار اپنی مدتِ مقررہ تک زندہ
رہے اور اقساط ادا کرتا رہے تو اس مدت کے
اختتام پر اس کو اس کی تمام جمع شدہ رقم مع مقررہ
شرح کے سود۔ جسے بیمہ کمپنی کی اصطلاح میں
ایک معصوم سا نام "بونس" دیا گیا ہے۔ ادا کردی
جاتی ہے۔

۲۔ اگر دورانِ مدت بیمہ، بیمہ دار مر جاتا
ہے تو بیمہ کی رقم اس کے ورثاء کو جنہیں وہ خود
ہی نامزد کرچکا ہوتا ہے، مل جاتی ہے۔ یہ بات
قابلِ ذکر ہے کہ ادائیگی اقساط کی مدت جتنی
کم ہوگی بالفاظ دیگر بیمہ دار جتنی جلدی مرتا
ہے شرح سود اسی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔

۳۔ اگر بیمہ دار کسی خاص مجبوری سے بالارادہ
اقساط دینا چھوڑ دے تو پہلی ادا کردہ اقساط بحق
کمپنی ضبط ہوتی ہے الّا یہ کہ پالیسی پھر سے شروع
کردی جائے اور غیر ادا شدہ اقساط یکمشت ادا
کردی جائیں۔ (آجکل اس شق میں یہ ترمیم کی گئی
ہے کہ پالیسی ختم کرنے والے کو کل ادا شدہ رقم کا
۶۰ فیصد رقم واپس مل جاتی ہے) املاک یا بیمے کی
دوسری اقسام میں بھی اسی سے ملتی جلتی شرائط پائی جاتی ہیں۔

(بشکریہ الرحیق (جنوری ۹۸) نئی دہلی)

نقش ترکونی

برائے تعمیر مسجد

اپیل منجانب جماعت المسلمین موضع کھاری، کھیڈ، رتناگری

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۔ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔

موضع کھاری، تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جہاں غریب مسلمان بستے ہیں۔ جن کے دینی فرائض و نماز کی ادائیگی کے لئے کشادہ مسجد کا ہونا از حد ضروری ہے۔ فی الوقت گاؤں میں ایک چھوٹی سی مسجد ہے مگر اس کی عمارت نہایت ہی خستہ حالت میں ہے اور اس کا احاطہ بھی کافی تنگ ہے۔ اور گاؤں کے لوگ بھی اس قدر صاحبِ حیثیت نہیں کہ وہ اس مسجد کی از سرِ نو تعمیر کرسکیں۔

نماز کی ادائیگی و بچوں کی دینی تعلیم کے لئے گاؤں والوں کے سامنے مسجد کی تعمیر کا منصوبہ زیرِ غور ہے مگر مسئلہ درکار خطیر سرمایہ کا ہے لہٰذا ہم اہلِ خیر اور صاحبِ استطاعت حضرات سے پرخلوص اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کارِ خیر میں اپنے تعاون سے ہمیں ممنون کریں اور اپنے لئے بھی ثواب جاریہ حاصل کریں۔

چیئرمین: عباس غلام محی الدین مروڈکر
جماعت المسلمین موضع کھاری تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری

نوٹ: اپنے بینک ڈرافٹ ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔
۱۔ عبدالغنی محمد طاہر مروڈکر (سکریٹری) ۲۔ بشیر حسن چوگلے
اکاؤنٹ نمبر 24795 اسٹیٹ بینک آف انڈیا، کھیڈ ضلع رتناگری

"حاصل مطالعہ"

ابراھیم بغدادی انگلینڈ

(۱) انجیل میں حضور صلعم کیلئے "فارقلیط" کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب "احمدؐ" ہے۔

(۲) دنیا کے ۳۸ ممالک کے پرچم صرف دو رنگوں پر مشتمل ہیں۔

(۳) القیان موسیقی کی قدیم کتاب کے مصنف یونس خطیب تھے۔

(۴) محترمہ وجے لکشمی پنڈت کو اقوام متحدہ کی پہلی خاتون صدر ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(۵) ابن بطوطہ کا اصلی نام شرف الدین تھا۔ اور انہوں نے اپنی زندگی میں ۷۵ ہزار میل کا سفر کیا تھا۔

(۶) سیفٹی ماچس ۱۸۳۲ء میں ایجاد ہوئی۔

(۷) فنگر پرنٹ طریقہ سب سے پہلے ارجنٹائن پولیس نے اختیار کیا تھا۔

(۸) چیچک کا ٹیکہ ۱۷۹۶ء میں ایجاد ہوا تھا۔

(۹) دنیا کے ۴۶ فیصد افراد کے خون کا گروپ "O" ہوتا ہے اسلئے اسے انٹرنیشنل گروپ کہا جاتا ہے۔

(۱۰) عربوں نے مغربی یورپ کو عود اور رباب دو ایسے ساز دیئے تھے جس سے موسیقی کو بنیادی فروغ حاصل ہوا۔

(۱۱) آرامی زبان میں انجیل کا مطلب "خوشخبری" ہے اور توریت کا عبرانی میں مطلب "قانون" کے ہوتے ہیں۔

(۱۲) آسٹریلیا لاطینی زبان "آسٹرالس" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب "جنوبی" ہے۔

(۱۳) حضور صلعم کے عہد میں حضرت خنساءؓ کا لکھا ہوا شعری دیوان ۱۸۸۷ء میں بیروت سے طبع ہوا تھا۔

(۱۴) اسکواش کورٹ ۳۲ فٹ لمبا اور ۲۱ فٹ چوڑا ہوتا ہے۔

(۱۵) بیڈمنٹن کا شٹل کاک کے پر ۷۰ ملی میٹر کے ہوتے ہیں۔

(۱۶) سورۃ الرحمٰن میں آیت "فبای الاء ربکما تکذبن" کا لفظ ۳۱ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

(۱۷) ٹیبل ٹینس میں جیتنے کیلئے ۲۱ پوائنٹ درکار ہوتے ہیں۔

(۱۸) جن ممالک کا کوئی ساحل نہیں ہوتا وہ جغرافیائی اصطلاح میں LAND LOCKED ممالک کہلاتے ہیں ان ملکوں کی تعداد ۳۰ ہے

(۱۹) دنیا کا پہلا کراس ورڈ معمہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۳ء میں نیویارک ورلڈ میں شائع ہوا تھا اس میں ۳۲ اشارے تھے۔

(۲۰) انگریزی دنیا کے ۴۴ ممالک کی قومی زبان ہے۔

(۲۱) حضرت ابراہیمؑ واحد پیغمبر تھے جنکی چار نسلیں منصب پیغمبری پر فائز ہوئیں۔

(۲۲) برصغیر کی پہلی مسلم خاتون "بیگم جی الانا" اسمبلی کی رکن بنی تھی۔

(۲۳) شہادت کے وقت امام حسینؓ کی عمر ۵۷ برس کی تھی۔

گوشۂ پر آواز

قارئین کے خطوط سے اقتباس

★ ماہنامہ نقش کوکن (فروری ۱۹۹۸ء) میں جناب محمد شفیع سائیکل والے کی دردمندانہ درخواست پر ممبئی کے علاوہ اِردگرد کے علاقوں کے مسلمانوں کو متحد ہو کر جلد از جلد اسپتال کی تعمیر پر توجہ ضروری ہے۔

یوں تو ممبئی کے مسلمان جلسے جلوس، محافل گیارہویں و محرم، مشاعرے اور دیگر شادی بیاہ کی تقریبات پر لاکھوں لاکھوں خرچ کرنا اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں۔ تو کیا یہ لوگ ایک اپنا اسپتال نہیں بنا سکتے؟ یوں بھی آجکل مسلمانوں میں قائدانہ سرگرمیوں کا آغاز اسی صنعتی راجدھانی سے ہو رہا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ جو کام یہاں سے شروع کیا جاتا ہے اس میں کامیابی کی راہیں نکل آتی ہیں۔ اس لئے اس پروجیکٹ کو بھی بنانے سنوارنے کا آغاز ہو جائے تو یقیناً ہم نئی صدی کا استقبال دل و جان سے کرنے والے ہیں۔ ثابت ہو جائیں گا۔ مجھے قوی یقین ہے کہ اس کارِ خیر میں ہمیشہ کی طرح کوکن مرکنٹائل بنک اور دیگر مسلمان اپنی دلبستگی اور بیداری کا ثبوت دیں گے۔

جلیل ساز
(ناگپور)

★ نئے سال جنوری ۹۸ء کا شمارہ موصول ہوا شکریہ! سرورق پہ آیۃ الکرسی کی روح پرور عبارت پڑھ کر فرطِ عقیدت سے دل جھوم اٹھا۔ لیکن ڈر ہے کہ رسالہ پڑھنے اور پرانا ہونے کے بعد ان عبارتوں کی بے حرمتی عمل میں نہ آجائے۔ برائے مہربانی اس پر توجہ دیجئے![۱] مساجد اور تاریخی عمارتوں کے علاوہ صفحۂ سرورق پر خطۂ کوکن کے دیگر قدرتی مناظروں کا بھی کام ہے۔ اگر ان کا انتخاب کیا جائے تو صحیح معنوں میں "نقوشِ کوکن" کی ترجمانی ہو گی۔

آپکا **ابراہیم بغدادی (یوکے)**

۱۔ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں کہ قارئین پرچہ پر مطبوعہ آیاتِ قرآنی کا احترام کریں گے مگر آپ کو یہ ڈر ہے کہ پرچہ پرانا ہونے کے بعد قارئین کی طرف سے اس کی بے حرمتی ہو گی تو یہ قارئین کی ذمہ داری ہے کہ اس کی بے حرمتی نہ ہونے دیں۔

★ نقش کوکن باقاعدگی سے مل رہا ہے دسمبر ۹۷ء اور جنوری ۹۸ء کے پرچوں پہ آیاتِ قرآنی نے دل موہ لیا۔ اگر ایک کونے میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہوتا تو بہتر ہوتا۔ ڈر ہے کہ پوسٹ میں ان مقدس کلام کی بے حرمتی ہوتی ہو گی اس لئے چھپوانے سے پہلے عالمِ دین سے مشورہ ضرور کیا ہو گا۔[۱]

اخبار و افکار میں تبلیغی اجتماع اور ۶۰ سے زائد نکاح کے متعلق پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ دل سے دُعا نکلی کہ ربّ العزت یہ شادی خانہ آبادی ان تمام جوڑوں اور ان کے والدین کو مبارک کرے صحت و تندرستی اور خوشیوں سے بھرپور زندگی عطا کرے اور ان کی اولاد کو نیک و صالح بنا کر دین و دنیا میں کامیابی عطا کرے آمین۔

دعاگو

احمد ابراہیم بہروتحریر (لندن)

لہ پوسٹ میں، ہوائی پارسل میں اسی طرح ریل کے ذریعہ کلام مجید کے جو پارسل بھیجے جاتے ہیں ان کی جو بے حرمتی ہوتی ہے اس کا حال بیان نہ کریں تو اچھا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہم قرآن شریف بذریعہ ڈاک، ہوائی ڈاک یا ریل پارسل سے نہ منگائیں۔ خیر! جاذب نظر طغرے قارئین تک پہنچانے کی ہماری ادنیٰ سی کوشش تھی مگر اب اُسے ہم روکنے پر مجبور ہیں؟ (ادارہ)

★

اُتر جائے تیرے دل میں کا بقیہ

پیروی کی اور جاپان کامیاب رہا۔ ہندوستان تمام ملکوں سے پیچھے ہے اور جاپان تمام ملکوں سے آگے۔ وجہ یہ کہ ہندوستان طرز تعلیم کے پیچھے پڑا رہا وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ جاپان نے صرف تعلیم پر اپنی ساری توجہ لگادی، اور وہ کامیابی کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ اس تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم کے سلسلہ میں اصل اہمیت کی چیز یہ ہے کہ قوم کو تعلیم یافتہ بنادیا جائے۔ اس معاملہ میں طرز تعلیم کی اہمیت صرف اضافی ہے نہ کہ حقیقی۔ اصل مسئلہ پڑھنا ہے نہ یہ کہ کیسے پڑھایا جائے۔ (شکریہ الرسالہ) ⁂

اتحاد: اتحاد اختلاف کی حالت کو برداشت کرنے سے آتا ہے۔ نہ کہ اختلاف کی حالت کو ختم کرنے سے

تین چیزیں

تین چیزیں انسانی صحت کو بگاڑ دیتی ہیں۔
زیادہ کھانا۔ زیادہ سونا۔ زیادہ بولنا۔
تین چیزیں نکل کر واپس نہیں آتیں
تیر کمان سے۔ بات زبان سے اور جسم جان سے
تین چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔
موت۔ وقت اور مدوجزر
تین چیزیں کبھی چھوٹی نہ سمجھیں
قرض، مرض اور فرض
تین چیزیں سوچ سمجھ کر اٹھانی چاہیئے۔
قلم، قسم، قدم،
تین چیزیں ہمیشہ پاک رکھیں۔
جسم، روح اور لباس
تین چیزیں انسان کو ذلیل کرتی ہیں
بدخلقی۔ بدفعلی۔ طمع
تین چیزیں دشمنی کی جڑ ہیں
زر، زن اور زمین
تین چیزیں ہر ایک کی جُدا جُدا ہوتی ہیں۔
صورت، سیرت اور قسمت
تین چیزوں کی لاپرواہی زندگی کا تین تیرا۔۔ کر دیتی ہیں۔
زن ۔ زر ۔ زمین

مرسلہ: اشفاق عمر کوپے (مجگاؤں)

مزایا کلب

از: فضل الدین عبدالحئی بیکار، فردوس کھیڈ

موضع مزاواڑی (خیالی نام) کے کچھ بیکار
لوگوں نے 'مزایا' نام کا ایک کلب بنایا۔ گاؤں کے ایک
پہاڑی ٹیلے (ٹیکڑی) کو رکام ٹیکری نام دے کر مزایا کلب
کا اسے ہیڈ کوارٹر تصور کیا گیا۔ 'مزایا' نام رکھنے میں غپّے
ہانک کر "مزہ آیا" اس اعتبار سے "مزا + آیا =
مزایا" ایسا خصوصی فارمولہ سبھی ممبروں نے پاس کیا
اور نام منظور ہوا اس کے بعد یہ طے ہوا کہ مزایا کلب کے
صدر کو 'مزارام' خطاب دیا جائے۔

مزایا کے مزارام شروع سے ہی اپنے
آپ کو بہت بڑے دانا سمجھنے لگے۔ اسی وجہ سے وہ
بڑے بڑے مشکل سوالوں کے جواب تابڑ توڑ دے کر ممبروں
کو منہ میں (اور ناک میں بھی) انگلیاں ڈالنے پر مجبور
کرنے لگے۔ یہیں دیکھئے نا۔ اپنے مہاراشٹرا سرکار کے
جھنکا بھاکر اسکیم کے بارے میں کچھ کہنے کی انہیں قطعی
ضرورت نہیں تھی۔ لیکن دماغ میں جو خیال آیا وہ پیٹ
میں رہنا مشکل تھا اسی لئے انہوں نے اپنی تقریر شروع کی۔
'ممبران، خموشی سے سنئے'! وہ کہنے لگے۔
ایک روپیہ میں جو جھنکا بھاکر ملنے کی ترکیب ہے۔
اسے بند کیا جائے' ممبران ایکدم حیرت میں پڑ گئے۔
کسی نے کہنے کی جرأت کی۔ "جناب صدر، اس سے
غریبوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی اس کا کیا؟" اس
نقش کو کُن

بات پر مزارام جھٹ سے بولے "میں کوئی بیوقوف
تو نہیں ہوں۔ اگر میں بے وقوف ہوتا تو دلی میں گیا
ہوتا۔ اِدھر رکام ٹیکڑی پر بیٹھ کر مزایا کا مزارام
نہیں بنتا۔ سنو! میں نے جھنکا بھاکر اسکیم بند کرنے
نہیں کہا۔ وہ قیمت کا بندہ روپیہ ہے نا؟
میں نے وہ بند کرنے کہا۔ کسی نے بیچ میں ہی ٹوکا۔
"یعنی مفت دی جائے جھنکا بھاکر ایسا کہئے نا!"
"ہاں ایکدم مفت۔" مزارام لیڈروں
والے لہجے میں کہنے لگے "یہی نہیں، بلکہ اوپر سے سرکار
اس آدمی کو ایک روپیہ نقد دے۔" مطلب غریب
کو جھنکا بھاکر ملیگا اور اوپر سے ایک روپیہ بھی
ملے گا۔ اور ہاں۔ ایک روپیہ اسی کو ہی ملیگا جو
جھنکا بھاکر وہیں بیٹھ کر کھائے گا۔ نہیں تو کوئی
صرف ایک روپیہ لینے آئے گا اور ہاں۔ یہ اسکیم
صرف غریبوں کے لئے مخصوص رہے گی ورنہ ہمارے
لیڈران بھی آئیں گے جھنکا بھاکر کھانے کے لئے
کون جانے پیسے تو کھاتے ہی ہیں، اب آئیں گے
جھنکا بھاکر کھانے کے لئے۔"

مزایا کے مزارام کی تقریر سن کر کسی
نے کہہ ڈالا۔ "یہ اچھی ترکیب ہے غریبی ہٹاؤ
کی۔ ان مزارام صاحب کو غریبی ہٹاؤ وزیر بنانے
میں کوئی حرج نہیں۔

رہبر کے اعتبار پہ چلنے میں لطف کیا
خود راہبر میں ہمت مردانہ چاہیئے

شاہد ندیم، قیصر الجعفری اور جناب نواب
ملک M.L.A شریک تھے۔ جلسہ کی
صدارت ڈاکٹر آدم شیخ نے کی۔

آئیڈیل موومنٹ گزشتہ
۵ برسوں سے مدنپورہ، باندرہ،
بھنڈی بازار اور کرلا میں مفت کوچنگ
کلاسیس کا سلسلہ شروع کئے ہوئے ہے۔
اس کی وجہ سے اردو اسکولوں کے
نتائج میں ایک نمایاں تبدیلی آئی ہے۔
جس کا اعتراف کیا جاتا ہے یہ ساری
معلومات موومنٹ کے جنرل سکریٹری
عرفان جعفری نے عمائدین شہر والدین
اور سرپرست نیز طلباء و طالبات
کے سامنے پیش کی جو حاضر مجلس تھے۔

قیصر الجعفری فاؤنڈیشن کے
صدر ڈاکٹر شیخ عبداللہ نے فاؤنڈیشن
کی کارکردگی اور اساتذہ کی منصوبہ بندی
کے متعلق اظہار خیال کیا۔

* پچھلے تین سال کی صحتمند
روایت اس بار بھی دہرائی گئی اور
درجہ چہارم ہفتم کی اسکالرشپ
امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل
کرنیوالے دو بچوں کو انعامات سے
نوازا گیا۔ ۹۶-۹۷ء ایس۔ایس۔سی کے
امتحانات میں فرسٹ کلاس اور
ڈسٹنکشن کے ساتھ جو طلباء کامیاب
ہوئے تھے۔ ان کو سرٹیفکٹ اور
سٹیلڈ عطا کئے گئے۔ ان طلباء و طالبات
کی مجموعی تعداد ۳۲ تھی۔ اسی طرح
کرلا اور اطراف کے اسکولوں کے
کچھ اساتذہ کی قابل تحسین تعلیمی تدریسی
کوششوں کے اعتراف میں اسناد
سے نوازا گیا۔ براہ راست تدریس
سے وابستہ نہ ہونے کے باوجود تعلیمی
سطح پر انتہائی غیر معمولی سرگرمیاں اور
جدوجہد کرنے کے لئے مبارک کاپڑی کے نام
شامل کئے جاتے ہیں۔ فاؤنڈیشن کے اراکین
کے ساتھ ساتھ سبھی نے مسرت کا اظہار کیا۔

دارالعلوم تاج المساجد کی عالمیت کی ڈگری بی اے کے مساوی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے ملک
کی ممتاز دینی درسگاہ دارالعلوم تاج المساجد
بھوپال کی عالمیت کی ڈگری کو بھی تسلیم
کیا جا چکا ہے۔ ان امیدواروں کو سینئر
سیکنڈری اسکول سرٹیفکٹ کا امتحان
انگریزی زبان میں پاس کرنا لازمی ہوگا۔

صابو صدیق میں مرین انجینئرنگ

انجمن اسلام ممبئی کے زیر اہتمام
جاری حاجی صابو صدیق پولی ٹیکنک میں
ڈپلومہ آف مرین انجینئرنگ کے ۴ سالہ
کورس کی ڈائرکٹوریٹ آف شپنگ
نے منظوری دے دی ہے۔ صابو صدیق
دوسرا ایسا ادارہ ہے جسے یہ شرف حاصل ہے۔
ایک بیچ میں ۲۴ بچے تربیت
حاصل کرسکیں گے۔ ایک پریس کانفرنس
میں انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر
محمد اسحاق جمخانہ والا نے یہ معلومات
دی۔ انہوں نے کہا کہ اس ڈپلوما
کورس سے ساحلی علاقہ کے مسلم
نوجوان فیضیاب ہوسکتے ہیں۔

طبیہ کالج اینڈ ہاسپٹل

انجمن اسلام کا طبیہ کالج اینڈ
ہاسپٹل اپنے کارکردگی کی وجہ سے
مقبول خاص و عام ہے۔ یہاں کے قابل
و فاضل اساتذہ نے اپنی محنت اور
جانفشانی سے اس ادارے کو ایک
امتیازی مقام بخشا ہے اور تقریباً تمام
اساتذہ ممبئی یونیورسٹی سمیت ملک
کی اہم یونیورسٹیوں میں ممتحن مقرر
کئے گئے رہے ہیں۔

اس کالج میں کلیات ادویہ،
حفظان صحت، امراض نسواں،
معالجات اور جراحت کے شعبے قائم
ہیں۔ یہاں خون کی جانچ اور علم الاعضاء
کے شعبے کافی سرگرم ہیں۔

کالج لائبریری میں چار ہزار سے
زائد اہم اور نایاب کتابیں اور
رسائل موجود ہیں۔

کالج کے ہسپتال میں بیرونی مریضوں کے لئے یونانی اور مغربی طرز کے علاج کے شعبے موجود ہیں اور مکمل ایکسرے یونٹ اور جدید قسم کا آپریشن تھیٹر بھی دستیاب ہے۔ جدید طرز کے آلات کی تنصیب کی وجہ سے ہسپتال میں ہر طرح کے مریضوں کا بہتری کے ساتھ علاج کیا جاتا ہے۔ اس ہسپتال میں مریضوں کے لئے ۷۵ بستر ہیں جہاں یونانی اور ایلوپیتھی طریقے سے علاج ومعالجہ کیا جاتا ہے۔ خواتین کے لئے ایک الگ وارڈ بھی یہاں موجود ہے کالج اور ہسپتال چونکہ لازم وملزوم ہیں اس لئے کالج کے اساتذہ، ہسپتال میں گرانقدر خدمات انجام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ باہر سے کئی ماہرین امراض بھی مستقل طور پر یہاں آتے ہیں۔ طبیہ کالج کا یہ ہسپتال چونکہ ناگپاڑہ کے ایک ایسے علاقے میں واقع ہے جہاں ہماری ملت کے غریب افراد کی کثرت ہے۔ اس لئے ان کی بڑی تعداد اس ہسپتال میں علاج کے لئے آتی ہے۔ ⁂

نقش کوکن نیم ادبی اور مکمل معلوماتی پرچہ ہے۔ ⁂

نقش کوکن

خاتون ایئر پائیلٹ

شبنم سرگروہ

ممبئی میں کاروباری حلقہ میں بالخصوص ہوٹل مالکان میں معروف شخصیت الحاج غفور خان سرگروہ متوطن بینہالجہ ضلع رتناگری کی دختر شبنم سرگروہ نے ۱۹۹۴ء میں ممبئی یونیورسٹی سے بی ایس سی B.Sc. (فزکس) کی ڈگری درجہ اول میں پاس کرنے کے بعد ہوائی جہاز کی کمرشیل اڑان کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور پائیلٹس اکیڈمی میں داخلہ لیکر دو سال کا کورس مکمل کرکے اس سلسلہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ پہنچیں جہاں آپ نے جنوری ۹۷ء میں ہوائی جہاز کا کمرشیل پائیلٹ لائسنس حکومت امریکہ کے وزارت نقل وحمل کے فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن کے زیر اہتمام حاصل کیا اور اب ڈائرکٹر جنرل سول ایوی ایشن حکومت ہند کا ام، لائسنس بھی انہیں ملا ہے۔ انہیں وزارت نشریات حکومت ہند کے جانب سے عطا کردہ انڈین ریڈیو ٹیلیفونک لائسنس بھی حاصل ہے۔ آپکے ساڑھے ۳۵۰ تین سو گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک پرواز کرنے کا تجربہ بھی حاصل ہے۔ ۲۷ سالہ محترمہ شبنم سرگروہ انگلش، مراٹھی، فرینچ اور جرمنی زبانیں جانتی ہیں۔ اور اپنے روشن مستقبل کی طرف مائل پرواز ہیں اللہ انہیں کامیاب کرے۔ ⁂

جمال یوسفی کی تقرری

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے معاون مدرس جناب جمال الدین یوسف بندر کر عرف جمال یوسفی کو ضلع رتناگری یوتھ کانگریس کا جوائنٹ سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ گزشتہ بارہ سال سے اس تنظیم میں سرگرم عمل ہیں۔

موصوف چپلون تعلقہ سیکنڈری ٹیچرز یونین کے نائب صدر بھی ہیں۔

نقش کوکن میں اشاعت کیلئے اپنے علاقے اور پروگرام کی خبریں آپ خود ہی بھیجئے۔

مشرقی افریقہ میں قرأت کا مقابلہ

۱۷ جنوری ۹۸ء کو کوکنی مسلم سلم نیروبی مشرقی افریقہ کے زیر اہتمام حسب سابق قرأت کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ستر ۷۰ امیدواروں نے حصہ لیا تھا۔ متعدد درجات میں جو امیدوار کامیاب ہوئے اس کی تفصیل درج ہے۔

نرسری سے درجہ اول:
مس اسماء مقری

درجہ دوم اور سوم
ماسٹر اجمل کھامئے

درجہ چہارم تا ششم
ماسٹر عادل کھامئے

درجہ ہفتم و ہشتم
ماسٹر عدنان خان

سیکنڈری اسکول
ماسٹر طہٰ ناتھیکر

ماہِ رمضان المبارک میں منعقدہ قرأت کے اس مقابلہ کے اس مقابلہ کے بعد شرکاء مجلس کیلئے افطاری کا خاص اہتمام تھا۔..

(مرسلہ: اشفاق شیخ)

نیلوفر مختار شیخ کو ۵ ہزار روپے

انعام: تھانہ ضلع دیہی تنظیم نے انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کی طالبہ نیلوفر مختار شیخ کو ایس ایس سی مارچ ۹۷ء کے امتحان میں دیہی علاقوں میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے پر ۵۰۰۰ ہزار روپے کا انعام دیا ہے۔ ∴

انجمن اسلام کو اسلامک اکیڈمک

کا عطیہ: اکیڈمی آف اسلامک اینڈ عربک اسٹڈیز ٹرسٹ ممبئی نے انجمن اسلام ممبئی کو اس کی تعلیمی سرگرمیوں کو مزید تیز کرنے کی غرض سے ۲۵ لاکھ روپے کا گرانقدر عطیہ دیا ہے۔ اس کا اعلان ٹرسٹ کے چیئرمین جناب عباس فخر الدین نے کیا ہے۔ اس ٹرسٹ کی بنیاد داؤدی بوہرہ فرقہ کے روحانی پیشوا سیدنا محمد برہان الدین نے ڈالی تھی۔ ∴

الحاج شیخ محبوب بیرمال کو اعزاز

۷ فروری ۹۸ء کو بنگلور میں منعقدہ الامین تحریک کے جنرل کنونشن میں تحریک کے لئے نمایاں خدمات انجام دینے کے صلہ میں الحاج شیخ محبوب بیرمال کو ڈاکٹر ممتاز خان ایوارڈ سے نوازا گیا۔ الحاج شیخ محبوب بیرمال نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست فائن آرٹ ٹیلرس کے مالک اور حج کمیٹی کے ایک ذمہ دار رکن ہیں۔

یہ امر بھی قابل ذکر و ستائش ہے کہ جن خواتین نے الامین تحریک کی خدمت کی ہے ان کو حضرت بی بی خدیجہ ایوارڈ عطا کیا گیا ہے اور یہ ایوارڈ حاصل کرنے والی چھ خواتین میں بیرمال صاحب موصوف کی زوجہ محترمہ مہر النساء شیخ محبوب بیرمال بھی شامل ہیں۔

بیرمال زوجین کی خدمات کی قدر افزائی اور اس اعزاز کے حصول کے لئے ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ∴

پنگاری میں ٹیلیفون

پچھلے مہینہ پنگاری میں ٹیلیفون کے افتتاح کی خبر شائع ہوئی تو مقامی حضرات نے قارئین کی اطلاع کے لئے اپنے ٹیلیفون نمبر بغرض اشاعت بھیجے ہیں وہ اس طرح ہیں: پنگاری کا کوڈ ۰۲۳۵۹

نام	نمبر
عبداللہ محمد قاسم دلوی	۴۸۲۰۵
علی محمود دلوی	۴۸۲۰۶
عتیق عبداللطیف دلوی	۴۸۲۰۹
امتیاز حسین دلوی	۴۸۲۱۹
اقبال شرف الدین دلوی	۴۸۲۱۰

∴

ڈاکٹر حنان چوگلے

جناب غلام حسین چوگلے متوطن گووالکوٹ (چپلون) ضلع رتناگری کے فرزند ڈاکٹر حنان چوگلے نے ۱۹۸۵ء میں گرانٹ میڈیکل کالج (جے جے اسپتال) ممبئی سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا تو ممبئی یونیورسٹی کی پوسٹ گریجویشن کے لیے اسکالرشپ بھی حاصل کی۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے آپ نے ۱۹۹۰ء میں جنرل سرجری میں ایم ایس (M.S) کی ڈگری حاصل کی۔ اسی طرح ۱۹۹۳ء میں کارڈیو ویسکولر اور تھوراسک سرجری میں ایم سی ایچ (M.Ch) کی سند پانے میں بھی کامیاب ہوئے۔

ایک کامیاب ڈاکٹر اور سرجری کی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد بھی حصولِ تعلیم کی طلب اور تڑپ نے چین لینے نہیں دیا اور آپ ایف آر سی ایس (F.R.C.S) کی اعلیٰ تعلیم

نقش کوکن

حاصل کرنے کے لئے انگلستان روانہ ہوئے ۱۹۹۴ء میں گلاسکو سے عمل جراحی (سرجری) کی یہ اعلیٰ سند بھی حاصل کی اور فی الوقت مانچسٹر میں کارڈیو تھوراسک سرجری کیلئے زیرِ تربیت ہیں جو اس سال کے اخیر (دسمبر ۹۸) میں مکمل ہو جائیں گی۔ اسی دوران آپ اسپیشلسٹ رجسٹرار اور سینئر ہاؤس آفیسران ڈپارٹمنٹ آف کارڈیو تھوراسک سرجری کے طور پر خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر حنان چوگلے نے جے جے اسپتال ممبئی، سینٹ جارج ہسپتال ممبئی اور کوپر ہسپتال میں بھی اپنی خدمات سے مریضوں کو فیض پہنچایا ہے آپ کے کئی مقالات یورپین میڈیکل جرنل اور برٹش جرنل آف کارڈیولوجی میں شائع ہوئے ہیں۔

آپ کی تدریسی خدمات بھی قابلِ قدر ہیں جب بطور ایک ٹیچر آپ نے جونیئر سرجن ڈاکٹروں کو تعلیم بہم پہنچائی ہے۔ مختصر یہ کہ اس نوجوان اور قابل ڈاکٹر سے ملک و ملت کو بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ ٭٭٭

نالاسوپارہ کیلئے ایمبولنس

ینگ سوشل گروپ کی جانب سے ایک ایمبولنس وین لائی گئی جو ایمرجینسی میں جلد ہی اسپتال تک مریضوں کو پہنچائیگی۔ یہ کام ینگ سوشل گروپ کے صدر جواں سال کارپوریٹر عبدالمعیز گھنسار صاحب جو سوپارہ کی ترقی کے روحِ رواں ہیں انجام دیا۔ ۱۵ مارچ ۹۸ء کو زلیخا بیگم زکریا ہائی اسکول میں ایک سادہ سی تقریب میں جناب رضوان حارث صاحب کے ہاتھوں اس کا افتتاح عمل میں آیا۔

الفا انگلش اسکول کا سالانہ جلسہ

الفا سوشل اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کلیان کے ماتحت الفا انگلش اسکول کلیان کا سالانہ جلسہ ۱۵ مارچ ۱۹۹۸ء کو ریکریشن ہال سبھاش میدان میں منعقد ہوا۔ جس میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر دیپک شیٹی (شری دیوی اسپتال) موجود تھے اور اعزازی مہمانان کی حیثیت سے جناب مہندر سنگھ کابل سنگھ ڈاکٹر صلاح الدین حکیم اور جناب شرف الدین کرتے شریک تھے۔

ڈاکٹر شارق مولوی کی تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر بشیر شیخ نے انجام دئے۔ مہمانوں کا تعارف ڈاکٹر متین پٹیل نے کیا۔ ڈاکٹر طارق قاضی نے الفا سوشل اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے

کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور ڈاکٹر شبانہ شیخ نے اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ ڈاکٹر نذیر شیخ نے اپنے مختصر تقریر میں لوگوں کے سامنے اپنے مقصد کو واضح کیا۔ ایسوسی ایشن کے سکریٹری ڈاکٹر ارشد جورے اور خازن ڈاکٹر اعجاز مجید نے اس پروگرام کا انتظام کیا اور کامیاب بنانے میں کافی جدوجہد کی۔ حاضرین میں ڈاکٹر ناطق قاضی، ڈاکٹر طاہر، ڈاکٹر توصیف، ڈاکٹر اعزاز خان، ڈاکٹر خالد شیخ، ڈاکٹر ملا دادا ور ملا سیٹھ، زیڈ لے خاص، مومن عبدالسلام انصاف الرحمن چمڑے والے، ایڈوکیٹ فیصل قاضی، شیخ وحید الدین جناب شریک جلسہ رہے۔

بعد از مہمان خصوصی ڈاکٹر دیپک شیٹی کے ہاتھوں بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ اخیر میں مسز روحانہ ارشد جورے صاحبہ نے شکریہ ادا کیا۔ ٭٭٭

خاموشی : اصول کی بنیاد پر چپ رہنا بہادری ہے اور مصلحت کی بنا پر چپ رہنا بزدلی ہے۔۔۔

فاطمہ قاضی کی شاندار کامیابی

ڈاکٹر (پروفیسر) عمر فاروق قاضی کی دختر فاطمہ قاضی نے انگلینڈ کی نامور یونیورسٹی آف سرے سے میڈیکل مائیکرو بائیولوجی میں بی ایس سی (آنرز) کی ڈگری حاصل کر کے ایک انتہائی شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ فاطمہ کی کامیابی اس لحاظ سے بھی بے مثل ہے کہ انہیں اس دوران منسٹری آف ڈیفنس کے کیمیکل اور بائیولوجیکل ڈیفنس اسٹابلشمنٹ (CBDE) میں وائرس اور جنیٹکس کے موضوع پر تحقیق کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔ فاطمہ کی نمایاں کارکردگی پر انہیں CBDE سے بہترین طالبہ کا اعزاز بھی دیا گیا۔

فاطمہ کی اس نمایاں کامیابی کے پیچھے ان کے والد پروفیسر عمر فاروق قاضی کی تربیت و کوششیں رہی ہیں۔ پروفیسر قاضی صاحب انگلینڈ، امریکہ، افریقہ اور خلیجی ممالک کی کئی یونیورسٹیوں میں بطور پروفیسر اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ گھر کا یہی تعلیمی ماحول فاطمہ کی تربیت کا محرک بنا اور اسی بنا پر فاطمہ نے بھرپور یکسوئی، محنت و ذمہ داری کے ساتھ یہ کورس پورا کیا۔ فاطمہ نے گریجویشن کی سطح کی اس نمایاں کامیابی پر اپنا سلسلۂ تعلیم منقطع نہیں کیا بلکہ اب امیونالوجی میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے لندن اسکول آف ہائجین اور ٹراپیکل سائنس میں داخلہ لیا ہے۔ ادارہ نقش کوکن فاطمہ کی کامیابیوں کے لئے دعا گو ہے۔۔۔ ٭٭٭

مجروح صاحب کو ایوارڈ :

مہاراشٹر اردو اکیڈمی کی جانب سے ولی دکنی قومی ایوارڈ مشہور و معروف اردو شاعر مجروح سلطانپوری کو ان کی ادبی خدمات کے لئے وزیر ثقافتی امور پرمود نولکر نے ان کے مکان پر انہیں پیش کیا۔ اس موقع پر بزرگ موسیقار نوشاد علی، اردو اکیڈمی کے کارگزار صدر پروفیسر عبدالستار دلوی، شعبۂ امور ثقافت کی سکریٹری لیلا ستیہ نارائن اور ڈائرکٹر ثقافتی امور ڈاکٹر این این پٹیل موجود تھے۔ اکیڈمی کا تقسیم انعامات کا اجلاس ۹ دسمبر کو ناگپور میں منعقد ہوا تھا۔۔۔

نئی لوک سبھا میں مسلم ممبران پارلیمان

اب جبکہ بارہویں لوک سبھا کے نتائج سامنے آچکے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اب کی بار جو مسلم ممبران پارلیمنٹ منتخب ہو کر آئے ہیں ان کی تعداد صرف ۲۵ ہے جبکہ آبادی کے تناسب سے یہ تعداد تقریباً ۶۰ ہونی چاہیئے تھی ملک کے کئی بڑے اور بھاری مسلم آبادی والے صوبے ایسے ہیں جہاں سے ایک بھی ممبر پارلیمنٹ منتخب نہیں ہو سکا ہے ان میں مہاراشٹر، تاملناڈو، مدھیہ پردیش، اڑیسہ، گجرات، راجستھان، ہریانہ اور پنجاب شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بڑی مسلم آبادیوں والے صوبے مثلاً آندھرا پردیش اور کرناٹک سے صرف ایک آسام و کیرالا جہاں مسلم آبادی کا تناسب ۲۰ فیصد ہے وہاں سے بھی صرف ۲ مسلم ایم پی آئے ہیں ذیل میں ان کے نام پیش ہیں:

اترپردیش — نام مسلم امیدوار — پارٹی

۱۔ مرادآباد: شفیق الرحمان برق۔ سماجوادی
۲۔ رام پور: مختار عباس نقوی۔ بھاجپا
۳۔ بدایوں: سلیم شیروانی۔ سماجوادی
۴۔ بہرائچ: عارف محمد خان۔ بسپا
۵۔ بلرام پور: رضوان ظہیر۔ سماجوادی
۶۔ اعظم گڑھ: اکبر احمد ڈمپی بسپا

بہار — نام مسلم امیدوار — پارٹی

۷ گوپال گنج: عبدالغفور۔ سمتا
۸ سیوان: محمد شہاب الدین۔ راشٹریہ جنتا دل
۹ مدھوبنی: ڈاکٹر شکیل احمد۔ کانگریس
۱۰ دربھنگہ: ایم اے فاطمی۔ آر جے ڈی
۱۱ کشن گنج: تسلیم الدین۔ آر جے ڈی
۱۲ کٹیہار: طارق انور۔ کانگریس

بنگال

۱۳ مالدہ: غنی خان چودھری کانگریس
۱۴ جانگی پور: ابوالحسنات خان سی پی ایم
۱۵ مرشد آباد: معین الحق " " "
۱۶ الوبریا: حنان مُلا " " "
۱۷ امراپور: علی اکبر کھانڈیکر۔ ترنمول کانگریس
۱۸ کٹوا: محبوب زاہدی سی پی ایم

آندھرا پردیش

۱۹ حیدرآباد: سلطان صلاح الدین اویسی۔ مجلس اتحاد المسلمین

کیرالا

۲۰ منجیری: ای احمد مسلم لیگ
۲۱ پونانی: غلام محمود بنات والا " "

آسام

۲۲ دھبری: عبدالمجید، کانگریس
۲۳ بارپیٹا: غلام عثمان: یونائیٹڈ مائنارٹیز فرنٹ

کرناٹک

۲۴ بنگلور شمالی: جعفر شریف کانگریس

لکشدیپ

۲۵ لکشدیپ: پی ایم سعید کانگریس

واضح ہو کہ کشمیر سے کم از کم ۲ امیدوار مسلم کامیاب ہو کر لوک سبھا پہنچ سکیں گے۔ اس طرح ۱۲ ویں لوک سبھا میں یہ تعداد ۲۷ تک پہنچ کر رک جائیگی۔

نقش کوکن

※ ※ ※

۴۸۰ لائق ٹیچرز کو شیروانی ایوارڈ

اتر پردیش کے اکھتر ۷۱ انٹر کالجوں اور ہائر سکنڈری اسکولوں میں شیروانی ایوارڈ ۱۹۹۷ء جیتنے والے چار سو ۴۴۸ اڑتالیس ٹیچرز (بشمول بتیس ۳۲ پرنسپل) اور اب رام پور شہر کے چار اداروں کے بتیس لائق ٹیچرز (بشمول تین پرنسپلز) جن کو الحاجہ بیگم نثار رشید شیروانی صاحبہ (چیئرمین بھارت سیوا ٹرسٹ، چیئرمین جیپ انڈسٹریل سنڈیکیٹ لمیٹیڈ اور چیئرمین ایمپٹیس شیروانی شوگر سنڈیکیٹ لمیٹیڈ) کی طرف سے دلی مبارکباد کے ساتھ ایوارڈ پیش کئے گئے۔

اس طرح اب تک اتر پردیش کے چھہتر مسلم انٹر کالجوں اور ہائر سکنڈری اسکولوں میں شیروانی ایوارڈ جیتنے والوں کی تعداد چار سو اسی ۴۸۰ لائق ٹیچرز (بشمول پینتیس ۳۵ پرنسپلز) ہے۔

(مرسلہ نصرت واحد شیروانی)

معصوم روزے دار

رمضان المبارک گزرے ہوئے تین مہینے ہو گئے مگر "ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے" اپنے نونہالوں معصوم روزہ داروں کی تصاویر بغرضِ اشاعت بھیجتے ہیں اور تفصیل لکھتے وقت یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے اس معصوم روزہ دار سے وعدہ کیا ہے کہ اس کی تصویر اخبار میں چھپ کر آئیگی۔ ننھا فرشتہ معصوم یہ تو نہیں جانتا کہ اس کے ابا، دادا کی کوتاہی کی وجہ سے تصویر نہیں چھپی ہیں دادا، ابا، کی ناراضگی کا غم نہیں ہے کیونکہ دو چار لوگوں کو ہم لکھ بھی چکے ہیں کہ یہ سلسلہ سال بھر چلایا تو نہیں جا سکتا۔ عید نمبر یا اس کے فوراً بعد والے شمارہ تک تصویروں کی اشاعت زیب دیتی ہے مگر زیر نظر تصاویر کے لئے بچوں سے وعدہ کیا گیا تھا اس لئے محض بچوں کا دل رکھنے کے لئے ہم انہیں شریکِ اشاعت کرتے ہیں۔

ناہید لیاقت ماٹونکر

حاجی محمود عبدالکریم شرگاؤنکر متوطن نگڈی تعلقہ منڈن گڑھ کا نواسہ

نقش کوکن

چوتھی جماعت میں زیر تعلیم ہے اور نو سال کی عمر میں اس نے اب کے ماہِ صیام

میں سبھی روزے پورے کئے۔

شعیب سعید چپولکر

سات سال کا یہ بچہ بھی حاجی شرگاؤنکر صاحب کا نواسہ ہے متوطن نگڈی تعلقہ منڈن گڑھ جو پہلی جماعت میں زیر تعلیم ہے اس سال ماہِ صیام کے روزے پورے کئے۔

شگفتہ مجاور

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول بہنالی ضلع رتناگری کے مدرس جناب بشیر احمد مجاور کی دختر

شگفتہ عمر ۸ سال نے اس ماہِ صیام کے سبھی روزے رکھے۔

گرام شکشن سمیتی کا قیام

ژوڈیکر محلہ الجبرلہ تعلقہ داپولی میں گرام شکشن سمیتی سبھا اردو کے ہیڈ ماسٹر جناب شرف الدین قاسم پرکار کے صدارت میں انجام پائی جس میں اردو و مراٹھی دونوں اسکولوں کی ایک مشترکہ نئی گرام شکشن سمیتی کا قیام عمل میں آیا اور اس میں درج ذیل مجلس انتظامیہ کا انتخاب ہوا:

صدر: احمد جعفر پٹھان۔ نائب صدر: کرشنا شنکر چودھری۔ سکریٹری: ایس کے پرکار ہیڈ ماسٹر اردو اسکول نائب سکریٹری: اے ایس پندرکر ہیڈ ماسٹر مراٹھی اسکول۔ اراکین سمیتی: بدرالدین عبدالغنی قاضی صدر الھدیٰ سوسائٹی۔ صالح میاں جعفر جنیرے۔ اقبال عباسی

پانڈورنگ بھوانیاکدم۔ مس انیسہ احمد پٹھان (بال واڑی استانی) اور جنابہ عزیزہ بی عبدالغفور کرویکر۔ ⁂ ⁂

تلوجہ ہائی اسکول میں "پالک شکشک ایسوسی ایشن"

نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ کے ہیڈ ماسٹر جناب محمد خان دیشمکھ کی صدارت میں ۶؍ فروری ۹۸ء کو پالک شکشک ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔

جناب خورشید احمد سید اور جناب ابرار احمد خان نے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ حاضرین سرپرستوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جناب فاروق پٹیل (سینئر کلرک) نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ بالاتفاق رائے درج ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر: جناب عبدالمجید صوبیدار
نائب صدر: جناب شرف الدین پٹیل
سکریٹری: جناب ہیڈ ماسٹر اسکول ھذا
خازن: محمد اسماعیل ملا
نائب خازن: محمد محسن پٹیل

ممبران کمیٹی:
جناب اسلم عبدالقادر پٹیل
〃 حاجی میاں عبدالغفور پٹیل
〃 حافظ عبدالغنی
〃 فوزان اقبال
〃 ضیاء الدین عبدالحمید
〃 الیاس اسماعیل

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

بزم اردو قطر کا ماہانہ طرحی مشاعرہ:

دوحہ کی معروف ادبی تنظیم "بزم اردو قطر" کا ماہانہ طرحی مشاعرہ اس کے دفتر خیال خیمہ میں ۲۶؍ فروری ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوا۔ مصرع طرح تھا: "عمر بھر آپ کا بخشا ہوا غم یاد رہا" (کلیم عاجز) نظامت کے فرائض امجد علی سرور نے ادا کئے۔ نشست کی صدارت بزم کی مجلس مشاورت کے چیئرمین قاضی فراز احمد نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی تھے جناب احسان احمد اور لیاقت علی ملک۔

اس نشست کی خاص بات "بزم اردو قطر" میں ایک نئی شاعرہ کا اضافہ ہے موصوفہ ریڈیو قطر اردو سروس کی پروڈیوسر اور اناؤنسر ہیں۔ یہ ان کی بزم میں پہلی شرکت تھی۔ سفر زانہ صفدر کا کلام عبدالحمید مغل نے ترنم سے سنایا۔ بزم کی ممبر اور ایک شاعرہ محترمہ دلنواز عارف کا کلام اور سید منور حسین نور گیلانی کا کلام بھی عبدالحمید مغل نے سنایا۔ باقی تمام شعراء نے اپنا اپنا کلام پیش کیا اور داد و تحسین وصول کی۔ جن شعرائے کرام نے اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ فرمایا وہ ہیں: قاضی فراز احمد، عزیز رشیدی، محمد غوث، سعید شرعبی، امجد علی سرور، عبدالرزاق صدف، ابوالحسن قابل، بیگم دلنواز عارف، ارشاد اعظمی، منور نور گیلانی، شوکت علی ناز، اور فرزانہ صفدر ⁂

(مرسلہ: شوکت علی ناز۔ سکریٹری نشر و اشاعت "بزم اردو قطر")

الوداعی تقریب

حسب سابق انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کے جماعت نہم نے دہم جماعت کو ایک الوداعی پارٹی ۲۱؍ فروری ۱۹۹۸ء کو دی۔ سنبل آفاق قریشی، ایوب خان، آمنہ فاروق سالوی اور کئی اساتذہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دہم جماعت کی جانب سے اسکول کو تحفے پیش کئے گئے۔ آخر میں صدر مدرس جناب آفاق احمد قریشی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نظامت جناب نصیر صاحب نے کی۔۔

(مرسلہ: مرزا رضی اللہ بیگ)

نوجیون ہائی اسکول راجہ پور کی سلور جوبلی

نوجیون ہائی اسکول راجہ پور کی سلور جوبلی: راجہ پور تعلقہ ایجوکیشن سوسائٹی راجہ پور ضلع رتناگری کے زیر اہتمام نوجیون ہائی اسکول کا قیام ۲ جولائی ۱۹۷۶ء کو عمل میں آیا تھا۔ اپنی بہترین کارکردگی کے تقریباً ۲۲ سال مکمل کئے اور ساتھ ہی نئی عمارت کی تعمیر و جونیئر کالج بھی قائم کیا۔ اس نئی عمارت کے افتتاح کے پیش نظر ۷ فروری ۱۹۹۸ء کو جشن سلور جبلی کا انعقاد زیر صدارت الحاج سیٹھ عثمان سلیمان جوگلے عمل میں آیا۔

اس جلسہ میں راجہ پور و بمبئی کی نامور شخصیات نے شرکت فرمائی۔ سوسائٹی کے صدر الحاج محمود حاجی عبد القادر ٹھاکور نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ و خازن سیٹھ یوسف یونس قاضی نے گل پوشی کی۔ بحیثیت مہمان خصوصی جناب پرویز احمد انعامدار صاحب نے اپنے ہاتھوں نئی عمارت کے کارنر اسٹون کی نقاب کشائی کی اور ریسٹ شکشن سنستھا کے چیئرمن، این ڈی پاٹل صاحب نے سووینر کی رسم اجراء فرمائی۔ معزز مہمانان ایڈوکیٹ ایم آر ونو، ڈاکٹر نظیرہ لوزرے، ایڈوکیٹ عباس ہیٹو کر، نگر پریشد صدر آنند پانگکر، وجے راؤ سانوی (ایم ایل اے) رفیق سیٹھ نائیک، سمیع حاجی علی میاں نیوریکر (بمبئی) وغیرہ کا استقبال پرنسپل اسرار احمد سید صاحب نے کیا۔ مختصر رپورٹ سوسائٹی کے سکریٹری جناب قطب الدین حاجی عبد العزیز ماپاری نے پیش کی۔

اس کے بعد بمبئی سے آئے ہوئے مہمان حاجی فقیر محمد عبد الرحمٰن سید صاحب نے نوجیون ہائی اسکول و جونیئر کالج کی بہترین کارکردگی پر اظہار مسرت فرما رہے تھے کہ شدت خوشی کی وجہ سے اچانک قلبی دورہ پڑا۔ ضعف محسوس کر کے کرسی پر گر پڑے، طبی علاج پہنچاتے پہنچاتے دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اس دردناک المیہ کی وجہ سے باقی پروگرام ملتوی کر دیئے گئے جو دوبارہ ۲۲ فروری کی شب میں منعقد کیا گیا۔ جس میں بچوں نے رنگارنگ پروگرام پیش کیا۔

پروگرام کے اختتام پر ابشین بائیلر بمبئی کی جانب سے سیٹھ یوسف یونس قاضی صاحب نے اعلان فرمایا کہ امسال دسویں کلاس میں اوّل نمبر آنے والے کو ۲۵۰۰ دو ہزار پانچسو اور اردو انگلش میں اوّل نمبر آنے والے کو ایک ایک ہزار روپئے کا انعام پیش کیا جائے گا۔ اسی طرح بارہویں کلاس میں فرسٹ، سیکنڈ، تھرڈ مقام حاصل کرنیوالے طلباء کو علی الترتیب ۱۲۰۰ — ۸۰۰ — ۵۰۰ روپئے بطور انعام پیش کئے جائیں گے۔

نقش کوکن

کوکن میں کل ہند مشاعرہ

۷ مارچ ۱۹۹۸ء کی شب میں لوٹر تو ڑیل تعلقہ مہاڑ ضلع رائے گڈھ میں جماعت المسلمین لوٹر تو ڑیل اور بزم فروغِ ادب کوکن کے زیر اہتمام جناب عبد المجید شاغل کے زیر صدارت کل ہند مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں عبد المجید شاغل، محمود الحسن ماہر، مضطر اعظمی، شکیل داؤدی، سحر اعظمی، سگار لکھنوی، شاکر سوپاروی، نوگل بھارتی، تسنیم برہانپوری، شیخ نعیم الدین نعیم، اعظم اعظمی، ساغر ملک، محشر فیض آبادی، وفا راجے دائری، عارف جامعی، صابر بدنیری، رضا کا ندوی، نظام الدین سعد، عبد القادر راز، نوشاد مونس اعظمی، لطیف مالیگانوی، کامل دہوری، فیروز عالم، انیس اعظمی پنڈیروی، اسماعیل نداف، رفیق تو ڑیلوی نے کلام سے سامعین کو محفوظ کیا۔ جناب تسنیم انصاری نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ جناب سید نظام الدین سعد کے ھدیۂ تشکر کے بعد یہ کل ہند مشاعرہ اختتام پذیر ہوا۔

(مرسلہ: نوگل بھارتی)
ناظم نگراں بزم فروغِ ادب کوکن

نائیک گرلس ہائی اسکول میں الوداعی تقریب:

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری میں، مارچ ۹۸ء کو جماعت دسویں کے طلبا کے اعزاز میں رتناگری ضلع کے کلکٹر جناب مدھو سدن سالوی صاحب کے زیرِ صدارت ایک الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا۔ شرکار میں۔ آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب رفیق سیٹھ نائیک، نائب صدر جناب پروفیسر آدٹے، رتناگری ضلع کے نائب کلکٹر دھوترے صاحب، صحافی جناب علی میاں قاضی، کلکٹر آفس کے ہیڈ کلرک جناب عبداللہ بانگی، مشہور آرٹسٹ جناب ابراہیم داوت، جناب ارشاد قاضی، بابو سیٹھ نائیک، شکیل مجگاؤنکر، عابد خان پٹھان اور یوسف مہسکر کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اے۔ یُ۔ قاضی صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ صنعتکار جناب رفیق سیٹھ نائیک کے ہاتھوں کلکٹر صاحب جناب مدھوسدن سالوی کی خدمت میں شال، ناریل اور گلدستہ پیش کرکے ان کا استقبال کیا گیا۔

مارچ ۱۹۹۷ کے دسویں امتحان میں اسکول کے بالترتیب پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر کامیاب طلبا، ماجدہ صادق وستا، تحسین شوکت ہوڑیکر اور شائستہ لیاقت ناخدا کو نائیک برادرس رتناگری، حسین قاضی شرکا، ارشاد قاضی، بارگٹے، لکی سیٹھ بھاگی، نثار شرگاؤنکر وغیرہ کی جانب سے نقد انعامات پیش کئے گئے۔ نیز جیتر کلاکیتن، پونے کے زیرِ اہتمام ڈرائنگ مقابلہ میں جن کی تصویریں بین الاقوامی سطح پر ہونیوالی نمائش کے لئے منتخب کی گئی ہیں ان ۶ کامیاب طلبار کو صدر کے ہاتھوں اعزاز نامے پیش کئے گئے۔ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی نائیک برادرس کی جانب سے اسکول کے بیسٹ بوائے اور بیسٹ گرل کے ۱۰۰/۱ کے نقد انعامات بالترتیب وسیم داؤد پرکار اور صالحہ سید معین ملا کو عنایت کئے گئے۔ اس موقعہ پر اسکول پارلیمنٹ کے صدر دلدار پانجری نے دسویں کلاس کی طرف سے کارآمد وسائلِ تعلیم خریدنے کے لئے اسکول کو عطیہ کے طور پر پیش کئے نیز 5700 روپیے نقد سوسائٹی کے صدر جناب رفیق نائیک سیٹھ نے صدر مدرس جناب عبداللہ قاضی صاحب کے سپرد کئے۔ بعد ازاں جماعت نہم کی طالبہ بانو اسحٰق ہوڑیکر نے اپنی سحر انگیز آواز میں ایک غزل پیش کی۔ پروگرام کو محترمہ دلنواز مبارک شیخ نے ترتیب دیا اور محترمہ یاسمین دلاور سولکر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر نازمین کی کامیابی

جناب نثار احمد محمد سعید سلوتری (آنرری سکریٹری) سٹی زنس ایجوکیشن سوسائٹی اورن) کی دختر نازمین نے امسال الامین میڈیکل کالج کرناٹک یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔

ڈاکٹر نازمین اورن کی پہلی مسلم خاتون ہیں جنھوں نے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی اس نمایاں کامیابی پر ہم انہیں، ان کے والدین و تمام افراد خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ نیز اپنے شعبے کے اگلے مراحل میں ان کی ایسی ہی ترقی کے لئے دعا گو ہیں۔

(مرسلہ: محمد شفیع نورنگے)

مُبارک کاپڑی کی تعلیمی خدمات

گذشتہ ماہ کے فوٹو سے متعلق

نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ کے چیئرمین جناب مبارک کاپڑی کے تعلیمی لیکچرس نے تعلیمی بیداری کی ایک نئی لہر پیدا کی ہے۔ آج مہاراشٹر بھر میں جناب مبارک کاپڑی کو مختلف اسکولوں، کالجوں اور سماجی حلقوں سے تعلیمی (ووکیشنل گائیڈنس کے) موضوع پر لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔

۹۸-۱۹۹۷ء کے تعلیمی سال میں مبارک صاحب نے کل ۴۳ مقامات پر لیکچر دیئے ہیں۔ اسال ہر مرکز پر کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ دس ہائی اسکولوں کے طلبہ و طالبات نے شرکت کی ہے۔ جس سے ہزاروں طلبہ، اساتذہ، والدین نے استفادہ کیا ہے۔ ان لیکچرس کی زیادہ تر تعداد پونے، تھانے، ممبئی اور بھیونڈی میں منعقد ہوئی ہے۔

مبارک صاحب کے لیکچر کی خوبی یہ ہے کہ آپ مسلسل پانچ پانچ گھنٹے تک اپنی تقریر جاری رکھتے ہیں۔ مگر کوئی سننے والا اپنی جگہ نہیں چھوڑتا۔ ہر لیکچر کے بعد سوال و جواب کا کھلا سیشن بھی ہوتا ہے۔ مبارک صاحب ہر سوال کا تشفی بخش جواب دیتے ہیں۔

تعلیمی محاذ پر مبارک صاحب کی ایک اور نمایاں کارکردگی ہے۔ روزنامہ "انقلاب" میں ہر اتوار کو شائع ہونیوالا کالم "راہ نما" تعلیمی موضوع پر ہر ہفتے شائع ہونیوالا اردو زبان کا یہ واحد کالم ہے اس لئے کہ حیدرآباد سے لے کر دلی تک کے کسی بھی اردو اخبار میں تعلیم کے موضوع پر کوئی مستقل کالم شائع نہیں ہوتا۔ گزشتہ دو سالوں سے جاری اس کالم کا طلبہ میں ایک کریز craze بن گیا ہے۔ کئی اسکولوں میں ہر پیر کو یہ کالم نوٹس بورڈ پر آویزاں کیا جاتا ہے۔ نیز کئی طلبہ ہر ہفتے اس کالم کو فائل میں محفوظ کر لیتے ہیں۔

جناب مبارک کاپڑی نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالے تعلیمی مقابلے جیسے جنرل نالج کا مقابلہ، انگریزی زباندانی کا مقابلہ اور ریاضی کا مقابلہ کے بھی بانی ہیں۔ یہ تعلیمی مقابلے اردو دنیا میں پہلی مرتبہ متعارف کئے گئے اور گزشتہ ۱۳ سالوں سے جاری و ساری ہیں۔ مبارک صاحب ماہنامہ نقش کوکن کے آنریری ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں ان کے اداریے (پہلا صفحہ، اور آخری صفحہ) کتابی شکل میں "صبح" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ جسے کوکن اردو رائٹرز گلڈ (جنوبی افریقہ) نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔

مبارک صاحب اپنے کاروبار سے وقت نکال کر روزانہ ایک گھنٹہ اپنے دفتر میں طلبہ کی رہنمائی کرتے ہیں۔ امتحان و نتائج کے دنوں میں یہ وقت آٹھ دس گھنٹوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر سنیچر اتوار کو مہاراشٹر کے مختلف مقامات پر تبلیغِ تعلیم کے مشن پر نکل پڑتے ہیں۔ ادارۂ نقش کوکن ان کے مشن کی کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔ آمین۔

انجمن اسلام کے گرلز ہاسٹل کی افتتاحی تقریب:

۲۱ مارچ کو انجمن اسلام نے اپنی جانب سے زیر تعلیم لڑکیوں کے لئے قیام گاہ کا اجراء کر کے ملت کی بچیوں کی اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جہاں ہماری بچیاں مضافات اور اضلاع سے آتی ہیں اور رہائش کے مسائل سے دوچار ہوتی ہیں۔ صدر انجمن ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے انجمن اسلام کے اکبر پیر بھائی گرلز ہاسٹل کا افتتاح کیا۔

اور دُعا کی کہ انجمن کے ان کے ساتھیوں
کے خلوص اور ملی خدمات کے جذبات
کو اللہ تعالیٰ قائم رکھے اور سرشار
کرے۔ عبداللہ داؤد باؤلا یتیم
خانے کی توسیع ونگ کا جسے اسماعیل
ایم کانگا ونگ کا نام دیا گیا ہے
اس کا افتتاح غلام محمد بیش امام
صدر انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ نے
فرمایا اور انہوں نے تعلیمی میدان
میں ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا کی انتھک
کوششوں کو سراہا اور انجمن کو توسیع
اور ترقی کے کاموں میں اپنے بھرپور
تعاون کا وعدہ کیا۔ انجمن کے
پرائمری بورڈ کے چیئرمین ایڈوکیٹ
عبدالعظیم کھٹکھٹے صاحب نے شکریہ
ادا کیا۔ اس تقریب میں عمائدین
شہر، سماجی کارکن اور انجمن کے
مختلف شعبوں کے چیئرمین اور اراکین
شریک ہوئے ۔۔۔ ٭٭

جلسہ تقسیم اسناد

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی
اسکول گونڈگھر (تعلقہ۔ مہسلہ۔)
میں ۱۴ مارچ ۱۹۹۸ء کو تقسیم اسناد
کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت انجمن
کے چیئرمین جناب اقبال بیش امام نے
فرمائی۔ جلسہ میں گاؤں کی معزز
شخصیات شریک تھیں۔ قرآن پاک
نعت اور حمد و ثنا کے بعد جناب
ایوب سر نے مہمانان کا تعارف کیا۔
دہم جماعت میں سب سے زیادہ
نمبرات لینے والے طالب علم کو نقد
انعامات دینے کا وعدہ کیا گیا تاکہ
بچوں میں علم کی لگن پیدا ہو۔ اس
کے بعد انعامات کا سلسلہ شروع
ہوا۔ پنجم تا دہم جماعت تک اوّل
دوم اور سوم نمبر میں کامیاب ہونے والے
طلبہ و طالبات کو انعامات اور سرٹیفکٹ
سے نوازا گیا۔ ساتھ ہی ساتھ سالانہ
اسپورٹس میں حصہ لینے والے طلبہ و طالبات
کو بھی انعامات و سرٹیفکٹ دئے گئے۔
امسال کے "ابن انجمن" اور "بنت انجمن"
شعیب کوکاٹے اور دلآرا مینڈرکر کو
اس اعزاز سے نوازا گیا۔ جناب فیض
احمد صدیقی نے شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

(نامہ نگار، نشاط فیض صدیقی)

لوٹے میں مسجد کی تعمیر

تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں ممبئی
گوا روڈ "لوٹے" نامی گاؤں میں
۱۵ سال پہلے کوئی مسلم آبادی نہیں تھی۔
اس علاقے میں مہاراشٹر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ
کارپوریشن MIDC کے کارخانے
آجانے کے بعد "لوٹے" گاؤں میں
مسلمان آباد ہونا شروع ہو گئے اور اب
خاصی آبادی ہو گئی ہے۔
اطراف و جوانب میں کوئی مسجد
نہیں ہے۔ اس لئے مقامی برادران نے
ایک عارضی SHED (چھپّر) بنا کر
باجماعت نماز کا اہتمام کیا۔ کارخانوں
میں کام کرنے والے مسلمان اور پڑوس
کی آبادیوں سے لوگ جمعہ کی نماز
کے لئے آتے ہیں تو جگہ کی کمی کا سامنا
کرنا پڑتا ہے۔ اسی لئے اس جگہ پر
باقاعدہ مسجد تعمیر کرنے کا منصوبہ
بنایا گیا ہے ــــ [illegible] ٭٭

واجپئی وزارت کی تشکیل

بی جے پی کے سرکردہ رہنما اٹل بہاری
باجپائی کی قیادت میں ۱۹ر مارچ کو
۴۳ رکنی وزارت تشکیل پائی جن میں
دو مسلم رہنما سکندر بخت اور
مختار عباس نقوی کو شامل کیا گیا ہے
سکندر بخت کابینی درجہ کے اور
نقوی وزیر مملکت ہیں۔ وزیر اعظم
کے علاوہ دس کابینی وزراء کا تعلق
بی جے پی سے ہے دو کا تعلق انا
ڈی ایم کے سے اور دو کا سمتا پارٹی
سے ہے ایک ایک وزیر شیوسینا،
اکالی دل، تمل راجیو کانگریس
اور بیجو جنتا دل سے لیا گیا ہے۔

دو آزاد اُمیدوار بوٹا سنگھ اور رام جیٹھ ملانی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

۴۲ وزرائے مملکت میں سے ۲۸ کا تعلق بی جے پی سے ہے۔ دو کا اناڈی ایم کے اور ایک ایک اکالی دل، بیجو جنتا دل، پی ایم کے اور اروناچل کانگریس سے ہے۔ مینکا گاندھی آزاد اُمیدوار کو بھی وزیر مملکت بنایا گیا ہے۔ کابینی درجہ کے وزراء کے قلمدانوں کی تقسیم اس طرح سے ہے۔

اٹل بہاری باجپائی۔ وزیر اعظم

لال کرشن اڈوانی۔ وزیر داخلہ

اننت کمار۔ شہری ہوابازی

سکندر بخت۔ وزیر صنعت

سرجیت سنگھ برنالا۔ کیمیکل اور کھاد

جارج فرنانڈیز۔ وزیر دفاع

رام کرشن ہیگڑے۔ وزیر تجارت

ستیہ نارائن جاتیہ۔ محکمۂ محنت

رام جیٹھ ملانی۔ شہری ترقیات

مرلی منوہر جوشی۔ وزیر فروغ انسانی وسائل

کے راما مورتی۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس۔

مدن لال کھرانہ۔ پارلیمانی امور اور سیاحت

رنگا راجن کمار منگلم۔ وزیر بجلی

تھامبی دورائی۔ قانون اور انصاف

نتیش کمار۔ وزیر ریلوے

نوین پٹنائک۔ فولاد اور کان

سریش پربھو۔ ماحولیات اور جنگلات

کاشی رام رانا۔ کپڑا وزیر

آر موتیاہ۔ بری نقل و حمل

یشونت سنہا۔ وزیر خزانہ

بوٹا سنگھ۔ وزیر مواصلات

ششما سوراج۔ وزیر اطلاعات و نشریات

وزرائے مملکت میں قلمدان کی تقسیم

او ماک اپانگ۔ سیاحت

سکھبیر سنگھ بادل۔ صنعت

بنڈارو دتاتریہ۔ شہری ترقی۔

رمیش دیشیہ۔ فولاد و معدنیات

اوما بھارتی۔ انسانی وسائل کا فروغ

دلت ایزملائی۔ صحت و خاندانی بہبود (آزاد چارج)

مینکا گاندھی: بہبود (آزاد چارج)

سنتوش کمار گنگوار: پٹرولیم و قدرتی گیس (خزانہ بھی)

تکنیک اور بیمہ، پارلیمانی امور کا فاضل چارج

بابو لال مرانڈی: ماحولیات و جنگلات۔

مختار عباس نقوی: اطلاعات و نشریات

رام نائیک: ریلویز اور پارلیمانی امور

ای کے پٹیل: کھاد اور کیمیاوی اشیاء

بابو گوڈا پاٹل: دیہی ترقی (آزاد چارج)

دیویندر پردھان: زمینی ٹرانسپورٹ

کوئندر پرسائستھ: خارجہ امور

دلیپ رے: کوئلہ (آزاد چارج)

سوم پال: زراعت

ستیہ پال سنگھ یادو۔ شہری رسدات

آر جناردنم: پنشن، عوامی شکایات اور سرکاری عملہ۔

وسندھرا راجے سندھیا: امور خارجہ

آر کے کمار: ۔۔۔ خزانہ

آئیڈیل ایجوکیشنل سوسائٹی رتناگری جس کے زیر اہتمام شہر رتناگری میں نائیک گرلز ہائی اسکول جاری ہے اس کے سالانہ جلسہ میں صدر جلسہ کلکٹر شری مدھو سودھن سالوی تقریر کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ رفیق سیٹھ نائیک بائیں طرف اور عبداللہ قاضی بالکل داہنی طرف نظر آرہے ہیں۔

نئی ممبئی میں مصطفٰے افقیہ ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ ؛

واشی میں انجمن اسلام نئی ممبئی شاخ کے انگلش میڈیم اسکول، مصطفٰے افقیہ ہائی اسکول اور زبیدہ طالب اُردو پرائمری اسکول کا سالانہ جلسہ وشنوداس بھاوے نائیہ گرہ واشی میں ۱۶ر فروری کی شام منعقد ہوا۔ آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ حمد، نعت، انجمن ترانہ، قوالی، کولی گیت، ڈرامہ اپنا فرض اور دیگر قومی یکجہتی پروگرام پیش کئے گئے۔

انجمن اسلام نئی ممبئی کے سیکنڈری اور جونیئر کالج کے چیئرمن ڈاکٹر سراج پیرکار نے مہمانوں کا تعارف کرایا۔ ایڈوکیٹ عبدالعظیم کھاکھٹے چیئرمن لوکل کمیٹی نے انجمن اسلام کی ترقی اور کارگزاری پر روشنی ڈالی۔

مہمان خصوصی مہاراشٹر سرکار کے وزیر جنگلات و ماحولیات اور تھانے ونئی ممبئی کے پالک منتری شری گنیش نائیک تھے۔ جلسے کے اعزازی مہمان نئی ممبئی کے پولس کمشنر اور مہاراشٹر کے اسپیشل آئی جی شری سدھاکر امبیڈکر اور دوسرے اعزازی مہمان مہاڈا ممبئی کے سابق ایم ڈی، سینئر آئی اے ایس آفیسر شری پی ایس بھوگل تھے۔ صدر انجمن ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا نے اپنے صدارتی خطبہ میں تبلایا کہ انجمن اسلام نے سیکٹر سے ایک بہت بڑا پلاٹ خریدا ہے جس میں کالج آف آرکیٹکٹ، کالج آف نرسنگ، فارمیسی کالج ہوسٹل وغیرہ بہت ہی جلد تعمیر کئے جائیں گے۔

انجمن اسلام کے پاس کافی تعلیمی پروجیکٹ موجود ہیں۔ ہمدردان قوم اور صاحبِ حیثیت حضرات اس کارِ خیر میں حصہ لیں اور اس قوم کے سب سے بڑے اقلیتی ادارے کو آگے بڑھانے میں مدد کریں۔ پرنسپل ڈاکٹر منہاج صدیقی نے ہائی اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

پرائمری کی ہیڈ مسٹریس حسنیٰ آرا اور انگلش میڈیم کی بھارتی چوہان نے رپورٹ پیش کی۔

انجمن اسلام کے جنرل سکریٹری جناب عبدالمجید پاٹکانے شکریہ ادا کیا۔ ریحانہ شیخ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے

پروگرام کا اختتام راشٹریہ گیت پر ہوا۔:۔:

S.S.C. کوچنگ کیمپ

اس سال انجمن خیرالاسلام اُردو ہائی اسکول نالا سوپارہ میں ویسٹرن کے تمام اُردو ہائی اسکولوں کے طلبا کے لئے مورخہ ۹ر فروری ۱۹۹۸ء سے ۱۳ر فروری ۹۸ء تک کوچنگ کیمپ کراری ایجوکیشنل ٹرسٹ سوپارہ کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا جس میں تمام مضامین کے تقریباً ۱۰ موڈریٹر حضرات نے لیا اور اپنی بہترین صلاحیتوں و تجربات سے اس سال ایس ایس سی کا امتحان دینے والے بچوں کو مستفیض فرمایا۔

(۱) اردو کے لئے جناب عباس علی۔
(۱۱) انگلش کے لئے محترمہ اختر سلطانہ۔
(۱۱۱) سائنس کے لئے جناب انصار۔
(۱۷) تاریخ و شہریت کے لئے؛ جناب شہاب الدین۔
(۷) جیومٹری: کے لئے جناب امتیاز۔
(۷۱) ھندی: کے لئے جناب پانڈے۔
(۷۱۱) الجبرا: کے لئے جناب عباسی۔
(۷۱۱۱) مراٹھی: کے لئے جناب عبداللطیف
(۱X) اور عربی کمپوزٹ: کے لئے جناب عمران صاحبان نے اپنی خدمات پیش کیں۔ آخر میں جناب مبارک کاپڑی نے تمام مضامین کے سوالات کو آسانی سے حل کرنے اور زیادہ سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے کا طریقہ سمجھایا جس میں تمام بچوں کو بڑی رہبری ملی ہے۔۔۔

(مرسلہ: رضی اللہ بیگ)

تحسین ★ مہ جبین
نوید ★ سیما ناز

جناب داؤد ابراہیم الٹے متوطن مروڈ جنجیرہ کے فرزندان تحسین کی شادی جناب سیف الدین کی دختر مہ جبین کے ساتھ ۲۴ر فروری ۱۹۹۸ء کو مجگاؤں میں اور نوید کی شادی جناب ریاض عمر فہیم کی دختر سیما ناز کے ساتھ ۲۵ر فروری ۹۸ء کو مروڈ جنجیرہ میں انجام پائی۔

ظفر شیخانی ★ ثناء بروڈ

کوکن کے معروف ہزل گو جناب عبداللہ ظفر شیخانی المعروف صبا شیخانی کے بھتیجے اور جناب جلال شیخانی کے فرزند ظفر کی شادی جناب عبدالغنی بروڈ کی دختر ثناء کے ساتھ اتوار ۱ر مارچ ۹۸ء کو مروڈ جنجیرہ (ضلع رائے گڈھ) میں انجام پائی۔

نشتر آکولوی کو اردو اکیڈیمی کا ایوارڈ:

آکولہ کے معروف شاعر انوار احمد قریشی نشتر (ایم اے، ایم ایڈ) کو ان کے پہلے مجموعۂ کلام "زنجیر بجالی جائے" پر مہاراشٹر اردو اکادمی نے ٹرافی اور نقد انعام سے نوازا۔ ۱۸ر دسمبر ۹۷ء کو ناگپور کے دیش پانڈے ہال میں وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے یہ ایوارڈ دیا۔ وزیر ثقافتی امور پرمود نولکر اور دیگر کئی وزرا یہاں موجود تھے۔

ماہانہ گٹ سمیلن

۱۸ر فروری ۱۹۹۸ء کو سرسوتی ودیا مندر سہاگڑھ پنویل ضلع رائے گڈھ میں نگر پریشد شکشن منڈل پنویل کے شکشن پرشاسن ادھیکاری شری ڈی آر تانڈنے کے زیر صدارت گٹ سمیلن منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی ضلع پریشد رائے گڈھ کے دستار ادھیکاری شکشن نوگل بھارتی صاحب کی خدمت میں گلدستہ اور ناریل پیش کیا گیا۔ معلمین اور معلمات سے خطاب کرکے نوگل بھارتی صاحب نے رہنمائی کی۔ قومی ترانہ کے بعد گٹ سمیلن کا اختتام ہوا۔

ڈاکٹر نصرت چوگلے
★
سہیل حکیم

جناب غلام حسین چوگلے متوطن گورلکوٹ مقیم باندرہ کی دختر ڈاکٹر نصرت کا عقد مسعود جناب ایم وائی حکیم کے فرزند سہیل کے ساتھ انجام پایا۔ اس سلسلہ میں ۲۱ر مارچ ۹۸ء کو ایک جشن استقبالیہ رضوی کالج باندرہ میں منعقد ہوا جس میں شہر کی کئی ممتاز ہستیاں شریک تھیں۔

قیصر الجعفری کا مجموعۂ کلام "چراغ حرا" کا اجراء

اتوار کو سرسید ادبی سنگم سوپارہ کے زیر اہتمام انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول سوپارہ میں مشہور و معروف شاعر قیصر الجعفری صاحب کا مجموعۂ کلام "چراغ حرا" کا اجراء مشہور بلڈر س الحاج سہیل دادا کراری کے ہاتھوں ہوا۔ پہلی کتاب ۵۰۱ روپیوں میں خریدی گئی۔ اس موقع پر قیصر الجعفری، فصیح اکمل، ناظم کلیمی، سریش پانڈے، سعید خان، فکر پرتاپگڈھی اور دیگر شعراء نے کلام پیش کیا۔ سامعین نے چراغ حرا کی کئی کتابیں خریدیں۔

(رپورٹ: اشفاق سوپارہ کری، جنرل سکریٹری سرسید ادبی سنگم)

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے۔

درونِ ہند خریدار

جناب غلام حسین چوگلے۔ باندرہ
جناب فتح محمد نائیک ممبرا
جناب عبدالخالق منشی پونہ
جناب ظہیر عبدالغنی پرکار فردس
جناب غفران چورگھے داشی
جناب عبدالحمید علی خان کرڈکی
جناب عظیم حمید خانزادہ۔ مروڈ جنجیرہ
جناب عنایت احمد قاضی۔ ممبئی ۱۰
جناب احمد عبداللہ پرکار۔ جوگیشوری
ڈاکٹر آدم عثمان شیخ۔ ممبئی
جناب شیخ احمد مسعود۔ بائیکلہ
جناب احمد علی ساندیلے (مجاور) باندرہ
مس ربیا مظہر آرائی۔ شریوردھن
جناب محمود واندریک۔ باندرہ
جناب عبداللہ کھیرٹکر۔ سائی
محترمہ شبنم گڈکری۔ ممبئی ۱۲
مس نادیہ بشیر چوگلے۔ سروا (شریوردھن)
اردو اسکول۔ داس گاؤں
محترمہ زیبا معظم جوبلے باندرہ

جناب عباس کمال الدین موٹلیکر۔ بائیکلہ
جناب طارق چوگلے باندرہ
جناب نظیر محی الدین قاضی ساگوے
محترمہ شاہدہ عنایت موڈک۔ کرڈوی
جناب عبداللہ عبدالرحیم برگے۔ بورلی پنچتن
محترمہ خورشید قدرت اللہ۔ ممبئی ۸
جناب عثمان سید۔ داشی۔
جناب شہاب پیش امام۔ اگرداندا۔
انجمن اتحاد المسلمین۔ لوٹے
جناب حسین حسین اسماعیل۔ اندھیری

بیرونِ ہند خریدار

محترمہ آمنہ علی پرکار نیروبی۔
جناب عرفان حسین مادرے سبعہ غزان
جناب شہزاد عیدروس شارجہ

گونڈگھر میں الوداعی تقریب

دسویں کے طلباء کے اعزاز میں انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر ضلع رائے گڈھ کے بچوں نے ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے۔ الوداعی تقریب میں اساتذۂ کرام نے اپنی تقریروں میں امتحان میں شریک ہونے والے بچوں کی ہمت بڑھائی اور معزز مہمانان جناب شبیر مرتضےٰ اور مشتاق بغدادی نے بچوں کو دعائیں دیں۔ صدر مدرس جناب انور خان صاحب نے بھی دعاؤں کے ساتھ ہدایت آموز تلقین فرمائی۔
(مرسلہ: نشاط فیض صدیقی)

ممبئی سے رتناگری فضائی سروس

قانون ساز اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران حزب مخالف کے اراکین کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے کہا کہ جس طرح ممبئی سے راست کولہاپور، ممبئی پونہ اور پونہ سے ناگپور کے لئے ہوائی سروس شروع کی گئی ہے۔ اسی طرح جلد ہی رتناگری، ناسک اور شولاپور سے فضائی سروس شروع ہو جائے گی انہوں نے بتایا کہ ان اضلاع میں ڈومیسٹک ایئرپورٹ کی تعمیر کا کام اب آخری مراحل میں ہے۔

> **معیار:** معیار پسند ہونا اچھا ہے مگر یہ اچھا نہیں کہ آدمی معیار سے کم پر راضی ہونے کے لئے تیار ہی نہ ہو۔

انتقال پر ملال

چھوٹے کھٹاؤکر بابا

جماعت انسانی کے روح رواں جناب ولی حسن عرف چھوٹے کھٹاؤکر بابا ۱۸ر فروری ۹۸ء کو ڈھائی بجے اپنی رہائش گاہ ممبئی نمبر ۱۰ میں انتقال فرما گئے۔ اپنی زندگی کے ایک مشن کے بطور آپ سب مدرسہ انوارِ محمدیہ موضع جھڑیا ضلع سدھارتھ نگر (یو پی) عمر کے آخری دن تک جد و جہد کرتے رہے۔

پروفیسر سیّد مقبول احمد کی رحلت

رحلت: ملک کے مشہور اسلامک ریسرچ (علیگڈھ) و محقق و مؤرخ پروفیسر سید مقبول احمد کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم عربی اور اسلامی تاریخ کے اسکالر تھے۔ گیانی ذیل سنگھ سابق صدر جمہوریہ کے ہاتھوں انہیں پریسیڈنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا تھا۔ مرحوم نے علیگڈھ مسلم یونیورسٹی میں عربی اور اسلامک اسٹڈیز کا ڈپارٹمنٹ انسٹی ٹیوٹ اسٹڈیز کا سینٹر، اسلامی مکتوب اور نوادرات کا میوزیم قائم کیا تھا۔
نقش کوکن

شاہ حسین نے انہیں جارڈن میں علیگڈھ یونیورسٹی کی طرح ایک یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے مدعو کیا تھا جہاں وہ گزشتہ دو سال سے تاریخ کے ڈپارٹمنٹ میں کام کر رہے تھے۔ مرحوم قاضی مہتاب حسینی (ممبئی) کے حقیقی چچا تھے۔

یوسف آزاد کا انتقال

دُنیائے قوالی کے مشہور فنکار ۷۵ سالہ یوسف آزاد کا طویل علالت کے بعد ۲۷ر فروری ۱۹۹۸ء کو ممبئی کے ایک اسپتال میں انتقال ہوگیا۔

ابو والف کا انتقال

بازار محلّہ ہرنئی کی مشہور شخصیت اور اکھاڑے کے ماہر جناب ابو والف ۴ر مارچ ۹۸ء کو رحلت کر گئے۔ مرحوم طویل عرصہ تک سی مین (جہازی) تھے۔
(مرسلہ: عبدالغنی پاؤسکر)

اشرف دلوائی کو صدمہ

آئی اے ایس افسر جناب اشرف دلوائی متوطن کالسۃ چپلون ضلع رتناگری کی بہن کلثوم ابراہیم کھڑس کا ساؤتھ افریقہ کیپ ٹاؤن میں ۱۸ر فروری ۹۸ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا وہ ۴۶ سال کی تھیں۔

گلزار احمد جوہاری کا انتقال

تھانے ضلع پریشد سے وابستہ اردو شکشن وستار ادھیکاری گلزار احمد جوہاری کا ۱۰ر فروری ۱۹۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔ تدفین ان کے آبائی گاؤں کرجت تعلقہ کے نیرل سے قریب سالوک (قلم) گاؤں میں ہوئی۔
(مرسلہ: مومن عبدالسّلام)

رکن الدین پاؤسکر کو صدمہ

بازار محلّہ ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب رکن الدین پاؤسکر کی پوتی کا پچھلے مہینہ ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔
(مرسلہ: عبدالغنی عثمان پاؤسکر)

ایس ایم یحییٰ کی رحلت

صدر بھٹکل مسلم جماعت بنگلور اور ملّت کے بالخصوص نوائط برادری کے مقبول رہنما سابق وزیر جناب صدیق محمد یحییٰ ۲۸ر جنوری ۹۸ء کو رحلت فرما گئے۔

مولانا محمد یونس قاسمی کا انتقال

رے روڈ مسجد میں بسلسلۂ تراویح پچھلے ۱۷ سالوں سے متواتر امامت کرنیوالے مولانا محمد یونس قاسمی صاحب ۲۵ر دسمبر ۹۷ء کو واصل حق ہوگئے۔ (مرسلہ: بھیان رے روڈ)

پروفیسر قاسم امام کو صدمہ

مشہور شاعر اور برہانی کالج کے لکچرار جناب قاسم امام کے بڑے بھائی ناصر الدین کی دختر عائشہ شیخ کا پچھلے مہینہ ۲۴ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔۔

اقبال میمن کو صدمہ

ہرنئی کے معروف تاجر اور نقش نواز جناب اقبال میمن کے والد (یاج کے مشہور کرانہ دکاندار) جناب اللہ رکھا ابراہیم میمن کا ۱۵ جنوری ۹۸ء کو ۸۸ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔۔

(مرسلہ: عبدالغنی پاوسکر)

مجگاؤں کے دو جوان سڑک حادثہ میں ہلاک

ٹھاکور انجینئرنگ کے جناب قاسم ٹھاکور کی ہمشیرہ نسبتی کے فرزند الیاس شرگاؤنکر اور ڈاکیارڈ روڈ نواز گر کے جناب بدرالدین کے فرزند دلاور بغدادی کا پونہ سے قریب سڑک حادثہ میں انتقال ہو گیا۔ ۱۱ مارچ ۹۸ء

نقش کوکن

کی دوپہر دونوں کی تدفین ناریل واڑی قبرستان میں ہوئی۔ ٭٭

امتیاز پیرزادہ پر جان لیوا حملہ

پرائم گروپ آف کمپنیز کے منیجنگ ڈائرکٹر جناب امتیاز پیرزادہ پر پچھلے مہینہ جان لیوا حملہ کیا گیا جس میں وہ شدید زخمی ہو گئے مگر بفضلِ تعالیٰ اب روبصحت ہیں (خطرہ سے باہر ہیں) پولس نے چار حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ٭٭

رمن لامبا کا انتقال

ہندوستانی کرکٹر رمن لامبا کا ڈھاکہ میں کھیل کے دوران سر کو سخت چوٹ لگنے سے ۲۳ فروری ۹۸ء کو انتقال ہو گیا۔ وہ ۳۸ سال کے تھے۔

رمن لامبا کی بلے بازی کا منفرد انداز تھا۔ تھرڈ مین یا پوائنٹ کے اوپر سے ان کے سکر کافی مشہور تھے۔ ڈھاکہ میں ایک لیگ میچ کھیل کے دوران شارٹ لیگ پر وہ بغیر ہیلمیٹ کے فیلڈنگ کر رہے تھے کہ ایک زوردار گیند ان کے سر سے ٹکرائی اور جان لیوا ثابت ہوئی۔ چوتھے روز انہوں نے ہسپتال میں دم توڑ دیا۔

سلیم ناگلیکر کا انتقال

رتناگری کے معروف تاجر سلیم عبدالقادر ناگلیکر کا ۴ مارچ ۹۸ء کو انتقال ہو گیا۔ وہ ۶۴ سال کے تھے۔ ٭٭

انگلستان سے اموات کی خبریں

۱۔ محترمہ مریم بی بی المرحوم ابراہیم گیرے متوطن بورلی پنچتن ضلع رائے گڈھ، طویل علالت کے بعد ۶۶ سال کی عمر میں بلیک برن انگلینڈ میں ۱۸ فروری ۱۹۹۸ء کو رحلت فرما گئیں۔ مرحومہ نہایت کم گو اور نیک خاتون تھیں۔ ٭٭

۲۔ محترمہ سودا بی بی المرحوم عبدالرزاق صحیح بولے متوطن کوڑلی تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ کا ضعیف العمری میں ۷ مارچ ۹۸ء کو لیسٹر انگلینڈ میں انتقال ہوا۔ اللہ ان مرحومین کو غریقِ رحمت کرے آمین۔ ٭٭

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یو کے)

سرِ صفحہ — سرِ خرِ شی

آج آئیے سنگھ پریوار کی طاقت کا اندازہ کرلیں
اور یہ بھی جان لیں کہ یہ اتنی طاقتور کیسے بن گئی کہ اپنے ایک رکن کو اس ملک کا وزیرِ اعظم بنا گئیں
آر ایس ایس نے تنگ نظری ہی سے سہی مگر ایسے ایسے سماجی و تعلیمی ادارے قائم کئے ہیں۔
کہ ان کی جڑیں ہندوستان کے طول و عرض گاؤں گاؤں مضبوط ہو چکی ہیں۔
آر ایس ایس نے ہندو قوم کے لئے عصری تعلیم کو اولیت دی ہے
ہائی اسکول و کالج سے لے کر مینجمینٹ / و تکنیکی اداروں کا ایک جال بچھا دیا ہے
اور کوئی ناگہانی یا قدرتی آفت ہو تو وہاں سب سے پہلے آر ایس ایس کے رضاکار ہی پہنچ جاتے ہیں۔
آر ایس ایس کی ان سماجی خدمات ہی کی بنا پر ہی، آج چاہے وہ کتنی ہی زہریلی تنظیم کیوں نہ ہو،
اس کا وجود اس ملک سے مٹانا ممکن نہیں ہے
لہٰذا اگر ہمیں آر ایس ایس کو روکنا ہے تو اس کا مقابلہ سیاسی محاذ پر نہیں
بلکہ تعلیمی و سماجی محاذ پر کرنا ہوگا۔
ہماری سیکولر پارٹیاں جو آر ایس ایس کے پھیلتے سیاسی زہر کا واویلا مچاتے ہیں
انہیں چاہیئے کہ وہ پہلے سماجی خدمات کی بہتر مثالیں قائم کریں
اور وہ گاؤں گاؤں تعلیمی و سماجی اداروں کا جال بچھائیں
جب ایسے اداروں کا نیٹ ورک قائم کرنے میں وہ کامیاب ہوں گے
تو لوگوں کے دل و دماغ سے سنگھ پریوار کا اثر ختم کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔
اور اس وقت گوڈسے پیدا کرنے والی یہ فیکٹری یعنی آر ایس ایس کا جادو ختم ہو جائے گا
کیوں کہ آج ہر باشعور شخص دیکھ رہا ہے کہ آر ایس ایس نے صرف ایک گوڈسے پیدا نہیں کیا ہے۔
بلکہ آزادی کے بعد نہ جانے کتنے گوڈسے کو اس نے جنم دیا ہے
پلاننگ کمیشن سے لے کر یونین پبلک سروس کمیشن اور نہ جانے کتنے

تعلیمی روزگار کے اداروں پر آج گوڈسے براجمان ہیں۔
جو مسلمانوں کو اعلیٰ تعلیم و ملازمت کے مواقع سے دور رکھ ان کا دن دہاڑے قتل کر رہے ہیں۔
مگر گوڈسے پیدا کرنے کے یہ کارخانے بند ہو جائیں گے
اگر سنگھ پریوار کا مقابلہ سیاسی نہیں بلکہ سماجی و تعلیمی محاذ پر کیا جائے!

مبارک کاپڑی

نقشِ کوکن / اپریل ۱۹۹۸ء

[ASAN s/o Late Maulana Anisur Rahman got married to [ ]BINA d/o Anwar Husain Siddiqui on March 20 1998

[N]OORUDDIN s/o Ahmed Mohiddin Khan Mahadik got married to FARIDA on March 15, 1998

[ ] SALIM s/o A. Kader Mukadam got married to [P]ARVEEN d/o A. Munaf A. Hamid on March 29 1998

[Z]OHRA SHIRIN d/o Syed Shahabuddin got married to [Z]ULFIQAR HAYDER on March 30 1998

Takht bans Sikh marriages in hotels, halls

[In a] significant development Akal Takht jatendar Bhai Ranjit Singh [and] four other head priests have restrained the entire Sikh [co]mmunity from solemnising marriages in hotels and marriage halls. [Th]e directive issued on Monday from the supreme temporal and [relig]ious seat of Sikhs applies to the entire community in India [and] abroad. The five head priests observed that in such marriages [that] were taking place at hotels and marriage halls devotees had [bee]n showing disrespect to the holy book Guru Granth Sahib in [th]e presence of which the marriage are solemnised.

Islamic Rhymes by IRF

[In] the Name of Allah begin every action
[Ob]ey, serve and worship Allah with devotion
[Off]er Sallah with humility and attention
[Re]ad the Qur'an with understanding and comprehension

[Str]ive in Allah's way with Qur'anic inspiration
[Le]t Allah's pleasure be our only aspiration
[An]d success in the Hereafter
[Be] our sole ambition

[Me]morize Qur'anic quotations
[En]gage in Dhikr and Soul-Purification
[Do] Da'wah with wisdom
[Be]autiful preaching and graceful persuasion

There is no time now to relax
[Th]at we may Inshallah do in Paradise perhaps
[No]w be more concerned with earning Sawaab
[An]d maintain all norms of Hijaab

[In] religion there is no compulsion
[Ch]oice is your own salvation
[No]w the Truth Stands out from error
[Ma]ke sure you do not regret later

[W]e follows the ways of beloved Prophet Muhammad
[Sa]llallaahu alaihi wasallam
[H]e is Last and Final Messenger
[Th]e Most Sublime of all humans
[Th]e Most Exalted in Character

[W]e follow his Sunnah and Guidance
[An]d do not cause on earth mischief or Nuisance
[Isl]am is a Religion of Peace
[It]s Attraction and Glory will never cease

Do adopt the Islamic way of life
Be faithful to your husband or wife
In writing put all your contracts and agreements
Honor and keep all your promises and commitments

Islam recommends virtues
Such as Honesty Chastity and Charity
Do good deeds with sincerity
Almighty Willing you may attain eternal felicity

Islam is here to reign supreme
However much the mushriks may scheme
This is neither utopia nor dream
Righteous Muslims will emerge as the Victorious Team

Allah's Oneness to all we proclaim
We seek neither wealth nor any fame
Allah's Pleasure is our only aim
Glorified be His Name
May He save us from deeds of shame
And from hell's fire and flame
Aameen! Ya arhamar rahimeen

Note: Readers' coments suggestions opinions and articles are most wel-come and will be published in Naqsh-e-Kokan

Editor in chief Dr. Abdul Karim M. Naik Editor Capt. F. M. Mistry
Asst. Editor Aziz Malik

Thane Dist. Rural Muslim Welfare Organisation

The 9th Conference of Thane Dist Rural Muslim Welfare Organisation (Tanzeem) was organised on February 14 1998 by the President and office bearers at Badlapur Tal Ulhasnagar Justice Shafee S Parkar, Judge Mumbai high court Hon Sabir Shaikh Minister Govt of Maharashtra Hon Jagannath Patil, Minister Govt Of Maharashtra Dr M Ishaaq Jamkhanawala Mr Ali M Shamsi & Mr Ridwan Haris graced the occasion

Review of Voice

In his message to Voice house journal of the Anjuman-i-Islam, Mumbai the president includes the working of Anjuman-i-Islam s Tibbia Unani Medical College and Hospital with modern scientific methods Anjuman-i-Islam feels that a fillip must be given to Unani system of medicine since prominent contribution to promote and establish this sytem of medicine was made by Muslims

The government of India is also rightly encouraging the Indian systems of medicine they being the gift of our heritage and composite culture To promote the cause Anjuman has ambitious plans of constructing a full fledged building at Versova Inshah-Allah soon to accommodate the college The hospital and a research centre which will cost nearly Rs 5 crore This issue is highlighting the blend of modern and Unani medicines to alleviate the sufferings of our teaming millions

News from Ashfaq Shaikh, Nairobi, Kenya

Qur'an recitation competition

Kokni Muslim club Nairobi held its annual Qur'an recitation competition on Saturday, the 17th January 1998 at the Kokni Muslim Association Hall There were encouraging seventeen participants in total and the winners of the various categories were as follows Nursery (Std 1) Miss Asma Mukri, Std 2-3 Mst Ajmal Khambiye, Std 4-6 Mst Adil Khambiye, Std 7-8 Mst Adnan Khan, Secondary school Mst Zaheer Nathekar The recitation competition was followed by Iftari party hosted by the club and all the members had a good night out

Iftari party

Kokni Muslim Association, Nairobi hosted Iftar Party for all it's members on January 24, 1998 a the Kokni Muslim Association Hall This social even was well received by the members and was marked by near house-full attendance

Weddings

FEROZA d/o Mr Abdul Karim Ismail Kazi got married to SAQUIB s/o Mr Sabith Latif Pathan on February 21 1998 at Mumbai

ZUBEDA & SAMINA daughters of Mr Rahim Khanzadah got married to ZAFAR & SAJJAD respectively on February 22, 1998 at Mumbai

ABDUL MUJEEB s/o Asif Ali Habib Ahmed Khan got married to SHAGUFTA d/o late Sayed Zahiruddin Hashmi on March 10, 1998 at Mumbai

in England America Africa and the Middle East where her father Dr Umerfaruk Kazi had been professor at universities This intellectual environment provided Fatima with dedication in her studies She has now joined the famous London School of Hygiene and Tropical Science for her Master s degree in Immunology

Dr. Anwar Shaikh bags National Youth Award 96-97

Dr Anwar Shaikh dedicated social worker and secretary of Padvidhar Mitra Mandal Pune, has been conferred the prestigious National Youth Award by the department of Youth Affairs and Sports Govt Of India recently at Chennai at the hands of Shri S R Bommai HRD Minister for his outstanding contributions to youth welfare programmes Tamilnadu chief minister Mr Karunanidhi and Minister for sports and youth affairs Mr Dhanushkodi Adityan were also present on the occasion

Dr Shaikh post-graduated from Ness Wadia College of Commerce obtained his Ph D in Business Administration from Pune University in 1992 Presently he is working as a lecturer in the department of commerce at Poona College and also working as a N S S programme officer

Dr Shaikh is associated with several educational and social institutions in the country For his outstanding contribution in social and educational fields he has been accorded with several awards including Gen Arun Kumar Vaidya Award, Rajiv Gandhi Gourav Puraskar Shiv Chhatrapati Yuva Gourav Puraskar Ideal Teacher Award Outstanding Young Persons Award Man of the Year Award Janhitwadi Puraskar Swami Vivekanand Yuva Gourav Puraskar etc

Rehmani Foundation's Counselling Centre

The growing awareness of psychological development in school children and its impact on their emotional and academic growth has persuaded educator all over the country to involve counsellors in their school system Problems of grown-ups like that of communication intellectual and cognative growth as well as personal, behavioral and social development can coexist alongwith specific academic difficulties and disciplinary problems in school It is essential that these aspects are given due importance and treated at the correct time Rehmani Foundation is pleased to announce that the family counselling child and vocational guidance centre is fully functional at Fatima Bldg 2nd Floor Opp All saints home Near Dockyard Rd Rly Stn Mazgaon Mumbai-10 and offers the following services 1) Psychological Testing (Intelligence Personality Aptitude Interest) 2) Vocational Guidance 3) Personal Counseling (for children and ladies) 4) Family and marital counselling The centre will be open on Tuesdays and Thursdays betn 4 30 to 6 30 pm and on Saturdays between 10 am to 2 pm Please contact Ms Sanauber Merchant, Clinical Psychologist on 374 3781 207 3727

Annual Day of M.H. Saboo Siddik College

Fourteenth annual day of Anjuman-i-Islam s M H Saboo Siddik College of Engineering was held on March 19 1998 at the College ground Mr Navin Paul Divisional Manager MICO Bosch Group was the Chief Guest while Mr K K Aversekar MD Unity Construction Ltd was the guest of honour Dr M Ishaq Jamkhanawala presided over the function

Annual Function of Ideal High school & Junior College

Annual function and prize distribution ceremony of Ideal high school and Jr College was held on March 7 1998 at college campus Trombay Maulana Riyaz Ahmed Khan, President Ideal Academy Trust presided over the function while Mr Sayed A Rasheed Chairman Asian Ferti Chem Co Pvt Ltd was the Chief Guest Mr Ansari M A Dy Salt Commissioner Mumbai and Mr Khan I A Dy Managing Director B M C Bank Ltd were guest of honours

Mistry high school, Ratnagiri

Sports prize distribution function 1997-98 of Mistry high school Ratnagiri was held on March 15 1998 at Mistry campus Ratnagiri Mr Maqbool Ahmed Khan the president of Jemcon Inds Ltd & sponsor of the function presided over the function while Mr Fazal Master was the chief guest

I really thought being with my mother was the only Heaven I ever needed

I asked to see my younger sister before I die but she was so badly burned from the bomb that hit us that she can not be moved I can t be moved either My father is unconscious I heard the doctors say and I wish he would wake up its too late to see him one last time

Peace is the inherent right of all children I ask you Mrs Clinton why is it so important for Israeli children to live in peace and their lives are considered sacred when Arab children s lives are considered so trivial? Am I less a child because I m Lebanese? Would it matter more to the world if I were American? Is there a difference? Didn t God create all children equal?

My leg hurts so bad but Mama said I don t have a leg to hurt me It was blown off My stomach hurts too I don t know what they too out of me but my whole body is one piece of burning pain I don t take much space on my hospital bed so my grave should be easy for how long does it take to dig a small hole?

I am leaving a world that is cruel to children It is also unjust The rest of my life will be in a far far better place where each regardless of race or nationality will have respect and dignity

Please First Lady don't get upset with me because I am going to Heaven I will wait for my parents to join me and then I will hold their hands to take them with me to Paradise My last request is to tell your husband President Bill to give other children like me a chance to laugh in the sun and be free to grow up like normal children around the world Let not those bombs only fall on little Arab children Treat Arab children the same as Israeli children and then maybe just maybe this peac you speak of, which is killing me and so many others like me will have a real meaning

With my innocent love and respect

Mohammed Ibrahim

Note Mohammed Ibrahim died on April 20 in a SDCN Hospital from wounds suffered when Israeli shells hit a UNOs base in the Gana village in South Lebanon His death brought the number of fatalities from the massacre of refugees to 102

Appeal

Dear Friends,

We, an international group independent of political religious or ethnic affiliations, have established the non profit association PEACE-2000 Our goal is to achieve a world-wide cease-fire starting from the year 2000 at the latest Just imagine the next millennium in peace We are deeply concerned that violence and intolerance spreads unabated and that *indifference towards the* predicament of our fellow-humans is on the increase We wish to counter these developments by a world-wide campaign to collect signatures in support of PEACE-2000 For the first time in our history the next *millennium* should be a *period of peac* for all *particularly* those who have suffered or are suffering from the tyranny of violence A world-wide cease-fire would be the first step towards cessation of wars

Our movement is just like the flame of a single candle it could be extinguished by the gentlest of breezes But we will not allow that to happen! With your help and signature, you can keep this flame alive and thereby help spread the illumination throughout the whole world It depends entirely on us all Only in peaceful coexistence can we survive! Write to PEACE 2000 (INDIA) Mr Vasant Desai C/o Sharad Jagtap, 61 Tulsibagwale Colony Gurudeep I Parvati, Pune 411009 (Maharashtra) India

Persons in News

Fatima Umerfaruk Kazi

Dr Umerfaruk Kazi (Prof)'s daughter Fatima Kazi received her B Sc (Hons) degree in Medical Microbiology from the University of Surrey in England Fatima's success is worth mentioning because she also received the honor of the Association of the University of Surrey for her outstanding work at her placement year at the Ministry of Defence's Chemical and Biological Defence Establishment (CBDE) where she researched on viruses and genetics For her excellent output she was also awarded outstanding student s prize from the CBDE

From early age Fatima had the opportunity for schooling

EDITORIAL ✍.....

Verily God will admit those who believe and work righteous deeds, to Gardens, beneath which rivers flow : For God carries out all that He plans (Al Qur'an 22:14)

Hajj : A return to the Roots

Hajj is experience of far reaching consequences for the individual and the Ummah. It is a worship of many benefits that a Muslim is supposed to feel and touch at least once in a life-time. The Qur'an says " That they may witness things that are of benefits to them and mention the Name of Allah on appointed days." Important benefits will be reaped by the believer in the hereafter but many others have to be seen and appreciated at the time of Hajj. Only those who have been to Makkah could tell how it felt and what it meant to be with millions of Muslims. Coming from more than one hundred countries, wearing the same clothes and performing the same acts at the same time, they dissolve the differences between them. They came with the same intention and the same recitation labaika allahumma labaik. In once voice, in one language. In the land that has witnessed the history of the prophets from Ibrahim to Mohammed sallallahu alayhe wa sallam, every grain of soil is full of stories and lessons. Every valley and mountain testify to the oneness of all revelations and to the unity between the first and the last Messages. "Verily! This is in the former scriptures, The scriptures of Ibrahim and Moses."

In this unique mixture of vision and spirit, the soul of a conscious Muslim experiences a rebirth. The ones who came with the intention to be away from worldly desires and hoping to return home pure might have that and more. They need to remember the saying of our Prophet sallahu alayhe wasallam "Whoever made Hajj and refrained from that which is obscene, committed no sins and did not indulge in unjust disputes, would return (free of sins) like the day he was born". It is a return to the roots that reminds of the beginning and of the end. Hajj is, after all, a sort of inner migration within one's self. If one's return is a migration from that which is forbidden by Allah he would come out of his Hajj like the newly born. But if not he would only return to that which he migrated for. To a sincere, conscious and serious Muslim, Hajj is an experience that should provide him with all that is needed to start living the teachings of Qur an and Sunnah. Fresh and strong from having seen the lights and milestones reflected in the land of the final revelation.

A letter to Hilary Clinton

Dear First Lady,

I am lying in hospital with multiple wounds and dying. I am too young to have committed any crime and therefore do not deserve the punishment that has been meted out to me. I write to you because you are a mother and you have a child. Perhaps you can understand a little of what my mother is going through now. She is sitting next to my bed crying. She tries to smile at me through her tears.

When I used to fall or get hurt my Mama would kiss my hurt and the pain would feel so much better. But now even though she smothered me with her love and kisses the pain I have is too much for my small body to bear. There are all sorts of tubes going in and out of me. On April 18, I was rushed to surgery when Israeli bombs stormed down on the UN peace-keepers base at Qana in South Lebanon. Mama thought we would be safe there. She was wrong. No one can hide from a bomb!

Some workers dug me out of the rubble and put me in ambulance alongwith the dead and wounded. My mother also wounded, got in beside me. She almost fainted at the sight of me. It is terrible to see death when you are only four years old. It is even worse to die when you are only four.

Outside my hospital window the birds are singing. It is spring. Mama always loved spring in Lebanon. Flowers bloom, the grass grows, the air is fresh and cool. Mama also said I was her favorite man. When I was born she was the happiest woman in the village. She used to say, "you are my little man. Your eyes are the color of dark chocolate and your black hair is as soft as silk."

This Spring was supposed to have been special. For the first time my dad was going to take me on a trip outside the village. I was so happy that my father thought me big enough to take me anywhere with him. The purpose of our trip was to visit his brothers in Beirut and show them "what a swell son our brother had." Well, I guess the only trip I am going to take now is from this earthly world to what Mama promised would be a lovely Paradise. I

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر...... شمارہ ۵...... ماہ مئی - ۹۸ء......

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری عثمان عمر

درون ہند سالانہ: ستّر روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے

فی پرچہ دس روپئے۔ دیگر ممالک: چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲/۱ے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: ایورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اِس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم ...... ۱۹۹۸ء ....

کتابت: جاوید ندیم، ....

پہلا صفحہ

بابری مسجد کی شہادت کے بعد ۹۲ء/۹۳ء میں پورے ملک کے مسلمان ایک قیامت صغریٰ سے گذرے
خصوصاً ممبئی اور اس کے مضافات میں برپا فساد کی یادیں ہر ذہن پر ابھی تازہ ہیں
اس وقت ریاست میں بھی کانگریسی حکومت تھی اور مرکز میں بھی اور تو اور وزیر دفاع شرد پوار بھی.
اپنی فوج کے ساتھ ممبئی میں براجمان تھے. اسکے باوجود ساری مشنری بے بس تھی
اور جب شہر کے سرکردہ شہریوں کے ایک وفد نے اس وقت کے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کر کے فساد کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا
تب انہوں نے (جی ہاں وزیر اعلیٰ نے) کہا: "آپ جا کر بالا صاحب ٹھاکرے سے گذارش کیجئے کہ فساد کو روک دیں"
انہی فسادات کی انکوائری کے لئے سری کرشنا کمیشن کا انعقاد ہوا
جس کو ختم کرنے کی شیوسینا حکومت نے کئی بار کوشش کی. اب خدا خدا کر کے اس کی رپورٹ پوری ہوئی
اب رپورٹ کو منظر عام پر لانے کے لئے کانگریس ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے اور شیوسینا اُسے دبانے کیلئے
البتہ رپورٹ کو منظر عام پر لانے سے قبل ہم کانگریس سے چند سوالات کرنا چاہیں گے

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ فسادات میں شیوسینا اور اس کے لیڈران ملوث تھے
اس لئے کہ یہ رپورٹ منظر عام پر آتے ہی ممکن ہے شیوسینا حکومت گر جائے
یہ حکومت گرنے کے بعد اگر کانگریس دوبارہ برسر اقتدار آتی ہے
تو کیا وہ اقلیتوں کو شیوسینا اور اس کے غنڈوں کے عذاب سے بچا پائے گی ؟
کیونکہ شیوسینا بے اقتدار ہوتے ہی مہا آرتی وغیرہ کا اپنا پُرانا کاروبار شروع کریگی
اور اب اسے ان موضوعات پر فسادات وغیرہ برپا کرنا بہت آسان بھی ہے
کیونکہ پہلے کبھی پولیس کی خاکی وردی میں شیوسینا کے ہمدرد چھپے ہوئے تھے
اب تو ان تین سالوں میں پولیس کے اہم عہدوں پر شیوسینک ذہنیت والے نہیں بلکہ شیوسینک مقرر ہوئے ہیں
اس صورت میں کیا کانگریس اقلیتوں کا بچاؤ کر پائیگی؟
مسلمانوں کے سرکردہ لیڈران اور دیگر معزز شہریوں کو چاہیئے کہ
وہ کانگریس یعنی شرد پوار سے یہ لکھ کر لیں کہ وہ اقلیتوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے
اور یہ کہ اس کا وزیر اعلیٰ یہ نہیں کہے گا "آپ بالا صاحب ٹھاکرے سے گذارش کیجئے کہ فساد کو روک دیں"!
کیونکہ ہم صحافی، دانشور وغیرہ چاہے جو بھی سوچیں
عام آدمی یہی چاہتا ہے کہ چاہے غنڈہ عناصر ہی کیوں نہ راج کریں مگر ان کے جان و مال کی حفاظت ہو!

مبارک کاپڑی

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۷، ۳۷۱۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

المحرّم

اسلامی تقویم میں جس کا آغاز ہجرت نبوی سے ہوا قمری سنہ کا پہلا مہینہ ہے۔ حکمِ الٰہی کے مطابق اسلامی شریعت میں سال کے بارہ مہینے مقرر ہیں۔ المحرم کے شروع میں ال یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ یہ سال کا پہلا مہینہ ہے۔ ماہ و سال کا یہ نظام آفرینش کائنات سے قائم و دائم ہے۔ قمری سنہ کے نام یہ ہیں۔ المحرم، صفر، ربیع الاوّل، ربیع الآخر، جمادی الاوّل، جمادی الآخر، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ ــــ ان مہینوں میں سے اللہ تعالیٰ نے چار (المحرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ)۔ برکت و حرمت والے مہینے قرار دیے ہیں۔ ان مہینوں کے تقدس اور احترام کے پیش نظر ان میں جنگ و جدال اور قتل و قتال کو ممنوع ٹھہرایا گیا ہے۔ ان چار مہینوں میں اطاعت و عبادت زیادہ مقبول ہوتی ہے اور گناہ و معصیت زیادہ قابلِ نفرت اور زیادہ سزا کی موجب ٹھہرتی ہے۔

جزیرۃ العرب میں قمری سنہ کا رواج حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل (علیہما السلام) کے زمانہ سے چلا آتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اسلامی عبادات مثلاً حج اور رمضان کے روزے بدل بدل کر مختلف موسموں میں آتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت کے عرب اپنی اغراض کی خاطر مہینوں کو آگے پیچھے کراتے تھے۔ اسلام نے اس کی ممانعت کر دی اور اعلان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے احکام شریعت میں سہولت پیدا کرنے کیلئے قمری حساب کو پسند فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اس عمل کی تاکید فرمائی کہ ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے جس طرح مہینوں کی تعداد اور ترتیب معیّن کر دی ہے اسے برقرار رکھا جائے۔ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تقدیم و تاخیر کی وجہ سے مہینوں کی ترتیب میں جو گڑبڑ پیدا ہو گئی تھی وہ بھی ختم ہو گئی ہے اور مہینے اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے ہیں۔ قمری حساب سے سال کے تقریباً ۳۵۵ دن ہوتے ہیں جبکہ شمسی حساب سے ۳۶۵ دن۔ اس طرح ایک سال کے بعد دونوں تقویموں میں دس دن کا فرق ہو جاتا ہے اور تین سال کے بعد ایک مہینے کا ::

(تلخیص: دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۸)

نقشہ: ار کو

کمپیوٹر

موجودہ دور میں کمپیوٹر کی بہت اہمیت ہے۔ آج زندگی کے ہر شعبے میں کمپیوٹر سے کام لیا جارہا ہے۔ بینکوں، آفسوں، ریلوے اسٹیشن، ایئرپورٹ، کارخانوں، دواخانوں اور اسکولوں میں کمپیوٹر کا استعمال ہورہا ہے اور ہر کام میں آسانیاں پیدا ہورہی ہیں اسلئے اگر ہم موجودہ دور کو کمپیوٹر کا دور کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ آج دنیا کے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے عوام کو کمپیوٹر سے واقف ہونا اشد ضروری ہے۔
کمپیوٹر کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ضلع تھانہ کے تحت

عقیل مشتاق فقیہ کمپیوٹر سینٹر

کا قیام ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء بمقام کے ایم ای ایس انگلش میڈیم ہائی اسکول بھیونڈی عمل میں آیا۔ طلبہ کی دلچسپی اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اس کی ایک شاخ رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول میں بتاریخ ۷ اگست ۱۹۹۵ء کو کھولی گئی۔ چوں کہ بچوں کی اکثریت اردو میڈیم ہائی اسکول میں زیرِ تعلیم طلبہ کی ہے اس لئے نصاب میں **اے بی سی آف کمپیوٹرس** کتاب کو داخل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اُردو میں لکھی گئی ہے اور طلبہ کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کتاب کی مصنفہ محترمہ **نیما سعید احمد** ہیں۔ کمپیوٹر کے تعلق سے اس قسم کی کتاب تحفۂ عظیم ہے اس کو بچے بہ آسانی سمجھ سکتے ہیں۔ اور کمپیوٹر کی بنیادی تعلیمات سے جلد واقف ہوجاتے ہیں۔

ایک اور کتاب **ایڈوانس بیسک** اُردو زبان میں کمپیوٹر کی تعلیم مہیا کرنے کی طرف دوسرا قدم ہے جو متذکرہ بالا کمپیوٹر سینٹر سے حاصل کی جاسکتی ہے قیمت صرف 75 روپے اردو میں Dbase, Wordstar, Lotus اور Windows کی کتابیں بھی لکھی جارہی ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد دستیاب ہوں گی۔
یہ کتابیں ان تمام لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گی جو **کمپیوٹر** سیکھنا اور استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

ساری محنت کش دنیا اپنے بین الاقوامی تہوار "یوم مئی" کا جشن بڑے تزک و احتشام کے ساتھ مناتی ہے۔ جن ملکوں میں محنت کشوں کی حکمرانی ہے وہاں اسے سرکاری حیثیت حاصل ہے۔ ان کے علاوہ جن ملکوں نے "سوشلزم" کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے۔ وہاں کی حکومتوں نے بھی اس کو ایک اعزاز و وقار بخشا ہے انہیں میں ہمارا ملک ہندوستان بھی شامل ہے۔

آج کے دن ۱۸۸۴ء کو چند مجاہدین نے اپنے خون سے شکاگو کی سڑکوں پر، بے باکی اور بہادری کی عظیم و مقدس تاریخ لکھی۔ جس مقصد عظیم کے لئے انہوں نے جامِ شہادت نوش کیا تھا کہ "آٹھ گھنٹہ سے زائد، کام نہیں کریں گے" اسے حاصل کرنے کے لئے نئی تاریخ کا آغاز کیا جو کہ عظمت، سربلندی، جدوجہد اور قربانیوں کی تاریخ ہے۔ چنانچہ دنیا کے بیشتر حصوں میں محنت کشوں کی تنظیم "ٹریڈ یونین" کا قیام عمل میں آنے لگا۔

ہمارے ملک میں بھی "انڈین ٹریڈ یونین" قائم ہوئی۔ جس کا مقصد اقتصادیت کے ساتھ ساتھ سیاسی بھی تھا۔ انگریز سامراج کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے جتنی بھی تحریکیں چلیں، ٹریڈ یونین کے پرچم تلے محنت کش عوام بھی ہراول دستہ کے فرائض انجام دیتے رہے محنت کشوں کے حقوق کیلئے ٹریڈ یونین کے پرچم تلے انگنت لڑائیاں لڑی گئیں اس شہر ممبئی میں ملوں میں کام کرنیوالے محنت کش عوام بارہ اور سولہ گھنٹے روزانہ کام کرتے تھے۔ وہ صبح کی ملگجی اندھیرے میں اپنا کام شروع کرتے اور رات کے اندھیرے میں ختم کرتے تھے ان کے بچے باپ کی صورت دیکھنے اور ان سے باتیں کرنے کے لئے ترس جاتے تھے۔ کیونکہ صبح جب باپ اپنی ڈیوٹی پر جاتا تو بچے سوتے ہوئے ملتے اور جب رات کو کام پر سے واپس آتا تب بھی بچے سو چکے ہوتے۔ اس کے خلاف ٹریڈ یونین نے پہلی لڑائی لڑی اور آٹھ گھنٹہ ڈیوٹی کا قانون بنوانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس کامرانی نے محنت کشوں کے حوصلے بلند کر دیئے۔ اور وہ ملک کی جدوجہد آزادی میں سرگرم ہو گئے۔ انہوں نے مصائب برداشت کئے۔ قربانیاں دیں اپنی زندگیاں قربان کیں۔ آج ہم ان سارے مجاہدین آزادی اور شہید آزادی کو سلام کرتے ہیں — ❊ ❊

نظمیں

انجم عباسی

یزید زندہ ہیں

ازل سے معرکہ جاری ہے
حق و باطل میں
حسین قتل ہوئے ہیں یزید زندہ ہیں
اٹھا ہے فتنۂ طاغوت جب بھی عالم میں
لہو بہا ہے صداقت کے جسم سے پیہم
یہ کیسی جنگ ہے جو ختم ہی نہیں ہوتی
غنیم سیکڑوں چہرے بدلتا رہتا ہے
فسونِ حکمت و دانش کے دام پھیلا کر
بساطِ جنگ سجاتا ہے، جیت لیتا ہے
اور حق کے چند پرستار، وہ بھی بے مایہ
مگر وہ جنگ جو روزِ ازل سے جاری ہے
نہ ختم ہوگی کہ ــــــ
جب تک یزید زندہ ہیں ..

ڈاکٹر سلطان فراز شاہی

تشابہ

تو خدا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں
میں فانی ہوں مگر دلیلِ بقا ہوں
کرشمہ ہے سب ترا قدرت بھی تری ہے
تو بے خطا ہے اور میں خطا کا پتلا ہوں
ارض و فلک تیرے ہیں حسین ملک ترا
بر بزیہ سمندر ہے پھر بھی میں پیاسا ہوں
عجیب دلفریب یہ رازِ حیات ہے خدایا
کہ آدمی ہوں، آدم کا تشابہ ہوں
فراز وہ جو آیا ہے جنت سے دنیا میں
بدلیا میں بھی بس اسی کا ہوں

مترجم ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)

تحفّظ

خوش دلی سے ہنستے ہی
دردِ دل جاتا رہا
جیسے یکے بعد دیگرے
ساری پنکھڑیاں گرتی گئیں
گہرے زخموں سے
جگر میرا گھائل ہوا
ہونٹوں کی مسکراہٹ
زخموں کی نظر ہو گئی
بے شمار بڑھتے ہوئے تیر
میری سمت آتے رہے
جن سے بچنے میں میرا
قیمتی وقت جاتا رہا

ــــــ (باباصاحب دھونڈے)

سید مزمل مجنوں نیکروی (لندن)

نورِ چشم

حسبِ معمول وہ اپنے بیٹے کو خط لکھ رہا تھا
خط کے آغاز میں
نورِ چشم لکھ دیا تھا
خط لکھنے کے بعد
اپنی عینک اُتار ہی رہا تھا
کہ عینک فرش پر ــــ!
اس نے اپنی بیٹی کو آواز دی
اور کہا کہ "اپنے بھائی کو نئی عینک کے خرچ بھیجنے کیلئے لکھیں..
آج چھ ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے
مگر ـ ـ ـ!
وہ اپنے بیٹے کو نورِ چشم لکھ نہ پایا
کیوں کہ
اسکی نظر بے حد کمزور ہے
اور عینک ابھی بنی نہیں ــــ :::

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حسین بن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسے اور حضرت فاطمۃ الزہرا کے فرزند تھے۔ امام حسین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں پرورش پائی۔ امام حسین مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ عام شہرت کی بنا پر تاریخ ولادت ۳ شعبان سنہ ۴ھ (جنوری ۶۲۶ء) مانی گئی ہے۔ ولادت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مولود کے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی اور بچے کو اپنے لعاب دہن کی پہلی غذا مرحمت کی۔ حسین نام رکھا اور ساتویں دن عقیقہ کیا، سر کے بال اتروائے بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کی۔ ایک یا دو مینڈھے ذبح کئے۔

امام حسین کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب سید الشہدا ہے۔ آپ اپنے بھائی حضرت امام حسن سے چھوٹے تھے۔ آنحضرت دونوں سے یکساں محبت فرماتے تھے۔ دونوں فرزند نانا کی تصویر تھے۔ امام حسن سر سے سینہ تک اور امام حسین سینہ سے قدم تک۔

امام حسین کی پاکیزگی ذات وصفات کے لئے رسول اللہ کا یہ فرمان کتب حدیث میں آیا ہے کہ "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت کرے۔ اللہ اس سے محبت کرے۔ حسین میری اولاد ہے۔"

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سب کو چادر میں کر کے فرمایا:۔

"پروردگار! یہ میرے اہل بیت ہیں انہیں ہر قسم کے عیب و رجس کو دور رکھنا اور انہیں کما حقہ، پاک رکھنا"

یہ واقعہ حدیث کسا کے نام سے مشہور ہے اور اسی واقعہ کی بنا پر آنحضرت اور علی مرتضیٰ، فاطمہ زہرا، امام حسن، امام حسین کو اصحاب کسا کہا جاتا ہے یہ واقعہ متعدد ماخذ میں موجود ہے۔

ذوالحجہ ۱۰ ہجری (۶۳۱ء) میں نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ منورہ میں وارد ہوا اور آنحضرت نے حضرت عیسیٰ پر گفتگو شروع کی۔ اسے دعوت مباہلہ کہا جاتا ہے اس دعوت کے بعد نجران کے وفد نے آپس میں صلح کا مشورہ کیا بالفاظ مولانا شبیر احمد عثمانی، آپ حضرت حسن، حضرت حسین، فاطمہ اور علی کو لیکر باہر تشریف لا رہے تھے۔ یہ نورانی صورتیں دیکھ کر ان کے لاٹ پادری نے کہا میں ایسے پاک چہرے دیکھ رہا ہوں جن کی دعا پہاڑوں کو ان کی جگہ سے سرکا سکتی ہے ان سے مباہلہ کر کے ہلاک نہ ہو۔

۱۱ھ (۶۳۲ء) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ تین جمادی الآخر ۱۱ھ کو امام حسینؓ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے رحلت کی۔ دونوں حادثے براہ راست اہل بیت کے لئے انتہائی سخت تھے (حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے لئے پانچ پانچ ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا) فتح ایران کے بعد یزدجرد کی کی لڑکیاں مدینہ آئیں جن میں سے ایک کو جناب

امام حسنؓ سے منسوب کیا گیا اور دوسری محمد بن ابوبکر کو مرحمت فرمائی۔ امام حسینؓ کی زوجہ شہربانو ہوئیں جن کے بطن سے ۳۸ھ (۶۵۸ء) میں حضرت امام زین العابدین پیدا ہوئے۔

۲۱ھ رمضان کو حضرت علی دنیا سے رخصت ہوئے تو امام حسینؓ کوفہ میں موجود تھے اور والد بزرگوار کی تجہیز و تکفین میں امام حسن کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد امام حسنؓ کے معاملات پیش آئے۔ اس تمام روداد میں بھی امام حسین سامنے رہے۔ امام حسن کی صلح کے بعد تمام اہل بیت کوفہ سے مدینہ تشریف لے آئے۔ مدینہ میں امام حسین بھائی کے زمانے میں خاموشی کے ساتھ دینی خدمات بجالاتے رہے۔ دونوں بھائیوں کے آداب میں یہ بات داخل تھی کہ امام حسین امام حسن کے سامنے اور محمد حنیفہ امام حسین کے سامنے ادب سے بات کرتے تھے اور امام حسن اپنے چھوٹے بھائی کی تعظیم یوں کرتے تھے جیسے امام حسین آپ سے بڑے ہیں۔ اس محبت و عقیدت کے ماحول میں امام حسن زعیم کے فرائض انجام دیتے رہے تاآنکہ ۲۸ صفر ۵۰ھ میں آپ نے شہادت پائی۔

امام حسین ابتدائی عمر ہی سے اصلاح اور تعلیم کی طرف رجحان رکھتے تھے۔ اکابر مدینہ اسلامی مسائل میں ان سے رجوع کرتے تھے۔ حضرت امام حسین قرآن مجید کے مطالب اور رسول اللہؐ کی احادیث بیان فرماتے تھے۔ عبادت و ریاضت آپ کا معمول تھا۔ بکثرت نوافل پڑھتے تھے۔ قیام اللیل آپ کا دستور تھا۔ روزے بکثرت رکھتے اور سادہ سے افطار فرماتے تھے۔

۲۵ حج کئے۔ رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید ضرور ختم کرتے۔

اخلاق و عادات: حسب و نسب کی کرامت و شرافت اور بلندیٔ مرتبت کے باوجود آپ میں حد درجہ کا تواضع و انکسار پایا جاتا تھا۔ کچھ غربا راستے میں کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے آپ کو دیکھ کر اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ آپ سواری سے اترے اور فرمایا کہ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر بے تکلفی سے بیٹھ کر شریک طعام ہوئے۔ فارغ ہو کر ان سب کو دعوت پر بلایا۔ جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپ نے گھر والوں کو حکم دیا کہ جو کچھ ذخیرہ ہے وہ سب بھیج دو۔ انسان دوستی کے یہ واقعات سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں۔ غلاموں کی لغزشوں کو معاف کرنا، کنیزوں کی آزادی، فقراء سے حسن سلوک، غربا کے گھروں پر کھانا پہنچانا۔ قرضداروں کے قرضوں کی ادائی آپ کا روزمرہ تھا۔ فصاحت و بلاغت اور علم و حکمت آپ کی خانہ زاد تھی۔ آپ کے مکتوبات، خطبات و ملفوظات کے مجموعے اس کی شہادت دیتے ہیں۔

کامیابی کافی نہیں

ملت میں ایک طرف تعلیمی بیگانگی ہے تو دوسری طرف تعلیمی پسماندگی۔

موجودہ مسابقتی دور میں صرف پاس ہونا (کامیابی) کافی نہیں ہے بلکہ میرٹ پر آنا بھی ضروری ہے۔

اُترجائے تیرے دِل میں....

اعتراف: کوئی آدمی جب ایک شخص کے فضل وکمال کا اعتراف نہ کرے تو اس کی وجہ ہمیشہ اس کا یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اس کا اپنا قد چھوٹا ہو جائے گا۔

ایک شخص کو اگر کوئی فضل وکمال حاصل ہے تو وہ براہِ راست خدا کا عطیہ ہے اس لئے اس کا اعتراف کرنا خدا کا اعتراف کرنا ہے، اور اس کا اعتراف نہ کرنا خدا کا اعتراف نہ کرنا۔ اس لئے آدمی کو چاہئے کہ وہ خدا سے ڈرے۔ وہ اس کو انسان کا معاملہ نہ سمجھتے ہوئے وہ اس کو خدا کا معاملہ سمجھے۔

اس معاملہ کا ایک اور پہلو ہے جو بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ وہ یہ کہ دوسرے کا اعتراف کرنا سادہ طور پر صرف دوسرے کا اعتراف کرنا نہیں ہے آدمی دوسرے شخص کے فضل کا اعتراف کر کے اپنی انسانیت کو بڑھاتا ہے اور دوسرے شخص کا اعتراف نہ کر کے اپنی شخصیت کو انسانی اعتبار سے مجروح کر لیتا ہے۔

اعتراف اور بے اعترافی کا معاملہ مزید آگے بڑھ کر پورے سماج سے جڑا ہوا ہے۔ جب ایک آدمی دوسرے شخص کا اعتراف کرے تو وہ سماج میں اعلیٰ انسانی قدروں کو فروغ دیتا ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ دوسرے کی حیثیت کا اعتراف نہ کرے تو سماج میں ناقدری اور بے اعترافی کی روایات فروغ پائیں گی۔

اعتراف کرنے والا پورے سماج میں قدردانی کی اعلیٰ روایت قائم کرتا ہے۔ اس کے برعکس اعتراف نہ کرنیوالا پورے سماج کو ناقدری کے راستہ پر ڈال دیتا ہے۔ بے اعترافی اگرچہ ایک شخص کرتا ہے مگر اس کا اثر پورے سماج پر پڑتا ہے۔

بُرائی کا جذبہ: انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ اسی لئے قرآن میں شیطان کو طاغوت کہا گیا ہے۔ ابتدائے حیات میں خدا نے شیطان کو یہ حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کرے مگر اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور راندۂ درگاہ ہوا۔

انسان کی اصل کمزوری جس کی وجہ سے اس کے اندر اخلاقی برائیاں پیدا ہوتی ہیں وہ یہ ہے کہ ہر آدمی صرف اپنے آپ کو بڑا دیکھنا چاہتا ہے اب چونکہ انسانوں میں فرق ہے۔ یہاں خود فطرت کے قانون کے مطابق کوئی چھوٹا ہوتا ہے کوئی بڑا اس لئے آدمی جس کو اپنے سے بڑا دیکھتا ہے، اس کے خلاف وہ جلن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ جلن آدمی کو منفی نفسیات میں مبتلا کر دیتی ہے وہ اس کے پورے کردار کو منفی کردار بنا دیتی ہے۔

اپنے کو بڑا دیکھنے کا جذبہ ایک فطری جذبہ ہے۔ وہ اس جذبہ کا غلط استعمال ہے کہ آدمی حسد اور جلن

کی نفسیات میں مبتلا ہو جائے۔ اور پھر ہر قسم کی
اخلاقی برائیوں کو اپنے لئے جائز کرے۔ سچا انسان
وہ ہے جس کا حال یہ ہو کہ جب وہ کسی کو اپنے سے
بڑا دیکھے تو یہ واقعہ اس کے لئے عمل کا جذبہ بیدار
کرنے کا سبب بن جائے ۔۔۔

دہرا پن : خدا نے کسی انسان کے سینہ میں دو دل
نہیں بنائے (الاحزاب ۴) اس کا مطلب ہے کہ خدا
کو یہ پسند نہیں کہ آدمی کسی معاملہ میں دہرا انداز
اختیار کرے۔ ڈبل اسٹنڈرڈ انسان پر خدا اپنی
رحمت نہیں کرتا۔

سچا انسان وہ ہے جس کا حال یہ ہو کہ جو
کہے وہی کرے، اور جو اس کو کرنا ہے وہی بولے۔
ڈبل اسٹنڈرڈ انسان ہی کا دوسرا نام منافق
ہے۔ ایسا انسان اپنی حقیقی شخصیت کو چھپائے ہوئے
ہوتا ہے وہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے لوگوں میں
مقبولیت حاصل کرنے کے لئے اسٹیج پر ایسی تقریر
کرتا ہے جس کو وہ گھر آتے ہی بھول جاتا ہے۔
ایسا انسان ایک ایکٹر ہے خدا پرست انسان نہیں۔
منافق اور مخلص انسان میں یہ فرق ہے کہ
منافق انسان کا اندر اور باہر ایک دوسرے سے مختلف
ہوتا ہے۔ اور مخلص انسان اندر اور باہر دونوں
اعتبار سے ایک ہوتا ہے۔ منافق انسان کا مقصد
لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے اور مخلص انسان
کا مقصد خدا کی خوشنودی حاصل کرنا۔
منافق انسان کے اندر فکری اور عملی تضاد
پایا جاتا ہے کیونکہ وہ حالات کو دیکھ کر اپنے فکر و عمل
کو بدلتا رہتا ہے۔ مگر مخلص انسان کی سوچ اور اس کا
کردار اٹل خدائی اصولوں کے ماتحت ہوتا ہے اور خدائی
اصولوں میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔
اس دنیا میں مخلص انسان ہی خدا کا مطلوب انسان
ہے۔ یہی وہ انسان ہے جو خدا کی ابدی رحمتوں کا مستحق
قرار دیا جائے گا۔ ٭٭٭ بشکریہ الرسالہ

فکر امروز

مجلس کی صدارت کبھی خاموش نہ
ہونی چاہیئے اور صدر ہمیشہ کسی ایسے شخص
کو منتخب کرنا چاہیئے جو اہل جلسہ کے سامنے اس کا
ثبوت دے سکے کہ اس کے منہ میں زبان ہے
اور زبان میں قوت بیان بھی ہے۔
صدر مجلس کا فرض ہے کہ وہ جس مجلس
کا صدر بنایا جائے اس کے اساسی
مقاصد پر روشنی ڈالے۔ مجلس کا جس
موضوع یا فن سے تعلق ہو اس کے
متعلق کوئی مفید بیان دے اور کم از کم
شرکائے جلسہ پر یہ ثابت کر دے کہ جو امتیاز
بہ حیثیت صدر اسے دیا گیا ہے وہ اس کا اہل ہے
کبھی کسی ایسے شخص کو منصب صدارت نہیں دینا چاہیئے جو
ہماری رہنمائی اور افادہ پذیری کیلئے اپنی
زبان کو تکلیف جنبش نہ دے سکے۔

سیماب اکبر آبادی

عورت : اِسلام سے پہلے

قاضی فراز احمد، دوحہ قطر

ایام جاہلیت کی رسموں کے خلاف سورہ نسا اتری (جز۴ع۱۹۔ ۲۳) جس نے عورت کے وقار کو تحفظ دیا۔ اسلام کے بعد اپنے باپ کی بیویوں سے شادی کرنے والے بیٹے کو قتل کرنے کا حکم بھی حضور ﷺ نے دیا تھا اور اس کا مال بھی ضبط کروایا تھا۔

● کم و بیش پورے یورپ میں بھی عورتوں کا برا حال تھا بلکہ اسلام کے بعد بھی کئی صدیوں تک وہاں عورتوں پر ظلم و ستم ٹوٹتا رہا تھا۔

● عرب میں کوئی شخص مر جاتا تھا تو اس کے وارثین ان عورتوں کے پورے حقدار سمجھے جاتے تھے۔ اگر کسی عورت کو ستانا چاہتے تھے تو اس سے شادی یا ان کی شادی کرانے سے انکار کر دیتے تھے اور عورت یونہی گھٹ گھٹ کر مر جاتی تھی۔

● لوگ عورت کو مجبور کرتے تھے کہ وہ مہر اور اپنے دیگر حقوق سے بھی دستبردار ہو جائے یا یونہی بیٹھی رہے۔

● مردوں میں سے جو کوئی ان پر "کپڑا" ڈال دیتا وہی اس کا مختار سمجھا جاتا تھا۔ یہ رسم سکھوں میں "چادر ڈالنے" کے نام پر موجود ہے۔ کپڑا ڈالنے والا اگر عورت حسین اور کار آمد ہے تو شادی کر لیتا تھا ورنہ دوسری صورت میں اسے روکے رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بے فیض مر جاتی تھی اس کے مال متاع کا یہ شخص خود وارث بن جاتا تھا عجیب تر بات یہ بھی تھی کہ ایک بے یار و مددگار عورت کے شوہر کا کوئی دوست بھی بالکل یہی سلوک کر سکتا تھا۔ جو وارثین کے لئے روا رکھا گیا تھا۔

● لوگ طلاق بھی جب خود ہی دینا چاہتے تھے تو اسی شرط کے ساتھ دیتے تھے ہم جہاں چاہیں گے تمھاری شادی کروادینگے پہلے ہی ذکر ہو چکا ہے کہ وارثت زن میں احتیاط نہیں تھی۔

● باپ کے مرنے کے بعد باپ کی چھوڑی ہوئی عورتوں سے بیویوں سے اس کا بیٹا بھی شادی کر سکتا تھا۔ اسی کے سلسلے میں سورہ نسا کا نزول ہوا تھا۔

● عورت کے بچ رہنے کی ایک ہی صورت تھی کہ "کپڑا ڈالنے" کی رسم سے پہلے لوگ وہ میکے چلی گئی ہو تو ان حالات سے بچ سکتی تھی۔ اسی صورت میں بھی اگر اس کی کوئی بچی چھوٹی یا بڑی اولاد گھر ہی میں رہ گئی ہو تو اس کو جوان ہونے تک اس لالچ میں پالا جاتا تھا کہ ماں نہ سہی اس کی اولاد ہی سے شادی رچالی جائے یا اپنے بچوں کے لئے رکھا جائے۔

● ایک قباحت اور بھی تھی کہ ایک بہن سے شادی کرنے کے بعد دوسری بہن سے بھی شادی کر لی جاتے تھی۔ ایسی شادیوں کے سلسلہ میں حضور ﷺ کے مشورہ کے بعد ایک کو طلاق دلوائی گئی۔

● حضور ﷺ نے یہ حکم ارشاد فرمایا کہ جس عورت سے باپ نے شادی کر لی نکاح کر لیا اس سے بیٹے کا نکاح حرام ہے۔ بلکہ رخصتی ہونے سے قبل بھی اگر باپ کا انتقال ہو گیا ہو تب بھی وہ ماں کے درجہ میں شامل ہو گئی۔ (ابن کیثر صف ۹۶ سورۃ النسا)

حضور ﷺ عورت پر رحمت و عنایت بن کر نازل ہوئے۔ عورت کی حالت غلاموں سے بھی بدتر تھی۔ بیواؤں :

کام کی باتیں

ضلع پریشد رتنا گری کے آدرش شکشک ریٹائرڈ صدر مدرس جناب عبدالمجید وائی مجگاؤنکر متوطن کرلا رتنا گری جو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بھی ہمدرد رکن ہیں، سبکدوشی کے بعد آپ نے نقش کوکن کیلئے لکھنا شروع کیا ہے "کام کی باتیں" اس عنوان سے وہ ہر ماہ ایک صفحہ قارئین کی نذر کریں گے اس کا یہ حصہ حاضر ہے۔ (ادارہ)

عبدالمجید مجگاؤنکر

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ۔

بیشک نماز برائیوں، بدکاریوں اور نافرمانی سے روکتی ہے۔

نماز بہترین عبادت اور بہترین تعلیم مساوات ہے نماز عاجزی اور فروتنی کا نام ہے۔ یہ برائی اور بدی سے روکتی ہے۔

وہ منظر بھی کتنا پیارا ہوتا ہے جب کوئی جماعت میں اپنا ہر امتیاز مٹا کر سراپا "وحدت" بن جاتا ہے۔

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(اقبال)

لِیَسْأَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا

تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنی ساری حاجتوں کے لئے اپنے رب سے ہی سوال کرے۔

انسان کی ساری ضرورتوں کو خدا ہی پورا کرتا ہے مشکلات و مصائب کو دور کرنا اسی کا کام ہے۔ توحید پر ایمان رکھنے والے کی شان یہی ہے کہ وہ اپنی حاجتوں کو صرف اپنے رب کے سامنے ہی رکھے اور کسی معمولی سے معمولی ضرورت کیلئے بھی وہ خدا کو چھوڑ کر کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔

نہ پھیلا ہاتھ تو غیروں کے آگے
خدا سے مانگ او بندے خدا کے

اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَیِّئَاتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ ۔

جب تمہاری نیکیوں سے تمہیں خوشی ہو، تمہاری برائیاں تمہیں ناگوار ہوں۔ تو سمجھو کہ تم مومن ہو۔

آدمی جو عمل کرتا ہے۔ دل اس کا اچھا یا برا اثر قبول کرتا ہے۔ اگر ایمان زندہ اور بیدار ہے تو نیک عمل سے خوشی محسوس ہوتی ہے اور برے عمل سے رنج ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ایمان نیکی کے لئے ابھارتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔

دردِ دل، پاسِ وفا، جذبۂ ایماں ہونا
آدمیت ہے یہی اور یہی انساں ہونا

جانے والے کبھی نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے

دیکھتے دیکھتے ایک سال بیت گیا۔ زخم مندمل ہو رہے تھے کہ اپریل کا شمارہ چھپ کر آگیا اور مئی کی ترتیب زیر عمل تھی۔ اب پچھلے مئی کی یاد تازہ ہوگئی اور نظر میں ایک دیرینہ ساتھی کی تصویر ابھری۔ ایک ہمدرد وہمدم کی صورت آنکھوں میں گھوم گئی۔ جناب ایچ بی مقدم کی یاد تازہ ہو گئی۔ کتنا جم غفیر تھا ان کے جنازہ پر کتنے چاہنے والوں نے بہ چشم پُرنم انھیں سپردِ خاک کیا تھا۔ اور آج ایک سال بعد ایسا لگتا ہے کہ

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا۔ جو سُنا افسانہ تھا

ایچ بی صاحب آج ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ ہاں ان کی یاد دلوں کو ضرور تڑپاتی ہے، رلاتی ہے۔ انھیں یاد کرکے مئی کے اس مہینے میں ان کی پہلی برسی کے موقعہ پر "عکسِ کوکن" کے خالق اور ایچ بی صاحب کے پرانے دوست جناب اختر راہی کی لکھی ہوئی یہ نظم جو عکس کوکن میں شامل ہے، ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

گلابوں کا گلشن میں کیا ہے جواب
گلوں کا ہے حاکم شگفتہ گلاب

گلاب ایک ایسا کِھلا ٹول میں
بِکا وہ نہ ہرگز کسی مول میں

اسے پیار کے ہار میں باندھ لو
اور اس ہار کو پیار میں باندھ لو

جو انساں کہ ہے قابل احترام
وہ خلقت کا خادم مقدّم ہے نام

تھا دِل میں جو بندوں کی چاہت کا شوق
دل وجاں سے ایثار و خدمت کا شوق

بنی ٹول میں "بزمِ خُدّامِ قوم"
بپا ہوگیا رزمِ خُدّامِ قوم

کہ بستی کو پانی کی راحت نہ تھی
مقدّم نے اِک بار کوشش جو کی

مہیّا وہاں آب ہوکر رہا
کہ سب گاؤں سیراب ہوکر رہا

سڑک اِک نکالی گئی ٹول سے
مِلا ناندوی گاؤں بھی ٹول سے

کہیں نام تک تھا نہ تعمیر کا
تھا مشکل سفر ٹول سے دیر کا

تو کھاڑی پہ مضبوط پل بن گیا
کہ آسان سفر کا ہوا مرحلہ

ہزاروں کے آگے سفر ہیں ہزار
کوئی کارنامے کرے کیا شمار

وہ پنویل ہو یا ہو کُرلا نگر
مقدّم کی خدمت سے ہے بہرہ ور

جہاں تک چلے گردشِ صبح وشام
رہے ہر زباں پر مقدّم کا نام

بدیع الزماں خاور

قومی یکجہتی کا نقیب بدیع الزماں خاور

از: شرف کمالی

ارشادِ غزل کلا منچ ممبئی نے جناب بدیع الزماں خاور کی ۹ ویں برسی کے موقعہ پر ۱۹۹۸ء کو "خاور رسال" کے طور پر منانے کا اعلان کیا ہے لہٰذا ہم بھی جناب شرف کمالی کا لکھا ہوا یہ مضمون نذر کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

ہمارا خطہ جسے کوکن کہتے ہیں یقیناً دستِ قدرت کی کرشمہ سازیوں سے معمور ہے۔ لہلہاتے ہوئے سرسبز و شاداب چاول کے کھیت، حسین و جمیل وادیاں، نظر فریب گھاٹیاں جہاں آم کے باغات دل و نگاہ کو تازگی بخشتے ہیں۔ ان امرائیوں میں آم مہر کی سوندھی سوندھی خوشبو میں مگن ہو کر جب کوئل کوکتی ہے تو ایک سماں بندھ جاتا ہے۔ مغربی کنارے پر سہرنی، کردہ، شری وردھن، جنجیرہ، داھبول اور رتناگری کے ساحل پر ناریل اور سپاری کی باڑیاں وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ۔ کی تشریح فرما رہی ہیں تو دوسری طرف واشِشٹی اور ساوتری یا تال گنگا جیسی ندیاں جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کی مجسم تفسیر بن کر بحرۂ عرب میں ضم ہو جاتی ہیں تو نہر اور بحر کے ایک جاں دو قالب ہونے کا منظر وجہِ تسکینِ قلب ہوتا ہے۔

کوکن کی تاریخ محبتوں کی تاریخ ہے جہاں قومی ایک جہتی کے اعلیٰ نمونے ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں اس سرزمین پر دلوی کر بحبیتوری کے معتمد خاص مسلمان رہے اور یہیں چھترپتی شیواجی مہاراج نے حضرت یعقوب شاہ سروری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا گیارہواں گرو تسلیم کیا اس بات پر وہ انعامی آراضی شاہد ہے جو بذریعہ دستاویزات ایک ہندو حاکم نے ایک مسلمان صوفی کو بطور انعام وقف کر دی ہے۔ اس اتحاد باہمی پر میں نے اپنی ایک نظم میں اعترافاً کہا ہے ؎

یہاں تاریخ ہے اس ملک کے خدمت گزاروں کی
یہ خطہ سرفروشوں کا یہ دھرتی جاں نثاروں کی
شیواجی نے یہیں پر خاک چھانی کوہساروں کی
سلام ان کو کرو یہ بستیاں ہیں باوقاروں کی

انہیں باوقار بستیوں میں ایک بستی ہے بانکوٹ جو کوکن کے مایۂ ناز شاعر بدیع الزماں خاور کا مولد و مسکن ہے وہ صوفی بانکوٹی مرحوم کے اکلوتے فرزند تھے۔ حضرت صوفی مرحوم نہایت خلیق انسان تھے سالِ ۱۹۵۱ء میں پی ایس سی امتحان کے لئے صوفی مرحوم اپنی اس جگہ بند کر کے چپلون مرکز پر آئے تھے۔ صوفی صاحب سے میرے دوستانہ مراسم تھے اس امتحان میں بدیع الزماں محمد ابراہیم پیرکار رتناگری ضلع کے کامیاب طلبا کی فہرست میں سرِفہرست

تھے۔ بدیع الزماں کو اُردو میڈیم کے ثانوی مدرسہ میں داخلہ لینے کی تمنا تو تھی لیکن داپولی کے اخراجات کا مسئلہ یوں تھا کہ اس دوران کنبے کے واحد کفیل صوفی صاحب رتناگری میں ٹیچرز ٹریننگ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ بالآخر داپولی کی بجائے شری وردھن میں سہولتوں کے مدنظر داخلہ لیا گیا۔ اور بدیع الزماں مراٹھی میڈیم کی درسگاہ میں آٹھویں درجہ میں داخل ہوئے جہاں البتہ اُردو ایک مضمون ضرور پڑھایا جاتا تھا بدیع الزماں کو اُردو سے خاصہ لگاؤ تھا۔ گھر کا ماحول اُردو کا ماحول تھا۔ صوفی صاحب اور چچا ستار کر بانکوٹی کی وجہ گھر میں شاعری کے چرچے تھے چنانچہ شاعری کا شوق اس ہونہار بچے نے ورثہ میں پایا۔ پہلے وہ خاور بانکوٹی بنا لیکن بانکوٹ ہی تک محدود رہنا اس کی طبع رسا نے گوارا نہ کیا اور انہوں نے مستقلاً بدیع الزماں خاور بننا پسند کیا۔ اسی نام کو باقاعدہ گزٹ کروا لیا اور پھر اسی نام سے ان کی تمام گراں مایہ تصانیف یکے بعد دیگرے منصۂ شہود پر آئیں اور ہمارے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ ایک مختصر عرصہ میں وہ ہندوستان گیر شہرت حاصل کر بیٹھے۔ اس منزل تک پہنچنے میں جن حالات سے وہ گزرے وہ انہیں کا کام تھا لیکن وہ ایسے شاعر نامور ہیں کہ اس شخصیت پر خطۂ کوکن صدیوں ناز کرے گا افسوس ہے کہ وہ بہت جلد ہم سے بچھڑ گئے، میں ان کی آخری رسومات کے لئے حاضر تھا ہمارا یہ شاعر شہیر اطمینان کی ابدی نیند سویا ہوا لگا مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے وہ کہہ رہا ہے۔

"ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم"

خاور کی ایک تصنیف "مہاراشٹر کی تہذیبی اور ادبی قدریں" اس کے دیباچہ میں کیا کہوں میں حال اپنا" میں خاور نے اپنی نجی زندگی کا خاکہ کھل کر پیش کیا ہے۔ خاور کو ان کی والدہ معظمہ کے انتقال کا بڑا قلق رہا۔ صوفی مرحوم نے بچوں کی تربیت کا خیال ملحوظ خاطر رکھ کر عقد ثانی نہیں کیا۔ والدہ کے انتقال کے بعد حالات کی ناساعدت کی وجہ وہ دل برداشتہ ہوئے۔ ایس ایس سی کے بعد تعلیمی سلسلہ منقطع کر کے وہ دھلی چلے گئے بقول ان کے بھاگ گئے پھر جب واپس لوٹے تو اپنی پسند سے شادی کر لی۔ شادی کے بعد خاور کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ بے راہ روی کا دور ختم ہوا، حتی کہ شراب تک ترک کر دی اس کا کریڈٹ وہ بلا تکلف اپنی بیگم کو دیتے ہیں ایک انگریزی مشہور کہاوت ہے "ہر کامیاب مرد کے پیچھے بلاشبہ ہمیشہ ایک عورت رہی ہے" اور خاور اس ضمن میں خوش قسمت ہیں کہ ان کو سلیقہ مند شریک حیات ملیں اور بحمداللہ دونوں نے مل کر اپنا چھوٹا سا سنسار سجایا اللہ نے دو بیٹے عابد امام (شاہ بابا) اور عتیق تابش عطا فرمائے یقیناً وہ کامیاب زندگی گزار رہے تھے۔ سکون قلب حاصل تھا اسی دوران حروف۔ میرا وطن ہندوستان۔ بیاض۔ خوشبو ـــ لفظوں کا پیراہن۔ امرائی۔ سات سمندر ایسی کئی کتابیں ان کی منظر عام پر آئیں اور خاور نے کئی سرکاری انعامات و اعزازات پائے۔ مثالی اُستاد کا اعزاز پایا۔ طباعتی پروگرام میں ان کے یار غار ساحر شیوی کا مثالی تعاون ہمیشہ حاصل رہا۔ ساحر اور خاور گویا ایک سکے کے دو رخ تھے ساحر نے ہمیشہ حق دوستی نبھایا اس لئے خاور کا جہاں جہاں ذکر ہوگا ساحر کا نام بھی یقیناً آجائے گا۔ ساحر ہمارے ارض کوکن کے لئے بلاشبہ عطیۂ الٰہیہ ہیں ان کی کوششوں

کی وجہ اپنے رفقائے کار کے تعاون سے انہوں نے کوکن
اُردو رائٹرز گلڈ کی بنیاد نیروبی کینیا آفریقہ میں رکھی
اور مختصر سے عرصہ میں اس خطّے کے بیسوں شاعروں
اور ادیبوں کی کتب شائع فرما کر ایک ریکارڈ قائم کیا۔
ہمارے اس خطّے سے بدیع الزماں خاور جیسا زود نویس
شاعر قومی ایک جہتی کا نقیب بن کر اُبھرا ان کے علاوہ
متعدد صاحبانِ دیوان شعراء ہیں، ڈاکٹر عبدالستار دلوی
ایک کوکنی بمبئی یونیورسٹی میں اُردو کی ناخدائی کر رہا ہے
ڈاکٹر یونس اگاسکر، ڈاکٹر میمونہ دلوی، ڈاکٹر مومن
محی الدین ایسے کئی معتبر نام اُردو کے سلسلے میں اس خطّہ
سے منسلک ہیں راقم الحروف کی دو کتابیں شائع ہو چکی
ہیں تیسری کتاب سورۂ یٰسین کا منظوم ترجمہ اردو ہندی
دونوں زبانوں میں ہے۔ ہمارے بزرگوں کا ذکر کیا جائے
تو یہ سلسلہ حضرت فقیہہ مخدوم علی مہائمیؒ تک پہنچتا ہے
اور ان کے علاوہ قاضی علی سنگمیشری، عارف جوانے،
منشی بدرالدین غالب دھامنکر، مولوی محمد اسمٰعیل کوکنی
، حمیدہ ناڈکر، بابو صاحب اندیکر فقیہہ ایسے کئی معتبر نام
اس فہرست میں شامل ہیں۔ اُردو کی پچاسوں کتابیں
منظرِ عام پہ آئی ہیں۔ حال ہی میں شولاپور سے کوکن
میں ملازمت کے لئے آئے ہوئے ایک معلّم اقبال احمد
اقبالؔ کا مجموعۂ کلام کوکن کے ادب نوازوں کی ہمّت
افزائی کی وجہ منظرِ عام پہ آیا ہے۔

خاور مرحوم کی ایک خوبصورت غزل کا مقطع ہے

؎ ہزار لوگ ہوں خوش دفن کر کے خاورؔ کو
اُٹھا ہی لائے گا جلسوں میں اس کو فن اس کا

میری اپنی رائے میں بدیع الزماں خاور کو
اپنی قابلیت کا جو اندازہ تھا اُسے بڑی خوبصورتی کے ساتھ
بہترین شعر میں ڈھالا ہے۔ غالبؔ کا ایک مشہور شعر ہے

ہم کہاں کے دانا تھے، کس ہنر میں یکتا تھے
بے سبب ہوا غالبؔ دشمن آسماں اپنا

مذکورہ مقطع میں ہم کہاں کے دانا تھے، کس
ہنر میں یکتا تھے کہہ کر غالبؔ منفی انداز میں نہیں بلکہ
مثبت انداز میں جتانا چاہتے ہیں کہ وہ واقعی بڑے
دانا بھی ہیں اور باہنر بھی اس لئے کہ آسمان ہمیشہ باکمال
لوگوں کا دشمن رہا ہے۔ غالبؔ چونکہ ہمیشہ پریشان
حال رہے یعنی آسمان ان کا ہمیشہ دشمن رہا اور یہی ان
کے دانا اور باہنر ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ اسی انداز
میں ہمارا خاورؔ اپنے مخالفین سے کہتا ہے کہ اسے دفن
کر کے خوش ہونیوالے دوست نما دشمن خوش نہ ہوں اس کا
کوئی فائدہ نہیں انکی مراد پوری نہیں ہوگی کیونکہ ادبی
محفلوں میں ہمیشہ اس کا ذکر ہوا کرے گا اور اس کا ثبوت
آج ہمارے سامنے ہے فنکار کے عروجِ فن کے حاسد
ہر دور میں رہے ہیں خاورؔ بھی اس سے مستثنیٰ نہ تھے
ایسے ہی لوگوں کے بارے میں وہ ایک اور مقطع میں
یوں گویا ہیں۔

پھول کے ساتھ یہ برساتے ہیں پتھر یکسر
خاورؔ اس شہر کے لوگوں پہ بھروسہ نہ کرو

ان کی گرانقدر تصنیف "مہاراشٹر کی تہذیبی
اور ادبی قدریں" جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اس
کتاب کے تمام تر مضامین قومی یک جہتی پہ ہیں۔
عنوانات ہیں؛ سنت گیانیشور حیات اور کارنامے۔
شیخ محمد ایک عظیم مراٹھی سنت شاعر۔ سنت
گاڈگے مہاراج۔ مراٹھی کے مسلم ادیب۔ مہاراشٹر
کے لوک گیت۔ مراٹھی مرد، مراٹھی عورت۔ مراٹھی لوک گیت۔

۔مراٹھی آنگن کے ناچ۔کیشوست اور اُن کے ہم عصر
گیانیشوری وغیرہ۔ خاور لکھتے ہیں۔ ہماری بھکتی
تحریک قدیم بھی ہے اور عظیم بھی، مسلمان صوفیوں اور
ہندو سنتوں نے اس تحریک کے ذریعے محبت کا پیغام
دیا ہے اس کا ہی اثر ہے کہ ہم آج ذات، پات،
رنگ و نسل، دولت و غربت جیسے تمام تفرقوں کو
مٹانے کی کوشش کرتے ہوئے مساوات، جمہوریت
اور انسان دوستی کے راستے پر آگے بڑھ رہے ہیں یہاں
ایکناتھ اور سنت تکارام کے ساتھ شیخ محمد جیسے ان
مسلمان صوفیوں کے نام بھی دکھائی دیتے ہیں جو نہ صرف
رمضان المبارک کے روزوں کی طرح ایکادشی کا اپواس
بھی رکھتے تھے بلکہ پنڈھرپور کی زیارت بھی کیا کرتے
تھے۔ یہ مذہبی رواداری مہاراشٹر کے باشندوں کی
سماجی و تہذیبی زندگی کی ایک خاص علامت اور
پہچان کا درجہ رکھتی ہے۔

آج مہاراشٹر میں اردو اور مراٹھی کے ادیبوں
اور شاعروں میں بڑی ہم آہنگی ہے اس کی ضرورت
بھی ہے خاور اس مراٹھی اردو کے سنگم میں پہلی
صف میں رہے انہوں نے مراٹھی میں بھی غزلیں کہی ہیں
ایک یا دو کتابیں اس ضمن میں ان کی مشہور رہی ہیں۔

خاور کو ان کے عظیم خدمات کے پیش نظر
قومی یکجہتی کا نقیب کہنا حقیقت کا اعتراف کرنے
کے مصداق ہے۔ خاور کی اردو غزل پر جب نظر
ڈالئے تو آپ کو غزل کے مضامین اچھوتے انداز میں
شعروں میں پروئے ہوئے ملیں گے چند مثالیں
ملاحظہ ہوں = بال سونے کے بدن چاندی کا
چھو کری ہے کہ خزانہ ہے وہ

نقوش اس کے میرے دل سے محو ہو نہ سکے
گزر گیا تھا جو اک سانحہ جوانی میں
تیرے وصال کی رُت بھی تو چند روزہ تھی
تیرے فراق کا موسم بھی بیت جائے گا
یہ کیا بتاؤں کہاں میں نے اس کو دیکھا تھا
وہ ایک خواب سا چہرہ جو میرے دھیان میں ہے

شاعری دلی جذبات کے اظہار کا نام ہے
خاور کی ایک غزل کا مقطع ہے۔

مل جائے قرض خاور ہم کو اگر کہیں سے
چھوٹا سا اک مکاں ہم اس شہر میں بنائیں

بدلیع الزماں خاور کو داپولی سے قلبی لگاؤ
تھا یہاں اس نے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے
اپنے حالات سدھارے شاہ بابا اور عتیق تابش کو زیور
تعلیم سے آراستہ کیا یہاں نیا مکان حسب خواہش تعمیر
کرنے کا خواب شرمندۂ تعبیر ہونے ہی والا تھا کہ ان
کی عمر عزیز نے وفا نہ کی اور وہ خود انتقال مکانی
کر کے عالمِ جاودانی کی طرف سدھارے۔ حادثہ کتنا ہی
جانکاہ ہو مشیت ایزدی کے سامنے چوں یا چرا کی
گنجائش ہی نہیں کیونکہ ہم سب کا ایک ہی راستہ ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے خاور کے مکان بنانے کی
خواہش پر ان کے فرزند جگر بند عابد امام، شاہ بابا نے
اس طرف توجہ کی تھی۔ خاور نے داپولی میں زمین
خریدی۔ احاطہ بنایا۔ بنیاد رکھی۔ وہ خود اس جگہ
پر جا کر بہ نفس نفیس محنت کر رہے تھے کہ یکایک
داعیٔ اجل کا پیغام آیا اور خاور صاحب نے اس
پیغامِ اجل پر لبیک فرمایا من چہ خیالم و فلک در چہ
خیال چند ماہ قبل ہی شاہ بابا کی نسبت اپنی ہمشیرہ کی

بیٹی سے ملے کر چکے تھے بڑے ارمان تھے بہو لانے
کے اور بسا ہوا گھر دیکھ کر مسرور ہونے کے!
اس سلسلے میں مجھ سے بڑی تفصیلی گفتگو ہوئی تھی
لیکن سچ ہے مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ آج خاور
جسمانی طور پر ہم سے کو بچھڑ کر دور ہو گئے ہیں
لیکن ان کے بیٹے شاہ بابا اور عتیق تابش نیز محترمہ
بیگم خاور سے میں گزارش کروں گا کہ خاور بچھڑ کر
بھی روحانی طور پر ہم سب کے ساتھ ہے اس کی
دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ہم
مرحوم کے خوابوں کا تاج محل جو مرحوم نے شروع
کیا ہے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور اسے اس کے
نام سے منسوب کریں اس کے علاوہ یہ بھی ضروری
ہے کہ عتیق تابش بھی شاہ بابا کی طرح اپنی تعلیم مکمل
کرے ان سب باتوں سے مرحوم کی روح کو یقیناً
سکون ملے گا۔

خاور اور کردہ کا رشتہ روحانیت کا رشتہ
ہے ان کی تدفین کے بعد جب میں نے حضرت حسام الدین
نور اللہ مرقدہٗ سے دریافت کیا کہ آیا خاور صاحب
نے ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی تھی۔ اس پر حضرت
نے جواباً مسکرا کر فرمایا تھا بیعت تو نہیں تھی لیکن
پھر بھی ان کا معاملہ اس سے بھی زیادہ کا تھا۔ حدیث
ہے کہ انسان کا حشر انہیں لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے
جن سے انہیں محبت ہو۔ خاور کی یہ وصیت تھی
کہ مرنے کے بعد اسے کردہ میں دو گز زمین عطا
کی جائے۔ حضرت حسام الدین رحمۃ صاحب قبلہ پیر و
مرشد نے خاور کے آخری خواہش کی تکمیل کی۔ ہم
سب جنازے کے ساتھ گئے ہوئے سوگواروں کی

بڑی خاطر داری فرمائی اور جلد ہی خود بھی سفر آخرت
فرمایا کہ ان کی اس سلاست روی پر ہم سب
حیران ہیں خاور صاحب کو حضرت حسامی سے جو
عقیدت و محبت رہی اور سید صاحب نے ان کے
بعد اس دنیائے فانی سے رخت سفر باندھا اس کے
پیش نظر مجھے حضرت امیر خسروؒ کا ایک شعر یاد آیا کہ

؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

آخر میں جوش کا ایک شعر بصد ادب
پیش کرتے ہوئے خدا حافظ کہتا ہوں۔

؎ مرنا جینا ایک ہے جن کو ذرا بھی گیان ہے
یہ ادھر کا مرتبہ ہے وہ ادھر کی شان ہے

٭ ٭ ٭

اساتذہ دیدۂ بینائے قوم ہیں

حسن علی جھمانے ۔ اپرتوڑیل ۔ رائے گڑھ

ہندوستان کی مردم شماری کے اعداد وشمار کچھ بھی ظاہر کریں ۔ ایک خاص اور مکمل جائزے کے مطابق پورے ملک میں مسلمانوں کی آبادی ۲۰ کروڑ سے کم نہیں ہے۔ جو دنیا کے کئی اسلامی ملکوں سے یا مشترکہ آبادی والے ملکوں سے بہت زیادہ ہے ۔ متحدہ عرب امارات، سعودیہ، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، تازکستان، الجیریا، انڈونیشیا، ملیشا، عراق ، ایران جیسے ملکوں کی آبادی کا موازنہ ہندوستان کے مسلمان آبادی سے کیا جائے تو ہندوستان کی مسلم آبادی کا نقشہ دنیا کے سامنے سورج کی روشنی کے مانند صاف ہے۔ اتنی عظیم مسلم آبادی کو اگر کوئی دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کمپیوٹر والے دور میں نظر انداز کرے اور ہماری قوم کے رہنما یا قومی ادارے خاموشی سے برداشت کریں تو یہ قوم پرستی ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔

ہندوستان کے طول وعرض میں مسلمان بستے ہیں۔ کشمیر سے لے کر کنیاکماری تک اور کچھ کاٹھیاوار سے لیکر آسام تک ایسی کونسی جگہ خالی ہے ۔ جہاں مسلمان بودوباش اختیار کئے ہوئے نہیں ہے۔ لیکن کچھ مخصوص علاقے کو چھوڑا جائے تو عام طور پر مسلمان ہر لحاظ سے پریشان اور خستہ حال ہے۔ جس کے بہت سارے وجوہات ہیں جس میں خاص وجہ قوم میں تعلیم کا فقدان ہے۔

میڈیکل ، کامرس ، انجینرنگ ، اگریکلچر ، مینجمنٹ کمپیوٹر، مقابلے کے آئی۔اے۔ایس، پی۔ایس۔سی جیسے امتحانات اور اسی طرح کے دیگر امتحانوں میں مسلم نوجوانوں کی شمولیت نہیں کے برابر ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا وجود دنیا میں ہر مقام پر آنے والے مقابلے کے لئے ہی کیا ہے۔ مگر افسوس ہمیں اس بات کا احساس تک نہیں رہا۔اور ہمارے طلبا اور نوجوان مندرجہ بالا ڈگریاں اور امتحانوں میں حصہ لینے سے گریز کرتا ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ گریز نہیں بلکہ پرہیز کرتا ہے۔

ہماری قوم ملک کے درپیش مسائل اور اکسویں صدی کی نئی تکنالوجی کا چیلنج قبول کرنا چاہتی ہے تو نظام تعلیم کا از سر نو جائزہ لے۔اور نوجوانوں میں نئے اعتماد کو جگائے۔ جس سے طلباء اور نوجوان اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے اہل بنیں۔

ہندوستان میں اس سے قبل کئی قومی تعلیمی پالیسیاں وجود میں اور عمل میں آئیں مگر اس میں ہندوستان کی اقلیت اور خاص طور سے مسلمانوں کے لئے کوئی خاص مراعات نہیں تھے۔ مگر اس وقت جو اچاریہ رام مورتی کی ۷ارکنی کمیٹی پر مشتمل نئی قومی تعلیمی پالیسی وجود میں آئی ہے۔ جس میں اوپن سکول، دیہی یونیورسٹی اور مراسلاتی کورس تک شامل ہیں۔ ہماری قوم اس سے استفادہ حاصل کرے۔ اس نئی قومی تعلیمی پالیسی میں پورے نظام تعلیم میں اصلاحات کی تجاویز رکھی گئی ہیں۔ اور تعلیم کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے ۔ اس پالیسی میں پہلی بار یہ

اعتراف کیا گیا ہے کہ قومی سطح پر مسلمان جو تعلیمی میدان میں پسماندہ ہے۔ اسے سماج کے ہمنواء بنانے کے لئے مخصوص اقدامات پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ ملک کے ترقیاتی پروگراموں میں ہاتھ بٹاسکیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عملی پروگرام میں اقلیتوں کو اور خاص کر مسلمانوں کو مخصوص سہولتیں اور مراعات دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

اول طفولیت اور عام روایتی تعلیم۔ مڈل اور اعلیٰ ثانوی تعلیم۔ ویکیشنل گائیڈنس اور ٹیکنیکل تعلیم۔ تعلیم نسواں۔ تعلیم اطفال اور تعلیم بالغان غرض تمام سطح پر حکومت نے اقلیتوں کو سہولتیں فراہم کرنے کی پیش کش کی ہے۔ لائبریری ریڈنگ، ریڈنگ روم اور تعلیمی توسیع کے پروگرام اقلیتوں کے زیر انتظام تعلیمی اداروں کو خصوصی رعایتیں اقلیتوں کی کثیر آبادی والے علاقوں کا لحاظ، اسکالر شپ کی اسکیمیں انتظامی مسائل سے متعلق سہولتیں غرض کہ تعلیم کے ہر شعبہ میں اقلیتوں کی حوصلہ افزائی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

قوم کی اکثریت ناخواندہ ہے۔ جس کی وجہ سے ان سہولتوں اور مراعات سے وہ ناواقف ہے۔ اس لئے ان اہم باتوں کو اگر مسلمانوں میں کوئی عام کر سکتا ہے تو صرف اساتذہ حضرات ہیں۔ لہذا میں مسلم اساتذاؤں سے دردمندانہ اور عاجزانہ التماس کروں گا کہ ان اہم نقات کو لے کر قوم میں بیداری پیدا کریں۔ چاہے وہ اساتذہ پرائمری۔ ہائی اسکول۔ کالج یا یونیورسٹی میں کسی بھی زبان کے استاد ہوں۔

نفیس کوکن

غزلیں

سراج کلیانوی (جلگاؤں)

بے رخی کم ہو گئی نہ بڑھی کم ہو گئی
دشمنی بڑھتی گئی اور دوستی کم ہو گئی

انتہا اس خود غرض دنیا کی کوئی بھی سہی
یہ حقیقت ہے حقیقی بندگی کم ہو گئی

ڈھونڈتے پھرتے کہاں تک ہم محبت کا ثبوت
زندگی نے چوٹ کھائی زندگی کم ہو گئی

جب کبھی مکتوب لکھنا چاہا ان کے نام سے
جانے کیوں اس دم دیئے کی روشنی کم ہو گئی

مفلسی آئی جو در پہ کیا بتائے گا سراج
دریادل احباب کی دریادلی کم ہو گئی

بشیر کھوت

ہم نے چھوڑا ہے یہ گھر تمہارے لئے
تم رکھو گھر معطر تمہارے لئے

کاش مٹی کے پتلے میں یہ دم بھی ہو
لاؤں خورشید و خاور تمہارے لئے

میں تو کچھ اور ہی چاہتا تھا بنوں
بن گیا ہوں قلندر تمہارے لئے

دھوکا کھا ہی گیا تیرے وعدے پہ میں
آگیا بال دل پر تمہارے لئے

کہکشاں چاند تارے تمہارے سبھی
آرزوں کا لشکر تمہارے لئے

پوچھ لو جا کے ان سے بشیر ایک دن
کون مرتا ہے تم پر تمہارے لئے

محمود الحسن ماہر

آیئے دور اختلاف کریں
دھول ہے آئینوں پر صاف کریں

حق بیانی جنہیں پسند نہیں
وہ خدارا مجھے معاف کریں

جاں سے اوروں کی کھیلنے والے
اپنی ہستی کا انکشاف کریں

پھر نشیمن بنالیا میں نے
بجلیوں سے کہو طواف کریں

آپ کا قد بڑھے گا آپ اگر
جرم کا اپنے اعتراف کریں

خار کو خار ہی کہیں گے ہم
آپ چاہیں تو انحراف کریں

آرزوں سے کہہ دو اے ماہر
خانۂ دل میں اعتکاف کریں

نصیم الدین نعیم (مرد، جمیرہ)

یہ تعاصب کی لگی پیاس بجھاؤں کیسے
آب انصاف ہے مفقود پلاؤں کیسے

حکم صیاد کی تعمیل بھی لازم لیکن
اڑ کے منزل کو بندھے پر سے میں جاؤں کیسے

دل لگی تری مرے دل کو لگی جاتی ہے
اب لگی دل کی تجھے یار دکھاؤں کیسے

گرم بازار ہے نفرت کا بھرا ہر دل میں
پیار کی شمع جلاؤں تو جلاؤں کیسے

راز دل کھول نہ دے مجھ کو یہ ڈر لگتا ہے
اپنی پلکوں پہ اب اشکوں کو سجاؤں کیسے

پوچھ لو میرے مسیحا سے حقیقت اس کی
کیسے موسا میں ہوا تم کو بتاؤں کیسے

دل کی چوکھٹ بھی ہے محروم وفا کی ضوء سے
اے نعیم اب میں وہاں تجھ کو بساؤں کیسے

نوبل بلڈرس اینڈ ڈیولاپرس چپلون ضلع رتناگری کا خوبصورت ہاؤسنگ کامپلیکس
آزاد نگر
چپلون گوولکوٹ روڈ چپلون ضلع رتناگری میں
★ ۲ روم کچن، ۳ روم کچن کے فلیٹ دستیاب ہیں ★ عمدہ آر۔سی۔سی کنسٹرکشن ★ ۲۴ گھنٹے پانی کی سہولت ★ کار پارکنگ اور گارڈن ★ ریلوے اسٹیشن اور ایس ٹی اسٹانڈ سے نزدیک ★ اُردو اور انگریزی میڈیم اسکول نہایت قریب اور کئی دیگر سہولیات کے ساتھ زیر تعمیر پروجیکٹ کی بکنگ جاری ہے۔۔۔ پتہ:
پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ
ممبئی ۴۰۰۰۰۳
چپلون کا رابطہ ٹیلیفون
02355-31038

فلیٹس اور خوبصورت شاپنگ سینٹر پر مشتمل شاندار پیشکش
نوشین پلازہ
نزد کوسہ جامع مسجد کے سامنے

آپ اپنا امتحان لیجئے

از : حمید دھوری

جناب عبدالحمید مقدم متوطن دہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ نے (جو نقش نواز اور قلم کار بھی ہیں اور اپنے حلقہ میں حمید دہوری کے نام سے جانے جاتے ہیں) قارئین ”نقش کوکن،، کی دلچسپی کے لئے دینی اور تاریخی سوال وجواب کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ذیل میں چند سوالات دیئے گئے ہیں اور ہر ماہ اسی طرح وہ اپنے سوالات پلیش کریں گے۔ آپ اپنے ذہن ودماغ پر زور ڈال کر ان سوالوں کے جوابات ایک کاغذ پر لکھ لیجئے اور پھر اسی پرچہ میں دیئے گئے جوابات سے ملا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو خود اندازہ ہوگا کہ آپ کو اس امتحان میں کتنے نمبر ملے ہیں۔ (ادارہ)

---

(۱) اس کتاب کا نام بتلایئے جو عالم انسانیت کے لئے صحیفہ ہدایت ہے ؟

(۲) اس شخص کا نام بتائیے جن کا وجود کیا کافر کیا مسلمان سب کیلئے نعمتِ کبریٰ اور احسان عظیم ہے؟

(۳) جنت کے اس دروازہ کا نام بتایئے جو بروز محشر روزہ داروں کے داخلہ کے لئے مخصوص ہوگا ؟

(۴) اس بچہ کا نام بتایئے جسکو گہوارہ میں ہی کلام کرنے کی صلاحیت حاصل تھی۔ ؟

(۵) انبیاء سابقین کا ذکر قرآن کریم کے کون سے رکوع میں اجمالاً آیا ہے ؟

(۶) دنیا کی تمام عبادت گاہوں میں اولین عبادت گاہ کونسی ہے ؟ کہاں پر ہے اور کس نے بنائی ہے ؟

(۷) قرآن کریم میں کتنے نبیوں کا ذکر ہے اور کتنے نبیوں کے نام پر سورتیں ہیں ؟

(۸) ان صحابی کا نام بتلایئے جن کو حضورؐ نے ترجمان القرآن کے لقب سے سرفراز فرمایا ہے۔ ؟

(۹) اس پیغمبر کا نام بتایئے جنہوں نے پرندوں کو ذبح کرکے ان کے ٹکڑے مختلف پہاڑوں کی چوٹیوں پر بکھیر دیئے اور جب انہیں آواز دی تو بحکم خدا وہ زندہ ہوکر دوڑتے چلے آئے ؟

(۱۰) اس پیغمبر کا نام بتلایئے جن کو اللہ تعالیٰ نے ید بیضا اور معجزۂ عصا عطا فرمایا اور انھیں اپنی ذات سے ہمکلام ہونے کا شرف بخشا ؟

(۱۱) وہ کون سے پیغمبر تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے جنات حیوانات، ہواؤں اور فضاؤں پر تصرف اور حکمرانی عطا فرمائی تھی۔ ؟

جوابات صفحہ ۴۹ پر ملاحظہ فرمایئے

انسان کي زندگي ميں هر طرح کے دور آتے هيں. خوشي کے بھي، رنج کے بھي. خوشي کے موقع پر تقريبات هوتي هيں. شادي بياه، عقيقه، ختنه، بسم الله، ختم قرآن، امتحان ميں کاميابي، بيرون ملك روانگي، وطن ميں آمد، حج و زيارت . ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں. اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے. رنج کے موقع پر سوگ هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه،

قرآن خواني ... ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے.
ايک موسم آتا هے، دوسرا جاتا هے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بهار. ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں اور ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے. تهواروں کا دور مدام چلتا هے. عيد، بقرعيد، محرم، شب برات، ميلاد النبي، ماہِ رمضان ... ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں اور

هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے.
بهائي کي شادي ميں تو تمام طرح کي مٹھائياں تهيں. دوست کے هني مون پر افلاطون. قرآن خواني ميں نان خطائي. باراں ميں برفي. سرما ميں گاجر کا حلوه. رمضان ميں مالپوه. عيد ميں شير خُرما.

اور هر مٹھائي سے لُطف اندوز هونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا هے که "بهئي مٹھائي کهاں سے خريدي؟" تو

سليمان مٹھائي والے کا نام بے ساخته زبان پر آجاتا هے. يعني هر مٹھائي کے ساتھ سليمان مٹھائي والے کي ياد جُڑي هوتي هے اسي ليے جب کبھي مٹھائي کا ذکر چھڑتا هے، سليمان مٹھائي والے کي بات هوتي هے. سليمان مٹھائي والے همه اقسام، همه اصناف، همه رنگ، همه اشکال، همه اجناس اور همه مواقع مٹھائياں بناتے هيں.

آئيے، اپني يادوں کي ياد ميں کوئي مٹھائي نوشِ جان فرمائيے.

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مِٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۳ ۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۲۲۳۳۳

دل کی اُجڑی بستی والی

از:۔ وقار قادری

کچھ لوگ پیدائشی نیک ہوتے ہیں۔ کچھ زندگی کے ایک موڑ پر آکر نیک بن جاتے ہیں۔ آخرالذکر کے متعلق نئی نسل کو ان کی نیکیوں کے پس منظر میں چھپا ماضی نظر نہیں آتا۔ گاؤں کی زندگی میں ان نیک بنے بیٹھے بزرگوں کا کچا چٹھا ان کے کچھ ہم عصر گاہے بگاہے کھولتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات بیٹے کو اپنے باپ کے، بھتیجے کو اپنے چچا کے اور بھانجے کو اپنے ماموں کے کرتوت کا پتہ انہیں لوگوں سے ملتا رہتا ہے۔ یہ رازہائے سربستہ بڑے مزے دار اور بعض اوقات نہایت شرمناک بھی ہوتے ہیں۔ جو آنے والی ایک دو نسلوں تک سینہ بہ سینہ چٹخارے کے ساتھ چلتے ہیں۔ ایسے راز کھولنے میں بعض خواتین پیش پیش رہتی ہیں۔

آزادیٔ نسواں کے موضوع پر جب بھی کبھی کوئی بحث چھڑتی ہے کچھ مردوں کی بھویں تن جاتی ہیں۔ ہمارے کوکن میں آج بھی جبکہ ہم اکیسویں صدی میں قدم رکھنے کو ہیں۔ کچھ لوگ لڑکیوں کی تعلیم کو غیر ضروری جانتے ہیں۔ بمشکل چھٹی، ساتویں جماعت تک کی تعلیم پر اکتفا کرنے والے صاحبِ حیثیت والدین آج بھی کسی گاؤں میں موجود ہیں۔ کہ شوہر کو خط لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت آجائے تو لڑکی کو گھر بٹھا دیا جاتا ہے۔ علم کے فقدان کے سبب بعض اوقات یہ لڑکیاں طویل عرصے کے لئے اور کبھی ہمیشہ کے لئے گھر بیٹھ جاتی ہیں والدین اور حکومت کو آج تعلیم اور خصوصاً تعلیم نسواں کی جانب خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کہ پڑھی لکھی ماں بچے کی تربیت میں بہتر بنیاد ثابت ہو سکتی ہے۔

آج ہم گاؤں کی کچھ کم تعلیم یافتہ یا تعلیم سے نابلد خواتین سے ملتے ہیں تو ان کی گفتگو سے ان کی روشن خیالی کا صاف پتہ چلتا ہے اور یہ گمان ہوتا ہے کہ اس مٹی کو بر وقت علم کے پانی سے نم ہونے کا موقع ملتا تو یہ مٹی بڑی زرخیز ثابت ہوتی۔ ایک تعلیم یافتہ خاتون اگر چاہے تو نہ صرف اپنی زندگی بلکہ اپنے اطراف کی کئی کم پڑھی لکھی خواتین کی زندگی میں بھی نکھار لا سکتی ہے۔

زینب عرف زینا اماں کا شمار بھی انہیں خواتین میں ہو سکتا ہے۔ ہر کس و ناکس کے سکھ دکھ میں شریک ہونے والی زینا اماں۔ دل کی بات زبان پر رکھنے والی زینا اماں۔ یہ زینا اماں۔ غالباً ساتویں دہائی کے اواخر میں بمبئی سے گاؤں لائی گئیں۔ ذہنی توازن بگڑ جانے کے نام پر۔ شروع میں گھور اندھیری راتوں میں لاٹھی ٹیکتی جہاں چاہتی نکل جاتی۔ کبھی دوپہر کی تپتی دھوپ میں سمندر کے کنارے سوکھی ریت پر تیز قدم بڑھاتی دکھائی دیتی۔

بمبئی کے سرکاری ہسپتالوں میں بجلی کے جھٹکوں کے بعد اب گاؤں میں پیر فقیر علاج و معالجے میں لگے ہوئے تھے۔ ابتدائی دنوں میں ہم بچوں کی خاطر یہ ایک عجوبہ تھا۔

ہم اس سے بڑا خوف کھاتے تھے۔ گھر کی بڑی بوڑھیوں کی ہدایت کے مطابق اس سے چالیس قدم دور رہنے کی کوشش کرتے کہ مبادا اس پر سوار سایہ کہیں ہمیں نہ دبوچ لے۔

کھوئے ہوئے سے رہنا دن کو، روتے پھرنا راتوں کو
جو ہیں عاقل وہ کیا جانیں عقل و جنوں کی باتوں کو
(آثر لکھنوی)

آخر کار دھیرے دھیرے زینا اماں اور اس پر سوار سائے کا خوف دل سے جاتا رہا۔ اور بچوں کا گھیرا اس کے گرد بڑھتا گیا۔ زینا اماں کی مزیدار باتیں شادی بیاہ کے موقع پر گائے جانے والے گیت، مخصوص انداز میں گائے گئے پرانے فلمی مکھڑے۔ ہم بچوں پر رعب جمانیوالے گاؤں کے بزرگوں کے ماضی کے قصے یہ سب کچھ ہم بچوں کو ان سے باندھے رکھتا۔ بچپن کی بے جوڑ اور جبریہ شادیوں کی ناکامی کا راز بچپن ہی میں ہم پر عیاں ہو چکا تھا۔ آج خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ حکومت نے بچپن کی شادی کو قانونی طور پر جرم قرار دے دیا ہے۔ ورنہ ہمارا کوکن بچپن کی شادیوں میں بھی یدِ طولیٰ رکھتا تھا۔ گو کہ جبریہ شادیوں کا رواج کچھ حد تک کم ضرور ہوا ہے مگر ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ پڑھے لکھے بچوں کی پسند تک کو اہمیت نہ دے کر اپنی پسند کی بہو لانے والے پڑھے لکھے والدین آج بھی اس علاقے میں موجود ہیں۔

انجام کار۔

بچوں کی بغاوت اور والدین کا برادری میں ناک کٹنے کا رونا روتے ہوئے بسترِ علالت پر دراز ہونا۔ ایسے والدین برادری میں لڑکا لڑکی کی پسند سے ہونیوالی شادیوں میں شروع سے ویلن کا رول ادا کرتے آئے ہیں۔ اور نقش کوکن

نوجوانوں میں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

زینا اماں کے شوہرِ نامدار نے نہ جانے ساری زندگی کیا کیا۔۔! کہتے ہیں کلکتے میں رہے اور وہیں جوانی کا لوہا پگھلا کر گاؤں چلے آئے۔ بیوی کی محبت یا اپنی بچیوں کی چاہت میں آنا ہوتا تو بہت پہلے چلے آتے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔

ادھر نو دس سال کی عمر کے بیٹے کی موت زینا اماں کا توازن بگاڑتی رہی۔ جوانی پگھلتی اور گاہے بہ گاہے سر میں سفیدی پھیلتی رہی۔ شکر بھائی کاکا آخری دم تک اپنی حیثیت کے مطابق بہن کی تیمارداری کرتے رہے۔ آخر گاؤں سے بمبئی کے جے جے ہسپتال میں اسے لاکر علاج کی خاطر داخل کروایا اور خود ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ وہیں سے زینا اماں نے دائمی طور پر کھاٹ پکڑ لی۔ اور ہم نے اسے کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔ ورنہ چہرے پر مسکراہٹ کے پھول بکھیرے ہم بچوں کو (جو اب جوان ہو چکی تھی) خوش آمدید کہنے والی زینا اماں اب ختم ہو چکی تھی۔ میں اور میرے دوست ایڈوکیٹ رضوان خطیب جب بھی چھٹیوں میں گاؤں جاتے گھنٹوں زینا اماں کے یہاں بیٹھے ہوتے۔ زینا اماں کی اپنائیت میں ماں کی ممتا جھلکتی دکھائی دیتی۔ ہم دونوں کو وہ بچپن سے کچھ زیادہ عزیز رکھا کرتی تھیں۔

زینا اماں کے شوہرِ نامدار کلکتے سے واپسی کے بعد گاؤں میں ہی آبسے تھے۔ اجداد کی کھیتی باڑی اور ڈھور ڈھنگر میں لگ گئے تھے۔ بڑا اکھڑ مزاج پایا تھا۔ بچوں کو ڈرانا دھمکانا۔ آنکھیں پھیلا کر بچوں کو "دو چپ" کہنا۔ ایک عرصے تک بچے ان سے خوف کھاتے رہے مگر دھیرے دھیرے یہ اثر زائل ہوتا گیا۔ اور بچوں نے بجائے ان سے ڈرنے کے

انہیں چڑانا شروع کیا۔ وہ اپنے منہ پھٹ مزاج
کی وجہ سے بہت جلد گاؤں بھر میں "دو ٹوک
پھٹاک" کے نام سے پہچانے جانے لگے۔ ہم جب
بھی کبھی زینیا اماں کے ارد گرد جمع ہوتے اور یہ
صاحب وہاں سے اپنے ڈھور ڈھنگر لے کر
گزرتے تو بچے ان پر آوازیں کستے۔ وہ بھی زینیا
اماں کی موجودگی میں خاموشی سے گزر جاتے۔ دونوں
میں سلسلۂ گفتگو مکمل طور پر بند تھا۔ جب وہ
اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے، اور زینیا اماں کا
سہاگ اجڑ گیا۔ گاؤں کے کچھ لوگوں نے انہیں
جا کر باخبر کیا۔ انہیں سمجھا بجھا کر آخری دیدار کیلئے
لایا گیا۔ نہ رونا نہ دھونا نہ چیخ و پکار۔ نہ بیوگی
کا اوڑھنا سفید یا تل (سفید رنگ کی ساڑی)
یہ تھی دو افراد کی ازدواجی زندگی اور اس کا
The END

لوگ زینیا اماں کو سفید رنگ کی ساڑی
نہ پہننے پر اس کا مذاق اڑاتے۔ وہ کبھی کسی کی
بات کا برا نہ مانتی۔ ہنس بول کر سب کی باتوں
کو ٹال دیتی۔ مگر خدا نخواستہ مرحوم بیٹے کا ذکر
چھڑ جائے تو اس کی آنکھیں بھر آتی تھیں۔ لہجہ
بھرّا جاتا تھا۔ اور نہ جانے وہ خلا میں اپنی
نظروں کو مرکوز کرکے کیا دیکھنے لگتی تھیں۔ ایسے
میں وہاں سے نکلنے ہی میں بہتری ہوتی۔ پتہ
چلتا کہ زینیا اماں صرف پہننے کھیلنے اور ٹھٹھا
کرنے کا نام نہیں ہے۔ کئی غم اس کے سینے میں
پنہاں ہیں۔ اپنے بیٹے کے غم کو وہ ساری
زندگی سینے سے لگائے رہی۔ بھائی کی محبت
نقش کوکن
کے سہارے زندگی کے صحرا کو کاٹ کر یہاں تک
چلی آئی۔ ورنہ بیس پچیس سال قبل کے جنونی دور
میں جب ہم نے اسے پہلے پہل دیکھا تھا تو اس کے
بچ رہنے کے امکانات نہیں کے برابر تھے۔ گاؤں
کے ماحول نے اسے سنبھالا دیا۔ جوش ملیح آبادی کا
ایک شعر ایسے وقت بہت بڑا محسوس ہوتا ہے۔

قسم اس موت کی اٹھتی جوانی میں جو آتی ہے
عروسِ نو کو بیوہ ماں کو دیوانہ بناتی ہے

خدا کا شکر ہے کہ بیوہ بننے کیلئے
عروسِ نو تو نہ تھی، مگر ماں کو دیوانہ بنانے کیلئے
نو دس سال کے سن کے بیٹے کی جدائی کا غم
ضرور تھا۔

۲؍ جنوری ۱۹۹۸ء یعنی رمضان المبارک کے
دوسرے روزے کو صبح سحری کے وقت فون نے
کھنک کر زینیا اماں کے اب اس دنیا میں نہ رہنے
کی خبر سنائی۔ ایڈوکیٹ رضوان خطیب کی قسمت
کہ وہ گاؤں ہی میں چھٹیاں گزار رہے تھے ـــ اور
ہماری قسمت کہ ایڈوکیٹ عبدالصمد خطیب کی گاڑی
میں ہمیں جگہ مل گئی اور ہم بروقت گاؤں میں
پہنچ کر مرحومہ کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو سکے۔
خداوندا اسے اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے
آمین ـــ ..

آبادی بھی دیکھی ہے، ویرانے بھی دیکھے ہیں
جو اجڑے اور پھر نہ بسے، دل وہ نرالی بستی ہے

(فانی بدایونی)

جنوری ۱۹۹۸ء

تنقید برائے ادب

دیشمکھ زبیر انور خان

لوئر توڑیل رائے گڑھ

محترم شرف کمالی صاحب کو ہم برسوں سے پڑھتے اور سنتے آرہے ہیں محترم کی شعری اور نثری تخلیقات بہت عمدہ، پیاری اور حالات حاضرہ کی عکاس ہوتی ہیں۔ ان کی اردو خدمت بھی قابلِ ستائش ہے۔ استاد اور بزرگ شعرا میں بھی ان کا شمار ہوتا ہے۔ مگر چند برسوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی اردو دلچسپی جاتی رہی یا پھر وہ کوکنی زبان میں نئی، اختراع واصطلاع پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ کوکنی زبان ایک خطے کی مخصوص زبان ہے۔ جس کی کوئی گرامر نہیں ہے۔ اس طرح ہندوستان کی درجنوں مقامی اور علاقائی زبانیں ہیں۔ جو محدود سماج میں زبانی ربط وضبط اور اظہار خیال کا ذریعہ ہیں۔ بی الفرض کسی بھی مقامی زبان میں اگر کوئی ادب تخلیق ہوا بھی ہوگا تو اس کی زندگی اور احاطہ کتنا بڑا رہا ہوگا؟ نہایت ہی محدود۔ آج کوکن میں اردو زبان کثرت سے بولی، پڑھی اور سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ ادبی، ثقافتی، سماجی اور دینی زبان اردو ہی ہے۔ جبکہ کوکنی زبان تو گھروں کی چہار دیواری اور گاؤں کی گلیوں تک ہی محدود ہے۔ کیونکہ ہر آٹھ دس کلو میٹر کے بعد زبان کے تلفظ میں بے حد تبدیلی آجاتی ہے۔ توڑیل کے چند الفاظ کا ایک کلو میٹر کے بعد کمبلہ جوئی میں یکسر تلفظ بدل جاتا ہے۔ تو کمبلہ سے چھ کلو میٹر دور تلیجہ چماؤں میں ان الفاظ کے تلفظ اور معنی میں تبدیلیاں آجاتی ہیں۔ تو بتایئے کہ ڈیڑھ سو کلو میٹر دور کالستہ کی کوکنی میں اور یہاں کی کوکنی میں کتنا فرق آجائے گا؟ مسلّم فرق ہی فرق ہے۔ تو پھر شرف صاحب کیوں اپنی کوکنی ہم پر تھوپنا چاہتے ہیں۔ یہ ہمیں قطعی منظور نہیں۔ وہ اپنے خیالات کو اردو میں ظاہر کریں تو پورا کوکن پڑھے گا۔ سمجھے گا۔ مزہ لے گا۔ کیونکہ اردو وہ زبان ہے جس کی ایک گرامر ہے۔ وسعت ہے شیرینی ہے۔ اردو کے جو الفاظ لکھنؤ اور دہلی میں بولے اور لکھے جاتے ہیں۔ وہی الفاظ مع تلفظ اور معنی کے بھوپال وسورت، رتناگیری واحمد آباد، برہانپور، حیدر آباد، بمبئی، اورنگ آباد، الہ آباد و کلکتہ، ناگپور و گوہاٹی، کانپور غرض کے ہندوستان کے گوشے گوشے میں رائج ہیں۔ ہاں علاقائیت کے سبب بہت ہلکا سا اعرابی تلفظ (صرف زیر وزبر و پیش کی حد تک) میں فرق آسکتا ہے۔ مگر معنی میں نہیں۔ تاہم جب کبھی تلفظ اور معنی میں متضاد نظریہ، بحث و مباحثہ درپیش ہوگا تو سند و دلیل، جواز و جواب کے لئے فیروز اللغات، فرہنگ آصفیہ، فرہنگ عامرہ اور بزرگ شعراء وادباء کی تخلیقات اور محقق و نقاد جناب رشید حسن خان صاحب کی تصانیف اردو املا۔ زبان و لغت۔ انشاء و تلفظ وغیرہ بطور سند پیش کی جائیں گی۔

لیکن جب کوکنی زبان میں اس طرح کی بحث اٹھے گی۔ تو پھر کیا ہوگا؟ کس کوکنی شاعر اور گاؤں اور علاقے کی زبان کو مستند زبان تسلیم کیا جائے گا اور کیونکر۔ کوکنی زبان میں الفاظ کی کمی، تلفظ کا ٹکراؤ اور کوئی گرامر نہیں ہے۔ اس لئے شرف صاحب سے گذارش ہے کہ اپنی صلاحیت کو ضائع نہ کریں۔ اپنے خیالات بجائے کوکنی، اردو میں پیش کریں۔ دیگر کوکنی شعراء سے بھی یہی التجا ہے کہ وہ اردو میں اپنی ذہنی صلاحیت و خیالات کو ہم تک پہنچائیں۔

بے روزگاری اور اس کا حل

بے روزگاری ہمارے دیس کا ایک اہم مسئلہ ہے جو حل نہیں ہو رہا ہے، اگرچہ اس پر بہت دنوں سے سوچ بچار ہو رہا ہے اور ہمارے مدبران اور اہل فکر اس کو حل کرنے کی کوشش میں برابر لگے ہوئے ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے جو ہم ہندوستان والے کسی خاص نکتے پر نہیں پہنچ رہے ہیں۔

اس سوال کے حل کی طرف آنے سے پہلے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ اب سے پہلے وہ کون سے مسائل ہیں جن کے وجود میں آنے کے بعد یہ مسئلہ مشکل بنتا چلا گیا ہے تو سب سے پہلے جو بات کھل کر سامنے آتی ہے وہ آبادی میں اضافہ ہے۔ کیا ہم آبادی میں اس اضافے کو روک سکتے ہیں، کم کر سکتے ہیں یا اس کا کوئی دوسرا پہلو تلاش کر سکتے ہیں تو اس کا جواب ہمیں نفی میں ملتا ہے کیونکہ پچھلے کئی سال سے اس کے لئے کوششیں ناکام ہوتی رہی ہیں۔

اضافہ آبادی کے علاوہ ہمارا دوسرا مسئلہ اسٹینڈرڈ آف لیونگ یعنی معیار زندگی ہے جو دن بہ دن اونچا ہوتا چلا جا رہا ہے اس کی ضرورتیں جہاں بڑھتی جا رہی ہیں وہاں اس کے وسائل نسبتاً پورے نہیں ہو رہے ہیں اور اس طرح بے کاری میں اضافے کے لئے یہ مسئلہ بھی ایک سبب بنتا جا رہا ہے۔

تیسرا مسئلہ ہم لوگوں کی سستی، کاہلی اور محنت سے جی چرانا ہے۔ ہم لوگ دن بہ دن آرام طلب بنتے جا رہے ہیں اونچی زندگی اور سہل انگاری میں یقین رکھنے لگے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بیش تر لوگ کم محنت اور زیادہ آمدنی کی طرف دیکھنے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں جرم و گناہ کا رجحان بڑھنے لگا ہے اور کالا پیسہ اور افراط زر کا بہاؤ طوفانی رفتار سے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس کا تدارک جتنا مشکل نظر آ رہا ہے اتنا ہی ناممکن بنتا جا رہا ہے۔

بے کاری کے دیگر اسباب میں مندرجہ بالا اسباب سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس پر توجہ دینا اور اس کا حل تلاش کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ۳۰ سال اس طرف چھلانگ لگا دی جائے اور سفر نئے سرے سے شروع کر دیا جائے۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور کوشش یہ کی جائے کہ کردار نگاری اور اخلاقی قدروں کو زیادہ سے زیادہ اونچا کر دیا جائے۔ اگر ایسا ہو سکا تو اس ملک کے لئے جو نئی پود دستیاب ہو گی وہ یقیناً مندرجہ بالا تمام مسائل کا حل ثابت ہو سکے گی۔ علاوہ اس کے ٹیکنکل ایجوکشن کی طرف خصوصی توجہ دی جائے تاکہ لوگ محنت کی اہمیت اور اس کی ضرورت اور مفاد کو سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ بڑھاوا دے سکیں کیوں کہ کسی ملک کی ترقی، اس کی درستگی اور اس کی تعمیر اور تربیت کے لئے بچے کی اٹھان بہت ضروری ہے۔ اگر نئی پود میں ضروری شعور اور بیداری پیدا کی جائے (اور یقیناً پیدا کی جا سکتی ہے) تب کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ مندرجہ بالا مسائل کے ساتھ بے کاری کا یہ مسئلہ حل نہ ہو جائے۔ دراصل محنت سے لگاؤ۔ اور لگن ہی وہ اصل شئے ہے جو بے کاری کو دور کرنے میں مدد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

بہت پہلے تن آسانی اور مفت خوری کی اس بیماری کو جو ہمارے ملک کے طول و عرض میں پھیل چکی ہے دور

کرنے کے لئے محنت کا یہ نسخہ تجویز کر دیا گیا تھا کہ "ورک از ورشپ" کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے اور اس کی اہمیت کی طرف ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک توجہ دلائی جائے۔ کوشش یہ کی گئی تھی کہ آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی ہر کس و ناکس کے لئے لازمی قرار دی جائے۔ اگر ایسا ہو جاتا تب یہ مسئلہ حل کرنے میں بہت زیادہ مدد مل جاتی کیونکہ اس صورت میں محنت کے مراکز زیادہ سے زیادہ کھل جاتے، بے روزگاروں کو کام کرنے کے مواقع ہاتھ آجاتے اور بے کاری بڑی حد تک دور ہو جاتی کیونکہ محنت کے علاوہ بیداری اور شعور ایسی چیزیں ہیں جو بے کاری دور کرنے میں زیادہ کارگر ثابت ہو سکتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں یہ اور اس قسم کی ضروری باتوں پر خصوصی توجہ دی جائے اور بے کاری کے حل کرنے میں یہ اور دوسری باتوں کی مدد لی جائے۔ اگر ایسا ہو سکا ہو تا تو کوئی مشکل نظر نہیں آتی کہ بے کاری دور نہ کی جائے۔ OO

عورت اسلام سے پہلے کا بقیہ

اور لاوارثوں کا تو کوئی ملجا و ماوی ہی نہ تھا۔ عورت عیر سے کی کہانی تھی۔ میں نے ذکر نہیں کیا کہ لڑکی کے پیدا ہوتے ہی اسکو دفن کیوں کیا جاتا تھا۔ ان حالات میں آپ خود سوچ سکتے ہیں ایک جاہل غیرت مند کیا سوچ سکتا ہے مگر آج کا دانشور کیا سوچ رہا ہے کیا کر رہا ہے یہ بھی دیکھ لیں لڑکی پیدا ہونے کے اندیشے سے Abortion بھی ایک لڑکی کا ایک انسان کا قتل ہے۔ OO

گھریلو نسخے

مچھلی کے کانٹے سے نجات

مچھلی کھانے کے دوران اگر حلق میں مچھلی کا کانٹا اٹک جائے تو ایسی صورت میں فوراً پکے ہوئے چاول کھالیں اور لیموں کا رس پی لیں۔ کانٹا اسی وقت گل کر پیٹ میں چلا جائے گا۔

جڑے ہوئے ڈاک ٹکٹ

بسا اوقات ڈاک کے ٹکٹ تہہ کر کے رکھ دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ ٹکٹ آپس میں جڑ سے جاتے ہیں۔ انہیں علاحدہ کرنے کیلئے آسان ترکیب یہ ہے کہ ایسے ڈاک ٹکٹوں کو دو گھنٹے کیلئے فریزر میں رکھ دیں۔ جب آپ انہیں فریزر سے نکالیں گے تو یہ ڈاک ٹکٹ آسانی سے علاحدہ ہو جائیں گے۔

ہونٹوں کی دیسی کریم

موسم سرما میں اکثر خواتین کو یہ شکایت رہتی ہے کہ ان کے ہونٹ پھٹ جاتے ہیں۔ اگر پھٹے ہوئے ہونٹوں کو درست کرنا ہو تو پانچ گرام مکھن میں ایک گرام نمک ملا کر اسے خوب اچھی طرح الٹ پلٹ لیں اور اس مرکب کو روزانہ رات کو سونے سے قبل ہونٹوں پر لگائیں۔

گیلا گھی

اگر فرائی پین ذرا سا بھی گیلا ہو اور آپ اس میں گھی ڈال کر کوئی چیز تلنے لگتے ہیں تو گھی کڑکڑا کر اچھلتا ہے جس کی وجہ سے گھی کے چھینٹے دور دور تک اڑتے ہیں۔ اگر اس اچھلتے گھی میں چٹکی بھر آٹا چھڑک دیا جائے تو گھی کے چھینٹے نہیں اڑیں گے۔

پان کے دھبے

کپڑوں پر پان کے بدنما دھبے لگ جائیں تو یہ کپڑوں کی خوبصورتی کو متاثر کرتے ہیں۔ داغ سے متاثرہ کپڑوں پر تھوڑا سا ابلا ہوا دودھ ڈال کر رگڑیں تو اس طرح پان کے دھبے صاف ہو جائیں گے۔

اپریل ۹۸ء کے شمارہ میں "کیا آپ جانتے ہیں" عنوان سے پیش کردہ سوالات پڑھ کر یہ گمان گذرا کہ ہو نہ ہو یہ جناب سند بلکر صاحب کا نتیجۂ فکر ہونا چاہیئے کیونکہ وہ ایک ایسی معمر ہستی ہیں جن کو ماضی قریب و بعید کے سبھی واقعات یاد ہیں اگر وہ تعاون فرمائیں (آپ انھیں لکھنے پر آمادہ کیجئے) تو وہ کئی انکشافات کرسکتے ہیں جن پر دبیز خاموشی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

الیاس احمد سنگے ۔ دکھرولی۔

ماہ اپریل ۹۸ء کا "نقش کوکن"، کا تازہ شمارہ نظر نواز ہوا۔ قرآنی آیات سے مزین سرورق کے تعلق سے کچھ قارئین نے اظہار خیال فرمایا وہ ان کی کوتاہ فہمی ہے۔ آیات مقدسہ کی بے حرمتی نہ ہو اس کا احتیاط قارئین کو ہونا چاہیئے نہ کہ ناشرین کو۔ یہ تو آپ کا کرم ہے کہ اتنا خوبصورت ٹائیٹل آپ نے شائع فرمایا جسے ہم نے فریم کرکے کمرہ کی زینت بنایا ہے۔

بعض گھروں میں بچے قرآن کے سیپاروں کو ہاتھ پاؤں کے پاس پھینک دیتے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ گھروں میں سیپاروں کو لایا نہ جائے اور کیا وہ مطابع موردِ الزام ہو سکتا ہے جس نے چھوٹے چھوٹے کتابچہ کی شکل میں قرآن کے ۳۰ پاروں کو زیورِ طبع سے آراستہ کیا ہے۔

علی حسین اُرگاونکر ۔ کوسہ، ممبرا

مارچ ۹۸ء کا "نقش کوکن"، مسرتوں کا ہجوم لئے باصرہ نواز ہوا۔ سرورق الٹتے ہی "شہنشاہ جذبات"، کے ہاتھوں "شہنشاہ فراست"، کو گلدستہ وصول کرتے دیکھ کر سرور و شادمانی کے سوتے اُبل پڑے۔ "دو شہنشاہوں کا یہ منظر آنکھوں کو نور اور دل کو سرور دے گیا۔ اسی شمارہ کے آخری صفحہ ۵۶ پر "شہنشاہِ فراست"، مبارک کاپڑی صاحب کا یہ جملہ کہ "دعا کیجئے صرف دس سال ایسے نوجوانوں کی پرورش میں صرف کریں"، پڑھ کر لیبیا کے انقلابی مفکر عمر مختیار، اور الجزائر کے دانشور بن بیلا اور مصر کے فلاسفر ڈاکٹر طٰہٰ حسین، یکلخت میری نگاہ میں رقص کناں ہوئے جنہوں نے زندگی کے حقائق سے جی چرانے والی اپنی قوم کے سامنے بالکل ایسا ہی نعرہ لگایا تھا۔ تعطل کا شکار اور پا بہ گل کھڑی ہماری قوم کے لئے مبارک کاپڑی صاحب کے سینے میں زندہ آرزوؤں کی قندیل اور نگاہ میں تابندہ مقاصد کی شمعیں روشن ہیں۔ ان کے جذبات قوم کے لئے پاکیزہ نوید اور راہ کے درماندہ مسافروں کے لئے مینارۂ نور کی مژدہ سعیدہ ہیں۔ اس شہنشاہِ فراست کیلئے ہماری یہی دعائیں ہیں کہ "تو جئے ہزاروں سال"،

محمد سعید علی ٹولکر
(دبئی)

اخبار و افکار

مرتبہ: رفیع بن صیاد

خراب موسم نے آم کی فصل تباہ کر دی

پھلوں کا راجہ اور لوگوں کا مرغوب "آم"، امسال توقع سے زیادہ مہنگے داموں میں فروخت ہوگا کیونکہ بے موسم برسات اور ٹھنڈ کے دوران اوس پڑنے سے آم کی فصل کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔

پرنسپل ڈاکٹر ایچ ایم شیخ کو "بھارت گورو" ایوارڈ

پونے شہر میں اعلیٰ تعلیمی، سماجی اور سیاسی کارکردگیوں سے منفرد پہچان بنانے والے نیس واڈیا کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ایچ ایم شیخ کو انڈین اکانامک فورم دہلی کی جانب سے بمقام دہلی میں مورخہ ۸ رمئی کو ان کی تعلیمی، سماجی اور سیاسی خدمات کے عوض "بھارت گورو" ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ موصوف شہر پونے کے متعدد تعلیمی و سماجی تنظیموں کے سرگرم رکن اور سربراہ ہیں۔

محمد اقبال پیٹکر

جناب محمد صغیر پیٹکر کے فرزند اور جناب ابراہیم پیٹکر (جن کا آبائی وطن شہر رتناگری ہے اور جو سعودی حکومت کی ایمبیسی میں اعلیٰ عہدے سے سبکدوش ہو کر کراچی میں سکونت اختیار کر چکے تھے) کے پوتے جناب محمد اقبال اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے امریکہ جا رہے ہیں۔ موصوف نے شہرہ آفاق ادارہ اے سی سی اے سے چارٹرڈ اکاؤنٹنسی کا کورس مکمل کر لیا ہے اور اسی سلسلہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے امریکہ جا رہے ہیں۔

خلافت ہاؤس کالج آف ایجوکیشن کا نواں سالانہ جلسہ

۳ رمارچ ۱۹۹۸ء کو خلافت ہاؤس کالج آف ایجوکیشن نے نواں سالانہ جلسہ منایا جس میں بطور مہمان خصوصی (ڈین آف جے جے میڈیکل کالج) مسٹر اور مسز دیانند ڈونگاؤنکر نے شرکت کی۔ جلسے کی صدارت ڈاکٹر عزیز (وائس چیرمین خلافت کالج آف ایجوکیشن) نے کی۔ انہوں نے ایک بار پھر خلافت تحریک اور خلافت ہاؤس کی اہمیت کو دوہرایا۔ سال گذشتہ کے تعلیمی سال میں امتیازی نمبرات حاصل کرنے والے پانچ طلباء کو اسناد سے نوازا گیا بالخصوص ۷۳ فیصدی حاصل کرنے والے دیپتی گپتا کو میڈل دیکر ہمت افزائی کی گئی۔ اسکول کے پرنسپل و اساتذہ کی خدمت میں شال کا تحفہ پیش کر کے

ان کی گراں قدر خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ کالج پرنسپل محترمہ سلطانہ شیخ نے سالانہ رپورٹ سنائی سال رواں کے طلبا نے مختلف ثقافتی پروگرام پیش کئے جس سے ناظرین کافی لطف اندوز ہوئے۔

انجمن اسلام میں فارسی زبان و ادب پر سمینار

شعبۂ فارسی یونیورسٹی آف ممبئی اور انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے باہمی اشتراک سے فارسی زبان و ادب کی تفہیم و تعلیم کے لئے اکبر پیر بھائی ہال میں دو روزہ سمینار منعقد کیا گیا۔ اس میں فارسی ادب کے ممتاز اساتذہ نے شرکت کی جن میں ڈاکٹر امیر حسن عابدی استاد ممتاز، دہلی یونیورسٹی، ڈاکٹر اے۔ ڈبلیو اظہر، افریقہ ایشیا اسکول آف لنگویج، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، ڈاکٹر شریف حسین قاسمی شعبۂ فارسی دہلی یونیورسٹی اور ڈاکٹر شعیب اعظمی سابق صدر شعبۂ فارسی جامعہ ملیہ دہلی قابل ذکر ہیں۔

اس جلسے میں اسلامی جمہوریہ ایران کے کونسل جنرل ہز ایکسیلینسی جناب سید کمال یاسینی، اسلامی جمہوریہ اسلامی کے کلچر ہاؤس کے ڈائریکٹر جناب فرہاد پالیزر دار اور دیگر ایرانی مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ دو روز تک جاری رہنے والے اس سمینار کی صدارت انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا نے فرمائی۔

یہ سمینار اس لحاظ سے کامیاب رہا کہ ایران و ہند کے نمائندوں نے مستقبل میں رابطے قائم کر کے مذہب و ثقافت کی اپنی زبان کی ترویج و اشاعت کے لئے بہت سے منصوبے بنائے۔ مندوبین اور مقررین نے ڈاکٹر جمخانہ والا کی مساعی جمیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ایک ایسا رہنما بتایا جنہوں نے نہ صرف ملک و ملت کے لئے بلکہ بیرونی ممالک کے لئے بھی بے لوث خدمات انجام دی ہیں۔

اکبر پیر بھائی کالج میں انٹر کالجیٹ بیت بازی مقابلہ

اکبر پیر بھائی کالج کی بزم ادب کے زیر اہتمام معین الدین حارث میموریل ٹرافی برائے انٹر کالجیٹ بیت بازی مقابلہ کالج گراؤنڈ میں منعقد کیا گیا جس میں ممبئی کی تقریباً گیارہ کالجوں نے حصہ لیا۔ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر آدم شیخ نے کی۔ منصفی کے فرائض شاعر حامد اقبال، نرجان حنیف، محترمہ وحیدہ انجم اور وہاب صدیقی نے ادا کئے۔ پروگرام کا آغاز پرنسپل عبداللطیف کی استقبالیہ تقریر سے ہوا۔ بزم ادب کی انچارج پروفیسر صبیحہ انصاری نے بیت بازی کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ "بیت بازی" کا مقصد طلبا و طالبات میں شعر و شاعری کا شغف پیدا کرنا ان میں اشعار کا ذخیرہ کروانا اور شعر کہنے کا سلیقہ پیدا کرنا ہے ویسے یہ مقابلہ اپنے طرز کا انوکھا مقابلہ رہا کیونکہ بیت بازی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مختلف راؤنڈز متعارف کئے گئے تھے۔ ڈاکٹر آدم شیخ اور ججز صاحبان نے پروفیسر صبیحہ انصاری کی اس کاوش کو بہت سراہا جس سے پروگرام کے آخر تک سامعین کی دلچسپی برقرار رہی تقریباً ۵ گھنٹے چلنے والے اس پروگرام میں ہر ٹیم اپنی مخالف ٹیم پر سبقت لیجانے کی کوشش میں تھی اور سامعین کا جم غفیر داد و تحسین سے ہر ٹیم کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔ چمکتی دمکتی معین الدین حارث ٹرافی پر اکبر پیر بھائی کالج قابض رہا جبکہ رنر اپ ٹرافی برہانی کالج کے حصے میں آئی۔ خوبصورت انداز بیان پر طلبا میں صلاح الدین شیخ اور طالبات میں دلربا بخاری کو اسپیشل ایوارڈ سے نوازا گیا۔

انجمن اسلام وی ٹی کی این۔ سی۔ سی۔

انجمن اسلام ہائی اسکول کی این سی سی، ان دنوں سے کامیابی کی راہ تلاش کر رہی ہے۔ نیوی نگر قلابہ میں ہوئے فائرنگ امتحان میں انہوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ این سی سی انچارج رئیس الدین ابراہیم ان نوجوانوں کی تربیت کر رہے ہیں۔

پرویز محمد علی فرید کو بیگم اختر ایوارڈ

حال ہی میں مہاراشٹر کالج کے سابق و موجودہ طلبا پر مشتمل اردو ادبی تنظیم رفقار بزم اردو کے زیر اہتمام غزل سرائی کا انٹر کالجیٹ مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں مہاراشٹر کالج کے پرویز محمد علی فرید کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ انہیں مشہور فلمی اداکار رضا مراد کے ہاتھوں ود بیگم اختر ایوارڈ، نیز توصیفی سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔

ٹیکنیکل کالجوں میں داخلہ کیلئے ۶۰ فیصد مارکس ضروری

نقش کوکن سے

مہاراشٹر کے کسی بھی ٹیکنیکل کالج میں داخلوں کے لئے ۶۰ فیصد مارکس ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ممبئی یونیورسٹی کے ماتحت مہاراشٹر بھر میں چلنے والے کل ۱۵ ٹیکنیکل کالج ہیں ان میں سے ۴ کالجوں میں سالانہ نتائج کے فیصد میں حد درجہ کمی کی چھان بین کے لئے سرکار نے جو سندرم کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق ان کالجوں میں اساتذہ کی کمی ہے

سات خواتین اساتذہ کو مثالی ٹیچر کا انعام

ممبئی۔ حکومت مہاراشٹر نے عورتوں اور بچوں کی تعلیم کے لئے نمایاں کارکردگی کی حامل سات خواتین اساتذہ کو سال ۹۷-۹۶ء کے لئے "مثالی ٹیچر" کے انعامات دینے کا اعلان کیا ہے سماجی مصلح ساوتری بائی پھلے کے نام سے منسوب یہ انعام فی فرد/۵۰۰، روپیہ نقد کے طور پر ۳ جنوری کو آنجہانی کے جنم دن پر دیا جائے گا۔ ریاست کے مختلف اضلاع سے منتخبہ انعام یافتہ خواتین اساتذہ میں پربھنی اورنگ آباد سے اندرا گاندھی گرلس اردو اسکول پربھنی کی صدر مدرس شریمتی نجمہ خان محمد جعفر احمد کا نام شامل ہے۔

عبدالستار انتولے صدر منتخب

ضلع رائے گڑھ میں ہوئے لوک سبھا چناؤ میں کانگریس کے امیدوار بیرسٹر عبدالرحمن انتولے صاحب کی شکست اور کسان مزدور پارٹی کے امیدوار رام سیٹھ ٹھاکور کی کامیابی کے بعد سیاسی افق پر جو تبدیلی آئی ہے اس نے شیوسینا اور کانگریس کے اتحاد کو بڑھاوا دیا ہے۔ نتیجہ میں ضلع پریشد رائے گڑھ کے صدر کے چناؤ میں کانگریس کے امیدوار جناب عبدالستار انتولے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

سوندال میں الوداعی جلسہ

حسب روایت ۱۰ر مارچ ۱۹۹۸ء کو نوجیون اردو ہائی اسکول سوندال کے ہشتم و نہم کے طلبا نے دہم جماعت کے اعزاز میں الوداعی جلسہ منعقد کیا جس کی صدارت جناب محمد صاحب ٹولے نے انجام دی۔ اس بزم میں صدر مدرس و تمام اساتذہ کے علاوہ کافی تعداد میں سرپرستوں نے بھی شرکت کی۔

بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے میاں پیر خان، عبدالرحمن نائیک، معین الدین مقری اور قطب الدین مالدار نے انعامات دینے کا وعدہ کیا ہے۔ دہم جماعت کے طلبہ و طالبات نے اسکول کے لئے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ۱۹۰۰ روپئے صدر مدرس کو پیش کئے۔

نائیک گرلز ہائی اسکول کے طلبار کا سیمینار

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول، رتنا گری کے جماعت نہم کے مہاراشٹر چھاتر سینار کے طلبار و طالبات نے ایم۔سی۔سی۔ ٹیچر شری مصطفے مانک پیٹھے کی رہنمائی میں رتنا گری کے مضافاتی علاقہ بانے واڈی، ترسر گاؤں میں راستہ کی تعمیر نو میں حصہ لیا۔ اس پروگرام کی کامیابی کے لئے ترسر گاؤں گرام پنچایت کے سرپنچ شری سریندر نارویکر، گرام سیوک شری ساوست نیز پنچایت کے ایک رکن شری بیجے نے اپنا بیش قیمت تعاون دیا۔

اس موقع پر ہائی اسکول کے معاون مدرسین شری عبدالرزاق شاہ و شریمتی رشیدہ ٹیمکر نیز جونیر کلرک شری مدیم بانگی طلبہ کی معیت میں موجود تھے۔ ایم بی بی کے تعلقہ کمانڈر شری وی ڈی۔ کدم نے پروجیکٹ کا معائنہ کرکے اطمینان کا اظہار کیا۔ موصوف نے پروجیکٹ میں سرگرم حصہ لیکر طلبہ کی ہمت افزائی کی ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر شری اے ای قاضی نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ اس پروجیکٹ کے ذریعہ طلبہ میں نظم و ضبط اور منظم پلاننگ کے تحت کام کرنے کی عادت پیدا ہوگی۔ گرام پنچایت کے سرپنچ شری سریندر نارویکر نے طلبہ کے لئے ایک مختصر سی ضیافت کا اہتمام کیا جس کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

لاٹون میں الوداعی تقریب

نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں نہم جماعت کی طرف سے دہم جماعت کے اعزاز میں الوداعی تقریب ۱۰ رمارچ ۹۸ء کو عزت مآب ستیش سیٹھ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جلسہ کی غرض و غایت اسکول ہذا کے صدر مدرس قریشی قمر اعظم صاحب نے انجام دی۔ نہم جماعت کے طلبار و طالبات نے تقاریر و الوداعی گیت پیش کئے۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے طلبہ کو خطاب کیا۔ نظامت کے فرائض انصاری محمد رفیق سر نے انجام دیئے۔ پیرزادے سر نے شکریہ ادا کیا۔ ظہرانہ پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۱۵ رسالہ موثیق مشتاق مرچنٹ جو سینٹ ٹریسا ہائی اسکول کھار میں ایس ایس سی کا طالب علم ہے اور مشہور مزاحیہ فلمی اداکار مشتاق مرچنٹ (متوطن ضلع سندھو درگ) کا فرزند ہے۔ اپریل میں کھیلے گئے بنکاک انٹرنیشنل سکسر ٹورنامنٹ میں شرکت کرکے بنکاک پہنچ گئے۔ اس ٹورنامنٹ میں ۲۴ انٹرنیشنل کرکٹ ٹیمیں شریک ہیں۔ موثیق مرچنٹ ٹیم کے سب سے کم عمر کھلاڑی ہیں، جو بلے بازی اور بولنگ کا آغاز کرتے ہیں۔ بہترین آل راؤنڈر کے علاوہ وہ اہلیت بھی رکھتے ہیں۔

سہ ماہی ترسیل

کوکن اردو رائٹرز گلڈ کی پیش کش سہ ماہی "ترسیل"، جو پابندی کے ساتھ منظر عام پر آتا ہے دراصل ترسیل کا کوئی عملہ نہیں ہے اور

اس ادارہ کا ہر فرد بلامعاوضہ اعزازی
طور پر کام کرتا ہے۔ جز وقتی خدمات
انجام دیتے ہوئے ایک صاف ستھرا
مجلہ جاری رکھنا آسان نہیں ہے
اس کارنامے کے لئے ڈاکٹر یونس
اگاسکر اور جناب انجم عباس کا انہماک
لائق تحسین ہے۔

"ترسیل" چندہ اور معیاری
تخلیقات کا ایک اہم دستاویز ہے
ہمعصر ادب کا ذوق رکھنے والے اور
سنجیدگی سے مطالعہ کرنیوالے قارئین کی
فہرست میں ترسیل کی شمولیت لازمی
ہے۔ بہتر کاغذ پر صاف ستھری طباعت
کے ساتھ ساتھ شمارہ کی قیمت ۲۰/
روپئے ہے جو بی ۲۱ ربندر قوالا
بلڈنگ جیل روڈ ناریتھ ممبئی ۹ سے
سالانہ ۸۰/ روپئے ارسال کرکے
چار شمارے گھر بیٹھے حاصل کئے
جاسکتے ہیں۔

طبی تشخیص اطفال

سرزمین کلیان میں محمدیہ
ایجوکیشنل اینڈ چیری ٹیبل ٹرسٹ الحرا
رتی بندر کے نرسری و کے جی کے
طلبار کی طبی تشخیص ۲۹ مارچ ۱۹۹۸
کو آسرا فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ماہر طفل
نقش کوکن
ڈاکٹر گرودت، ایس بھٹ کے ذریعے
عمل میں آئی۔ ان میں آپریشن کے قابل
طلبار کے اخراجات ادارہ برداشت
کریگا۔ اس دوران ڈاکٹر طارق قاضی
ڈاکٹر ارشد جورے، ڈاکٹر اعجاز مجید
ڈاکٹر غزالہ پروین و ڈاکٹر شہناز شیخ
موجود تھے۔ ہذا ٹرسٹ کے صدر
سعاد قاضی و سکریٹری افتخار کھوت کے
علاوہ عاصم عبداللہ جلال، فیاض عبداللطیف
ڈون، ایاز ڈولارے، جاوید ڈون
شاہنواز رئیس، مومن عبدالسلام و
عبدالوہاب خان نے بھی حاضر و شریک
ہوکر کارکنان کی ہمت بڑھائی۔

(افتخار محمد کھوت)

رتناگیری ضلع گرنتھالیہ سنگھ کا سالانہ جلسہ

۲۹ مارچ ۱۹۹۸ء کو موضع
فروس تعلقہ کھیڈ میں ضلع گرنتھالیہ
سنگھ کا سالانہ جلسہ انعقاد پذیر ہوا
جس کا اہتمام مرحوم حسن میاں داؤد
پرکار لائبریری کے انتظامیہ نے کیا تھا
صدارت جناب ابراہیم غلام حسین پرکار صاحب
نے فرمائی اور جناب محمد حسین غلام محی الدین
پرکار کے ہاتھوں تقریب کا افتتاح عمل
میں آیا۔
گوگٹے کالج رتناگری کے پرنسپل
شری دیو صاحب کئی انعام یافتہ
کتابوں کے مصنف پروفیسر شری
کرشن جوشی، مہاراشٹر راجیہ گرنتھالیہ
سنگھ کے صدر (سابق ایم ایل اے)
شری مٹھکر اور ممبئی ڈیویژن کے
ڈپٹی منیجر ڈاکٹر اے بی اسنانے وغیرہ
کی عالمانہ تقاریر اور رہنمائی نے
حاضرین جلسہ کو مستفیض فرمایا۔
راجہ پور اور ساونت واڑی جیسے دور
دراز علاقوں سے (لائبریری سے تعلق
اور دلچسپی رکھنے والی) عظیم ہستیوں
نے کثیر تعداد میں پروگرام میں شرکت
کی اور ایک چھوٹے سے گاؤں میں
منعقدہ جلسہ کو کامیاب فرمایا۔
خطۂ کوکن کے لوگ اگر اپنے
گاؤں میں سرکاری عام لائبریری
شروع کرنے کے خواہشمند ہوں تو
فروس کی اس لائبریری کی انتظامیہ
ان کی مدد کرنے میں خوشی محسوس
کرے گی

(مرسلہ: فضل الدین پرکار)

مرکزی ملازمین کو ۱۶ فیصد ہنگامی بھتہ

مرکزی سرکار کے تمام ملازمین
اور پنشنروں کو یکم جنوری ۱۹۹۸ء سے

بنیادی تنخواہ کے ۱۶ فیصد کے برابر مہنگائی بھتہ ملے گا۔

کابینہ نے مہنگائی بھتہ کی فاضل قسط منظور کی ہے۔ پنشنروں کو بھی مہنگائی راحت (فنڈ) ملے گا۔ اور اپریل کی تنخواہ میں جنوری اور فروری کے بقایہ جات ادا کئے جائیں گے۔

ڈاکٹر طالب یوسف سروے کی شاندار کامیابی

سونس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب حسن عثمان سروے (مرحوم) کے نواسے اور جناب یوسف حسن سروے کے فرزند ڈاکٹر طالب نے امسال مارچ ۱۹۹۸ء میں سیٹھ جی ایس میڈیکل کالج (کے ای ایم ہسپتال سے ایم ڈی ڈی سی ایچ (امراض اطفال) کے امتحان میں کامیابی حاصل کرکے اپنے خاندان اور گاؤں کا نام روشن کیا ہے۔ ہم انہیں مبارکباد پیش

نقش کوکن

کرتے ہیں۔

گلنار یوسف سروے۔ بی۔ ایس سی بی ایڈ

الحسنات اینگلو اردو ہائی اسکول تربھے کا سالانہ جلسہ

نئی ممبئی میں الحسنات اینگلو اردو ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ وشنوداس بھاوے ہال میں ۲۳ مارچ کو ہوا۔ صدر جلسہ چندورا نے (میئر نئی ممبئی) مہمان خصوصی ڈی۔ آر پاٹل (کارپوریٹر نئی ممبئی) اور دیگر مہمانان سراج مرزا صاحب جرنلسٹ اور سلیم شیخ (مینیجنگ ایڈیٹر مہانگری ایکسپریس) موجود تھے۔ سکریٹری عبدالرؤف خان نے اسکول کے مستقبل کے متعلق خیالات کا اظہار کیا۔ پرنسپل عبدالرب نے اسکول کی کارکردگی کی روداد مختصراً بیان کی اور ساتھ ہی مہمانان کا تعارف کروایا۔

صدر جلسہ میئر چندورا نے شری ڈی آر پاٹل اور جرنلسٹ سراج مرزا نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ثقافتی جلسے کی تعریف کی اور اساتذہ کی محنت اور کوششوں کو سراہا۔ چندورا نے بچوں کی فیس معاف کرنے کے فیصلے کو بہت سراہا۔ مسٹر چندورا نے اور ڈی آر پاٹل نے کہا کہ آٹھ سال سے رکی ہوئی گرانٹ کو جاری کرانے کے لئے وہ ہر ممکن تعاون دیں گے اور سراج مرزا نے کہا کہ الحسنات ادارے کی یہ خصوصیت رہی کہ اسے جتنا دبایا گیا اتنا ابھرتا گیا۔ جلسے کی نظامت رضوان شیخ نے کی۔

روہا (ضلع رائے گڈھ) میں انگریزی مضمون کی فری کوچنگ کلاسس

الحمدللہ چند سالوں سے روہا ضلع رائے گڈھ میں طلبہ کو آٹھویں سے دسویں تک تعلیم انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول میں اردو میڈیم ہی سے دی جارہی ہے۔ اس سے پہلے یہاں پر کوئی اردو ہائی اسکول نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کو مراٹھی میڈیم سے تعلیم حاصل کرنی پڑتی تھی۔ اب جو اردو کا سلسلہ جاری ہوا ہے اس کے بہتر نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ طلبہ میں خود اعتمادی آگئی ہے اور وہ اچھے نمبروں سے کامیاب ہورہے ہیں ہم نے یہ محسوس کیا ہے کہ انگریزی مضمون میں ہمارے طلبہ نہایت ہی کمزور ہیں جس کا اثر اس کے جملہ کیریئر پر ہورہا ہے۔ اس کمزوری کے سدباب کے لئے ہم نے ممبئی کے معروف ہائی اسکول کے انتہائی قابل اور تجربہ کار استاد کی خدمت ایک ماہ کے لئے

حاصل کی ہے۔ موصوف یکم مئی سے ۳۱ مئی تک ہر ہفتہ، پیر، بدھ اور جمعہ کو خصوصی طور پر رو ہا آکر صبح دس بجے سے دوپہر ایک بجے تک تمام طلبا کو انگریزی گرامر اور ابتدائی معلومات نہایت ہی اچھے اور منفرد انداز میں دیں گے۔ سبھی طلبا، سابق طلبا نیز اپنی کمزور انگریزی کی اصلاح کرانے کے خواہشمند (عمر کی کوئی قید نہیں) ہمارے ہائی اسکول میں ہر ہفتہ، پیر بدھ اور جمعہ کو صبح ٹھیک دس بجے بھاری تعداد میں جمع ہوکر مستفیض ہوں۔

پہلی کلاس کا آغاز جمعہ کے بجائے سنیچر ۲ مئی ۱۹۹۸ء کو ہوگا۔

واضح رہے کہ اس کلاس کے لئے کسی بھی صاحب کو کوئی رقم ادا نہیں کرنی ہے۔ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ بچوں کے سرپرست، طلبہ نیز دیگر صاحبان تعلیم کی سمت کی جانے والی اس کوشش میں ہر طرح کا تعاون دیں گے۔

اپیل کنندگان:

جعفر عمر ایرونکر، فرزند علی روگے
عثمان روہیکر، عبدالصمد زنجیرکر،
سلیمان درزی اور ہاشم چوگلے
وغیرہم۔

نقش کوکن

مسلم رائے عامہ کی اہم میٹنگ

تھانے ضلع میں مسلم رائے عامہ نے ضلع کے تمام ۱۳ اسمبلی حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی ایک میٹنگ بروز اتوار ۱۲ اپریل ۹۸ء کو بھیونڈی میں منعقد کی۔ میٹنگ کے کنوینر جناب عبدالستار شیخ صاحب نے کہا کہ ملک میں جمہوری نظام کی مخالفت میں ابھرنے والی قوتوں کے سامنے متحد ہونے کی سمت میں ایک کوشش ہے۔ ان طاقتوں کے مضبوط ہونے کے اسباب ہمارے ووٹوں کی کم پولنگ اور رائے دہندگان کی مختلف خانوں میں تقسیم ہیں۔

تعلیمی کانفرنس

کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ کے بورڈ آف مینجمنٹ کے زیر اہتمام ایک تعلیمی کانفرنس ۱۹ اپریل ۹۸ء کو اردو پرائمری اسکول گوریگاؤں ضلع رائے گڑھ میں منعقد کی گئی جس کی صدارت بورڈ کے صدر عالی جناب غلام محمد پلیش امام صاحب نے فرمائی اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے حکومت مہاراشٹر کے ایم ایل سی جناب حسین دلوائی صاحب اور دیگر مہمانوں میں تعلقہ علی باغ کے اے ڈی آئی جناب نوگل بھارتی، تعلقہ مہاڈ کے اے ڈی آئی جناب اسماعیل خان دیشمکھ، تعلقہ مہسلہ و شری وردھن کے اے ڈی آئی جناب محی الدین پاشا میاں خطیب اور تعلقہ مانگاؤں و مروڈ کے اے ڈی آئی جناب عبدالحمید کر دیگر مدعو تھے۔ یونٹ کے صدر جناب علی ایم شمسی صاحب پروگرام کا افتتاح فرمایا اور محترمہ ڈاکٹر میمونہ دلوی نے کانفرنس کی ضرورت، اہمیت و افادیت پر سیر حاصل بحث کی۔ اس کانفرنس میں پرائمری تعلیم کے تعلق سے پیش آنے والے مسائل ان کے اسباب اور حل پرائمری اساتذہ، طلبا اور ان کے والدین کے مسائل وغیرہ پر غور و خوض کیا گیا اور پرائمری تعلیم کے معیار کو بلند کرنے میں ٹیچرز کا کردار اور ان کی منصوبہ بندی کے تعلق سے غور و فکر ہوا۔ یونٹ ضلع رائے گڑھ میں اعلیٰ تعلیمی مسائل کو لیکر سرگرم عمل ہے اور اب اس نے اپنی توجہ پرائمری تعلیم کی بہبودی کی طرف مبذول فرمائی ہے جو یقیناً مثبت اقدام ہے۔

اردو لکھئے اردو پڑھئے

ای ایم۔ آر۔ پی سیکنڈری اسکولس احمد آباد کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد

ایجوکیشن مینجمنٹ

ریسورس پروگرام، آغاخان فاؤنڈیشن پروجیکٹ کی جانب سے شہر احمد آباد کی آٹھ اردو سیکنڈری اسکولس گروپ کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۴ اپریل ۹۸ء۔ ایف ڈی کالج ہال، نزد ہیبت خان مسجد جمال پور میں منعقد ہوا۔ عالیجناب وائی۔ کے۔ سید ریٹائرڈ آئی۔ ایس۔ آفیسر حکومت گجرات نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ ڈاکٹر جی کے پٹیل۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر احمد آباد جناب عثمان غنی دیوڑی والا۔ ایم ایل اے۔ جناب فاروق شیخ ایم ایل۔ اے (گجرات اسمبلی) نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ دیگر معزز مہمانوں میں مسز سروری ہاشمی (پرنسپل فاروق گرلس ہائی اسکول، جوگیشوری) مسز خالدہ واحد (پرنسپل انجمن خیرالاسلام گرلس ہائی اسکول، کرلا) مسز سلمیٰ شفیع لوکھنڈوالا (پرنسپل انجمن اسلام گرلس ہائی اسکول، باندرہ) جناب خلیق الرحمن نقش کوکن (پرنسپل انجمن اسلام بوائز ہائی اسکول کرلا) اور جناب شرف الدین شیخ (پرنسپل فاروق بوائز ہائی اسکول، جوگیشوری) نیز والدین اور سرپرستوں نے شرکت کی چیئرمین ای۔ ایم۔ آر۔ پی سیکنڈری اسکولس گروپ، پرنسپل شریف النساء قاضی نے گروپ اسکولوں کی رپورٹ پیش کی اور آغاخان فاؤنڈیشن پروجیکٹ (جنیوا) کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی پرنسپل بی۔ آئی۔ پٹھان نے صدر محترم اور معزز مہمانان کا تعارف پیش کیا۔ سینئر پرنسپل ایم۔ وائی۔ وہورا نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔ اس موقع پر جناب عثمان غنی ایم۔ ایل۔ اے۔ کی جانب سے ای ایم۔ آر۔ پی سیکنڈری اسکولس گروپ کو پانچ ہزار اکیاون روپے کے عطیہ کا اعلان بھی کیا گیا۔ نظامت کے فرائض پرنسپل بی۔ آئی۔ پٹھان نے انجام دیئے۔

ای۔ ایم۔ آر۔ پی اور اسکول مینجمنٹ کی جانب سے تمام آٹھ (۸) اسکولوں میں ایس۔ ایس۔ سی امتحان مارچ ۱۹۹۷ء میں اوّل، دوّم، سوم نمبر پر کامیاب ہونے والے طلبہ و طالبات اور انٹر اسکولس تقریری، تحریری اور ڈرائنگ کے مقابلوں میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلبہ و طالبات کو انعامات و اسناد سے نوازا گیا۔ نیز جناب عثمان غنی (ایم ایل اے) اور صدر محترم سید صاحب نے بھی نقد انعامات سے نوازا

کویت میں اُپکار کا سالانہ معیاری مشاعرہ

کویت میں ثقافتی اور ادبی سرگرمیوں کے لئے معروف ہندوستانی تنظیم "اُپکار" کے زیر اہتمام گزشتہ مہینہ سفارتخانہ ہند کے آڈیٹوریم میں ایک مشاعرے کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت معروف کہانی کار ڈاکٹر عمر بیگ نے کی۔ جبکہ معروف ماہر تعلیم اور اسکالر محترمہ ڈاکٹر صالحہ جواد موسیٰ تھیں۔ "اپکار" کے نائب صدر منظر عالم نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ سفارتخانہ ہند کے قونصلر عزیز الدین احمد عثمانی نے علم و ادب کے حوالے سے جو باتیں کیں وہ بے حد سراہی گئیں۔

اس کامیاب مشاعرے کی نظامت "اپکار" کے روایتی ناظم، معروف کہانی کار، شاعر اور مراٹھی کے مترجم نور پرکار نے کی۔ وہ اپنے سابقہ اطوار اور طرز ادا سے اس مشاعرے کو خوب نبھا گئے۔ شاعروں کا بھرپور تعارف نور پرکار کا خاصّہ رہا ہے

اس مشاعرے میں سامعین کی کثیر تعداد موجود تھی۔ اس مشاعرے میں جن شعراء نے اپنا کلام پیش کیا وہ ہیں: نور پرکار، عبداللہ ساجد ایوب قائم کرجکر، اسلم عادی، عامر تدوائی، منظر عالم، جسبیر سنگھ دھیمان محمد علی وفا، حشمت اللہ شاہین، عنبر فتحپوری، سعید روشن، نظر اکبر بریلوی، ڈاکٹر اروند رینا، سید قمر منٹو اور رحمٰن فریدآبادی۔

(رپورٹ: [illegible])

خالد قاضی کی سبکدوشی

شہر رتناگری کے شر کے ہائی اسکول کے صدر مدرس محترمی خالد عبداللہ قاضی اپنی طویل سروس کے بعد جون ۹۸ء کے اواخر میں ریٹائرڈ ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں شریک طلبہ نے ان کے اعزاز میں الوداعی جلسہ منعقد کیا تھا اس موقع پر رتناگری ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری شری کیکوباد نقشِ کوکن

جلسے نے اپنی تقریر میں کہا کہ قاضی صاحب نے ہیڈ ماسٹر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد ایس۔ ایس۔ سی میں کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات کے نتائج کا گراف ہمیشہ ترقی پذیر رہا۔ کھیل کود و دیگر ثقافتی پروگراموں میں بھی اسکول سرفہرست رہا۔

خالد قاضی صاحب رتناگری تعلقہ کانگریس کے تقریباً ۲ سال جنرل سکریٹری رہے۔ آپ رتناگری سے شائع ہونے والے ہفت روزہ مراٹھی اخبار "آکاش گنگا"، کے مدیر جناب اناصر قاضی کے بڑے بھائی ہیں۔ آپ نظم و ضبط اور انگریزی کا مضمون پڑھانے میں ماہر تھے۔

رتناگری ضلع قانونی مشاورتی کمیٹی

رتناگری ضلع کے قانونی مشاورتی کمیٹی کے تحت سمجھوتہ کمیٹی پر جناب آئی۔ وائی۔ سولکر کی تقرری ڈسٹرکٹ جج نے کی ہے۔ اس کمیٹی کے تحت گھریلو معاملات طلاق سے متعلق وارداتیں، نان و نفقہ کے مسائل دونوں فریق کے باہمی مشورے سے حل کئے جاتے ہیں۔

مستری ہائی اسکول کے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جناب آئی وائی سولکر صاحب کئی سماجی تعلیمی اداروں سے وابستہ ہیں علاوہ ازیں وہ رتناگری ضلع میں ماہنامہ "نقشِ کوکن"، کے نمائندہ بھی ہیں۔ ان کی تقرری سے مسلم سماج میں خوشی محسوس کی جارہی ہے۔

شہر رتناگری میں شاہراہوں پر سگنلس

شہر میں بڑھتی ہوئی ٹریفک اور روزمرہ کے حادثات میں اضافے کے پیش نظر شہر کے شاہراہوں پر سگنلس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ رتناگری نگر پریشد نے ٹریفک پر کنٹرول کیلئے رتناگری شہر میں راستے کے درمیان آہنی جالیاں لگوادی ہیں جس کی وجہ سے شہر کی خوبصورتی میں اضافہ ہوگیا ہے نیز حادثات میں بھی کمی ہوگئی ہے۔ علاوہ ازیں مرکیوری لائٹ سے شہر کے حسن کو دوبالا کیا گیا ہے۔ رتناگری لائنس کلب نے جے کے فائلس کمپنی کے پاس پانا گھر اور میڈیکل سینٹر کی خوبصورت عمارت تعمیر کی ہے

کمپیو بیس

(CEMPU BASE)

ایم۔سی۔ایف۔ای۔پی۔ڈی
نے کمپیو بیس کے نام سے خود اختیاری
کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر واشی میں قائم
کیا گیا ہے۔ جس کی شروعات ماہ
اپریل ۱۹۹۸ء میں نئی ممبئی کے
میئر شری چندو رانے کے ہاتھوں
کی گئی۔ واشی کی کئی ممتاز شخصیتیں
اور کاروباری دنیا کی عظیم ہستیاں
اس موقع پر حاضر تھیں۔

ایم۔سی۔ایف۔ای۔پی۔ڈی
یعنی مہاراشٹر اینٹر فار اینٹر پرونیر
شپ ڈیولپمنٹ، جو حکومت مہاراشٹر
اور کئی صنعتی اداروں مثلاً سیکوم مایڈ
ملٹن اینڈ ملٹن نیز ایم۔ایس۔ایس
آئی۔ڈی سی اور ایم۔ایس۔ایف
سی وغیرہ کے اشتراک کا نتیجہ ہے۔
جیسے ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز
حکومت مہاراشٹرا کا بھی کافی تعاون
حاصل ہے۔
ایلائیڈ پرنٹنگ ٹیکنولاجی کے
ڈائریکٹر جناب غفران چودھری گھے نے

کمپیو بیس کے ذریعہ عوامی خدمت
اور ضرورت مندوں کو تربیت دینے
کی ایک راہ نکالی ہے۔ خدا انھیں
اپنے ارادوں میں کامیابی عطا
فرمائے اور اس کاروبار کو ترقی
نصیب ہو۔ اس کا یہ پتہ ہے
بی۔ ۳/۵ سیکٹر نمبر ۲:
واشی۔ نیو ممبئی۔

- جہاں کرم ہے وہاں ایمان ہے
- جہاں حرص ہے وہاں مصیبت ہے
- جہاں غصّہ ہے وہاں تباہی ہے

ماہنامہ "نقش کوکن" کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا اور تعاون سے نوازا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درون ہند خریدار

مس بلقیس وجیہہ الدین گولنداز	ہرنئی
جناب پرویز ظہیر سندیلکر	کرلا۔ ممبئی
جناب اقبال عباس ہلدے	کرلا۔ ممبئی
الیس کے قاضی واچنالیہ	آچرہ
جناب محمد یٰسین داؤد کوتوڑیکر	ساکھر
جناب قاسم حسین نائیک	لانجہ
ڈاکٹر یٰسین قاضی	بھیونڈی

بیرون ہند خریدار

سابق کوڈور جناب اے کے قاضی۔ کراچی

جناب عبدالحمید شیخ	کراچی
جناب شیخ محمد شفیع احمد	کراچی
جناب محمود چوگلے	کراچی
جناب عبدالحمید چکّے	کراچی
جناب سلطان حسین بھاروے	کراچی
جناب اقبال میرچکر	کراچی
جناب الطاف میرچکر	کراچی
جناب کیپٹن شہاب الدین مقدم	کراچی
جناب محمد یونس دشلکھ	کراچی
جناب معین الدین ملّا	کراچی
جناب شمس قاضی	کراچی
جناب عبدالستار بھاردے	کراچی
جناب عبدالرحمٰن بھاردے	کراچی
جناب کیپٹن محبوب خان	کراچی

آپ اپنا امتحان لیجئے کے جوابات:

(۱) قرآن کریم

(۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(۳) ریان

(۴) حضرت عیسٰی علیہ السلام

(۵) سورۃ آل عمران

(۶) بیت اللہ شریف حضرت آدم علیہ السلام نے مکہ کے مقام پر تعمیر کی تھی۔

(۷) ۲۶ نبیوں کا ذکر ہے اور ۶ نبیوں کے نام پر سورتیں ہیں۔

(۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ

(۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام

(۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۱۱) حضرت سلیمان علیہ السلام

شادی خانہ آبادی

ساجد بروڈ — وفا شرپوردھنکر

جناب محمد صالح بروڈ کے فرزند ڈاکٹر ساجد کی شادی خانہ آبادی مرحوم داؤد علی شرپوردھنکر متوطن ہرنئی کی دختر وفا کے ساتھ ۱۹ راپریل ۱۹۹۸ء کی شام رضوی کمپلیکس باندرہ میں انجام پائی۔ شہر کی کئی مقتدر و معزز ہستیاں اس موقع پر شریک تھیں

آصف — ایمن

ڈاکٹر نائیک عبدالکریم اور حاجی عبداللطیف نائیک کے پوتے آصف ابن مشتاق نائیک کا عقد مسنون ۱۹ راپریل ۹۸ء کو ایمن کے ساتھ جامع مسجد ممبئی میں انجام پذیر ہوا۔

شبنم — عبدالمجید

بازار محلہ ہرنئی کے الیکٹرک کے تاجر اور سماجی رکن جناب یوسف قاسم پلنتاوے کی صاحبزادی شبنم کی شادی خانہ آبادی جناب یونس قاسم مہالدار کے صاحبزادے عبدالمجید کے ساتھ ۲۲ رمارچ ۹۸ء کو انجام پائی۔

اُثیمہ ماسٹر — پرویز کالسیکر

"نقش کوکن" کی دیرینہ ہمدرد اور ٹیلنٹ فورم کی بہی خواہ رکن محترمہ نیلم فضل ماسٹر۔ متوطن شرگاؤں ضلع رتناگری کی دختر اثیمہ کا عقد جناب قاسم اسماعیل کالسیکر کے فرزند پرویز کے ساتھ ۲۶ راپریل ۱۹۹۸ء کو واشی نئی ممبئی میں انجام پایا۔

پرویز مالم — شبانہ خان
آسیہ مالم — مبارک ملاجی

ممبئی پورٹ ٹرسٹ میں برسر روزگار شرپوردھن کے جناب عبدالغفور شہاب الدین سیقولے کے بھانجے پرویز حبیب اللہ مالم کی شادی شبانہ اسماعیل خان کیساتھ اور بھانجی آسیہ حبیب اللہ مالم کی شادی مبارک عبداللہ ملاجی کے ساتھ ۲۶ راپریل ۱۹۹۸ء ممبئی میں منعقد ہوئی۔

عبدالرؤف مقدم ۔ یاسمین سرشیخ

دیرینہ نقش نواز جناب
(سلطان) حسین آدم مقدم ۔ متوطن
سارنگ تعلقہ داپولی کے فرزند عبدالرؤف
کی شادی یاسمین سرشیخ کے ساتھ مورخہ
۲۲ اپریل ۹۸ء کو بوریولی میں انجام پائی

صادق احمد شیخ ۔ مسیحا مدیحہ عمرانی

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے
ہم زلف زین الدین شیخ کے فرزند صادق
احمد شیخ کی شادی ڈاکٹر نائیک صاحب کے
برادر نسبتی حنیف عمرانی کی دختر مدیحہ کے
ساتھ ۲۵ اپریل ۹۸ء کو رضوی کالج
کمپاؤنڈ باندرہ میں انجام پائی ۔

ریاض احمد ملا ۔ یاسمین شیخ

جناب عبدالخلیق ملا کے فرزند
ریاض احمد کی شادی جناب بشیر شیخ کی
دختر یاسمین کے ساتھ ۱۲ اپریل
۹۸ء کو اندھیری، ممبئی میں انجام پائی

وسیم مالم ۔ شگفتہ خان

جناب وزیر علی مالم کے فرزند
وسیم کی شادی جناب شمس الدین داؤد
خان کی دختر شگفتہ کے ساتھ ۲۶ اپریل

۹۸ء کو ممبئی نمبر ۱ میں انجام پائی۔

ڈاکٹر عمران دردے ۔ ڈاکٹر مسرت سولکر
قیصر شہزاد ۔ پروین دادرکر

نقش کوکن کے دیرینہ قلم کار اور
معروف سماجی خدمت گار جناب جاوید
دردے کے فرزند ڈاکٹر عمران کی شادی
ڈاکٹر مسرت سولکر بنت حاجی عبداللہ عثمان
سولکر کے ساتھ اور قیصر شہزاد کی شادی
پروین بنت ابراہیم عباس دادرکر کے ساتھ
۲۶ اپریل ۹۸ء کو ان کے وطن مانکوڈ
ضلع رتناگری میں انجام پائی ۔

ضیاءالدین فوڈکر ۔ مہوش ٹولے

جناب حاجی سراج عباس فوڈکر کے
فرزند ضیاءالدین کا عقد مسعود جناب
عبدالحمید عبدالقادر ٹولے کی دختر مہوش
کیساتھ ۱۹ اپریل ۹۸ء کو نور مسجد وانشی
میں انجام پائی ۔

محمد طاہر ۔ فریدہ بیگم

متوطن پیٹرل، تعلقہ چپلون، گرام
پنچایت کے ڈپٹی سرپنچ اور شریف
ٹریڈرس کے مالک جناب شریف بھائی
جھگلے کے بھتیجہ و جناب ابراہیم نصرالدین
جھگلے کے فرزند محمد طاہر بی کام جو سعودیہ
میں ملازمت پر ہیں ۔ ان کی شادی
جناب ابراہیم گوونکر متعلم مالدولی
کی صاحبزادی فریدہ بیگم کے ساتھ
۲۰ اپریل ۹۸ء کو پیٹرل میں انجام پائی
شادی میں شامل جماعت المسلمین
مالدولی اور پیٹرل جماعت نیز بلا کا
صاحب خانہ کی طرف سے شکریہ ۔

ہرنئی میں الوداعی تقریب

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی تعلقہ
داپولی، رتناگری میں دسویں جماعت
کے طلبا کے لئے الوداعی تقریب کا
اہتمام زیر صدارت ہائی اسکول کے
صدر مدرس جناب سید ظفر عابدی
۱۰ مارچ ۹۸ء کے دن کیا گیا۔ اسکول
کمیٹی کے چیئرمین جناب عبدالغنی
عثمان پاوسکر بطور مہمان خصوصی کے
حاضر تھے ۔

سابق طالب علم جناب نیاز
کوتوالکر اور جناب عظیم جمعدار نے
ہائی اسکول میں بہترین درس مذہبی
اور اخلاقی تعلیم کا اعتراف کیا ۔
عربی کے استاد جناب مسعود الرحمن صاحب
نے قرآن مجید کے حوالے سے بہترین مشورے
دیئے ۔ عبدالغنی پاوسکر صاحب نے
ہائی اسکول کے اجراء سے آج تک کی

مشکلات، پریشانیوں، اساتذہ صدر مدرس اور اسٹاف کی بہترین کارکردگی کو گنوایا۔ انگریزی کے استاذ جناب شرف الدین نے بخیر وخوبی انجام دیئیے۔

ختنہ کیمپ

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک چیئرمین رحمانی فاؤنڈیشن کی سرپرستی میں مرول بیت المال ویلفیر سینٹر کی جانب سے مفت ختنہ کیمپ مورخہ ۱۲ ر ابریل ۹۸ء کو منعقد کیا گیا۔ جسمیں ڈاکٹر نوشاد شیخ ڈاکٹر عرفان بیگ، ڈاکٹر ادریس ڈاکٹر عنفران اور ڈاکٹر یعقوب قریشی صاحبان نے مفت خدمات انجام دیں

فقط عبدالمطلب شیخ جھبکن
جنرل سکریٹری

کوکن ریلوے واجپئی کے ہاتھوں افتتاح

ممبئی : وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی یکم مئی کو یوم مہاراشٹر کے موقع پر رتنا گری میں ۲،۷۶ کلو میٹر طویل کوکن ریلوے لائن کو قوم کے لئے وقف کریں گے۔ امسال مورخہ ۲۶ ر جنوری کو مکمل ہونیوالی کوکن ریلوے پر ۳۴۰۰ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں جو ایشیا کی طویل ریلوے لائن ہے۔ جس کی وجہ سے دہلی اور منگلور، ممبئی منگلور اور احمد آباد منگلور کے درمیان فاصلے میں کمی آئی ہے۔ ایک خصوصی تقریب میں وزیر اعظم کے علاوہ ریلوے وزیر نتیش کمار اور وزیر مملکت رام نائیک، مہاراشٹر کرناٹک، گوا اور کیرل کے وزراء اعلیٰ شرکت کریں گے

مہاراشٹر میں ۳۸۲ کلو میٹر طویل پٹری بچھائی گئی ہے اور سب سے زیادہ ۲۲ فیصد رقم مہاراشٹر نے ادا کی ہے کوکن ریلوے کارپوریشن کی ۸۰۰ کروڑ روپے کے سرمائے میں وزارت ریلوے اور تین ریاستوں کی حصہ داری ہے۔

انتقال پرملال

اقبال یوسف موڈک کو صدمہ

جناب اقبال یوسف موڈک (مقیم سمرنڈا، انڈونیشیا) کے چچا جناب ابوحسین موڈک (جو ایک عرصہ دراز تک جنوبی افریقہ میں مقیم تھے) کا ۱۳ ر اپریل ۹۸ء کو ممبئی میں انتقال ہوگیا۔ تدفین ناریل واڑی میں عمل میں آئی۔ آپ کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ بہن حبیبہ (مقیم جنوبی افریقہ) بھی شامل ہیں۔

(مرسلہ: محمد شفیق موڈک انڈونیشیا)

حسن میاں خطیب کا انتقال

مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کی جانی مانی شخصیت جناب حسن میاں فقیہ محمد خطیب سنیچر ۱۱ ر اپریل ۹۸ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کرگئے۔

باباصاحب عیدروس کی رحلت

انجمن اسلام جنجیرہ

کے خازن جناب زین العابدین (باباصاحب) عبدالرحمٰن عیدروس بدھ ۱۵ ر اپریل کو مروڈ جنجیرہ میں انتقال کرگئے۔ موصوف انجمن کے دیرینہ رکن اور سرگرم خادم تھے اور کئی ایک اداروں سے وابستہ رہے۔

ڈاکٹر عبدالشکور قادری کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور سرگرم رکن ڈاکٹر عبدالشکور قادری کی والدہ محترمہ بانو بی زوجہ عبدالرحمٰن قادری مسلہ ضلع رائیگڈھ میں ضعیف العمری میں ۱۵ اپریل کو رحلت کرگئیں۔

انتقالِ پُرملال

دہور کے مقادم جناب کو صدمہ

ضلع پریشد سے سبکدوش ہیڈ ماسٹر جناب عبدالرحمٰن مقدم متوطن دہور کے بھتیجہ مظہر علی مقدم کا عالم شباب (عمر ۱۹ سال) میں مورخہ ۸ مارچ ۹۸ء کو انتقال ہوگیا انہیں گردہ (کڈنی) کی خرابی کا مرض لاحق تھا۔ (نامہ نگار این اے واحد)

دسنوی صاحب کا انتقال

انجمن اسلام ہائی اسکول اور صابو صدیق پالی ٹیکنک کے سابق پرنسپل اور مشہور ماہر تعلیم سید شہاب الدین دسنوی کا ۳۰ مارچ ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد پٹنہ (بہار) میں انتقال ہوگیا وہ ۸۵ سال کے تھے۔

سنہ ۱۹۴۳ء سے ۷۳ء تک ممبئی شہر کی ادبی، ثقافتی اور تعلیمی دنیا میں کارہائے نمایاں انجام دینے کے بعد وہ پٹنہ منتقل ہوگئے تھے اس دوران انہوں نے جامعہ ہمدرد کے ڈائرکٹر اور دارالمصنفین اعظم گڈھ کے سربراہ کی حیثیت سے بھی چند برسوں تک کام کیا۔ بہار اردو اکیڈمی کے کارگزار چیرمین بھی رہ چکے تھے۔ ماہنامہ "نقش کوکن" میں انہیں گہری دلچسپی تھی۔ اس پرچہ کی اوائل عمری میں اس کے نوک و پلک سنوارنے میں ان کے مشورے ہمیشہ سودمند رہے ہیں۔ پٹنہ جانے کے بعد بھی وہ نقش کوکن کے لئے مضامین لکھتے تھے۔

تعلیمی خدمات کے سلسلہ میں انہیں صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر رادھا کرشنن کے ہاتھوں قومی ایوارڈ بھی تفویض کیا گیا۔ مہاراشٹر میں غیر سرکاری ٹیکنیکل ہائی اسکول اور پالی ٹیکنک قائم کرنے کا اعزاز انھیں حاصل ہوا۔

عبدالرحمٰن سارنگ کا انتقال

ممبرا (ضلع تھانہ) کی معروف و مشہور شخصیت عبدالرحمٰن سارنگ کا طویل علالت کے بعد ۲ فروری ۹۸ء کو انتقال ہوگیا وہ ۷۶ سال کے تھے۔

مرحوم دراصل علی باغ کے باشندہ اور رتناگری کے شر کے انسٹی ٹیوٹ کے معلم خالد قاضی کے خسر تھے۔ جنرل پوسٹ آفس ممبئی سے سبکدوش کے بعد انہوں نے ممبرا میں سکونت اختیار کی تھی۔

غنی فجندار کو صدمہ

فجندر ہائی اسکول اور جونیر کالج دہور ضلع رائے گڈھ کے روح رواں الحاج عبدالغنی سیٹھ فجندار کی بھابی (جناب عباس بھائی کی زوجہ محترمہ نیز رؤف اور محمد علی فجندار کی والدہ) ۲۳ مارچ ۹۸ء کو ناگہانی طور پر راہی ملکِ عدم ہوگئیں۔

دلوی خاندان کو صدمہ

سائی، تعلقہ مان گاؤں ضلع رائے گڈھ کے جناب قاسم دلوی کے والد جناب ابراہیم جعفر دلوی مورخہ ۲ مارچ ۹۸ء کو ۱۰۳ کی طویل عمر میں راہی ملک عدم ہوگئے مرحوم اپنی نیک طبیعت کی وجہ سے نہایت ہی مقبول شخص تھے۔

عرشی جونپوری کی رحلت

اہلبیت میں معروف اور بھیونڈی کے مشہور شاعر وزیر حسن عرشی جونپوری ۵ اپریل ۹۸ء کو دورہ قلب کے سبب

انتقال کر گئے۔ عرشی جونپوری کم و بیش تین دہائی سے بھیونڈی میں مقیم تھے۔ میکش غازی پوری کے شاگرد عرشی جونپوری کا شعری مجموعہ "دفی الارض" کتابت کی منزلوں میں ہے ۶۵ سالہ عرشی جونپوری بھیونڈی میں اپنے شاگردوں کا ایک حلقہ رکھتے تھے۔ ان کے دم سے بھیونڈی کے شعری حلقوں میں اکثر گرما گرمی رہی۔

حاجی انتولے اور ابارے برادران کو صدمہ

۲۷ مارچ ۹۸ء کو امبیت کی مشہور ہستی بابو ابارے کا طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا جلوس جنازہ میں قرب وجوار کے لوگ بڑی تعداد میں شریک تھے حاجی عبدالرحمن انتولے کے خسر اور میاں جان ابارے (دوبئی) نیز بشیر احمد ابارے (سعودیہ) کے والد عبدالرحمن ابارے ایک مدت کویت میں برسر کار رہے۔ عمر کا ایک بڑا حصہ بمبئی میں گذارا۔ وہ اپنے زمانے کے نہایت دلیر انسان تھے۔ گذشتہ چار پانچ برسوں سے صاحب فراش تھے۔

نقش کوکن

(عبدالرحیم نشتر)

حاجی حسن میاں تانبے رحلت فرما گئے

۲ اپریل ۹۸ء کو کھیڈ تعلقہ کی معروف و بزرگ شخصیت جناب حاجی حسن میاں وزیر محمد تانبے۔ متوطن کھیڈ ضلع رتناگری نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ضعیف العمری (۹۳) سال تھی مگر چند ہی دنوں سے علیل تھے۔

حکومت کی جانب سے برسوں سال پہلے پولیس پاٹل، محض ایک اعزازی خطاب کے طور شہر یا دیہات کی مشہور و معروف شخصیت کو دیا جاتا تھا اور یہ خطاب کھیڈ کے مقبول تانبے خاندان کو دو سو سال تک نوازا گیا تھا۔ ان میں سے مرحوم نے تقریباً ۲۵ سال پولیس پاٹل (کھیڈ) کا کام بڑی خوبی سے انجام دیا۔ وہ رتناگری ضلع پولیس سنگھ کے پہلے صدر منتخب کئے گئے تھے اسی وجہ سے وہ ضلع کے ہر سماج کی جانی پہچانی ہستی تھی۔ وہ ایک سماجی کارکن بھی تھے۔

مرسلہ: عبدالقادر ابراہیم تانبے
(کھیڈ)

پرنسپل این ڈی شیخ کی رحلت

پونے شہر کی نامور شخصیت اور پونا کالج کیمپ پونے کے سابق پرنسپل این ڈی شیخ پچھلے مہینہ رحلت فرما گئے۔ ۱۹۷۱ء میں مرحوم نے بحیثیت پرنسپل ذمہ داری سنبھالی تھی اور اپنی محنت اور جدوجہد سے انجمن خیر الاسلام ممبئی کے زیر نگرانی چلنے والے اس کالج کے قیام اور ترقی میں اہم رول ادا کیا تھا۔ مرحوم طلباء میں ہر دلعزیز تھے اور سنہ ۱۹۹۱ء میں اپنی خدمات سے سبکدوش ہو گئے تھے۔

نوجوان طالب علم سڑک حادثہ میں ہلاک

راجیواڑی تعلقہ مہاڈ کا نوجوان طالب علم خالد اسماعیل کربیلکر مخبندار ہائی اسکول و ہور ضلع رائے گڑھ میں زیر تعلیم تھا۔ ۴ اپریل ۹۸ء کی صبح جب وہ اپنا امتحان دینے و ہور پہنچا تو مسافر بس سے اتر کر راستہ پار کر رہا تھا کہ ایک تیز رفتار

ٹرک نے اسے کچل کر رکھدیا اور جائے حادثہ پر ہی وہ لقمۂ اجل ہوگیا۔ (نامہ نگار اشرف کاپڑی)

دفعدار خاندان کو صدمہ

سندیری تعلقہ مہسلہ کی ہر دل عزیز شخصیت جناب سراج الدین دفعدار کا ۱۶ مارچ ۹۸ء کو دبئی میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔ ان کی تدفین سندیری میں انجام پائی۔

(مراسلہ: عظیم اقبال جھوانے)

حاجی عبدالرشید مقادم کا انتقال

مرکر واڑہ، رتناگری۔ جماعت المسلمین کے صدر اور سابق کارپوریٹر جناب حاجی عبدالرشید بابا مقادم مورخہ ۳ فروری سنہ ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

مرحوم کی سماجی خدمات کی ایک طویل فہرست ہے وہ آدرش مچھیمار سوسائٹی کے چیرمین رہ چکے ہیں اسیطرح پانجری محلہ جماعت کے بھی صدر تھے۔ حسینی بیبر کمپلیکس کمیٹی کے عہدۂ صدارت پر بھی وہ فائز رہ چکے تھے۔

نقش کوکن

۱۱۲ سالہ شخص کا انتقال

جناب محی الدین پاگرکر متوطن سیلوڑہ رتناگری نے ۱۰ مارچ ۹۸ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا وہ ۱۱۲ سال کے تھے اور آخیر عمر تک تندرست تھے۔

(مرسلہ: محمود واگلے ممبئی)

احمد اوبارے کا انتقال

امبیت ضلع رائے گڈھ کے جناب احمد اوبارے طویل علالت کے بعد ۲۱ مارچ ۹۸ء کو انتقال کر گئے

(مرسلہ: عبدالرحیم نشتر)

زین الدین ہینیکر کا انتقال

بندر محلہ ہرنئی کا جواں سال ملاح ۲۴ مارچ ۹۸ء کو ناگہانی طور پر انتقال کر گئے۔ مرحوم جہازی تھے اور جہاز سے جب رخصت پر گاؤں آتے تو ٹیلرنگ کیا کرتے تھے وہ ایک اچھے ٹیلر بھی تھے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

مرسلہ: عبدالغنی پاؤسکر

حاجی سلیمان ہرگے کا انتقال

مورخہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۹۶ء۔ وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کی مخیر ہستی حاجی سلیمان حاجی یوسف ہرگے کے خسر کا طویل علالت کے بعد ضعیفی کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

علی میاں مقدم (بکابو) کو صدمہ

مہاپرل تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگری میں ۲۳ مارچ ۹۸ء کو مشہور و معروف تاجر، محب اردو اور سہ ماہی ترسیل ممبئی کے سرپرست جناب علی میاں مقدم (بکابو) کی ہمشیرہ عائشہ علی میاں کارونکر کا پیرانہ سالی میں انتقال ہوگیا۔

عبدالوہاب سالدولکر کو صدمہ

نقش نواز جناب عبدالوہاب سالدولکر متوطن سیلوڑہ جو اب شہر رتناگری میں سکونت پذیر ہیں انکی والدہ کا جولائی ۹۷ء کو انتقال ہوگیا مگر اتنے دنوں میں اس سانحہ کی خبر کسی نے "نقش کوکن"، کو نہیں پہنچائی۔

عبدالمطلب پٹوی کو صدمہ

"نقش کوکن"، کے اسٹاف ممبر جناب عبدالمطلب پٹوی متوطن نثر گاؤں، رتناگری کی ممانی کلثوم بی عبدالرحمٰن ناخوا کا مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۹۸ء کو بعمر ۹۰ سال ممبئی میں انتقال ہوگیا۔ تدفین ممبرا میں عمل میں آئی

بنات والا کو صدمہ

انڈین مسلم لیگ کے صدر اور رکن پارلیمنٹ جناب غلام محمود بنات والا صاحب کی اہلیہ کا ۱۱ر اپریل ۱۹۹۸ء کو ممبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحومہ دمہ کی

جناب عبدالحق قاضی کا ۹ ذی الحجہ مطابق ۷ر اپریل

نقش کوکن

۱۹۹۸ء کو کیلیفورنیا میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔ وہ عوام میں بے حد مقبول تھے۔ مرحوم محترمہ ممتاز اقبال (ڈاکٹر نائیک صاحب کی بھانجی) کے سمدار راؤس قاضی کے پدر بزرگوار تھے۔

انگلینڈ سے اموات کی خبریں

(۱) محترمہ رابعہ بی بی لالامیاں گھنسار متوطن شریوردھن ضلع رائے گڈھ کا ۱۲ر مارچ ۱۹۹۸ء کو ضعیف العمری میں لندن میں انتقال ہوگیا

(۲) جناب حسین میاں داؤد مقدم متوطن ناگاؤں نزد بورلی پنچتن ضلع رائے گڈھ کا ۲۶ر مارچ کو ممبئی کے اسماعیلیہ ہاسپٹل میں بعمر ۶۷ سال انتقال ہوا۔ مرحوم کچھ ہفتے پہلے بلیک برن انگلینڈ سے اپنے رشتہ داروں کو ملنے گئے تھے کہ وہاں ان کو پھیپھڑوں کی تکلیف سے مذکورہ ہسپتال میں داخل ہوئے۔ مگر جانبر نہ ہو سکے۔ اور میت کو گاؤں کی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

(۳) محترمہ مریم بی بی المرحوم عبدالکریم ساٹوبلکر متوطن گونڈ گھر، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ ۲۳ر مارچ ۱۹۹۸ء کو ۹۳ سال کی عمر میں بلیک برن انگلینڈ میں رحلت فرما گئیں۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی۔ یوکے

ساجدہ اسماعیل ناخواہ کا انتقال

مرحومہ ساجدہ اسماعیل ناخواہ کا انتقال ۱۹ر اپریل ۹۸ء بروز اتوار کو شام کے ۷ بجے طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ آج صبح میں ۹ بجے ان کو سپرد خاک کیا گیا۔ ان کی عمر ۳۸ سال کی تھی ان کا آبائی وطن نثر گاؤں ہے۔

ابراہیم نائیک کا انتقال

ابراہیم غفور نائیک صاحب کا بروز جمعرات ۹ر اپریل ۱۹۹۸ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہوگیا۔ یہ اپنے آبائی وطن الیس ٹی سے جا رہے تھے کہ راستے میں ہی یہ سانحہ ہوا اور آپکی روح پرواز کر گئی آپکی تدفین ساونت واڑی گاؤں میں ہوئی۔

ڈاکٹر ریحان اے قاضی ایم۔ ایس (ای این ٹی) آٹولارنگولوجسٹ۔ سر اور گلے کے کینسر سرجن

ڈاکٹر ریحان اے قاضی نے امسال ایم۔ ایس (ای این ٹی) کا امتحان نمایاں حیثیت سے پاس کیا ہے اُنہے ممبئی یونیورسٹی کے مذکورہ شعبے کے طلبہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ نوعمری کے باوجود فن جراحت میں مہارت رکھتے ہیں۔ جے جے ہاسپٹل نیز ای این ٹی ہاسپٹل (واقع فلورا فاؤنٹن) میں ٹانسل، کان، ناک اور گلے کے عوارض خصوصاً کینسر اور تھائیرائیڈ کے ان گنت آپریشن کرچکے ہیں۔ اسپیچ تھیرپی اور سماعت کے نقائص دور کرنے میں ماہر ہیں۔

نقش کوکن

یکم مئی ۹۸ء سے ڈاکٹر ریحان قاضی بھیونڈی سے اپنی پریکٹس کا آغاز کریں گے۔ فی الحال وہ تین مراکز یعنی کہ راحت پول کلینک، کوٹرگیٹ، ایکتا ہاسپٹل، تھانہ روڈ اور خاتون بی قاضی نرسنگ ہوم نزد ہندوستانی مسجد میں علاج و آپریشن کے لئے مقررہ اوقات پر حاضر رہیں گے۔ انشاء اللہ مستقبل قریب میں وہ ممبئی میں بھی ذاتی پریکٹس شروع کردیں گے۔

ڈاکٹر ریحان پروفیسر اے اے قاضی اور پرنسپل رشیدہ قاضی کے فرزند ہیں۔ ادارہ نقش کوکن ڈاکٹر ریحان کو ان کی شاندار کامیابی پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ ع

تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں۔

انتقال پر ملال!

مولانا اسرار احمد قاسمی کی رحلت

علماء کونسل کے جنرل سکریٹری مولانا اسرار احمد قاسمی مختصر علالت کے بعد ۲۰ اپریل ۹۸ء کو مدینہ منورہ میں رحلت فرماگئے۔ وہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

مولانا مرحوم کئی دینی، سماجی، سیاسی اور تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے کمہارواڑہ مسجد کے خطیب و امام تھے جمعیۃ العلماء ہند کے لئے بہت کام کیا تھا۔ انہوں نے کئی کتابیں بھی لکھیں جن میں ۹۲-۱۹۹۳ء کے مسلم کش فسادات پر لکھی کتاب "خون کے آنسو" پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

پرنسپل اسماعیل مقادم کو صدمہ

پرنسپل اسماعیل مقادم (سابق پرنسپل آدرش ہائی اسکول کرجی و مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی) کی والدہ محترمہ خدیجہ حاجی احمد مقادم کا ان کے وطن ساکھرولی (تعلقہ کھیڈ) میں بعمر ۸۵ سال انتقال ہوا۔ تدفین گاؤں ہی میں عمل میں آئی۔

ڈاکٹر انصار جولے کو صدمہ

جناب زینو بائی جولے (نبوی کے ریٹائرڈ) کا ۹ اپریل ۹۸ء کو کرلوتی، ضلع رتناگری میں انتقال ہوا۔ آپ نے بڑی محنت و کوششوں سے اپنے بیٹے کو ایم بی بی ایس کرایا۔ آپکے پسماندگان میں بیوی اور ڈاکٹر انصار ہیں۔ مرسلہ محمد شفیق مرڈیک انڈونیشیا

ہم اکثر و بیشتر اپنے عقائد کا اظہار صرف وقتی طور پر کرتے ہیں
اور انھیں کوئی مستقل شکل نہیں دیتے

مثلاً تاریخ عالم کی عظیم ترین قربانی جو واقعۂ کربلا کے نام سے معروف ہے
اس کو یاد کرنے کیلئے مسلمان بڑے ہی عجیب و غریب طریقے اپناتے ہیں

ہر طرف سبیلیں لگائی جاتی ہیں اور پانی پلا پلا کر انسانی ہمدردی کا خوب خوب مظاہرہ کیا جاتا ہے
یہ ہمدردی تو ہمارے دلوں میں سال بھر موجود ہونی چاہئے تھی
تاکہ سال بھر بھوک و پیاس سے تڑپنے والے اپنی ہی قوم کے افراد کی فلاح کی کوئی سبیل نکل آئے
نیزے اور تلواروں سے خون بہایا جاتا ہے
اپنا خون اس طرح ضائع کرنے کے بجائے کسی بلڈ بینک میں جمع کیا جاسکتا ہے
تاکہ ان ہی کے کسی بھائی کو خون نہ ملنے کے باعث عبرتناک موت نہ مرنا پڑے
ہر چھوٹے بڑے گاؤں اور ہر شہر کے محلوں میں تعزیے سجائے جاتے ہیں
تعزیوں کی سجاوٹ پر خرچ ہونیوالے اُس کثیر سرمائے سے قوم کے بچوں کے مستقبل کا تزئین کاری ہوسکتی ہے
شربت اور کھچڑے بھی خوب اڑائے جاتے ہیں
اِن غُل غپاڑوں پر خرچ کیا جانے والا سرمایہ ان گھروں میں خوشیوں کی بہار لاسکتا ہے
جن گھروں میں زندگی کے اجالے پہنچ نہیں پاتے اور جہاں چوبیس گھنٹے رات رہتی ہے
جگہ جگہ پر عام مسلمانوں کو مشتعل کرنیوالے وعظ ہوتے ہیں
مسلمانوں کے اتحاد کے دشمن ان نام نہاد مولویوں کے وعظ سننے کے بجائے
اپنا قیمتی وقت، بیشمار سماجی اور فلاحی کاموں میں گذارا جاسکتا ہے

نقارے اور ڈھول تاشے بھی پیٹے جاتے ہیں۔
اور ان ڈھول تاشوں کی آواز میں اس بیمار سماج کی آہیں و سسکیاں دب دب کر رہ جاتی ہیں
کربل کے میدان میں اپنے مذہب و ملت کیلئے قربان ہونیکا اندازہ تھا
آج ہم کوئی قربانی دینے کو تیار نہیں
البتہ اُس عظیم ترین قربانی کو یاد کرنے کا ہمارا انداز بھی کس قدر شرمناک ہے!

مُبارک کاپڑی

خرمی

صفحہ

نقش کوکن

logic reason and understanding" he said in a tone of spiritual satisfaction

The study of Qur'an led him to deeper involvement in Islamic affairs "I had found light and I wanted to share it with others But I also realised that physical help was also needed by the poorer sections of society So I established Rehmani Foundation in a 1978 Gradually the work of explaining Quran's teachings became a large commitment My son Dr Zakir had also grown up by then He had come under the influence of the scholarly Quranic interpreter Ahmad Deedat of South Africa when he stayed with me in Bombay on a visit So in 1991 I established the Islamic Research Foundation By the grace of Allah the organisation has been doing well enough We have prepared audio and video cassettes about the Quran We take out the monthly Naqsh-e-Kokan, Urdu English monthly which is devoted to religious literature " Dr Naik's basic vocation being psychiatry and his love being Islam one naturally wanted to talk to him on how he viewed both complementing each other How stresses and strains of modern life told upon individual lives how harmony could be brought to bear and remove tensions from daily affairs of men and women Dr Naik had a lot to say " No two individuals are alike That is the basis of differences in outlook of attitudes and behaviour between one man and another Add to this the varying daily experiences at work stations in the family among relatives and friends and you have a sum total of one man's manners going off in one directions and another man's behaviour going off in another So how can there be harmony in society?" he was asked Harmony will come with tolerance Tolerance comes through understanding oneself But knowing oneself is not easy We as individuals know ourselves, on the conscious level only to the extent of one-tenth Nine-tenths of ourselves lies in the unconscious That is why there is so much stress on training in shariah "More than anything else the Qur'an stresses harmonious living whether it is on the individual level or national level There is for example no problem that he sees in a society like India's where people of so many faith live" 'So what is the problem If Islam teaches all this, why are we so adrift?' this writer challenged "That is because we have left religion to select people Misunderstanding of Islam has to be removed One way of doing it is to fulfill one's responsibility of understanding the Holy Book in its right perspective Qur'an says 'I am easy to understand and yet we do not bother to follow it Let me give you an example I know a son who never bothered about his sick mother but when she died he spent thousand on her chehlum He was more interested in what people would think than he was about his poor mother's health while she was alive Huqooq-ul-ibad (rights of others) is one of the central themes in the Qur'an but we ignore them"

"What is the Islamic Research Foundation doing to make the Qur'an more comprehensible? And what is your modus operandi?" This writer probed We have tried to bring the original texts of other faiths together We have the original Bhagwadgita and we have the numerous versions of Bible We don't know which is the universally accepted one It is for our Christian friends to decide but we have collected all the 86 versions Intention also helps in the development of personality What are my intentions and what are my deeds? Do they match? [We] started coaching women and children Catch them young Both are natural learners " Drawing a deep breath he continued 'We have talked a great deal and the subject is such that we can go on talking indefinitely In a nutshell a good Muslim must first be a good person Examples of goodness in daily matters helped spread Islam rapidly around the world Traders who used to visit the coasts of East Africa, South India Myanmar, Malaysia, Indonesia helped to convert local populations by their fair dealing in measurements, in quality control etc If we can repeat that exemplary behaviour, why will the world not sit up and take notice? It is already happening in the case of Japan! Finally religion is a matter of conviction Today internet facilities on the computer have made knowledge about Islam easily accessible Remember Islam is the faith of the learned And that is why Islam is fast spreading in Japan in the USA and in Europe The computer is the means A modern means that is helping to convert people to Islam on the basis of conviction We who are born into Islam, are lucky and unfortunate at the same time We don't bother about learning about ourselves and our faith We need to return to our basics and forget the cosmetics Commercialism has destroyed our sense of purpose We forget the substance but worry about the wrappings which we throw away as waste But what time and resources we expend on worthlessness!" This is exactly what we do in matters of faith Instead of the substance, we run after elusive shadows " concluded the doctor of medicine cum religious scholar

The above interview is taken by S A Iqbal of *Dawn* Pakistan and appeared on April 11 1998 during Dr Naik's visit to Pakistan

the education to be productive Dr Rashad Usmani said Zakir Sahib laid stress on moral values in life Among others who spoke were Prof N A Lohani Prof Mansoor Ali Nadvi Rizwan Ahmed Prof A A Khan and Mr Masood Siddique

Indo-Pak exchange stressed

Need for interaction and cultural exchanges between India and Pakistan was stressed by a delegation of Hamdard University Karachi led by its vice chancellor Dr Qari "Besides sports and cultural exchanges, the two neighbours should have interaction between intellectuals and students he outlined Dr Qari pointed out that the AMU alumni had distinct positions not only in Pakistan but throughout the world He said the information technology had dissolved national boundaries and knowledge was freely flowing across the world

Seriousness in thought and action

The Da ee should be serious in both thought and deed Most men s thinking is devoid of seriousness for they act out of habit and by way of persistence Seriousness must be sought and intended The seriousness which we mean is that which we mean is that which is at the level of the individual's thought because it is not deemed seriousness Serious thinking does not require that the distance between thought and action be short or long because action is the outcome of thought An individual may think of travelling to Europe and the distance between his thought and travel may be long, he may think of eating and the time between his thought and may be long he may think of succeeding in his trade or of being promoted in his job and the distance between his thought and his success may be short he may think of awakening his nation and the distance between his thought and the realization of progress may be short So the problem lies not in the shortness or length of time which separates action from thought for the distance may be short or long but what is important is that there is necessarily an action out of thought whether thought is made by the individual or by someone else thought should therefor produce action whether that action appears in the from of words such as the work of poets and men of letters, or in action such as the work of the scholars in applied sciences and warfare Therefore ,seriousness is an important matter in thought because without it thinking it will be futile it will be a sort of a monotonous game run by habit and limitations In its turn monotonous thought is conservative in the sense that it tends to maintain life s condition as they are , without admitting any great or sudden change But the da ee must devote himself to change all that which opposes his belief and all that which needs change

Life is the true madrassa

Although this is a simple story it illustrates that Allah is the provider of our needs Sometimes there is little, but it all from Allah I remember when an old Muslim gentleman gave me a piece of advice one time and I though it was good He told me take a job for $7 00 hour when you get $7 00/ hour then look for something that pays $8 00/ hour And so on The point is that we take what Allah has given us and use it for our benefit but at the same time we should strive to the best of our abilities to improve our situation It is in this striving that we learn the lesson of life which Allah wants us to learn Life is the true madrassa (school)

Interview of Dr. Abdul Karim M. Naik

Removing misunderstanding about Islam

Dr Abdul Karim M Naik was in Karachi recently on his way to Lahore to attend a three day international symposium on schizophrenia By profession a medical practitioner and a consultant psychiatrist Dr Naik is somewhere between an intellectual by attitude and a practical man by instinct He has competence in more than on discipline In these 28 years he augmented his professional qualifications in India and the USA by eight degrees and diploma including such varied fields as Arabic journalism public relations and acupuncture He is obviously one of those who believe that age is no barrier to acquiring skills and knowledge He has served as Justice of Peace for six years in Bombay and as Special Executive Magistrate there from 1975 to 1982 and 1988 He is founder member of Alzheimer Society Mumbai and All India Educational Movement Madras He also edits and publishes an Urdu/English monthly magazine devoted to dissemination of Islamic teachings Dr Naik has represented India on mental health in UK Australia Pakistan, Saudi Arabia and South Africa and on human rights in Malaysia As a child Dr Naik had studied in a Marathi medium school He had very little background of Muslim culture However, he says that the Muharram speeches used to puzzle him So he decided to learn about religion at source "I was to find that Islam was based on

parents which prevent a person from abusing them verbally. There are certain children who may be very unkind to their parents, but there is an intrinsic inhibition which makes verbal abuse of parents come at a later stage in a family where relations between parents and children are exceptionally bad. Hence the surprise of the Prophet's audience was only to be expected. The explanation given by the Prophet (pbuh) is very simple to understand. Moreover, it is very logical. Hence it achieves the dual purpose of showing the need to refrain from abusing others since such abuse will only lead to more abuse and certain retaliation. The Prophet (pbuh) describes inviting other people's curses to our parents as one of the gravest of cardinal sins. Perhaps no other religion describes cruelty to parents in these terms. No other religion places kind treatment of parents as second only to its main article of faith. *(Islamic Future)*

Hazrat Shah Waliullah Memorial Award

Mr Justice A M Ahmadi former Chief Justice of India has since given his consent to serve on the Board appointed to administer the scheme and the Board now consisted of Dr M Manzoor Alam as Chairman and Mr Justice Ahmadi, Qazi Mujahidul Islam Qasmi, Prof A R Momin and Dr A Hasib as members. The Board had its first meeting on February 27, 1998 at which it finalised the rules for conferring the award and the format for inviting nominations. The Board decided that the field of the award for the first year should be "Islamic Disciplines" (Uloom-e-Islamia), the thrust being on the interpretation and explication of Islamic principles and teachings in the context of present times. As regards the formation of a panel of Experts to assess the work of scholars for the award the Board decided to form it at their next meeting.

Announcement

International Islamic University Malaysia (IIUM) and the Islamic Research and Training Institute (IRTI), Islamic Development Bank are organizing an International Conference on Islamic Economics in the 21st Century to be held at Kuala Lumpur, Malaysia from 26-30 April, 1999. Scholars interested contact: Head, Department of Economics, International Islamic University, Malaysia, Jalan Gombak, 531 00 Kuala Lampur, Malaysia. Tel (603) 681-4639 or (603) 681-4649, Fax (603)686-7534 E-mail: iecon99@iiu.edu.my

Opening of Dr. Yatin Patel's Consulting Room

The consulting room of Dr Yatin S. Patel (Physician & Cardiologist) was opened on May 3, 1998 at Dr Dalvie's Hospital at Dadar, Mumbai. Dr Yatin S. Patel is MD in medicine from Bombay. The timings of his consulting room will be from 7pm to 9 pm.

Parents' day in Ideal English school, Forus

The Annual Parents' day organised by the school was held successfully on March 14, 1998. Mr Mohd Husain Mohd Ali Parkar, Indian origin settled in U.K. kindly attended the function as the Chief Guest. Parents, Society members and other distinguished personalities from Forus, Ratnagiri attended the juncture in a large number. The programme began with the recitation of holy Quran. Mrs Nuzhat Parkar (Asst. Teacher) welcomed guests and audience. Miss Munnaza Maruf a student of Std VII read the Annual report. The chief guest gave away the prizes to the successful students. The H.M. of the school Mr Parkar Sahabuddin advised the students to develop will power which is key to success. The allround development of a child is our basic aim. The chief guest in his speech extended his moral support for the welfare of the institution. Mrs Farooza Maruf the honourary president of the programme urged the parents to co-operate with the Alma-mater. Mrs Hasina Parkar (Asst Teacher) extended vote of thanks. The programme was successful and ended with national anthem.

Rabita office in Rome

The Italian government agreed to allow the Makkah based Muslim World League to open an office in Rome. The new office is likely to cater to the religious and cultural needs of the Muslim community in Italy as well as the newly-opened Mosque in Rome.

Dr. Zakir Hussain remembered

Rich tributes were paid to former president of India Dr Zakir Hussain in a seminar on Dr Hussain's life at Anjuman College of Arts, Commerce and Science at Bhatkal in February. Mr K Sheikh Qasim, Chairman Karnataka Bar Council and Prof S A Karim, retired principal Nehru College, Hubli spoke on the importance of education and dignity in life. Mr Siddique H Jalem threw light on various aspects of Zakir Sahib's life. Major P M Abdur Rahman pointed out that Zakir Hussain wanted

"O!you who believe! Be careful of your duty to Allah and be with the truthful" (Qur'an 9:119)

Why Curse Your Parents?

Recently there have been reports that population in Western countries is aging with either zero population growth or less than two percent at the most The report also indicate that the older people are being shifted to homes for the aged Dumped by their children they are left to fend for themselves "Your Lord has decreed that you worship none but Him and that you be kind to parents Whether one or both of them attain old age in your life say not to them a word of contempt nor repel them but address them in terms of honour (17 23)

All people agree that to be kind to one s parents is the proper attitude All societies, including those where family ties have become too loose agree that sons and daughters must always be kind to their parents Perhaps no one needs to be told that parents sacrifice a great deal to bring up their children They take pains to provide the happiest life they can achieve and afford There is no denying that not all parents provide their children with the same standard of care and love Some children are more fortunate than others in this respect But in normal circumstances however parents do care for their children and look after them In doing so they have to work hard and sacrifice much of their time effort money, physical and mental rest We hear from time to time about cases where parent is very cruel to their children Cases have been reported of parents who have killed their children or at least caused them to die These cases however, are exceptions which do not invalidate the rule If you examine any such case you ll find that the person is far from normal The healthier and more virtuous a society is the less frequent and more far between such cases of perversion The closer a society moves to Islamic life the more likely such cases become virtually non existent It is because parents sacrifice a great deal in order to bring up their children that all religions tend to emphasize the virtue of being kind to parents Islam requires such a kind treatment to parents as a universal requirement which is second only to believing in the Oneness of Allah We read in the Qur an such verses as Say come let me tell you what Allah has really forbidden to you Do not ascribe divinity in any way to anything beside Him and do not offend against but rather do good to your parents and do not kill your children for fear of poverty for it is We who shall provide sustenance for you as well as for them and do not commit any shameful deeds be they open or secret and do not take any human being's life otherwise than in the pursuit of justice (6 151) Yusuf Ali explains this verse thus Instead of following the Pagan superstitions and being in constant terror of imaginary taboos and prohibitions we should study the true moral law whose sanction is Allah s law The first step is that we should recognize that He is the One and Only Lord and Cherisher The mention of goodness to parents immediately afterwards suggests - that Allah s love and care for us may on an infinitely higher plane be understood by our ideal of parental love which is purely unselfish - that our first duty among our fellow creature is to our father and mother whose love leads us to the conception of divine love Arising from that is the conception of our converse duties to our children Allah provides sustenance (material and spiritual) not only for us but for them hence any custom like the Pagan custom of sacrificing children stands condemned There are several hadith which emphasis kind treatment of parents and the need to overlook their shortcomings We will be looking at some of these hadiths in order to establish the value Islam attaches to this virtue We shall begin by quoting the Prophet One of the worst of all cardinal sins is for a person to curse his own parents The prophet's companions asked How would anyone curse his parents? The Prophet explained, He curses a man and the man retaliates by cursing his father and mother (Related by Al-Bukhari) In order to appreciate the significance of this hadith, we have to remember that the prophet was addressing an audience in a society which valued family and tribal relations as higher and more important than any other relations Although Islam has replaced tribal loyalty to the Muslim community, it has never hesitated to express approval of any virtue which exists in any society In the case of being kind to parents Islam simply emphasizes what is universally agreed to be good and puts it on a much higher level than other societies tend to do Those who heard this hadith from the Prophet (pbuh) were obviously surprised at the way it had been phrased They expressed their surprise by asking would anyone contemplate cursing his own parents The Prophet's answer suggests that it is his own parents Even when relations in the family are far from healthy, there always remains that lingering feeling of respect to one's own

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر...... شمارہ ...٦...... ماہ جون ۹۸ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: نقیر محمد مستری عثمان عمر

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم
چیئرمین: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر
اراکین: ایچ پی مقدم۔ نقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے۔ داؤد جوگلے۔ مبین حاجی

اعزازی نمائندے

درون ہند سالانہ: ستر روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپے | دیگر ممالک چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۳۴ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۹

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم جون ۱۹۹۸ء ....
کتابت: حامد سید ندیم، ....

پہلا صفحہ

حقیقی زندگی میں ہم کئی قسم کے شعبدہ بازوں، جعلسازوں اور بازیگروں کو قصے سنتے آئے ہیں
بنکوں کے جعلساز، قتل و خون کی وارداتیں برپا کرنے والے اور معاشی گھپلوں والے
البتہ انتہائی سنجیدگی سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے سب سے بڑے شعبدہ باز
اور بازیگر ہوتے ہیں، سیاست داں، جو پورے ملک کو بھی داؤ پر لگاتے ہیں
ہمارے ملک میں بھی یہی ہوتے آیا ہے کہ پنڈت نہرو اور لال بہادر شاستری کے بعد
جتنے وزرائے اعظم آئے انہوں نے عوام کو بے وقوف بنانے میں ایکدوسرے سے بازی لگائی
لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں جب جے پرکاش نرائن کی تحریک زور پکڑتی گئی تو
انہوں نے پوکھران میں ایٹمی دھماکہ کیا اور اپنی ساکھ بحال کرنے کی ناکام کوشش کی
پرسنل لاء قانون کے احتجاج کو دبانے کے لئے راجیو گاندھی نے بابری مسجد کا تالا کھلوایا
مخلوط حکومت کے بجائے اکیلے ہی اکثریت حاصل کرنے کیلئے وی پی سنگھ نے منڈل کی آگ بھڑکادی۔
کرپشن کے لاتعداد مقدموں میں پھنسے نرسمہا راؤ تک ایک کتاب 'انسائڈر' لکھکر اپنی ساکھ بچارہے ہیں
اور اب ایک لڑکھڑاتی، گرتی پڑتی، کئی بیساکھیوں پر ٹکی اقلیتی حکومت نے
۱۱ مئی کو پوکھران میں ایٹمی دھماکے کر اپنی ساکھ بنانے کے لئے پورے ملک کو معیشت کو داؤ پر لگادیا
انتہائی اہمیت کے حامل ان نیوکلیائی ٹیسٹ ملک کو اعتماد میں لئے بغیر کئے گئے
اور ساری دنیا کی مذمت کا نشانہ بن گئے ملکوں سے سائنس و ٹکنالوجی کے بھی رشتے ختم کئے
ہمارے خیال سے ایک اقلیتی حکومت کا اکثریت حاصل کرنے کا یہ فارمولہ
وزیراعظم کے سیاسی ہنومان پرمود مہاجن جیسے مشیروں ہی نے دیا ہوگا۔
حالانکہ اس ملک کا اور پڑوسی ممالک کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ بھارت ایٹمی طاقت ہے
اسے ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی،
ہاں یہ سیاسی ضرورت رہی ہوگی تاکہ عوام کے جذبات بھڑکا کر اُسے بیوقوف بنایا جائے
اور ان کا ذہن اصل مسائل سے ہٹایا جاسکے،
ورنہ اس ملک کو بم کی نہیں بریڈ (روٹی) کی ضرورت ہے۔
اور واجپائی حکومت نے نیوکلیائی تجربہ ایسے اعتماد سے کیا
گویا اس ملک کے تمام مسائل حل ہوچکے ہوں اور بس یہی ایک مسئلہ باقی رہ گیا تھا۔

(بقیہ: آخری صفحہ پر)

مبارک کاپڑی

حمدِ باری

مومن جان عالم رہبر (ایم اے بی ایڈ) بھیونڈی

مری صبح کیف ہے بے بدل مری شام بھی بے مثال ہے
کبھی تیرا ذکرِ جلال ہے کبھی تیرا ذکرِ جمال ہے
ترا وصف خاص ہے اکبری مجھے اصغری بھی روا نہیں
تری کبریائی عروج ہے مرا کبر میرا زوال ہے
تو ہی ابتدائے جواب ہے، تو ہی انتہائے جواب ہے
ترے در پہ ہے یوں جہانِ کل کہ دراز دستِ سوال ہے
تو وہ ربِ کل تو وہ علم بزل کہ دی عجز نطق کو یوں زباں
ملی لفظ لفظ کو زندگی جو بیاں ہے خوش خصال ہے
مری ذات کیا، مری بات کیا مرا مدعائے حیات کیا!
مگر اے کریم ترے کرم سے نصیب مجھ کو کمال ہے
مجھے کیا غرض کسی اور سے کسی غیر سے میرا ربط کیا!
میں تری نگاہ میں ہر گھڑی مجھے بس ترا ہی خیال ہے
جسے رہبر اپنا سفر کہے اسے منزل آشنا جو کرے
تری رحمتوں کی ہے رہبری، نہیں تو سفر بھی محال ہے

حمد

از: انیس آنور (ممبرا)

کاتبِ تقدیر اللہ اکبر — مولا و آقا رازق و داتا
صاحبِ تدبیر اللہ اکبر — نور ہے تو ہی ارض و سما کا
مالکِ تحریر اللہ اکبر — مالکِ عرش و کرسی و طوبیٰ
خالقِ تقریر اللہ اکبر — عادلِ یکتا روزِ جزا کا
حاکمِ تنویر اللہ اکبر — عظمت و توقیر اللہ اکبر
جان سے بڑھ کر فرمان تیرا — نظمِ دو عالم تیری رضا سے
وردِ زباں ہے قرآں تیرا — ہستیِ آدم تیری عطا سے
حسنِ عمل ہے احسان تیرا — لب ہیں معطر حمد و ثنا سے
دل میں بسا ہے ارمان تیرا — توبہ ہماری جرم و خطا سے
خواب اور تعبیر اللہ اکبر — بخشدے تقصیر اللہ اکبر

نعتِ نبیؐ

شمیم جوہر (ایم اے (اردو) جالنہ

عام معافی ہے قتلِ عام نہیں ؛ فتحِ مکہ کی دھوم دھام نہیں
کسی دشمن سے انتقام نہیں ؛ انکی رحمت کا اختتام نہیں
کوئی آقا نہیں نبیؐ جیسا ؛ زیدؓ جیسا کوئی غلام نہیں
میں کلامِ مجید پہ قرباں ؛ اس سے بہتر کوئی کلام نہیں
میرے ساقی ہیں ساقیِ کوثر ؛ جامِ کوثر سا کوئی جام نہیں
میں غلاموں کا ان کے ایک غلام ؛ بادشاہوں سے کوئی کام نہیں

اپنے جوہر کو کچھ عطا ہو شمیم
اس کا گلشن میں کچھ مقام نہیں

نعتِ رسول

نوشاد مونس اعظمی

شمعِ امروز و فردا ہمارا نبی ۔ امتوں کا سہارا ہمارا نبی
انبیاء اور بھی ہیں معظم مگر ۔ بے شبہ سب سے اعلیٰ ہمارا نبی
کفر کی تیرگی جب بھی بڑھنے لگی ۔ اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی
اک بشر تھا مگر دیکھیے مرتبہ ۔ رشکِ جن و ملک تھا ہمارا نبی
آئے دنیا میں لعل و گہر تو بہت ۔ بن کے الماس چمکا ہمارا نبی
رازِ کونین کیا ہم سمجھتے بھلا ۔ رازداں بن کے آیا ہمارا نبی

عمر گزرے تو مونس اسی راہ پر
جس ڈگر پہ چلا تھا ہمارا نبی

محمدؐ تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا)

محمدؐ کو میں دنیا کی تمام بااثر عظیم شخصیتوں میں پہلا نمبر دیتا ہوں۔ (مائیکل ہارٹ)

محمدؐ نے جو کام پندرہ برسوں میں کیا وہ کام حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ پندرہ سو برس میں نہ کر سکے۔ (نپولین بونا پارٹ)

محمدؐ نے دنیا کو جو کتاب (قرآن) دی ہے یہی ان کا معجزہ ہے، مستقل معجزہ، فی الحقیقت معجزہ۔ (کارلائل)

محمدؐ کی ہی تعلیم سے ریگستان کے گمنام چرواہے دنیا کی ممتاز ترین قوم بن گئے۔ (بی۔ اسمتھ)

محمدؐ کو بدنام کرنے والے تمام پادری جھوٹے، مکار اور متعصب ذہن کے ہیں۔ (فلاسفر برنارڈ شاہ)

محمدؐ نہ ہوتے تو دورِ حاضرہ کی تہذیب بھی کہیں نہ ہوتی۔ (ڈورسے)

محمدؐ نے اپنی سیرت سے اقوامِ عالم کے قلوب پر مکمل اور دائمی نقش ثبت کیا۔ (گبن)

محمدؐ دنیا میں اللہ کی مرضی کی تنفید و اشاعت کے سب سے بڑے ایکزیکیٹیو آفیسر تھے۔ (اسپالڈنگ)

محمدؐ نے عربوں (مسلمانوں) کے ہاتھ میں دنیا کے تمدن کی مشعل دی۔ (سانے گروجی)

محمدؐ کا ویدوں اور پرانوں میں ذکر ہے اور وہ واقعتہً کل کی اوتار (نجات دہندہ نبی) ہیں۔ (پروفیسر اپادھیائے)

محمدؐ عظیم انسان ہو گزرے ہیں، انکی سیرت سے میں بے حد متاثر ہوں۔ (ونوبا بھاوے)

محمدؐ تپتے ہوئے بنجر ریگستان میں شیریں و میٹھا چشمہ ہیں۔ (سوریش بھٹ)

محمدؐ ہزاروں پیغمبروں میں ایک ایسے پیغمبر ہیں جنہوں نے انسان کو مکمل ضابطۂ حیات دیا۔ (ڈاکٹر طٰہٰ حسین)

محمدؐ کی سیرتِ اطہر اور آپ کی پاکیزہ تعلیم سے متاثر ہو کر ہی میں نے اسلام قبول کیا۔ (ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی)

محمدؐ: محوِ خواب ننھے فرشتے کے خاموش لبوں پر چھلکتے جمال آفریں تبسم سے بھی صد ہزار گنا زیادہ پیارے اور دلارے ہیں۔ (محمد سعید علی ٹولکر)

بمبئی ایک بڑا شہر ہے اور جتنا بڑا ہے اتنا ہی خوبصورت بھی ہے یہاں کی فلک بوس عمارتیں، بانہیں پسارتی سڑکیں، دندناتی بسیں، ہوا سے باتیں کرتی ہوئی کاریں اور ٹیکسیوں کی لمبی لمبی قطاریں، سب کے سب اس کی رونق اور چہل پہل، گلی ہو یا شاہراہ، ہر طرف آدمیوں کا لہریں مارتا سمندر، جگہ جگہ دلفریبی اور دلآویزی کے مرکز ـــ ایسے عالم میں اگر بمبئی کو عروس البلاد کہا جاتا ہے تو وہ غلط نہیں۔ مگر اس حسین شہر کا ایک بڑا المیہ ہے یہاں آدمی یزداں کی طرح ناپید ہے کہنے کو تو صبح سے شام تک کے عرصے میں سیکڑوں سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے درجنوں سے آنکھیں چار ہوتی ہیں، بہت سوں سے یاری ملتی ہے مگر جسے دل کا ملنا کہتے ہیں وہ اتفاقاً ہی ہوتا ہے یہاں اپنی اپنی غرض مندی کی ڈفلی بجانے والے تو بہت سے ہیں مگر خلوص و محبت کی شبنم افشانی کرنیوالے بہت کم ہیں۔ اس قیامت خیز نفسا نفسی کے شہر میں جہاں کے رہنے والے اپنے پڑوسیوں تک کے ناموں سے ناواقف ہوتے ہیں، مخلص انسانوں کا ملنا بڑی خوشی بخشتی ہے۔

میں جب جناب حسین دلوائی (سابق وزیر مہاراشٹر اور ایم پی) سے ملا تو ان کے خلوص اور ان کے خلق سے حد درجہ متاثر ہوا۔ بمبئی کی نفسا نفسی کی دہکتی آگ میں انکی شخصیت ایک سایہ دار درخت کی سی لگی۔ انکی خوش اخلاقی کے پیش نظر میرے لبوں پر ایک سوال رینگنے لگا۔ سیاست کو عام طور پر Dirty Game کہا جاتا ہے۔ دلوائی صاحب جیسے شریف النفس شخص نے اس میدان میں قدم کیسے رکھا اور جب میں نے اپنا سوالنامہ دہرایا تو وہ ایک دلنشیں تبسم کے ساتھ لب کشا ہوئے۔

" میں چھٹی جماعت میں تھا اُسی وقت میں راشٹر سیوا دل میں شامل تھا۔ ۱۹۴۲ء کے اگست کرانتی کے دنوں میں "انڈیا چھوڑو" تحریک میں میں پربھات پھیریوں میں شریک رہا کرتا تھا۔ کالج کے دنوں میں میں بمبئی اسٹوڈنٹس کانگریس کا بھی فعال ممبر تھا۔ اس وقت پربھاکر کنٹے ساتھ تھے۔ ان دنوں ہمارا مشن صرف آزادی کی تحصیل تھا۔ اور اسی لئے اس وقت سیاست میں حصّہ لینا زندگی کا نصب العین گردانا جاتا تھا۔ کالج کی تعلیم کے دوران میں مراٹھی ساہتیہ منڈل کا سکریٹری بھی رہا جسکی وجہ سے سیاسی تحریکات کے بارے میں ایک گونہ دلچسپی رہی

اور ۱۹۵۲ء کے الیکشن میں میری شمولیت رہی۔ پھر
اس کے بعد ہیوم ہائی اسکول میں کوکن کے تینوں بیرسٹر
صاحبان بیرسٹر تانبے، بیرسٹر انتولے اور بیرسٹر برڈے
کے اعزاز میں ایک استقبالیہ جلسہ محترم مصطفےٰ افقیہ صاحب
کی صدارت منعقد کیا گیا۔ اس استقبالیہ کمیٹی کا میں
چیئرمین تھا۔ مصطفےٰ افقیہ صاحب کے اصرار پر میں نے
وکالت کے ساتھ ساتھ ۱۹۵۷ء میں سیاست کا بھی چغہ
اوڑھ لیا۔" میرا اگلا سوال تھا "کیا سیاست میں
آپ کی خاطر خواہ قدر افزائی ہوئی ہے؟"

دلوائی صاحب نے بڑے شگفتہ انداز میں
جواب دیا۔ "۱۹۶۲ء میں مجھے کھیڈ رتناگیری سے
مہاراشٹر ودھان سبھا کا ٹکٹ دیا گیا۔ لوگوں نے
میری بڑی قدر افزائی کی اور بھاری ووٹوں سے مجھے
کامیاب کرایا۔ اس کے بعد ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۲ء دونوں
الکشن بھی میرے لئے کامیابی کا مژدہ لے کر آئے اس
طرح لوگوں کے تعاون اور پذیرائی کی بدولت متواتر
تینوں الکشنوں میں ہیٹ ٹرک حاصل ہوئی۔ ۱۹۷۸ء
میں جب وسنت دادا پاٹل کی کابینہ بنی تو مجھے عدلیہ کا
محکمہ سونپا گیا۔

۱۹۷۵ء میں یوگوسلاویہ میں منعقدہ سوشلزم
کانفرنس میں شرکت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ۱۹۸۰ء
تا ۱۹۸۴ء مہاراشٹر کانگریس کمیٹی کا جنرل سکریٹری رہا۔
۱۹۸۴ء میں راجیہ سبھا کا ممبر منتخب ہوا اور دسمبر
۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۹ء تک آٹھویں لوک سبھا کے
ممبر کی حیثیت سے میرا انتخاب عمل میں آیا۔
میں سنٹرل حج کمیٹی کا ۱۹۸۵ء سے
۱۹۸۷ء تک چیئرمین بھی تھا۔ ۱۹۸۷ء سے
۱۹۹۰ء تک مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے نائب
صدر کی حیثیت سے بھی میں نے ذمہ داریاں نبھائیں۔
مہاراشٹر حکومت کے اقلیتی کمیشن کے چیئرمین کے فرائض
بھی انجام دیئے ہیں۔"

دلوائی صاحب کا ایک ایک جملہ طمانیت سے بھرپور تھا۔
انکی خدمات اور انکی کارکردگی کے نتیجے میں لوگوں نے
انہیں اپنے تعاون اور خلوص سے نوازا اور یہ ان کی خدمت
میں لوگوں کا اظہارِ عقیدت ہی تو تھا کہ وہ متواتر تینوں
الیکشن میں کامیاب رہے۔

دلوائی صاحب مرچولی تعلقہ چپلون کے رہنے والے
ہیں۔ ان کا پورا نام حسین خان مصری خان دلوائی ہے۔
۱۷ اگست ۱۹۲۲ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مراٹھی
اردو میڈیم کے اسکول سے پائی۔ چھٹی جماعت سے میٹرک
تک کی تعلیم چپلون میں حاصل کی۔ ہائی اسکول کی تعلیم
کے دوران فری شپ حاصل تھی۔ ۱۹۴۳ء میں میٹرک کا
امتحان پاس کیا اور اسماعیل یوسف کالج میں داخلہ لیا۔
۱۹۴۷ء میں بی اے اور ۱۹۴۹ء میں گورنمنٹ لا کالج
سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۰ء سے وکالت
شروع کی۔ ۲۵ سال تک ایک کامیاب وکیل کی حیثیت
سے شہرت پائی۔ لوگوں میں ہر دلعزیزی کے نتیجے میں متواتر
تین الیکشنوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ایک طویل عرصے
تک ایم ایل اے رہے۔ مسندِ وزارت پر بیٹھے تب بھی
خاکساری اور خدمتِ خلق شیوہ رہا۔ آج وزارت کی
کرسی پر رونق افروز نہیں ہیں مگر لوگوں میں وہی قدر و
منزلت اور مقبولیت ہے۔ یہ ان کی شرافتِ قلبی اور خلوص
کا نتیجہ ہے۔

میں نے اپنا سوالنامہ ہاتھ میں لیا اور ان کے

سامنے اگلا سوال پیش کیا۔ "آپ کن کن سماجی
اداروں سے وابستہ رہے؟"

دلوائی صاحب ★ کوکن مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کا
بانی ممبر و چیئرمین رہا۔

★ ایجوکیشن ویلفیئر ایسوسی ایشن۔ کا سکریٹری، جناب
مصطفیٰ فقیہ اس کے صدر تھے۔

★ بھارت سیوک سماج (مہاراشٹر اسٹیٹ یونٹ)
کا چیئرمین (۱۹۸۰ء تا حال)

★ اکھل بھارتیہ رچناتمک سماج کا چیئرمین (۱۹۸۰ء
تا حال)

★ چیئرمین نوکوکن ایجوکیشن سوسائٹی، چپلون جس کے زیر
اہتمام آرٹس، کامرس اور سائنس کالج جاری ہے۔

★ سہ جیون شکشن سنستھا کھیڈ کا بانی ممبر اس
ادارے کے تحت بھی آرٹس، کامرس اور سائنس کالج
جاری ہے۔

اس کے علاوہ میں نے کوکن میں کئی اردو ہائی
اسکولوں کے قیام میں تعاون دیا اور رہنمائی کی۔

انجم عباسی: اقلیتی کمیشن کے صدر کی حیثیت سے
آپ نے کیا خدمات انجام دیں؟

دلوائی صاحب: میں نے مائنارٹی کمیشن کا قیام
اس لئے عمل میں لایا تاکہ آبادی کے تناسب کے
لحاظ سے مسلمانوں کو حقوق ملنے میں آسانی ہو یا قانونی
چارہ جوئی کے لئے ایک پلیٹ فارم نصیب ہو۔

میں نے اقلیتی کمیشن کی تین سالہ چیئرمین شپ
میں دو رپورٹس شائع کروائیں۔ ان رپورٹ میں
میں نے اقلیت کے مسائل اور ان کا حل پیش کیا ہے۔
اگر گورنمنٹ دونوں رپورٹ منظور کرتی تو کافی
مسائل حل ہو جاتے۔ لیکن شری کرشنا کمیشن کی رپورٹ
کو جس طرح گورنمنٹ منظر عام پر نہیں لا رہی ہے۔
اسی طرح ان دونوں رپورٹوں کو بھی منظر عام پر نہیں
لایا گیا۔ انکی منظوری اور اشاعت سے اقلیتی
کمیشن کے بارے میں بہت ساری غلط فہمیاں دور
ہو سکتی تھیں۔

میں نے اقلیتی کمیشن کے ذریعے مسلمانوں کو OBC
کی سہولتیں منظور کروائیں۔ انصاری۔ قریشی وغیرہ برادریاں
کو یہ سہولتیں آج حاصل ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو
مالی امداد دلانے کے لئے فائنانشیل کارپوریشن کی برانچ
کھولنے کے لئے کوششیں کیں — اور مہاتما جیوتی با پھلے
فائنانشیل کارپوریشن کے ذریعے مسلمانوں کے OBC
طبقے کو مالی امداد دلانے میں نمایاں رول انجام دیا۔

مجھے اس کا افسوس ہے کہ محدود اختیارات کی
بنا پر میں مزید نمایاں خدمات انجام نہ دے سکا۔
ہاں کمیشن کی دونوں رپورٹوں کی اشاعت و منظوری
سے مسلم قوم کے کافی مسائل حل ہو جاتے۔ موجودہ
سیاسی انتشار بھی ایک بڑا سبب رہا جو کمیشن کے کاموں
کو وسعت دینے میں مانع رہا۔

انجم عباسی: آجکل کے اور اس وقت کے
سیاسی حالات میں کیا فرق ہے؟

دلوائی صاحب: آجکل کے سیاسی حالات میں
کافی گراوٹ آگئی ہے اس سے پہلے سیاسی لیڈر
حتی القدور رفاہِ عام کے کاموں میں زیادہ توجہ دیتا تھا۔
آج اپنی کرسی کو بچانے کے لئے دوسروں کی بلا وجہ
کردار کشی کی جاتی ہے نیز اپنے مفاد کو قوم وملت کے
مفاد پر ترجیح دی جاتی ہے حتیٰ کہ ملک وقوم کے نقصان کا

احساس بھی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

انجم عثمانی: قوم کے نمائندے یا مسلم لیڈران ایوان میں پہنچنے پر نازک اور پیچیدہ مسائل پر خاموشی کیوں اختیار کر لیتے ہیں؟

دلوائی صاحب: مسلم لیڈران کے ساتھ ایک المیہ ہوتا ہے اگر وہ کسی مسئلے پر بیباکی سے اظہار خیال کرتے ہیں تو پارٹی انہیں باغی تصوّر کرتی ہے۔ ان کو [illegible] کرنے کی سازشیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان حالات میں قوم کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ایسے نڈر لیڈروں کو الیکشن میں کامیاب کرائیں مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ اپنی بے باکی کی وجہ سے پارٹی کی رکنیت سے محروم کئے جاتے ہیں اور جب وہ دوسری پارٹی کے ٹکٹ پر یا آزاد امیدوار کی حیثیت سے الیکشن لڑتے ہیں تو لوگ انہیں تعاون نہیں دیتے اور وہ ناکام رہتے ہیں۔

دلوائی صاحب کا جواب اور مفصّل ہوتا مگر میں ان حقائق سے واقف تھا مولانا حفظ الرحمان، یونس سلیم وغیرہ کبھی ایسے لیڈروں کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ جن کی حق گوئی اور بے باکی پر لوگوں نے انہیں خراج تحسین تو بخشا مگر پارٹی نے کبھی زمام اقتدار ان کے ہاتھوں میں نہیں دی۔ نتیجہ ظاہر ہے ایوان میں وہ گرجتے رہے۔ حکومت کی پالیسیوں پر تنقیدیں کرتے رہے مگر کسی تجویز کو عملی جامہ پہنا نہ سکے۔ عمل کے قلمدانوں سے انہیں دور ہی رکھا گیا۔ اس لئے میں نے انکا جواب مکمّل ہونے سے پہلے ہی اپنا اگلا سوال ان کے سامنے پیش کیا۔ " دلوائی صاحب! موجودہ دور میں نئی نئی پارٹیاں جنم لے رہی ہیں، ان سے ہمارے معاشرے پر کون سے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

دلوائی صاحب نے بغیر کسی توقف کے سنجیدہ انداز میں جواب دیا۔ " آجکل سیاسی انتشار نے نئی نئی پارٹیوں کو جنم دے دیا ہے جو ملک کی سالمیت اور بہبود کے پیش نظر قطعی مناسب نہیں۔ ان پارٹیوں میں دل بدلو ممبران کی تعداد زیادہ ہے ان کی شمولیت صرف ذاتی مفاد سے وابستہ ہوتی ہے جہاں وہ دیکھتے ہیں کہ اپنے مفاد کی تحصیل کے امکانات نہیں ہیں وہ پارٹی سے الگ ہو جاتے ہیں اس طرح سیاست میں پارٹی کے آئین سے وفاداری برتنے کی روایت ختم ہوتی جا رہی ہے اور مفاد پرستوں کا ٹولہ پوری سیاست کو مزید گندہ اور پراگندہ بنا رہا ہے۔"

دلوائی صاحب کا جواب مکمّل ہوا میں نے ان کے چہرے کا جائزہ لیا۔ عمر رفتہ نے چہرے پر اپنے نقوش چھوڑے تھے مگر ذہنی انتشار سے وہ کوسوں دور تھے، دراصل اپنے لئے جینے اور دوسروں کے لئے زندہ رہنے کے ہنر سے وہ واقف ہیں اور یہ وہ جوہر ہے جو شخصیت کو ممتاز و معتبر بناتا ہے۔ دلوائی صاحب جس ڈگر سے گزرے، ساری آلائشوں سے اپنا دامن بچاتے ہوئے گزرے ہیں اور جس غم کو اپنایا اسے کبھی غمِ زندگی نہ جانا۔ میرے ذہن میں مختار ہاشمی کا شعر گونجنے لگا۔

یہ ستم طرازِ دُنیا ہے اُسی کی ٹھوکروں میں
غمِ زندگی کو جس نے غمِ زندگی نہ جانا

❊ ❊ ❊

احادیث

از جمال الدین تابش۔ (کراچی)

علم حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال کی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ نیز جو کام آپ کی موجودگی میں کئے گئے لیکن آپ نے ان سے منع نہیں فرمایا وہ بھی حدیث کی تعریف میں شامل ہیں۔

محدثین نے حدیث کے حاصل کرنے میں جس دیانت و امانت کا مظاہرہ کیا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج حضور کی روایت کردہ احادیث کا ایک مجموعہ ایسا ہے جس کے متعلق شک و شبہ کا ذرّہ برابر بھی شائبہ روا نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر اس کی صحت کے متعلق کہا جائے کہ جس طرح قرآن پاک بالکل محفوظ ہے۔ اسی طرح حدیث کے اس مجموعہ کی صحت بھی مسلم ہے۔ اور اس کی صحت پر اُمتِ اسلامیہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

۱۔ حضرت ابو بکرہؓ ثقفی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم کے مستحق ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! قاتل تو جہنم کا حقدار ہے لیکن مقتول کس لئے؟ آپؐ نے فرمایا اس لئے کہ یہ بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب بازار یا گھر میں ادا کرنے کے ثواب سے ۲۵ درجہ زیادہ ہے۔ اس لئے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کی غرض سے مسجد میں آتا ہے دوسرا کوئی مقصد اس کے پیشِ نظر نہیں ہے اس لئے ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ دور ہوتا ہے۔ مسجد میں آکر جبتک نماز کی انتظار میں بیٹھا رہتا ہے نماز کے ثواب کا حقدار رہتا ہے۔ اور جو شخص نماز ادا کرنے کے بعد باوضو اور کسی کو تکلیف دئے بغیر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کو معاف فرما، اے اللہ! اس پر توجہ فرما۔ (بخاری۔ مسلم)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ پاک نے نیکیوں اور برائیوں کو مقرر فرما دیا ہے اور انہیں واضح کر دیا ہے پس جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن ابھی تک نہ کر سکا تو اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نیکی لکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیوں سے لے کر سات سو بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کو کرتا نہیں ہے تو اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتا ہے۔ اگر ارادہ کے بعد برائی کر بیٹھتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ (بخاری۔ مسلم) ••

غزلیں

شرف کمالی (کوہاپور)

افراد زمانے کی ٹکسال میں ڈھلتے ہیں
گنتی کے مگر ان میں انساں نکلتے ہیں

کچھ جوشِ جنوں بھی ہے کچھ حسن تدبر بھی
ہم آپ ہی خود اپنی تقدیر بدلتے ہیں

ہم رِندوں سے اے ساقی پروانوں کو کیا نسبت؟
وہ آگ میں جلتے ہیں ہم آگ نگلتے ہیں

کیوں پھول بچھائے ہیں احباب نے راہوں میں
ہم عاشقِ صادق ہیں کانٹوں پہ بھی چلتے ہیں

ہر درد کو چپ سہئے راضی برضا رہئے
آلام و مصائب کے اوقات بھی ٹلتے ہیں

روکے سے نہیں رکتی رفتار زمانے کی
فرسودہ کہانی کے کردار بدلتے ہیں

مئے ایک ہی ہے لیکن ہے ظرف جدا گانہ
کچھ رند بہکتے ہیں کچھ رند بہلتے ہیں

آتا ہے مزہ ہم کو خطرات سے لڑنے میں
ہم لوگ مصائب کی آغوش میں پلتے ہیں

اللہ شرف ہم پہ ہر دم ہے کرم فرما
کیا غم جو رقیب اپنی تحریر سے جلتے ہیں

عبدالحمید سالک ظہور (مسقط)

چھپے ہوئے ہیں کئی سانپ آستینوں میں
زہر انڈیل رہے ہیں ہمارے سینوں میں

وفا کی راہیں کٹھن ہیں ذرا سنبھل کے چلو
یہ بات جان لے قاتل بھی ہیں حسینوں میں

کیا ہے شاعروں نے حسن کو بہت مغرور
نزاکتیں بڑی آئی ہیں نازنینوں میں

وہ بات اور تھی جب چاہا کر لیا دیدار
نظر وہ آتے نہیں ہیں ہمیں مہینوں میں

کسی نے یوں ہی اڑایا کہ من چلے ہیں ہم
بہت ہوئے ہیں ہم رسوا ان مہ جبینوں میں

نظر لگی ہے کسی دل جلے کی ہم کو ظہور
سسک رہے ہیں اب ارماں ہمارے سینوں میں

وفا راجے واڑی

مہکے ہوئے چمن کی ہوا کون لے گیا
کوئل و قمریوں کی صدا کون لے گیا

مجھ کو تڑپتا چھوڑ کے دہشت کی راہ پر
دل کا سکون میرے خدا کون لے گیا

ہاتھوں میں دے کے داغِ خطا ہنس رہا ہے کون
حسنِ عمل کی میرے جزا کون لے گیا

قسمت تیری اجاڑ دی ظالم کے ظلم نے
ممتا تیرے لبوں کی دعا کون لے گیا

بستی تھی کائنات یہاں اتحاد کی
میرے وطن سے نظمِ وفا کون لے گیا

کیا آپ جانتے ہیں؟

اگر جانتے ہیں تو جواب دیجئے

ذیل میں کچھ سوالات ہیں اور آخیر میں ان کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ کوشش کیجئے کہ جواب دیکھے بغیر ان سوالوں کو حل کیا جائے۔ ٭٭

سوال نمبر (۱) ڈاکٹر عبدالقدوس لے منشی صاحب کیا ہیں؟

(الف) ماہر طبیب (ب) سیاستدان (ج) ماہر تعلیم (د) صحافی۔

سوال نمبر (۲) درج ذیل ڈاکٹروں میں ماہر سرجن کون ہے؟

(الف) ڈاکٹر عبدالستار دلوی (ب) ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (ج) ڈاکٹر عبدالرحیم اندرے (د) ڈاکٹر نظیر جوے۔

سوال نمبر (۳) سید مجتبیٰ حسین کرمانی کیا ہیں؟

(الف) فلم اسٹار (ب) کھلاڑی (ج) شاعر یا ادیب (د) صنعت کار۔

سوال نمبر (۴) مثنوی عکس کوکن کس کی تخلیق ہے؟

(الف) یعقوب راہی (ب) اختر راہی (ج) محبوب راہی (د) وحید راہی۔

سوال نمبر (۵) کوکن کی قدیم اور شہرہ آفاق رسد گاہ (Observatory) کس جگہ واقع ہے۔

(الف) وینگورلا (ب) رتناگری (ج) علی باغ۔ (د) مروڈ۔

سوال نمبر (۶) ضلع رائے گڈھ کا صدر مقام کونسا ہے؟

(الف) مہاڈ (ب) رائے گڈھ (ج) علی باغ۔ (د) پین۔

سوال نمبر (۷) ہندوستان کا قومی کھیل کونسا ہے؟

(الف) کرکٹ (ب) فٹبال (ج) کبڈی (د) ہاکی۔

سوال نمبر (۸) کرکٹ کی پیچ (وکٹ کے درمیان) کی لمبائی کتنی ہوتی ہے؟

(الف) ۶۶ فیٹ (ب) ۱۵ فیٹ (ج) ۲۲ فیٹ (د) ۳۰ فیٹ۔

سوال نمبر (۹) پولس کا محکمہ کس وزیر کے زیر نگر رہتا ہے؟

(الف) وزیر اعلیٰ (ب) وزیر داخلہ (ج) وزیر خارجہ (د) وزیر محصولات۔

سوال نمبر (۱۰) فن تعمیرات Architecture کی سند حاصل کرنے کیلئے کون سے شعبہ میں داخلہ لینا پڑتا ہے؟

(الف) آرٹس (ب) سائنس (ج) کامرس

سوال نمبر (۱۱) ایودھیا کس ریاست میں واقع ہے؟

(الف) مہاراشٹر (ب) مدھیہ پردیش (ج) بہار (د) اتر پردیش۔

سوال نمبر (۱۲) فٹبال ٹیم میں کتنے کھلاڑی ہوتے ہیں؟

(الف) ۷ (ب) ۹ (ج) ۱۱ (د) ۱۴

سوال نمبر (۱۳) ہندوستان کا قومی پرندہ کونسا ہے؟

(الف) مور (ب) راج ہنس (ج) کبوتر (د) عقاب۔

جوابات صفحہ ۴۲ پر ملاحظہ فرمائیں

نقش کوکن

کام کی باتیں

ضلع پریشد رتناگری کے آدرش ٹیکنک ریٹائرڈ صدر مدرس جناب عبدالمجید دائی محگاؤنکر متوطن کرلا رتناگری جو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بھی ممبر رکن ہیں، سبکدوشی کے بعد آپ نے نقش کوکن کیلئے لکھنا شروع کیا ہے۔ "کام کی باتیں" اس عنوان سے وہ ہر ماہ ایک صفحہ قارئین کی نذر کریں گے اس کا یہ حصہ حاضر ہے۔ (ادارہ)

عبدالمجید محگاؤنکر

وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوفًاہ

"دنیا میں والدین کا اچھی طرح ساتھ دو"

والدین کی فرماں برداری ہر شخص پر واجب ہے۔ ماں باپ کی رضامندی سے ہی اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔ اور ماں باپ کو ناراض کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ ان کی ضرورت پوری کی جائے۔ اور انہیں تکلیف نہ پہنچنے دی جائے۔ چاہیئے کہ والدین کے ساتھ بچوں جیسی نرمی اور محبت کی باتیں کرے۔ والدین سے کبیدہ خاطر نہ رہے، انکی حاجت روائی کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔ سچے دل اور محبت سے ان کی خدمت کرے۔ والدین کی خدمت گزاری ایک عبادت ہے ؎

زمیں پھیلی ہوئی ہے جس طرح افلاک کے نیچے
یوں ہی جنت بھی ہے ماں کے قدم کی خاک کے نیچے

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ ہ

"اللہ غرور کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔"

دنیا میں سب سے پہلے اس بداخلاقی کا ظہور شیطان سے ہوا۔ اس نے آدم کے مقابلہ میں اپنے کو بالاتر سمجھا اور پکارا "اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ" میں اس سے بہتر ہوں اور وہ مٹی سے بنا ہے اور میں آگ سے بنا ہوں۔ خدا نے اس کی شیخی پر اس کو مردود قرار دیا۔

انسان کے جو مخصوص اخلاق ہیں وہی جنت کا دروازہ ہیں اور غرور ان تماموں کو بند کر دیتا ہے۔ انسان میں جب کوئی وصف یا کمال پایا جاتا ہے تو وہ دیگر لوگوں کو اپنے سے حقیر سمجھنے لگتا ہے اور اس میں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے ؎

حبابِ بحر کو دیکھو کہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ہ

اے ایمان والو! آپس میں ایکدوسرے کے مال کو ناحق طریقے سے مت کھاؤ۔

کسی کی چیز کوئی دھوکا اور فریب سے لے، زور و ظلم سے لے، غصب کرے، چوری کرے، خیانت کرے، رشوت لے یا سود کھائے، مال لینے کے لئے جھوٹی قسم کھائے۔ غرض جس ناجائز طریقے سے بھی

کوئی دوسرے کا مال لے تو بہت بڑا گناہ ہے۔ ہر شخص کی چیز اس کی ملکیت ہے اور وہی اس میں تصرّف کا حق رکھتا ہے۔ کسی دوسرے کو حق نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کی ملکیت سے فائدہ اٹھائے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ

" خدا کے نزدیک وہی زیادہ معزز ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے "

جو شخص خوشی اور تکلیف دونوں حالتوں میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور جو غصّے کو دباتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں، صبر کرتے ہیں اور بُرائی کو بھلائی سے دور کرتے ہیں۔ جو کچھ خدا نے دیا اس سے کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جب کوئی بے ہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں۔ ایسے پرہیزگار لوگوں کے لئے جنّت تیار کی گئی ہے ۔

ہے کام آدمی کا بندوں کے کام آنا
جینا تو ہے اسی کا جس نے یہ راز جانا

لوگ

بیماری کے ڈر سے غذا چھوڑ دیتے ہیں لیکن عذابِ الٰہی کے خوف سے گناہ نہیں چھوڑتے۔ پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنا اور مچھلیوں کی طرح تیرنا سیکھنے کے بعد اب ہمیں انسانوں کی طرح زمین پر رہنا سیکھنا چاہیئے۔

ندیم

جناب قاسم عبداللہ گھرٹے کی جانب سے عظیم تحفہ

جناب محمد قاسم عبداللہ صاحب گھرٹے اور انکی فیملی (دارالسلام تنزانیہ) کو شمشیر علی نگر (دلیاپور) تعلقہ داپولی کے بستی والوں کا عظیم سلام۔

اس گاؤں میں جون ۱۹۲۵ء میں موصوف کی پیدائش ہوئی اور یہیں پر غریبی کی زندگی گزارتے ہوئے اپنی ترقی کے منازل طے کرتے رہے ماں باپ والدین مرحومین کی دعاؤں کے طفیل آج بھی دارالسلام تنزانیہ میں اپنا کاروبار سنبھالے ہوئے دن دونی رات چوگنی ترقی کے منازل طے کر رہے ہیں۔ آپ جب بھی وطن آتے تو گاؤں میں پانی کی شدید تکلیف کو دیکھتے ہوئے دل کو رنج ہوتا تھا۔ اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے ۸ لاکھ روپیوں کے اخراجات سے پانی کا مسئلہ حل کر دیا اور گاؤں کے لوگوں کو راحت پہنچائی۔

تمہاری قدر و قیمت دوست دشمن میں برابر ہو
ترقی ہم نوا ہو کامرانی سایہ گستر ہو

ہم اس انسان نوازی کو دیکھتے ہوئے محترم محمد قاسم عبداللہ صاحب گھرٹے کو بصمیم قلب مبارکباد پیش کرتے ہیں ان کا بیحد شکریہ ادا کرتے ہیں ہم اس عظیم شخصیت کو تاحیات نہیں بھولیں گے جن کی نظرِ کرم اس گاؤں پر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقی دے عمر دراز فرمائے۔ آمین۔ ہم ہیں آپ کے شکرگزار

جماعت المسلمین۔ شمشیر علی نگر (دلیاپور) تعلقہ داپولی ضلع رتناگری۔

باغ پھولوں کا اک سجا رکھنا : میری خوشبو سے واسطہ رکھنا
روشنی کی طلب مجھے ہے قاسم : گھر کا لیکن دِیا جلا رکھنا

از: عارف احمد جی۔ شیخ مصری روڈ، اٹاپ ہل، ممبئی ۳۷

گھر پہ جب تھا تو نظر میں کوئی چہرہ نہ جچا
گھر سے نکلا ہوں تو اک اک کی یاد آتی ہے
اب ترستا ہوں
تڑپتا ہوں
کوئی بھی ایسا نہیں پاس جسے پیار کروں
بن کے بگڑوں کبھی ڈانٹوں کبھی ماروں
کوئی ہنستا ہو تو بے وجہ رلاؤں اس کو
کوئی روتا ہو تو میں ہنس کے مناؤں اس کو
چاہتا ہوں کہ میرے سامنے بچے کھیلیں
میرے سینے سے لگیں
میرے کاندھوں پہ چڑھیں
جھول جائے کوئی بالوں کو پکڑ کر
اور شوخی سے مجھے خوب پریشان کرے
جو کبھی بارِ سماعت تھے مجھے
آج ان شوروں کی ہنگاموں کی یاد آتی ہے

●

چاہتا ہوں کوئی ہر وقت میرے پاس رہے
میرے ارمانوں کو محسوس کرے
میری رگِ جاں سے قریں
میرے انفاس میں شامل ہو جائے
وہ کوئی اور نہ ہو
غیر مانوس نہ ہو
وہ میرے زیست کی ساتھی ہو
میری ہمدم میری ہمراز
میرے دکھ درد میرے عیش و مسرت کی سہیم
میری ہر بات میں آدھے کی شریک
جس کو پانے کے لئے
اپنا بنانے کے لئے
میں نے کیا کیا نہ کیا
منتیں مانیں دعائیں بھی کیں
کون سا در ہے جہاں میں نہ گیا
کس کی درگاہ پہ دامن نہیں پھیلایا ہے
اور اس سب کا صلا
میں نے جو چاہا ملا
زندگی شاد ہوئی
نخلِ امید بھی شاداب ہوا
میری راتوں کا سویرا آیا
دل میں جو صحرا تھا گلزار ہوا
میرے سنسان سے ویران سے گھر آنگن میں
کسی ”مالن“ کے پہنچتے ہی بہار آ پہونچی
آرزوؤں کے تمناؤں کے کچھ پھول کھلے
چمنِ زیست میں ہر سمت سے خوشبو پھیلی
ناامیدی کی سیاہ رات کے بعد
اک حسین صبح نمودار ہوئی
دل بھی مسرور ہوا، روح بھی شاد ہوئی
وقت!
ثانیہ، لمحہ، دقیقہ، ساعت
وقت رکتا نہیں
گذراں ہے گذر جاتا ہے
دن گیا رات آئی
رات گئی دن آیا
عمر بڑھتی گئی بڑھتی گئی بڑھتی ہی گئی۔
اس طرح ۱۲ برس بیت گئے۔

●

میں توانا نہ رہا
اور ”مالن“ کی بھی رعنائی میں فرق آنے لگا
باغ سرسبز رہا
اس کو سرسبز ہی رکھنا بھی کوئی کھیل نہیں
ذمہ داری ہے بڑی
اور
ذمہ داری ہے فقط ”مالن“ کی
سینچنا ہے اسے ان پودوں کو
اس کی محنت ہی کے یہ ثمرے ہیں
یہ نہ سردی میں ٹھٹھر جائیں کہیں
یہ نہ گرمی میں جھلس جائیں کہیں
ان کو پانی نہ ملے گا تو یہ جل جائیں گے

خون کو پانی بنانا ہوگا

"خون"

تم اِسے دودھ کہو
دودھ آئے تو کہاں سے آئے
فِکر سے خون جلا کرتا ہے
خون ہی جب نہ بنے
دودھ پھر کیسے بنے
بچے کیا پی کے بڑھیں
ماں کو بچوں کی محبت نے کیا دیوانہ
بے خبر بھول گئی
نگہِ لطف کا محتاج کوئی اور بھی ہے
جو کبھی سب کچھ تھا
آج وہ اس کے لئے کچھ بھی نہیں

●

ایک ٹوٹا ہوا ہاتھ
ایک دُھندلائی نظر
ایک ٹھٹھرا ہوا دِل
گوشۂ چشم پہ لہراتا ہوا اک آنسو
ایک بے آب گُہر
جسمیں پارہ نہ ہو وہ آئینہ
جسمیں اب کچھ نہیں موجود وہ نعمت خانہ
جیسے اِک بند گھڑی
اب کلائی پہ جسے باندھتے شرم آتی ہے۔

●

اپنے بچوں کے لئے
اپنے سرتاج کی پروا نہ رہی
اختلافات بڑھے
نقش کوکن

دِل کو اِک ٹھیس لگی
سینے کو داغ لگا
داغ پھر داغ ہے اچھا نہیں لگتا دِل کو
چاہے دھندلا ہی سا ہو
اپنی کھوئی ہوئی دلداری کو پانے کیلئے
ہم کو اس داغ کو دھونا ہوگا
کبھی تسکینِ دل وجاں جو بنا کرتی تھیں
بھولی بِسری ہوئی وہ باتیں بھی یاد آنے لگیں

●

باتیں ہی باتیں
بگڑنے کی کبھی منے کی
زندگی تیز قدم
میل کی طرح اڑی جاتی تھی
بدنصیبی سے کسی جنکشن پر
تھم گئی
اور اب
اس کی رفتار کا یہ عالم ہے
جیسے ہو رینگتی چیونٹی کوئی
اس کی رفتار بدلنا ہوگی
یہ ہی رفتار اگر اس کی رہی
راہ ہو جائے گی کھوئی اپنی
دیر ہو جائے گی اے جانِ حیات
کیا پتہ پھر ہمیں منزل بھی ملے یا نہ مِلے
جیت کر بازئ دِل
فرض کی بازی ہاریں
اس سے بہتر ہے
چلو دونوں کہیں ڈوب مریں۔ ●●

غزل

قاضی فراز احمد، دوحہ قطر

آتشِ گل نوکِ سوزاں تیز انگاروں کی نوک
انگلیاں گلچیں کی زخمی سرخ ہے خاروں کی نوک

درد کے وحشی نے آنسو آئینہ ٹکڑے کیا
پارہ پارہ آئینہ ہے اور پھر پاروں کی نوک

آخرِ شب ڈوبتے تاروں میں ہے کیسی چبھن
آنکھ سے دل تک اترتی جائے ہے تاروں کی نوک

اب زمینِ فکر میں ہے خارِ گل کی ہی نمو
حرف ہیں خنجر نہ رکھیں توڑیں اشعاروں کی نوک

جب کبھی اجداد کی تصویر دیکھی ہے فراز
چبھ گئی سینے میں اپنے ان کے تلواروں کی نوک

خطیب شہابی

اے موجِ بحر! تو اپنے ہی اک تھپیڑے سے
لگا دے ڈوبتی کشتی کو اب کنارے سے

انہی کا آج زمانے میں بول بالا ہے
جو باخبر تھے نئے دور کے تقاضے سے

جسے سمجھا ہو اسے قریب سے دیکھو
فریب کھاؤ نہ تم دور کے نظارے سے

انہیں پتا ہی نہیں ہم پہ کیا گزرتی ہے
نگاہیں ملتے ہی ان کے نظر چرانے سے

کبھی جھکا نہ میرا سر کسی کی چوکھٹ پر
مگر ہے ربط مجھے تیرے آستانے سے

سرِ نیاز مرا جھک گیا ہے آپ ہی آپ
یہ سجدہ ریز ہے اب تیری یاد آنے سے

خطیبؔ نامۂ اعمال صاف ہے جن کا
انہیں کیا واسطہ عقبیٰ کے اس جھمیلے سے

عرفانؔ برہنوی

دِلوں میں دوستی، سینوں میں پیار رکھ دینا
یہ دولتیں مرے پروردگار رکھ دینا

میں اپنے وقت کا منصور ہوں جہاں والو
سجا کے میرے لئے کوئی دار رکھ دینا

لٹا دے شوق سے تو اپنا پیار سب، لیکن
بچا کے میرے لئے تھوڑا پیار رکھ دینا

بھٹک نہ جائے کوئی راہ گیر اندھیرے میں
کوئی چراغ سرِ رہ گذار رکھ دینا

نہ آئے گی تمہیں رونے کی پھر کبھی نوبت
مٹا کے میرا نشان مزار رکھ دینا

کھلے نہ پھول کوئی فصلِ گل میں جب بارو
مٹا کے سارے چمن کی بہار رکھ دینا

تمہاری راہ میں ہم گل کھلائیں گے عرفانؔ
ہماری راہ میں تم خار زار رکھ دینا

چراغ الدین چراغؔ (برہانپور)

غزل کو حسن لفظوں کو معانی کون دیتا ہے
سخن کی اس زلیخا کو جوانی کون دیتا ہے

دھنک کے سات رنگوں میں تبسم کس کا شامل ہے
صدف میں زندگی کی ضوفشانی کون دیتا ہے

زباں لکنت زدہ ہو، بات بھی کرنی نہیں آئے
اسی بچے کو پھر زورِ بیانی کون دیتا ہے

جہانِ آب و گل کیا ہے فقط اک دائرہ لیکن
تخیل کو خلا کی حکمرانی کون دیتا ہے

شہادت گاہ نے کس کے لہو سے پائی سیرابی
زبانِ نیزہ و خنجر کو پانی کون دیتا ہے

اگر چھینکوں تو رک جاتی ہے دھڑکن ایک لمحے کو
کہ دل کے ساز کو پھر سے روانی کون دیتا ہے

نہیں ممکن جہاں میں سانس بھی لینا چراغؔ اپنا
اسی اندھے کنوئیں میں زندگانی کون دیتا ہے

نوادرات

نوادر دعائی کے قلم سے

پچاس باون سال
پہلے کی بات ہے کہ اُردو کے
مشہور ادیب و مصنّف (جن کا
شمار اردو کے عناصر خمسہ میں ہوتا ہے)
ڈپٹی نذیر احمدؒ (مترجم و مفسر قرآن)
کی کتاب "لیکچروں کا مجموعہ" میں ایک نادر اور انوکھی
پہیلی پڑھی تھی۔ یہ پہیلی اَبجَد، ھَوَّز کے
حروف اور ان کی ہندسوں میں قیمتوں پر منحصر ہے۔
حروف اور ہندسوں میں انکی قیمت عربی زبان کا خاصّہ
ہے جو مناسب تصرّف کے ساتھ اُردو اور فارسی زبانوں
میں بھی زیادہ مستعمل رہا۔ تاریخی نام رکھے جاتے
تھے اور شاعری و قطعات میں ایسے مصرعے یا مجموعہ
الفاظ استعمال کئے جاتے تھے جن کے حروف کی
مجموعی قیمت کسی بڑے شاعر یا عظیم شخصیت کی
تاریخِ وفات یا کسی بڑے واقعہ یا سانحہ کی تاریخ
وقوع ظاہر کرتی تھی۔ مگر اب پچھلے چند دہوں
میں اس صنف کا استعمال قدرے ماند پڑ گیا ہے۔
جہاں تک مجھ کو یاد ہے، اس پہیلی کے
مخترع کا نام و ذکر اس میں نہیں تھا۔ البتہ یہ خیال
آتا ہے کہ ڈپٹی صاحب جیسا منطقی مزاج حساب
داں اور ہندسہ نواز ہی اس کا اختراع کر سکتا ہے۔
یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ انہی کے جیسے کوئی حساب سے
شیفتگی رکھنے والے ان کے کوئی استاد یا ساتھی کے
دماغ کی اُپج ہو۔ بہر کیف قارئینِ نقش کوکن جو اس
قسم کے حساب اور ہندسوں سے شغف رکھتے ہوں۔
انکی دلچسپی کیلئے یہ پہیلی اور اس کا حل مندرجہ
ذیل ہے۔

(۱) چار میں سے چار نکالیں تو
باقی بچیں چار کے چار،
(۲) چار میں سے تین الگ کریں
تو بھی رہیں چار کے چار،
(۳) چار میں سے دو دور کریں تو بھی بچ جائیں چار
کے چار۔
(۴) چار میں سے ایک بازو ہٹائیں تو بھی رہ جائیں چار
کے چار،

اس وقت مذکورہ مطبوعہ "لیکچروں کا مجموعہ"
سے رجوع کر کے پہیلی کا جواب ڈپٹی صاحب کی زبان
میں ہی لکھنا چاہتا تھا، لیکن وہ کتابوں کے انبار میں
کہیں کھو گئی ہے۔ بر وقت حاصل نہ ہو سکی۔ اس لئے ذہن
میں جو اس کا جواب محفوظ ہے اس کو قدرے وضاحت
کے ساتھ نیچے لکھ دیتا ہوں تاکہ قارئین اس کی
قدر شناسی کر سکیں۔

اس پہیلی کا سارا دارومدار اُردو زبان کا
لفظ "چادر" اور اس کے حروف کی (ابجد
ھوز کی رو سے) قیمتوں سے متعلق ہے۔
"چادر" یہ لفظ چار حروف پر مشتمل ہے
(۱) 'چ' جس کی ہندسوں میں قیمت 'ج' کے
وزن پر ۳ ہے (۲) 'ا'، جس کی قیمت ۱ ہے
(۳) 'د'، جس کی قیمت ۴ ہے اور (۴) 'ر'،
جس کی قیمت ۲۰۰ ہے۔
اب پہیلی کا پہلا حصّہ لیجئے
'چادر' اس چار حرفی لفظ میں سے پہلا، دوسرا

اور چوتھا یعنی حروف مل کر لفظ "چار" بنتا ہے۔
تو چادر اس چار حرفی لفظ میں سے مذکورہ لفظ "چار" الگ کر دیں تو ایک حرف 'د' رہ جاتا ہے جس کی قیمت ۴ ہے۔ اس کے برعکس چادر اس چار حرفی لفظ میں سے صرف 'د' جس کی قیمت ۴ ہے نکالدیں تو جو تین حروف بچ جاتے ہیں ان سے لفظ 'چار' بنتا ہے۔
اب پہیلی کے دوسرے حصّے پر نظر ڈالئے
'چادر' اس چار حرفی لفظ سے تین حروف (پہلا، دوسرا اور چوتھا) جن سے لفظ چار بنتا ہے الگ کر دیں تو صرف 'د' بچ جاتا ہے جس کی قیمت ۴ ہے۔
پہیلی کے تیسرے حصّے کی رو سے دو دور کرنا ہے۔
'چادر' اس چار حرفی لفظ میں سے دو حروف (تیسرا اور چوتھا) 'د' اور 'ر' دور کر دیں تو دو حروف 'چ' اور 'الف' بچ جاتے ہیں جن کی مجموعی قیمت (۳ اور ۱) چار ہے۔
پہیلی کے آخری حصے کی رو سے صرف 'ایک' باز و کرنا ہے تو چادر اس چار حرفی لفظ میں سے ایک حرف 'د' جسکی قیمت ۴ ہے، بازو ہٹائیں تو تین حروف رہ جاتے ہیں ان سے لفظ 'چار' بن جاتا ہے اور اسطرح لفظ 'چادر' اور اس کے (ابجد ہوز کی رو سے) ہندسوں کی قیمتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کے ہیر پھیر سے پہیلی کے چاروں رُخ ثابت اور برقرار رہ پاتے ہیں۔

اردو زبان

کوثر انصاری (ممبئی)

یہ کیسی ریت ہے، کیسا چلن ہے؟؟
چمن کیا اور کیا نظم چمن ہے؟؟
جسے "اُردو زباں" کہتے ہیں یارو!
خود اپنے ہی وطن میں بے وطن ہے

غیروں سے بھلا پھر کیا شکوہ؟
مُنہ پھیر لیا جب اپنوں نے
کی "اُردو زباں" سے غدّاری
خود اس کے ہی ہم وطنوں نے

تصویریں:

نقش کوکن میں بغرضِ اشاعت تصویریں بھیجنے والے حضرات بلیک اینڈ وائٹ تصویریں بھیجیں اور اس کی فلم بنانے کے لئے عطیہ دینا ہرگز نہ بھولیں۔

(ادارہ)

از: ابراھیم احمد سندیلکر

علی میاں احمد ہمدولے

ایک بے لوث مجاھد آزادی

ہندوستان کی آزادی کے پچاس سال پورے ہونے پر سارے ملک میں آزادی کا جشن زرّین منایا جارہا ہے۔ ہر جگہ مجاہدین آزادی کو ان کی قربانیوں کے صلہ میں اعزازات پیش ہورہے ہیں ان کی عزّت افزائی ہورہی ہے۔ اس طرح جنگ آزادی کے وہ سپاہی جن کو پچاس سال سے فراموش کیا گیا تھا اب منظرِ عام پر آگئے ہیں۔ آزادی کی تحریک میں حصہ لینے والے اس دور کے بےشمار نوجوانوں میں جناب علی میاں احمد ہمدولے کا شمار ہوتا ہے۔ موصوف رائیگڈھ ضلع کے مروڈ تعلقہ کے قصبہ بورلی مانڈلہ جو ۱۹۴۸ء تک سابق ریاست جنجیرہ کی نوابی حکومت کا ایک حصہ تھا، کے باشندہ ہیں۔ علی میاں بچپن ہی سے انقلابی مزاج رکھتے تھے۔ "ہندوستان چھوڑو" کی انقلابی تحریک کے پُرجوش ماحول میں انھوں نے ۹ اگست ۱۹۴۲ء کے "کرانتی دن" کو اپنے گاؤں میں قانون شکنی کی تھی۔ جس کی وجہ سے ریاستی حکومت کی پولس نے ان پر فائرنگ کی تھی۔ یہیں سے حکومت کے خلاف ان کی جدوجہد کا آغاز ہوا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں ممبئی میں مہاتما گاندھی سے ان کی ملاقات سے ان میں ایک نیا جوش اور سرفروشی کا ایک نیا جذبہ پیدا ہوا اور وہ نہایت ہی بیباکی سے جنگ آزادی میں کود پڑے تھے۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

ریاست جنجیرہ میں اس وقت سبھابندی اور پریس ایکٹ کے قانون نافذ تھے۔ ملک کی آزادی کی تحریک کا ردّعمل دیسی ریاستوں میں بھی ہونے لگا تھا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ ۱۹۴۳ء میں ریاست جنجیرہ میں بھی نوجوانوں کے ایک گروہ نے حکومت کے خلاف شروع شروع میں پوشیدہ طور پر اور پھر اعلانیہ تحریک شروع کی۔ ۱۹۴۵ء میں ان نوجوانوں نے ایک جماعت "پرجا پریشد" قائم کی۔ اور اس کے تحت قانون شکنی کی تحریک چلی۔ حکومت کو اپنے مطالبات پیش کئے اور یہ تحریک عوام میں پھیلی۔ ستیہ گرہ کئے گئے۔ حکومت کے خلاف مظاہرے اور جلسے ہونے لگے، جلوس اور مورچے نکلتے رہے اور اخباروں میں یہ سب خبریں اور آرٹیکل چھپتے رہے۔ مراٹھی اخبار لوک مانیہ ممبئی میں ریاستی حکومت کے خلاف آرٹیکل شائع کرنے پر علی میاں ہمدولے کو ۱۵ اگست ۱۹۴۵ء کو جنجیرہ

پولس نے گرفتار کر کے جیل میں ڈالا۔ وہ ڈیڑھ مہینہ تک جیل میں رہا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہوتے ہی دوسری دیسی ریاستوں کی طرح جنجیرہ میں بھی پرجا پریشد کی تحریک میں شدت پیدا ہوئی۔ ذمہ دار حکومت کا مطالبہ ہونے لگا۔ ہر جگہ لاقانونیت پھیلنے لگی۔ عوامی تحریک سے مجبور ہو کر نواب صاحب نے "ذمہ دار حکومت" کا اعلان کر کے تین وزیروں پر مشتمل ایک عوامی وزارت قائم کی۔ لیکن پھر چند ہی دنوں میں ریاست کے انضمام کا مطالبہ ہوا۔ آخر کار ۳ر اپریل ۱۹۴۸ء کو حکومتِ ہند سے معاہدہ کے مطابق یہ ریاست ضلع قلابہ (اب رائیگڈھ) میں ضم ہو گئی۔

علی میاں ہمدولے ان ساری تحریکوں میں پیش پیش رہے۔ انہوں نے قانون شکنی کی۔ نمک اور شکار کے قانون کے خلاف ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ جیل گئے اور سختیوں کا مقابلہ کیا اور جنگ آزادی کے ایک جانباز سپاہی کا کردار ادا کرتے ہوئے سرخروئی حاصل کی۔ وہ صلہ اور منفعت سے بے نیاز ہو کر کانگریس کے ایک وفادار سپاہی کی طرح خاموشی سے کام کرتے چلے آرہے ہیں۔ پچاس سالوں میں ہندوستان کی سیاست میں کتنی اتھل پتھل ہوئی۔ آزادی کی جدوجہد میں نام و نمود اور نمائش کے لئے شامل ہونے والوں اور نام نہاد لیڈروں نے بہتی گنگا میں ہاتھ دھولئے مگر ہمدولے صاحب ایک مخلص اور ایثار پرست مجاہد اور سچے کانگریسی کی طرح اپنی راہ پر ڈٹے رہے۔ اور آج بھی یہ جانباز سپاہی اسی ڈگر پر چل رہا ہے، جس پر اس نے گاندھی جی کی ایما پر پچاس سال پہلے نقش کوکن

قدم رکھا تھا۔

آزادی کی گولڈن جوبلی کے سال میں متعدد مقامات پر بطور قدر دانی پرچم کشائی اور استقبالیہ کی تقریبات میں انہیں اعزاز دیا گیا۔ اور خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ ہمدولے صاحب اس کے بے حد مستحق تھے اور در اصل ان کا یہ حق تھا۔ ٭٭

کیا آپ جانتے ہیں کے جوابات

سوال نمبر ۱ ج	سوال نمبر ۲ ج
سوال نمبر ۳ ب	سوال نمبر ۴ ب
سوال نمبر ۵ ج	سوال نمبر ۶ ج
سوال نمبر ۷ د	سوال نمبر ۸ الف
سوال نمبر ۹ ب	سوال نمبر ۱۰ ب
سوال نمبر ۱۱ د	سوال نمبر ۱۲ ج
سوال نمبر ۱۳ الف ۔ ٭٭	

برائے کرم توجہ دیں

اپنی تخلیقات صاف اور خوشخط لکھ کر ارسال کریں تاکہ کتابت کرنے میں آسانی ہو اور غلطیوں کا امکان نہ رہے۔
نوٹ: اسٹیٹ زیروکس یا کاربن کاپی قبول نہیں کی جائے گی۔ مدیر

آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات

آنحضرتؐ کی سب سے پہلی بیوی سیدہ خدیجہ بنت خویلد قرشیہ تھیں' آپ سے شادی کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی' جب تک ان کا انتقال نہ ہو گیا آپ نے ان کی زندگی میں کوئی دوسری شادی نہیں کی۔ یہ پہلی بیوی سے آپ کی غایت محبت اور احترام کی دلیل تھی۔ آپ ہجرت مدینہ سے تین سال قبل وفات پائیں۔

حضرت خدیجہؓ کے بعد آپ نے حضرت سودہ بنت زمعہ قرشیہ سے شادی کی جنہوں نے اپنے تمام زنانہ حقوق حضرت عائشہ کو سونپ دئے تھے۔ حضرت سودہ کے بعد آپ نے ام عبداللہ السیدہ عائشہ بنت الصدیقؓ سے شادی کی' جن کے لئے اللہ نے سات آسمان کے اوپر سے برأت اور طہارت کی سند بھیجی تھی۔ حضرت عائشہؓ آپ کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔ آپ کی ازواج مطہرات میں یہ سب سے زیادہ عالمہ اور فقیہہ تھیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عائشہ امت محمدیہ کی تمام عورتوں سے زیادہ عالم اور فقیہہ تھیں۔

ان کے بعد آپ نے حضرت حفصہؓ بنت عمر بن الخطاب سے شادی کی ان کے بعد حضرت زینب بنت خزیمہ سے شادی کی جو دو ماہ بعد وفات پا گئیں۔ ان کے بعد آپ نے حضرت ام سلمہ بنت ابی اُمیۃ القرشیہ سے شادی کی جو آپ کی بیویوں میں سب سے آخر میں وفات پائیں۔

ان کے بعد آپ نے حضرت زینب بنت جحش جو آپ کی پھوپھی حضرت امیمہ کی بیٹی تھیں۔ اللہ نے خود ان کی شادی حضور سے فرمائی۔ جس پر حضرت زینب ہمیشہ فخر کیا کرتی تھیں۔ آپ نے ان کے بعد حضرت جویریہ بنت الحارث کا مہر عتق ادا کر کے ان سے شادی کی۔

ان کے بعد آپ نے ام حبیبہ بنت ابو سفیان سے شادی کی جو بڑی غیرت مند خاتون تھیں۔ ان کے بعد آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب سے شادی کی جو یہودن تھیں اور یہ حضرت ہارون بن عمران کی نسل سے تھیں' بہت خوبصورت تھیں' لونڈی بن کر آئی تھیں۔ آپ نے ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

ان کے بعد آپ نے میمونہ بنت الحارث الھلالیہ سے شادی کی۔ یہ آپ کی آخری بیوی تھیں۔ آپ نے عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ میں ان سے نکاح کیا۔

ساڑھے تین ہاتھ

ف۔م۔ازل

مراٹھی سے ترجمہ

فلیٹ خریدنے کے لئے
بنک سے قرض حاصل کیا
ساڑھے تین لاکھ
اس وقت سر میں
صرف ایک بال سفید تھا
جب آدھا قرض ادا ہوا
دیکھا تو سر پر صرف ایک بال رہ گیا ہے
اور کچھ عرصہ بعد
سونے کی جگہ ملی
بلا قیمت بنادام
صرف ساڑھے تین ہاتھ

میرا پیام اور ہے

از: ارشاد احمد - زامگہ - داپولی - رتناگری.

اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے
عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اور ہے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان والے گھر میں پیدا کیا اور ہم ایمان کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ اس ذاتِ کریمی کا احسان ہے جو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ کسی سے انسان کو صرف واقفیت ہوتی ہے میل ملاپ نہیں ہوتا۔ کسی سے تعلق ہوتا ہے، دل میں جگہ نہیں ہوتی۔ کسی کا احترام ہوتا ہے محبت نہیں ہوتی۔ کسی سے محبت ہوتی ہے تو وہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو جاتا ہے اور جب یہ محبت عشق کی منزل حاصل کر لیتی ہے تو محبوب کی ہر ادا پسند آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
"اے نبی آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ یہ عشق و محبت ہی انسان کو نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت و اتباع کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی۔ یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان کے علاوہ کائنات کے تمام اشیاء سے زیادہ پیارے ہیں۔
نقش کوکن

اس پر حضور پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواباً ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بات اس وقت تک نہیں بنے گی۔ جب تک میں تجھے تیری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ اس پر حضرت فاروقِ اعظمؓ نے عرض کیا کہ اللہ رب العزت کی قسم، اس کے جلال کی قسم اس وقت مجھے آپ سے زیادہ کوئی شے محبوب نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو میں اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مانگتا ہے تو اسے ضرور دیتا ہوں، اور اگر وہ کسی سے پناہ چاہے تو اسے پناہ بھی ضرور عطا کرتا ہوں۔

جب ایمان دل میں اترتا ہے تو اللہ کے ہر حکم پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے حتیٰ کہ گردن کو اللہ کی راہ میں پیش کرنا بھی آسان۔ دل میں ایمان اترنے کی ہی یہ تاثیر تھی کہ حضرت عمرؓ ہجرت کرنے نکلے تو تلوار گلے میں لٹکائی، کمان کندھے پر، تیر مٹھی میں، نیزہ ہاتھ میں لیا اور کعبہ کی طرف چل دیے۔ کعبہ قریش سے بھرا ہوا تھا۔ آپؓ نے کعبہ کے سات طواف کئے اور نماز ادا کی اور دلیرانہ انداز میں کہنے لگے، "تم میں سے جو کوئی اپنی ماں کو ماتم گسار، بچوں کو یتیم اور بیوی کو بیوہ بنانا چاہتا ہے وہ مجھے ہجرت کرنے سے روکے،" کیونکہ ان کے دل میں ایمان اتر گیا تھا اور وہ صرف اللہ اور رسولؐ سے عشق و محبت کرتے تھے۔ ٭٭٭

نالاسوپارہ کے پہلے مسلم صدر بلدیہ عبدالمعید گھنار کو مبارکباد

اہلِ کوکن کیلئے رشکِ قمر ہے یہ معید
سب عزیزوں کی دعاؤں کا اثر ہے یہ معید
دوستو ان سے مِلو صبر کی تصویر ہے یہ
ہم سبھوں کا ہے سکون نورِ نظر ہے یہ معید

میرے عزیز دوست عبدالمعید گھنار کو نالاسوپارہ نگر پریشد کا بلامقابلہ صدر بلدیہ منتخب کئے جانے پر بصمیم قلب پر خلوص دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آپ کو معلوم ہو کہ انہوں نے مختصر سی سیاسی زندگی میں نالاسوپارہ میں پانی، گٹر، بجلی، راستے اور گارڈن کے مسائل بخوبی حل کئے۔ اس کے علاوہ سوشیل گروپ سوپارہ کی جانب سے ایک ایمبولینس مہیا کی (اور برسوں کا خواب پورا کر دکھایا) عوام الناس کیلئے ایک فری ریڈنگ روم (لائبریری) کا انتظام کیا گیا جہیں روزانہ سیکڑوں افراد اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔ میں ان کی مزید ترقی کا خواہاں ہوں۔ نیک خواہشات کے ساتھ

شاہنواز اسماعیل کراری

نوائط محلہ سوپارہ ضلع تھانے۔ ۴۰۱۲۰۳

अल अमिन को-ऑपरेटिव्ह क्रेडीट सोसायटी मर्यादित

साळीवाडा नाका, महाड, जि.रायगड ४०२३०१

شاندار اور جاندار مستقبل کی تعمیر
خوش رنگ اور خوبصورت خوابوں کی تعبیر
معاشی اور اقتصادی خوشحالی کی ضمانت
خوشگوار اور پُر بہار زندگی کی مسرّت

الامین
کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ

مہاڈ ۴۰۲۳۰۱ ضلع رائے گڈھ، مہاراشٹر

★ آپ اپنے سرمایہ کے مکمل تحفظ کا اطمینان طلب کرتے ہیں؟
★ آپ زندگی کو سجی سنوری اور مستحکم دیکھنا چاہتے ہیں؟
★ آپ ایک مطمئن اور اپٹوڈیٹ خانگی لائف کی خواہش رکھتے ہیں؟
★ آپ ترقی کی راہوں میں مالی اعانت کے متلاشی ہیں؟
★★ تو پھر دیر کیسی اور سوچنا کیا۔ ؟؟

فوراً "الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ" مہاڈ ضلع رائیگڈھ میں تشریف لائیے۔ یہاں آکر آپ زندگی کے حسن کی سوغات پائیں گے۔ اپنی آرزوؤں اور خوابوں کو حقیقت میں تبدیل ہوتا ہوا دیکھیں گے۔ راحت کی سانس لیں گے۔ مزید تفصیلات حاصل فرمائیں گے' الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ، مہاڈ۔

ضلع رائے گڈھ کا ایک اور انسانی خدمت کا تحفہ

الامین ایمبولینس

ضرورتمند مریضوں کیلئے ہنگامی حالات میں ایمبولینس حاضر ہے۔ رابطہ قائم کریں

شیخ حسین قاضی	اشرف کاپڑی	غلام محمد پٹیل	آدم انتولے
(چیرمین)	(وائس چیرمین)	(منیجنگ ڈائرکٹر)	(منیجر)
22186	✆7663471 / ✆7669845	74180	22603

کوکن کے مسلم معاشرے میں بڑھتی ہوئی ایک اور لعنت

از:- اے حمید وھوری

اسلام کا رسم ورواج سے کوئی تعلق
نہیں ہے بلکہ اسلام سے ایمان کا تعلق ہے۔
کسی نے کوئی چیز ایجاد کی اس پر ہم نے عمل کیا ایسی
باتیں اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ وہ فعل وہ کام
وہ ایجاد جس کی تعلیم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ دی اسے نیکی کا کام سمجھنا کھلی ہوئی
گمراہی ہے۔ اس سے نیک اعمال برباد ہو جاتے
ہیں۔ ہر قسم کی نیکی اور خوبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اتباع میں ہے۔ ہر معاملہ میں اطاعتِ خدا اور
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ رکھا جائے اور یہ
سمجھ لیا جائے اور طے کر لیا جائے کہ ہم اسی
کی روشنی میں قدم اٹھائیں گے۔ لیکن نہایت
افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ اس دور میں کوئی
جماعت یا کوئی فرد غیر شرعی کاموں سے روکنے
کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو اسے وہابی کا خطاب
دیا جاتا ہے اور اچھی بھلی اور حق باتوں کو ماننے
سے انکار تک کیا جاتا ہے۔

اسلام نے اسلام کے ماننے والوں سے فضول
خرچی اور بے راہ روی اختیار کرنے سے سختی سے
منع کیا ہے۔ آج ہمارا اسلامی نام صرف نشاندھی
کے طور پر ہے۔ ہم پورے مغربیت کے دلدادہ
بن گئے ہیں۔

موجودہ زمانے میں ہر شخص اپنی عقل پر نازاں
ہے۔ جو چیز اپنی سمجھ میں نہ آئے وہ غلط سمجھتا ہے
اور جس چیز میں کوئی مصلحت ہو نفع ہو وہ صحیح قرار
دی جاتی ہے مطلب صاف ہے کہ باوجود جہالت
کے علم کا دعویٰ ہے۔ رنگینیوں نے ہم لوگوں کو اتنا
مدہوش بنا دیا ہے کہ ہم احکام خداوندی ارشادات
و فرمودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اہمیت ہی نہیں دیتے۔
اس طرح ہم جہالت کی بنا پر دوسرے مذاہب والوں
کے طریقے اختیار کرتے جا رہے ہیں مثلاً ہمارے یہاں
کچھ مسلم گھرانوں میں سالگرہ، برتھ ڈے کی تقریب
غیروں کی طرح مناتے ہیں۔ یہ رسم گھٹتی عمر پر ماتم
کرنے کی بجائے خوشیاں منا کر کی جا رہی ہے۔
سالگرہ یا فضول رسم پر جو کچھ خرچ کیا جائے گا وہ
اسراف میں شمار ہوگا۔ اور اسلام فضول خرچی
کی قطعی اجازت نہیں دیتا۔ سالگرہ کی تقریب
میں فضول خرچ اور اسراف ایسا متعدی مرض ہے
کہ اس کے مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھتی چلی جا رہی
ہے۔ ایک بڑی تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ
سالگرہ کی رسم کو ایک لعنت ایک واہیات رسم
سمجھتے ہیں اور اس کی برائی بھی کرتے ہیں مگر ان میں

سے بہت کم لوگ ہوں گے جو اپنی عملی زندگی میں
اس لعنت سے اجتناب کرتے ہوں گے یہ صرف
اپنا بڑا پن جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ تاکہ لوگ
سمجھیں کہ ہم بھی ماڈرن ہو گئے ہیں۔ یہ بھی سچ
ہے کہ [illegible] لوگ اس رسم کو ختم کرنے کی ضرورت
کا احساس دلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے
نہیں دیتے اگر آج ہماری آپ کی کوشش سے
چند لوگوں نے بھی اس رسم کو غلط سمجھا فضول
سمجھا اور آئندہ اس رسم سے باز رہے اور
غیر شرعی رسم و رواج میں پھنسا ہوا شخص
باہر نکل آیا تو بہ کر لی تو یہ تحریک ہمارے معاشرے
کی اصلاح کا سبب بنے گی۔

ہماری نوجوان نسل اخلاقی جرأت سے
بڑھتی ہوئی اس لعنت کو لوگوں سے واقف کرا کے
اور اس کے مضر اثرات بیان کر کے اس فرسودہ
رسم کو ختم کرنے کی ضرورت کا احساس دلائیں تو
کوئی وجہ نہیں کہ اس تحریک کے مفید نتائج برآمد
نہ ہوں ــــ ⁂

"مجھے دکھ ہوتا ہے"

[illegible]

جب کوئی ممتا کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔
جب بچوں کی غلطی پر کوئی انہیں تنبیہ نہیں کرتا۔
جب کوئی مخاطب کی بات پر توجہ نہیں دیتا۔
جب کوئی چھوٹی سی بات کا بتنگڑ بنا کر پیش کرتا ہے۔
جب کوئی صرف اپنی بیوی بچوں پر دھیان دیتا ہے
اور اقربا کا پاس و لحاظ نہیں رکھتا۔ ⁂

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و
خواتین نے پچھلے ماہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا
ہے ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

درون ہند خریدار

جناب محمد اعظم امیر الدین تنکیکر ـ اورن
" محمود احمد خانزادہ ـ باندرہ
" ابراہیم قاسم مجگاؤنکر ـ کرلا، ممبئی
" مقصود قاسم گاڑے ـ رتناگری
محترمہ زرینہ اشفاق کھیر تکر ـ ساکی۔
جناب حاجی حسین داورے ـ دہی ولی
" مصدق نظام الدین مجید ـ کلیان۔
" رفیق خان بلڈرس "
محترمہ عظمیٰ این قاضی "
" ایم آئی دلوی ـ چمبور
" فضل الدین حسن پرکار ـ فردس
" اقبال اے کے پنگارکر ـ ساندلوی
" عبدالمجید ابو میاں دھرو ـ پنویل۔
" بشیر حسین مالونکر ـ ویسا پور
" عبدالغنی موسیٰ پیٹیکر "

بیرون ہند خریدار

محترمہ لطیفہ علی ـ لیچسٹر (یو کے)
" لبنیٰ عبدالعلیم حافظ ـ بلیک برن (انگلینڈ)

★

جناب الیاس احمد سنگے (دھولی) کے نام

محترمی! اپریل ۹۸ء کے نقش کوکن کے شمارہ میں "کیا آپ جانتے ہیں" کے عنوان کے تحت پیش کردہ سوالات پڑھ کر آپ نے مئی ۹۸ء کے شمارہ میں اپنا یہ خیال ظاہر کیا کہ "ہو نہ ہو یہ جناب سندیلکر کا نتیجۂ فکر ہونا چاہئیے" آپ کے میرے تئیں حسنِ ظن کا شکریہ۔

حقیقت یہ ہے کہ اس عنوان کے تحت سوالات (معہ جوابات) نقش کوکن کے معاون مدیر محترم فقیر محمد مستری صاحب کے ذہن کی پیداوار ہیں۔ مستری صاحب کوکن کے ماضی و حال کی ممتاز شخصیتوں پر گہری نظر رکھتے ہیں اور ان کے خزانۂ معلومات میں کئی گوہرِ آبدار پوشیدہ ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ اس عنوان کے تحت آئندہ بھی منظرِ عام پر آتے رہیں گے۔ صاحبِ قلم نے اپنا نام پوشیدہ رکھنے کی وجہ سے قارئین میں قیاس آرائیاں شروع ہو گئی تھیں جن کی اب

نقش کوکن

صفائی ہو گئی ہے۔

آپ کی یہ خواہش کہ میں ماضی قریب و بعید کے حالات و واقعات کے تعلق سے لکھتا رہوں، دراصل دیگر دوستوں کی طرف سے بھی ہوتی رہی ہے۔ ذہن میں مواد ضرور ہے۔ دیگر مصروفیات سے وقت مل جاتا ہے تو گاہے گاہے لکھتا رہتا ہوں۔۔

ابراہیم احمد سندیلکر (ممبئی)

★

مرحوم ایچ بی مقدم کو ارضِ کوکن میں آج بھی نہایت ہی عزت و احترام کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ اس عظیم انسان کی پہلی برسی مئی مہینے میں ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ مرحوم کی یاد میں نقش کوکن کا خصوصی شمارہ نکالئے۔ جس میں مرحوم کے متعلق مضامین وغیرہ ہوں۔ نقش کوکن کا مقدم صاحب کو یہ بہترین خراجِ عقیدت ہوگا۔۔

وسیم احمد پٹیل (زم زم ہاؤس پنویل)

۱؎ آپ کی تجویز بہت معقول ہے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ البتہ ایک بات ضروری ہے کہ تجویز کے ساتھ تحریک بھی ہو تو عمل آسان ہو جاتا ہے۔ کسی کی برسی پر خصوصی شمارہ نکالنا یعنی پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے قلمکاروں کے ساتھ رابطہ قائم کیا جائے جو مرحوم کی زندگی کے گوشوں کو اجاگر کر سکیں۔ یہ تعاون جتنا زیادہ ہوگا مقالات اتنے ہی کثیر ہوں گے۔ اشتہارات کا حصول بھی اتنا ہی ضروری ہے ظاہر ہے کہ یہ اشتہارات وہی لوگ دے سکتے ہیں جو مرحوم

محبت رکھتے تھے۔ اور اصل مسئلہ اس معاملے میں وقت کا ہے۔ حاصل شدہ میٹر اور اشتہارات کی کتابت کرنا دن دو دن کا کام نہیں ہے۔ بلکہ وقت طلب ہے کہ مئی میں شائع ہونیوالے خصوصی شمارے کا کام جنوری سے شروع ہو جانا [illegible] وسط اپریل میں یہ تجویز پیش کی ہے پھر بھی ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے یاددہانی کی۔ اور آپ دیکھیں گے کہ مئی کے شمارے میں ہمارے محبوب دوست مرحوم ایس بی مقدم صاحب کے لئے ایک صفحہ مختص کر دیا گیا ہے۔

(مدیر)

رتناگری/سندھودرگ ضلع کے مسلم طلبہ کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۹۹/۱۹۹۸ء تعلیمی سال کیلئے مندرجہ ذیل مسلم طلبہ کو حسب قابلیت وظیفہ دینا طئے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتے پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا ایک روپیہ کا ڈاک ٹکٹ لگا یا ہوا لفافہ بھیجکر درخواست نامہ حاصل کریں۔ عرضیاں موصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۹۸ء ہوگی۔ (۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانیوالے + (۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی Vocational اور Technical اداروں میں تعلیم پانیوالے + (۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے + (۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگری/سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانیوالے + یادداشت: ہائی اسکولوں کے جن طلبہ کو ۵۰ فیصد یا زیادہ نمبر ملے ہوں وہی عرضیاں دیں۔ پتہ: ایم ڈی مستری، سکریٹری۔ اسکالرشپ کمیٹی ۶۱ گرگاؤں روڈ اوپیرا ہاؤس، بمبئی ۴۰۰۰۰۴

★

نقش کوکن کا مئی مہینے کا شمارہ نظروں سے گزرا، جس میں اور مضامین کے علاوہ جناب مبارک کاپڑی صاحب کا پہلا صفحہ اور آخری صفحہ امت اسلامیہ کی رہبری کرنے کے لئے کارآمد رہا۔ اس سلسلے میں میں اپنی بات کہنا چاہتا ہوں کہ امت مسلمہ کی ذہن سازی کی ضرورت ہے اور اس کام کی ذمہ داری علمائے کرام پر ہیں۔

علمائے کرام نے جب قوم کے سامنے محرم کی مجالس کی اہمیت و افادیت پیش کیں تو قوم کیلئے یہ سارے کام آسان ہو گئے۔ علمائے کرام نے مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے پر ثوابِ جاریہ اور جنت میں اپنا گھر بنانے کی بات کیں تو مسلمانوں کے لئے مسجد کی تعمیر ہی نہیں بلکہ اس کی بناوٹ اور سجاوٹ میں ماربل اور گرینائٹ لگوانا آسان ہو گیا۔

علمائے کرام نے باندرہ کے اجتماع کیلئے انتظامات مکمل کرنے میں تعاون چاہا اور خدمت کے فضائل پیش کئے تو اُمتِ مسلمہ کے کیا غریب کیا امیر سبھی نے آگے بڑھ کر حصہ لیا۔

اگر خدمتِ خلق کے فضائل اور اسکی اہمیت کو اجاگر کیا گیا تو یہ قوم بھی دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کے بجائے اپنے اسکول، کالج، اسپتال و فلاحی مرکزوں کا جال پھیلا سکتے ہیں۔

فقط
عبدالمطلب شیخ بھیکن
مرول/بمبئی

رحمانی فاؤنڈیشن کا نیا قدم

کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کا قیام:

رحمانی فاؤنڈیشن۔ بیواؤں کی امداد اور ان کی سرپرستی کے علاوہ یتیموں اور ناداروں کی ہمت افزائی کے لئے عمل میں آیا ہے۔ ۱۵ مئی ۹۸ء سے اس ادارے کے زیر اہتمام ایک کمپیوٹر کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔ فی الحال بڑے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور غریب متوسط طبقہ کے طلباء و طالبات اور دیگر لوگوں کو کمپیوٹر کی معقول تعلیم کے لئے معقول چارج میں تعلیم حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔ رحمانی فاؤنڈیشن کے روح رواں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک منیجنگ ٹرسٹی اسماعیل پٹنی ایکزیکیٹو ٹرسٹی عثمان بشیر کوارڈینیٹر کے علاوہ کئی افراد دن رات رحمانی فاؤنڈیشن کے لئے محنت کر رہے ہیں۔ فوری رابطہ قائم کیجئے۔ روم ۱۱۱ پہلا منزلہ ۱۷۲ اسیموئیل اسٹریٹ (پالا گلی) ڈونگری ممبئی ۴۰۰۰۰۹۔ رابطہ فون: 3755572 /3741104 377102 —

مروڈ جنجیرہ میں کل ہند مشاعرہ

۳۰ر اپریل ۱۹۹۸ء کو بوقت شب ۱۰ بجے احاطۂ دربار روڈ مسجد روڈ میں انجمن فروغِ ادب مروڈ جنجیرہ ضلع رائیگڈھ کے زیر اہتمام عزیز آذر صاحب کے زیرِ صدارت کل ہند مشاعرہ انعقاد پذیر ہوا۔

مہمانِ خصوصی سلیم محمد داماد صاحب نے شمع جلاکر مشاعرہ کا افتتاح کرتے ہی عزیز آذر۔ محمود الحسن ماہر۔ شاکر سوپاروی۔ آبرو نظامی۔ کامل دھوری۔ تسنیم برہانپوری۔ سید نظام الدین سعد۔ نوگل بھارتی۔ عبدالمجید شاغل۔ مونس اعظمی۔ صابر بدنیری۔ فیض تونڈیلوی۔ چندرسین قمر۔ ولی شمیمی۔ صبا شیخانی۔ عبدالقادر راز۔ خلیل ہاشمی۔ حفظ الرحمٰن حفیظ۔ سیف اللہ سیف۔ انجم مالیگانوی۔ نعیم شولاپوری۔ اور جلال قادری نے کلام بلاغت سے سامعین کو محظوظ کیا۔ محمود الحسن ماہر صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔

خطبۂ صدارت اور انجمن فروغ ادب کے فعال سکریٹری شیخ نعیم الدین نعیم صاحب کے ہدیۂ تشکر کے بعد کل ہند مشاعرہ نہایت ہی کامیابی کے ساتھ شب کے ۳ بجے اختتام پذیر ہوا۔

(مرسلہ: نوگل بھارتی۔ رائے گڈھ)

وجیہ مہاترے کامیاب

نئی ممبئی میں میونسپل کارپوریشن کے الیکشن میں ناگری وکاس اگھاڑی کی امیدوار شریمتی وجیہ مہاترے نے شیوسینا کی امیدوار شریمتی رنجنا شنترے کو ۳۳ کے مقابلے میں ۲۴ ووٹوں سے شکست دیکر کامیاب ہوگئیں —

تجدید خریداری: جن خریداروں کی مدت خریداری ختم ہوجاتی ہے انہیں پوسٹ کارڈ بھیجا جاتا ہے۔ کارڈ ملتے ہی اپنی خریداری کی تجدید کروالیں۔

بمبئی مرکنٹائیل بینک کو شیئر ہولڈروں کا خراج تحسین

بمبئی مرکنٹائیل کو آپریٹیو بینک کے شیئر ہولڈروں نے جو مختلف اداروں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بینک نے ڈپازٹس میں دو ہزار کروڑ روپے ایڈوانسیس میں بارہ سو پچاس کروڑ روپے کا سنگ میل پار کرنے پر منیجنگ ڈائرکٹر جناب شمیم کاظم اور ڈپٹی منیجنگ ڈائرکٹر جناب ٹی اے خان کو بینک کے ہیڈ آفس آکر مبارکباد دی۔

بمبئی مرکنٹائیل کو آپریٹیو بینک لمیٹیڈ کے شیئر ہولڈروں کی ایک بڑی تعداد نے جو مختلف اداروں کی نمائندگی کرتے ہیں ان تمام صاحبان نے گزشتہ چند برسوں میں بینک کی کارکردگی کی ستائش کی۔

نمائندگان حال ہی میں بینک کے ہیڈ آفس آئے انہوں نے منیجنگ ڈائرکٹر جناب ٹی اے خان کی قیادت میں دو ہزار کروڑ روپئے سے زائد ڈپازٹس اور بارہ سو پچاس کروڑ روپے سے زائد کے ایڈوانسیس کے حصول کی جو کارکردگی پیش کی اس کے لئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

غور طلب امر ہے کہ گزشتہ دس برس قبل ڈپازٹس کی رقم ۱۷۲ کروڑ روپئے اور ایڈوانس کی رقم ۷۶ کروڑ روپئے تھی۔ بینک اپنی تجارتی سرگرمیوں کے دائرۂ کار کو مستقل بڑھا رہی ہے اور بہار، مغربی بنگال، اترپردیش، راجستھان، مدھیہ پردیش، اور آندھرا پردیش جیسی ریاستوں میں بینک نے نئی شاخیں کھول لی ہیں۔

شیئر ہولڈروں نے منیجنگ ڈائرکٹر کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور اس اعتماد اور بھروسے کا اظہار کیا کہ ان کی قیادت میں بینک ترقی کی نئی بلندیوں تک پہونچے گا۔

فروس میں ایک شاندار تقریب

فروس تعلقہ کھیڈ کی لائبریری المرحوم حسن میاں داؤد پرکار فروس پنچ گروشی گر نمہالیہ کی جانب سے ۱۰ رمئی ۱۹۹۸ء کو ایک خصوصی تقریب انعقاد پذیر ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی کوکن کی مشہور ہستی اور ماہنامہ نقش کوکن کے مدیر جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک موجود تھے۔ جلسہ کی صدارت جناب ابراہیم غلام حسین پرکار صاحب نے کی۔

فروس کی ہر دلعزیز شخصیت جناب غیاث سنگے صاحب نے نعت شریف پیش کی۔ اس جلسے کے اناؤنسر نوجوان اور پرجوش اقبال قمرالدین پرکار صاحب تھے۔ جنہوں نے مہمان خصوصی کا اسی طرح تمام حاضرین مجلس کا خیر مقدم کیا۔ بعد میں ننھی منی بچیوں نے اپنی سریلی آواز میں گانے کے توسط سے سبھوں کا استقبال کیا۔

اس کے بعد مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کا تعارف فروس کے ہر دلعزیز نوجوان نقش کوکن فیصل پرکار صاحب نے کیا۔ بعد میں فضل الدین پرکار صاحب نے لائبریری کے راہِ ترقی کی خصوصی رپورٹ پیش کی۔ جس میں یہ بات خاص کر واضح کی گئی کہ لائبریری کی سلور جوبلی منانے کیلئے صرف تین سال کا وقفہ باقی ہے۔ رپورٹ پیش ہونے کے بعد لائبریری کی جانب سے نکلے ہوئے خصوصی سووینیر کا افتتاح مہمان خصوصی کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔

اس کے بعد لائبریری کے ماضی لائبریرین جناب احمد عبدالغفور پرکار صاحب کو مہمانِ خصوصی کے دستِ مبارک سے ایک شال پیش کر کے انکی عزت افزائی کی گئی۔ جناب احمد پرکار کی اٹھارہ سال لمبی خدمت گزاری کو خوب سراہا گیا۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر نائیک صاحب اس بات سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے احمد پرکار صاحب کو رحمانی فاؤنڈیشن کی جانب سے خصوصی سرٹیفکیٹ اور امداد دینے کا اعلان کیا۔

اس کے بعد ڈاکٹر نائیک صاحب نے جلسے کو مخاطب کیا۔ ان کی عالمانہ تقریر اور رہنمائی نے حاضرین جلسہ کو مستفیض کیا۔ آخر کار میں ادارے کے صدر جناب حسین غیاث الدین پرکار صاحب نے سبھوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

اس خصوصی تقریب کے بعد ادارے کی مالی امداد کی غرض سے ایک چیریٹی شو پیش کیا گیا۔ اسمیں بمبئی کی مشہور آرکیسٹرا گروپ میلوڈی سنگرز کا بیحد شاندار پروگرام ہوا جس کو سبھوں نے پسند کیا۔

مرحوم حسن میاں داؤد پرکار لائبریری فروس کی جانب سے ایک مہینہ پہلے ہی ضلعی سطح کا جلسہ انعقاد کیا گیا تھا جو بے حد کامیاب رہا۔

ان دونوں پروگراموں کی کامیابی میں جن لوگوں نے کڑی محنت کی، ان میں جناب حسن میاں عباس پرکار کا ذکر کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ اُن کے والد کا انتقال ہونے کے باوجود انہوں نے پروگراموں کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کی۔ لائبریری کے مستقبل کی ترقی کے لئے سبھی لوگوں کے دلوں سے دعائیں نکل رہی ہیں۔ ⁂

(نامہ نگار: فضل الدین پرکار)

شعری نشست

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۹۸ء کو ساکن شیگھڑا تعلقہ مروڈ ضلع رائیگڑھ میں ارضِ کوکن کے برگزیدہ معروف فکرِ سخن عبدالقادر رازؔ صاحب کے دولتکدہ پہ نوگل بھارتی صاحب کے زیرِ صدارت انجمن فروغِ ادب مروڈ جنجیرہ کے زیرِ اہتمام شعری نشست منعقد ہوئی جس میں نوگل بھارتی، عبدالقادر رازؔ، حفظ الرحمٰن حفیظ، خلیل ہاشمی، یوسف امام، صباؔ تیشخانی، ریاض انجم وغیرہ نے کلام بلاغت سے سامعین کو محظوظ کیا۔ حفظ الرحمٰن حفیظ صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ شکیل کڈو صاحب کے ہدیۂ تشکر کے بعد شعری نشست اختتام پذیر ہوئی۔

سُدھار کمیٹی سوپارہ میں یونیفارم کی تقسیم

۱۹۸۶ء سے جاری ادارہ سُدھار کمیٹی سوپارہ، امسال بھی غریب اور نادار طلبا کو یونیفارم سلوا کر دیگا۔ پچھلے سال سدھار کمیٹی نے ۱۶۵ اردو، انگریزی اور مراٹھی اسکولوں کے طلبا و طالبات کو یونیفارم سلوا کر دیئے تھے۔ اس کے علاوہ بیواؤں کو ہر ماہ سو روپیوں چار سو روپئے امداد دی جاتی ہے۔ میڈیکل ایڈ فوری ۵۰۰ روپئے ہر فرد کو اور اول نمبر سے کامیاب ۶۰ % سے بارہویں کلاس تک طلبا و طالبات کو قیمتی انعامات ہر سال مخیر لوگوں کی جانب سے دئے جاتے ہیں۔ تعاون کی پر خلوص درخواست ہے۔ اس سال اخراجات کا تخمینہ ۸۵ ہزار روپئے ہے۔ (شاکر سوپاروی جنرل سکریٹری)

نقش کوکن

سوپارہ میں عبدالمعید گھنسار کو استقبالیہ

جاسمین اپارٹمنٹ سوپارہ کے ممبران کی جانب سے جناب عبدالمعید گھنسار کو نالاسوپارہ نگر پریشد کا صدر بلدیہ بلا مقابلہ منتخب کئے جانے پر ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں عبدالمطلب پٹوی (مدیر نقش کوکن) نے بہترین نعت پیش کی اور ان کی گلپوشی فرمائی ___ ہمایوں شیخ نے شکریہ ادا کیا۔ شوکت پٹوے نے جناب عبدالمعید گھنسار صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی کارکردگی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر کثیر تعداد افراد نے استقبالیہ میں شرکت فرمائی ___

(رپورٹر نقش کوکن)

شاکر سوپاروی کا ساٹھ سالہ جشن

یکم ستمبر ۹۸ء کو ملک کے مشہور شاعر و سماجی خدمتگار جناب (محمد الیاس بوبکے) شاکر سوپاروی کا ساٹھ سالہ جشن سرسید ادبی سنگم، سوپارہ کے زیرِ اہتمام منایا جائے گا۔ جس میں ان کا مجموعۂ کلام "دلمحوں کی آگ" کی رونمائی بھی ہوگی۔ آل انڈیا مشاعرہ ہوگا۔ جس میں ملک کے مشہور شعرائے کرام شرکت فرمائیں گے۔

کوکن کے تمام دوست و احباب اور واقف کاروں سے شرکت کی پُر خلوص درخواست ہے۔ نیز اس پروگرام کے لئے اپنا تعاون بھی دیں۔ محمود خان علیگ، سرسید ادبی سنگم، شاکر منزل ۳۵۸ ۔ وازہ محلہ سوپارہ ضلع تھانے ۔ ۴۰۱۲۰۳

دو شعر

ہونٹوں پہ تبسم ہے نگاہوں میں حیا ہے\
دیوانہ نہ تھا جو ترا دیوانہ ہوا ہے

عرفانِ نظر، درد وفا، حسنِ عقیدت\
اس دور نے ہر چیز پہ پتھراؤ کیا ہے

شاکر سوپاروی

رعایتی نرخ پر اشتہارات کیلئے کلاسیفائیڈ کالم

نقشِ کوکن کے محترم قارئین موقتی تقاریب مثلاً شادی، سالگرہ یا کامیابی پر مبارکباد دینا چاہیں یا اظہار تعزیت کرنا ہو یا خرید و فروخت کا اعلان ہو تو اس سہولت سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

اشتہار میں بلیک اینڈ وھائٹ تصویر بھی شائع ہوسکے گی۔

۵ سینٹی میٹر کے کالم میں ۵ سینٹی میٹر تک کا مسودہ (۳۰ الفاظ سے زیادہ کا نہ ہو) کا رعایتی نرخ ۵۰ روپے پیشگی ادا کرنا ہوگا۔ زائد سائز کے مسودہ کیلئے چارج اسی تناسب سے زائد لیا جائے گا۔

۵×۵ سینٹی میٹر تصویر کے لئے پچاس روپے الگ سے لئے جائیں گے۔

یہ رعایت صنعتی یا تجارتی مصنوعات یا خدمات کے اشتہار کے لئے نہیں ہے

الوازہ سوشیل گروپ کا استقبالیہ ڈاکٹر خلیل مقدم کا نیا شفاخانہ

الوازہ سوشیل گروپ سوپارہ (جو کہ غریب طلباء وطالبات کو کتابیں اور کاپیاں تقسیم کرتا ہے) کی جانب سے نالاسوپارہ نگر پریشد میں صدر بلدیہ بلامقابلہ منتخب کیے جانے پر عبدالمعید گھنسار کو استقبالیہ دیا گیا۔ آفاق احمد قریشی نے صدارت فرمائی جبکہ مہمان خصوصی جناب محمد شفیع احمد میاں بوٹکے، شفیق ڈبرے، عالمگیر ڈاکٹر، شاکر سوپاروی (جنہوں نے بہترین نظم پیش کی) جنرل سکریٹری سدھار کمیٹی سوپارہ، فرید ملا کونسلر، الحاج عصمت بوٹکے (حج کمیٹی بمبئی) الوازہ سوشیل گروپ کے شوکت بوجی، ساجد قاضی، عرفان لاکھانی، شریف قاضی، شاہد ڈبرے، شجاع ملک اور دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔ مہمانان کو ٹی پارٹی دی گئی۔ نظامت کے فرائض زبیر احمد بوٹکے نے انجام دیے جناب عبدالمعید گھنسار نے استقبالیہ دیئے جانے پر نوجوانان سوپارہ اور الوازہ سوشیل گروپ کے اراکین کا شکریہ ادا کیا۔

⁂

نقش کوکن

جلدی امراض کے ماہر معالج ڈاکٹر خلیل مقدم کے نئے کلنک کا افتتاح ۶ مئی ۱۹۹۸ کو پٹیل آرکیڈ پلاسس روڈ، بمبئی سنٹرل پر ہوا۔ اس موقع پر شہر کی ممتاز شخصیتیں اور ڈاکٹر حضرات کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ فلمی اداکار معروف سیاسی رہنما راج ببر مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک تھے۔

⁂

ڈاکٹر عزیز مقدم کا نور اسپتال میں کنسلٹنگ روم :

ڈاکٹر عبدالعزیز یوسف مقدم متوطن ماندیولی جو اپنی بیگم ڈاکٹر عاصمہ مقدم کے ساتھ مشترکہ طور پر سانتاکروز میں مریضوں کی خدمت میں کافی معروف ہیں اب عوام کے اصرار پر ڈاکٹر عزیز مقدم نے نور اسپتال بمبئی میں اپنے کنسلٹنگ روم کا افتتاح یکم مئی ۹۸ کو مہاراشٹر ڈے کے موقع پر کیا۔

جواں عزم و جواں سال ڈاکٹر عزیز مقدم ہومیو پیتھی میں پریکٹس کرتے ہیں۔ اللہ نے ان کے ہاتھوں میں شفا دی ہے اس لئے عوام میں بے حد مقبول ہیں۔

افتتاح کی تقریب میں مشہور سرجن ڈاکٹر امام الدین اندرے، ڈاکٹر عباس کانچ والا، ڈاکٹر اگبوٹ والا و دیگر شہر کے معروف حکماء اور شخصیتیں موجود تھیں۔

ڈاکٹر عزیز مقدم دوپہر دو سے چار بجے تک اپنے کنسلٹنگ روم میں مریضوں کی خدمت پر مقرر ہیں۔

بےمثال کارکردگی

ماجری مرڈ کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے یہاں جناب عبدالحق سہرک (صدر جماعت المسلمین ماجری) اور جناب علی میاں شیخ (سکریٹری وامام مسجد) جنہوں نے مسلسل کم و بیش بتیس سال نہایت جانفشانی و عرق ریزی کے ساتھ انتہائی غیر معمولی سرگرمیاں اور نمایاں کارکردگی نبھاتے ہوئے اب وہ اپنے عہدوں سے سبکدوش ہو گئے۔

(مرسلہ: حسین اسماعیل کھوت)

ڈی، این نگر میں میڈیکل چیک اپ

مورخہ ۱۹ اپریل ۹۸ء کے دن "کیری ویشنک فاؤنڈیشن" سوشل آرگنائزیشن کے ماتحت وائی۔ایم۔سی۔اے کی عمارت میں مکمل جسمانی چیک اپ کا پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ ممبئی ہائی کورٹ جج جناب جسٹس محمد شفیع سعید پیرکار صاحب نے بطور خصوصی مہمان شرکت کی۔ ورسوا۔ چار بنگلہ۔ سات بنگلہ۔ ڈی این نگر جوہو کے علاقہ کے تقریباً دو سو پچاس خواتین و حضرات کا علاقے کے مشہور و معروف ڈاکٹروں نے مکمل معائنہ کیا۔ میڈیکل کیمپ کے علاوہ میڈیکل اکوپمنٹ کا افتتاح جسٹس محمد شفیع پیرکار کے ہاتھوں کیا گیا۔ فاؤنڈر صدر اور مشہور ہومیو پیتھک ڈاکٹر سوہاس درانے فاؤنڈیشن کی کارکردگی پر روشنی ڈالی جس کی صدارت میں فاؤنڈیشن علاقہ کی فلاح و بہبودی کے لئے کام کر رہا ہے۔ جناب ونود امیالال ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ جناب کیشو آگنی مون جنس فوڈ۔ ڈاکٹر سی سی نائر لیلاوتی ہسپتال باندرہ جناب عبدالغنی باؤسکر نے شرکت کی۔ فاؤنڈیشن کے نوجوان سکریٹری جناب زاہد تاج الدین گونڈی نے بحسن و خوبی نظامت کے فرائض انجام دئے۔۔

نقش کوکن

مہاراشٹر میں دس نئے ہوائی اڈے، ۵۰ کروڑ پروجیکٹ پر کام شروع:

مہاراشٹر حکومت نے صنعتی خطوں کو فضائی راستہ سے جوڑنے کی غرض سے ۵۰ کروڑ روپئے کا پروجیکٹ شروع کیا ہے جس کے تحت آئندہ ۱۸ ماہ کے دوران دس ہوائی پٹیاں تعمیر کی جائیں گی۔

ریاستی وزیر صنعت لیلادھر نے آج یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مجوزہ پروجیکٹ سے ریاستی راجدھانی کے اضلاع کو جوڑا جائے گا تاکہ تمام اضلاع میں ایک ساتھ ترقیاتی سرگرمیاں کو فروغ دیا جاسکے۔ مسٹر ڈاکے نے جو مہاراشٹر صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیرمین ہیں کہا کہ کارپوریشن بارامتی اور ایوت محل میں ہوائی اڈے تعمیر کرچکی ہے اور کولہاپور، رتناگری میں ہوائی اڈوں کی سہولیات کو بہتر بنا رہی ہے۔ آئندہ ۱۸ ماہ کے دوران کارپوریشن بھنڈارہ، ناندیڑ، سانگلی، پربھنی، بیڑ، بلڈانہ، گڈچرولی، رائے گڈھ، سندھودرگ اور احمد نگر میں ہوائی اڈے بنائے گی۔ کام جنوری ۱۹۹۶ء میں شروع ہوا تھا اور یہ پروجیکٹ اگلے برس مکمل ہونے کا امکان ہے اس کا مقصد صنعتی سرمایہ کاری کو راغب کرنا ہے۔۔

کوکن ریلوے یکم مئی کو قوم سے منسوب:

وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے یکم مئی کو رتناگری میں ایک تقریب میں ۷۶۰ کلو میٹر طویل کوکن ریلوے لائن کو قوم سے منسوب کیا۔ اس تقریب کی صدارت وزیر ریلوے مسٹر نتیش کمار نے کی۔ مہاراشٹر، کرناٹک، کیرالا اور گوا کے وزرائے اعلا بھی اس موقع پر موجود تھے۔ جن کی ریاستیں مساوی طور پر کوکن ریلوے میں پارٹنر ہیں۔

کوکن ریلوے لائن ایشیا کی سب سے طویل ریلوے لائن ہے اور ہندوستان میں اس صدی کا سب سے بڑا ریلوے پروجیکٹ رہا۔ اس پر ۳۴۰۰ کروڑ روپئے سے زائد کی لاگت آئی ہے۔ اس پروجیکٹ پر اکتوبر ۱۹۹۰ء میں کام شروع ہوا تھا۔

❊ ❊ ❊

ڈاکٹر ذاکر نائیک قطر میں

قطر سنٹر فار پریزنٹیشن آف اسلام کی دعوت پر معروف مبلغ اور مفکر دین اسلام ڈاکٹر ذاکر نائیک قطر کے ۴ روزہ دورے پر گئے تھے، جہاں ۲۳ اپریل کو المیا کلب میں انکی تقریر ہوئی۔ جس کا عنوان تھا یونیورسل ریلیجن تاریخ ۲۴ اپریل کو عید پراس ہال میں انکی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا انٹروڈکشن ٹو اسلام۔ ۲۵ اپریل کو تعاون کلب میں ان کی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا قرآن اور ماڈرن سائنس اور ۲۶ اپریل کو عربی اسپورٹس کلب میں ان کی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا۔ "کنسیپٹ آف گاڈ ان میجر ریلیجن" تمام مقامات پر حاضرین کی کثیر تعداد نے انکی تقریر سے استفادہ نقش کرکش

کیا اور ہر تقریر کے بعد ان سے پوچھے گئے سوالوں کے ڈاکٹر ذاکر نائیک نے اطمینان بخش جوابات دئے۔ قطر میں مقیم کوکنی برادری کی ممتاز شخصیتوں نے اپنے محفل میں ڈاکٹر ذاکر نائیک کا استقبال فرمایا۔۔

مہاڈ میں عظیم الشان یادگار مشاعرہ۔ اردو، ہندی اور مراٹھی شعراء کی شرکت۔

انجمن حمایت الاسلام مہاڈ رائے گڈھ نے اردو زبان کی ترقی و ترویج اور انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول مہاڈ کی مالی تعاون کے لئے ایک عظیم الشان یادگار مشاعرہ کا اہتمام کیا تھا، جس کی صدارت بزرگ شاعر شرف کمالی صاحب نے فرمائی۔

نظامت کے فرائض جناب تسنیم انصاری نے انجام دیئے۔ اس مشاعرے کی مکمل ویڈیو فلم بنائی گئی ہے۔ ظہیر راشد کی حمد و ثنا سے مشاعرے کا آغاز ہوا جب کہ اودے تلک صاحب نے بہترین نعت پاک پیش کی (جو کہ سریش بھٹ کی لکھی ہوئی ہے)

شرف کمالی صاحب نے صدارتی خطبہ پیش کیا۔ حسب ذیل شعرائے نے اپنا اپنا بہترین کلام پیش کیا۔ شرف کمالی، سگار لکھنوی، محمود الحسن ماہر، عزیز آذر، شاکر سو پاروی، عاصی دسوری، تسنیم انصاری، نظام الدین سعد، بھکر کانپوری، آفتاب اجمیری، محترمہ شبانہ نکہت، عبدالمجید شاغل، مونس اعظمی، وفا راجے واڑی، کامل دسوری، صابر بدنیری، شاکر بانکوٹی، ولی شمیمی، لطیف مالیگانوی۔

اس کے علاوہ ہندی، مراٹھی کے کوی حضرات شری اودے تلک، شریمتی للیتا براٹھیا، شریمتی ششی کلا مہتا، شریمتی بھارتی مہتا، شری ایل بی پاٹل، شری پربھاکر بھسکوٹے، نورجہاں پربل کر اور اسماعیل انزے۔ رات کو ۴ بجے یہ یادگار مشاعرہ اختتام پذیر ہوا۔ ڈاکٹر اے اے دیشمکھ، جناب علی میاں مقدم بکالو صاحب اور عارف صاحب آخر تک مشاعرہ سنتے رہے جنہوں نے خصوصی شرکت فرمائی تھی۔

(سکریٹری)

ہر لمحہ پر سبق یہ طبع سلیم ہے
انسانیت ہے پاس تو انسان عظیم ہے

جناب وزیر علی محمد مالم متوطن
تلگاؤں تعلقہ راجہ پور ضلع رتناگری
مجگاؤں ڈاک لمیٹیڈ سے بہ حیثیت
ایڈیشنل جنرل منیجر ۱۳ اپریل ۹۸ء
کو اپنے شعبہ میں کارہائے نمایاں
انجام دیتے ہوئے سبکدوش
ہوگئے۔

ایک متوسط خاندان میں
پیدا ہونیوالے اس ہونہار سپوت
کی تعلیمی قابلیت E.Y. Archite...
ہے اپنی انتھک محنت اور کاوشوں
سے انہوں نے INSTITUTION
OF NAVAL ARCHITECTS (INDIA)
کی ممبرشپ حاصل کی۔

موصوف ۱۹۵۸ء میں بغرض
تربیت مجگاؤں ڈاک سے منسلک
ہوئے ۳ سال کی تربیت کے بعد
مزید ٹریننگ کی خاطر ۱۹۶۵ء میں
پروجیکٹ انڈین فریگیٹ کنسٹرکشن
کے تحت ایک سال کے لئے انگلستان
بھیجا گیا۔ انگلستان سے واپسی
کے بعد موصوف مجگاؤں ڈاک میں
کام کرنے لگے اور پھر اپنی سخت
محنت اور لگن سے وہ ترقی کی
سیڑھیاں بتدریج چڑھتے گئے۔

۱۹۶۷ء میں انہیں بہ حیثیت
ٹیکنیکل اسسٹنٹ کے ترقی ملی۔
۱۹۶۸ء میں جونیئر انجینئر ۱۹۷۲ء
میں سینئر انجینئر ۱۹۷۷ء میں اسسٹنٹ
منیجر ۱۹۸۲ء میں ڈپٹی منیجر ۱۹۸۶ء
میں جوائنٹ منیجر اور ۱۹۸۹ء میں
منیجر اور ۱۹۹۶ء میں ایڈیشنل جنرل
منیجر بنے اور اسی عہدے پر وہ سبکدوش
ہوئے۔

تھانے ضلع کے اساتذہ کو اسمارٹ پی ٹی کی تربیت:

ضلع پریشد تھانے کے محکمہ تعلیم
نے سوم اور چہارم کے نئے نصاب تعلیم
کو مد نظر رکھتے ہوئے ضلع کے سبھی
زبانوں کے لگ بھگ دس ہزار ۱۳۹
پرائمری اساتذہ اور مدرسین کو اسمارٹ
پی ٹی کی تربیت دینے کا منصوبہ بنایا ہے۔
نئے نصاب تعلیم کی تربیت سے
اساتذہ کو درس و تدریس میں مدد
ملے گی جبکہ طلباء کو اس سے فیض
پہونچے گا۔ یہ جانکاری ضلع پریشد
کے محکمہ ادھیکاری منیشا ورما اور
پرائمری ایجوکیشن کے افسر سریش پوار
نے اخباری نمائندوں کو دی۔

انہوں نے بتایا کہ ۱۹۹۵ء کے نئے
نصاب تعلیم کے مطابق ۱۹۹۷ء میں
اول اور دوم کے اساتذہ اور ہیڈ
ماسٹروں کو تربیت دی گئی اور اب
جون ۱۹۹۸ء سے سوم اور چہارم کے
اساتذہ کو تربیت دی جائے گی اور
انہوں نے مزید بتایا کہ اس تربیت
میں اساتذہ کو کتابی معلومات کے
ساتھ ساتھ ذہنی جسمانی توازن برقرار
رکھنے کیلئے زور دیا جائیگا۔

مبارک کاپڑی کا کامیاب لیکچر

۲ مئی ۹۸ء صبح ۱۰ بجے روہا ضلع
رائے گڈھ میں انجمن اسلام جنجیرہ ہائی
اسکول میں طلبہ کی تعلیمی رہنمائی کیلئے
مشہور ماہر تعلیم مبارک کاپڑی کا لیکچر
ہوا۔ بڑی تعداد میں ہائی اسکول کے
طلباء و طالبات شریک تھے۔ جناب
مبارک کاپڑی نے بچوں کی پڑھائی
کیسی کی جائے اس سلسلے میں مفید مشورے
دئے۔ نیز ایس ایس سی اور ایچ ایس
سی کے بعد کون کون سے کورسیس
کارآمد ہیں اس پر مفصل بحث کی۔
لوگ مبارک کاپڑی صاحب کی معلومات
سے کافی متاثر ہوئے۔۔ (ہاشم احمد چوگلے)

جون ۱۹۹۸ء

آئیڈیل فری کامپیٹیٹو کوچنگ کلاسیس

جاری کلاسس واسکیمیں :

۱) چہارم: مڈل اسکول گورنمنٹ اسکالرشپ امتحانات ۔ (پونے)
۲) ہفتم: ہائی اسکول گورنمنٹ اسکالرشپ امتحانات (پونے)
۳) ہشتم: (آٹھویں) مہاراشٹر ٹیلنٹ سرچ امتحانات (پونے)
۴) نہم (نویں) مہاراشٹر ٹیلنٹ سرچ امتحانات (پونے)
۵) دہم: (ایس ایس سی) ممبئی ایس ایس سی بورڈ۔
۶) دہم نیشنل ٹیلنٹ سرچ امتحانات۔ (دہلی)
۷) ایچ ایس سی (سال اول) نیشنل بیول سائنس ٹیلنٹ سرچ امتحانات۔ (مدراس)
۸) ایوارڈس (۹) وظائف۔

پروگرام مستقبل :

۱) ۹۸ء کوچنگ کلاسیس
۲) ریاستی سول سروسیس کوچنگ کلاسیس
۳) لائبریری / ریڈنگ روم
۴) آئیڈیل انفارمیشن سینٹر
۵) آئیڈیل ووکیشنل گائیڈنس سینٹر
۶) آئیڈیل ریسرچ سنٹر
۷) آئیڈیل مومنٹ ڈکشنری
۸) آئیڈیل رہائشی اسکول
۹) آئیڈیل ہوسٹل
۱۰) آئیڈیل آبریشن

اور دیگر کلاسیس کا انشاء اللہ جلد ہی آغاز ہوگا۔

پتہ : آئیڈیل ایجوکیشنل مومنٹ (رجسٹرڈ ٹرسٹ) ۱۱۷ جامع مسجد ٹرسٹ بلڈنگ روم ۹ پہلا منزلہ کارنر آف شیخ برہان قمرالدین اسٹریٹ (تیلی محلہ) این یو کتاب گھر کے اوپر نزد جے جے اسپتال ممبئی ۸ فون: ۳۴۶۳۱۳۹ (۶-۳۰ سے ۹ بجے تک)

نسیم علی خان ۔۔ ڈاکٹر محمد علی پاٹنکر
جنرل سکریٹری ۔۔ صدر

شناختی کارڈ

ہر ملک میں اس کا اپنا شناختی کارڈ ہوا کرتا ہے جس سے ملک کے ہر باشندے کو کافی سہولت ملتی ہے اس سے بہت سارے اداروں کے اخراجات کم ہوتے ہیں۔ ایل کے اڈوانی کے تجویز سے ہم اتفاق کرتے ہیں اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ اڈوانی صاحب کو پتہ ذیل پر اردو میں خط لکھیں۔

شری ایل کے اڈوانی
یونین ہوم منسٹر۔ پارلیمنٹ ہاؤس
نیو دہلی

(مراسلہ نگار: محمود داگلے ممبئی ۱۱)

معید گھنسار کی کامیابی

نالاسوپارہ نگرپالیکا کے صدر کی حیثیت سے معید خلیل الرحمٰن گھنسار کا اتفاق رائے سے انتخاب عمل میں آیا۔ صدر بلدیہ کے چناؤ میں چار امیدوار میدان میں تھے لیکن الکشن سے پہلے کیسری ناتھ پاٹل (وسئی وکاس منڈل) رام بھاؤ راوت اور پروین مہاپرکر (شیوسینا اور بھاجپا کے امیدوار) نے اپنا نام واپس لے لیا جس کی وجہ سے معید گھنسار کو بلا مقابلہ صدر منتخب کیا گیا۔ وہ وسئی وکاس منڈل کے امیدوار تھے۔ اس منڈل کے صدر مقامی ممبر اسمبلی ہتندر ٹھاکور ہیں۔ نوگھر مانکپور نگرپالیکا کے صدر کی حیثیت سے بھی وسئی وکاس منڈل کے امیدوار نتن راوت کو بلا مقابلہ منتخب کیا گیا۔ نالاسوپارہ نگر پالیکا کی تشکیل ۱۹۹۰ء میں عمل میں آئی۔ پہلا چناؤ ۱۵ رمئی ۱۹۹۵ء کو ہوا۔ کسی مسلمان کا صدر بلدیہ ہونیکا یہ پہلا موقع ہے

مسلم رائے عامہ ضلع تھانے کا انتخاب:

مسلم رائے عامہ ضلع تھانے نے ۱۲ اپریل ۱۹۹۸ء اتوار بوقت ساڑھے دس تا شام پانچ بجے بمقام شاندار کپڑا مارکیٹ۔ آگرہ روڈ، بھیونڈی ضلع کے تمام تیرہ اسمبلی حلقوں کے نمائندگان کی ایک نشست کا انعقاد کیا۔ اس نشست میں گیارہ اسمبلی حلقوں سے ۶۸ نمائندوں نے شرکت کی۔ نشست کی صدارت جناب عبدالستار شیخ نے کی۔ دن بھر کے غور و خوض اور تبادلۂ خیال کے بعد یہ طے پایا ہے کہ ہمارے ملک میں اگر سیکولر قوتوں کے ہاتھ مضبوط کرنے ہیں تو متحد ہو کر فرقہ پرست طاقتوں کو شکست دینا ہوگا اس کے لئے مسلم رائے عامہ نے جو لائحہ عمل قوم کے سامنے پیش کیا ہے اسے عوام میں زیادہ سے زیادہ مقبول کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مسلم رائے عامہ کے لائحہ عمل کے مطابق اولاً ووٹر لسٹ میں اپنے ناموں کا صحیح اور مکمل اندراج کیا جائے۔ اسی تعلق سے مسلم رائے عامہ کے نمائندے اپنے اپنے علاقہ میں تعاون کرتے رہیں گے۔

۲۔ اس بات کی کوشش کی جائے کہ فرقہ پرست امیدواروں سے سیکولر امید واروں کا براہِ راست مقابلہ ہو۔

۳۔ اپنے پولنگ فیصد کو آخری حد تک بڑھایا جائے۔

۴۔ اگر سیکولر جماعتوں کے درمیان اتحاد نہ ہو ایک ہی حلقہ میں ایک سے زائد سیکولر امید وار میدان میں ہوں تو ایسی صورت میں ہم متفقہ طور پر اپنے تمام ووٹ اس سیکولر امید وار کے حق میں دیں جس کے تعلق سے یہ امکانات زیادہ روشن ہوں کہ یہ اپنے فرقہ پرست حریف کو شکست دے گا۔

نشست میں ۱۹۹۱ء سے لے کر اب تک کے ہر سطح کے تمام انتخابات کا جائزہ لیا گیا کہ ہمارے ووٹوں کی تقسیم ہی کی وجہ سے ضلع تھانہ کے تیرہ اسمبلی حلقوں میں سے چار حلقوں میں فسطائی طاقتوں کے امیدوار کامیاب ہوئے۔ اس تحریک کے نظریات کی تشہیر اور انتخابات کے وقت اور کھلی رہنمائی کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کے کنوینر برائے انتخابات جناب عبدالستار یوسف شیخ ہوں گے۔ کمیٹی کے دیگر عہدیداران واراکین اس طرح ہیں:

مظہر غلام حسین آغا۔ بھیونڈی: صدر

ڈاکٹر صلاح الدین حکیم۔ کوسہ، ممبرا۔: نائب صدر

عبدالحمید ناچن۔ پڑگا: سکریٹری

ایڈوکیٹ لیسین مومن۔ بھیونڈی: معاون سکریٹری۔

افتخار محمد یوسف کھوت۔ کلیان خازن۔ اور اراکین میں شوکت پیٹھان۔ شاہ پور، علی پٹیل سرباڑ، سعود کواری۔ امبر ناتھ۔ عبدالرشید پٹیل الھاس نگر۔ قاسم قریشی۔ تھانہ، امتیاز ملا۔ بسین، شکیل رئیس پالگھر، جلال پیرزادہ، جوہار۔ بشیر شیخ۔ دھانو۔ عرفان بھوسے واڈا شامل ہیں۔

(عبدالحمید ناچن)

ڈاکٹر محمد اصغر مقادم تھانہ ضلع کے صدر نامزد

ڈاکٹر اصغر مقادم کو مسلم یوتھ کونسل آف انڈیا کی تھانہ ضلع کیلئے صدر نامزد کیا گیا ہے اور تھانہ ضلع میں کونسل کی کمیٹی کی تشکیل کی ذمہ داری ڈاکٹر اصغر مقادم کو سونپی گئی ہے۔

نقشِ کوکن

شادیِ خانہ آبادی

کمیونٹی ہال میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی ہر دو جگہ شہر کے ممتاز ہستیاں شریک محفل رہیں۔

عفت خانزادہ ۔ مقرب خطیب

ضلع رائے گڈھ اور مروڈ جنجیرہ کے تعلیمی میدان کی ایک معتبر شخصیت پرنسپل عظیم حامد خانزادہ کی دختر عفت کی شادی جناب فقیہ محمود خطیب کے فرزند "مقرب سے ۱۰ ارمئی ۹۸ء کو مروڈ جنجیرہ میں انجام پائی ۔۔

—

مشتاق محمد ــــ فاطمہ نسرین

معروف ایڈوکیٹ نورالدین بھاٹکر کے فرزند مشتاق محمد کی شادی فاطمہ نسرین بنت محی الدین صوفی کے ساتھ ملت نگر گراؤنڈ (اندھیری) میں ۷ ارمئی کو انجام پذیر ہوئی ــــ

الماس انصاری ۔ ارشد شیخ

نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما (امین پریس کے مالک) جناب ابراہیم انصاری کی دختر الماس کا عقد مسعود نور مسجد ڈونگری میں بتاریخ ۱۴ ارمئی کو انجام پایا ۔ اسی شام کوکنی سے

نقش کوکن

فاروق ــــ رئیسہ

ٹھاکر راجنیئرنگ کے مالک حاجی محمد صاحب ٹھاکر کے پوتے فاروق ابن عباس کا عقد مسعود رئیسہ بنت عبدالستار ٹھاکر کے ساتھ ۱۰ ارمئی ۹۸ء کو جامع مسجد بمبئی میں انجام پایا۔ شام میں ساسون ہائی اسکول گراؤنڈ بائیکلہ پر استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔

—

ڈاکٹر آصف ۔ فرخندہ

اردو اکیڈمی مہاراشٹر اسٹیٹ کے وقار قادری صاحب کے بھانجے اور شمش کردوی کے فرزند ڈاکٹر آصف مقدم کی شادی فرخندہ بنت حسن مقدم کے ساتھ ۱۴ ارمئی ۹۸ء کردہ داپولی ضلع رتناگری میں بخوبی انجام پائی۔

اس موقع پر کثیر تعداد میں دوست احباب و رشتہ داروں نے شرکت فرمائی اور دولہا دولہن کو مبارکباد اور تحفے پیش کئے۔

خبر

داپولی کے ایک میگزین

"ساد" (साद) نے ایک مقابلہ منعقد کیا تھا۔ جس میں کوکن کے پانچ اضلاع کے باشندے حصہ لے سکتے تھے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے کسی بھی اخبار میں شائع ہوا خط روانہ کرنا ضروری تھا۔

اس مقابلے کا نتیجہ حال ہی میں ظاہر ہوا پہلا انعام رتناگری ٹائمز کے نائب مدیر جناب انیل واڈیکر کو ملا تو دوسرا انعام کرجت کے دلیپ گڈکری کو ملا۔ تیسرے انعام کے حقدار فردس تعلقہ کھیڈ کے فضل الدین عبدالرحمن پرکار صاحب رہے۔ اس مراٹھی زبان کے مقابلے میں کسی مسلم کا انعام جیتنا خصوصی اہمیت رکھتا تھا۔ خصوصاً اس لئے کہ اس میں پروفیشنل لوگوں نے بھی حصہ لیا تھا ــــ

خوشی میں غرق ہوئے ہیں آج دولہا دلہن
دلوں کے پھول مہکنے کے انتظار میں ہیں
بہت سے پھول نچھاور کئے ہواؤں نے
بہت سے پھول ابھی دامنِ بہار میں ہیں

ــــ شاکر سوپاروی

حاجی علی حسن خان

ممبئی پردیش سماجوادی پارٹی کے صدر ابو عاصم اعظمی نے حاجی علی حسن خان کو پارٹی کے اقلیتی سیل کا صدر مقرر کیا ہے۔ قبل ازیں حاجی علی حسن خان پارٹی اقلیتی سیل کے نائب صدر تھے۔۔

پرنسپل شہناز شیخ کو مبارکباد

اس سال حکومت مہاراشٹر نے ۹۸-۱۹۹۷ء کے تعلیمی سال کے دوران بہترین تعلیمی خدمات انجام دینے کے لئے جن ۸۷ اساتذہ کو اعزاز سے نوازنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ۸۷ اساتذہ میں اردو کی دو اسکولوں میں کوجعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول کی پرنسپل محترمہ شہناز عارف شیخ کو ان کی بہترین بے لوث تعلیمی خدمات پر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ⁂

کلدیپ نیر کو صحافی ایوارڈ

سرکردہ صحافی کلدیپ نیر کو سورت سٹی بیٹر کار کلیان ندھی نے بہترین صحافی کا ایوارڈ دینے کیلئے چنا ہے۔

نقش کوکن

ایوارڈ ۲۵ ہزار روپے نقد پر مشتمل ہے۔ یہ ایوارڈ اسی سال شروع کیا گیا ہے۔ ممتاز سماجی لیڈر اور عالمی ٹھیکہ دار سی کے پیٹھاولا نے اس ایوارڈ کا اہتمام کیا ہے۔ ⁂

ڈاکٹر ساحل کو ایوارڈ

ناگپور کے نامور محقق، مورخ، شاعر اور نقاد ڈاکٹر محمد شرف الدین ساحل کو ان کی تازہ تصنیف "بیان میرٹھی اور غالب" کے لئے اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ نے خصوصی انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہیں یہ انعام اکادمی کی ایک پروقار تقریب میں دیا جائے گا۔ بیان میرٹھی اور غالب" ڈاکٹر ساحل کی بیسویں کتاب ہے جو سال گزشتہ بڑے اہتمام سے شائع ہوئی ہے۔ موصوف کو اس سے قبل بھی ان کی کتابوں پر مہاراشٹر اتر پردیش اردو اکادمی سے پانچ بار انعامات مل چکے ہیں۔ انہیں آل انڈیا میر اکادمی لکھنؤ سے گزشتہ سال "امتیاز میر" ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ ⁂

پروفیسر عرفان فقیہ کو مبارکباد

پروفیسر عرفان فقیہ (سابق صدر شعبۂ عربی و اسلامیات مہاراشٹر کالج فی الحال پرنسپل غلام محمد ومینس کالج بھیونڈی) کو ممبئی یونیورسٹی نے حال ہی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کی۔ موصوف پچھلی تین دہائیوں سے عربی ادب اور اسلامیات کے موضوعات پر تصنیف، تالیف اور تحقیق کا کام کرتے آئے ہیں۔ تاریخ اسلامی پر ان کی تصنیف GLIMPSES OF ISLAMIC HISTORY برصغیر ہند و پاک کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی مقبول ہوئی ہے۔ اس کے کئی ایڈیشن دہلی، لاہور اور شکاگو سے چھپ چکے ہیں۔

موصوف کی تحقیق کا موضوع "اسلامی علوم اور درس کی ترویج میں مستشرقین کا حصہ" ایک خاص اہم اور دلچسپ موضوع ہے۔ ڈاکٹر عرفان فقیہ نے اپنے اس گرانقدر مقالے میں جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی ہے۔ علمائے مغرب کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں پر مخصوص جائزہ لیا ہے اور اہل مغرب کی اسلام دشمنی اور متعصبانہ اور معاندانہ اعتراضات کا جواب ایک متوازن اور سلجھے ہوئے انداز میں دیا ہے۔ ⁂

قاضی فراز احمد کی واپسی

قاضی فراز احمد دوحہ قطر میں اپنی زندگی کے چونتیس سال گزار کر اپنے وطن مراجعت کر چکے ہیں۔ آپ موضع ساگوے، تعلقہ راجاپور ضلع رتناگری کے باشندہ ہیں۔ تعلقہ راجاپور کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔

دوحہ، ام سعید اور دخان کے شہروں میں ان کے لئے کامیاب الوداعی نشستیں ہوئیں۔ بنک منیجر قاضی بشیر احمد کیو ٹیل کے انجینئر مظفر ظفر اعظمی، کیو جی پی سی کے انجینئر عبدالخالق مونس، پرنسپل ڈاکٹر عبدالماجد نے اپنی گھریلو نشستوں کا اہتمام کیا۔ بزمِ اردو قطر اور مجلس فروغِ ادب نے مختلف ہوٹلوں میں اعزازی نشستیں کیں۔ حلقۂ ادب اسلامی نے اپنے دفتر میں الوداعی ڈنر رکھا۔ مقامی اخبارات نے اپنے خصوصی مضامین دئے۔

اس سلسلے میں شمیم حیدر، حسن چوگلے، مصیب الرحمٰن اور عزیز ہاشمی صاحب نے خصوصی دلچسپی لی۔

(رپورٹ: قاف احمد)

پٹوردھن ہائی اسکول کا جشن صدسالہ: رتناگری کے

مشہور تعلیمی ادارہ پٹوردھن ہائی اسکول کا صدسالہ جشن ۲۰۰۱ء میں منانے کی تیاریاں زوروں پر شروع ہو گئی ہیں جس کے لئے چھ کروڑ روپئے کا بجٹ بنایا گیا ہے۔

بھارت شکشن منڈل کے صدر جیونت راؤ ٹینس نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ اسکول کے وسیع احاطہ میں عمارتوں کی تعمیر کا ماسٹر پلان بنایا گیا ہے۔ تعلیمی امور کے سلسلے میں تعمیر کی جانیوالی ان بلڈنگوں میں لائبریری، ریڈنگ روم، ریسرچ سنٹر، سنگیت اکادمی لیبارٹری کے لئے بڑے بڑے کمرے بنائے جائیں گے۔ ہر بلڈنگ میں اسٹاف روم بھی رہے گا۔

انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ ایک سو سال میں یہاں سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات زندگی کے مختلف شعبۂ حیات میں کامیاب ہو کر آگے بڑھ رہے ہیں یہ طلباء نہ صرف پونے اور ممبئی میں بڑی تعداد میں آباد ہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی کامیاب زندگی گذار رہے ہیں۔ ان اسٹوڈنٹس سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ ان کے تعاون سے تعمیراتی پلان بنایا گیا ہے — ٭٭٭

ڈاکٹر جاوید رجب کے کلنک کا افتتاح:

ڈاکٹر جاوید داؤد رجب جو کہ دیسوی، تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگری کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے فجندار جونیئر کالج دہور سے بارہویں کا امتحان پاس کرنے کے بعد کوکن ایجوکیشن سوسائٹی علی باغ کے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا اور جون ۱۹۹۶ء میں ڈی ایچ، ایم ایس کا امتحان پاس کیا۔ ایک سال اندا پور کے ڈاکٹر قادری کے کلنک میں اپنی پریکٹس شروع کی۔ اور ۱۲ اپریل پیٹرواڈی تعلقہ مہاڈ میں اپنے کلنک کا افتتاح مولانا کے تلاوت کلام پاک کے بعد انداپور کی ڈاکٹر صاحب اختری المرحوم سید حسن قادری کے ہاتھوں ہوا۔

اللہ ان کے ہاتھوں سے مریضوں کو شفا دے۔ آمین

(مرسلہ: محمد سعید کنکلے)
دہور

انتقالِ پُرملال

محمد کامل سیقولے کو صدمہ

نقش نواز اور نقش کوکن کے بحرین میں نمائندہ جناب محمد کامل احمد سیقولے صاحب کی والدہ کا حرکت قلب بند ہونے کے باعث ۱۸ رمئی ۹۸ء کی رات شریوردھن میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ شریوردھن کے علاوہ آس پاس کے دیہاتوں میں مشہور تھیں۔

ابراہیم سارنگ کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی کے ماضی صدر جناب ابراہیم داؤد سارنگ کی خالہ محترمہ مریم محمد صالح بونڈالے کا مقام کیلشی میں ۱۷ رمئی ۹۸ء کو اچانک انتقال ہوا۔

ڈاکٹر شیخ فرید رحلت فرما گئے

جبلپور یونیورسٹی کے سابق صدر اور انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سابق ریسرچ آفیسر ڈاکٹر فرید کا بروز اتوار ۳ رمئی ۹۸ء کو برہانپور میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم پائے کے محقق اور تنقید نگار تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو اردو کے کلاسیکی ادب پر عبور حاصل تھا۔

یعقوب بھاردے کا انتقال

ممبئی پورٹ ٹرسٹ درزنگ سکشن میں ملازم جناب یعقوب عباس بھاردے متوطن سازنگ تعلقہ داپولی کا آج بتاریخ ۲۲ر مئی ۱۹۹۸ء کو پورٹ ٹرسٹ ہاسپٹل میں انتقال ہو گیا۔

عبدالرحیم حاجتے کا انتقال

میرے نانا جناب عبدالرحیم حاجتے کا حرکت قلب بند ہو جانے سے ۸۵ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ وہ ممبئی میں اسماعیلیہ ہاسپٹل میں زیر علاج تھے۔ میت آگرٹانڈا گاؤں لیجائی گئی ۱۹ رمئی کو دوپہر تین بجے انکی تدفین عمل میں آئی۔

(وسیم احمد پٹیل۔ پنویل)

عرفان بوٹکے کو صدمہ

سابق گرام پنچائت سپارہ ضلع ٹھانہ کے ممبر جناب عرفان بوٹکے کی بیوی نسیمہ کا پچھلے ماہ سوپارہ میں انتقال ہو گیا۔

شاکر سوپاروی کو صدمہ

مشہور شاعر و سماجی خدمتگار (جنرل سکریٹری سدھار کمیٹی سوپارہ) کے نانا جان حاجی ایم ایس شیخ (سابق آفیسر یونین بینک ممبئی) کا پچھلے ماہ چین چینی تعلقہ پالگھر ضلع تھانے میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم کو سیکڑوں سوگواروں کے ہجوم میں قدیم قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا انکی عمر ۸۵ سال کی تھی۔

عبدالرحمٰن گھرٹکر کا انتقال

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب ثناء اللہ گھرٹکر متوطن مرڈے جنجیرہ کے پدر بزرگوار جناب عبدالرحمن گھرٹکر کا ۱۷ رمئی ۹۸ء کو اسماعیلیہ ہاسپٹل میں انتقال ہو گیا۔ تدفین ان کے وطن میں انجام پائی۔

پنویل کے اسمعیل پٹیل کا انتقال

کسان مزدور پارٹی کے لیڈر اور پنویل کی بزرگ شخصیت محمد اسمعیل

عبدالکریم ٹپیل صاحب کا گزشتہ ماہ انتقال ہو گیا۔ وہ عوام کے ہر دلعزیز لیڈر تھے ۱۹۶۷ء میں ہوئے پنویل میونسپل کونسل کے چناؤ میں بھاری ووٹوں سے کامیاب ہوئے تھے اس کے بعد ۷۴ء کے چناؤ میں بھی انہیں اہم کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ ضلع رائے گڈھ کی سیاست میں انہیں خاص مقام حاصل تھا وہ میونسپل کونسل کے نائب صدر بلدیہ بھی منتخب ہوئے تھے — ٭٭٭

حسن سروے کا انتقال

جناب حسن داؤد سروے متوطن سونس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں ۹ر مئی ۹۸ء کو اپنے گاؤں میں انتقال ہو گیا۔

مرحوم پچیس سالوں تک گاؤں کے سرپنچ اور دو سال کیلئے کھیڈ پنچایت سمیتی کے نائب صدر رہے۔ انہوں نے ۷۰ سال کی عمر پائی — ٭٭٭

یعقوب قاضی کو صدمہ

جناب ساجد قاضی ٹرسٹی واجہ محلہ جمعہ مسجد ٹرسٹ سوپارہ ضلع تھانہ کی والدہ صاحبہ ام سلمہ زوجہ یعقوب سلیمان قاضی کا ۲۰ر مئی ۹۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد ۵۵ سال کی عمر میں سوپارہ میں انتقال ہو گیا۔ آٹھ مہینے پہلے ساجد قاضی کی جواں سال بہن ناھیدہ کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

(استاکر سوپاروی) ٭٭٭

مولانا احمد میاں مظاہری کو صدمہ

کوسہ ممبرا کی مشہور شخصیت حضرت مولانا احمد میاں مظاہری نادر عرف قادری بلڈر کی والدہ محترمہ حبیبہ بی صاحبہ کا ۲۳ر مارچ ۹۸ء کو انتقال ہو گیا۔ مرحومہ کی عمر ۸۵ سال تھی — ٭٭٭

غلام احمد منشی کو صدمہ

مجگاؤں مسجد کے صدر جناب حاجی غلام احمد محبوب منشی کے فرزند جاوید احمد کا اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا — ٭٭٭

(نامہ نگار: علی میاں کرنبکر)

رویندر راوت نہ رہے

ضلع رائیگڈھ کے معروف کانگریسی شری پوردھن حلقہ کے سابق ممبر اسمبلی اور ریاست کے وزیر رویندر راوت کا ۲۹ اپریل کو بمبئی اسپتال میں انتقال ہو گیا وہ ۵۲ سال کے تھے۔

سید عرفان رضوی کی رحلت

دھرم پور، برن پور (مغربی بنگال) کے دو ممتاز و فعال ادارے "علامہ اقبال لائبریری" اور شائننگ اسٹار کلب کے روح رواں و صدر جناب سید عرفان رضوی کا (عمر تقریباً ۵۰ سال) ۹ر اپریل ۹۸ء اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔

طلعت محمود گزر گئے

شہنشاہ غزل اور مشہور گلوکار طلعت محمود کا ۹ر مئی کو باندرہ (بمبئی) میں دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔

بیگم اختر کے بعد طلعت محمود فن غزل گائیکی کو جلا بخشنے والے دوسرے گلوکار تھے — ٭٭٭

وزیر علی کو صدمہ

سابق ایڈیشنل جنرل منیجر مجگاؤں ڈاک لمیٹیڈ، متوطن تلگاؤں راجہ پور کی خوشدامن زینب علی خان سرگروہ کا ۱۲ر اپریل ۹۸ء کو ناگہانی طور پر انتقال ہوا — ٭٭٭

علی میاں بھاردے کو صدمہ

بھابھا اٹمک ریسرچ سینٹر سے سبکدوش جناب علی میاں بھاردے کے عم محترم اور موضع سارنگ تعلقہ داپولی کی معمر شخصیت جناب عبدالکریم بابا صاحب بھاردے کا ۸ مئی کو طویل علالت کے بعد کوسہ ممبرا میں انتقال ہوا اور انکی تدفین وہیں عمل میں آئی۔ ٭٭

ڈاکٹر محبوب الڈے کا انتقال

وڈالا ممبئی کے جواں سال مقبول ڈاکٹر نیز معروف شخصیت جناب محبوب الڈے متوطن دسہور تعلقہ مرد ڈ جو نقل وطن کر کے بورلی مانڈلہ میں سکونت پذیر تھے ۱۱ رمئی ۹۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کا جسد خاکی بورلی سے لیجا کر سپرد خاک کیا گیا۔ ٭٭

حشمت علی سنگیشوری کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی کے جناب حشمت علی سنگیشوری برانچ منیجر یونین بنک آف انڈیا گوہاگر کی والدہ حنیفہ مورخہ ۱۴ رمئی کی شام کو انتقال کر گئیں۔ ٭ (عبدالغنی پادسکر)

مرحوم خلیل احمد شیخ

۵ اپریل ۹۸ء صبح ۸ بجے کرلا حلقہ کے ہر دلعزیز شخص جناب خلیل احمد شیخ اچانک اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحوم نہایت مرنجاں مرنج اور متواضع طبع انسان تھے۔ فالکن انسولیشن شیٹ میٹل اور ٹھا انجینئرنگ نامی معروف کمپنیوں کے ذریعہ مرحوم کے تجارتی تدبر اور معاملات میں دینداری کا خوب چرچا رہا۔ مرحوم کی مقناطیسی شخصیت ہر کس و ناکس کے لئے محبت وایثار کا بحر بیکراں تھی۔ انکی ناگہانی رحلت اعزا و اقربا اور احباب کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ایسے دلنواز لوگ خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ اللہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

ابراہیم بھاردے کو صدمہ

جناب ابراہیم علی بھاردے متوطن سارنگ کے ہم زلف جناب زین الدین پالٹے جو موضع آڑے تعلقہ داپولی کی ہر دلعزیز شخصیت ۳ مارچ ۹۸ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ ٭٭

یٰسین سُرمے کو صدمہ

کوسہ کے سابق کارپوریٹر یٰسین سُرمے کے والد عبداللطیف سرمے کا ۱۵ اپریل کی صبح ۸½ بجے ان کی جائے رہائش پر انتقال ہو گیا۔ وہ ۷۹ سال کے تھے۔ ٭٭

رماکانت دیسائی کا انتقال

ممبئی ۲۷ اپریل کو کرکٹ کھلاڑی رماکانت دیسائی کا دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ وہ انڈین کرکٹ سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ ٭٭

الحاج احمد ابراہیم پٹنی کی رحلت

آل انڈیا پٹنی فیڈریشن اور بمبئی پٹنی جماعت کے صدر الحاج پٹنی احمد ابراہیم عرف گاڑی والا بروز منگل مورخہ ۲۸ اپریل طویل علالت کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ٭٭

لیاقت قاضی کو صدمہ

پچھلے مہینے راجہ پور باغ قاضی محلہ کے صدر اور راجہ پور اربن بینک کے چیئرمین لیاقت اسمٰعیل قاضی کے جواں سال بھائی شوکت اسمٰعیل قاضی

کا اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔

(نامہ نگار: علی میاں کرنیکر)

عبدالحق ہرزک کا انتقال

جناب عبدالحق کمال الدین ہرزک متوطن مانجری ہرونڈ جنجیرہ ۲۷ اپریل ۹۸ء کو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ موصوف انجمن اسلام جنجیرہ کے سرگرم رکن اور رائیگڈھ ضلع کے ایک مشہور سوشل ورکر تھے۔

لائن قاضی کو صدمہ

لائن عبدالکریم قاضی کے بھائی عبدالعزیز قاضی کا ۱۶ مئی ۹۸ء کو حرکت قلب کے بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

مرحوم نے اردو سے ایم اے کیا تھا۔ اور حال ہی میں یونین بنک کی اپنی ۲۸ سالہ ملازمت کے بعد ریٹائر ہو چکے تھے۔

کروڈے برادران کو صدمہ

عرفانیہ محلہ اڑکھل تری بندر الجزلہ کے سابق متولی جناب قمرالدین کروڈے کی اہلیہ فاطمہ کروڈے ۱۸ مارچ ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

علی میاں جنیرے کا انتقال

عرفانیہ محلہ اڑکھل تری بندر الجزلہ کی ہر دلعزیز شخصیت جناب علی میاں جنیرے (عرف بابو بھائی) ۱۰ اپریل ۹۸ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

(شریک غم: ابراہیم پٹھان)

تصحیح

۱۔ مئی کے شمارے میں صفحہ نمبر ۵۵ پر انتقال پر ملال کی خبروں میں ۱۲ سالہ شخص کا انتقال کے عنوان سے جو خبر چھپی ہے اس میں مرحوم کا نام محی الدین پاگر کر چھپ گیا ہے جو غلط ہے۔ دراصل مرحوم کا نام احمد محی الدین پاگر کر ہے۔ قارئین اسے نوٹ فرما لیں۔ اس سہو کتابت و پروف ریڈنگ کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں (ادارہ)

۲۔ مئی کے شمارے میں انتقال پر ملال کے صفحہ پر حسین سلیمان ہرگے کا انتقال چھپ گیا ہے۔ حالانکہ حاجی سلیمان ہرگے کے خسر کا انتقال ہوا ہے۔ اس سہو کتابت کے لئے ہم پاگر کر فیملی اور ہرگے فیملی سے معذرت خواہ ہیں

انجمن مسلمانان مجگاؤں

انجمن مسلمانان مجگاؤں کا ۵۷ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۹۸ء سنیچر کی شب کو شریف بلڈنگ کے بالاخانہ پر منعقد ہوا۔ صدر انجمن جناب علی میاں عبدالغنی کا ٹکے ناسازئ طبیعت کی وجہ سے جلسہ میں حاضر نہ ہو سکے لہٰذا نائب صدر جناب حسن عبدالکریم ٹھاکور کی صدارت میں جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد سکریٹری نے گزشتہ سالانہ جلسہ کی روداد پڑھ کر سنائی اور انجمن کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۹۸-۱۹۹۷ء اور محاسبہ شدہ سالانہ حسابات مجلس عام میں پیش کئے جو سب منظور ہوئے۔

بعد ازاں سنہ ۹۹-۱۹۹۸ء کی مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا اور مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے

صدر: جناب علی میاں عبدالغنی کا ٹکے۔
نائب صدر: جناب حسن عبدالکریم ٹھاکور
اعزازی جنرل سکریٹری: جناب ابوبکر عبداللطیف ملا
اعزازی نائب سکریٹری: طیب حسین میاں سرنگ
اعزازی خزانچی: کیپٹن ضیاء الدین عبدالحکیم
اراکین مجلس منتظمہ: ۱۔ جناب محمد حسین عمر ۲۔ جناب افتخار احمد مختار احمد ۳۔ جناب یوسف زین الدین شیخ ۴۔ جناب فقیر محمد عثمان سنگار (ڈ،ر) ۵۔ جناب اقبال آدم گڈکری ۶۔ جناب علی میاں عباس کرنیکر ۷۔ کیپٹن اقبال احمد نور محمد شیخ۔ محاسب فقیہ اینڈ کمپنی کا انتخاب کیا گیا۔

ابوبکر عبداللطیف ملا (اعزازی جنرل سکریٹری)

صفحہ

جس ملک کی ۴۰ فی صد عوام غربت کی سطح سے نچلی سطح یعنی کیڑے مکوڑے والی زندگی گزار رہی ہے
۶۰ فی صد سے زائد عوام جہالت کے اندھیرے میں غرق ہے
جو بیرونی ممالک کے قرضوں میں سر تا پا اس قدر ڈوبا ہوا ہے
کہ ان قرضوں کے سود کی ادائیگی کے لئے بھی مزید قرض لینا پڑتا ہے
دراصل ان سارے واقعات کے پیچھے یہ حقیقت پوشیدہ ہے کہ فطرت کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی
چونکہ برسرِ اقتدار افراد راستوں سے آئے ہیں اس لئے انکی ذہنیت بھی ویسی ہی ہے
لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ ٹھاکرے نے پٹھانوں کے نام پر عوام کو بھڑکا کر مہاراشٹر کی حکومت بنالی۔
واجپائی نیوکلیائی پٹاخوں کا استعمال کر کے اکثریت پانے کی کوشش کر رہے ہیں
اڈوانی ہوم منسٹر تو بن گئے، مگر فطرت نہیں بدلی، لہٰذا ہر دوسرے روز
پاکستان کو چھیڑتے ہیں کہ پاکستان بھڑک جائے تو اڈوانی اینڈ کمپنی کی دال روٹی چلتی رہے
آر ایس ایس کے چیلے اور بی جے پی کے نئے صدر کشا بھاؤ ٹھاکرے تو رجو بھیا کی باتیں کر رہے ہیں
اور تو اور پارلیمانی امور کے وزیر کھورانہ جب پارلیمنٹ میں بھی پارلیمانی زبان استعمال نہیں کرتے
تو باہر کیا کریں گے، فرماتے ہیں: پاکستان جنگ کی جگہ و تاریخ طے کرے، ہم وہاں پہنچ جائیں گے
گویا جو ملکوں کی جنگ اور پہلوانوں کی کشتی میں کوئی فرق نہیں
دراصل جو تخریبی عناصر مسجد منہدم کر کے پورے ملک کو تباہی کے دہانے تک لے جا سکتے ہیں،
ان کیلئے ان ایٹمی دھماکوں سے بھی پورے ملک کو تباہ کرنے میں کیا دشواری ہو سکتی ہے؟
اور اسی دوران واجپائی نے ملک کو ایک نعرہ بھی دیا تاکہ تاریخ میں امر ہو جائیں
شاستری جی سے دو قدم آگے چلکر فرماتے ہیں۔ " جے جوان، جے کسان، جے وگیان"
ہمارے لیڈروں کو پتہ ہے کہ اس ملک کے عوام نعروں سے بہلتی ہے، نعرہ دینے میں کیا جاتا ہے
ہم واجپائی جی سے کہنا چاہتے ہیں کہ ان کا نعرہ "جے وگیان" کھوکھلا ہے۔
اس لئے کہ وگیان (سائنس) سے پہلے انسان کے پاس گیان (نالج، سمجھ بوجھ) ہونا چاہیئے
اور سنگھ پریوار (آر ایس ایس + بی جے پی + وشو ہندو پریشد + بجرنگ دل وغیرہ) نے
آزادی کے بعد سے ابتک ملک کو توڑنے، تباہ کرنے، فتنے کھڑے کرنے میں کسی "گیان" کا مظاہرہ نہیں کیا
لہٰذا واجپائی جی پہلے گیان حاصل کیجئے اور پھر وگیان کی باتیں کیجئے۔
اور یاد رکھئے کہ ۱۱ رمئی ۹۸ء سے پہلے بھی ہندوستان عظیم ملک تھا،
اسے واجپائی یا سنگھ پریوار نے کوئی عظمت نہیں عطا کی!

مبارک کاپڑی

نقش کوکن / جون ۱۹۹۸ء

News

This was the first time that this event was held in the Spice Island and it turned out to be one of the best festivals ever. The results of the various games were as follows: Badminton: Nairobi beat Zanzibar 3-1 in the Finals. Darts: Nairobi beat Zanzibar 3-1 in the Finals. Football: Mombasa beat Dar-Es-Salaam 2-1 in the Finals. Table-Tennis: Dar-Es-Salaam beat Nairobi 3-0 in the Finals. Volleyball: Dar-E-Salaam beat Nairobi 2-0 in the Finals. The player of the tournament award went to Mst. Asif A. Razak Khambiye for his outstanding all-round performance. The festival was very well organised and the Kokni Muslim Jamaat of Zanzibar deserves a lot of praise for their untiring efforts in ensuring that everything was up to the required standard. Despite the lack of facilities each event was staged very successfully with dignitaries like the Indian High Commissioner and various local Ministers gracing the occasion as the guests of honour for the games. The majority of the games were covered live on the local television and radio stations making it the first time that our Festival has received so much publicity. The Zanzibar organising committee get full marks for their efforts in setting such a high standard for all future events. It is hoped that subsequent events will follow this example and make each Festival memorable for all the participants.

Obituary:

Mr. Osman Abdul Gafur Khambiye passed away on April 2, 1998 at Nairobi after a short illness.

Inauguration of Rehmani Foundation's Computer Institute

Rehmani Foundation's computer institute was inaugurated on May 15, 1998. The computer institute has been started with the sole object of imparting computer knowledge to the poor and deserving students of the community. The institute will offer free courses to the girls. The courses to be conducted ranges from basics to higher level and the fees range from Rs. 500 to Rs. 1500. Interested students may contact at: R.No.11, 1st Floor, 172, Samuel Street, (Pala Galli), Dongri, Mumbai-400009. Tel: 3758074, 3710656, 3770102/3741104, 3755572.

40th annual day of Saboo Siddik Polytechnic

40th annual day of M.H. Saboo Siddik Polytechnic was celebrated on May 16, 1998 at the auditorium of the institute. Mr. K.C. Mehra, Dy. Chairman & MD of Forbes Gokak Ltd. was the chief guest. Mr. Syed Shafkat Hussain, GM HRD of Eureka Forbes Ltd. was the guest of honour while Dr. M. Ishaq Jamkhanawala presided over the function.

Weddings:

Mr. Mushtaq Mohammed s/o Mr. Nuruddin Dawood Bhatkar got married to Fatima Nasreen on May 17, 1998 at Mumbai.

Faeeque Ali s/o Rashid A. Bubere got married to Farheen on May 17, 1998 at Mumbai.

Jamila d/o Haji Abdul Rauf Kazi got married to Ashfaque s/o Mr. Rafique Kasam Nagarji on May 17, 1998 at Mumbai.

Saeed Ahmed Khan s/o Mr. A.A. Khan got married to Hamida Khatoon d/o Mr. Iqbal Ahmed Khan on May 26, 1998 at Mumbai.

Obituary:

Mr. Ibrahim Dadasaheb Motiwala passed away in Mumbai at the age of 71 after a long illness. He was the owner of Salim transport. He is survived by two sons.

Aziz Ismail Kazi, brother of Hon. A. Karim Kazi passed away on May 16, 1998.

the doors of women education, secondary education and higher education to the people by starting Mahila Vidyalaya, R B Shirke High School and Gogate-Jogalekar college respectively The year 1997-98 is a remarkable milestone on the march of progress of the society as it is the golden jubilee year of its R B Shirke high school The school is leading in the fields of knowledge sports and arts The horrizens of the achievements of the students are expanding It is the point of view of the teachers guardians and the society that all the subjects and activities related to the secondary education should have adequate scope in the school and the students should make the best use of this opportunity to obtain the best merits in them

A.M. Shaikh Homoeopathic Medical College

The People s Education Society and Trust is running A M Shaikh Homoeopathic Medical College at Nehru Nagar, Belgaum 590010 The trust is endeavoring to impart quality education in Homoeopathy and ensuring that medical excellence is achieved by students of the college The college is awarded the reassuring certificate under ISO-9002 by TUV Germany for quality education in India Here students are prepared for B H M S degree For more information please contact Mr A R A Shaikh Chairman and Managing Trustee A M Shaikh Homoeopathic Medical College Nehru Nagar Belgaum - 590 010 India Tel 0831-473253 Fax 0831-470964

Inauguration of Charitable Dispensary & Pathology Centre

Mazagaon Youth Federation and Kokan Educational & Medical Trust have started charitable dispensary and pathology collection centre at 65/A, M D Naik Rd , Opp Dena Bank, Near Jasmine Apts Dockyard, Mumbai-10 It was inaugurated on May 1, 1998 The inaugural function was presided over by Dr Zahir I Kazi, Chairman, Tibbia College & Hospital Mr A K Munshi and Capt Z Hakim were guest[illegible] Dr A Karim Naik & Dr Khalil Mukadam [illegible] guests Dr Niyaz Ahmed has taken the chai[r] [illegible] the centre Adv Abbas Hetavkar Chair[man] [illegible] Educational & Medical Trust took all the t[illegible] make the function a grand success

Jazba of M.H. Saboo Siddik [illegible] ladies' dept

Anjuman-i-Islam s M H Saboo [illegible] Polytechnic Ladies' Dept had or[ganised] JAZBA the first annual exhibition [illegible] of traditional western casual and formal [illegible] outfits decorated ceramics painted linen ar[illegible] handicrafts on April 23-24 1998 It was inau[gurated] by Mr Murli Deora It ended with the program[me] [illegible] Career guidance and counselling

Pre-Centenery celebration meeti[ng] [illegible] Patwardhan high school, Ratnag[iri]

Bharat Shikshak Mandal Ratnagiri organised a meeting on April 12 1998 [illegible] preparation to celebrate the Center[illegible] Patwardhan high-school in the year 2001-20[illegible] A Karim Naik President Mr Shrikant [illegible] Organiser and Dr V M Shinde alongwi[th] Jayantrao Tipnis were present

Inauguration of Homoepathic [illegible]

Homoepathic Clinic of Dr Abdul A[illegible] Mukadam was inaugurated on May [illegible] at Noor Hospital Polyclini[c] [illegible] Mohammedali Road Mumbai-3

News from Nairobi, Kenya

By Ishfaq Sheikh

Kokni Muslim Sports Festival

The annual Kokni Muslim Sports Fe[stival] [illegible] held in Zanzibar from April 10 to 1[illegible]

from hunger and simple infectious diseases in Third world countries In the U S it is estimated that Americans spend a whopping $US586 billion on legal gambling Academic research is showing that gambling is linked to higher rates of suicide, crime, bankruptcy, family breakdown, alcoholism and drug addiction One recent study indicated that suicide rates are four times higher in gaming cities like Las Vegas and Reno How can we go on like this? This wasteful self indulgence in the developed nations of the world is immoral especially when there are so many poor people in the world who are dying from hunger and common infections Western governments are immoral in allowing the proliferation of gambling as an easy means of raising government revenue Islam condemns gambling ! 'They ask thee concerning wine and gambling Say 'In them is great sin, and some profit for men But the sin is greater than the profit' " Holy Quran 2 219

Annual conference of International Institute of Islamic Medicine

The International Institute of Islamic Medicine is arranging the third annual conference on History of Islamic Medicine on June 27-28 1998 at Birmingham England under the auspices of Islamic Medical Association of North America in conjunction with Muslim Doctors Dentists Association The themes of the conference is The personalities of Islamic medicine and their contributions, Al-Zahrawi & ibn-sina & Al-Razi and others and Medical ethics and Islamic perspective More information can be had from Conference Secretariat Dr C Kani Torun Springhill House Springhill Lane, Wolverhampton WV4 4TJ United Kingdom Tel & Fax 44 1902 340100 E-mail springhill@webstar co uk

International Training Program in Islamic Banking and Finance

Xavier Institute of Management, Bangalore is conducting the International Training Programme in Islamic Banking and Finance with free registration for the core module on Shariah and Finance and a special fee waiver for students The programme has been designed and developed by Dr Mohammed Obaidullah, Program Coordinator with the help of an international advisory panel of widely known academicians and pioneers in the field is offered through the distance learning mode and supplements a standard graduate program in economics banking, finance and business administration Needless to say, this is the first serious attempt to impart formal training in this exciting area in India and is among the handful of such programs offered worldwide By international comparison this program is also the most economical More information can be had from the website http www ximb stpbh soft net/faculty/obeid/if htm The address is Xavier Institute of Management Bhubaneswar 751013, India Tel 91-674-442418 Fax 91-674-440995 E-mail Obeid@ximb stpbh soft net and obaid@lycosemail com

Open discussion on the life & mission of Qaid-e-Azam Jinnah

Ambedkar Centre for Justice and Peace (India Branch), had organised an open discussion on the Life and Mission of Qaid-e-Azam Jinnah's documentary and a short version of his forthcoming film which is scheduled to release on the August 14 1998 in Pakistan and hopefully on August 15, 1998 in India Dr Rafiq Zakaria chaired the discussion Mr M A Rane, Mr Asgarali Engineer Justice H Suresh Prof Zinat Shoukat Mr Kumar Ketkar, Editor, Maharashtra Times were guest speakers

Golden Jubilee of Ratnagiri Education Society

Ratnagiri Education Society has played a significant role in the development of education in Ratnagiri, Kokan region and thereby in Maharashtra Inspired by Maharshi Karve's education ideals late Baburao & Malatibai Joshi opened

then will you learn how to watch in silence pretending not to see the torture of your friends and the humiliation of your father.

Do you know what it means for a child to see his father spat at and beaten before his eyes by an Israeli soldier? Nobody knows what happened to our children. We don't know ourselves except we observe that they lose respect for their fathers. So they, our children, the children of the stone as they became known, tried the Intifada - the Uprising. Seven long years our children were throwing stones and being killed daily. Nearly all our young men were arrested, the majority were tortured. All had to confess. The result was every one suspected that all people were spies. So we were exhausted, tormented and brutalised. What else could we do to return to our home? We had almost forgotten that all that we wanted was to be left alone. What else could we try? Oh yes, peace. When the news came that Arafat had signed a peace treaty in Washington we were jubilant. At last we thought we were to get rid of that miserable life of military occupation, at last. So we had hope. We could not believe our eyes when there were no more curfews and we could not believe our eyes when there were no more curfews and we could actually spend our evening on the beach or wander in streets which were now ours after eight o'clock at night. We were ecstatic. We even had elections and we had a parliament, so we were told. Then came Binyamin Netanyahu. He refused to meet Arafat and was clearly forced to shake hands in obvious disgust. He refused to free our prisoners, to have a safe passage for us to move between the West bank and Gaza. He even surrounded our towns and villages with his tanks and arrested our policemen. Then he went after our holy places and opened a tunnel under our holiest Mosque. Tens of our children and also Israeli soldiers were killed because of that tunnel, but he went on insulting us and driving out our sanity. Arafat called for patience and we were patient, then Netanyahu started to build settlements in Jerusalem and drive the remaining Palestinians out. Settlers in Hebron spat on our prophet and called him a pig. All in the name of peace we were humiliated, even arrested and tortured by Palestinian forces to protect the peace. Our Authority was turning against us to please Netanyahu. Our officials were driving in big cars and building big villas. They have VIP cards and cross the check posts like human beings while we are left to rot. I have told you a few things. Now do you understand why we have turned into suicide killers?

Eyad Sarraj

The author is a Palestinian Psychiatrist, Commissioner of Citizen Rights and an Awardee of Physicians for Human Rights. He was detained three times by Arafat's forces during 1996.

Qatar helps Bosnia

Qatar announced on March 9, 1998 that it has donated 25 AMX armoured personnel carriers to Bosnia and has pledged to train a Bosnian tank battalion. "About 180 troops are already undergoing training in Doha since the beginning of February and other groups will come later during the year," foreign ministry spokesman Fawaz Al-Attiyah said following the departure of Bosnian President Alija Izetbegovic after a three-day visit to Doha.

Dr. Zakir Naik on the lecture tour to Canada, USA and UK

Dr. Zakir Naik, the President of Islamic Research Foundation of Mumbai is leaving for Canada, USA and UK on the lecture tour. Dr. Zakir Naik will leave for Toronto, Canada on June 29, 1998. On July 4, 1998 he will have a debate with Dr. William Campbell. Dr. Zakir Naik will give lectures at Toronto from July 5-10, 1998. On July 13, 1998 he will leave for New York. Dr. Zakir Naik will leave for London on July 30. He will be back to Mumbai on August 21.

The evils of gambling

According to figures obtained by the Australian, Australians lost $5 on poker machines in the last financial year. That is more than what Canberra spends on universities. That can buy food and medicines to stop over 30,000 children dying daily

Why We have turned into suicide bombers
Understanding Palestinian Terror

A weeks ago I said that the struggle of Palestinians today is how not to become a bomb and that the amazing thing is not the occurrence of the suicide bombing rather the rarity of them

The BBC interviewer appeared to understand I was shocked because it is I understanding that the world out there will never understand And who on earth in their right mind would understand terror and the killing of innocent people? Why do Palestinians kill themselves and Israelis in such an horrific way at the bus stop or in a crowded market? Do you really care to know? Well let me try and explain

I believe it is an act of absolute despair and a very serious stage of the seemingly perpetual conflict Since the uprooting of the Palestinians in 1948 triggered by Irgun Jewish terror under the leadership of Yitzak Shamir and Menachem Begin we have tried everything We have tried Nasser and Arab Nationalism only to be invaded in 1956 in our second homes in the refugee camps It was only because of the Russian threat to bomb London and Paris and the resolve of American president Eisenhower that ended the Israeli occupation

We have tried the United Nations and its Security Council which by the way have made excellent resolutions on our behalf For example Resolution 194 calling on Israel to allow us to return to our homeland but to no avail So we kept wandering around between airports and refugee camps waiting for a hero or an earthquake All we wanted was to go home But our story was getting worse and we grew bitter as we heard that Jew from Polland would be declared a citizen of our country- a country now called Israel We were told that officially we were stateless with undefined nationality So we went to universities We believed then that Jews were so clever because they were educated We were told that Jews controlled the world with their education They were doctors, lawyers and scientists never beggars or boxers In twenty years many of us became university graduates and we were in every university We had some pride Some of our educated people formed the resistance movement They believed that the Arab countries would never fight Israel, and that we had to force them to fight Fatah with Yasser Arafat was born They forced the Arabs to fight by inviting Israel to attach Egypt in 1967 In the course of six days the Arabs were defeated again but worse This time we lost Gaza and the West Bank, Egypt lost Sinai and Syria lost the Golan In a sudden stroke our fate was sealed and we had to live under Israeli military occupation for thirty years Do you know what it means to live under Isareli military occupation? Do you really care to know? Let me tell you a few things

* You re given an identity number and a permit to reside If you leave the country for more than three years in succession you lose that right to residence
* When you leave the country on a trip you are given a laissez passez a travelling document valid for one year and it tells you in its recording of your particulars that you are of undefined nationality
* Israeli occupation means that you are called twice a year by the intelligence for routine interrogation and persuasion to work as an informer on your brothers and sisters No one is spared If you a member of a political organisation you will be sentenced for ten years For a military action you will be sentenced to life
* To survive under the Israeli occupation you are given the chance to work in the jobs that Israelis do not like, sweeping the streets, building houses collecting fruit or harvesting You will have to leave your home in the refugee camp in Gaza at 3 am go through the road blocks and check posts spend your day under the sun and surveillance returning home in the evening to collapse in bed for a few hours before the following day

We simply became the slaves of our enemy We are building their homes on our villages and we clean their streets Do you know what does it do to you when you have to be the slave of your enemy in order to survive No you will never know how painful it is unless your country is occupied by another force Only

Editorial .....

"As to those who believe and work righteous deeds, they have, for their entertainment, The Gardens of Paradise, Wherein they shall dwell (for aye): no change Will they wish for from them".
(Al-Qur'an 18:107-108)

Vocational guidance : Need of the hour

Soon, the results of SSC and HSC students will be declared resulting in big ques in front of the college for the admission in the desired college and field Once again, the cynosure of students' eyes will be electronics and computer field The field still remains the top preferred field among the students with its growing demand in IT industries and the hefty package it offers But the plight of the Muslim students still remains pathetic with the absence of awareness about vocational guidance and career counselling The importance of vocational guidance in the Muslim community is nil, despite the presence of qualified counsellors and vocational guidance centres The plight of Muslim students can be improved with little awareness about vocational guidance

Vocational guidance and career counselling play an important role in shaping the professional career of the students The drop outs and unemployment problem can be regarded to the lack of vocational guidance. If in the beginning only the students are properly guided or they elect the field according to their interest, aptitude , attitude and calibre there will be definitely an end to these growing and menace problem

Today, there is a desperate need of vocational guidance and counselling centres from place to place and it is the moral responsibility of the counsellors to place the right student at the right place Different social organisations and trusts working for the welfare of the Muslim community should give importance and come up with such centres By shaping the career of teenagers is the only way to bring the upliftment in the community Without proper education and knowledge the society can not progress

In todays competitive world only college degree is not sufficient enough but overall performance and personality development is also must in order to be placed in the respectable position The professors and the teachers should go out of their way in helping the students to choose their career They should be directed to the vocational guidance centres run by government agencies and NGOs The students should also attend the seminars and lectures on vocational guidance which help immensely

There is a big responsibility on the social workers working in the field to create awareness in the community about the vocational guidance and career counselling They should be successful in convincing the people about the importance of vocational guidance and career counselling. As a matter of fact in each and every Urdu school there should be at least one counsellior as there are in English medium schools

Still, Muslim students find it difficult to get a seat in the professional courses like MBAs, MCAs etc because of lack of awareness about this field and by the time they realise the importance of these fields, it is too late for them At least, the people who are aware about it should avail of the available sources and resources

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر.. | شمارہ ...۷... | ماہ جولائی ۱۹۹۸ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر. ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: نقیر محمد مستری عثمان عمر

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۳۴ اے نوانگر کمپاؤنڈ نزد
ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت یکم جولائی ۱۹۹۸ء ....
کتابت: سجاد سید ندیم ....

پہلا صفحہ

اور بھارت کے ساتھ ساتھ اب پاکستان نے بھی نیوکلیائی دھماکہ کیا۔
اور اسی کے ساتھ اب ایک اور مملک "ایٹمی طاقت" بن گیا۔
ہمیں وزیر اعظم واجپائی نے باور کرایا تھا کہ ہمارا ملک ایک بہت بڑی عالمی طاقت بن گیا ہے۔
مگر معلوم یہ ہوا کہ ہم صرف پاکستان کے برابر ہو گئے ہیں
اور اسی کے ساتھ واجپائی نے اپنی حکومت کو مستحکم کرنے اور آئندہ الیکشن میں
اکثریت حاصل کرنے کے لئے جو جُوا کھیلا تھا، اس میں وہ ہار گئے
کیونکہ ایٹمی دھماکہ کرنے کے باوجود
اب عالمی سطح پر پاکستان مظلوم اور بھارت ظالم قرار پایا۔
معاشی پابندیوں کی بنا پر یہ ملک تباہی کے دہانے پر کھڑا ہو ہی گیا
مگر سب سے بڑے جو دو نقصانات ہمیں ہوئے وہ یہ
کہ اب مسئلہ کشمیر دو ملکوں کے درمیان کا نہیں بلکہ بین الاقوامی مسئلہ بن گیا
اور دوسرا یہ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی سیٹ ملتے ملتے رہ گئی
اور واجپائی جی کی تھوڑی بہت عزت یا وقار جو انہوں نے بنایا تھا
وہ اس طرح ختم ہوا کہ جو اس کی وجہ سے کامیاب وزیر خارجہ کہلاتا تھا،
اسی کی وزارت اعظمیٰ کے دوران اس ملک کی خارجہ پالیسی سب سے زیادہ کمزور و ناقص قرار پائی۔
اور ایک بار پھر معلوم ہوا کہ سنگھ پریوار اس ملک کو صرف تباہ و برباد ہی کر سکتا ہے۔
اس پریوار نے ۳۰ جنوری ۴۸ء کو مہاتما گاندھی کا قتل کر کے اس ملک کو تباہی کے دہانے تک پہنچا دیا۔
۶ دسمبر ۹۲ء کو مسلمانوں کو یہ جتا دیا گیا کہ اس ملک میں وہ صرف دوسرے درجے کے شہری ہیں
اور اب ۱۱ مئی ۹۸ء کو پاکستان کو "سبق" سکھانے کے جنون میں،
اپنے ملک کو ساری دُنیا سے الگ تھلگ کر دیا۔
پاکستان میں بھی ایسے ہی عناصر کی بنا پر آج ملک معاشی طور پر تباہ ہو رہا ہے۔
بم دھماکے کر کے ہمارے لیڈران کہتے تھے کہ ہم گھاس کھائیں گے اور پاکستانی لیڈران کہتے تھے کہ ہم
پیٹ پر پتھر باندھیں گے۔
لہٰذا اب جب واجپائی یا ان کے وزراء ہمارے یہاں دوروں پر آئیں،
تب ہماری عوام کو چاہیئے کہ انہیں کھانے کے لئے پلیٹ میں گھاس پروسیں
اور جب نواز شریف اور ان کے وزراء پاکستان میں گھومیں جائیں
تب پاکستانی عوام کو چاہیئے کہ پہلے انہیں پتھروں کا نذرانہ پیش کریں، ان کے پیٹ پر پتھر باندھیں
اور پھر انہیں دورہ کرنے کہیں ورنہ ان دونوں ملکوں کی عوام کو اس کے لیڈران اسی طرح بیوقوف بناتے رہیں گے۔۔

نقش کوکن / جولائی ۱۹۹۸ء —— مُبارک کاپڑی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ عالم

از: یوسف احمد ساونت ڈیمبر ناگری

یوں تو سیرتِ پاک سے علماؤں کے دفتر کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ لیکن یہاں میں مختصر سی تحریر میں رحمتِ عالم پر روشنی ڈال رہا ہوں۔ ۱۲ ربیع الاول پیر کے صبح صادق کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔ ساری کائنات نور سے منور ہوئی۔ چاروں اور سے مرحبا مرحبا کی آوازیں آنے لگیں، لیکن شیطان زار و قطار رو رہا تھا کہ اب جہالت کا خاتمہ ہوگا۔ اسی دن کعبہ شریف کے سارے بت اوندھے پڑے تھے۔ اس لئے کہ آج وہ محبوب پیغمبر تشریف لا رہے ہیں جن کی آمد کی اطلاع حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ جن کے لئے ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک سے دعا کی تھی جن کے لئے ساری کائنات بنائی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم اپنے نصیب پر جتنا بھی فخر کرو کم ہے کہ تم ہی میں سے ایک رسول بھیج کر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے ساری دنیا کو عدم سے وجود بخشا تو کوئی احسان نہیں کیا لیکن تم کو میرا محبوب رسول بھیج کر دین کی رہبری کرنے کے لئے دیا یہ احسانِ عظیم کیا ہے۔ وہ نبی جس کی امت میں آنے کے لئے سارے انبیاؤں کی دلی خواہش تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے ایسے ماحول میں زندگی بسر کر رہے تھے جہاں کی ساری فضا شراب نوشی، کرکس، کباب، عصمت پستی، مرد عورتیں ایک ساتھ کعبہ شریف کا طواف کرتے تھے باپ بیٹے میں، بھائی بھائی میں بد دشمنی تھی، اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے ایسے بگڑے ماحول میں ایسے جہالت کے دور میں نبی کریم نے پرورش پا کر دین کی دعوت کا کام شروع کیا۔ ابھی نبی کریم کو مکہ مکرمہ میں چالیس سال ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا چنانچہ جبلِ طور پر تشریف لے جاتے ہیں اور آپ پوری دنیا کو آواز دیتے ہیں۔ سارے مکہ والے اس پہاڑی کے نیچے جمع ہوتے ہیں۔ حضور نے لوگوں سے فرمایا۔ اے لوگو! اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کا لشکر ہے جو عنقریب آپ لوگوں پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا آپ لوگ یقین کریں گے۔ سبھوں نے ایک آواز میں کہا ضرور یقین کریں گے کیونکہ آپ امین ہیں آپ سچے ہیں۔ تو محسنِ اعظم نے اعلان کر دیا اے لوگو! میں آپ لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں میں تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ صرف خدائے لاشریک کی پرستش کرو۔ اس کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرو، وہی عبادت کے لائق ہے، بتوں کی پوجا بند کر دو میں تمہیں دعوتِ اسلام دے رہا ہوں، تمہیں دعوتِ ایمان دے رہا ہوں، آپ سب لوگ اسلام کے دائرے میں شامل ہو جاؤ۔ جن کا ذہن کشادہ تھا جن کی فکریں بالیدہ تھیں انہوں نے اسلام کی دعوت قبول کی اور جو لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے وہ حضور کے نقشِ قدم پر چل کر اسلام کو پھیلانے میں مددگار ثابت ہوئے۔ اور اس طرح یہ تبلیغ کا کام چلتے چلتے اسلام عربستان سے ہوتا ہوا ساری دنیا میں پھیل گیا۔ آج امتِ مسلمہ اسی دعوت کو لیکر اللہ کی راہ میں نکلتی ہے۔ نبیوں والا یہ کام یہ امت کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ کی راہ میں جان و مال اور وقت لگانے والا بنا دے آمین ۰۰

انجمن اسلام طبیہ کالج ہندوستان کے مایۂ ناز طبیہ کالجوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ عرصۂ دراز سے عوام اور طلباء کی خدمت میں تن من دھن سے مصروف ہے۔ پہلے یہ ادارہ مور لینڈ روڈ بعد ازاں بیت الامان بلڈنگ میں منتقل ہوا۔ ۱۹۹۳ء انجمن اسلام نے اپنے زیر اہتمام لے لیا۔ انجمن کے لائق و فائق صدر محترم ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا اور ادارے کے جواں سال چیئرمن ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی کی توجہ اور سعی مسلسل سے طبیہ کالج بسرعت ترقی کی منازل طے کرنے لگا اور نوبت بایں جارسید کہ موجودہ بلڈنگ بھی تنگ دامانی کی شکایت کرتی نظر آتی ہے اس لئے انجمن اسلام نے ممبئی کے ساحلی علاقے ورسوا میں ایک بڑی قطعہ اراضی طبیہ کالج کے لئے مختص کیا ہے جہاں انشاء اللہ جلد ہی تعمیراتی کام شروع ہونیوالا ہے۔ قوم کے ہمدرد اور مشفق اشخاص طبیہ کالج کی ترویج و ترقی میں دامے درمے سخنے تعاون کرتے رہیں گے۔

انجمن اسلام طبیہ کالج ممبئی

انجمن اسلام طبیہ کالج ممبئی سنٹرل کونسل فار انڈین میڈیسین C.C.I.M. کا منظور شدہ نصاب تعلیم رائج ہے یہ ادارہ ممبئی یونیورسٹی سے ملحق ہے ساڑھے پانچ سالہ کامل طب و جراحت (B.U.M.S) کورس میں داخلہ بارہویں سائنس (فزکس، کیمسٹری، بایولوجی مضامین) میں حاصل شدہ نمبروں کی میرٹ پر ہوتا ہے۔ شرائط داخلہ میں انگریزی اور اردو مضامین کا ہونا لازمی ہے۔ ساڑھے پانچ سالہ کورس پانچ نصابی سال اور چھ ماہی انٹرن شپ پر مشتمل ہے اسطرح انجمن اسلام طبیہ کالج ممبئی اپنی تمام تکنیکی صلاحیتوں نیز جدید ترین آلات و لوازمات کے ساتھ طب کی ترقی اور مریضوں کی شفایابی نیز صحت انسانی کو بہتر بنانے کے لئے مسلسل سرگرم عمل ہے۔

٭ ٭ ٭

قطعات

چندر سین قمر

★

زندگی مجھ کو عجب موڑ پہ لے آئی ہے
غمِ دل ہے غمِ دنیا غمِ رسوائی ہے
حوصلہ ٹوٹ کر رہ جاتا مگر یہ تو کہو
میں نے ہر حال میں جینے کی قسم کھائی ہے

★

گوشہ گوشہ ٹٹولئے پہلے
منہ سے کچھ بھی نہ بولئے پہلے
کچھ اگر آپ کو کہنا ہے قمر
اپنے لفظوں کو تولئے پہلے

★

سچائی سے آنا کانی یارو یہ کوئی بات ہوئی
جھوٹی شان اس پہ من مانی یارو یہ کوئی بات ہوئی
ریت اور چونے کو پگھلا کر کانچ بنایا خوب میاں
لوہے پہ چاندی کا پانی یارو یہ کوئی بات ہوئی

★

پُر خطر راہوں پہ چلنے کی قسم کھائی ہے
اب تو گر گر کے سنبھلنے کی قسم کھائی ہے
جان لیوا ہے قمر رسم و روایاتِ کہن
ہم نے حالات بدلنے کی قسم کھائی ہے

★★

نذرانۂ سخن

جلیل ساز ناگپوری

دعویٰ بھی کیا جائے وہ کیا صف شکنی کا
ہم لوگ ہنر بھول گئے تیغ زنی کا
آنکھوں میں بسا لیتی ہیں طیبہ کی فضائیں
احساس وہاں کس کو غریب الوطنی کا
مجھ کمتر و مجبور کو پاس اپنے بلا کر
اعزاز دیا آپ نے قسمت کے دھنی کا
اللہ کی رحمت کے سزاوار وہی ہیں
جو ورد کیا کرتے ہیں اللہ ھو غنی کا
پھر دیکھئے آتی ہے مدد غیب سے کتنی
کچھ اپنا ارادہ تو ہو باطل شکنی کا

اے ساز یہ قرآں کی تلاوت کا اثر ہے
قائل ہے زمانہ مری شیریں سخنی کا

اللہ میرے دوست

از: سطوت عظمیٰ اقبال (دیوسنی)

لوگ کہتے ہیں پدر تم نہیں بیٹے بھی نہیں ⁘ دوست مانا ہے تمہیں دوست ہی بن کر رہنا
جب تمازت بڑھے ڈھونڈوں میں نئی چھاؤں کوئی ⁘ صورتِ ابر مرے دل پہ برس کر رہنا
جب مری راہ میں آجائے نیا موڑ کوئی ⁘ مثلِ شمع مری منزل کو سجا کر رہنا
جب بھی احساسِ ندامت مجھے کر جائے ملول ⁘ تھامنا مجھ کو سہارا مرا بن کر رہنا
کوئی محفل ہے خوشی کی یا ہے خالی لمحہ ⁘ اب تو دشوار ہے اک پل بھی بچھڑ کر رہنا

...اُتر جائے تیرے دِل میں...

غصہ: غصہ تمام انسانی خرابیوں کی جڑ ہے۔ جو آدمی اپنے غصہ پر قابو پالے وہ بقیہ تمام خرابیوں سے اپنے آپ بچ جائے گا۔ کسی آدمی کو اگر صرف ایک جامع اور کلیدی نصیحت کرنی ہو تو وہ صرف یہ ہوگی ـــــ اپنے آپ کو غصہ سے بچاؤ۔

غصہ کا مزاج ہر انسان میں ہوتا ہے مگر عام حالات میں غصہ آدمی کے اندر سویا ہوا ہوتا ہے۔ یہ غصہ صرف اس وقت جاگتا ہے جبکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آکر اُسے جگا دے۔

دنیا کی زندگی میں یہی آدمی کا امتحان ہے کامیاب انسان وہ ہے جس کا یہ حال ہو کہ غصہ کے حالات میں بھی وہ غصہ نہ کرے۔ ایسا آدمی معاملہ کو بڑھائے بغیر ابتدائی مرحلہ ہی میں اس کو ختم کر دیگا۔

غصہ نہ کرنے کی عادت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ وہ ناموافق حالات میں بھی اپنے لئے موافق امکانات دریافت کر لیتا ہے۔

غصہ نہ کرنا عالی ظرفی کی علامت ہے۔ اس کے مقابلہ میں جو آدمی غصہ کرے وہ اپنے اس عمل سے اس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ ظرف کی بلندی کی صفت اس کے اندر موجود نہیں۔

آئینہ: انسانیت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کا خیر خواہ ہو۔ وہ دوسرے انسانوں کو اپنا بھائی سمجھے وہ انکی ترقی پر خوش ہو، اور اگر کسی بھائی میں کوئی خرابی دیکھے تو وہ خیر خواہی کے جذبہ کے تحت اس کی اصلاح کے لئے مستعد ہو جائے۔ جس سماج میں لوگوں کا یہ حال ہو وہاں ہر انسان دوسرے انسان کے لئے آئینہ کی مانند ہوگا۔

آئینہ جب کسی کو اس کے چہرے کی خرابی دکھاتا ہے تو اس کے اندر کوئی برا جذبہ نہیں ہوتا۔ آئینہ کا کام صرف خرابی کو بتانا ہے نہ کہ خرابی والے انسان کو نیچا دکھانا۔ اسی طرح سچا انسان وہ ہے جو اپنے بھائی کو اس کی خرابی سے آگاہ کرے تو اس کے دل میں بھائی کے خلاف نفرت یا حقارت کا کوئی جذبہ نہ ہو۔ اس کا مقصد صرف عیب کی اصلاح ہو نہ کہ عیب کا اشتہار۔

آئینہ آدمی کے چہرہ پر کوئی دھبہ بتائے تو آدمی کسی رکاوٹ کے بغیر فوراً اس کو قبول کر لیتا ہے۔ مگر جب انسان کسی آدمی کو اس کا عیب بتائے تو اکثر وہ اس کو اپنی عزت اور غیرت کا مسئلہ بنا لیتا ہے۔ یہ جذبہ آدمی کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ وہ انسان کی نشاندھی کو بھی اسی طرح خوشدلی کے ساتھ قبول کرے جس طرح وہ آئینہ کی نشاندھی کو قبول کرتا ہے۔

اخلاق: اجتماعی زندگی میں بار بار ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان اور دوسرے انسان کے درمیان کوئی معاملاتی تعلق قائم ہوتا ہے۔ مثلاً مل کر سفر کرنا، مل کر ادارہ چلانا، مل کر تجارت کرنا، وغیرہ۔ اس طرح کے

ہر ملاپ میں دو یا زیادہ انسان کبھی محدود مدت
کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور
کبھی لمبی مدت کے لئے ۔۔۔ کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ ابتدائی مرحلہ میں مستقل تعلق کے نام پر دو شخصوں
کے درمیان ملاپ قائم ہوتا ہے مگر بعد کو ایسی
صورتیں پیش آتی ہیں کہ ان کا باہمی تعلق ٹوٹ
جاتا ہے۔

ایسے تمام معاملات میں اتحاد کے متعلق
طرفین کو جس اسلامی اصول کی پابندی کرنی چاہئے
وہ یہ ہے کہ یا تو خوش اسلوبی کے ساتھ تعلق کو
باقی رکھیں، یا خوش اسلوبی کے ساتھ ایک دوسرے
سے جدا ہو جائیں۔

دو انسان جب کسی مقصد کے لئے باہم
متحد ہوں دونوں فریقوں کے لئے شریعت کا یہ
لازمی حکم ہے کہ وہ اتحاد اور اختلاف دونوں حالتوں
میں اخلاقی معیار کو ترک نہ کریں۔ دونوں میں سے
کسی کو یہ حق نہیں کہ تعلق ٹوٹنے کے بعد ایک دوسرے
کو بدنام کرنے لگے یا اس کی جڑ اکھاڑنے کے لئے
سرگرم ہو جائے ۔۔۔ (ماخوذ از "الرسالہ")

آپ اپنا امتحان لیجئے کے جوابات

۱ پہلی مسجد مسجد حرام۔ دوسری مسجد بیت المقدس۔
۲ حضرت زید بن حارث ۳ خلیفہ سوم سیدنا
عثمان غنی رض ۴ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔
۵ قرآن مجید ۶ حضرت عثمان غنی رض
۷ حضرت عزیر علیہ السلام ۸ غزوہ خندق

آئی۔ ٹی۔ آئی مروڈ جنجیرہ میں داخلہ

مرکزی و ریاستی حکومت سے منظور شدہ انجمن
اسلام جنجیرہ سدی ظفر شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی
ٹیوٹ، مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڑھ کے یکم اگست ۱۹۹۸ء
سے شروع ہونے والے نصابی سال میں مندرجہ ذیل کورسیس
میں داخلے کے لئے داخلہ فارم جاری کئے جا رہے ہیں۔

۱ میکانک موٹر وہیکل ۔۔۔ دو سالہ مدت
۲ میکانک ڈیزل ۔۔۔ ایک سالہ مدت
۳ ویلڈر (گیس و الیکٹرک) ۔۔۔ ایک سالہ مدت
۴ الیکٹریشین ۔۔۔ دو سالہ مدت

الیکٹریشین کورس میں داخلے کے امید وار کو
ایس.ایس.سی امتحان میں کامیاب ہونا لازمی ہے جب کہ
باقی ماندہ کورسیس میں داخلے کے لئے امید وار کو مذکورہ
امتحان میں شریک ہونا لازمی ہے۔

داخلہ فارم اور کیفیت نما (پراسپیکٹس)
انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن مبلغ
پچپن روپے بذریعہ "منی آرڈر" ارسال کرنا ہوگا۔
پُر کئے ہوئے داخلہ فارم جمع کرنے کی آخری
تاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۹۸ء ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا کورسیس میں داخلے کے لئے
امیدوار کا ۳۱ جولائی ۱۹۹۸ء تک کم از کم ۱۵ سال
اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال کا ہونا ضروری ہے۔

محمد شاہد حسن کلاب
پروپیگنڈا انچارج انسٹی ٹیوٹ ھذا

فاسق

از: محمد اللہ عبید علی ٹولکر

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ (سورہ البقرہ آیت ۹۹)

ناچیز نے قرآن پاک پر بہ نظر تعمق تدبر کرنے کے بعد یہ تاثر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسلوب بلیغ سے کائنات میں بکھرے فطرت کے ایسے مناسب الفاظ قرآن پاک میں چن لئے ہیں کہ اگر قیامت تک دنیا کے تمام انسان ایسے مناسب الفاظ تجویز کرنے میں کوشاں رہتے تب بھی انہیں نہ مل پاتے۔ انہیں میں سے ایک لفظ "فاسق" بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ مشرکین مکہ اور یہودی علماء کیلئے استعمال کیا ہے کہ جو قرآن سے نفرت کرتے تھے منہ موڑتے تھے (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۶) گویا اس لفظ کے استعمال سے قرآن کا انکار کرنے والوں اور اس پر عمل پیرا نہ ہونے والوں کی حقیقت کی پردہ کشائی ہوئی ہے۔

"فاسق" اس لفظ کو سمجھانے کیلئے ایک مثال بڑی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ کوکن میں آم کثرت سے ہوتے ہیں۔ آم کے پھل کا اوپری حصہ چھلکا ہوتا ہے۔ چھلکے کے اندر گودہ نشو نما پاتا ہے اور پختگی تک پہنچتا ہے (پکتا ہے) چھلکا گویا اس پھل کا (PATTERN) ہوتا ہے کہ جس کے اندر اس کی صلاحیتوں کی تکمیل ہوتی ہے اور وہ پختگی تک پہنچتا ہے۔ لیکن قارئین کرام نے دیکھا ہوگا کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آم (آم کا گودہ) ایک طرف چھلک پڑتا ہے چھلکے سے باہر نکل جاتا ہے (اس عمل کو عربی نحوی لغت میں "فسق" کہتے ہیں)۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا آم کبھی پختگی تک نہیں پہنچتا بلکہ آم کے درخت سے گر کر گل سڑ جاتا ہے اس قسم کے پھل کو عربی لغت نحوی میں "فاسق" کہا جاتا ہے۔ یہاں مذکورہ آیت میں "فاسق" لفظ استعمال کرنے کا اللہ کا مدعا اور حکمت یہ ہے کہ قرآن معاشرہ یا اجتماعی زندگی کے لئے ایسا قالب عطا کرتا ہے۔ کہ جس کی حدود میں رہ کر افرادِ معاشرہ کی صلاحیتوں کی صحیح دینی نشو و نما ہو جاتی ہے اور جو فرد یا معاشرہ یا قوم اس قالب سے باہر نکل جائیگی تو اس کا انجام اس فاسق پھل کی طرح ہوگا جو عمل فسق سے فاسق بن کر گر کر گل سڑ گیا۔ دوسرے الفاظ میں دین اور لادینی میں یہی فرق ہے۔ مسلمانوں کو "فاسق" لفظ میں بڑی عبرت ہے خصوصاً ان مسلم شعراء کو جو کہتے ہیں کہ ہمیں "دیوان غالب" بس ہے — ✤

> ابتداء یہ کہ فرشتوں نے مجھے سجدہ کیا
> انتہا یہ کہ نکالا گیا الزام کے ساتھ

انسان کي زندگي ميں هر طرح کے دور آتے هيں۔ خوشي کے بھي، رنج کے بھي۔ خوشي کے موقع پر تقريبات هوتي هيں شادي بياه، عقيقه، ختنه، بسم الله، ختم قرآن، امتحان ميں کاميابي، بيرون ملك روانگي، وطن ميں آمد، حج وزيارت۔ ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں۔ اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے رنج کے موقع پر سوگ هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه،

قرآن خواني .. ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے

ایک موسم آتا هے، دوسرا جاتا هے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بهار ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کی ياد وابسته هوتي هے۔ تهواروں کا دور مدام چلتا هے، عيد، بقر عيد، محرم، شب برات، ميلاد النبي، ماهِ رمضان ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور

هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے بهائي کي شادي ميں تو تمام طرح کي مٹھائياں تهيں۔ دوست کے هنی مون پر افلاطون قرآن خواني ميں نان خطائي باراں ميں برفي سرما ميں گاجر کا حلوه رمضان ميں مالپوه عيد ميں شير خُرما

اور هر مٹھائي سے لُطف اندوز هونے کے بعد سوال پوچھا جاتا هے که "بھئي مٹھائي کهاں سے خريدي؟" تو

سليمان مٹھائي والے کا نام بے ساخته زبان پر آجاتا هے يعني هر مٹھائي کے ساتھ سليمان مٹھائي والے کي ياد جُڑي هوتي هے اسي لئے جب کبھی مٹھائي کا ذکر چھڑتا هے، سليمان مٹھائي والے کي بات هوتي هے سليمان مٹھائي والے هم اقسام، هم اصناف، هم رنگ، هم اشکال، هم احساس اور هم مواقع مٹھائياں بناتے هيں۔

آئيے، اپني يادوں کي ياد ميں کوئي مٹھائي نوشِ جان فرمائيے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مِٹھائی والے

شاهوں کے شایانِ شان مِٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۱۳ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸، ۸۵۲۳۲۳۲/۸۵۵۵۸۵۸

کیسی بلندی کیسی پستی

شرف کمالی (کولھا پور)

تم نے مجھ کو
ووٹ دیا ہے!
میں نے الیکشن جیتا ہے۔۔۔
میرے مخالف ہار گئے ہیں"
اور۔۔۔ اگر میں سچ کہہ دوں تو۔
تم بھی مجھ سے ہار گئے ہو"
تم تو وہی ہو۔ جو پہلے تھے
کل بھی جنتا کہلاتے تھے
آج بھی جنتا کہلاتے ہو
کام تمہارا بھوکا رہنا
چپ رہ کر ہر ایک غم سہنا
میرا مقدر میرے بھائی
اونچی وزارت کی کرسی ہے
جس کو پا کر
ہر انساں میں
ایک غرور سا آ جاتا ہے!
میں اب تم کو کیسے جانوں؟
کون ہو تم؟ —— کیسے پہچانوں؟
میری سیٹ بلندی پر ہے
اور تم پستی میں رہتے ہو
بھاندر کے پل کے نیچے
گندی بستی میں رہتے ہو"

قربانی

نہال حفیظ بمبئی

جاوید نکہت کا ماموں زاد بھائی تھا۔ بچپن سے دونوں نے ایک ساتھ گذارے۔ جاوید جب ذرا سمجھدار ہو گیا تو بری صحبت کا شکار ہو گیا۔ اس کی تمام تر خوبیاں برائیوں میں بدلنے لگیں۔ جو لوگ اس سے پیار کرتے تھے وہ اب اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ جاوید کو برائی کی راہ پر چلتے دیکھ کر نکہت کا دل بجھ جاتا۔ آخر اس نے طے کر لیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح جاوید کو دوبارہ راہ راست پر لے آئے گی۔ اس نے جاوید سے کہا "تم جس راستے پر چل پڑے ہو اس میں تباہی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ ابھی بھی وقت ہے تم پھر سے اچھائی کی راہ اپنا لو۔" نکہت کی یہ بات سن کر جاوید بولا، "تم ہی وہ واحد انسان ہو جس نے مجھے احساس دلایا ہے کہ میں برائی کے راستے پر چل رہا ہوں۔ اور اگر تم تاحیات میرا ساتھ دو تو میں اس برائی سے بچ سکتا ہوں۔" نکہت ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو گئی بہت سوچ بچار کے بعد نکہت نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ جاوید کو برائیوں کے دلدل سے نکال کر دم لے گی۔ پھر جب وہ ایک نیک انسان بن جائے گا تو اسے حقیقت بتا دے گی کہ یہ سب میں نے تمہیں راہ راست پر لانے کیلئے کیا ہے۔ دن گذرتے رہے پھر وہ دن بھی آیا جب وہ واقعی ایک نیک انسان بن گیا۔ یہی وہ وقت تھا جب نکہت وہ حقیقت ظاہر کرنا تھی۔ لیکن اس کے کہنے سے پہلے ہی جاوید کی امی نکہت کے گھر رشتہ لے آئیں جلد ہی ان دونوں کی شادی ہو گئی۔ جاوید تو نکہت کو پا کر پھولا نہ سماتا تھا لیکن نکہت اکثر تنہائی میں اس شخص کو یاد کر کے رویا کرتی جو وطن واپس آ کر اسے اپنانا چاہتا تھا۔ پھر بھی وہ مطمئن تھی کہ اس کی قربانی نے ایک انسان کو بھٹکنے سے بچا لیا۔

غزلیں

بسکر پیوائی

★

پتھر ہوں اگر میں تو، رستے سے ہٹا دیجئے
لِلّٰہ حقارت سے، ٹھوکر نہ لگا دیجئے

محروم نہ ہو جاؤں، پستی کے جزیروں سے
محلوں کی بلندی سے مجھ کو نہ صدا دیجئے

میں دل سے بھلا دوں یہ ممکن تو نہیں لیکن
ہاں آپ سے ممکن ہو تو مجھ کو بھلا دیجئے

کچھ لوگ ہیں آمادہ، اب میری تباہی پر
تکمیلِ تمنا کی مجھ کو بھی دُعا دیجئے

پہنچا ہے جنوں میرا، معراجِ محبت تک
یہ بات بسکر ساری، دُنیا کو بتا دیجئے

ساقی تورٹیلوی۔ اپر تورٹیل

★

یہ کس نے گُل کو خار کے دامن میں رکھ دیا
فتنہ خزاں کا کیوں بھرے گلشن میں رکھ دیا

کیا مصلحت تھی راز ابھی تک تو راز ہے
کیوں اتنا فرق شیخ و برہمن میں رکھ دیا

سیماب و برق، شعلہ و شبنم، وصال و ہجر
کیا تضاد دِل میں موئے تن میں رکھ دیا

مدہوش کس نے کر دیا فکر و خیال کو
جلوؤں کو کس نے وادیٔ ایمن میں رکھ دیا

ساقی ذرا سنبھل کے چلو راہِ زیست پر
تم نے قدم تو خانۂ دشمن میں رکھ دیا

اسماعیل نپرکار۔ فردوس۔ رتناگیری

ارباب سیاست کی یہ حال ہے معقول سی
اک ہاتھ میں خنجر ہے دوجے میں دھری تلسی

تعمیرِ گلستاں کا پیغام تو دیتے ہو
تخریب کے ہاتھوں کیوں اس کی انا جھلسی

اس دورِ ترقی کا بس دیکھ کے نظارا
اک تم ہی نہیں اے دوست سیتا بھی ہو یا کلسی

کیا ٹوٹ گئی محملِ رہبر کے تغافل سے
ہر سمت سے آتی ہے اڑتی ہوئی اک دھول سی

اُلجھی ہوئی قسمت کو کیوں کوس رہے ہو تم
اس میں بھی لچک سی ہے اُلجھے ہوئے کاکل سی

کتنی بھی کرے کوشش بدلا ہے نہ بدلے گا
کوّا چلے چال جو چال ہے بلبل سی

سنتے ہی غزل نپرکار یہ بول اٹھے اغیار
اسمیں تو ہے شیرینیٔ عمران کے تغزل سی

نـ (عمران انصاری بھوپال)

بدرالدین بدر۔ اڑکھل۔ الجرلہ

★

اک ذرا ان کا قرب پائے ہیں
سارے غم ہم سمیٹ لائے ہیں

جس سے باغ و بہار ہے قائم
آج وہ چشمِ نم بھی لائے ہیں

توڑ دو ساغر و صراحی کو
اب نہ پینے کی قسم کھائے ہیں

شیخ تو میکدے میں ہیں شب بھر
اور مصلّے پہ صبح پائے ہیں

حرمتِ میکدہ تو دیکھو بدر
شیخ ٹوپی اُتار آئے ہیں

کام کی باتیں

عبدالمجید مجگاؤنکر

ضلع پریشد رتناگری کے آدرش شکشک ریٹائرڈ صدر مدرس جناب عبدالمجید وائی مجگاؤنکر متوطن کرلا رتناگری جو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بھی ہمدرد رکن ہیں، سبکدوشی کے بعد آپ نے نقش کوکن کیلئے لکھنا شروع کیا ہے۔ "کام کی باتیں" اس عنوان سے وہ ہر ماہ ایک صفحہ قارئین کی نذر کرتے ہیں۔ (ادارہ)

★ مَا احسن القصد فی الغنی مَا احسن القصد فی الفقر ما احسن القصد فی العبادۃ ○

نہ اتنا دولت مند ہو کہ انسان قارونِ وقت بن کر حق سے غافل ہو جائے، نہ اتنا محتاج ہو کہ پریشانِ خاطر ہو کر حق سے محروم ہو جائے۔

کچھ لوگ دولت مند ہو کر اس قدر شان و شوکت اور عیش و عشرت کی زندگی گزارتے ہیں کہ اعتدال سے خارج ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ محتاج ہو کر صبر، خودداری اور تمام شریفانہ اوصاف کھو دیتے ہیں۔

عبادت سے بڑھ کر اسلام میں کوئی نیکی کا کام نہیں۔ اس میں بھی اعتدال کو ملحوظ رکھا ہے۔ عبادت نہ اتنی زیادہ ہو کہ آدمی دوسرے دھندوں کے لائق نہ رہے اور نہ اتنی کم ہو کہ حق سے غفلت ہو جائے۔ ہر کام میں اعتدال چاہیئے ؎

کتنے مفلس ہو گئے کتنے تونگر ہو گئے
خاک میں جب مل گئے دونوں برابر ہو گئے

★ وَ اَحْسِنْ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ ۔

اور جس طرح سے اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی دوسروں کے ساتھ احسان کر۔

احسان کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی کو مصیبت سے نجات دلائی جائے۔ مالی امداد دے، تنگدست کو یا قرض دار کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اور تکلیف و مصیبت میں ساتھ دے۔ اسلام نے دوسروں کے ساتھ بھلائی اور احسان کرنے کو کسی خاص معنی میں محدود نہیں کیا ہے بلکہ اس کو نیکی کی راہ میں وسیع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شئے پر احسان کرنا فرض کیا ہے ؎

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

★ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ○

اور کسی جان کے بس میں نہیں کہ اللہ کے حکم کے سوا وہ مر سکے۔ موت کا لکھا ہوا وقت مقرر ہے۔

جب اللہ کا حکم ہوگا تب ہی کوئی مر سکتا ہے۔ پھر موت سے خوف و ڈر کیوں ہو، اس سے بزدلی کیوں چھائے۔ جس کی قسمت میں جہاں موت ہے وہیں مریگا۔ مارنا اور زندہ رکھنا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جس کو چاہے موت دے اور جس کو چاہے زندہ رکھے۔

موت کسی جگہ اور کسی وقت بھی آسکتی ہے۔ چاہے تم مضبوط قلعوں میں ہوں۔ غرض تم کہیں بھی جاکر رہو، موت سے چھٹکارہ نہیں ہے

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

★

اِنَّ لِلّٰہِ خَلقًا خَلَقَھُمْ لِحَوائِجِ النَّاسِ یَفزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِی حَوائِجِھِمْ اُولٰئِکَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ ۝

خدا کے کچھ بندے ایسے ہیں جو بندگانِ خدا کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ یہ لوگ خدا کے عذاب سے مامون و محفوظ رہیں گے۔

ہر معاشرے میں خدا کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو عام طور پر لوگوں کے کام آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ جس طرح لوگ آپ کی طرف زیادہ رجوع ہوں اور آپ کے سامنے اپنی درخواستیں، مطالبے اور ضرورتیں رکھیں تو آپ اپنی اس سعادت پر دل کی گہرائی سے خدا کا شکر ادا کریں اور خندہ پیشانی سے لوگوں کی خدمت میں لگ جائیں۔

خدمتِ خلق کے وہ کام کئے جا عاقل
بعد مرنے کے بھی دُنیا میں تیرا نام چلے

اطمینانِ زندگی: آدمی چاہتا زیادہ ہے مگر اس کو ملتا تھوڑا ہے۔ لوگ اس حقیقت کو جان لیں تو ان کی زندگی سراپا اطمینان کی زندگی بن جائے۔

تری آواز مکے اور مدینے

مصنف: ڈاکٹر محبوب راہی

مختلف اصناف شعر و ادب پر مبنی تصانیف کے بعد شاعر و ادیب ڈاکٹر محبوب راہی کی ایک تازہ اور اہم پیشکش حمدوں، نعتوں، مناجاتوں، منقبتوں اور سلاموں نیز اعلیٰ اقدار کی ولولہ خیز اصلاحی منظومات کا ضخیم مجموعہ "تری آواز مکے اور مدینے" جو مکتبۂ شاداب حیدرآباد کے زیر اہتمام چھپ کر جلد ہی تعمیری ادب کے شائقین کے ہاتھوں میں ہوگا۔ تفصیلات کے لیے مکتبۂ شاداب ۱۴۷-۵-۱۱ ریڈ ہلز حیدرآباد ۴ کو لکھیں یا براہ راست ڈاکٹر محبوب راہی بارسی ٹاکلی، ضلع آکولہ سے رابطہ قائم کریں۔

جناب عبدالحمید مقدم متوطن دھور تعلقہ مہاڑ ضلع رائے گڈھ نے (جو نقش نواز اور قلمکار بھی ہیں اور اپنے حلقہ میں حمید دھوری کے نام سے جانے جاتے ہیں) قارئین نقش کوکن کی دل چسپی کیلئے دینی اور تاریخی سوال وجواب کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ذیل میں چند سوالات دیئے گئے ہیں اور ہر ماہ اسی طرح وہ اپنے سوالات پیش کریں گے آپ اپنے ذہن و دماغ پر زور ڈال کر ان سوالوں کے جوابات ایک کاغذ پر لکھ لیجئے اور پھر اسی پرچہ میں دیئے گئے جوابات سے ملا کر دیکھ لیجئے آپ کو خود اندازہ ہوگا کہ آپ کو اس امتحان میں کتنے نمبر ملے ہیں۔ (ادارہ) ۔ ∴

نمبر۱ : دنیا کی سب سے پہلی اور دوسری مسجد؟

نمبر۲ : وہ کون خوش نصیب صحابی ہے جن کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے؟

نمبر۳ : قرآن مجید کے سب سے پہلے حافظ کا نام؟

نمبر۴ : ان پیغمبر کا نام جو اپنی تعلیمات اور کمالات نبوت کے ذریعہ ہر نبی کی نبوت اور رسالت پر مہر تصدیق ثبت فرمائیں گے۔؟

نمبر۵ : اس کتاب کا نام جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کتاب کو کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو وہ پہاڑ اس کے بوجھ اور خشیت سے ریزہ ریزہ ہوجاتا؟

نمبر۶ : ان صحابی کا نام جن سے باری تعالیٰ نے قرآن کی جمع و تدوین کا آخری کام ان کے ہاتھوں سے لیا؟

نمبر۷ : ان پیغمبر کا نام جنہیں سو سال کے بعد پھر زندہ کیا گیا۔ ان کی سواری کو ان کے سامنے مٹی میں سے زندہ کیا گیا اور انہیں یہ بھی دکھایا گیا کہ سو سال گزرنے کے بعد ان کا کھانا ابھی باسی نہ ہوا ہے۔

نمبر۸ : اس غزوہ کا نام جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے خندق کھودی۔ پتھر اٹھائے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھاتے رہے ۔ ∴

جوابات صفحہ ۔۔ پر ملاحظہ فرمائیے

مسلم ماہی گیروں اور دیگر او۔بی۔سی کے مطالبات

مسلم ماہی گیر اور مسلم سماج میں او بی سی کے مطالبات حق بجانب ہیں۔ اس لئے ہم اسمبلی کے سیشن میں انہیں انصاف دینے کیلئے ان کی حمایت کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار ایس۔ٹی مہامنڈل کے صدر اور رکن مہاراشٹر اسمبلی شیواجی راؤ گوتاڑ نے رتناگری تعلقہ گرام وکاس سیوا سمیتی کے زیر اہتمام منعقدہ جلسے میں اپنی صدارتی تقریر میں کیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ آج کا یہ مسلم ماہی گیر او۔بی۔سی جلسہ دیگر سماج کے لئے بھی اہمیت کا حامل ہے۔ قبل آزادی برطانوی حکومت نے کنبی سماج کی یہ سہولتیں فراہم کروائی تھیں۔ جس کی وجہ سے میں ذاتی طور پر خود بھی ان سہولیات سے مستفیض رہا۔ لیکن حصولِ آزادی کے بعد ان مراعات کو مسترد کر دیا گیا۔ زمانہ حال میں کنبی سماج اور مسلم سماج انتہائی پسماندہ ہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہوگا کہ آپس میں نا اتفاقی اور جھگڑوں سے دور رہ کر اتحاد سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔ اپنے مطالبات کی تشہیر قوم کے ناخواندہ افراد تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اس سے ہی قوم میں نا انصافی اور حق تلفی کے خلاف بیداری پیدا کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے بذاتِ خود اور ممبر اسمبلی حسین دلوائی کے ہمراہ مسلم ماہی گیروں کے مطالبات منظور کروانے کے لئے کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔

گرام وکاس سیوا سمیتی کے صدر جناب عبداللطیف مہسکر صاحب نے گلدستوں سے آئے ہوئے مہمانانِ خصوصی کا استقبال کیا۔ نائب صدر اور جلسے کے کنوینر الناصر قاضی صاحب نے جلسے کی غرض وغایت پیش کی۔

پیغامات میں ودھان پریشد میں حزبِ مخالف پارٹی کے لیڈر چھگن بھجبل، سابق ممبر پارلیمنٹ حسین دلوائی، مسلم او بی سی تحریک کے لیڈر پی اے انعامدار اور رتناگری کے صنعتکار رفیق نائیک صاحب کے پیغامات کا اندراج ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر جی۔آئی۔آدٹے صاحب نے جلسے کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیوا سمیتی کے جو کارکنان مسلم سماج کی اس تحریک کے لئے کوشاں ہیں۔ لوگوں کو انہیں اس تحریک کو پروان چڑھانے کے لئے ہر طرح کا تعاون دینا چاہیے۔

سمیتی کے مشیر جناب تاج الدین ہوڈیکر صاحب نے خصوصی مقرر قاسم۔ایچ۔مجگاونکر کی تقریر "ماہی گیروں کے مسائل" پڑھ کر سنائی۔

او۔بی۔سی۔ داخلے ملنے میں سرکاری رکاوٹیں: مسلم او بی سی۔ کے داخلے ملنے میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں۔ ان میں سے ایک حکومت کی تکنیکی رکاوٹ ہے۔ مسلمانوں میں قیادت کا فقدان ہے۔ اس طرح کے خیالات کا اظہار مسلم او۔بی۔سی تحریک کے سربراہ شری ولاس سوناونے نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسلم او بی سی تحریک شروع ہونے کے بعد سے اب تک ۵۰۰ مسلم او/بی/سی طلبا کو مختلف تعلیمی اداروں میں داخلہ مل چکا ہے۔ لیکن کوکن میں مسلم او/بی/سی تحریک کو بڑھاوا دینے کی ضرورت پر آپ نے حاضرین کی توجہ مرکوز کروائی۔

نقش کوکن

رتناگری ضلع پریشد کے سابق صدر راجا مہاڈلیکر نے کہا کہ مسلم او۔ بی۔ سی کے حل کیلئے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں۔ ضلع پریشد کے ممبر کمار شیٹے نے کہا کہ اگر دیگر مذاہب میں پسماندہ افراد کو خصوصی مراعات حاصل ہیں تو مسلم سماج کے پسماندہ افراد بھی ان مراعات کے لئے حق بجانب ہیں۔ مہمانان خصوصی کے طور پر مہاراشٹر سماجوادی پارٹی کے صدر اور ممبر اسمبلی حسین دلوائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ جب تک مسلمانوں میں سیاسی قیادت کا فقدان ہے۔ قوم کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔

اس موقع پر رتناگری تعلقہ گرام وکاس سیوا سمیتی کی جانب سے ممبر اسمبلی منتخب ہونے پر صدر جلسہ شری شیواجی راؤ گوتاڑ کے ہاتھوں حسین دلوائی صاحب کا اعزاز کیا گیا۔ اس کے علاوہ ان کے ہفتہ وار "آکاش گنگا" کے خصوصی شمارے "مسلم مچھی مار او بی سی" جریدہ کا اجراء ہوا۔ اس موقع پر رتناگری ضلع پریشد کے صدر سبھاش بنے، نگر پریشد کے صدر راجن سالوی موجود تھے۔

جلسے میں صبح سیشن کی نظامت شریمتی سمیتا راجواڑے نے کی جبکہ دوپہر سیشن کی نظامت جناب تاج الدین ہوڑیکر صاحب نے کی۔ اختتام پر جناب آئی۔ وائی۔ سولکر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

اس موقع پر ضلع پریشد رتناگری کے شعبۂ تعلیم کے سابق سبھاپتی حسین خان فڈنائیک، ضلع پلاننگ بورڈ کے ممبر موسن گاندھی، شہر کے ہائی اسکول کے سابق صدر مدرس خالد قاضی، سابق میونسپل کونسلر سعید ڈنگکر اسماعیل مرکر، راجاپور نگر پریشد ممبر، محترمہ حُسن بانو خلفے، صنعت کار جاوید ٹھاکور، نانا کولتے، عبدالرشید مجگاؤنکر اور دیگر تعلقوں سے آئے ہوئے مُسلم برادران موجود تھے۔

پروگرام کی کامیابی کے لئے عبداللطیف مُلّا، عبدالکریم نیرکر، عبدالمجید مجگاؤنکر، اقبال مقادم، عبداللطیف مرکر، نثار راجپورکر، سراج خان، لائق علی مونڈو، سلیم بوبندرے، اقبال خلیفے، شمشاد مقادم، محترمہ فریدہ مرکر، نسرین بھاٹکر اور رتناگری تعلقہ گرام وکاس سمیتی کے عہدیداران نے کافی محنت کی۔

رتناگری/سندھودرگ ضلع کے مُسلم طلبہ کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۱۹۹۸ء سے ۹۹ء تعلیمی سال کیلئے مندرجہ ذیل مُسلم طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتے پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا ایک دو روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔ عرضیاں موصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ راگست ۱۹۹۸ء ہوگی۔

۱ء بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانے والے + ۲ء بمبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی —— (Vocational اور Technical) اداروں میں تعلیم پانیوالے + ۳ء ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجنیرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانیوالے + ۴ء بمبئی عظمیٰ اور رتناگری/ سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانیوالے +

یادداشت: ہائی اسکولوں کے جن طلبہ کو ۵۰ فیصد سے زیادہ نمبر ملے ہوں وہی عرضی کریں۔ ایم۔ ڈی۔ مستری

سکریٹری اسکالرشپ کمیٹی ۶۷، گرگاؤں روڈ، اوپیرا ہاؤس بمبئی ۴...

لالہ میاں گھنسار

از عنایت اللہ گیتی

شریوردھن، شہر کوکن کا مشہور شہر ہے جو خاص کر سپاری کیلئے مشہور تھا (شریوردھن کا روٹھا) چاہے کہیں کی سپاری ہو مگر اسے شریوردھن کا روٹھا کہہ کر بیچا جاتا تو اس کی مناسب قیمت ملتی جیسے رتناگری کا ہاپوس مشہور ہے حالانکہ ہاپوس رائے گڈھ میں بھی کثرت سے پایا جاتا ہے مگر بمبئی کے بازار میں رتناگری کا سکّہ چل گیا ہے۔

شریوردھن بحر عرب کے کنارے رائے گڈھ ضلع کا تاریخی شہر ہے مگر تاریخ اس سے نہ جانے کیوں روٹھی ہوئی ہے کہ اس کا کہیں ذکر ہی نہیں آتا۔ اختر راہی نے بھی اپنی مثنوی میں اسے جگہ دینا پسند نہیں کیا۔ یہ بھی شکوہ نہیں ہے اظہارِ حقیقت ہے۔ دراصل کوکن بمبئی علاقہ کا وہ ساحلی علاقہ ہے کہ جس کے حُسن پر نثار ہو کر اختر صاحب نے اپنی مثنوی کا شاہکار رقم کیا۔ یہ علاقہ اپنے حُسن و رعنائی کے باوجود پردۂ خفا میں رہا۔ اربابِ حل و بسط تو اس سے کنّی کاٹتے رہے لگتا ہے قدرت بھی اس سے خفا رہی ہے۔ اس کی بھی وجوہات ہوں گی جسے تاریخ کا طالب علم اگر تلاش کرے تو اس کا سُراغ پانا مشکل ہے۔ میاں اختر راہی صاحب نے اپنے خطہ کا جس خوبصورتی سے اپنی مثنوی میں اظہار کیا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کوکن کا علاقہ مردم خیز رہا ہے۔ البتہ ایک لمبا عرصہ تک تاریکی کے پردہ میں چھپا رہا۔ اب قدرت بھی مہربان ہو گئی ہے۔ آزادی کے بعد کوکن میں علمی جگمگاہٹ محسوس ہو رہی ہے۔ گرچہ آزادی سے پیشتر اس کی بنیادیں پڑیں جیسے مرُوڈ جنجیرہ ہائی اسکول، فجندار ہائی اسکول اور فردوس ہائی اسکول۔ ایک دینی مدرسہ کی کمی تھی وہ بھی پوری ہو گئی اور اس کا شرف شریوردھن کے حصّہ میں آیا۔ اور سچ پوچھئے تو حق بحقدار رسید اس لئے کہ شریوردھن کسی زمانہ میں علمی مرکز رہا ہے۔ تاریخ کا طالب علم اس کے آثارِ قدیمہ کو الٹ پلٹ کر دیکھے تو اس کی تہہ میں علمی شخصیتیں سوئی ہوئی ملیں گی۔ میں چاہتا ہوں کہ شریوردھن کے کھنڈروں میں سے ان شخصیتوں کو تلاش کر کے تاریخ کے اوراق کے سپرد کروں۔ ماضی کی تاریخ مستقبل کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ عام طور پر لوگ مرنے والے کی بعد از مرگ تعریف کرتے ہیں جبکہ زندگی میں اس سے پورا پورا استفادہ نہیں کرتے مگر بات وہی ہے کہ جب سورج آب و تاب کے ساتھ چمکتا ہے تو نگاہیں خیرہ ہوتی ہیں اور بعد از غروب تاریکی پھیلتی ہے تو احساس ہوتا ہے۔ ہیرا پاس ہوتا ہے اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا بلکہ اسے چھپاتا ہے کھو جانے کے بعد اسے تلاش کرتا پھرتا ہے۔

تو چلئے ماضی کو کریدنے کی بجائے میں سب سے پہلے ماضی کی ایک یادگار شخصیت کا مختصر حال پیش کرتا ہوں جو اس وقت بقید حیات ہیں اور چراغِ سحری کی طرح زندگی کی شمع ٹمٹما رہی ہے۔ آج انکی عمر ۸۵ سال کی

ہو گئی ہے۔ ان کا اصل نام عبداللہ ہے مگر لالہ میاں کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ شر یوردھن کے مشہور گھنسار خاندان سے ہیں۔ آپ کے والد کا نام عبدالرحیم گھنسار ہے۔ گھنسار خاندان تعلیم و تہذیب شائستگی دیانت۔ قوم کی رہبری۔ ذمہ داری۔ حکومتی سطح پر بھی اہم عہدوں پر فائز اشخاص کی وجہ سے اطراف میں جانا و مانا اور معزز خاندان ہے۔ چنانچہ موصوف کے دادا شہاب الدین گھنسار اور ان کے بھائی محمد علی گھنسار دونوں نے دیوبند میں تعلیم حاصل کی تھی۔

محمد علی گھنسار صاحب شر یوردھن میونسپلٹی کے چیئرمن شپ کے دور میں کافی ہر کا راستہ بنا اور انہی کے نام سے موسوم ہوا۔ جنجیرہ مروڈ کے نواب صاحب سرسدی احمد خان مشورہ کیلئے بلایا کرتے تھے۔ نواب جب ہریشور آتے جہاں تالاب کے وسط میں ان کا بنگلہ تھا تو محمد علی ان سے ملاقات کیلئے جایا کرتے تھے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادہ محمد سعید گھنسار بھی کافی عرصہ تک شر یوردھن میونسپلٹی کے چیئرمن رہے تھے۔ لالہ میاں صاحب کے والد جو خاکسار کے نانا ہیں رسویل میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے آپ نہایت خوشخط تھے۔ عورتوں کے مسائل اور میت کے غسل کے عنوان سے کتابیں لکھ لکھ کر مفت تقسیم کرتے تھے۔

لالہ میاں صاحب نے ابتدائی تعلیم شر یوردھن کے اسکول میں پائی آپ کے استاد قاضی احمد عرف قاضی جناب جو اسکول کے ہیڈ ماسٹر اور جامع مسجد کے خطیب بھی تھے۔ ثانوی تعلیم موصوف نے راندیر کے عربی مدرسہ میں پائی۔ اس وقت راندیر میں شر یوردھن کے پروفیسر نقش کوکن

علیم الدین ٹھانگے بھی عالم دین تھے۔ مالی مشکلات کی بنا پر لالہ میاں صاحب صرف دو سال راندیر میں گزار کر لوٹ آئے۔ اس وقت ساؤتھ افریقہ سے سید عمر صاحب قادری چالیس سال دینی تعلیم دیکر اپنے وطن آئے تو شر یوردھن میں دینی تعلیم کا سلسلہ جاری کیا اور اس گھر میں تعلیم دیا کرتے تھے جو آج میری ملکیت ہے چنانچہ لالہ میاں صاحب نے ان سے شرف تلمذ حاصل کیا سید عمر صاحب نے طویل عمر پاکر ۱۱۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

لالہ میاں صاحب نے تعلیم کے ساتھ ساتھ جناب لالہ میاں سرکھوت سے ٹیلرنگ بھی سیکھی پھر مروڈ میں سید علی میاں الحداد سے سیکھی۔ آپ خوشخط بھی تھے۔ شر یوردھن کی مسجدوں میں مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دعائیں آپ نے لکھ کر دی تھی۔ آپ ۱۹۳۷ء میں نیروبی گئے پھر ۱۹۴۰ء میں وطن آئے اور ۱۹۴۱ء میں اسٹیمر سے واپس لوٹتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوئے جو آپکی زندگی کا ایک بھیانک حادثہ تھا چونکہ اسوقت عالمی جنگ جاری تھی لہٰذا جس اسٹیمر سے سفر کر رہے تھے جرمنی نے اسے ڈبو دیا۔ آپ چالیس گھنٹے پانی میں بہتے رہے حالانکہ آپ تیرنا نہیں جانتے تھے لیکن قدرت نے آپکی حفاظت کی اور جان بچ گئی۔ سچ ہے جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔ یہ قدرت کا کرشمہ تھا کہ اس نے آپکو بچالیا۔

آپ نے نیروبی میں کافی عرصہ ریلوے میں کام کیا۔ آپ ریلوے ڈپارٹ کے پینشنر ہیں۔ افریقہ کی آزادی کے بعد حالات بدل گئے تو ۱۹۶۹ء میں لندن آگئے۔ بارہ سال ملازمت کرکے ریٹائرڈ ہو گئے۔ بہت حال ہی میں آپکی اہلیہ محترمہ نے سفر آخرت اختیار کیا۔ آپ نے نہایت صبر سے کام لیا۔ آپ کی اولاد میں صرف دو لڑکیاں ہیں۔ ••

ڈاک و تار

از : مومن عبدالسلام - نبیتولی، گلبان۔

۲۴ اکتوبر ۱۸۵۱ء میں کلکتہ اور ڈائمنڈ ہاربر کے درمیان پہلی ٹیلیگراف لائن ڈالی گئی۔

یکم جولائی ۱۸۵۲ء میں بھارت کا پہلا ڈاک ٹکٹ کراچی میں جاری ہوا۔ جو پاکستان کا ایک حصّہ بن گیا ہے۔

۱۸۵۴ء میں بھارت کے بڑے بڑے شہروں کے درمیان ڈاک خدمات شروع ہوئیں۔

یکم جولائی ۱۸۷۵ء میں ڈاک کی عالمگیر انجمن (متبادلہ خطوط) وجود عمل میں آیا۔

یکم اپریل ۱۸۸۲ء میں ڈاک بچت اسکیم نافذ ہوئی۔

یکم جولائی ۱۸۹۷ء کو بھارت میں پوسٹ کارڈ کا عام چلن شروع ہوا۔

یکم جولائی ۱۹۰۴ء میں جنرل پوسٹ ہیڈ آفس ممبئی کی عمارت کا تعمیری کام شروع ہوا اور ۲۱ مارچ ۱۹۱۳ء کو مکمّل ہوا۔

۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء میں آزاد بھارت کا پہلا ڈاک ٹکٹ جاری ہوا۔

۱۵ اگست ۱۹۷۲ء میں محکمۂ ڈاک نے پن کوڈ نمبر جاری کیا۔ جو علاقائی طور پر پوسٹ سے منسلک ہے۔

۱۶ اگست ۱۹۸۰ء میں بنگلور کے پردھان ڈاک خانہ میں پہلا کمپیوٹر لگایا گیا ——— ✤ ✤

اللہ کا پسندیدہ ہندسہ سات

از : اشفاق عمر کوپے

★ آسمان۔ زمین۔ رات۔ دن اور سمندر سات ہیں۔

★ سورۂ فاتحہ میں آیتیں سات ہیں۔

★ حٰمٓ کی سورتیں سات ہیں۔

★ انسان کے چہرے میں سوراخ سات ہیں۔ ★ عورتوں سے نسبتی رشتے سات حرام ہیں۔ ★ صفا و مروہ کے درمیان سعی سات مرتبہ ہے ★ طوافِ کعبہ سات بار ہیں ★ قرآن میں ہے کہ جب تم حج سے واپس جاؤ تو سات روزے رکھو۔

★ سجود سات اعضا پر ہیں۔ ★ گائیں جن کا ذکر سورۂ یوسف میں سات مرتبہ ہیں۔ ★ اصحابِ کہف سات ہیں۔

★ حضرت ایوب علیہ السلام نے مصیبت کے سات سال گزارے۔

★ دوزخ کے طبقات سات ہیں ★ دوزخ کے دروازے سات ہیں۔

★ اللہ رب العزت نے سورۂ شمس میں سات چیزوں کی قسم کھائی ہے سورج، چاند، دن، رات، آسمان، زمین، جان (نفس)۔

★ بڑے غزوات جن کا ذکر قرآن کریم میں سات مرتبہ ہیں۔ بدر، احد، خندق، خیبر، فتح مکہ، حنین، تبوک۔

★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہیں سات تھیں۔ الوشاح، السوریہ، ذات الحوشی، فضہ، البترا، الخرق، ذات الفضول۔

★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات گھوڑے تھے۔ سکب، لحیف، شجا، ظرب، لزاز، مرتجز اور آلورد ——— ✤ ✤

FAROUK SODAGAR
DARVESH GROUP
(TRUSTED SINCE 1909)
TIMBER • IMPORT
EXPORT • REAL ESTATE
Head Office
BRANCHES

محمد حاجی صابو صدیق مرحوم

ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی

۱۸۵۷ء کی ناکام بغاوت کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں کو دبانے اور کچلنے کی پالیسی اختیار کی۔ ان کی جائیدادیں ضبط کیں ۔ املاک قرق کی گئیں۔ ان کے سر کردہ لوگوں کو طرح طرح سے نشانۂ ستم بنایا گیا۔ ان کو تعلیمی طور پر پس ماندہ، مالی طور پر تباہ، معاشی طور پر بدحال ، سماجی سطح پر پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی۔ کیونکہ ان کو ڈر تھا کہ مسلمان اس ملک میں ایک ہزار سال تک حکمراں رہے۔ اقتدار انہی کے ہاتھوں سے چھینا گیا۔ اس لئے ان کے حکمرانی کے مزاج اور دماغ کو کچلنا ضروری ہے ۔ اس طرح وہ مسلمانوں کو بے دست و پا اور لاچار کردینے کی حکمت عملی اور عمل پیرا تھے ۔ سرسید نے انگریزوں کے اس تیور کو بھانپ لیا ۔ اور مسلمانوں میں عرفان، عظمت، عزیمت اور استقلال پیدا کرنے کے لئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی انتہائی مشکل حالات میں خود اپنی ناسمجھ قوم کی مخالفت کے باوجود قائم کردی۔

شمالی ہندوستان کے علاوہ مغربی ہندوستان میں بھی ایسی شخصیات پیدا ہوئیں جن لوگوں نے لوٹی ہوئی قوم کو نئی زندگی اور نئے حالات نے آزادانہ جینے کا انداز فراہم کرنے کے لئے بیش قیمت خدمات انجام دی ہیں اور ناقابل یقین حد تک قربانیاں دی ہیں اپنی جائز دولت کو ملت کے لئے استعمال کرنے کی تاریخ بنائی ہے۔

تقریباً دو سو سال پہلے کی بات ہے کہ سندھ، کچھ اور گجرات کے بہت سے مسلم تاجر بمبئی آئے اور یہاں آباد ہوگئے وہ اپنے آپ کو مومن کہتے تھے ۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ ان کا یہ نام بھی بدل گیا۔ اور اب وہ میمن کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ میمن اپنے رجحانات کے اعتبار سے بہت زیادہ مذہب پسند اور سخاوت شعار واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے صرف بمبئی اور ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں متعدد اوقاف کے امدادی ادارے قائم کئے ہیں۔

ان ہی میمن خاندانوں میں حاجی صابو صدیق شکر کے ایک بہت بڑے تاجر تھے ان کے فرزند محمد حاجی صابو صدیق ۱۸۸۵ء میں پیدا ہوئے اور ۲۳ سال کی قلیل اور عین جوانی کی عمر میں انتقال کرگئے۔ انہوں نے مرنے سے پہلے جو اوقاف چھوڑے ان میں ۱۸ لاکھ روپے کی ایک خطیر رقم بھی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ ان روپیوں سے غریب مسلم طلباء کی فنی تعلیم و تربیت کے لئے ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے ۔ اور اس کا نام محمد حاجی صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ رکھا جائے ۔ ایم ایچ صابو صدیق پالی ٹیکنیک نامی یہ خود مختار ادارہ جو دراصل ایم ایچ صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے یونٹ کے طور پر کام کررہا ہے۔ انجمن اسلام کے زیر انتظام ہے اور انجمن اس کی واحد ٹرسٹی بھی ہے۔ آج کل اس کا کل اثاثہ ایک کروز روپوں سے بھی زیادہ کا ہے۔ انجمن اسلام کا یہ انسٹی ٹیوٹ ۱۹۳۶ء میں ایک صنعتی اسکول کے طور پر قائم کیا گیا۔ اس صنعتی اسکول کو کاریگروں کے لئے صنعت و حرفت کی

تعلیم کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں ایک سہ سالہ انجینئرنگ کورس شروع کیا گیا۔ اور پھر ۱۹۶۳ء میں الیکٹریکل میکنکل انجینئرنگ کے دو اور کورسیس کا بھی اضافہ کیا گیا۔ ۱۹۷۰ء اور بعد کے سالوں میں ٹیلی ویژن سروسینگ ریفریجریشن اور ایئرکنڈیشنگ انٹر ڈیزائن اینڈ ڈیکوریشن، ڈیزل اینڈ میکنیکل ڈرافٹ مین شپ کے چند نئے کورسیز شامل نصاب کئے گئے۔

علاوہ ازیں ٹیکنیکل ہائی اسکول کے جونیئر کالج سیکشن میں الیکٹریکل اینڈ میکینکل انجینئرنگ کے دو کیشنل کورسیز بھی شروع کئے گئے۔ اس طرح ہر سال نئے نئے کورسیز کا اضافہ ہوتا رہا۔

۱۳ر جنوری ۱۹۹۴ء کو حکومت مہاراشٹر نے ایم۔ایچ ،ایس ایس، پالی ٹیکنک کو ایک خود مختار ادارے کا درجہ دے دیا۔ پالی ٹیکنک کے موجودہ پرنسپل محمد ہارون صاحب خود مختاری اور لچکداری کے اس سرکاری تصور کو عملی شکل دینے کی کوشش کررہے ہیں۔

آج محمد حاجی صابو صدیق پالی ٹیکنک طلباء میں اعلیٰ درجہ کی صلاحیت پیدا کرنا اور انہیں عمدہ تعلیم و تربیت فراہم کرنے میں دل و جان سے لگا ہوا ہے تاکہ طلباء آگے چل کر معاشی و معاشرتی اعتبار سے سماج میں ایک بلند مقام حاصل کرسکیں۔ آج ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب کی پرخلوص و باہمت رہنمائی و صدارت میں یہ ادارہ ملک و قوم و ملت کی خدمات اور ترقیات کا آئینہ خانہ بن گیا ہے۔ جن میں پسماندہ مسلمانوں کے نوجوانوں کا حسین مستقبل صاف اور روشن دکھائی دے رہا ہے۔

محمد حاجی صابو صدیق ۲۳ر سال کی قلیل عمر میں انتقال کرگئے۔ اور لاکھوں روپے اس ادارہ کی تعلیمی ترقی کے لئے وقف کرگئے۔ اس سخاوت میں دردمندی ملت کی سربلندی اور خدا خوفی کا جو عنصر غالب مقدار میں تھا جو آج بھی ارتقاء کی منزلیں طے کررہا ہے۔ اور ملک و قوم و ملت کے سر پر تاج افتخار رکھتا چلا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی کوششوں سے ملت کو خاطر خواہ فیض اٹھانے کا موقع حاصل ہوتا رہے۔

بشکریہ سٹی زن ٹائمز مالیگاؤں

گھریلو نسخے

سوکھا گوند

گوند جب خشک ہو جاتا ہے تو بوتل میں جم کر رہ جاتا ہے اور اسے بوتل سے نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر بوتل سے گوند نکالنا ہو تو بوتل میں تھوڑا سا سرکہ ملا دیں۔ گوند سرکے میں خود ہی حل ہو جائے گا یاد رہے کہ بوتل میں پانی نہ ڈالا جائے۔

بلب کے قریب پردار کیڑے

رات کے وقت، بلب کے چاروں طرف پردار کیڑے اور بھنگے اکٹھے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے کمرے میں بیٹھنا محال ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ایک پیاز کاٹ کر، پیاز کے ٹکڑے کسی دھاگے کی مدد سے بلب کے پاس لٹکا دیں۔ اس طرح کیڑے بھاگ جائیں گے۔

باسی ڈبل روٹی

دو تین روز کی باسی روٹی کو تازہ کرنے کے لیے اوون کو خوب گرم کریں اور ڈبل روٹی کو ایک ہوابند ڈبے میں رکھ کر چند منٹ کے لئے اوون میں رکھ دیں۔ ڈبے کا ڈھکن کھولیں، تو بالکل تازہ اور خستہ ڈبل روٹی تیار ہوگی۔

جنٹل مین

تقریباً سو سال پہلے کی بات ہے
سوامی ویکانند امریکہ گئے تھے۔ ایک روز وہ وہاں شہر کی ایک سڑک پر چل رہے تھے۔ اسی دوران ایک امریکن جوڑا ان کے قریب سے گزرا۔ سوامی جی حسب معمول سادہ قسم کے گیروے لباس میں تھے اس جوڑے کو یہ لباس غیر مہذب دکھائی دیا۔ عورت نے اپنے مرد ساتھی سے سرگوشی کے انداز میں کہا یہ بدیسی کوئی جنٹل مین دکھائی نہیں دیتا۔ سوامی ویکانند نے اس کی یہ بات سن لی۔ سوامی جی آہستہ سے چل کر ان کے پاس گئے اور کہا کہ خاتون محترم! مجھے معاف کیجئے میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ برائے کرم میری بات سن لیجئے۔ آپ کے دیس میں درزی کسی آدمی کو جنٹلمین بناتا ہوگا۔ مگر میں جس دیس سے آیا ہوں وہاں کیریکٹر ہی کسی آدمی کو جنٹلمین بناتا ہے۔

سو سال پہلے ایک ہندوستانی امریکہ جاکر یہ بات کر سکتا تھا۔ مگر آج کوئی ہندوستانی باہر دیس میں جاکر اس قسم کی بات کہنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

کیونکہ آج ہم ہندوستانیوں کا کیریکٹر "امپورٹیڈ آیٹم" ہے۔

اخبار و افکار

مرتبہ:۔ صفی بن صیاد

"بیت النصر" کی ۱۸ ویں برانچ کھل گئی۔

(عبدالوہاب دلوی)

بمبئی۔ ۱۳ جون ۹۸ء کو بیت النصر اربن کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ ممبئی کی ۱۸ ویں برانچ کا افتتاح محترم عبدالغفار جوہر گھے صاحب چیئرمین بیت النصر کے ہاتھوں انجام پایا۔

عبدالغفور شیخ کی تلاوت قرآن پاک سے ابتدا ہوئی۔ مشہور و معروف شاعر و سماجی خدمتگار جناب شاکر سوباروی نے حاضرین اور مہمانوں کے اصرار پر نعت پاک پیش کی جسے بیحد سراہا گیا۔ جناب عبدالوہاب دلوی منیجنگ ڈائریکٹر نے بیت النصر کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ ماہ ہم بہرام نگر باندرہ ایسٹ میں انشاء اللہ ۱۹ ویں برانچ کھولیں گے۔ اس وقت اندھیری برانچ میں ۱۳۰۰ اکاؤنٹ کھولے گئے ہیں۔ ۲۰ تا ۲۱ لاکھ روپیوں کا سرمایہ ہے۔ بیت النصر نے اب تک ۱۳ کروڑ کا سرمایہ مختص کیا ہے عوام الناس میں ہمارا اعتماد بڑھتا جارہا ہے۔ ہم ضروری قرضہ جات گھریلو اشیاء کی فراہمی اور تجارتی امور رکشا اور ٹیکسی کیلئے بھی لون دیتے ہیں اور لوگ ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ ہم نے کئی مقامات پر فلیٹس بھی بنوائے ہیں جو کہ بہت ہی مناسب قیمت پر دستیاب ہیں ہم اس برانچ میں الیکٹرک اور ٹیلی فون بل بھی وصول کریں گے۔ جس سے دور دراز بل بھرنے والوں کو راحت ملے گی۔

محترم عبدالغفار جوہر گھے صاحب نے کہا کہ یہ برانچ آپ ہی حضرات کے اصرار پر کھولی گئی ہے۔ جس کے ساتھ آپ سبھوں کا تعاون بے حد ضروری ہے۔ مسلمانوں کو سود حرام ہے اسی لئے مسلمانوں کی بھلائی اور سود کی لعنت سے بچانے کے لئے بیت النصر نے اس برانچ کا اضافہ کیا ہے۔ اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ ڈاکٹر احمد علی چودھری صاحب نے بھی تقریر کی۔

اس موقع پر محترم محمد حسین کھٹکھٹے (ڈائریکٹر بیت النصر و برکت انویسٹمنٹ) جناب رشید عمر (البرکہ) ڈائریکٹر، جناب یوسف پالگا (ڈائریکٹر)۔ شبیر انصاری (وکرولی) غلام مصطفیٰ خان (اندھیری) منصور حبیبی (ماہم) سلیم قاضی اسسٹنٹ جنرل منیجر، شیخ رئیس احمد (ڈپٹی جنرل منیجر) حنیف شیخ (زونل منیجر) شیخ مشتاق احمد (برانچ منیجر) سلیم سرور (برکت انویسٹمنٹ منیجر) شاکر سوباروی نائب مدیر نقش کوکن، شاہنواز سونالکر (کرلا) حنیف کھنڈوانی، محمد سلیم کھیرانی، غلام محمد بزنس مین، شبیر احمد (العرفات پبلشنگ) اور کئی برانچوں کے منیجر اور افسران کے علاوہ سیکڑوں لوگوں نے شرکت فرمائی۔ مہمانوں اور حاضرین کی فواکہات و مشروبات سے تواضع کی گئی۔

(ش س)

★ اتن بھاتندر کی شائستہ بنت سلیم عبداللطیف حاجی H.Sc. کامرس فرسٹ کلاس میں کامیاب ہوئی۔ اس نے ۶۵٪ فیصد مارکس حاصل کئے۔ یہ رائل کالج میرا روڈ میں زیر تعلیم تھی رائل کالج کا رزلٹ سو فیصد لگا ہے۔ مبارک ہو...
(مبین حاجی)

★ ورلی کے جناب عبدالحمید مغل کی صاحبزادی شگفتہ مغل امسال مہاراشٹر کالج بمبئی سے بارہویں کامرس کے امتحان میں فرسٹ کلاس میں کامیاب ہوئی ہے اسے ۶۵٪ مارکس ملے شگفتہ نقش کوکن کے جنرل مینیجر عبدالمطلب ابراہیم پٹوی کی نواسی ہے۔
(عبدالمطلب پٹوی)

★ صابو صدیق بمبئی سے ریاض نظیر قاضی نے ۶۵٪ فیصد مارکس لے کر بارہویں کا امتحان دیکر کامیابی حاصل کی۔۔

★ ناظمہ محمود قاضی نے ماڈرن کالج واشی نئی ممبئی سے بارہویں کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔

★ نازیہ شعیب مغل نے بارہویں کے امتحان میں ۶۷.۵ مارکس لے کر ماڈرن کالج واشی نئی ممبئی سے کامیابی حاصل کی۔

★ مس صدف بنت عثمان فرزے نے بارہویں کلاس میں کامیابی حاصل کی اس نے آئی سی ایل کالج سے امتحان دیا تھا۔

★ شاہین بنت عنایت کوتوالکر نے بارہویں کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔۔
(ف۔م)

★ H.S.C. کے امتحان میں امسال آئیڈیل جونیئر کالج اردو میڈیم کا نتیجہ بہت ہی بہتر رہا۔
یہ کالج چیتا کیمپ ٹرامبے میں ہے۔ چیتا کیمپ کا شمار بمبئی کے بڑے مسلم جھونپڑپٹیوں میں ہوتا ہے یہاں پر زیادہ تر غریب لوگ رہتے ہیں۔ اس کالج کا نتیجہ ۹۷ فیصد رہا ۱۵ طالبات فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئیں اور ۱۳ طالبات سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئیں۔ (ڈاکٹر عبدالرب)

★ نورالاسلام جونیئر کالج (گوونڈی) میں مجموعی طور پر ۹۷٪ طلبہ میں سے 17 طلبہ نے فرسٹ کلاس نمبرات حاصل کئے اور دیگر سب کامیاب ہوئے ہیں اور ایک طالب علم پاریکھ متّل بہرا نے امتیازی نمبرات حاصل کئے۔ مجموعی نتیجہ 66.38 فیصد رہا۔۔
(سلیم شیخ جنرل سکریٹری)

★ نوشین نظیر پٹیل نے ایچ ایس سی میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے آرٹس میں ۷۶٪ فیصد مارکس حاصل کی۔ نوشین پٹیل یعقوب بیگ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج پنویل کی طالبہ ہیں اور وہ پورے کالج میں فرسٹ آئی ہیں۔ ★ میرے عزیز دوست کرلا ممبئی کے رہنے والے سہیل عرفان اور کئی نے رضوی کالج باندرہ میں ایچ ایس سی کامرس میں ۶۲٪ مارکس حاصل کئے۔
(وسیم احمد پٹیل۔ پنویل)

★ پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام یعقوب بیگ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف آرٹس اینڈ کامرس کے طلباء و طالبات نے ایچ ایس سی کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ کالج کے شعبۂ کامرس کا نتیجہ ۹۵ فیصد اور شعبۂ آرٹس کا نتیجہ ۸۵ فیصد رہا۔۔

انجمن شریوردھن کا بے مثال رزلٹ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج آف آرٹس شریوردھن کا

H.S.C بارہویں کا نتیجہ ۱۰۰ فیصد رہا۔ جو کہ [illegible]ے گڈھ ضلع کے تمام اردو میڈیم اسکولوں میں سرفہرست ہے [illegible] کل ۲۶ میں سے ۲۹ طلبہ نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ شازیہ شوکت دستے ٪۶۵ نمبرات حاصل کرکے اول رہی۔ مبین سعد اللہ بغدادی ٪۶۲ فیصد نزھت خلیل خان ٪۶۱ جبکہ اُردو جغرافیہ اور معاشیات کا رزلٹ صد فی صد رہا۔ اکاؤنٹ ٪۹۶ فیصد تاریخ ٪۹۳ فیصد اور انگلش ۹۱ فیصد رہا۔ پرنسپل شبیر خطیب اور جملہ اسٹاف کو مبارکباد۔

(خلیل احمد)

"اتحاد کے بغیر تعلیمی ترقی ناممکن ہے" (سیّد حامد)

"اتحاد کے بغیر تعلیمی ترقی ناممکن ہے۔ اتحاد ترقی کے لئے اہم ہے اختلاف سے بڑی دشمنی اُمت سے نہیں ہوسکتی" ان خیالات کا اظہار مشہور ماہرِ تعلیم ودانشور جناب سید حامد حسین صاحب نے آج یہاں پر اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (SIO) ممبئی ڈویژن کے زیر انتظام اسلامک نعتش کوکن ایجوکیشن سنٹر کے افتتاح کے موقع پر منعقد کی گئی تقریب میں کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت وترجمانی قرآن پاک سے ہوا۔ SIO ممبئی ڈویژن کے صدر عبدالحبیب بھاٹکر نے دراسلامک ایجوکیشن سنٹر کا تعارف کرایا اور مختصر روداد پیش کی۔

بعدازاں اسلامک ایجوکیشن سینٹر کے شعبہ جات ایجوکیشن کیریر گائیڈنس سیل بک بینک، ریڈنگ روم اور ریفرنس لائبریری کا تفصیلی تعارف کرایا۔ اس کے بعد SIO آف انڈیا کے کل ہند صدر جناب ملک معتصم خان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان بے شک گوناگوں مسائل میں گھرے ہوئے ہیں لیکن تعلیمی پسماندگی سب سے اہم مسئلہ ہے اگر یہ مسئلہ دور ہوجائے تو سارے مسائل خود بخود دور ہوجائیں گے۔

بعدازاں SIO کے ریاستِ مہاراشٹر کے صدر انجینئر سلیم اللہ خاں صاحب نے SIO مہاراشٹر کے زیرِ انتظام اور زیرِ تعمیر وتشکیل ہمہ جہتی تعلیمی پروجیکٹ "اسٹوڈنٹس اسلامک فاؤنڈیشن (IEF) کا تعارف کرایا۔ مشہور سماجی شخصیت جناب ہارون موزہ والا نے خطاب کرتے ہوئے سید حامد صاحب سے استفسار کیا کہ دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ دینی روح پیدا کرنے کا کیا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ آپ نے مائنارٹیز ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن کے فیڈریشن کا تعارف بھی کرایا۔ اور اس طرح فیڈریشن کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

آخر میں سید حامد صاحب (سابق وائس چانسلر علیگڈھ مسلم یونیورسٹی اور سکریٹری ہمدرد ایجوکیشن ٹرسٹ) نے صدارتی خطبہ فرماتے ہوئے کہا کہ دنیوی اور دینی تعلیم میں خطرناک حد تک خلیج حائل ہوگئی ہے اور دونوں طرح کے اداروں میں زیرِ تعلیم طلبہ دین اور دنیا کے تقاضوں سے غافل ہیں۔ ہماری تاریخ دوہرے طنز کا شکار ہے۔ ایک طرف جس دین نے تعلیم کو حاصل کرنے پر زور دیا ہو اس کو ماننے والی اُمّت تعلیم میں پچھڑی ہوئی ہے جبکہ دوسری طرف وہ لوگ اوائل تعلیم کے سالار تھے ان کی اولاد اخلاق وتعلیم میں پیچھے ہے آپ نے ہارون موزہ والا صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ دینی تعلیم ادارے نہیں دیتے بلکہ گھر دینی تربیت کی اولین درسگاہ ہے۔ آپ نے پڑوس کے بچوں کی تعلیمی رہنمائی ومدد کو فرض ہمسائیگی اور SIO کے ذریعے تعلیمی میدان میں کیریر گائیڈنس پر کی جانیوالی کوشش کو فرض کفایہ قرار دیا۔

مولانا ریاض احمد خانصاحب کی دُعا پر پروگرام ختم ہوا۔ جناب عبدالغنی اطلس والا مہمانِ خصوصی تھے۔

ڈاکٹر رفیق زکریا کی کتاب کا اجراء

: مشہور اسلامی اسکالر اور مفکر ڈاکٹر رفیق زکریا کی کتاب "تقسیم وطن کی قیمت" کی رونمائی گورنر پی سی الیگزینڈر کے ہاتھوں ایک پُر رونق تقریب میں ہوئی۔ علاوہ ازیں رفیق زکریا کی ایک اور اہم کتاب "سردار پٹیل اور ہندوستانی مسلمان" کا ہندی، اردو، مراٹھی اور بنگالی ترجمہ بھی حاضرین کے سامنے پیش کیا گیا۔ ہندی کا تعارف روزنامہ بھارت ٹائمس کے ایڈیٹر وشواناتھ سچدیو، اردو کا تعارف روزنامہ انقلاب کے ایڈیٹر ہارون رشید علیگ، مراٹھی ترجمہ کا تعارف لوک ستا کے ایڈیٹر ارون ٹیکیکر اور بنگالی کا تعارف آئی سی آئی کے چیرمین اے ایس گنگولی نے کیا۔

یہ تقریب بھارتیہ ودیا بھون کی جانب سے منعقد کی گئی۔ اس میں بھون کے ڈائرکٹر پروفیسر دوے، مجاہدِ آزادی ڈاکٹر اوشا مہتا، سابق گورنر رام پردھان اور انڈین مرچینٹس چیمبر کے صدر وائی پی ترویدی نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

گورنر پی سی الیگزینڈر نے Price of the Partition کا اجراء کرتے ہوئے ڈاکٹر زکریا کی علمی، سیاسی اور سفارتی خدمات کا اعتراف کیا۔ ٭٭

انجمن اسلام میں اسمارٹ پی ٹی ٹریننگ کا افتتاح:

ممبئی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے انجمن اسلام الانا انگلش اسکول (وی ٹی) میں "اسمارٹ پی ٹی ٹریننگ" کا افتتاح صدر انجمن ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا کے ہاتھوں ہوا۔ جس میں شہر کے مختلف پرائمری انگلش میڈیم اسکولس کے تقریباً ۱۱۰ اساتذہ نے حصہ لیا۔ ۲ جون سے ۱۳ جون تک جاری تھا۔ اس موقع پر ڈاکٹر آدم شیخ (ڈائرکٹر اردو ریسرچ سنٹر) مسز پال (ایریا وارڈ کونیز)، عبدالقادر جوراڈو والا (ڈائرکٹر اردو برائز بورڈ انجمن اسلام) محترمہ ریحانہ سلاٹ (ہیڈ مسٹریس سکنڈری سیکشن) محترمہ زکیہ مدیکل (ہیڈ مسٹریس پرائمری سیکشن) موجود تھے جبکہ پروگرام کے انعقاد میں ایجوکیشن انسپکٹر سبھادنی جوگی کافی پیش پیش رہیں۔ محترمہ ریحانہ سلاٹ نے مہمانان کا استقبال کیا جبکہ محترمہ ذکیہ نے پروگرام کے اغراض و مقاصد اور مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا نے "اسمارٹ پی ٹی ٹریننگ" کے بابت ہال میں موجود تمام اساتذہ کو زرّیں و مفید مشورے دیئے اور اس کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ ٭٭

گلزار دہلوی زتشی کی تقریر

انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اکبر پیر بھائی ہال میں ایک ادبی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں ملک کے مشہور دانشور شاعر اور سماجی رہنما گلزار دہلوی نے ڈیڑھ گھنٹے تک سامعین سے خطاب کیا۔

سامعین آپ کے تجربات سے بے حد متاثر ہوئے۔ اس جلسے کی صدارت ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا نے فرمائی۔ ڈاکٹر آدم شیخ، ڈائرکٹر اردو ریسرچ سینٹر نے مہمان خصوصی کا تعارف کرایا۔ اس موقع پر نوائے ادب (جدید) کا اجراء، صدر انجمن اسلام کے ہاتھوں ہوا۔

انجمن اسلام کے اعزازی جنرل سکریٹری جناب عبدالمجید پاٹنکر نے شکریہ ادا کیا۔

٭٭٭

ڈاکٹر اے آر انڈرے ویمنس ڈگری کالج : کوکن کے تعلیمی

حلقوں میں یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ رائل ایجوکیشنل سوسائٹی نے بورلی پنچتن (ضلع رائگڈھ) میں گزشتہ سال جو پہلا خواتین کا ڈگری کالج شروع کیا تھا، اسے حکومت مہاراشٹر نے منظوری دی ہے اور اس کا ممبئی یونیورسٹی سے الحاق بھی ہو گیا ہے۔ اس طرح اس کالج نے اضلاع کوکن میں خواتین کی تعلیم کے لیے ایک نیا جوش و خروش پیدا کیا ہے اور ایک اچھا ماحول سازگار ہوا ہے۔

بورلی پنچتن میں لگ بھگ ۱۵ سال قبل رائل ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک پرائمری اسکول کا قیام عمل میں آیا اور اب وہ ادارہ ہائی اسکول و جونیر کالج کی صورت میں ایک تناور درخت بن گیا ہے۔ ڈاکٹر اے آر انڈرے ہائی اسکول کے سیکنڈری و ہائر سکنڈری اسکول کا نتیجہ ہر سال انتہائی نمایاں رہا ہے۔ اسال بھی اس کا بارہویں کا نتیجہ ۹۵ فی صد رہا ہے اور ۵۰ فی صد سے زائد طلبہ فرسٹ کلاس میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور اسی بنا پر اب یہاں خواتین کے ڈگری کالج میں داخلے کے لیے کافی جوش و خروش پایا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر اے آر انڈرے ہائی اسکول کی کئی شاخیں آج رائے گڈھ ضلع کے مختلف علاقوں میں کامیابی سے چل رہی ہیں۔ نیز بورلی میں خصوصی طور پر بوائز و گرلس ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ دینی تعلیم کا بھی یہاں خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے ــ ٭٭٭

نقش کوکن

ضلع پریشد کے نئے صدر شری جناردن گھرت۔

ویرار کے قریب بولنج گاؤں میں رہائش پذیر جناردن گھرت ضلع تھانے کے نئے صدر منتخب ہوئے ہیں اس سے پیشتر آپ سرپنچ ضلع پریشد کے رکن صحت و تعمیرات کے صدور اور دیگر عہدوں پر آپ فائز رہے ہیں۔

وسئی بار ایسوسی ایشن کے عہدیدار

ایڈوکیٹ ایچ جے راجانی، صدر۔ آر ایچ چوری نائب صدر پرساد کلکرنی سکریٹری سادھنا پارٹی والا جوائنٹ سکریٹری کماری میدھا جے گر رکن منتخب ہوئے ــ ٭٭٭

رش سس،

ڈاکٹر اختر حسن رضوی منتخب

مشہور و ممتاز تعلیمی و سماجی اور سیاسی رہنما ڈاکٹر اختر حسن رضوی صاحب کو راجیہ سبھا کا ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

میڈیکل کے مسلم طلبا کیلئے اسکالرشپ

اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن آف نارتھ امریکہ (IMANA) ان مسلم میڈیکل طلبا و طالبات کو ماہانہ 600/ روپئے کا اسکالرشپ دینا چاہتی ہے۔ جو ہندوستان کے تسلیم شدہ میڈیکل کالجوں میں زیر تعلیم ہیں۔ یہ اسکالرشپ MBBS کورس مکمل ہونے تک دیا جاتا رہیگا۔ جن طلبا و طالبات کو سنہ ۱۹۹۷ء ــ سنہ ۱۹۹۸ء میں داخلہ ملا ہے وہ مندرجہ ذیل پتے سے فارم حاصل کریں۔ فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست سنہ ۹۸ء ہے۔

دی آرڈی نیٹر آف پروگرامس۔ دی مسلم انڈیا ایجوکیشن اینڈ کلچرل ٹرسٹ احسان ہاؤس روڈ 6B راجندر نگر پٹنہ، بہار ۸۰۰۰۱۶

آل انڈیا کراٹے مقابلہ
ایجاب محمد عباس فوزی
کا دوسرا نمبر:

دی انڈین کراٹے آل مارشیئل آرٹ اوپن چمپئن شپ سنہ ۹۸ء (رجسٹرڈ) کے مقابلے میں سوپارہ ضلع تھانے کے زلیخا بیگم زکریا انگلش ہائی اسکول کا دسویں کا طالب علم ایجاب محمد عباس فوزی نے آل انڈیا کراٹے اوپن چمپئن شپ میں حصہ لیا۔ اس مقابلے میں پورے ملک سے سو گروپ مقابلے میں حصہ لینے آئے تھے۔ ۲۶ سے ۳۰ کے جی کے اس مقابلے میں ایجاب فوزی کو دوسرا نمبر ملا ہے یہ مقابلہ بنگلور میں ۲۲ / ۲۳ / مئی ۹۸ء کو منعقد ہوا تھا۔ ایجاب محمد عباس فوزی نے ہارڈ اینڈ سافٹ نالا سوپارہ سے کراٹے کی ٹریننگ حاصل کی ہے۔ جس کے انسٹرکٹر شیخ مختار علی ہے ۔۔۔

***

نالاسوپارہ میں دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی زون کا جلسۂ عام

۶ / جون ۹۸ء صبح دس بجے سے زلیخا بیگم زکریا انگلش ہائی اسکول سوپارہ میں الحاج رضوان حارث مرکزی نائب چیرمین حج کمیٹی کی صدارت میں تربیتی نشست کا اہتمام دیہی مسلم فلاحی تنظیم تعلقہ وسئی زون نے کیا تھا۔ جس میں مرکزی صدر ناظم رئیس صاحب سکریٹری جنرل عبدالحمید ناچن مرکزی نائب صدر صغیر احمد ڈانگے صاحب صدر نالاسوپارہ نگر پریشد عبدالمعید گھنسار صاحب۔ انجم رئیس، شہباز کنگلے، سمیع اللہ شیخ جمعدار، جابر ملا سکریٹری پرویز ملا صدر وسئی زون اور انور جنید نے لوکل کمیٹی صدر نے شرکت فرمائی۔

شاکر سوپاروی کی قرأت سے جلسۂ عام کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض زبیر احمد بوبکر نے انجام دیئے۔ دوسرے سیشن میں عبدالحمید ناچن، رضوان حارث، صغیر احمد ڈانگے، عبدالمعید گھنسار اور ناظم رئیس نے بھی اپنی تقریر سے حاضرین جلسہ کو مستفیض فرمایا۔ اس موقع پر رضوان حارث نے اپنی رائے دیتے ہوئے ملی فیڈریشن مہاراشٹر کیلئے عبدالحمید ناچن اور اسلم فقیہ صاحب کا نام پیش کیا۔ پرویز ملا نے عبدالمعید گھنسار صدر بلدیہ نالاسوپارہ اور رضوان حارث کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے انہیں شال پیش کی۔ اور دیگر مہمانوں کا بھی استقبال کیا گیا۔ رضوان شیخ جنرل سکریٹری نے وسئی زون کی رپورٹ پیش کی۔ جبکہ اسماعیل حوالدار نے شکریہ ادا کیا۔ اس جلسۂ عام میں ۸ زون کے ممبران صدر اور دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔

اس موقع پر اردو اور انگلش اسکولوں کے طلباء و طالبات کو اول نمبر سے کامیابی پر تمام بچوں کو سو سو روپیے نقد انعام معزز مہمانوں کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔

(شاکر سوپاروی، جوائنٹ سکریٹری دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی زون)

مس رُوبینہ مقدم

مس روبینہ عبدالصمد مقدم متوطن سانگ تعلقہ راپولی ضلع رتناگیری نے امسال S.N.D.T یونیورسٹی میں B.S.C. کی سند درجۂ اوّل میں حاصل کی ہے۔ انگریزی ذریعہ تعلیم کی یہ طالبہ پرائمری درجوں سے لے کر ایس ایس سی تک اوّل درجے میں کامیاب ہوتی رہی ہے۔ ۱۹۹۳ء میں ایس ایس سی کا امتحان بھی اوّل درجے میں پاس کر چکی ہے۔ کالج میں اس کی امتیازی شان اور غیر تدریسی سرگرمیوں میں نمایاں کارکردگی کو ملحوظِ خاطر رکھ کر SNDT. یونیورسٹی نے اسے B.M.N کالج ماٹونگا (ہوم سائنس) میں لیکچرر شپ تفویض کی ہے۔

مس سلویٰ مقدم

امسال واشی نئی ممبئی میں اکبر پیر بھائی کالج آف ایجوکیشن میں B.ED. بی ایڈ کا نتیجہ بہت ہی سخت نکلا ہے۔ اس قحط الرجال تباہی میں سلویٰ عبدالصمد مقدم نے درجۂ اوّل میں کامیابی حاصل کی جو قابلِ قدر ہے۔ مس سلویٰ ایک ہونہار طالبہ اور بی ایڈ کالج میں اسے بیسٹ اسٹوڈینٹ آف دی ائیر کا اعزاز حاصل رہا۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ بی ایڈ میں کامیابی حاصل کرنے کے فوراً بعد مس سلویٰ مقدم کی سیکریڈ ہارٹ ہائی اسکول واشی میں بطور ٹیچر تقرری عمل میں آئی۔ مس سلویٰ متوطن سانگ ضلع رتناگیری مدیر نقش کوکن کیپٹن فقیر محمد مستری کی نواسی ہیں۔

نقش کوکن

انگلینڈ میں اسپورٹس

۲۴ مئی ۱۹۹۸ء کو بلیک برن انگلینڈ میں مقامی والی بال ٹورنامنٹ مقابلہ منعقد ہوا جس میں مقامی کوکنی مسلم کی چھ ٹیموں نے حِصّہ لیا اور فائنل میں آزاد کلب بلیک برن اور ناز اسپورٹ کلب بلیک برن میں بڑا جم کر مقابلہ ہوا اور اس میں ناز اسپورٹ کلب کو دو ایک سے فتح حاصل ہوئی۔ نیز اُبھرتے ہوئے نوجوان ساجد عباس فرفرے کو Best Comming Up Player سے نوازا گیا۔ (مرسلہ ابراہیم بغدادی یو کے)

سیرت النبیؐ پر انعامی تقریری مُقابلہ

عید میلاد النبی کمیٹی بھجواری محلہ ذکریا مسجد اسٹریٹ ممبئی نمبر ۹ نے نورِ مجسم سراپا رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کے مقدس موقع پر جلسہ اور سیرت النبی کا انعامی تقریری مقابلہ منعقد ہوگا۔ اس بابرکت نورانی اجتماع میں اپنے اسکول کے دو طلباء جن کی عمر ۸ تا ۱۲ سال ہو انہیں سیرت النبیؐ انعامی تقریری مقابلہ میں روانہ کریں۔ اتوار ۱۹ جولائی ۱۹۹۸ء مطابق ۲۴ ربیع الاوّل ۱۴۱۹ھ رات ساڑھے نو بجے بمقام کچھی میمن جماعت خانہ ہال کامیکر اسٹریٹ ممبئی نمبر ۳ اپنے اسکول کے دو بچوں کے نام درج ذیل پتہ پر ۱۴ جولائی ۱۹۹۸ء شام ۵ بجے تک روانہ فرمائیں۔ پہلا انعام ۵۵۱ روپے، دوسرا انعام ۲۵۱ روپے، تیسرا انعام ۱۵۱ روپے

پتہ: مرکز طیبہ سُنّی دعوتِ اسلامی اسماعیل حبیب مسجد کامیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

(محمد نذیر تنگیکر کنوینر)

I.R.F. کا درسِ قرآن

اس بات کی اطلاع قارئین نقش کوکن نیز اہلِ اسلام کو دیتے ہیں

کہ اسلامی ریسرچ فاؤنڈیشن ڈونگری کی جانب سے تفسیر اور تدریس قرآن پاک کا انعقاد (ہر منگل بعد المغرب) ہوتا ہے جس میں قرآنِ کریم کی تفسیر حل لغات معانی قرآن، شانِ نزول واقعہ کا پس منظر، بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں سامعین قرآنِ پاک کو اس کی مادری زبان میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے نتیجے میں علوم اسلامیہ سے مستفید ہوتے ہوئے قابلِ قدر لسان عربی پر بھی دسترس حاصل ہو جاتی ہے اس پروگرام میں برادران قوم وملت کو بلا تفریق مسلک وملت شرکت کی اجازت ہے۔ اس خدمت صالحہ کو استاذ قاضی ریاض احمد شریوردھنی انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر مس تسنیم حمید پرکار

ایم۔بی۔بی۔ایس، ڈی، او، ایم ایس

ڈاکٹر مس تسنیم حمید پرکار نے امسال نقش کرکن

نومبر میں National Institute of Ophthalomo of Poona سے ڈی۔ او۔ ایم۔ ایس (D.O.M.S.) کا امتحان نمایاں حیثیت سے کامیاب کیا ہے اور اب انھوں نے رتناگیری کے مشہور پرکار ہاسپٹل میں ۲۶ مئی ۱۹۹۸ء سے اپنی پریکٹس کا آغاز کیا ہے۔ ڈاکٹر مس تسنیم حمید پرکار ریہ تعلقہ کھیڑ کے فورس گاؤں کی رہنے والی ہیں اور رتناگیری کے مشہور و معروف ڈاکٹر ممتاز علی میاں پرکار کی بھانجی ہیں۔

مالیگاؤں میں اُردو اکادمی کا ادبِ اطفال پر عظیم الشان سیمی نار

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی کے زیر اہتمام مالیگاؤں میں پہلی بار ریاستی سطح پر ادبِ اطفال سیمی نار بے حد کامیابی سے منعقد کیا گیا۔ اس باوقار عظیم الشان سہ روزہ سیمی نار کا افتتاح جناب یوسف ناظم نے کیا۔ اس سلسلہ کا آغاز ۲۲ مئی کی صبح ۱۱ بجے صابر ستار ٹاؤن ہال (مالیگاؤں) میں بچّوں کے مختلف ثقافتی مقابلوں سے ہوا۔ اسکولوں میں تعطیلات کے باوجود اس پروگرام میں سینکڑوں طلبہ و اساتذہ کے علاوہ خواتین اور عمائدین شہر نے شرکت کی اور بچّوں کے نظم خوانی حرکاتی گیت اور لطیفہ گوئی کے مقابلوں سے محظوظ ہوتے رہے۔ ان مقابلوں میں جج کے فرائض ظہیر قدسی، صالح ابن تابش اور حسین عاجز نے انجام دیئے مہمان کی حیثیت سے جناب قاسم باؤلا (رکن اکاڈمی جالنہ) شریک ہوئے، جناب ابراہیم سیٹھ (نیشنل ٹراویلس) نے اس پروگرام کی صدارت فرمائی اور حامد اقبال صدیقی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ ابتداء میں ڈاکٹر یامین اختر فاروقی (ممبر سیکریٹری اردو اکاڈمی) نے اساتذہ اور بچّوں کا خیر مقدم کیا۔ اس ثقافتی پروگرام میں سارا دن ہال کھچا کھچ بھرا رہا اور مختلف اسکولوں کے طلبا اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے رہے۔ ۲۳ مئی کو صبح ۱۰ بجے سیمی نار کا باقاعدہ آغاز ہوا اے ٹی ٹی ہائی اسکول کے گراؤنڈ میں اسکولی طلبہ نے بینڈ باجے کے ساتھ سلامی دیتے ہوئے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع کے لئے خصوصی طور پر تیار کردہ اُردو کا پرچم جناب یوسف ناظم نے لہرایا۔ سیمی نار میں شرکت کے لئے ملک گیر سطح کی نامور شخصیات اور بچّوں کے ادب کے مستند ادباء و شعراء کے ساتھ ساتھ مقامی و بیرونی مہمانان نے امن کی علامت

کبوتر اُڑائے اور رنگین غبارے بھی فضاؤں میں چھوڑے اور اسطرح تالیوں کی گونج میں سیمی نار کا افتتاح ہوا۔ دوسرا مرحلہ تھا بچوں کے کُتب رسائل کی نمائش کا۔ جناب شمیم طارق نے اس وسیع نمائش کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت جناب یوسف ناظم نے کی۔ عثمان غنی انصاری نے مہمانوں کا تعارف کرایا اور ڈاکٹر یامین اختر فاروقی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ جناب ہارون بی اے (مدیر بیباک) نے شمع روشن کی۔ افتتاحی اجلاس میں سلام بن رزاق، ساجد رشید، شمیم طارق، اقبال نیازی، وکیل نجیب، حیدر بیابانی، مسرت بانو شیخ، حامد اقبال صدیقی، معین الدین عثمانی رشید قاسمی، صغیر احمد، خیال انصاری ایم۔ یوسف انصاری، سلیم شہزاد، اسحٰق فیض، رفیع احمد، مجید انور، عبدالحفیظ انصاری، حاجی ابراہیم سیٹھ وغیرہ نے شرکت کی "نیا ورق" کے ایڈیٹر مشہور صحافی جناب ساجد رشید نے بچوں کے ادبی ذخائر کے اضافہ میں مالیگاؤں کے ادباء وشعراء کی کاوشوں کا ذکر خصوصی طور پر کیا۔ صدر جلسہ جناب یوسف ناظم نے اپنی طنز ومزاح سے پر تقریر سے محفل کو زعفران زار بنا دیا۔

سحر اکبر آبادی کے شعری مجموعہ

"آبشارِ خیال" کی تقریبِ رُونمائی

پچھلے مہینہ کارلٹن ٹاور ہوٹل میں کویت بزم سخن کے زیرِ اہتمام پروفیسر فرید قریشی سحر اکبر آبادی کے چوتھے شعری مجموعہ "آبشارِ خیال" کی تقریب رونمائی صدر محفل جناب عبداللہ حسن سفیر بنگلہ دیش کے ہاتھوں انجام پذیر ہوئی۔ بزم کے دوسرے مہمان خصوصی نائیجر (جنوبی افریقہ) کے سفیر عمدو سینی کے علاوہ ہند کے کونسلر عزیز عثمانی تھے۔ سفیر پاکستان مشتاق احمد مہر کی نمائندگی قائم مقام سفیر جناب جی۔ آر۔ بلوچ نے کی اور جے سالک سابق وزیر پاکستان اور بزم کے سرپرست اعلیٰ سوداگر حسین شجاع بحیثیت مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ نظامت کے فرائض پاک وہند کے معروف شاعر ومصنّف جناب نور پرکار صاحب نے انجام دیئے۔ سب سے پہلے طاہرہ بانو مائیک پر آئیں انہوں نے انگریزی میں تقریب کا پس منظر بیان کیا۔ انہوں نے باقاعدہ بنگلہ دیش کے سفیر نائیجر (جنوبی افریقہ) کے سفیر ہند کے کونسلر، چین کے کونسلر چین کے کلچرل سکریٹری ٹریننگ محمد اسمٰعیل بنگلہ دیش کے کونسلر انڈونیشیا کے کلچرل سکریٹری توفیق رجال، ملیشیا کے سفارت کار عرفان خان۔ نائیجر کو کونسلر یعقوب کو خوش آمدید کہا اور ان کا تعارف کرایا اور آبشارِ خیال کے اجراء کا مقصد بھی بیان کیا۔ بزم کے نائب صدر عرفان محمد خان نے بزم کی پچھلی روداد پیش کی اس کے بعد ناظم نے آبشارِ خیال اور بزم کے سونیئر کی رونمائی کا اعلان کیا آبشارِ خیال کی رونمائی پر ہال تالیوں سے گونجتا رہا اور پھر سونیئر کا قائم مقام سفیر پاکستان۔ جی۔ آر۔ بلوچ نے کہا۔ سونیئر کی رونمائی کے بعد مہمانوں میں ہر ایک کو سونیئر تقسیم کر دیا گیا۔

ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی

کو نوائے میرا ایوارڈ

مشہور ادیبہ، شاعرہ، نقاد اور محقق ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کو میرا اکادمی لکھنؤ کی جانب سے ان کی اب تک جملہ ادبی خدمات کے اعتراف میں ۹۷ء کا نوائے میرا ایوارڈ دیا گیا ہے۔ یاد رہے یہ ایوارڈ امتیاز میرا ایوارڈ سے بڑا ہے۔

راجے واڑی میں زہریلا پانی

راجے واڑی تعلقہ مہاڈ (رائے گڈھ) میں ایم آئی ڈی سی میں کیمیکل کارخانے ہیں جن کا زہریلا پانی۔ پینے کے پانی والے پائپ ٹوٹ پھوٹ جانے کی وجہ سے عوام الناس کو بہت ہی گندہ اور زہریلا پانی پینا پڑتا ہے جس کی وجہ سے صحت کی خرابی اور بیماری کا شدید خطرہ لاحق ہوا ہے لہٰذا مقامی گرام پنچایت۔ پنچایت سمتی، ضلع پریشد اور حکومت مہاراشٹر اس طرف فوری دھیان دیں۔

(ایم۔ اے۔ بھونبل۔ راجے واڑی)

۳ مسلم طالبات میرٹ لسٹ میں

پونے ڈیویژن جس میں شولاپور اور احمد نگر کا بھی شمار ہے مہاراشٹر اسٹیٹ سیکنڈری و ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کی جانب سے منعقد کردہ ۱۲ ویں جماعت کے نتائج ۶۱ء۵۵ فیصد رہے اس دفعہ پونے ڈیویژن سے ایچ۔ ایس۔ سی۔ کے امتحان میں ایک لاکھ ایک ہزار ۳۸۰ طلباء شریک ہوئے۔ ان میں سے ۶۲ ہزار ۴۰۰ کامیاب ہوئے۔ صرف پونے ضلع میں ۵۲ ہزار ۳ سو طلباء امتحان میں شریک ہوئے۔ فیصد نتیجہ ۶۷٫۳۴ رہا۔ پونے ڈیویژن میں نوروجی واڈیا کالج کالج کی تین مسلم طلباء آرٹ۔ ایس۔ سی۔ آرٹس فیکلٹی میں میرٹ لسٹ میں شامل ہو کر نمایاں کامیابی کا مظاہرہ کیا۔ ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔ رقیہ اقبال احمد ۱۲ ویں آرٹس کی طالبہ نے میرٹ لسٹ میں ۸۱.۵۰ فیصد نمبرات کے ساتھ آٹھواں مقام پایا۔ دوسری ہونہار طالبہ نجمہ شبیر کمباٹی نے بھی ۸۱.۵۰ فیصد نمبرات حاصل کر کے میرٹ لسٹ میں اپنی پوزیشن کو برقرار رکھا جبکہ اسی کالج کی طالبہ ثنا محمد رشید سید ۸۰.۶۷ فیصد نمبر پا کر میرٹ لسٹ میں نواں مقام حاصل کیا۔ شہر شولاپور میں اس دفعہ ۲۳ ہزار ۱۹۸ طلباء نے امتحان دیا ۱۲ ہزار ۵۲۳ طلباء یعنی ۵۸.۹۸ فیصد نتیجہ برآمد ہوا جبکہ احمد نگر ۲۶ ہزار ۱۴۵ طلباء امتحان میں شریک ہوئے ۵۶.۰۷ فیصد نتیجہ نکلا۔ اسی طرح پونے شہر میں ۱۸ء شولاپور سے ۱۴ اور احمد نگر سے ۷ طلباء ایچ۔ ایس۔ سی۔ کی میرٹ لسٹ میں اپنے ناموں کا اندراج کرانے میں کامیاب ہوئے۔

نقش کوکن

جناب شمیم کاظم کی خدمات کا اعتراف

بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو ڈائرکٹر کے مینیجنگ ڈائرکٹر جناب شمیم کاظم، ملک کے معروف بینکر کی حیثیت سے آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ ایک تجربہ کار بینکر بہترین رہبر اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے شخص ہیں۔

فجندار جونیئر کالج کا شاندار نتیجہ

فجندار جونیئر کالج کا ۹۸-۱۹۹۷ء کا نتیجہ شاندار رہا۔ سائنس فیکلٹی کا نتیجہ ۷۷٪ فیصد رہا۔ طالب علم انعام الحسن شبیر شیخ نے مہاڈ سینٹر میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اُسے ۸۱.۱۶٪ فیصد نمبرات حاصل ہوئے۔ ۷۸.۵٪ مارکس کے ذریعے نوری اشفاق اسمٰعیل سیکنڈ پوزیشن پر رہا کامت رام کرشن ۷۶.۰٪ نمبرات کے ذریعے تیسرا مقام حاصل کر پایا۔ سائنس گروپ میں نوری اشفاق ۹۳٪ کامت رام کرشن ۹۲.۰٪ اور انعام الحسن ۹۱٪ نیز امتیاز پاشانے ۸۸٪ مارکس حاصل کئے آرٹس فیکلٹی کا نتیجہ ۴۶٪ رہا۔ نداف اعجاز نے ۶۶٪ مارکس اور انوارے سمیر نے ۶۳٪ نمبرات حاصل کر کے اوّل و دوم پوزیشن حاصل کی۔ کامرس میں قاضی شاداب ۶۳.۵٪ اور کوکائے شاکرہ عبدالشکور ۵۵٪ کے ذریعے اوّل و دوم رہے۔ ادارے کے چیئرمین الحاج عبدالغنی فجندار صاحب ایڈمنسٹریٹو آفیسر غلام محمد پٹیل جناب اور پرنسپل مختار احمد فلمے صاحب یہ حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں۔

خلیج سے ہندوستانیوں کی واپسی

خلیجی تعاون کونسل (جی سی سی) نے گذشتہ سال معافی کی جس اسکیم کا اعلان کیا تھا اس کے تحت خلیجی خطے سے ۱۲۲۰۰۰ سے زائد ہندوستانی شہری وطن لوٹ آئے ہیں بیشتر ہندوستانی متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سے لوٹے۔ تقریباً خلیجی خطہ میں ہندوستانیوں کی تعداد ۳۰ لاکھ سے زائد ہے اور سعودی عرب میں ۱۴ لاکھ متحدہ عرب امارات میں ۱۲ لاکھ ہندوستانی ہیں، کویت میں ۲۶۲۰۰۰، بحرین میں ۱۴۰۰۰۰، اور قطر میں ۹۰۰۰۰ ہزار ہے۔

راحت ویلفیئر ٹرسٹ کا مشاعرہ

۱۶ / مئی کو ممبئی کے پاٹکر ہال میں راحت ویلفیئر ٹرسٹ کی جانب سے ایک شاندار مشاعرہ منعقد ہوا جس میں صدارت جناب کالی داس گپتا نے فرمائی اور نظامت کے فرائض جناب شمیم طارق نے انجام دیئے اور جناب انجم رومانی، جناب ندا فاضلی، جناب ظفر گورکھپوری، جناب قیصر الجعفری جناب ارتضیٰ نشاط، جناب کرشن بہاری طرز، جناب عبدالاحد ساز، محترمہ رفیعہ شبنم عابدی، جناب ممتاز راشد، جناب سعید راہی، جناب قاسم امام، جناب شاہد لطیف، جناب عبید اعظم اعظمی، اور جناب حامد اقبال صدیقی کے کلام سے سامعین بے انتہا لطف اندوز ہوئے۔

مانڈوی کرکٹ ٹورنامنٹ میں الفتح اسپورٹس کی شاندار کامیابی

مئی کے پہلے ہفتے میں مانڈوی میں منعقدہ کرکٹ ٹورنامنٹ کا فائنل میچ الفتح اسپورٹس (رجسٹرڈ) انجرلہ نے جیت لیا۔ فائنل میں انہوں نے ساونت واڑی کرکٹ کلب کو ۳۵ رنوں سے شکست دے کر ۴۱۱۱/- (چار ہزار ایک سو گیارہ) روپیوں کے پہلے انعام کے علاوہ ٹرافی بھی حاصل کی۔ الفتح اسپورٹس کے کھلاڑی لطیف سارنگ کو ٹورنامنٹ کا بہترین بلے باز اور رمیض مقدم کو بہترین گیند باز قرار دیا گیا۔ الفتح اسپورٹس کے صدر جناب ایوب قاضی، نائب صدر جناب عثمان سارنگ، مقابلہ کمیٹی کے سربراہ جناب جاوید سارنگ نے مانڈوی کرکٹ ٹورنامنٹ میں فتح یاب ٹیم کی مبارک بادی ہے جناب وزیر قاضی کی خصوصی رہنمائی ٹیم کی کامیابی کے لئے مفید ثابت ہوئی۔

لاجپت رائے کالج کو عدالت نے اقلیتی درجہ کا درجہ دیا۔

ممبئی (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ہائی کورٹ نے حال میں اپنے ایک فیصلے میں لالہ لاجپت رائے کالج آف کامرس اینڈ اکونومکس کو اقلیتی درجہ دینے کا حکم دیا ہے جس کے تحت مینجمنٹ کو اس کا اختیار دیا گیا ہے کہ پنجابی بولنے والے فرقہ کے طلباء کے لئے ۵۰ فیصد نشستیں مقرر رکھی جائیں۔ واضح رہے کہ شہر اور ریاست کے دیگر مقامات پر سیکڑوں اقلیتی تعلیمی ادارے ہیں اور اس فیصلے کی وجہ سے انتظامیہ نے چین کی سانس لی۔

مروڈ جنجیرہ میں آنکھوں کا کیمپ

مروڈ جنجیرہ (رائے گڈھ) حال ہی میں جنجیرہ میڈیکل ایسوسی ایشن اور یونٹی چیریٹیبل ٹرسٹ کے ذریعے آنکھوں کا کیمپ منعقد کیا گیا تھا جس

میں کلیان کے آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر دھاڑ واڈکر نے شرکت کی تھی جن سے کل ۲۸۰ آنکھوں کے مریضوں نے فائدہ اُٹھایا۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے میں کلیان کے مشہور و معروف آپٹیشن بابو جی کا بھی ہاتھ رہا۔ اس کیمپ کا افتتاح مروڈ تعلقہ سبھاپتی جناب اقبال لالشے کے ہاتھوں سے ہوا۔ افتتاح کے بعد سبھاپتی صاحب نے وعدہ کیا کہ اس طرح کے پروگراموں کے لئے مروڈ پنچایت سمیتی ہر قسم کی مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ اس پروگرام میں موجود دیونیٹی چیریٹیبل ٹرسٹ کے چیرمین جناب ندیم عیدروس نے ٹرسٹ کے ذریعے تعلیمی ثقافتی اور کھیل کود کے پروگرام کرنے کی خواہش ظاہر کی جنجیرہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر راج کلیانی نے کہا کہ بہت جلد ہماری ایسوسی ایشن آمرٹے ٹرسٹ" ممبئی کے ذریعے مروڈ میں "ڈائبیٹک کلب" شروع کرے گی جس میں ذیابیطس کے مریضوں کو کافی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

مانگاؤں میں ۳۲ گرام پنچایتوں کے چناؤ

مانگاؤں (ضلع رائے گڑھ) کے ۳۲ گرام پنچایتوں میں سے ۱۳ گرام پنچایتوں کے چناؤ بلا مقابلہ ہوئے بقیہ گرام پنچایتوں میں ۲۸ مئی کو چناؤ ہو گئے۔ مبارے مانجرونا، چاندورے، تاگاؤ، وڈگاد وغیرہ میں اتفاق رائے سے انتخاب عمل میں آیا۔ ٹول میں کسی نے بھی نامزدگی کا پرچہ داخل نہیں کیا تھا اس لئے وہاں چناؤ نہیں ہوا۔ ان گرام پنچایتوں کی ۱۹ سیٹوں کے لئے ۱۰۲ امیدوار میدان میں اُترے تھے۔ موربہ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے یہاں شتیکری کامگار پارٹی کے اسلم راوت پٹیل کا مقابلہ کانگریس کے بابو سیٹھ پرنیکر کے گروپ سے ہوا۔

تھانے ریلوے پلیٹ فارم کی عمارت ۳ منزلہ تعمیر ہوگی۔

تھانے ریلوے اسٹیشن پر روزانہ ۳ تا ۴ لاکھ کے درمیان مسافروں کی آمد و رفت پر ۳ منزلہ عمارت بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ پہلے مرحلہ کا کام دس ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ اس عمارت کے پہلے منزلہ پر ریلوے ریزرویشن کا آفس اور ملازمین کے رہنے کے لئے مکانات بھی ہوں گے اسٹیشن کے باہر ۱۴۳۔ اسٹالس ہیں انہیں پلیٹ فارم ۱ کے قریب جگہ دینے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ ان باتوں کا اظہار سنٹرل ریلوے کے جنرل منیجر شنکرن کے دفتر میں ہوئی میٹنگ میں کیا گیا۔

کوسہ میں رُوبی کلینک کا افتتاح

اتوار ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کو کوسہ میں ڈاکٹر فردوس ساجد لطیف کے مطب روبی کلینک کا افتتاح ماہر نفسیات اور مشہور سماجی خدمت گار ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر کوکن مرکنٹائل بینک کے سابق چیرمین جناب علی ایم شمسی بھی موجود تھے۔

ایس ٹی بسوں میں خواتین کنڈکٹر اور ڈرائیوروں کی بھرتی کا اعلان

مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ یعنی ایس ٹی کی بسوں میں اب خواتین کنڈکٹروں اور ڈرائیوروں کی بھرتی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایس ٹی کارپوریشن کے مینجنگ ڈائرکٹر اشوک کھوت نے کہا کہ ایس ٹی کی پہلی بس یکم جون ۱۹۴۸ء کو پونے سے احمد نگر کے لئے روانہ ہوئی تھی۔ اس سروس کو ۵۰ سال

مکمل ہو رہے ہیں۔ ایس ٹی کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر بسوں میں خواتین کنڈکٹروں کی بھرتی کا فیصلہ کیا گیا ہے ایس ٹی کارپوریشن نے اپنی تجویز سے ٹرانسپورٹ کے منسٹر کو آگاہ کیا ہے ان کی جانب سے اجازت ملتے ہی خواتین کنڈکٹروں کی بھرتی کی جائے گی اس کے لئے خواتین کی جانب سے ۲۱ درخواستیں موصول ہو چکی ہیں انہوں نے کہا خواتین کنڈکٹروں کو پہلے پونے ممبئی، پونے کولھاپور جیسے اہم راستوں پر دوڑنے والے بسوں میں کام کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ اس تجربے کے بعد بس ڈرائیور کی پوسٹ پر بھی خواتین کی بھرتی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایس ٹی بسیں مہاراشٹر کے ہر شہر اور گاؤں میں جاتی ہیں۔

کوکن کے کارخانوں میں باشندگان کوکن کیلئے جگہ نہیں ہے۔

ضلع رتناگیری کی تحصیل چپلون اور کھیڈ میں ریاستی حکومت نے انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کئے ہیں جس میں لاتعداد کارخانے جاری ہیں۔ خاص طور پر کھیڑی اور لوٹے کے انڈسٹریل اسٹیٹ میں چھوٹے بڑے کارخانے قائم ہوئے ہیں۔ اس وقت لوٹے میں نوسل ریمنڈ، گارڈا کیمیکل، ریے انٹرنیشنل وغیرہ معروف کارخانے قائم ہوئے ہیں مگر ان شاندار کارخانوں میں باشندگان کوکن کو داخلے کی اجازت نہیں ہے۔ غیر ریاستی ہنرمندوں کو جگہ ملتی ہے مگر مقامی نوجوانوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ سبب پوچھنے پر کہا جاتا ہے کہ تمہیں کوئی کام نہیں آتا اس لئے چوکیدار یا چپراسی کا کام کرو۔

(لوک مت میں ایک خط)

الوداعی جلسہ

مورخہ ۵ مئی تا مورخہ ۱۶ مئی ۹۸ء تک رائے گڈھ ضلع پریشد کے اُردو جماعت سوم و چہارم کے اساتذہ اور صدر مدرسین کا تعلقہ سطح پر یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل میں ۱۲ روزہ تربیتی کیمپ انعقاد پذیر تھا۔ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۹۸ء کے روز دوپہر کے ۳ بجے پرنسپل شبیر سلھوترا صاحب کے زیرِ صدارت تربیتی کیمپ کا الوداعی جلسہ منعقد ہوا تعلقہ پنچایت سمیتی پنویل کے گٹ شکشن ادھیکاری شری پی۔ جی۔ ٹھاکور صاحب پنویل نگر پریشد کی کونسلر محترمہ ناز حافظ صاحبہ اور رائے گڈھ ضلع پریشد کے وستار ادھیکاری تو گل بھارتی صاحب کی خدمات میں گلدستے پیش کرنے کے بعد زیرِ تربیت اساتذہ نے تاثرات اور مہمانان نے رہنمائی کی جناب صدر کا خطبۂ صدارت کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مرسلہ دلاور خالد تالہ آفس علی باغ رائے گڈھ)

ایمپلائمنٹ ایکسچینج
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ

ایجوکیشنل یونٹ پچھلے چار سال سے خطۂ کوکن کے مسلم تعلیم یافتہ نوجوانوں کی اعلیٰ تعلیم، ان کے تعلیمی و مختلف مسائل کے حل کرنے میں سرگرمِ عمل ہے۔ یونٹ کے اس ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے تحت خطۂ کوکن (رائے گڑھ) کے تمام گریجویٹس، پوسٹ گریجویٹس اور انڈر گریجویٹس کی تعلیمی معلومات کا ریکارڈ جمع کرکے ان کے روزگار کے مسائل حل کئے جارہے ہیں۔ اس ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے خطۂ کوکن کے کئی تعلیم یافتہ نوجوان مستفیض ہوئے ہیں۔ اس لئے رائے گڈھ ضلع کے تمام مسلم گاؤں کے صدور محترم سے گذارش ہے کہ آپ کے گاؤں سے ایسے تعلیم یافتہ

لڑکے لڑکیوں کی معلومات اس ایکسچینج
کو فوراً دیں یا انہیں فوراً ہم سے رابطہ
قائم کرنے کہیں تاکہ ان کے مسائل حل
ہو جائیں۔

مندرجہ ذیل معلومات درپیش ہے۔

۱۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ۔
۲۔ بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ایڈ
۳۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ
۴۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ایڈ
۵۔ ایچ۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایڈ
۶۔ ایچ۔ ایس۔ سی۔

(نوٹ) ایسے طلباء و طالبات بھی
ہم سے براہِ راست رابطہ قائم کریں)
مضامین کے ساتھ۔

پتہ: عبدالوہاب دھنسے جنرل سیکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ۔ ۱۲ فاطمہ
مینشن۔ مقام پوسٹ تعلقہ: مہسلہ
ضلع: رائے گڈھ۔ فون۔
فون: (02149) 32385 (Res)

مبارک کاپڑی کا کامیاب لیکچر

۱۹ رجون ۹۸ء کی دوپہر
میں اکبر پیر بھائی کالج واشی نئی ممبئی
میں مقامی طلبا کی رہنمائی کے لئے
مشہور ماہرِ تعلیم مبارک کاپڑی کا لیکچر
ہوا۔ پروگرام کے محرک کیپٹن فقیر محمد
مستری نے غرض و غایت بیان کی۔
آپ نے جناب عبدالعظیم کھٹکھٹے
صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جن کے ذریعہ
اکبر پیر بھائی کالج میں پروگرام کرنے
کی اجازت ملی۔ آپ نے سید عبدالغفور
صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے
پروگرام کے انعقاد پر منتظمین کی ہمت
افزائی فرمائی۔

پروگرام کے کنوینر لائن اقبال
کنوارے نے حاضرین کا استقبال فرمایا۔
ننھی طالبہ صبا کنوارے کی تلاوت قرآن
پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اور
جناب امتیاز کونڈکری نے IAS۔ IPS
۔ IFS وغیرہ عہدوں کے لئے مقابلہ
جاتی کورسس کے تعلق سے سیر حاصل
معلومات فراہم کی۔ اور اس کے بعد
جناب مبارک کاپڑی نے نہ صرف ووکیشنل
گائیڈنس کے ذریعہ طلبہ کی رہنمائی فرمائی۔
بلکہ ان کے سوالوں کے اطمینان بخش جوابات
بھی دیے۔ ⁂

مرول میں مفت کاپیوں کی تقسیم

ہر سال کی طرح امسال بھی چیرمین
رحمانی فاؤنڈیشن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب
کے تعاون سے مفت کاپیوں کی تقسیم اور
ووکیشنل گائیڈنس کا پروگرام منعقد کیا گیا۔
۱۴ جون ۹۸ء بروز اتوار کو بیت المال
ویلفیئر سنٹر کی جانب سے تقریباً نو سو بچوں کو
کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ نیز ڈاکٹر عارف سید
اور محمد اقبال کی وساطت سے ووکیشنل
گائیڈنس کا پروگرام بھی انجام پایا۔
جس میں سہار ساکی ناکہ اور ایم آئی ڈی
سی پولیس اسٹیشن کے افسران مہمان خصوصی
کی حیثیت سے شریک رہے۔

(عبدالمطلب شیخ بھیکن)
جنرل سکریٹری

شادی خانہ آبادی

ڈاکٹر فرحین بارگیر ★ اشفاق قاضی

نقش کوکن کے دیرینہ
کرم فرما، میرین انجینئر جناب غلام
حبیب قاضی کی بھانجی ڈاکٹر
فرحین کی شادی جناب
اشفاق عبداللہ قاضی کے ساتھ
سنیچر ۱۳ جون ۹۸ء شام ۶ ۱/۲ بجے
بمقام حج ہاؤس، پلٹن روڈ ممبئی
میں بخوبی انجام پائی۔

اس موقع پر کثیر تعداد
میں دوست و احباب و رشتہ
داروں نے شرکت فرمائی اور
دولھا دولہن کو مبارکباد پیش کی۔

(مرسلہ: محمود حسن قاضی۔ واشی)

ایچ ایس سی کے نتائج

۹ رجون ۹۸ء کو مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام مارچ ۹۸ء میں منعقدہ بارہویں جماعت ایچ ایس سی امتحانات کے نتائج پوری ریاست میں ۶۷ء۵۱ فیصد رہے جبکہ بمبئی عظمیٰ کے کل نتائج کا فیصد ۶۹ء۲۴ رہا۔ اس طرح ریاست بھر میں ضلع اورنگ آباد کے عثمان پورہ دیوگری کالج کے طالبعلم سنکیت اوم پرکاش دوسادھ ۹۷ء۶۷ فیصد سے سب سے اول پوزیشن پر رہے۔ اردو مضمون میں سب سے زیادہ مارکس حاصل کرنیوالے ایس ایچ اے روہیرا ایچ ایس جونیئر کالج ضلع تھانہ بھیونڈی کی طالبہ حمیرہ شیخ نے ۱۰۰ سے ۸۵ نمبرات حاصل کئے۔ جبکہ سائنس مضمون میں ڈی جی روپا ریل کالج ممبئی کی ایک مسلم طالبہ شیخ افشاں سلطانہ نے ۹۲ء۶۷ فیصد نمبرات حاصل کئے۔ اسی طرح جے ہند کالج چرچ گیٹ کی طالبہ زرینہ جہانگیر سہوردی والا نے آرٹس میں ۸۰ء۵۰ فیصد اورنگ آباد ضلع کی یاسمین مرتضیٰ شیخ ۹۲ء۱۴ فیصد نمبرات حاصل کرکے اول پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ ایم سی وی سی فاؤنڈیشن کورس میں ایس ایچ اے رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج ضلع تھانہ بھیونڈی کی دو طلباء آفرین بانو ذاکر حسین مومن اور سکندر محمد شفیع شیخ اور وِلے پارلے این ایم کالج ممبئی کی طالبہ شبانہ نجم الاسرار سید نے بالترتیب ۷۵ء۵۰ فیصد نمبرات حاصل کئے۔

اسی طرح امسال ایچ ایس سی کے امتحانات میں دو مسلم طلباء حمیرہ محمد شیخ (بھیونڈی) اور باندرہ اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج ممبئی کے پرویز احمد شیخ اور ماہم ڈی جی پی روپاریل کالج کی ایک معذور طالبہ زہرہ یوسف فیڈرل نے اول پوزیشن پر رہ کر میرٹ لسٹ میں اپنی شمولیت کا اعزاز حاصل کیا۔۔

نقش کوکن

★ زیڈ پی زکریا انگلش ہائی اسکول سوپارہ ضلع تھانہ کی ہونہار طالبہ تمنا بنت محمد قاسم ڈبرے بارہویں کے امتحان میں اسکول میں اول رہی اسے 76٪ فیصد مارکس ملے۔

★ سوپارہ کی نجیبہ محمد عباس فوزی نے بارہویں کامرس میں کامیابی حاصل کی اور 60٪ فیصد مارکس حاصل کئے۔

(ش س)

★ سوپارہ کی ثنا ثابت ملک رضا (سابق طالبہ زیڈ پی زکریا اسکول) نے ٹی بی کالج پالگھر وسئی سے بارہویں کلاس سائنس میں 93٪ فیصد مارکس حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی۔۔

(ش س)

★ باندرہ کی تحسین محمد اقبال ماہمی نے M.M.K کالج باندرہ سے بارہویں کامرس کا امتحان پاس کیا ہے اسے 65٪ فیصد مارکس ملے۔ انہوں نے F.Y کامرس میں داخلہ لیا ہے۔۔

(عفیفہ عبدالرشید بوٹکے)

★ تلوجہ کے عبدالرحمٰن اصغر جناب کو تحیل کرتے امسال یعقوب بیگ محمد ہائی اسکول و جونیئر کالج پنویل سے بارہویں کا امتحان 62٪ فیصد مارکس لیکر کامیاب کیا۔۔

(اسلم ناصر رنگاری)

★ جناب حسین تاناجی عبداللہ کے صاحبزادے پرویز نے H.S.C کامرس کے امتحان میں 69٪ فیصد مارکس حاصل کرکے کامیابی حاصل کی۔۔

(مبین حاجی)

★ جناب اقبال شیخ کی صاحبزادی اور شوکت عبداللہ حاجی کی سالی مبشرہ نے بارہویں کلاس آرٹس میں 72٪ فیصد مارکس حاصل کرکے کامیاب ہوئی۔۔ (مبین حاجی)

قاسم گھرٹے کا قابلِ تقلید کارِ عظیم

میرے ایک دوست جناب محمد قاسم گھرٹے۔ تیس چالیس سال سے اپنے کاروباری سلسلہ میں دار السلام، تانزانیہ ایسٹ افریقہ میں مقیم ہیں۔ حال ہی میں وہ ہندوستان آئے تھے۔ انہوں نے اپنے آبائی وطن۔ ویسا پور تعلقہ دا پولی ضلع رتناگری جہاں قریب نوے گھروں کی آبادی ہے۔ اس گاؤں کے لوگ کئی سالوں سے پانی کی قلت سے پریشان تھے۔ صاحب موصوف نے اپنی نگرانی میں گاؤں والوں کو پانی مہیا کرنے کی ایک اسکیم بنائی۔ اور اپنے ذاتی خرچ سے بورنگ کر کے ایک بڑی ٹانکی بنا کے اپنے گاؤں کے ہر فرد کے گھر میں پائپ لائن ڈلوا کے ہر ایک کو اپنے اپنے گھر میں پانی مہیا کر کے ایک نقش کوکن کارہائے نمایاں انجام دیا ہے۔ اور اپنی اس ذاتی اسکیم کا افتتاح کر کے وہ ۲۲ رمئی کو دار السلام روانہ ہوئے دار السلام میں بھی انہوں نے برسوں پہلے عام مسلمانوں کے لئے عموماً کوکنی مسلمانوں کے لئے خصوصاً بہت سارے قومی و سماجی کام انجام دئے ہیں۔ جس میں "مرکز کوکنی مسلم جماعت" کی چار منزلہ عمارت نمایاں طور پر شامل ہے۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو ہمیشہ صحتِ عظیم سے نوازے اور ان کے کاروبار میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے۔

جناب محمد قاسم گھرٹے نے اپنے گاؤں میں جو ثوابِ جاریہ کا کام انجام دیا ہے۔ اس سے سبق آموز ہو کر ہمارے قوم کے باحیثیت افراد جن کو اللہ نے اقتصادی پہلو سے نوازا ہے۔ ان سے میری استدعا ہے کہ وہ اسی طرح سے ہمارے قومی و سماجی فلاح و بہبود کے کام انجام دے کر ثوابِ دارین حاصل کرنے کی سعی فرمائیں۔۔۔

(حسن میاں خانزادہ)

سہ ماہی "تکمیل" کا نیا پتہ

سہ ماہی تکمیل کا پتہ تبدیل ہو گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ مراسلت اور ترسیلِ زر کے لئے درج ذیل پتہ نوٹ فرمائیں۔

تکمیل اُردو سہ ماہی۔ کوہ نور ٹیچرز کالونی، نزد واٹر ٹینک شانتی نگر بھیونڈی، ضلع تھانے ۴۲۱۳۰۲

شری وردھن تعلقے میں طالبات کے لئے سائنس ڈگری کالج کی اجازت

ڈاکٹر اے آر انڈرے صاحب اور محترمہ ریحانہ انڈرے صاحبہ کی گزشتہ چند سالوں کی محنت اور کاوشوں کے نتیجے میں یہاں شری وردھن تعلقہ میں صرف لڑکیوں کے لئے شعبۂ سائنس میں ایف وائے، بی ایس سی ماہ جون ۹۸ء سے جاری کرنے کی یونیورسٹی آف ممبئی اور حکومتِ مہاراشٹر کی طرف سے اجازت مل گئی ہے۔

ایسی بہنیں جو بارہویں سائنس پاس ہیں۔ یہاں ڈاکٹر اے آر انڈرے اسکول اور جونیئر کالج اور سینئر کالج میں اپنے داخلے کرا سکتی ہیں۔ یہاں لڑکیوں کیلئے ہوسٹل کا بھی معقول انتظام ہے۔۔۔

(عباس حسین سروے)

قاضی کبیر الدین کو مبارکباد

الفاسینٹر سٹیزن سرکل کلیان نے تقریباً ۲۰ سال بعد کلیان کے مسلم علاقے میں سول ڈیفینس کا بیک کورس (حکومت مہاراشٹر سے منظور شدہ) شروع کروایا۔ یہ کورس ۱۲ رمئی ۱۹۹۸ء کو بزم صداقت بلڈنگ بونیل بازار میں شروع ہوا۔ ۱۹ لڑکوں نے اس کورس سے استفادہ کیا۔

الفاسینٹر سٹیزن سرکل کے صدر الحاج کبیر الدین قاضی صاحب اور دوسرے ممبران نے دوران کورس طلبا اور لیکچرار کاملے صاحب کو ہر قسم کی سہولت اور تعاون دیا۔ ۱۹ رمئی ۱۹۹۸ء کو یہ کورس اپنے اختتام کو پہنچا۔ ۳ رجون ۱۹۹۸ء کو کامیاب ہونیوالے طلبا کو سرٹیفکٹ دیا گیا۔

B.Sc. میں کامیابی

میرے خالہ زاد بھائی مبشر مشتاق حاجتے نے 66٪ مارکس حاصل کرکے فرسٹ کلاس میں B.Sc. میں کامیابی حاصل کی ہے وہ آگے بھی پڑھنا چاہتے ہیں۔۔

وسیم احمد پٹیل (دینویل)

سوشل سروس لیگ، ممبئی

مورخہ ۵ رجون ۹۸ء کے دن ممبئی کا مشہور اور پرانا ادارہ سوشل سروس لیگ۔ جس کے تحت این۔ ایم۔ جوشی سوشل ورکر ٹریننگ کلاس چلائی جارہی ہے۔

اپنی ۷۵ سالہ پلیٹنم جوبلی، داموور ہال، پریل، بمبئی میں منائی گئی۔ جس کا افتتاح ممبئی کے میئر جناب نندو سائم نے کیا۔ مہمان خصوصی میں محترمہ اہالیہ رانگنیکر صاحبہ۔ محترمہ اوشا بین مہتہ موجود تھیں۔

(نامہ نگار: مبین عبداللطیف حاجی)

کاسٹ سرٹیفکیٹ ۳۰ جون سے درخواست

: میڈیکل انجینئرنگ فارمیسوٹیکل اور آرکیٹکٹ کورس کے لئے سال اول میں داخلے سے قبل درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، او بی سی اور اسپیشل بیک ورڈ درجہ کے طلبہ کے کاسٹ سرٹیفکٹ کی تقسیم ۳۰ جون سے کی جائے گی۔ اس سلسلے میں تمام ضروری کاغذات کے ساتھ درخواست دی جاتی ہے۔

دسمبر ۹۸ء سے اینرون بجلی فراہمی شروع

: اینرون بجلی منصوبے کا پہلا مرحلہ دسمبر ۹۸ء کو مکمل ہو جائے گا اور بجلی سپلائی شروع کردی جائے گی اس کا اعلان آج نائب وزیر اعلیٰ گوپی ناتھ منڈے نے امریکی کمپنی اینرون کی آفیسر ربیکا مارک سے ملاقات کرنے کے بعد ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

منڈے نے کہا کہ اینرون بجلی کا دوسرا مرحلہ بھی جلد شروع ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں ربیکا مارک سے تفصیلی گفتگو کی گئی ہے اور ربیکا مارک نے یقین دلایا ہے کہ اینرون بجلی منصوبے میں کسی طرح کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔

تبادلے۔ حسن غفور

اطلاعات کے مطابق ڈی ڈی شوانند کو ترقی دیکر کرائم برانچ میں ڈپٹی پولس کمشنر بنایا گیا ہے۔ رنجیت شرما کو تھانہ روانہ کیا گیا ہے الیاس جوشی کو ناگپور کا پولس کمشنر نامزد کیا گیا ہے حسن غفور کو محکمہ انسداد رشوت ستانی اور اسبالال ورما کو ناسک کا پولس کمشنر بنایا گیا ہے۔

موربہ میں ووکیشنل گائیڈنس کا پروگرام

زیر نظر تصویر میں جناب مبارک کاپڑی، عباس مجتہد، ایڈوکیٹ فقیر محمد ٹھاکور، اور امتیاز کونڈکری نظر آرہے ہیں۔

۷ رجون ۹۸ء کو ایس ایس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، موربہ ضلع رائے گڈھ میں ووکیشنل گائیڈنس کے ذریعہ ماہر تعلیم جناب مبارک کاپڑی نے طلباء کی تعلیمی رہنمائی فرمائی۔

پروگرام کا اہتمام کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن نے کیا تھا جس کی صدارت شاہد لطیف (فیچر مدیر انقلاب) نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض اقبال مشہدی نے انجام دئے۔ اس موقع پر مشتاق ادکئے، سلمان ماہمی، ڈاکٹر امتیاز کونڈکری، ایڈوکیٹ فقیر محمد ٹھاکور، پروفیسر اعجاز راؤت، نقش کوکن ماما فرفرے اور پروگرام کے کفیل ایوب داؤد ٹرے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر سیف الدین دھنسے نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔

اس جلسہ میں موربہ کے علاوہ سائی۔ مانجرونا۔ دنی پرار۔ ناگوٹھنہ اور مضافات کے طلباء اور والدین بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ جس کے سامنے جناب مبارک کاپڑی نے اپنی تین گھنٹے کی تقریر میں طلباء والدین کو کارآمد نصیحتیں کیں اور ان کے سوالات کے تشفی بخش جوابات دئے۔

پروگرام کے بعد بمبئی سے آئے ہوئے مہمانوں نے کوکن اسپتال موربہ، الجامعۃ الشافعیہ، اور مدرسہ حلیمہ للبنات، موربہ کا معائنہ کیا۔ تمام اراکین کو اس المیہ نے بے چین کر دیا کہ کروڑوں روپئے کے اخراجات سے تعمیر کردہ کوکن اسپتال موربہ اجڑے دیار میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ❊❊

ہونہار طالبہ

بھیونڈی رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے 7.2.12 سیکشن کی ایک محنتی ہونہار طالبہ ملک ناہید اختر مشتاق نے روزانہ ۹ گھنٹے نوکری کر کے درمیانی وقت میں کالج اٹینڈ کرتے ہوئے اس نے اپنی ذاتی اسٹڈی کر کے اس نے بارہویں جماعت میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے جو کہ آج کے دور میں ناممکن نظر آتا ہے۔ مزے کی بات تو یہ ہوئی کہ اس طالبہ نے کوئی بھی ٹیوشن نہیں لیا۔ ❊❊

★ بھیونڈی کے ڈاکٹر نذیر ابراہیم مقری کی بھانجی تبسم بنت عبدالرحمن درزی نے امسال رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج سے آرٹس بارہویں کلاس میں نمایاں کامیابی 3.67٪ فیصد مارکس لے کر حاصل کی اور ڈی ایڈ کے لئے فارم داخل کیا ہے۔۔

(رشی سس)

نقش نواز

ماہنامہ "نقش کوکن" کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ہے ادارہ ان سبھوں کا تہ دل سے مشکور ہے (ادارہ)۔

درون ہند خریدار

جناب	عالمگیر محمد امین ڈارے ـ	سوپارہ
"	سلیمان ڈی بارگیر ـ	اندھیری
"	مراد علی شیخ محمد لوکھنڈے ـ	وڑولی
"	نور محمد عبدالرحمٰن پٹوی ـ	مجگاؤں
"	عمر ایس قاضی ـ	ممبئی
"	وزیر علی محمد مالم ـ	مجگاؤں ممبئی
"	منصور اسماعیل جولے ـ	لاٹون
"	امتیاز اے ستار پالکر ـ	علی باغ
"	محمد قاسم عبداللہ وانگڑے ـ	بہادر شیخ چپلون
"	محمد اسلم یونس شیخ ـ	کامن وسئی
"	قاضی فراز احمد ـ	ساگوے

جناب عبدالحمید یوسف، ولکر کی جانب سے درج ذیل حضرات کو ممبر بنایا گیا ہے۔ ادارہ ان کا تشکر گزار ہے۔

محترمہ	شمیم اشرف مقادم	ممبرا۔ تھانے
"	نفیسہ شوکت مقادم	"
"	زیب النساء عبداللطیف دستا	(ڈونگری)
"	نسیمہ حسن میاں دستا ـ	راجیوڈہ رتناگری
"	نور جہاں عبداللطیف مقادم	"
"	زبیدہ خاتون محمد حنیف سولکر	کرلا

نقش کوکن

جناب	عبدالرزاق عبدالستار ناخدا	شرگاؤں
"	معین الدین اے دادرکر	چپلون
"	ابوبکر اے کریم بھاٹکر	کرلا رتناگری
مس	مہر النساء محمود لمبلتے	میر جولی ۔ چپلون ۔

بیرون ہند خریدار

جناب	محمد قاسم گھرٹے ـ	دارالسلام تنزانیہ
"	سید نظیر ـ	کینیڈا
"	ریاض احمد کے پرکار ـ	آسٹریلیا
"	ظہیر احمد ڈی پرکار ـ	"
"	محسن احمد دادرکر ـ	"
محترمہ	اشرف النساء اقبال پرکار ـ	"
جناب	خالد رفاعی ـ	بلیک برن
"	عبدالحمید عبدالکریم چوگلے ـ	دوحہ قطر
"	توفیق حسین چوگلے ـ	"
"	محمد اخلاق فرید ـ	"
"	نیاز عبدالکریم قاضی ـ	"
"	انور علی خان (سلیس) ـ	"
"	اے صمد ایم دلوی ـ	"
"	محمد سلیمان ـ	"
"	محمد حسن لالہ ـ	"
"	محمد ہاشم دادرکر ـ	"
محترمہ	وکیل النساء اے مجید شیخ ـ	"
جناب	نثار احمد فقیہ ـ	ساؤتھ افریقہ
"	اے رحیم ـ	سعودی عربیہ

گزشتہ ماہ جون کے شمارہ میں نقش نواز کالم میں محترمہ زرینہ اشتیاق کا نام غلطی سے زرینہ اشفاق لکھا گیا ہے ہم معذرت خواہ ہیں صحیح نام زرینہ اشتیاق کھبر تکر ہے۔

انتقالِ پُر ملال

محمد ابراہیم نائیک کو صدمہ

جناب محمد ابراہیم نائیک (ریٹائرڈ کسٹم آفیسر) کے بھائی جعفر ابراہیم نائیک عمر ۸۷ سال متوطن اُناٹے راجہ پور (مشہور سماجی کارکن اور تاجر) کا طویل علالت کے بعد مورخہ یکم جون ۹۸ء کو بمبئی میں انتقال ہو گیا۔

مرحوم انجمن مسلمانانِ مجگاؤں کے جوائنٹ سکریٹری، حبیب بینک کے آفسر، میونسپلٹی کے انسر، اور کئی اداروں سے منسلک تھے۔۔

(مبین عبداللطیف حاجی اور ابوبکر عبداللطیف ملا، شریکِ غم)

خلیفہ ضیاء الدین (سر) کی رحلت

رحلت: ۱۸ رجون ۹۸ء کو بمبئی کی مشہور درسگاہ انجمن اسلام ہائی اسکول، ابوری بندر، بمبئی کے سابق پرنسپل، اور ایشین فٹبال فیڈریشن کے سابق چیئرمین ۸۷ سالہ خلیفہ ضیاء الدین رحلت فرما گئے۔ ضیاء الدین صاحب کے شاگردوں نقش کوکن میں مشہور و معروف اداکار دلیپ کمار، سابق وزیر اعلیٰ بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے، کرکٹر سلیم دُرّانی اور مشہور سرجن ڈاکٹر اے آر اندرے کا شمار ہوتا ہے انہیں کھیل کود سے کافی لگاؤ تھا۔ مرحوم ۳۳ سال تک پرنسپل رہے۔ انہیں ۱۹۶۷ء میں مہاراشٹر گورنمنٹ نے بہترین ٹیچر کا ایوارڈ دیا تھا۔ انہیں اسپورٹ کی وجہ سے بین الاقوامی مقبولیت حاصل ہوگئی اور حال ہی میں ملیشیا کی حکومت نے ان کے خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ایوارڈ سے نوازا تھا۔ ٭٭

عباس علی قاضی کا انتقال

مجاہدِ آزادی اور مالیگاؤں کے سابق بلدیہ عباس علی قاضی کا مختصر علالت کے بعد ۹۱ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ انہوں نے تحریکِ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور تین بار جیل گئے تھے۔ اندرا گاندھی اور مرارجی دیسائی کے قریبی ساتھیوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ وہ ۱۹۸۰ء میں حج کمیٹی کے چیئرمین نامزد کئے گئے تھے۔ ٭٭

ضیاء انصاری کا انتقال

محمد صدیق وزیر انصاری المتخلص ضیاء انصاری کا ۵ رجون ۹۸ء کو دھولیہ میں انتقال ہو گیا۔ وہ اچھے شاعر اور مقرر تھے۔ ۱۹۵۲ء میں وہ انجمن ترقی پسند مصنفین کے سکریٹری بھی رہ چکے تھے۔ ٭٭

('معیارِ قوم' دھولیہ)

اختر شیخ کو صدمہ

چین چینی کی ایک معزز ہستی محمد اختر محمد اسماعیل شیخ (مجھالے) کی خوشدامن محترمہ حمیدہ زوجہ عبدالرحیم شیخ کا ۷۰ سال کی عمر میں ۲۵ مئی ۹۸ء کو چین چینی تعلقہ دھانو ضلع تھانے میں انتقال ہو گیا۔ (ش۔س)

بلال دبیر کو صدمہ

جماعت المسلمین اُمبر گھر تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے صدر جناب بلال محمد دبیر کے پدر بزرگوار حاجی محمد دھرم الدین دبیر عرف عام مولانا کوٹ والے ۷ رجون ۹۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد داپولی کے ایک اسپتال میں انتقال کر گئے۔ تدفین ۸ رجون کو امبر گھر میں عمل میں آئی۔ ان کی عمر ۸۵ سال تھی۔

(شریکِ غم: طاہر دبیر آل بابا)

٭٭٭

عبدالحمید قاضی کو صدمہ

انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ، ممبئی حلقہ کے سکریٹری جناب عبدالحمید علی میاں قاضی کی والدہ چند روز کی علالت کے بعد ۸ جون ۹۸ء کی شب کو رحلت فرما گئیں۔

واجدہ تبسم کو صدمہ

اُردو کی مشہور ادیبہ واجدہ تبسم کے شوہر اشفاق احمد خان کا گزشتہ ماہ اورنگ آباد میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم ریلوے میں اعلیٰ عہدے پر فائز رہ کر سبکدوش ہو چکے تھے۔

عبدالستار پرکار کو صدمہ

بانکوٹ کے سوشیل ورکر جناب عبدالستار شریف پرکار کے برخوردار عمران پرکار ۱۲ سالہ کا موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا۔

عمر زہو مبرکر کا انتقال

پرنسس ڈاک ڈاک ماسٹر آفس سے سبکدوش عمر زہو مبرکر متوطن مجگاؤں (جنجیرہ مروڈ) طویل علالت کے بعد ۹ جون ۹۸ء کو اپنے وطن میں انتقال کر گئے۔

نقشۂ کوکن

یوسف ماسٹر کا انتقال

نو پاڑہ باندرہ کی معزز ہستی جناب یوسف علی صاحب ماسٹر کا کچھ مہینے علالت کے بعد ۹ جون ۹۸ء کو نو پاڑہ باندرہ میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم ایک سیاسی اور سماجی ورکر تھے۔ (ش س)

محمد حاجی صاحب کوسٹ والے کا انتقال

محمد حاجی صاحب کوسٹ والے کا ۸ جون ۹۸ء کو ۷۵ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے خرافات، بدعات شرکات کو ختم کرنے کے لئے آخر دم تک کام کیا۔ اور جانی و مالی قربانیاں بھی دیں۔ آپ دابھول کی مشہور بزرگ ہستیوں میں سے ایک تھے۔

سید عبدالغفور کو صدمہ

واشی نئی ممبئی کی ممتاز شخصیت الحاج عبدالغفور سید متوطن تلوجہ جہاں آپ سرپنچ بھی ہیں۔ تاریخ ۲۷ مئی ۹۸ء کو آپ کے بھائی کے گھر میں اچانک شب میں آگ لگنے سے گھر کے لوگ آگ کی زد میں آگئے۔ ایک معصوم بچہ دس ماہ کا اسی وقت حادثے کا شکار ہوگیا، اور دوسرے لوگ جن میں اسماعیل کی بیٹی اور عبدالرزاق کی بیٹی اور داماد بری طرح جھلس گئے تھے انہیں سینا اسپتال ممبئی میں داخل کیا گیا تھا۔ جن میں سے اسماعیل سید کی بیٹی ۱۷ سالہ ۲۹ مئی کو انتقال کر گئی اور بقیہ دو میں سید عبدالغفور کے بھائی عبدالرزاق کی بیٹی اور ان کے داماد سید عبدالستار یکم جون ۹۸ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

غفور خان کو صدمہ

مجگاؤں حلقہ میں کاروباری اعتبار سے معروف شخصیت جناب عبدالغفور خان روشن سرگردہ کی بھابھی زینب بی زوجہ علی خان سرگردہ (جو ڈاکٹر اکبر سرگردہ کی بڑی بہن تھی) کا ۲۰ اپریل ۹۸ء کو ہارٹ فیل سے سانتاکروز میں انتقال ہوگیا۔

وانڈریک فیملی کو صدمہ

نظام الدین، اصغر و ریاض احمد میاں وانڈریک کی بہن کا پچھلے مہینہ پاڑی تعلقہ وسئی ضلع تھانے میں انتقال ہوگیا۔ مرحومہ پیروں سے معذور تھیں لیکن انتقال کے بعد اس کے پیر خود بخود سیدھے ہوگئے۔

(ش س)

اجمل بوٹکے کو صدمہ

سُدھار کمیٹی سوپارہ ضلع تھانے کے جواں سال فعال جوائنٹ سکریٹری اجمل بوٹکے (اگودریج کمپنی فریج ڈپارٹمنٹ) کے والد محترم محمود میاں ابراھیم (سابیہ) بوٹکے کا ۶۲ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔۔ (ش س)

ڈاکٹر عبدالسلام پاؤسکر کو صدمہ

مجگاؤں حلقہ کے معروف ڈاکٹر عبدالسلام پاؤسکر کے پدر بزرگوار جناب قاسم میاں پاؤسکر متوطن گھاٹیولا۔ جو آخری دنوں میں اپنے دوسرے فرزند نثار کے گھر پر جوگیشوری میں قیام پذیر تھے طویل علالت کے بعد ۲۶ مئی ۹۸ء کو راہی عدم ہوگئے۔ تدفین ناریل واڑی قبرستان میں عمل میں آئی۔

حسن میاں خانزادہ کو صدمہ

جناب حسن میاں خانزادہ کے ہمزلف محمد قاسم جیرفرے مقیم اسبیت تعلقہ مانگاؤں میں بتاریخ ۲۱ مئی ۹۸ء کو قلیل علالت کے بعد اس نقش کوکن اس جہانِ فانی سے کوچ کرگئے۔ مرحوم کی عمر ۶۲ سال کی تھی۔

انتقال

بھیونڈی ضلع تھانے کی ہر دلعزیز کوکنی ہستی جناب غلام محمد عباس واضع کا اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے ۲۰ جون ۹۸ء کو راجہ محلہ بھیونڈی میں انتقال ہوگیا مرحوم کی عمر ۷۰ سال کی تھی۔۔ (ش س)

عارف احمد جی کو صدمہ

اردو کے معروف شاعر وڈالا حلقہ کے سابق میونسپل کونسلر شیخ مصری درگاہ اٹاپ ہل کے سجادہ نشیں عالی جناب عارف احمد جی کی زوجہ محترمہ نجم النساء (جو محمد ابراھیم جرلکر متوطن دیگی ضلع رائے گڑھ کی دختر تھیں) کا ۳ جون ۹۸ء کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ انکی عمر ۶۰ سے ۶۵ سال کے درمیان تھی۔

(مرسلہ: اطہر مقری)

نوشاد نورانی کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور نقش نواز جناب نوشاد نورانی صاحب (اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے مینیجر) کے ماموں محمد یوسف عبداللطیف نورانی کا ۷ جون ۹۸ء کو بعمر ۸۰ سال حرکت قلب بند ہو کر انتقال ہوگیا۔۔

علاؤالدین جلگاؤنکر مرحوم

سنیچر ۳۰ مئی ۹۸ء کو جماعت المسلمین سائی کے صدر علاؤالدین جلگاؤنکر رحلت فرما گئے۔ مرحوم سائی وکاس منڈل کے صدر بھی تھے۔ مرحوم کے دورِ صدارت میں جامع مسجد سائی کے تعمیرِ نو کا آغاز ہوا سیاسی، سماجی اور جماعتی امور میں مرحوم نہایت فعال تھے مرحوم کے کاوشوں سے گاؤں کے اندرونی راستوں کا کام انجام پایا۔ علاوہ واٹر اسکیم پر وہ نہایت تندہی سے سرگرم عمل تھے۔ سائی گاؤں کے تیز ترقی کے جن منصوبوں پر مرحوم نے کام کا آغاز کیا ہے مولائے کریم اپنے فضل و کرم سے انہیں تکمیل تک پہنچائے اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین۔۔

(مرسلہ: علی ایم شمسی)

شرف الدین حسین موڑک کو

دوہرا صدمہ : جناب شرف الدین حسین موڑک (بالک پاپن، انڈونیشیا) کی سگی چاچی اور شمیم موڑک کی سگی نانی قمر وابراہیم موڑک کا ۶ رمئی ۹۸ء کو بعمر ۹۰ سال کرڑوئی میں انتقال ہوا۔ مرحومہ کے پسماندگان میں تین بیٹے عبدالرحمٰن، محمد یوسف اور بشیر موڑک کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں رہتے ہیں اور تین بیٹیاں خدیجہ، حبیبہ اور عزیزہ کرڑوئی میں رہتی ہیں۔

شرف الدین موڑک صاحب کو دوہرا صدمہ اس وقت پہنچا جب ۹ رمئی کو ان کے سگے چچازاد بھائی الحاج ابوناخواہ موڑک کی بیوی خدیجہ کا ممبئی میں فریضۂ حج سے واپسی پر انتقال ہوا۔ تدفین ناریل واڑی میں ہوئی۔ ...

(محمد شفیق موڑک، بالک پاپن انڈونیشیا)

مینو مسانی چل بسے

مشہور مجاہد آزادی اور سوتنتر پارٹی کے بانی رکن مینو مسانی کا انتقال ہوگیا۔ وہ ۹۲ برس کے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ اور ایک بیٹا ہے۔ ..

سلطان اختر کی رحلت

مشہور و معروف فلمی صحافی اور فلمی ماہنامہ "گلفام" کے ایڈیٹر سلطان اختر کا حرکتِ قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔ انکی عمر ۴۹ سال تھی — ...

بشمبر ناتھ پانڈے نہ رہے

ممتاز اسلامی مؤرخ سرکردہ گاندھیائی مجاہد آزادی اور اڑیسہ کے سابق گورنر بشمبر ناتھ پانڈے یکم جون کو گزر گئے وہ ۹۲ برس کے تھے۔ ..

پرنسپل نجمہ تراب کی رحلت

تعلیم نسواں تحریک کی علمبردار۔ اندرا گاندھی گرلس اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج پربھنی کی پرنسپل اور صدر شعبۂ اردو شیواجی کالج پربھنی پروفیسر میر تراب علی کی اہلیہ نجمہ تراب کا گزشتہ مہینے حرکتِ قلب بند ہوجانے کے بعد بعمر ۴۶ سال انتقال ہوگیا۔

پربھنی کے واحد تعلیم نسواں ادارہ کی پرنسپل کے طور پر انکی کارکردگی ناقابلِ فراموش رہی ہے۔ اسی سال انہیں ریاستی سطح "مثالی مدرس" کے ایوارڈ سے بھی نوازا گیا تھا۔ ...

اسماعیل باباکر بیلکر کا انتقال

موضع واواں تعلقہ پولادپور کی مخیر اور ہر دلعزیز ہستی فجندار ہائی اسکول واواں کے چیرمین اور گرام پنچایت واواں کے سابق سرپنچ جناب اسماعیل باباکر بیلکر عرف کویت والے مورخہ ۲۴ رمئی ۹۸ء یکایک برین ہیمبریج سے رحلت فرماگئے۔ مرحوم بہت مخلص، علم دوست، قومی خادم کی ہمہ گیر صفات سے متصف تھے۔ مختلف سماجی، تعلیمی اداروں سے ان کی خدمات وابستہ تھیں۔ ...

(شریکِ غم: غلام محمد پٹیل)

انگلینڈ سے دو اموات کی خبریں

● جناب اسماعیل ٹاورے متوطن نگوری تعلقہ شری وردھن ضلع رائےگڑھ، حال مقیم لیسیسٹر انگلینڈ اپنے وطن عزیز میں رشتہ داروں کو ملنے گئے تھے کہ وہاں پہ تقضائے الٰہی سے ۱۷ رمئی ۹۸ء کو ضعیف العمری میں رحلت کرگئے۔ ..

●

مرحوم اسحاق مہلتے ویساپور ضلع رتناگری کی اہلیہ محترمہ کا ۱۷ رمئی ۹۸ء کو برمنگھم انگلینڈ میں ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا — ...

(مرسلہ ابراہیم بغدادی، یوکے)

کیپٹن کھوت کو صدمہ

ممبئی پورٹ ٹرسٹ کے ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈاک ماسٹر کیپٹن محمد علی کھوت متوطن ماکھرن کے چچازاد بھائی قادر کھوت کی زوجہ محترمہ کا ۱۷ر جون ۹۸ء کو ممبئی میں انتقال ہوگیا۔

ضلع سندھودرگ والوں کو صدمہ

کڈال ساونت واڑی ضلع سندھودرگ کی ہردلعزیز شخصیت قاسم باوا مختصر سی علالت کے بعد بروز پیر ۱۵ر جون ۱۹۹۸ء کو انتقال کرگئے۔
(شرف الدین شیخ)

تاخیر

"ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا" نقش کوکن میں ہر ماہ کچھ خطوط آتے ہیں اسی طرح کچھ لوگ ٹیلیفون پر بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ نقش کوکن میں چھپی موت کی خبروں کے ذریعہ انہیں اپنے رشتہ دار کی رحلت کی اطلاع مل جاتی ہے۔

اسی طرح کچھ لوگوں کو یہ شکایت بھی ہے کہ یہ خبریں بڑی تاخیر سے شائع ہوتی ہیں۔ مگر اس کے لئے ہم مجبور ہیں اس لئے کہ نقش کوکن ماہنامہ ہے اور ۲۰ تا ۲۲ تاریخ تک ملنے والی خبریں پرچہ میں شائع ہوپاتی ہیں اس کے بعد پرچہ کتابت کے مرحلہ سے گزر کر ۲۵ تاریخ کو پریس میں چلی جاتی ہے۔ مطلب ۲۰ یا ۲۲ تاریخ کے بعد ملنے والی خبریں اگلے مہینے نہیں بلکہ اس کے بعد والے مہینے میں چھپ کر آتی ہیں مگر اسمیں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ لوگ دو چار تاریخ کو ہونیوالے واقعہ کی اطلاع ۲۰ یا ۲۲ تاریخ کے بعد دفتر نقش کوکن میں پہنچا دیتے ہیں۔ اگر لوگ ہم سے تعاون فرمائیں اور بروقت واقعہ کی اطلاع دیں تو خبر چھپنے میں تاخیر نہیں ہوگی۔ اور ہمیں بھی شرمندہ نہیں ہونا پڑیگا۔ امید ہے آئندہ سے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ (ادارہ)

محمد کامل سیقولے کو صدمہ

نقش کوکن بحرین کے نمائندہ محمد کامل سیقولے کی والدہ صغریٰ بی (ماں جان) کا ۱۸ر مئی کو حرکت قلب بند ہوتے سے انتقال ہوگیا۔ جلوس جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ (عبدالغنی پادسکر)

رحمانی فاؤنڈیشن کا دوسرا بڑھتا ہوا قدم: کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کی دوسری شاخ:

۱۵ر مئی ۹۸ء کو رحمانی فاؤنڈیشن نے ۲۷، امیمو ٹیل اسٹریٹ، (پالاگلی) ڈونگری ممبئی ۴۰۰۰۰۹ میں کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آیا۔ الحمدللہ یکم جولائی ۹۸ء سے ہاشمیہ ہائی اسکول ۵واں منزلہ زکریا مسجد بلڈنگ، زکریا مسجد اسٹریٹ، ممبئی میں کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کی دوسری شاخ قائم کی جارہی ہے۔ ضرورتمند طلباء وطالبات اور کمپیوٹر سیکھنے والے فوری رابطہ قائم کریں۔ رحمانی فاؤنڈیشن کے روح رواں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک و منیجنگ ٹرسٹی اسماعیل بٹنی، ایکزیکیٹیو ٹرسٹی عثمان عمر بشیر کوآرڈینیٹر کے علاوہ کئی افراد دن رات رحمانی فاؤنڈیشن کے لئے محنت کررہے ہیں۔

کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ میں بالکل فری داخلہ جو اول آئے گا اسے ملے گا۔ دو سو طلباء دو مہینے میں کمپیوٹر آپریٹنگ سیکھ سکیں گے۔

سالِ صفحۂ آخری

آزاد ہندوستان کے مسلمانوں کی تاریخ کو ہم بآسانی دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں
۶ر دسمبر ۹۲ء سے پہلے کی تاریخ اور ۶ر دسمبر ۹۲ء کے بعد کی تاریخ
۶ر دسمبر ۹۲ء سے پہلے کا مسلمان سیاستدانوں کو اپنا قائد بنائے ہوئے تھا
اور سیاسی دلال اس کا برابر استحصال کرتے رہے
اور الیکشن قریب آتے ہی یہ حضرات فتویٰ جاری کرتے کہ کسے ووٹ دینا ہے،
ان دلالوں کا اپنے لئے ایک ایجنڈہ ہوتا تھا اور قوم کے لئے دوسرا
ان کے گھروں میں اپنے بچوں کے لئے ایجنڈہ بنا تعلیم و ترقی کا
اور قوم کے لئے ان کا ایجنڈہ تھا احتجاج کرنے، گولی کھانے اور ریلیف کمیٹی بنانے کا
لہٰذا بابری مسجد کو اِشو بنانے والوں نے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی، ڈاکٹر اور انجینئر بنائے
مگر قوم کو ایجنڈہ دیا، راستوں پر احتجاج کرنے اور پولس پر پتھر مارنے کا
دوسرے نام نہاد قومی امام نے سیاسی پارٹیوں سے روپیہ اینٹھ کر دہلی و اطراف میں کروڑوں کی جائیدادیں بنالیں
اور قوم کو احتجاج کا راستہ بنا کر ان کی جائیدادیں و املاکیں جلوائیں یا برباد کرائیں۔

۶ر دسمبر ۹۲ء — بظاہر تو وہ ایک ویران مسجد کی شہادت تھی
مگر قوم نے اس سے بڑے اسباق حاصل کئے
اور اس ہولناک تباہی کی راکھ میں سے دبی چنگاریوں کو مشعل راہ بنالیا،
اور ہماری قوم کو احساس ہوا کہ اس نے سیاستدانوں کا جو دامن تھاما تھا، وہ اس کی غلطی تھی
لہٰذا اب اس نے تعلیم کا دامن تھامنا شروع کیا
اور پھر ایک بڑی تبدیلی آئی جسے بیداری کا نام بھی دیا جاسکتا ہے
کہ ہماری قوم نے فیصلہ کیا کہ سیاستدانوں پر تکیہ کرنے کے بجائے
اب ہم دوسری قوموں کا تعلیم و ٹکنالوجی کے محاذ پر مقابلہ کریں گے
اور یہ کہ اب ہم ایڈمنسٹریشن اور پالیسی مرتب کرنے میں بھی حصہ لیں گے۔
یہ بیداری آگئی ہے — مگر سیاسی دلالوں کو ایک آنکھ نہیں بھا رہی ہے
اس لئے ہماری قوم کو ایک بار پھر چوکنا رہنے کی بڑی ضرورت ہے
کیونکہ یہ سیاسی بازیگر ایک بار پھر اپنے پَر و بازو پھیلانے کی ٹوہ میں ہیں۔۔

مُبارک کاپڑی — نقش کوکن، جولائی ۹۸ء

...E MUSLIM CO-OPERATIVE BANK LTD., PU...

...inistrative Office : 326-B, Raviwar Peth, Pune 411002. Tel : 474021, 471021 & Fax : 471765

Financial Position as on 24th April 1998	(Rupees in Lakh)
Share Capital	229.18
Reserve & other funds	712.96
Deposits	6557.56
Advances	4858.90
Net Profit as on 31/03/97	228.24
Working Capital	7828.51
Percentage of overdue	9.24%
Dividend paid (1996-97)	15%
Rebate Paid (1996-97)	upto 10%
Bonus Paid (1996-97)	9.33%
No. of Branches	13+1
Audit Class	"A"

(New Branches opening shortly at Kasba Peth & Hadapsar)

Our Special Features

- Ours is one of the leading co-operative bank in Pune
- We have various special schemes of deposits to suit all pockets
- We have safe deposit locker facilities at our camp Mominpura Wanorie and Kondhwa branches
- We offer higher rates of interest on our all type of deposits than the rate of interest offered by the Commercial and Nationalised banks
- All the deposits are Insured under the Deposites Insurance and Credit Guarantee scheme
- We are authorised by the Reserve Bank of India to open and maintain non-resident (Ordinary) an non-resident (External) account in ruppes at our head office and camp Branch
- We are authorised by the Maharashtra State Electricity Board to accept and collect electricity bill at our ladies P.S. Road, Wanorie and Kondhwa Branches
- We have paid 15% dividend to our shareholders for the year 1996-97
- We have paid upto 10% of the interest amount as "rebate" and 11.87% as "Bonus" to our loanees who have repaid their loan installment regularly during 1996-97.
- We have "nomination facilities" for the continuity of deposits and membership
- We have various types of loan and advances policies for our members and nominal members
- We are providing 'on line' computerised services at our head office for customers and members
- We promise to devote to each of our customer an excellent and prompt service forever

MAZHAR A. KHAN	SHAFI F.M. SHAIKH	MOHAMMED SAHEB F.A. SHAIKH
Chief Executive Officer	Vice-Chairman	Chairman

SCHOLARSHIP FOR MUSLIM STUDENTS OF KOKAN

Bombay Sub-committee of The Kokan Muslim Education Society, Ratnagiri, have decided to award scholarships during the Education Year 1998-99 Muslim students coming from Ratnagiri and Sindhudurg districts The Students who wish to avail the scholarships may send their application at the following address with a self addressed envelope and also a postal stamp of Rs. 2/- to meet the cost of the form The students can also obtain the form by personally coming to our office between 11.00 a.m. and 1.00 p.m. on any of the working day Last day of submitting the application is 31-8-98. Applications received after this date will not be considered Students who are covered under the categories shown below should apply for the scholarships -

1) Those studying in High Schools in Greater Bombay from Std VIII to X
2) Studying in the Technical Institutions & Colleges (Vocational-Technical) in the Greater Bombay
3) Studying in Engineering or Medical Colleges anywhere in Maharashtra State
4) Students studying in Junior Colleges of Greataer Bombay, Ratnagiri, Sindhudurg & Raigadh districts

IMPORTANT NOTE

1) High School students who have secured less than 50% marks in the last examination should not apply
2) Since girls are getting free education upto std XII such girl students may not apply Those girls who are paying fees may apply for this scholarship

Besides the above scholarships the committee has decided to award a lumpsum amount of Rs 500/- to the students who have secured higher marks in subjects of Mathematics Science, Urdu and Arabic in memory of late Professor Dadarkar saheb

M.D. Mistry
Secretary

The Kokan Muslim Education Society
76, Jagannath Shankar Sheth Road (Girgaum Rd.),
Opera House,
Bombay - 400 004.

Rehmani Foundation's Free Computer Center

Rehmani Foundation is starting a computer center at Hashmiya High School, beside Zakaria Masjid, Mohammed Ali Road Mumbai-3. The center will start functioning from July 1, 1998. The center will provide computer courses absolutely free of cost to the persons belonging to Muslim community. The center will offer the courses from MS-Office to the higher level languages and programmes. RF has already started one computer center at Samuel Street providing with free computer courses to all the students. RF plans to start with further computer centers at different localities. One of such centers will start at Marine Lines.

The Leaden Empire

The history books you studied in school sure had a lot to say about the fall of the mighty Roman empire, but one thing they didn't tell you was that one of the major contributors to the downfall was brain damage caused by lead poisoning. Mighty as they were the Romans did not realise the dangers of lead and used the metal to coat their vessels, to preserve their foods and slow down the fermentation of their wines. Physicist Kevin Rosman of the Curtin University of Technology in Perth Australia matched the isotopes of lead found in the ice of Greenland to Roman mining operations in Rio Tinto in South West Spain, placing the date at somewhere between 150 BC to 50 AD. The traces of lead found as far as Greenland are evidence that Roman mining operations once polluted the entire Northern hemisphere and have led to speculations that it steadily increased brain damage, leading to a gradual but steady downfall in leadership, health and overall welfare of the society.

Haj cash cards

The Haj cash cards were used on a limited sca during the Haj 1998. They were jointly floate by the Islamic world Organisation (WIO) and th American Express. The Haj cash cards a intended for facilitating cash transactions an payments during the Hajj season. The origin concept came from WIO which first persuade 16 banks in Arab and European capitals but faile to convince them. WIO Chief Khanzadeh Saj Khaliq said these banks failed to understand d to lack of international exposure. But th American Express Co. listened to him and acte The American Express provided th administrative support while WIO marketed i Khaliq said the card operates like the plast travellers cheques which could be loaded wi cash in advance so that pilgrims would not ha to borrow money. Khaliq explained that mo Hajis from humble backgrounds spend US dolla 1250 during the Hajj. They cannot sign cheque due to lack of basic education. The Hajj ca Cards is made of plastic and is waterproof. Th card was launched during the Hajj 1998 with ea card carrying $1000. However, the performan of the card is yet to be assessed. It enable th pilgrims to draw cash from banks and ATMS.

Guidelines

Rafique Dada senior counsel for the Union of Indi told the Bombay High Court that the governme intends to issue guidelines pertaining uplinking faciliti to foreign television channels from Indian soil for ne and current affairs within a week. The court w hearing a Public Interest Litigation filed by journal Kumar D Kadam praying that no foreign company allowed uplinking facility as per the ban under the Pr Act as uplinking tantamounts to publishing.

Naqsh-e-Kokan welcomes comments, articles, news, reports, information from its esteemed readers to be published in magazine.

...ther famous Arab cities in Egypt Sham, Iraq and Morocco

Postage stamp released

The postage stamp releasing ceremony on the death centenary of Sir Syed Ahmed Khan witnessed speeches by Post Master General S P Ojha, AMU VC Mahmoodur Rahman and Registrar H A S Jafri A special issue of Tahzeebul Akhlaq a magazine launched by Sir Syed himself, was also released Letters of Sir Syed by Dr Nasrin Basir and a biography of Sir Syed by Dr Tauqeer Alam were also released on the occasion

AMU student claims new rocket

Mohammad Aslam Durrani, a student of the Aligarh Muslim University has claimed to develop a new technology for rockets The National Research and Development Board has asked Mr Durrani to submit a comprehensive report of his project so that the Board could provide him financial help According to reports from Aligarh the new technology is different from the the other hither used in rockets It recycles the fuel once used in the rocket About the new rocket, the student said it would consist of three compressor units The fuel chamber would be on the first compressor unit and above it there would be a control cabin which is connected with a propeller unit All the three unit would compress the gases As the gas reaches the propeller unit, this unit will exert a third force on whole system and the rocket would fly Though the Durrani's new endeavour seems to be ambitious it has to be seen how this technology will help the development of space technology in India

Stress on distance education

The newly created Maulana Azad National Urdu University will pay special attention to women's education who could not continue education due to various reasons This was stated here by Varsity's Vice-Chancellor Shamim Jairajpuri at a reception given by Delhi Urdu Academy Mr Jairajpuri said the University would give more importance to correspondence courses and was already designing the courses in collaboration with IGNOU He said paucity of books in Urdu was a real handicap but it would be overcome through translations He also announced opening of its regional centres in Bangalore Delhi and Patna

New Islamic center in Mumbai

Islamic Center for Research And Awareness has been started recently at Andheri (W), Mumbai, specially for the suburbanites The centre provides the convenience of hiring video cassettes of Internationally acclaimed scholars The activities of ICRA includes organising regular lectures symposia dialogues on Islam and comparative religion to the public on hire promoting new speakers and inviting speakers keeping books magazines and newspaper and other such reference materials education in upliftment conducting classes for 9th 10th and 12th computer literacy drive helping students and needy people sustained efforts to remove misconceptions of Islam amongst Muslim as well as non-Muslims through whatever possible medium Organisers are Ashfaq Motelekar Irfan Rakhange and others

Editor-in Chief Dr Abdul Karim Naik Editor Capt I M Mistry Associate Editor Ijaz Malik

(i e the superogatory acts) Then his chance of getting closer to Allah is ever greater than before It is in this light Allah says in the Hadith Qudsi quoted earlier "And My servant will continue to come closer to Me with the supererogatory salat until finally I like him When I like him, I shall be his ears with which he hears, his eyes with which he sees his hands with which he holds things, and his legs with which he walks And if he asks Me I will give him and certainly when he seeks refuge in Me I will protect him" This Hadith Qudsi is very important for us Muslims to understand the amount of love and care Allah has on us *It encourages us to do the obligations*, the sunan and the nawafil It urges us to do good to oneself and to others Whatever good one does after the obligations and sunan are considered as nawafil The more nawafil one does the more will be the reward Nawafil do not confine to salat alone In fact it covers all aspects of a man's life like doing charity, sparing one's time, energy and knowledge for those who are in need of them To emulate the Prophet in respect of eating, sleeping, walking, seeing hearing and in being loyal to oneself, family community and nation are mong those activities which brings us close to Allah That is why it is said "the nearest of the creatures of Allah is one who is magnanimous in character" The Prophet is the nearest person to Allah, since he has been praised by Allah as "Certainly, you are on an exalted standard of character" What we have enumerated so far is a situation where Allah's nearness to His servants is proportionate to the servants' nearness to Him In otherwoards it is equal However Allah has said "My Mercy preceded my Wrath" That means Allah shows Mercy prior to punishing anyone, so that the servants will have ample time to mend their ways Allah expects His servants to show regards to Him If they show Him their regards He will out pour His Mercy Benevolence Describing His eagerness to His regard and concern for His servants, says in another Hadith Qudsi "When the se nears Me to the measure of a hand's span him to a cubit, and when he nears Me to a c near him to an arm's span, and whe approaches Me walking, I approach him runi This hadith evidently proves the eagerne Allah to show His regard to His servants always ahead of His servants in acting If a of us wishes to near Allah, let him adhere Commands of Allah And let us beseech for His guidance in leading us toward proximity A sagely savant has rightly "Your nearness to Him is through adhering t commands, whereas His nearness to y through His continuous strengthening of the to you" Therefore, let us pray to Allah to us the courage and ability to approach Hi enabling us to follow His comm wholeheartedly Ameen!

Courtesy Australian Islamic Re

News

Islamic names and symb

The names and symbols of Islam are increase in the Ohio(US) state example, there are four cities located with Islamic names They are Makkah Ma Taltila and Ashbilia The origin of these Isl names is due to the Muslim origin of a proportion of its inhabitants As their num and Islamic Da'wa activities increased th of Makkah, Ohio state was founded in 1880 Christian inhabitants named the city after the city of Makkah as a mark of respect to birthplace of Prophet Muhammad (PBUH) are numerous little cities across the US n

Feature.....

And do not cast looks of envy on the worldly splendour We have given other people to enjoy, for through this We test them. But the provision of your Lord is better and more enduring." (Al-Qur'an 20:131-2)

Approach towards Allah.....

The Arabic word 'muqarrabun' has a number of meanings. It means, nearness, closeness, proximity, approach, etc. When we say we are close to someone, we mean that we have direct access to him. The degree of our closeness to him depends on the degree of our knowledge of his personality, likes and dislikes. If he is a man of high social status and position, we feel very great if we are close to him. We are even prepared to keep that relationship at all cost. It is not only a source of pride but also a source of strength. We naturally cherish such relations. Now, when we look at our relation with our Creator, how many of us can claim that we are closer to him? How many of us can say that we are prepared to forsake everything for the sake of gaining His nearness? Is it because we do not see him? Or is it because we do not know how to approach Him? Despite these deficiencies in us Allah, the Creator, says in the Qur'an: "And we are nearer to him (Man) than (his) jugular vein." Again He says in another Qur'anic verse: "And we are nearer to him (one in the pangs of death) than you, however you do not see." These verses indicate that Allah is nearer to us than our nearness to ourselves. It is strange that we do not realise this fact that Allah is nearer to us than our own selves. It is due to this ignorance many of us fall into sins, while pretending that none is watching us. But if we are to realise that someone nearer to us is observing our actions and quiescence, then we would not be committing any crime. However, our minds are preoccupied in pursuing material gains. This blinds us from nearing Allah or to realise His nearness to us to such an extent that we are prepared to disregard Allah's injunctions and prohibitions in respect of even the material pursuit and lose the awareness that He is watching us. This leads many of us to commit sins and crimes. Allah says in one of the Hadith Qudsi: "My servant will not near Me with anything more lovable to Me than that which I have made obligatory to him." That means only by carrying out the injunctions of Allah, we can near Him. It is just like approaching a king. If one does what the king has ordered him to do and expects him to do then the King will be pleased to have him near him. If he asks such a person to do such and such act and he fails to comply with the king's request, none can say that he respected the king? Then how can we expect the king to treat him well? Likewise, if anyone of us wish to gain nearness to Allah, then we should comply with His dictates. Then only we qualify to enter the circle of those who gained the nearness to Allah. One early savant said: "Certainly Allah the Lofty will draw near the hearts of His servants according to the measure of the servants' nearness to Him. Therefore, look at that which from your heart draws you closer to Him." From this what is known is that Allah's nearness to His servant is proportionate to the servants' nearness to Allah. That means the more we act according to Allah's commands the greater will be our chance for gaining His nearness. This is in so far as acting strictly according to the Divine injunctions and prohibitions. However, if anyone wishes to get his proximity to Allah, then he should come up with more than the required commitments. He is expected to do the Nawafil

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۶ ـ شمارہ ۸ ـ ماہ اگست ۲۰۰۰ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ـ

معاون مدیر: نفیسہ محمد مستری ـ عثمان عمر ـ شاکر سوپاروی

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے ـ دیگر ممالک: چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ ـ فون: ۳۷۱۰۶۵۶ ، ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت: اپرو ایرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: ....

کتابت: جاوید ندیم ....

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے
مکہ حج کارپوریشن (ممبئی)
گذشتہ برسوں کی پُر خلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کیساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہماری وہ خصوصیات جنکی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاجِ کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں۔
○ حجاج کرام کی تمام انتظامی اُمور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کرسکیں ○ تجربہ کار مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کیلئے کمربستہ رہتے ہیں ○ ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دِہ اور پُرکیف سفر ○ گھریلو ماحول جسمیں آپ بالکل اجنبیت محسوس نہیں کریں گے ○ بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ائیرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی سہولیات حاصل ہوتی ہیں ○ مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے۔ ○ طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں ○ جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ائیرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا ○ وقت سے پہلے حج کی بکنگ کرنیوالوں کیلئے پاسپورٹ بلامعاوضہ بنا کر دیا جائیگا ○ مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ○ حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔ خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں ○ بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
○ اکتوبر، نومبر کے ویکیشن میں فائیو سٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے مزید معلومات کیلئے رابطہ قائم کریں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکس چینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
خوشخبری۔ امسال انشاء اللہ حج اکبری ہونیکے امکانات ہیں لہٰذا مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور سنہ ۱۹۹۹ء ڈیلکس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر ۷۱,۰۰۰/- روپے
حج ٹور سنہ ۱۹۹۹ء سوپر ڈیلکس کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر ۷۸,۰۰۰/- روپے
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور ۹۸ء (ماہ اکتوبر میں) ۱۵ روزہ سفر ۳۵,۰۰۰/- روپے
رمضان عمرہ ٹور ۱۹۹۹ء (آخری عشرہ) ۱۵ روزہ سفر ۴۵,۰۰۰/- روپے
رمضان عمرہ ۹۸,۹۹ء (پورا مہینہ) ۵۲,۰۰۰/- روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضیاء احمد قادری مکہ حج کارپوریشن ۹۹/۷ ابیکلا اسٹریٹ ممبئی ۳
TEL:3775969 - 3719231
FAX:3738449
خالد بُکار پکار ایجنسی ۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
3436979/ 3446061
3442344 FAX: 3428271
شکیل شفیق فرید ۵۶ تیسرا نظام پورہ بھیونڈی (ضلع تھانہ)
فون: 51693/56551 (02522)

آزادی کا ایک لمحہ ہے بہتر غلامی کی حیات جاوداں سے
ٹیپو سلطان

جنگِ آزادی میں مسلمانوں کا حصہ

کامریڈ عبدالجبار (مرحوم)

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کے سامنے جنگِ آزادی کی درست اور صحیح تصویر پیش کی جائے نیز حقیقت پر مبنی تاریخ مرتب کی جائے۔ اس سلسلے میں ساری ذمہ داری حکمراں ٹولی پر عائد ہوتی ہے۔ اسے ہم ملک کی بدنصیبی سے تعبیر کرتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء کی سیاسی آزادی کے بعد کانگریس پارٹی کے نام سے جو حکمراں ٹولہ برسراقتدار آیا، گوکہ اس میں مولانا آزاد پنڈت نہرو جیسے قدآور لیڈر اور رہنما موجود تھے مگر انھوں نے بھی اس صحت مند حقیقت کی سمت کوئی خاص توجہ نہیں دی کہ وہ ملک کی اس آزادی کی مفصل اور حقیقت افروز تاریخ مرتب و قلمبند کرواتے جو کہ ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک پھیلی ہوئی ہے۔ تقریباً دو سو سال کی یہ تاریخ کافی جاندار اور قومی یکجہتی کا ایسا روشن اور تابناک کارنامہ ہے۔ جس پر رہتی دنیا تک عوام فخر محسوس کرتے رہیں گے۔ لیکن افسوس کہ متعصب آنکھوں نے حقیقت سے چشم پوشی کرتے ہوئے عوام کے سامنے یک طرفہ تصویر پیش کی ہے خصوصاً جنگ آزادی کے مسلم رہنماؤں کو یکسر نظر انداز بلکہ فراموش کیا گیا۔ یہ ہندوستان کی صدیوں کی عظیم و قابلِ فخر تہذیبی و تاریخی روایات کے ساتھ کھلی ہوئی غداری ہے۔ جس کو مستقبل کے سیکولر مورخین و عوام کسی بھی قیمت پر معاف نہیں کریں گے۔ افسوس کہ جس ٹیپو سلطان نے یہ کہا تھا کہ "آزادی کا ایک لمحہ ہے بہتر غلامی کی حیاتِ جاوداں سے"

اسے متعصب مورخین اور فرقہ پرست لیڈران نے فراموش ہی نہیں کیا ہے بلکہ اس کی ذات پر کیچڑ اچھالا ہے جس آخری مغل فرمانرواں نے ۱۸۵۷ء کی اوّلیں جنگِ آزادی کی رہنمائی کی جس نے ملک کی آزادی کی دیوی پر اپنے جوان بیٹوں و پوتوں کے خون کے چھڑکاؤ کئے جو کہ خاکِ وطن میں دو گز زمین کے لئے ترستا ہوا دیارِ غیر میں دفن ہوا۔ اس کی بھی کوئی یادگار آزاد ہندستان میں قائم نہیں ہوئی۔ ۱۸۵۷ء کے حقیقی ہیرو مولوی احمد شاہ عظیم اللہ اور جنرل بخت خان کے ناموں سے بھی نئی نسل واقف نہیں ہے حتیٰ کہ مولانا محمد علی جوہر جیسے عظیم رہنما کو بھی یکسر فراموش کر دیا گیا جس نے عوامی پیمانہ پر جدوجہد آزادی کا اعلان کیا انہوں نے موہن چند کرم چند گاندھی کے سر پر قومی قیادت کا تاج رکھا اور انہیں ملک گیر لیڈر ہی نہیں بلکہ قوم کا باپو بنا دیا۔ مگر ان کی اپنی ذاتی حیثیت کا کسی کو بھی خیال نہیں ہے نئی نسل تو مولانا حسرت موہانی کی عظمت اور قربانیوں سے بھی واقف نہیں ہے۔ آزادی کے بعد جس پارٹی کے ہاتھوں میں عنان حکومت آئی جو کہ خیبر سے ملک کی قومی پارٹی تھی جس کو سیکولر ہونے کا بھی دعویٰ تھا۔ اس کا یہ اوّلیں فریضہ تھا کہ جس نئی نسل کی کافی بڑی اکثریت بتدریج فرقہ پرستی کی سمت گامزن ہوتی ہے۔ اسے یہ یاد کراتے کہ ملک کی آزادی میں مسلم رہنماؤں کی قربانیاں تاریخی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات بھی

نقش کوکن

ٹھونسنی چاہتے تھے کہ یہ مسلم رہنما تھے جو آخر وقت تک متحدہ ہندوستان کے حق میں آواز بلند کرتے رہے نیز اپنی پوری طاقت سے تقسیم وطن کی مخالفت کرتے رہے جس میں سرفہرست مولانا آزاد عطاء اللہ شاہ اور شورش کاشمیری وغیرہ تھے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پنڈت نہرو کی ایماء پر ۱۸۵۷ء کی جو تاریخ لکھی گئی جس کا پیش لفظ سردار پانیکر جیسے شہرہ آفاق مورخ نے لکھا ہے اس میں بھی ان مسلم رہنماؤں کا ذکر خیر نہیں ہے جن کے ہاتھوں میں جنگ آزادی کی لگام تھی۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ جس فرقہ پرستی کے تحت ملک کی تقسیم عمل میں آئی تھی جس سے فرقہ پرستی کو بڑا سہارا ملا تھا۔ نیز ملک کی دو بڑی قوموں کے مابین نفرت کی دیوار کھڑی ہو گئی تھی حکمراں ٹولہ نے ان دیوار کو ڈھانے کی کوشش نہیں کی نیز قومی یکجہتی کی انسانیت دوست قدروں کو فروغ دینے کی کوشش نہیں کی جس کا یہ نتیجہ ہے کہ آزادی کے پچاس سال بعد بھی فرقہ پرستی کا اژدھا منہ پھاڑے ہوئے ساری انسانیت کو نگل لینے کے لئے بے چین ہے۔ ہمارا آج بھی یہ یقین ہے کہ اگر ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والی طاقتوں کو بے نقاب کیا جاتا۔ نیز نفرت کی دیواروں کو ڈھانے کی ایماندارانہ کوشش کی جاتی تو یقیناً ملک میں صحت مند تہذیبی قدروں کو فروغ و استحکام حاصل ہوتا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ جو فرقہ وارانہ فسادات ملک کا مقدر بن چکے ہیں ان کا یکسر خاتمہ ہو جاتا اور ملک کے عوام سکون و اطمینان کی زندگی گزارتے آج تو ہمہ وقت ان کے سروں پر خوف و دہشت کی تلوار لٹکتی رہتی ہے جس کی ساری ذمہ داری حکمراں ٹولہ پر عائد ہوتی ہے جس نے فرقہ پرستی کو خاتمہ کی طرف سنجیدگی سے توجہ دینے کی بجائے اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے فرقہ پرست طاقتوں کو بڑھاوا دیا۔ نیز نئی نئی فرقہ پرست تنظیموں کو جنم دے کر انہیں استحکام بخشا۔ حکومت نے ایمانداری کے ساتھ جنگ آزادی کے قومی رہنماؤں کو ملک کے عوام خصوصاً نئی نسل کے سامنے پیش نہیں کیا۔ اگر وہ تاتیا ٹوپے ونانا صاحب کے ساتھ ساتھ احمد شاہ مدراس اور بہادر شاہ ظفر نیز رانی جھانسی کے ساتھ ساتھ بیگم حضرت محل کو پیش کرتے تو یقیناً نفرت کی دیواروں کو ڈھانے میں بڑی مدد ملتی۔ اسی طرح بھگت سنگھ کے ساتھ ساتھ اشفاق اللہ خان وارثی کو خراج عقیدت پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ مہاتما گاندھی کے ساتھ ساتھ مولانا محمد علی جوہر کو بھی قوم کا باپو قرار دینے کی اشد ضرورت تھی۔ لوگوں نے حکومت ہند کی ڈاکومنٹری فلم "انقلاب زندہ باد" دیکھی ہوگی۔ انہیں یہ تلخ حقیقت بھی یاد ہوگی کہ پوری فلم میں ایک بھی مسلم کردار نہیں ہے۔ یہ جنگ آزادی کی کھلی ہوئی تاریخ سے غداری ہے۔ اسے چاہے کانگریس لیڈر شپ تسلیم نہ کرے لیکن سیکولر مورخین ہرگز ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتے کہ ملک کی آزادی میں علمائے کرام کا زبردست حصہ ہے۔ بال گنگا دھر تلک نے کہا کہ "آزادی کا حصول میرا پیدائشی حق ہے۔ جبکہ مولانا فضل حق خیرآبادی نے فتویٰ دیا کہ برطانوی حکمرانوں کے خلاف جہاد برحق ہے۔ کس کی آواز زیادہ وزن دار تھی اس کا فیصلہ عوام بخوبی کر سکتے ہیں۔ تلک کو سزا ہوئی جب کہ مولانا کو کالے پانی بھیج دیا گیا۔ اب اسے تاریخی ستم ظریفی نہیں بلکہ تاریخی بے ایمانی کہنا چاہیئے کہ تلک کے ہر طرف چرچے ہیں جب کہ فضل حق کو لوگ جانتے تک نہیں ہیں حالانکہ تلک نے قید و بند کی زندگی بھی قدرے آرام سے گزاری جب کہ منطق و فلسفہ کے امام مولانا فضل حق خیرآبادی کو حبس دوام کی سزا دی گئی۔ انڈمان میں ان

کے ذمہ قیدیوں کے بیرکوں کو صاف کرنے کا کام دیا گیا۔
وہ ملک کی آزادی کے جنون میں کوڑا کرکٹ کی ٹوکری
اُٹھاتا رہا۔ بالآخر اسی انڈمان میں ان کا انتقال ہو گیا۔

ہندوستان میں کتنے لوگ ہیں جنہیں شیخ الہند مولانا
محمود الحسن کے مجاہدانہ کارنامے یاد ہیں۔ یہ تحریک ریشمی رومال
کے بانی تھے۔ یہ تاریخ میں اسیر پاشا کے نام سے ہمیشہ زندہ
رہیں گے۔ مگر برادرانِ وطن نے انہیں یکسر بھلا دیا ہے۔

مولانا عبیداللہ سندھی ملک کی آزادی کے لئے ۲۵ سال
ہندوستان سے جلاوطن رہ کر مصائب و آلام کی زندگی گزاری
انہیں کی رہنمائی میں ہندوستان کی پہلی آزاد حکومت
کابل میں قائم ہوئی۔ جو علمائے کرام ملک کی آزادی کے
لئے سر دھڑ کی بازی لگا کر جدوجہد کر رہے تھے انہیں کی
ایماء و تحریک سے مدرسہ دیوبند کا قیام عمل میں آیا جس
کا بنیادی مقصد برطانوی سامراج کی حکمرانی کے خلاف
جدوجہد کے لئے ایک موثر متحرک مرکز قائم کرنا تھا۔ اس
مذہبی ادارہ نے ہندوستان کی جنگِ آزادی میں جو تاریخی
کارنامے انجام دیئے ہیں اسے ابھی تک دنیا کیا ملک کے
عوام بھی بخوبی واقف نہیں ہے۔ یہ ذمہ داری تو جمعیتہ العلماءٔ
ہند کی تھی کہ وہ اپنے رہنماؤں کے کارنامے سے اہلِ وطن
کو واقف کراتے تاکہ شخصیت اور فرقہ پرست ہندوؤں
کے منہ پر طمانچے پڑتے۔ نیز پاکستان کا دم بھرنے والے
ہندوستانی مسلمانوں کو بھی عبرت حاصل ہوئی کہ جمعیتہ العلماءٔ
کے رہنماؤں نے تقسیم وطن کے نتیجہ میں جن خدشات کا
اظہار کیا تھا وہ بالکل درست ثابت ہو رہے ہیں۔ جو
مسلمان بڑی امیدوں کے ساتھ وطنِ عزیز سے ہجرت
کر کے دیارِ غیر پاکستان گئے تھے۔ انہیں آج اس کا بخوبی
احساس ہو رہا ہے۔

نقشِ کوکن

وطن عزیز کی جنگِ آزادی میں مسلمانوں کا کتنا
اہم کردار رہا ہے نیز انہوں نے کتنے عظیم کارہائے نمایاں
انجام دیئے ہیں۔ ان سے نئی نسل کی آگاہی بہت ضروری
ہے۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ ہندوستان کا کوئی گوشہ
ایسا نہیں ہے جہاں مسلمانوں نے اپنے خون سے گلکاریاں نہ
کی ہوں۔ برصغیر ہند میں ان کی تعداد ایک تہائی تھی لیکن
انہوں نے اس عددی تناسب سے بڑھ کر قربانیاں
دی ہیں۔ برطانوی سامراج کے خلاف جنگِ آزادی کا
نقطۂ آغاز سراج الدولہ تھے اس کے بعد ہمیں ان گنت
بڑے بڑے نام نظر آتے ہیں مگر متعصب حکمرانوں کی یہی
کوشش رہی ہے کہ ان ناموں کو تاریخ کے صفحات سے
یکسر مٹا دیا جائے حالانکہ جب تک تاریخ آزادی میں
مسلمانوں کے کارناموں اور ان کی قربانیوں کو تسلیم نہیں
کیا جائے گا۔ نیز ان کے عظیم رہنماؤں کو قومی لیڈروں کے
صف میں جگہ نہیں دی جائے گی۔ ملک میں قومی یکجہتی
کا پیدا ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ آج جب ملک
اپنی آزادی کی ۱۵ ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ اس سمت
خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ جنگِ آزادی کے
مسلم رہنماؤں کو ان کے شایانِ شان خراجِ عقیدت پیش
کیا جائے تاکہ تاریخ جنگِ آزادی کے ساتھ اب تک جو
غداری کی گئی ہے اس کا کسی نہ کسی حد تک تدارک ہو سکے۔

آزادی کا تحفظ
قرآن کی روشنی میں

از : محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

اللہ نے انسان کی آزادی مسمار کرنے والے جن بموں کا انکشاف قرآن میں کر کے ان سے بچنے کی تاکید کی ہے وہ یہ ہیں۔ یعنی "فرعون" "ھامان" اور "قارون"، جو ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور نیوکلیر بم سے بھی زیادہ تباہ کُن ہیں۔

پہلا بم "فرعون" یعنی مستبدانہ ملوکیت۔ اللہ نے تمام انسانوں کو آگاہ کیا ہے کہ فرعونیت کا بم جہاں بھی جنم لے گا، انسان کی آزادی ختم کر کے قوم کے بیٹوں کو مسمار کر کے خواتین کو زندہ رکھے گا۔ (سورۃ البقرہ آیت ۴۹)۔

دُوسرا بم "ھامان" یعنی مذہبی پیشوائیت یا احباریت، رہبانیت پادریت، برہمنیت وغیرہ۔ ھامانیت کے یہ بم ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے ہوئے ایٹم بم سے بھی زیادہ تباہ کُن ہوتے ہیں جو انسان کی آزادی مسمار کر کے اس کی محنت اور گاڑھی کمائی کو فریب دہی سے لُوٹتے ہیں۔ اس ھامانیت نے جب شامی، فلسطینی، اردنی، لُبنانی اور مصری راستوں پر اور محلّوں اور گلی کوچوں میں تعویذ گنڈے، ٹونے ٹوٹکے، جھاڑ پھونک، جادو سحر، بھوت پریت، جن آسیب، نذر و نیاز اور دیگر قیاسی و ظنی رسم کدے سجا کر، دوسروں کی کمائی پر اپنے محل تعمیر کرنا اور اپنی توند اور تجوریاں مزید تنومند کرنا شروع کیا تو ان خرافات کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو نبی مبعوث کیا۔ آپ اس تن آسان فرقے پر بیت المقدس کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر مجاہدانہ انداز میں اس طرح لعنت کرتے کہ: "اے فریبیو! تم پر لعنت ہو کہ تم اپنے سب کام دکھاوے کے لئے کرتے ہو۔ بڑے بڑے تعویذ بناتے ہو اور اپنی پوشاک کے کنارے چوڑے رکھتے ہو۔ تم دکھاوے کے لئے نماز کو طول دیتے ہو۔ تم پر افسوس کہ ایک مُرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مُرید ہو جاتا ہے تو اسے اپنے سے دوگنا جہنّم کا فرزند بناتے ہو تم مچھر کو تو چھانتے ہو اور اُونٹ کو نگل جاتے ہو تم پر افسوس کہ تم نبیوں کی قبریں بناتے اور راست بازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو، تم جہنّم کی سزا سے کیوں کر بچو گے؟"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی لعنت ان پر ہوئی مگر ھامانیت کے اس دنی الطبع اور مکّار و کذّاب فرقے نے اپنے آپ کو راہِ راست پر لانے کے بجائے آپ کی تقدس مآب ماں حضرت مریمؑ پر عظیم بہتان دھرا (النساء ۱۵۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد چھ سو سال کی مدّت میں ھامانیت کا یہ فرقہ (احبار و رہبان) جزیرۂ عرب میں خیبر، نجران، بحرین، طائف، جدّہ تبوک اور یثرب (مدینہ) میں گھس کر شعبدہ بازی

کے سم سم کدوں میں جاہل عربوں کی دولت بے تحاشہ لوٹنے لگا۔ اللہ نے اپنا آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کر کے فوراً مومنین کو آگاہ کیا کہ "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ (سورۃ التوبہ آیت ۳۴)

"اے ایمان والو! بے شک احبار و رھبان کی اکثریت باطل طریقے سے لوگوں کی دولت کھا رہے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں نیز (تمہاری دولت لوٹ کر) چاندی سونے کے ڈھیر جمع کرتے ہیں (ان سے باخبر رہو)"۔

ذرۂ خاکِ نعلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پر غور و تدبر کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ یہود و نصٰریٰ کی یہ "ھامانیت" شعبدہ بازیاں اور فریب، اسلام میں گھس کر نخلِ اسلام کی جڑیں کاٹنے والا ادارہ اسلام میں وجود میں نہ آئے اور مسلمانوں کی دولت اور ان کی آزادی تباہ نہ کی جائے اسی لئے اللہ نے کرم اور رحم کر کے مومنین کو آگاہ کیا اور اسی لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی حیات کے آخری لمحات میں اس فرقے پر بار بار اس طرح لعنت کی کہ "لعنت ہو یہود و نصٰریٰ پر جنہوں نے اپنے بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہیں بنایا"۔ (حدیث)

تیسرا بم "قارون"

یعنی سرمایہ داری۔ اللہ تعالیٰ نے قارون کو سرمایہ داری کے نمائندہ کی حیثیت سے پیش کیا ہے جو بڑی ہنرمندی سے لوگوں کی دولت لوٹ کر اپنے خزانے بھرتا تھا (سورۃ القصص آیت ۷۸)

غور کرنے سے معاملہ آشکار ہوتا ہے کہ اس زمانے کے قارون سے لے کر موجودہ یہودی وزیراعظم یاہون (نیتن یاہون) اور مغرب کے سامراجیوں (امپیریلزم) تک سب ہی کا مزاج قارونی ہے کہ جنہوں نے کہیں سونے کی چڑیا نگل لی تو کہیں ہیروں کے کانوں کو لوٹ لیا اور کہیں تیل کے چشموں کو اپنی ہنرمندی، فریب اور چابک دستی سے لوٹ کر خود کے خزانے بھر رہے ہیں اور دنیائے انسانیت کو جہنم بنا کر سب کی آزادی کو مسمار کر رہے ہیں نیز ان کے علاقوں پر زبردستی قبضہ جما رہے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضؓ نے قارونیت کے اس بم کو مکمل فنا کیا تھا تاکہ اس کے بطن سے مزید اور کوئی تباہ کن بم وجود میں نہ آنے پائیں۔ بعد کے مسلمانوں نے قرآن کی حکمت کو سمجھا نہیں۔ اس لئے وہ ان بموں کی کیفیت اور اُن کی تاثیر و نتیجہ سے ناآشنا رہے۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ موجودہ مسلمانوں سے زمین اور آسمان دونوں خفا ہیں مگر مایوس ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اگر آج بھی سارے مسلمان قرآنی احکامات پر عمل پیرا ہو کر اللہ سے رجوع کریں گے جیسا کہ رجوع کرنے کا حق و طریق ہے تو اپنی تقدیر کا عنوان بدل کر ستم کے تمام بم بم کو نم کر کے پوری انسانیت کے لئے رحمتوں، عظمتوں رفعتوں، سعادتوں، شگفتوں، شادابیوں، سرفرازیوں فضیلتوں اور نوازشوں کے بہار آفریں جھونکے ثابت ہوں گے اور خود اپنی اور اپنے پیارے وطن کی آزادی کو تحفظ دے کر دنیا میں امن قائم کر سکیں گے۔ جو ہمارا فریضۂ مفروضہ بھی ہے۔ اور اگر نہ سمجھیں گے تو پھر بقولِ اقبالؒ

(بقیہ صفحہ نمبر پر)

دیش مہان

بھارت میرا دیش مہان
مجھ کو دیش پہ ہے ابھیمان
اِسکی شان بڑھانے خاطر
دِل اور جان سے میں قربان

کتنی بولی کتنے مذہب   پھر بھی مِل کر رہتے ہیں سب
تیج ہو یا تہوار کوئی   مِل کے مناتے ہیں سب ہی
دل میں بنی رہے یہ اُلفت   یکجہتی یہ رہے سلامت
من میں رہے بھارت کی شان

ہندو مُسلم، سکھ عیسائی   آپس میں سب بھائی بھائی
ایک کہیں گر ٹھوکر کھائے   دوجا بڑھ کر اُسے اُٹھائے
آپس میں کوئی بیر نہیں   اِن پھولوں سے مُلک حَسین
یہی تو ہے اپنی پہچان

توڑ غُلامی کی زنجیریں   جسنے خواب کی دی تعبیریں
جان کی دی قربانی جسنے   شان سے دی آزادی جسنے
اُنکو دل سے یاد ہے کرنا   دیش حسین آباد ہے کرنا

یہی ہے اب دل میں ارمان
بھارت میرا دیش مہان

مونس اعظمی
توڑیل

ترانۂ آزادی

حَسن علی جُھمانے
اپر توڑیل

پندرہ اگست کے دن آزاد ہو گئے ہم۔ آزاد ہو گئے ہم
لہرا رہا ہے پرچم آزاد ہو گئے ہم۔ آزاد ہو گئے ہم
تھے ڈیڑھ سو برس تک انگریز اس زمیں پر
ظلم و ستم ہیں ڈھائے اس پاک سر زمیں پر
گرتی تھیں بجلیاں تب اپنے نشیمنوں پر
پندرہ اگست کے دن ــــــــــــ

آزاد، نہرو، گاندھی باہم ملے ہیں جس دم
اس کارواں کو اپنی منزل ملی ہے اُس دم
کوشش میں جاں گنوا کر لہرایا ہے یہ پرچم
پندرہ اگست کے دن ــــــــــــ

گنگ و جمن ہمالہ ہوں جس کے آشیاں میں
دونوں جہاں کی خوشیاں حاصل ہوں اس مکاں میں
نام و نشاں ہمارا چھا جائے اس جہاں میں
پندرہ اگست کے دن ــــــــــــ

مسجد کی ہو حفاظت مندر کے پاسبانو
مسجد کے صنم کہہ دیں شکوہ نہ کس کا مانو
خوں ایک ہے رگوں میں اس کا یقین جانو
پندرہ اگست کے دن ــــــــــــ

نغمہ سرا ہے بُلبل اور رقص میں مگن ہے
شہداؤں کا چمن ہے ہر قوم کا وطن ہے
ہے ناز سب کو یکساں پیاری سی یہ دلہن ہے
پندرہ اگست کے دن ــــــــــــ

○

مہاراشٹر کے
مُسلم
مُجاہدین

اسمائے گرامی مجاہدین بمبئی

(۱) عبدالعلی ولد دین محمد۔ بحری بیڑے کی حمایت میں شریک تھے۔ ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء کو ناگپاڑہ بمبی میں فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۲) عبدالعزیز۔ گھریلو ملازم۔ پیدائش ۱۹۲۱ء ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء کے مظاہرے میں فائرنگ میں مارے گئے۔

(۳) عبدالعزیز عبدالرزاق پیدائش ۱۹۱۶ء ۲۲ فروری کو پولیس فائرنگ میں شدید زخمی ہوئے ۲۴ فروری ۱۹۴۶ء کو انتقال کر گئے۔

(۴) عبدالعزیز عبدالرحمٰن۔ پیدائش ۱۹۱۱ء بحری جنگی بیڑے کے مظاہرے میں ڈاکٹر اسٹریٹ بمبئی میں پولیس فائرنگ میں ۲ فروری کو زخمی ہوئے اور اسی روز وفات پاگئے۔

(۵) عبدالغنی۔ پیدائش ۱۹۰۱ء ۲۲ فروری کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی روز وفات پاگئے۔

(۶) عبدالکریم۔ پیدائش ۱۹۲۶ء کرافورڈ مارکیٹ پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۷) عبدالستار محمد عمر۔ پیدائش ۱۹۲۳ء پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی روز ان کا انتقال ہوا۔

(۸) عبداللہ عبدالقادر۔ پیدائش ۱۹۲۱ء پولیس فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۹) عبداللہ شفیع۔ پیدائش ۱۹۲۳ء ۲۲ فروری کو فورٹ بمبئی پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۰) آدم جی محمد حسین علاؤالدین آدم جی ۲۲ فروری فورٹ بمبئی پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۱) علی محمد۔ پیدائش ۱۹۰۶ء ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۲) عزیز چھوٹو۔ پیدائش ۱۹۲۱ء ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۳) فدا علی قائم علی۔ پیدائش ۱۹۰۹ء ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء کو جے جے اسپتال بمبئی کے پاس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۴) غلام حسین علی محمد۔ پیدائش ۱۹۰۶ء ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۵) ابراہیم جی ولد یوسف علی۔ پیدائش ۱۹۱۱ء ۲۲ فروری کو فائرنگ میں زخمی ہوکر انتقال کر گئے۔

(۱۶) اسمٰعیل حسین پیدائش ۱۹۰۳ء ۲۲ فروری کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۷) اسمٰعیل رحمت اللہ پیدائش ۱۹۱۱ء امپیریل بینک عبدالرحمٰن اسٹریٹ میں ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۱۸) خدا بخش پیارے۔ پیدائش ۱۸۷۶ء ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۹) منظور احمد۔ پیدائش ۱۹۰۹ء ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۲۰) محمد ابوبکر۔ پیدائش ۱۹۲۸ء ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کرافورڈ مارکیٹ میں پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۲۱) محمد شیخ سید حسین۔ پیدائش ۱۹۲۱ء ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو نل بازار پولیس اسٹیشن کے پاس زخموں کی تاب نہ لاکر انتقال کر گئے۔

(۲۲) محمد عزیز پیدائش ۱۹۱۲ء ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسپتال میں انتقال کر گئے۔
(۲۳) محمد سمیع تاج رنگ۔ کماٹی پورہ پولیس فائرنگ میں ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو زخمی ہوئے اور انتقال کر گئے۔
(۲۴) محمد بخش عبدالعزیز۔ کماٹی پورہ پولیس فائرنگ میں ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء کو شہید ہوئے۔
(۲۵) موجا ابوبکر۔ پیدائش ۱۹۲۲ء بلٹن روڈ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۲۶) محسن۔ پیدائش ۱۹۳۶ء پلٹن روڈ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۲۷) نورالدین عبدل۔ پیدائش ۱۹۲۱ء ڈاکیارڈ روڈ بمبئی کی پولیس فائرنگ میں ۲۲ فروری کو وفات پا گئے۔
(۲۸) سلیمان ابراہیم۔ پیدائش ۱۹۱۴ء عرب گلی کی پولیس فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لا کر وفات پا گئے۔
(۲۹) سلیمان ذکی الدین۔ عرب گلی پولیس فائرنگ میں شہید ہوئے۔
(۳۰) فضل محمد۔ پیدائش ۱۹۳۰ء سالویشن فوجی دفتر بمبئی عرب مسجد مدنپورہ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۳۱) وزیر محمد۔ پیدائش ۱۸۹۱ء ہندماتا سینما کے پاس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۳۲) حافظ علی بہادر خان احمد نگر جیل ۱۹۴۲ء میں مولانا ابوالکلام آزاد اور نہرو کے ساتھ تھے۔
(۳۳) عابد علی جعفر بھائی مشہور مزدور رہنما، گرانٹ روڈ بمبئی میں شراب کی دوکان پر پکیٹنگ کے دوران پولیس کی گولی سے زخمی ہوئے۔ جیل بھی کاٹی۔ مرکزی وزیر محنت بھی رہے۔
(۳۴) صالح بھائی عبدالقادر۔ گرفتار ہوئے، سزا کاٹی، ریاستی وزیر شراب مہاراشٹر بھی رہے۔
(۳۵) عبدالحمید انصاری۔ مالک و مدیر انقلاب گرفتار ہوئے سزا ہوئی۔
(۳۶) سید عبداللہ بریلوی۔ ایڈیٹر "بمبئی کرانیکل" (انگریزی) سزا کاٹی۔
(۳۷) معین الدین حارث۔ ایڈیٹر روزنامہ "اجمل"۔
(۳۸) آدم عادل۔ سابق ایم ایل اے۔
(۳۹) محمد ابراہیم قریشی۔ گرفتار ہوئے سزا ہوئی۔
(۴۰) محمد عثمان نشتر۔ گرفتار ہوئے سزا ہوئی۔
(۴۱) شاکر علی۔ گرفتار ہوئے سزا ہوئی۔
(۴۲) محمد طاہر انصاری۔
(۴۳) عبداللطیف انصاری۔
(۴۴) عبدالرحیم انصاری۔
(۴۵) محمد عثمان علی۔
(۴۶) ڈاکٹر ادبارے۔
(۴۷) محمد حسین ملباری۔ مجگاؤں کورٹ پر بم پھینکا۔ سزا ہوئی۔
(۴۸) نصرت اللہ عباسی۔
(۴۹) مولانا عبدالعزیز بہاری۔
(۵۰) مولانا مرزا سیف اللہ۔
(۵۱) محمد بیگ چغتائی۔
(۵۲) مولانا محمود الرحمٰن صدیقی۔
(۵۳) بشیر پینٹر۔
(۵۴) سعداللہ ماسٹر عبدالشکور۔ مومن پورہ، بمبئی۔
(۵۵) شیخ عبدالسعید انجینئر۔ جنرل سکریٹری مومن کانفرنس۔
(۵۶) بشیر انصاری عرف بشیر کالیا مرارجی۔

مہاراشٹر کے مسلم مجاہدین

(۱) سعید بابو گینو ولد گینو۔ پیدائش ۱۹۰۸ء، جہانگر ضلع

پونہ۔ مہاراشٹر۔
نمک ستیہ گرہ میں شریک ہوئے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء کو پرنسس اسٹریٹ بمبئی کے نزدیک کپڑے کے گودام پر بدیسی کپڑوں سے لدے ہوئے ایک ٹرک کے سامنے لیٹ گئے اور ٹرک نے انہیں کچل دیا۔ جی۔ ٹی اسپتال میں انتقال کر گئے۔ جس گلی میں یہ حادثہ ہوا اس گلی کا نام گینو رکھا گیا۔ گاؤں میں ان کی یاد میں ایک اسکول قائم ہوا اور ان کا مجسمہ نصب کیا گیا۔

(۲) حسن میاں ابراہیم ولد شیخ ساکن چنی چنی۔ تعلقہ دھانو۔ ضلع تھانہ۔ کھیتی کا پیشہ تھا۔ چنی چنی ہائی اسکول میں ایک احتجاجی جلسہ میں فائرنگ کے دوران ۱۴ اگست ۱۹۴۲ء میں زخمی ہوئے اور ۱۹۴۳ء میں اسپتال میں انتقال کر گئے۔

(۳) ہاشم محمد پیدائش ناگپور۔ ۱۲ اگست کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور شہید ہو گئے۔

(۴) خاکسار شیخ ولد عزیز۔ پیدائش ۱۹۲۰ء ساکن ناگ پور پولیس فائرنگ میں زخمی ہو کر شہید ہو گئے۔

(۵) رفیق میاں ولد محمد۔ پیدائش ۱۹۱۳ء ساکن ناگپور ۱۵ اگست ۱۹۴۲ء کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی دن انتقال کر گئے۔

(۶) سید عرف چھوٹو۔ پیدائش ۱۹۲۰ء ساکن ناگپور، ۱۲ اگست کو پولیس فائرنگ میں فوت ہو گئے۔

(۷) شیخ عثمان شیخ یعقوب۔ پیدائش ۱۹۲۰ء ساکن کم گاؤں ناگپور۔ مل مزدور ۱۴ اگست کی پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۸) فقیرا ولد فریدون، ساکن ناگ پور ۱۹۲۱ء کو عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ ۲۷ فروری ۱۹۲۱ء کو پولیس فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔

(۹) اسرائیل ولد اللہ رکھا۔ پیدائش ۱۸۹۲ء، موضع مالیگاؤں ضلع ناسک ۱۹۲۱ء میں گرفتار ہوئے۔ شراب کی دو دکانوں پر پکٹنگ کی لوٹ مار اور آتش زنی کا مقدمہ قائم ہوا۔ ۶ جولائی ۱۹۲۲ء میں یراودہ جیل میں پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۰) عبدالغفور شکور مومن۔ پیدائش ۱۸۸۶ء ناسک ۱۹۲۱ء کو عدم تعاون تحریک میں شامل ہوئے۔ قتل اور لوٹ و غارت گری کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ ۱۸ جنوری ۱۹۲۱ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۱) عبدالرسول قربان حسین۔ پیدائش ۱۹۱۰ء آپ ٹریڈ یونین لیڈر تھے۔ قتل و لوٹ کے الزام میں پکڑے گئے ۱۲ جنوری ۱۹۳۱ء میں پھانسی ہوئی۔

(۱۲) عبداللہ خلیفہ ولد خدا بخش۔ پیدائش ۱۸۱۸ء مالیگاؤں خلافت تحریکوں میں حصہ لیا۔ تین سال قید با مشقت کی سزا ہوئی۔ یکم اگست ۱۹۲۸ء کو پولیس کے مظالم نے ان کی جان لے لی۔

(۱۳) محمد شعبان بھاکری ولد بھکاری۔ پیدائش ۱۸۸۹ء آپ پر قتل لوٹ مار کا الزام عائد کر کے ۶ جولائی ۱۹۲۳ء کو پھانسی دے دی گئی۔

(۱۴) محمد حسین حاجی مدھو سیٹھ۔ پیدائش ۱۸۸۶ء آپ نے ۱۹۲۱ء کو خلافت تحریکوں میں حصہ لیا۔ ۱۰ اپریل ۱۹۲۱ء میں پولیس کے تشدد کا شکار ہو گئے۔

(۱۵) رمضان شیخ ابراہیم ۱۹۳۵ء ناگپور ستیہ گرہ میں شریک ہوئے جو حکومت گوا پرتگال کے خلاف ستیہ گرہ کرنے جا رہا تھا۔ گوا میں داخل ہونے سے پہلے ۱۵ اپریل ۱۹۰۳ء میں پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۱۶) حسین احمد قربان۔ ساکن شولاپور ۱۹۳۰ء سول نافرمانی میں حصہ لیا۔ لوٹ کے الزام میں ان کو ۱۲ جنوری ۱۹۳۱ء یروڈا جیل میں پھانسی دے دی گئی۔

(۱۷) محمد سلیمان شاہ (۱۸) اسماعیل اللہ رکھا (۱۹) بدھو فریدن

ہم کیوں مسلمان ہوئے؟

(انور ملشی)

یہ ہیں فرانس کے ڈاکٹر عزینیہ جو ایک زمانے میں فرانسیسی پارلیمنٹ کے رکن بھی رہے۔ جب ان سے مصر کے معروف صحافی اور ادیب محمود بے مصری نے دریافت کیا۔ ڈاکٹر صاحب آپ کے شرف بہ اسلام ہونیکے اسباب کیا ہیں؟

"قرآنِ پاک کی صرف ایک آیت" انہوں نے جواب میں کہا۔

"میری جوانی سمندری سفروں میں گذری ہے مجھے سمندر کے نظاروں اور سفروں کا شوق اس قدر دامن گیر تھا کہ ہمیشہ آبی مخلوق بنا رہتا تھا..... میرا دوسرا معمول کتابوں کے مطالعے میں منہمک رہنا تھا۔ مطالعہ کا یہی شوق مجھے قرآن کے ایک فرانسیسی ترجمے تک لے آیا۔ میں اسکی ورق گردانی کر رہا تھا کہ سورۂ نور کی ایک آیت پر نظریں جم کر رہ گئیں۔ میں نے اس آیت کو نہایت ہی دلچسپی سے پڑھا اس میں ایک سمندری نظارے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ میں نے اس آیت کو نہایت ہی دلچسپی سے پڑھا۔ اس آیت میں کسی گمراہ شخص کی حالت کے متعلق نہایت ہی عجیب تمثیل بیان کی گئی ہے۔ یعنی گمراہ شخص حالتِ کفر میں اس طرح ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے جیسے ایک شخص اندھیری رات میں جب کہ بادل بھی چھائے ہوتے ہوں سمندر کی لہروں کے نیچے ہاتھ پاؤں مارتا ہو۔ آیت یہ ہے۔

"اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرے کے اوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے اس پر ایک اور موج اور اسکے اوپر بادل تاریکی پر تاریکی مسلّط ہے آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔

(سورۂ نور آیت نمبر ۴۰)

جب میں نے یہ آیت پڑھی تو میرا دل تمثیل کی عمدگی اور اندازِ بیان کی واقعیت سے بے حد متاثر ہوا اور میں نے خیال کیا کہ محمدؐ ضرور ایسے شخص ہونگے ...... مگر سمجھتا ہوں کہ سمندری خطرات کا کوئی بڑے سے بڑا ماہر بھی اس قدر گنتی کے لفظوں میں ایسی جامعیت کے ساتھ خطراتِ بحر کی صحیح کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔

اسکے ہی تھوڑے عرصہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ محمدؐ عربی اُمّی محض تھے اور انہوں نے زندگی بھر کبھی سمندر کا سفر نہیں کیا تھا۔ اس انکشاف کے بعد میرا دل روشن ہو گیا میں نے سمجھا کہ یہ محمدؐ کی آواز نہیں بلکہ اس خُدا کی آواز ہے جو رات کی تاریکی میں ہر ڈوبنے والے کی بے حاصلی کو دیکھ رہا ہوتا ہے میں نے قرآن کا دوبارہ مطالعہ کیا اور خصوصاً متعلقہ آیت کا خوب غور سے تجزیہ کیا اب میرے سامنے مسلمان ہوئے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا چنانچہ شرحِ صدر کے ساتھ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

عبدالمجید مجگاؤنکر

ضلع پرشید رتناگیری کے آدرش شکشک ریٹائرڈ صدر مدرس جناب عبدالمجید دائی مجگاؤنکر متوطن کرلا رتناگیری جو "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" کے بھی ہمدرد رکن ہیں، سبکدوشی کے بعد آپ نے نقش کوکن کے لئے لکھنا شروع کیا ہے۔ "کام کی باتیں" اس عنوان سے وہ ہرماہ ایک صفحہ قارئین کی نذر کرتے ہیں۔ ———— (ادارہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

"اور ہم نے تمہیں ساری کائنات کیلئے رحمت بنا کر بھیجا" (القرآن)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت پر جو عظیم احسان کیا ہے۔ اس کی مثال ناممکن ہے۔ آپ ہی کے ذریعے وہ جہالت اور گمراہی کی تاریکیوں سے باہر آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہدایت سے اُسے اسلام کی سیدھی شاہراہ ملی اور شفاعت سے آخرت میں اُسے نجات اور فلاح نصیب ہوئی۔ ایسے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت ہی مومن کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین سے محبّت ہو۔ ہر حال میں دل وجان سے اس کی پیروی کی جائے اور زندگی کے ہر شعبے میں دین کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔

دین وسُنّت سے محبّت دراصل رسولؐ سے محبت ہے اور اس محبّت کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دینا مومن کی عین تمنا ہے۔

درود وسلام کی کثرت دراصل ایک پیمانہ ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آدمی کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبّت ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں
(اقبالؔ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

"اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

اسلام کو جو انفرادی اور اجتماعی نیکیاں انسانوں میں مطلوب ہیں ان میں سے ایک صبر بھی ہے۔ اُردو میں صبر کے معنی بہت محدود ہیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ صبر کا مطلب بس یہ ہے کہ موت، بیماری اور فقر وفاقہ جیسی مصیبتوں کو اس طرح برداشت کیا جائے کہ شور وفغاں آہ وزاری یا شکوہ وشکایت نہ ہوں اگر کوئی ظالم ظلم کرے تو اسکا انتقام نہ لیا جائے۔ مگر اسلام کی نظر میں صبر کا مفہوم اس سے زیادہ وسیع ہے جیسے مختصر الفاظ میں

یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لئے صدموں
تکلیفوں اور ناگواریوں کو برداشت کرنا اور ناموافق
حالات میں بھی حق اور سچائی پر مضبوطی سے جمے رہنا اور نیکی
کی راہ پر چلتے رہنا صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا
وزن صبر کرنے والے کے پلڑے میں ڈال دیا ہے۔

؎ صبر بھی شرط ہے ہر کام کے بن جانے میں
روزِ اوّل نہیں ہوتا مہِ کامل پیدا

وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۝

"تمہارے پروردگار نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم اُس
کی عبادت کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

جب تم چھوٹے تھے تو تمہارے ماں باپ نے
بڑی بڑی تکلیفیں تمہاری خاطر برداشت کیں۔ تم روتے
تھے تو تم کو بہلا کر سلایا کرتے تھے۔ کبھی کبھی تمہارے
رونے سے ان کے بھی آنسو نکل پڑتے تھے۔ جب تم اداس
اور پریشان ہوتے تو تمہاری دلچسپی کے لئے سو سو جتن
کر ڈالے۔ تمہاری بیماری میں انہوں نے تمہارا علاج
کرایا اور اپنی راتوں کی نیند حرام کر ڈالی۔ یہ اُن کا
انمول احسان و کرم ہے۔

ان کا ادب، ان کی فرمانبرداری اور اُن کی
خدمت اپنا شعار بنالو کیوں کہ اس آیت کریمہ
میں اللہ کی عبادت کے بعد ماں باپ کی فرمانبرداری
بھی ایک عبادت ہے۔

؎

جنّت الفردوس پوشیدہ ہے ماں کے پاؤں میں
رُوح کو تسکین ملتی ہے اسی کی چھاؤں میں

نقش کوکن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ ۝

"دانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے
اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے،
اور نادان وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کا
اتباع کرے اور اللہ سے بے نیاز آرزوئیں لگائے
رکھے۔

خُدا کے رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی اُمّت کو دانائی اور نادانی کا حقیقی معیار بتایا
ہے۔ دانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔
ہر وقت اس کا محاسبہ کرتا رہے۔ آخرت کی زندگی
کو پیشِ نظر رکھ کر موت کے بعد کی زندگی کو بنانے
اور سنوارنے کے لئے سرگرم رہے۔

خُدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں
نادان اور بے وقوف وہ شخص ہے جو اپنی لگام
اپنے نفس کے ہاتھ میں دے دے اور نفس کی
خواہشات پوری کرنے ہی میں لگا رہے اور خُدا
سے بے بُنیاد آرزوئیں لگائے رہے۔ یعنی اپنے عمل
سے تو خدا کے غضب کو بھڑکاتا رہے اور محض اپنی
آرزوؤں سے جنّت حاصل کرنا چاہے۔

؎ کچھ نیک کام کر جا دنیا میں نام کر جا
مرنے کے بعد کا بھی کچھ انتظام کر جا

میرا وطن

از: محمود حسن قاضی
داشی ۔ نئی بمبئی ۔

انسان فطرتاً اپنائیت کا قائل ہوتا ہے۔ اسے اپنوں سے، اپنے گاؤں سے، اپنے ملک سے اُنسیت ہوتی ہے ہر ایک کو اپنا وطن پیارا ہوتا ہے۔ مجھے بھی میرا وطن محبوب ہے۔ ایک مشہور شاعر نے بھی کیا خُوب کہا ہے ؎

حُبِّ وطن از مُلکِ سلیماں خوش تر
خارِ وطن از سنبل و ریحاں خوش تر

بھارت میرا وطن ہے۔ بھارت کے شمال میں ہمالیہ، جنوب میں بحرِ ہند، مشرق میں بنگال اور برہم دیش اور مغرب میں بحرِ عرب ہے۔ گنگا، جمنا، سندھ، برہم پُترا نرمدا وغیرہ، ندیوں کی دھارائیں میرے وطن کو ہرا بھرا بنائے رکھتی ہیں۔ مختلف موسم اس کی قدرتی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتی ہیں۔

بھارت کی تہذیب بہت قدیم اور اعلیٰ ہے۔ خدمت، ایثار و قربانی کی مثالیں ہندوستانیوں کی زندگی کا خاصہ رہی ہیں۔ اس ملک میں مختلف مذاہب، قبیلے کے لوگ آپس میں بڑی محبت اور میل جول سے رہتے ہیں۔ بھارت کے لوگ نقش کو کن سادہ لوح، محنتی اور ایماندار ہوتے ہیں میرا وطن بھارت ایک جمہوری ملک ہے۔ یہاں کے ہر فرد کو یکساں حقوق حاصل ہیں مختلف لوگوں کے مختلف رسم و رواجوں کے باوجود سب لوگ ایکتا کے دھاگے میں بندھے ہوئے ہیں۔

میرا وطن ۱۹۴۷ء تک غلامی کے زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا آزادی حاصل کرنے کے بعد میرے وطن نے بہت ترقی کی ہے۔

میرا وطن رام، کرشن، گوتم، مہاویر، شیواجی، اکبر، گاندھی، نہرو، آزاد اور شاستری جیسے عظیم شخصیتوں اور سپوتوں کی سرزمین ہے

یہاں اجنتا اور ایلورا کی گپھائیں، تاج محل، قطب مینار اور شاندار مسجدیں اور منادر ہیں اور فنی مہارت کے نمونے ہیں۔ میرے وطن کی شان بڑھاتے ہیں۔ کشمیر میرے ملک کا خوبصورت ترین علاقہ ہے جس کے بارے میں ایک شاعر نے لکھا ہے۔

؎ اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

(مطلب کہ اگر زمین پر کوئی جنّت ہے تو یہیں کشمیر میں ہے) کشمیر کی خوبصورت وادیوں کو دیکھنے اور لُطف اندوز ہونے کے لئے دُنیا کے کونے کونے سے سیّاح آتے ہیں۔

شہر دہلی میرے وطن کا پایۂ تخت ہے اس کے علاوہ بمبئی کلکتہ اور مدراس بڑے شہر ہیں۔ میرا وطن کسانوں کا وطن ہے۔ حالانکہ یہ فی الحال غریب ملک ہے مگر اس کا مستقبل تابناک ہے۔ میں میرے وطن کی خدمت کرونگا کیونکہ میرے وطن سے مجھے پیار ہے۔ ؎

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بُلبلیں ہیں اسکی یہ گلستاں ہمارا

بقیہ: مہاراشٹر کے مسلم مجاہدین۔

(۲۰) پہلوان عبد الغفور۔ یہ شہدا کھی والے گاؤں کے تھے۔ ۶ جولائی ۱۹۲۲ء کو یروڈا جیل پونہ میں پھانسی دیدی گئی۔ (۲۱) قاضی عباس علی۔ مالیگاؤں۔ (۲۲) ہارون انصاری مالیگاؤں (۲۳) علی احمد ہمدرد لے بروڈ ضلع رائے گڑھ۔

غزل

شاکرؔ سوہاروی، [illegible]

ہمارے ساتھ تم کیا دیکھ کر کی[illegible] نکلے
جدھر مقتل ہے اپنا راستہ شاید ادھر نکلے

بھروسہ تھا کہ دل کے ساتھ آنکھیں کچھ تو روئیں گی
مگر یہ آنسوؤں کے سلسلے تو مختصر نکلے

اندھیری رات میں ہم کھو گئے تو روئے گی دُنیا
ہمارا دل ستارا تو نہیں جو ڈوب کر نکلے

خوشی اپنے مقدّر میں نہ تھی لیکن یہ کیا کم ہے
تمہارے غم ہماری زندگی کے چارہ گر نکلے

ہمارے جسم میں جو بھی لہو تھا گرم تھا شاکرؔ
چمن کی لالہ کاری کو ہمیں بے بال و پَر نکلے

عزبت کی میرے ہاتھوں نے پائی لکیر تھی
جو بھی تھی مگر اِتنا کے وہ باضمیر تھی

دِل کے اُڑے حواس اور قابو سے دل گیا
معصوم اُس کا چہرہ نگاہیں بھی تیر تھی

جنّت میں میرا دخل تو قسمت سے آگیا
ورنہ میری گناہیں بہت ہی کثیر تھی

اپنا بنایا آپ کو حیرت کی بات ہے
میں تھا غریب میری نگاہیں امیر تھی

چنچل کی امیری پر ناز ہے ساروں کو
اِتنا ضرور اس کی تو فِطرت فقیر تھی

غزل

(نُورجہاں نُور)

اَب کے جنوں میں بچ کے تیری رہگُزر سے ہم
پتھر جمع کریں گے عدو کے شہر سے ہم

قاصد نہ حال پُوچھ میرا اتنے پیار سے
واقف ہیں دوستوں کی زباں کے زہر سے ہم

اپنوں نے کتنے زخم لگائے تھے جان کر
لِکھیں گے داستان یہ خونِ جگر سے ہم

دل میں ہزار خواہشیں بندش زباں پہ ہے
پیغام کیسے بھیجیں گے اب نامہ بر سے ہم

واقف ہو نُورؔ تم تو زمانے کے مکر سے
کیسے بچیں گے تم ہی کہو اس قہر سے ہم

غزل

از: مجاہدؔ ٹول وی (دبئی)

ذہن مُتعفّن باطن سیاہ رُخ پہ گہن
اہلِ ایماں کے چارسو بکھرے ہیں صاعقہ فگن

اللہ کا ہے شیر تو سالارِ اُمّت بھی ہے تُو
مات کھائیں گے گرج سے تیری یہ پنجہ شِکن

اہلِ ایماں سب کے سب ہیں ایک ہی ماں کے سپوت
وارثِ گیتیٔ کُل ہم سارے حقدارِ گگن

عادِلِ عرشِ مُعلّٰی شکر تیرے عدل کا
کان میں بس ایک "ہیرا" کوئلے کے لاکھوں ٹن

اب مجاہدؔ ہے مجاہد فی سبیل اللہ مجاہد
لائے گا گلشن میں اُجڑے انشاء اللہ پھر پھبن

دورِ غلامی سے آزادی تک لیڈران کے کارنامے

مومن عبدالسلام۔ آنند نگر نیتولی کلیان ضلع تھانے

۲۰ مئی ۱۴۹۸ء۔ واسکوڈے گاما کا بحری بیڑہ کالی کٹ بندرگاہ پر پہنچا۔

۳۱ دسمبر ۱۶۰۰ء۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کا وجود برطانیہ بھارت میں تجارت کی غرض سے ہوا۔

۲۳ جون ۱۷۵۷ء۔ میدان پلاسی میں نواب سراج الدولہ کو شکست ہوئی اور صوبہ بنگال میں انگریزوں کا اقتدار قائم ہوا۔

۷ اپریل ۱۷۹۹ء ٹیپو سلطان سرنگاپٹم میں انگریزوں سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔

۱۰ مئی ۱۸۵۷ء میرٹھ چھاؤنی سے انگریزوں کے خلاف ایک عظیم بغاوت ہوئی جسے غدر کہا گیا۔

۱۸۸۵ء۔ انڈین نیشنل کانگریس کی قائمی۔

۳ جولائی ۱۹۰۶ء۔ بال گنگا دھر لوکمانیہ تلک کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ انڈمان اور نکوبار جسے کالاپانی کہا جاتا تھا تلک کو یہیں قید کیا گیا۔

۱۳ اپریل ۱۹۱۹ء۔ صوبہ پنجاب میں امرتسر کے جلیان والا باغ کا خونی حادثہ رونما ہوا۔

۱۹۲۱ء۔ کانگریس اور مسلم لیگ کے اجلاس احمد آباد میں مولانا حسرت موہانی نے سب سے پہلے تجویز پیش کی کہ یکم جنوری ۱۹۲۲ء کو ہندوستان کی آزادی کا اعلان کیا جائے۔ ۲۲ اپریل ۱۹۲۲ء کو مولانا کو گرفتار کرکے دو سال کی قید ہوئی۔

۹ اگست ۱۹۲۵ء کاکوری سے لکھنؤ کی طرف جانے والی ٹرین میں موجود سرکاری رقم کو انقلابیوں نے لوٹا اس الزام میں رام پرساد بسمل۔ راجندر روشن اور اشفاق اللہ خان کو ۱۹ ستمبر ۱۹۲۷ء میں فیض آباد جیل میں پھانسی دے دی گئی۔

۱۹۲۹ء۔ پنڈت جواہر لال نہرو لاہور کانگریس کی صدارت میں آزادی کا نصب العین مقرر کیا گیا۔

۱۹۲۹ء۔ بھگت سنگھ راج گرو اور سکھ دیوان تینوں انقلابیوں نے لالہ لاجپت رائے کی موت کا بدلہ لینے کے لئے ڈی ایس پی سینڈرس پر گولیاں چلاکر اسے ختم کیا اور بعد میں بھگت سنگھ بٹوکیشور داوت اور سکھ دیو نے سنٹرل اسمبلی میں بم دھماکہ کیا جس کی بناء پر ان تینوں کو ۲۲ مارچ ۱۹۳۱ء میں اس جرم میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

۲۳ مارچ ۱۹۳۰ء۔ موہن داس کرمچند گاندھی کی رہنمائی میں نمک ستیہ گرہ کا آغاز کیا۔

۷، ۸ اگست ۱۹۴۲ء۔ کانگریس کمیٹی کا اجلاس گوالیا ٹینک کے کرانتی میدان ممبئی میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں ہوا۔ اور گاندھی جی نے انگریزوں کے خلاف نعرہ دیا بھارت چھوڑ دو۔ کرو یا مرو جس کی وجہ سے ملک میں ہلچل مچ گئی۔

۱۸ فروری ۱۹۴۶ء۔ شاہی ہندوستانی جنگی بیڑے کے سپاہیوں نے بغاوت کا آغاز کیا۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء۔ برطانیہ حکومت کا ہندوستان میں خاتمہ ہوا۔ ملک آزاد ہوا۔

SCHOLARSHIP FOR MUSLIM STUDENTS OF KOKAN

Bombay Sub-committee of The Kokan Muslim Education Society, Ratnagiri, have decided to award scholarships during the Education Year 1998-99 Muslim students coming from Ratnagiri and Sindhudurg districts The Students who wish to avail the scholarships may send their application at the following address with a self addressed envelope and also a postal stamp of Rs 2/- to meet the cost of the form The students can also obtain the form by personally coming to our office between 11 00 a m and 1 00 p m on any of the working day Last day of submitting the application is 31-8-98 Applications received after this date will not be considered Students who are covered under the categories shown below should apply for the scholarships -

1) Those studying in High Schools in Greater Bombay from Std VIII to X
2) Studying in the Technical Institutions & Colleges (Vocational-Technical) in the Greater Bombay
3) Studying in Engineering or Medical Colleges anywhere in Maharashtra State
4) Students studying in Junior Colleges of Greataer Bombay, Ratnagiri, Sindhudurg & Raigarh districts

IMPORTANT NOTE

1) High School students who have secured less than 50% marks in the last examination should not apply
2) Since girls are getting free education upto std XII, such girl students may not apply Those girls who are paying fees may apply for this scholarship

Besides the above scholarships the committee has decided to award a lumpsum amount of Rs 500 - to the students who have secured higher marks in subjects of Mathematics, Science, Urdu and Arabic in memory of late Professor Dadarkar saheb

M.D. Mistry
Secretary

The Kokan Muslim Education Society
76, Jagannath Shankar Sheth Road (Girgaum Rd.),
Opera House,
Bombay - 400 004.

مصر، بیت المقدس اور عراق کے تمام مقاماتِ مقدسہ کی زیارتوں کے مختلف پروگراموں کے ساتھ ادا کریں
حج اکبر ۱۹۹۹ء
سعودی تقویم (کیلنڈر) کے مطابق امسال یوم عرفہ جمعہ ۲۶ مارچ کو ہوگا۔ لہٰذا جو حضرات ۱۹۹۹ء کے حج میں شریک ہوں گے ان کو ان شاء اللہ تعالیٰ حج اکبر کی سعادت نصیب ہوگی
ایشیا کے سب سے بڑے حج و زیارت ٹورز منظم کرنے والے ادارہ مسلم ٹورز کارپوریشن ممبئی کی بیس سالہ تجربہ کار رہنمائی میں ۱۹۹۹ء کے فریضۂ حج بیت اللہ کی ادائیگی اور قبلۂ اوّل بیت المقدس، عراق اور مصر کے تمام مقاماتِ مقدسہ ◆ قاہرہ ◆ بغداد شریف ◆ کربلائے معلیٰ ◆ نجفِ اشرف ◆ کوفہ ◆ کاظمین ◆ سامرہ ◆ بلد ◆ مُسیّب ◆ نبی ایوبؑ ◆ سلمان پاک ◆ اتفاقی ◆ بابل ◆ جارڈن میں عمان کی زیارتیں اور تاریخی مقامات کی روحانی سیاحت کے ہمارے منظم کردہ ٹورز میں شریک ہو کر اپنے سفرِ حج و زیارت کو نہایت پُرسکون۔ اطمینان بخش طریقہ پر کامیابی کے ساتھ مکمل کریں۔ ہمارے یہ تمام ٹورز انٹرنیشنل پاسپورٹ پر ہوں گے۔ مکہ معظمہ میں حرم شریف سے نزدیک ترین عالیشان عمارت سنتان پیلیس اور دوسری عمارتوں میں آرام دہ رہائش۔ طبی امداد۔ ایئرکنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ۔ ہر عقیدے کے علماء کی رہنمائی۔ شمالی ہند/جنوبی ہند/گجراتی/مہاراشٹرین/کوکنی طرز کا تازہ اور سادہ کھانا۔ اپنی پسند کے مطابق ممبئی۔ دہلی۔ کلکتہ۔ مدراس سے روانگی اور واپسی۔ مصر، بیت المقدس اور عمان میں تھری اسٹار ہوٹلوں میں قیام۔ عراق میں ٹورسٹ ہوٹلوں میں قیام۔ تجربہ کار گائڈ اور بے شمار دوسری سہولیات کے ساتھ۔ شرح ٹکٹ کی ادائیگی چار آسان قسطوں میں۔ مزید تفصیلات کے لیے ۱۴۰ صفحات کی باتصویر کتاب بیس روپیہ میں ذیل کے پتوں سے لیکر ملاحظہ فرمائیں۔
مسلم ٹورز کارپوریشن کی خدمات کے بیس سال مکمل ہونے کی خوشی میں ہر عازمِ حج کے لیے عمدہ تحفہ۔ شرح ٹکٹ میں لاکھوں روپے کی رعایت اور ایئرکنڈیشن ماروتی ۸۰۰ کار کا تحفہ بذریعہ قرعہ اندازی اس اسکیم کی تفصیلات ۱۹۹۹ء کے لٹریچر میں ملاحظہ فرمائیں جو ذیل کے پتوں سے مل سکتا ہے۔
سیٹ ریزرویشن۔ درخواست فارم تفصیلی پروگرام کی کتاب اور دیگر معلومات کیلئے ان پتوں پر رجوع کریں۔
مالک خصوصی ملاقات
● الحاج عبدالقادر۔ اے غنی ہیروالی ۳۵۵ دی پی اسٹریٹ (سینٹر اسٹریٹ) پونہ فون ۳۱۲۹۳ ● الحاج احمد ہاشم شیخ ہاشمی اسپتال نمبر ۵ پر چاؤڈی احمد نگر فون ۳۲۶۸۹۳/۳۲۲۰۰۵ ● الحاج مومن محمد الیاس محمد رمضان ۱۳۲، قیصر باغ، تھانہ روڈ، بھیونڈی فون ۵۸۹۱۹ ● شیخ مجاہد بن منظور صاحب سی/۲ گوہری محل دولی پیر روڈ، نزد میمن مسجد کلیان فون ۲۲۰۳۱۸ ● الحاج بدیع الزماں یزدانی۔ یزدانی اپارٹمنٹ تیلی پورہ اتواری بازار ناگپور، فون ۷۲۲۵۳۲ ● الحاج اے بے نڈوی نمبر ۱۱ بھوساور شن ریلوے کالونی نزد خواجہ میاں اوقاف بیر الہ روڈ، جلگاؤں فون ۲۹۶۵۷ ● حاجی عبدالحمید صاحب حاجی این ہیروالی نمبر ۱۱ شنی وار پیٹھ شولاپور ● حاجی بابو ریاض احمد صاحب سرتاج ٹیلی کوم سینٹر، محمد علی روڈ، مومن پورہ، ناگپور فون ۷۲۹۹۰۶/۷۲۹۹۰۳ ● جناب ڈاکٹر حاجی سعید احمد صاحب دیارام روڈ لاتور فون (آفس) ۲۶۱۹۷/۲۲۱۳۶ (گھر) ۲۱۷۸۷
مسلم ٹورز کارپوریشن پوسٹ بکس 7357 ممبئی 400058 فون: 620 48 86 - 420 48 87 - 620 48 92
متصل اندھیری (ویسٹ) پوسٹ آفس فیکس: 022 - 628 84 53 / 022 - 623 60 40

جاوید درد ے
(بانکوٹ)

بھوک، غربت تشدّد اور آبادی کی حوصلہ آمیز فراوانی ہے
پھر یہ کیسا ماتم، کہ مُلک میں ہلاکت خیز گرانی ہے
اقتدار کے شہنشاہوں کی، امارت کے عریاں مظاہرے
ملک میں غربت کی انتہا ہے، یہ اشتعال انگیز کہانی ہے
حراساں چہرے، دل خوف زدہ اور ذہن میں سہمے ہوئے
سیاسی چنگیزوں کی رگوں میں، فتنوں کی قیامت خیز روانی ہے
بڑے اہتمام سے منایا تھا جشن بلبلوں نے قفس سے رہائی کا
اب اُن کا مقدر، پریشانی، انتشار اور بلاخیز ویرانی ہے
مٹا کو کدورتیں دل سے ہم امن و پیار سے جینے کی قسم لے لیں
ہماری درخشاں تاریخ، مشترکہ تہذیب کی دلآویز کہانی ہے

خالد احمد خالد
بسوہ چاندوری

محبّت میں نہ لے دل کر کبھی پرواہ زمانے کی
زمانے کی تو عادت ہے ہمیشہ ہی ستانے کی
نگاہِ شوخ پردے میں بھی ان کو دیکھ لیتی ہے
ادا میری نظر کی مستحق ہے داد پانے کی
دلِ ناشاد پر رنج و اَلم کا ایسا سکّہ ہے
کہ اب ہمّت نہیں ہوتی خوشی کو پاس آنے کی
دلِ مرحوم کی میّت تو سب ہی تک رہے لیکن
کوئی کوشش تو کرتا اس جنازے کو اُٹھانے کی
چلا آتا ہوں اُن کی بزم سے ناکام اے خالد
کہ مہلت ہی نہیں ملتی ہے حالِ دل سُنانے کی

عبدالحمید سولکر ظہور
مسقط

میں آج سچّی بات بتاؤں گا روک لو
ہر راز سے میں پردہ اُٹھاؤں گا روک لو
وہ دونوں محلّے میں بنے پھرتے ہیں دادا
ان دونوں کو آپس میں لڑاؤں گا روک لو
بانٹوں گا غریبوں میں امیروں کو لُوٹ کر
دنیا سے غریبی کو مٹاؤں گا روک لو
میں نے یہ ٹھان لی ہے کہ اب امتحان میں
بچّوں کو سب جواب بتاؤں گا روک لو
جو دوسروں کے واسطے مٹ جاتے ہیں ظہور
میں جان اُن پہ اپنی لُٹاؤں گا روک لو

"نقشِ کوکن" کی نذر
وفا راجیواڑی

ماہِ روشن کی طرح تیری صفت کا راز ہے
شاخِ گُل پر نقشِ کوکن فصلِ گُل انداز ہے
کس قدر محبوب ہے لوگوں کو تیری یہ ادا
دُور تک عالم میں تیری گونجتی آواز ہے
علم کی بیداریاں مرہونِ منّت ہیں تیری
آفریں تجھ پر کہ تو اس قوم کا دمساز ہے
تیرے قدموں کی روش طے کر گئی منزل تمام
کون کہتا ہے ترقی کا ابھی آغاز ہے
بڑھ رہے ہیں آبیاری سے نہالانِ چمن
مستری، نائیک، مُبارک پر وفا کو ناز ہے

رتناگری/سندھودرگ ضلع کے مسلم طلبہ کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۱۹۹۸ء سے ۹۹ء تعلیمی سال کیلئے مندرجہ ذیل مسلم طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتے پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا ایک دو روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔ عرضیاں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۹۸ء ہوگی۔

۱ بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں ہشتم سے دسویں تک تعلیم پانے والے + ۲ بمبئی عظمیٰ کے صنعتی اور حرفتی —— (Vocational اور Technical) اداروں میں تعلیم پانیوالے + ۳ ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانیوالے + ۴ بمبئی عظمیٰ اور رتناگری/سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانیوالے +

یادداشت: ہائی اسکولوں کے جن طلبہ کو ۵۰ فیصد سے زیادہ نمبر ملے ہوں وہی عرضی کریں۔ ایم۔ ڈی۔ مستری سکریٹری اسکالرشپ کمیٹی ۷۶ گرگاؤں روڈ اوپیرا ہاؤس ممبئی ۴....

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کا تعلیمی منصوبہ

عرفان فقیہہ بھیونڈی

سالِ رواں ۹۹-۱۹۹۸ء کے دو اہم ارادے

۱۔ تعلیم کے معیار کو بلند کرنا۔

۲۔ طالب علم کی شخصیت کی نشوونما۔

تعلیم و تدریس کے حلقوں میں کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ضلع تھانہ کے پسماندہ علاقے میں ایک کلیدی رول ادا کر رہی ہے۔ مسلم اقلیت اور بالخصوص اُردو بولنے والے عوام کے لئے اردو مدارس کا ایک منظم اور مربوط حلقہ شہر بھیونڈی اور اطراف کے علاقوں میں ایک مستحکم مقام حاصل کر چکا ہے لیکن اس کے باوجود اس علاقے کے ماہرینِ تعلیم یہ شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ مجموعی طور پر تعلیم کا معیار دن بہ دن گرتا جا رہا ہے نیز طلبہ کی اپنی ذاتی صلاحیتیں اور طبعی ذہانت خاطر خواہ اُجاگر نہیں ہو پا رہی ہے۔ یہ بھی محسوس کیا جا رہا ہے کہ کم و بیش یہی صورتحال کوکن کے دوسرے اضلاع کی شہر اور بمبئی کے بیشتر تعلیمی اداروں کی ہے جہاں اُردو ذریعۂ تعلیم سے مسلمان بچوں اور بچیوں کی ایک بہت بڑی تعداد زیورِ علم سے آراستہ ہوتی ہے۔

ایک نئی اُمنگ

ادھر کچھ دنوں سے مایوسی اور انحطاط کے اس ماحول میں اُمید کی کچھ کرنیں چمکیں۔ پچھلے سال شولاپور کے ایک طالب علم تنویر مینا نے ایس ایس سی کے امتحان میں سارے مہاراشٹر میں اوّل مقام حاصل کر کے نہ صرف اس تعطل کو توڑا بلکہ تمام اردو میڈیم کے مدارس کے طلبہ کو یہ بتا دیا کہ اُردو زبان بحیثیت ذریعۂ تعلیم کے ایک انتہائی جاندار اور کارآمد زبان ہے۔ اس سال بھر پونا کی اردو اسکول کی ایک طالبہ زرین انصاری نے پورے مہاراشٹر میں دوم پوزیشن حاصل کر کے اس حقیقت کو پوری طرح اُجاگر کر دیا کہ مقابلے اور مسابقت کے اس زبردست دور میں اُردو زبان ہمارے لئے نشانِ راہ بھی اور نشانِ منزل بھی ثابت ہوگی۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیشِ نظر کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے اراکین نے ماہرینِ تعلیم کی رہنمائی میں ایک منصوبہ بنایا ہے۔ جس کے دو بنیادی پہلو ہیں۔ (۱) تعلیم کے معیار کو بلند کرنا۔

(۲) طلبہ کی شخصیت کی نشوونما کرنا۔

ان دونوں مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل منصوبوں کا خاکہ تیار کیا گیا ہے۔

(۱) کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیرِ اہتمام بین المدارس تعلیمی پروگرام کا انعقاد۔ اس پروگرام کے تحت اردو اور انگریزی زبان میں طلبہ کی استعداد بڑھانے کے لئے سیمینار، ورکشاپ اور مذاکرات کا اہتمام جن میں مختلف اداروں کے ماہرینِ تعلیم، قابل اساتذہ اور ریسورس پرسن (Resource Person) ایک دوسرے کے تعاون سے طلبہ کو فیضیاب کریں گے۔

(۲) تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی غرض سے اساتذہ

کو جدید طریقوں مثلاً آڈیو ویژول ایڈس کے استعمال سمجھانے کے لئے تربیتی پروگرام جنکا انعقاد مرکزی سطح پر کیا جائے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف تعلیمی اداروں اور تنظیموں سے رابطہ قائم کرکے تعاون حاصل کیا جائے گا۔

(۳) پروگرام کے دوسرے حصّے یعنی شخصیت کے ارتقاء اور نشو ونما کی خاطر مندرجہ ذیل خاکے ترتیب دیئے گئے ہیں۔

۱۔ بین المدارس اردو تقریری مقابلہ کا انعقاد (یہ مقابلہ ہر سال زینس ہائی اسکول بھیونڈی کے زیرِ اہتمام منعقد ہوتا ہے اس مقابلہ کو اور زیادہ مؤثر اور کارآمد بنانے نیز اس کے کینوس کو اور وسیع کرنے کا منصوبہ زیرِ غور ہے)۔

۲۔ بین المدارس اُردو بیت بازی کا مقابلہ۔ اس مقابلہ کا مقصد طلبہ میں اعلیٰ ادبی ذوق پیدا کرنا اور اردو زبان کے بے مثال شعری سرمایہ کو نوجوان ذہنوں میں محفوظ کرکے انہیں قبولِ عام عطا کرنا ہے۔

۳۔ بین المدارس ڈرامہ کمپیٹیشن کا انعقاد جس میں اونچی جماعتوں کے طلبہ اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا سکیں۔ اس مقابلہ کا خاص مقصد اردو زبان میں تمثیل اور ڈرامے کی صنف کو فروغ دینا ہے جو کچھ نامعلوم وجوہات کی بناء پر اور زبانوں کے مقابلہ میں پس ماندہ ہوگئی ہے۔

۴۔ طلبہ کی عام معلومات کو بڑھانے اور ذہنی اُپج کو پروان چڑھانے کے لئے کوئز کا نٹیلیٹس کا انعقاد (بین الجماعت اور بین المدارس دونوں بنیادوں پر یہ مقابلے مختلف موضوعات پر ہوں گے اور ان کے لئے طلبہ کو باقاعدہ تیار کیا جائے گا۔ (اس سلسلہ میں مختلف اداروں اور مدارس کے درمیان باہمی تعاون کی اشد ضرورت ہوگی)

۵۔ ایک بین المدارس غزل سرائی مقابلہ۔

صنفِ غزل کا جادو ہر جگہ سر چڑھ کر بول رہا ہے لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ اس سے اردو داں طبقہ حسبِ حال مستفیض نہیں ہو رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ذرائع کی کمی اور منتظمین کا فقدان ہے۔ اس تعلق سے ہر اسکول کے شعبۂ اردو کو تقویت دی جائے اور اردو کے اساتذہ کو ماہرینِ فن سے رابطہ قائم کرنے اور تعاون حاصل کرنے کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

۶۔ طلبہ کی شخصیت کو نکھارنے کے لئے ان میں صفائی اور خوش پوشی کا ذوق پیدا کرنے کے لئے انعامات بھی مقرر کئے جائیں گے۔ ہر چند کہ ہمارے بیشتر مدارس میں یونی فارم کا رواج ہے۔ خوش پوشی کے معیار کا تعین کرنا پرنسپل حضرات اور اساتذہ کے ذوق شوق پر منحصر ہے۔

بقیہ مضمون : آزادی کا تحفظ

ہ نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے پیارے مسلمانو
تمہاری داستاں تک نہ رہے گی داستانوں میں

عالمہ اور نگراں خواتین کی ضرورت

اقرأ ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام لڑکیوں کی دینی و عصری تعلیم کے لئے "جامعۃ الزہراء" کا قیام جمعہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۹۶ء میں عمل میں آیا۔ جو اب الحمد للہ اپنے تعلیمی سفر کے تیسرے سال میں داخل ہو رہا ہے۔ جامعہ میں ابتدا اور اعلیٰ درجات پر مشتمل تین تین جماعتیں قائم ہیں جس میں تقریباً ۵۲ بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ عالمہ نصاب کے ساتھ عصری تعلیم خصوصاً انگریزی، ہندی، حساب، عام معلومات اور خانگی امور کے علاوہ فکری تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

مردوں کی تعلیم کے لئے مشہور علاقہ دیوبند، سہارنپور، تھانہ بھون جلال آباد میں خواتین کی اعلیٰ مذہبی تعلیم کا باقاعدہ کوئی انتظام نہ تھا جس کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ اس بابت یوپی تعلیمی کارواں سے واپسی پر جناب اکبر رحمانی نے سفرنامہ کو روزنامہ "انقلاب" بمبئی مورخہ ۱۸ رنومبر ۱۹۹۰ء کو تحریر فرمایا ہے کہ اس علاقہ میں لڑکیوں کا کوئی اردو میڈیم اسکول نہیں ہے اور نہ ہی مذہبی تعلیم کا کوئی ادارہ" یہاں جامعۃ الصالحات (مالے گاؤں) مہاراشٹر کے طرز پر لڑکیوں کی دینی تعلیم کا ادارہ ہونا نہایت ضروری ہے۔

اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہی "جامعۃ الزہراء" خنک منزل، بالمقابل مرکز مسجد قصبہ جلال آباد، ضلع مظفر نگر (یوپی) پن کوڈ نمبر ۲۴۷۷۷۲ قائم کیا گیا جو دیوبند تھانہ بھون، نانوتہ، گنگوہ وغیرہ سے قریب ہے۔ تاہم جامعہ کی ترقی کے اس ابتدائی دور میں دو عالمہ اور ایک خاتون نگراں کی سخت ضرورت ہے۔ عالمہ کے لئے درس نظامیہ سے اور عربی زبان پر عبور ہونا ضروری ہے۔ خاتون نگراں کے لئے عصری تعلیم یافتہ ہونا چاہیئے۔ اس خدمت کے عوض معقول نذرانہ مع پردہ رہائش، آمد و رفت کا خرچ پیش کیا جائے گا۔ وہ خواتین جو اپنی گھریلو یا خاندانی ذمہ داریوں سے فارغ ہو چکی ہوں یا حادثاتی طور پر تنہا رہ گئی ہوں۔ ریٹائرڈ ٹیچر اور جو تعلیمی، فلاحی کام میں اپنے کو مصروف رکھنا چاہتی ہوں یا جو شہری زندگی سے دور دیہات قصبات کی کھلی فضا میں رہنا چاہتی ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے نام و پتہ اور مرضی سے مطلع فرمائیں ممبئی میں رابطہ کیلئے فون نمبر 8210416 پر شام کے اوقات میں بات کی جا سکتی ہے۔ محرم کیلئے روزگار یا شادی کی خواہشمند خواتین کیلئے رشتہ بھی تلاش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

خادم اسلام

صدر اقراء ایجوکیشن سوسائٹی

دنیا کا طویل ترین شخص

عالم چنا کی موت کے باوجود

پاکستان دنیا کے طویل ترین قامت رکھنے والے شخص کے اعزاز سے محروم نہیں ہوا ہے۔ گذشتہ ماہ کو نیویارک میں عالم چنا کی موت کے بعد اب ۲۲ سالہ نصیر احمد سومرو دنیا کا طویل ترین قامت رکھنے والا شخص بن گیا ہے۔

سومرو بھی پاکستان ہی کا شہری ہے توقع ہے کہ اب اس کا نام اگلے ماہ گنیس بک آف ورلڈ ریکارڈ میں شامل کرلیا جائے گا۔

بی ایڈ کالج واشی کی نئی پرنسپل مسز فاطمہ سلیم

انجمن اسلام ممبئی کے زیر اہتمام نئی ممبئی میں شروع کئے گئے اکبر پیر بھائی آف ایجوکیشن کو محترمہ ڈاکٹر صفیہ انکولوی کی سربراہی میں شروع کیا گیا تھا، پچھلے چند سالوں سے مسز ایس ایل سنگھ اس کی پرنسپل رہیں۔ مگر حکومت کے قانون کے مطابق عمر کی مقررہ حد کو پہونچنے کے بعد ایس ایل سنگھ ماہ جون ۱۹۹۸ء سے اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو گئی ہیں اور ان کی جگہ پر اسی کالج کی ہردلعزیز پروفیسر فاطمہ قمر سلیم کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ ایک مسلم ادارہ کی سربراہ کی حیثیت سے مسز فاطمہ قمر سلیم (ایک قابل تجربہ کار اور ادارہ کی معروف معلمہ) کا ہم دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔

اردو آٹھویں جماعت کا اجراء
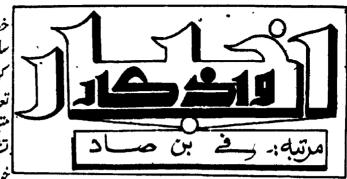
مورخہ ۱۴ جون ۱۹۹۸ء کے روز بمقام آپٹہ تعلقہ پنویل ضلع رائے گڈھ میں صبح ۱۰ بجے گرام شکشن سمیتی آپٹہ کے صدر شری گنیش ساونت کے زیر صدارت ڈاکٹر جی۔ جی پاریکھ کے دست مبارک سے اردو آٹھویں جماعت کا افتتاح عمل میں آیا۔ جناب عبدالمجید بڑے اور جناب فرانسا تانبے نے حاضرین سے خطاب کیا۔ ساکنان آپٹہ نے آئندہ سال ہائی اسکول کی نئی عمارت تعمیر کرنے کا عزم کیا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ مدد فرمائے آمین۔ جناب متین محمد یوسف دیوان کے ہدیۂ تشکر کے بعد جشن اجراء مع حسن و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(مرسلہ نوگل بھارتی علی باغ رائے گڈھ)

"داپھول میں بورڈ آف ووکیشنل گائیڈنس کا قیام"

انجمن خیرالاسلام اردو ہائی سکول داپھول کے ہردلعزیز استاد جناب مصطفیٰ ہلنگی صاحب نے مئی ۱۹۹۸ء میں انسٹی ٹیوٹ آف ووکیشنل گائیڈنس سلیکشن کولہاپور سے کریئر ماسٹر کا کورس کیا۔ اس کے بعد وہ اسکول میں بڑی محنت و لگن سے ہشتم تا دہم۔ جماعت کے طلباء اور دہم تا بارہویں جماعت کے کامیاب شدہ طلباء کو مختلف کورسیس کی معلومات دینے کا کام شروع کیا ہے جس کے تعلق سے مورخہ ۱۵ جون کو اسکول میں ہیڈ ماسٹر صاحب جناب شیخ اسرار احمد صاحب کی قیادت میں بورڈ آف ووکیشنل گائیڈنس کا

قیام عمل میں آیا۔ جس میں ہیڈ ماسٹر صاحب صدر اور جناب مصطفی ہلنگی صاحب کو سیکریٹری کے فرائض انجام دینے کے لئے منتخب کیا گیا۔ بورڈ کے ممبران کے طور پر تین اساتذہ جناب ریاض الدین این شیخ، جناب عبدالمنان احمد اور محترمہ ممتاز دلوی، لہٰذا ابھول اور اطراف کے علاقے کے تمام طلباء وطالبات جو دہم اور بارہویں کامیاب ہیں انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اسکول میں آکر مختلف کورس کے تعلق سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

"ریاض الدین۔ این شیخ"

ساوتری مادھیامک ودیا مندر امبیت ملازمین اور مجلس منتظمہ کے مابین خوشگوار مکالمہ

امبیت۔ ۱۸ر جون ۹۸ء کو ساوتری ایجوکیشن سوسائٹی کے عہدیداران اور اراکین نے پہلی بار ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف سے نہایت خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ملاقات کی اور ہر ایک ملازم کے مسائل و مشکلات کی خبر گیری کی مجلس منتظمہ کے اس مہربان رویہ اور رخ کے پیش نظر اساتذہ نے نقشی کوکن اسکول، اسٹیشنری، لائٹ، پنکھے سائنس لیباریٹری کے آلات، لائبریری کے لئے الماریاں، کھیل میدان کے تحفظ اور پیشاب گھروں کی ٹوٹ پھوٹ سے متعلق اپنے مطالبات پیش کئے۔ سوسائٹی نے یقین دلایا کہ یہ سارے مسائل بہت جلد حل کر دیئے جائیں گے۔

اس سے پہلے ۱۳ر جون ۹۸ء کو سوسائٹی نے اپنی پہلی میٹنگ میں گذشتہ سات آٹھ برسوں سے رکی ہوئی ملازمین کی ترقیوں کو بحال کر دیا تھا۔ موجودہ میٹنگ میں بھی ملازمین سے وعدہ کیا گیا کہ کسی بھی ملازم کا کسی بھی طرح کا مالی نقصان نہیں ہونے دیا جائے گا اور ہر ایک ملازم کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

سوسائٹی نے اساتذہ کرام سے امید کی ہے کہ اب وہ بھی اپنی تعلیم گاہ کی ہمہ جہت ترقی کے لئے پورے جی جان سے اور نہایت ایمانداری سے اپنے فرائض کو ادا کرتے رہیں گے اساتذہ نے حامی بھر لی ہے کہ وہ اسکول کی عزت شہرت اور مقام و مرتبہ بنانے کے لئے خلوص دل کے ساتھ تیار ہیں مجلس منتظمہ نے اساتذہ کو اعتماد میں لے کر ایک خوشگوار قدم اٹھایا ہے۔ جس سے آئندہ برسوں میں اچھے نتائج برآمد ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ (عبدالرحیم نشتر)

حنا عزیز ملا

نے امسال بی ایس سی کیمسٹری بایو کیمسٹری کے امتحان میں ممبئی یونیورسٹی سے ۷۰٪ فیصد مارکس حاصل کر کے کامیابی حاصل کی وہ اپنے اسکول اور کالج کے تعلیمی کیریئر میں ہمیشہ فرسٹ کلاس رہی اس کا ارادہ سافٹ ویئر انجینئرنگ کرنے کا ہے۔

توقیر اثر ستار کو استقبالیہ

ابھرتے ہوئے کرکٹر توقیر اثر ستار (توقیر اے بی شیخ) نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی اس خوشی کے موقع پر اندھیری کے مشہور بلڈرس ایس کے پاٹل نے سینٹور ہوٹل جوہو ممبئی میں توقیر نے حال ہی میں انگلینڈ کا اہتمام کیا۔ توقیر نے حال ہی میں انگلینڈ کا دو ماہ کا دورہ کیا تھا وہاں پر توقیر نے ۱۲ ایک روزہ میچ کھیل کر اپنی ٹیم کو ۸ میچوں سے فتح دلائی تھی۔ (ش س)

الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ کی بے لوث سماجی و تعلیمی خدمات

مہاڈ کی الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کی جانب سے عرصہ چھ سال قبل معاشرہ کے کمزور، مستحق، بیروزگار اور مالی خستہ حالی کے شکار افراد کی اعانت کا پروگرام شروع کیا گیا تھا بالخصوص مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بغرض ملازمت جانے والے نوجوانوں کی مالی اعانت، نیز مقامی طور پر چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرنے والوں کی مالی اعانت کرنا، اس سوسائٹی نے اپنے ذمہ داری اور اخلاقی و انسانی فرض سمجھ کر تعاون و اعانت کے میدان میں مخلصانہ قدم رکھا۔ ابتک کے چھ برسوں میں گیارہ سو کی تعداد میں مشرق وسطیٰ میں روزگار حاصل کرنے کے لئے جانے والے نوجوانوں کی اعانت کی گئی ہے اور ان گنت مقامی افراد کی اعانت کی گئی خوشگوار نتائج سامنے آئے اور یہ افراد اپنے کنبہ میں خوشحالی لانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

علاوہ ازیں سوسائٹی ہٰذا ہر سال کسی بھی تعلقہ کی ایک ہائی اسکول کو زر نقد کے تحفہ سے عزت افزائی کرتی ہے دو سال قبل مہاڈ اور پولادپور تعلقوں کی تمام اردو ہائی اسکولوں کو بیش قیمت وال کلاک سوسائٹی کی جانب سے پیش کی گئی تھیں۔ نیز گذشتہ سال مذکورہ تعلقوں کے تمام اردو پرائمری اسکولوں کو بہترین وال کلاک پنچایت سمیتی مہاڈ کے جے پرکاش نرائن ہال میں اُپ سبھاپتی سدانند مانڈوکر کی زیر صدارت تقریب میں تقسیم کی گئیں۔ تقریب ہٰذا میں الامین سوسائٹی کے مینیجنگ ڈائرکٹر جناب غلام محمد پٹیل صاحب نے بینک کے اغراض و مقاصد، بنک کی تعلیمی و معاشرتی سرگرمیوں کا بالتفصیل جائزہ پیش کیا۔ اس سب کے علاوہ پرائمری اسکولوں کے نہایت غریب اور مفلوک الحال طلبہ میں نصابی کتب اور بیاضیں تقسیم کی گئیں تاکہ ان کا تعلیمی سفر جاری رہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بنک، اور پرائمری اسکولوں کو اردو میں جغرافیائی نقشہ جات و گلوب کی تقسیم کا پروگرام روبہ عمل لائے گی۔ کیونکہ اردو اسکولوں میں یہ ضروری اشیاء ضلع پریشد کی جانب سے مہیا نہیں کی جاتیں۔ اس باعث اساتذہ کو جغرافیہ جیسے اہم مضمون کی تدریس میں کافی دقتیں پیش آتی ہیں۔ یہ پریشانیاں باقی نہ رہیں۔ اس کے لئے عملاً اقدامات بنک کے چیئرمین جناب شیخ حسین قاضی نے نہایت فعالیت سے کرنے شروع کئے ہیں۔ قاضی صاحب کی سربراہی میں یہ ادارہ تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اور ادارہ کی ترقی کا سہرا محترم قاضی صاحب کے سر ہے۔ جن کی مساعی جمیلہ کی بدولت یہ بنک رات دن ترقی کی منازل بتدریج طے کر رہی ہے۔

غلام محمد پٹیل
مینجنگ ڈائرکٹر
الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ

تعلیمی ادارے اور ڈونیشن

نئے تعلیمی سال کے آغاز سے ہی والدین اور سرپرستوں کو اپنے نونہالوں کو معیاری اسکول اور کالج میں داخلہ کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ لیکن اسکولوں اور کالجوں کا مزاج ان کے پرنسپل اور انتظامیہ کا ذہن دن بدن پراگندہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان کے پاس امیری غریبی کا لحاظ نہیں انہیں صرف ڈونیشن لینے سے کام ہے حکومت وقت کو ایسے اداروں کے خلاف سخت اقدام

نقش کوکن

اُٹھانے کی ضرورت ہے۔
(عبدالستار مقدم بشمشا دنگر ممبرا)

مسلم ایمبولینس سوسائٹی کی دسویں سالگرہ

مسلم ایمبولینس سوسائٹی ڈائیگنوسٹک سینٹر کی دسویں سالگرہ کے موقع پر رکن اسمبلی الحاج بشیر موسیٰ پٹیل کے اعزاز میں ۲۸ جون ۱۹۹۸ء کو پروگرام منعقد ہوا۔ سابق میونسپل کونسلر محمد حسین پٹیل نے بتایا کہ ۱۹۳۲ء میں مسلم ایمبولینس سوسائٹی کی بنیاد ڈالی گئی۔ جب کہ دس سال پہلے غریبوں کی سہولت کے لئے مسلم ایمبولینس سوسائٹی ڈائیگنوسٹک سینٹر کا قیام عمل میں آیا جہاں بلاتفریق مذہب و ملت خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سینٹر کے انچارج ڈاکٹر عبدالرؤف سماریں۔ عبدالرزاق درویش صدر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام میں مہمانِ خصوصی کے طور پر ڈاکٹر سلطان پردھان، نصیر پٹھان (ڈائرکٹر بی ایم سی) عبدالرؤف کونسلر، بشیر ہارون، اسماء میمن، سلمٰی حوا وغیرہ نے شرکت فرمائی۔
نقشِ کوکن

کالسنہ میں ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کی ضرورت

مہاراشٹر کے وزیر ٹیکنیکی تعلیم دتا جی رانے نے کالسنہ کے ایک جلسے میں کہا کہ کوکن کے نوجوانوں میں ٹیکنیکل تعلیم عام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ روزگار فراہم کرنے والے کورسس بھی سکھانے چاہیئے۔ ابتداء میں کالسنہ کے سرپنچ عبداللطیف پرکار نے مہانوں کا خیر مقدم کیا اور مطالبہ کیا گیا کہ گولکوٹ جیٹی سے کالسنہ کرنجیکر محلہ کے درمیان پل تعمیر کیا جائے اور پینے کے پانی کے اسکیم پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا گیا اس تقریب میں سنیل شندے، پرکاش نلاوڑے۔ باباسیٹھ کروبکر۔ پرکار برادران وغیرہ موجود تھے۔

ٹیکنیکی معلوماتی پارک کا افتتاح

۱۴ جون ۹۸ء نئی ممبئی واشی کے قریب وزیر اعلیٰ مہاراشٹر منوہر جوشی کے ہاتھوں ملک کے پہلے بین الاقوامی ٹیکنیکی ایوانِ معلومات (انفوٹیک پارک) کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ ریاست کا پہلا مرکز ہے جبکہ ملک کا بھی پہلا سینٹر ہے۔ ایسے دو سینٹر پونے اور ناگپور میں قائم کرنے کی تجویز منظور ہوئی ہے۔ یہ پارک اسی ایکڑ میں پھیلا ہوا ہے جس میں الیکٹرونکس ڈویژن سوفٹ ویئر ٹیکنالوجی اور بین الاقوامی سطح پر ٹیکنیکی اور سائنسی معلومات کے لئے سینٹر قائم کئے گئے۔ وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے انفوٹیک پارک کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ بلڈنگ مینجمنٹ سسٹم اور سِڈکو کے انٹرنیٹ ویب سائٹ کا افتتاح بھی فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ پونے میں بیل واڑی مقام پر اس مقصد کے لئے سو ایکڑ زمین حاصل کی گئی ہے۔ وزیر ثقافتی امور پرمود نولکر نے جلسے کی صدارت فرمائی۔

۱۵ اگست سے ممبئی۔ ویرار براہِ راست فون سروس شروع

ممبئی ۱۵ اگست یوم آزادی سے ممبئی اور ویرار کے درمیان براہِ راست فون سروس شروع ہو رہی ہے۔ ان علاقوں کے فون صارفین کے لئے ایک اور اچھی خبر یہ ہے کہ گذشتہ جمعہ سے ان علاقوں میں کلیان ٹیلی کام کے تحت آنے والے ۷۵ ایس ٹی ڈی کرنے کی سہولت ہو گئی ہے۔

عالمی کپ فٹبال فرانس نے

جیت لیا۔

۱۳؍ جولائی۔ پیرس میں ہونے والی عالمی فٹ بال چیمپین شپ میں فرانس نے صفر ۳ سے شکست دیکر فٹ بال کی عالمی چیمپئن شپ کا خطاب جیت لیا ہے اور ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ تیسرے اور چوتھے مقام کے لئے کھیلے جانے والے میچ کے بعد سولھویں عالمی کپ فٹبال میں اسکور کئے جانے والے گولوں کی ترتیب حسب ذیل ہے

۶۔ گول کروشیا کے ڈیور سکر (بشمول ایک پنالٹی گول)۔

۵۔ گول۔ اٹلی کے کرستان ویری اور ارجنٹینا کے جنبریل تبستو (بشمول ایک پنالٹی گول)۔

۴۔ گول۔ میکسیکو کے لوٹس ہرنانڈیز۔ برازیل کے رونیلڈو (بشمول ایک پنالٹی گول)

۳۔ گول۔ بیسٹو (برازیل) ڈینس برگ کیمپ (ہالینڈ) اولیور ہرہوف (جرمنی) میسرز سمبد (برازیل)

مئی ہنیری (فرانس) ہمین (جرمنی) ریویلڈو (برازیل)

۲۔ گول۔ اٹلی کے رابرٹ بگیو (بشمول ایک پنالٹی گول)

شادن برٹلٹ (جنوبی افریقہ۔ بشمول ایک پنالٹی گول)

صلاح الدین بشیر مراقش فلپ کوکو (ہالینڈ) رونالڈ ڈے بوئیر (ہالینڈ) عبدالجلیل حاجی (مراکش)

فرنانڈو ہیرو (اسپین بشمول ایک پنالٹی گول)

بیٹرک کلوورٹ (ہالینڈ) سلو یوں کو ملجینو ریک (یوگوسلاویہ) برسیں لاوڈریپ (رومانیہ)، فرنانڈو مورنٹیس (اسپین) ایریل اورٹیگا) ارجنٹینا، مائیکل اووس (انگلینڈ) ریکارڈو بیلائنز (میکسیکو) رابرٹ برسنکی (کروشیا) ایلین شیرڑ (انگلینڈ بشمول ایک پنالٹی گول)۔ لیلیاں تورم۔ (فرانس) مارک (بیلجیم) ھقبوڈور وائٹ مور (جمائیکا)۔

نقش کوکن

سوپارہ میں ڈینٹل کلینک

کا افتتاح

بدھ کے دن ڈانگے ٹاور نزد نالا سوپارہ اسٹیشن ویسٹ میں ڈائس ڈینٹل کلینک کا افتتاح فادر ولسن ریبیلو سابق پرنسپل سینٹ جوسف ہائی اسکول نندا کھال کی دعا سے اور مشہور و معروف ڈاکٹر دیپک دیسائی ایم۔ ڈی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس خوشی کے موقع پر مشہور ڈینٹل سرجن ڈاکٹر پروین سرساگر، حاجی صغیر احمد ڈانگے، (ڈانگے بلڈرس اینڈ ڈیولپرس) معروف شاعر شاکر سوپاروی (معاون مدیر نقش کوکن ممبئی) منویل تسکانو، (سرپنچ)۔ سی بی ڈوڈ کی حاجی خالد کراری (چیف ٹرسٹی جامع مسجد سوپارہ)۔ سائمن مارٹن نائب مدیر سوار تا وسئی (جس کی دس ہزار کاپیاں چھپتی ہیں)۔

مسز شمامہ، ڈاکٹر اکبر جینڈے ایم ایس۔ جان ربانو، ایڈوکیٹ مسز مینس اور سیکڑوں معززین کے علاوہ سرکردہ ہندو مسلم اور عیسائی حضرات نے شرکت فرمائی۔ مسٹر اینڈ مسز ڈاہنک ڈائس نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مس جئے سی ڈائس نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا ممتا بیڈیکل دیرار کے اسٹاف نے مہمانوں کی فواکہات اور ٹھنڈے مشروبات سے تواضع فرمائی۔

(ش س)

بی ایس سی کے امتحان میں اوّل

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کالج مہاڈ کے ہونہار طالب علم فیاض کالسیکر نے بی ایس سی کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی اور کالج میں اوّل آئے۔ انہوں نے ۸۵٪ مارکس حاصل کئے۔ امتحان میں شریک سبھی ۱۵ طلباء کامیاب ہوئے۔

فقیر محمد مستری کی "نقشِ کوکن" سے سبکدوشی

جناب فقیر محمد ابن صالح محمد (ف بن صاد) مستری نقشِ کوکن کی ابتداء (۱۹۶۳ء) سے اس کے ساتھ رہے ہیں، وہ نقشِ کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ کے بنیادی سیکریٹری بھی ہیں۔ ممبئی پورٹ ٹرسٹ میں اپنے عہدۂ کپتانی (ماسٹر ڈریجنگ سیکشن) سے سبکدوشی کے بعد آپ نے پوری طرح ماہنامہ نقشِ کوکن کا چارج سنبھالا اور اسے خُوب سے خُوب تر کی طرف لے آئے۔ اسی طرح نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم میں وہ صرف رُکن ہی نہیں بلکہ اس کے فعال منتظم رہے اور پچھلے پندرہ سالوں سے وہ اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی بناء پر اسے تعلیمی حلقہ میں مقبولِ عام کا درجہ عطا کروایا۔ مگر اب اپنی علالت طبع (بالخصوص ضعف بصارت) کی وجہ سے فقیر محمد مستری صاحب اس ادارہ کے ساتھ اپنی دیرینہ خدمات سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔

اب ماہنامہ کا چارج کلیتہً ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے ذمّہ ہے۔ اور فورم کی ذمہ داری اس کے سیکریٹری جناب ابراہیم سندیلکر صاحب سنبھالے ہوئے ہیں۔ البتہ سندیلکر کی ضعیف العمری کی وجہ سے NKTF نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈینٹ کا انتخاب اور سلور جوبلی اعزاز کے مستحقین کی عزّت افزائی کا کام اپنے ذمّہ رکھا ہے اور ضلعی سطح پر ہونے والے تعلیمی مقابلوں کی ذمّہ داری جناب مبارک کاپڑی صاحب کو سونپ دی گئی ہے جو دراصل اس سرگرمی کے بانی اور کارگذار رہے ہیں اور اب آئندہ جناب مبارک کاپڑی صاحب اپنے رجسٹرڈ ادارہ نیشنل ایجوکیشنل مومینٹ کے زیرِاہتمام آل کوکن تعلیمی مقابلے انجام دینگے۔ قارئین نقشِ کوکن اور کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کے ادارے اس تبدیلی کو نوٹ فرمائیں البتہ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ حسبِ سابق آل کوکن تعلیمی مقابلوں کا فائنل بمبئی میں منعقد ہو گا اور اسی جلسہ میں تقسیم انعامات و اعزازات بھی عمل میں آئینگے اور یہ جشن (جلسہ) نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم اور نیشنل ایجوکیشنل مومینٹ کے مشترکہ تعاون کے زیرِاہتمام عمل پذیر ہو گا۔ (مدیر ماہنامہ "نقشِ کوکن" اور چیرمین NKTF)۔

مرول میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور انعامی پروگرام

"ہر سال کی طرح امسال بھی مرول بیت المال ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ۲۸ جون ۹۸ء بچّوں کا نعت و تقریر کا انعامی مقابلہ منعقد ہوا جس میں مرول کے مختلف مدرسوں کے ۳۰ طلباء و طالبات شریک ہوئے۔ اس روز طوفانی بارش کے باوجود شرکائے محفل کی کثیر تعداد تھی۔ بطور مہمان خصوصی چیئرمین رحمانی فاؤنڈیشن ڈاکٹر عبدالکریم نائک صاحب اور انقلاب فیچر ایڈیٹر جناب شاہد لطیف نے شرکت فرماکر حوصلہ افزائی فرمائی اور بچّوں کو انعامات تقسیم کئے دیگر مہمانوں میں جناب قاسم امام جناب حسرت خان صاحب و دیگر مساجد کے ٹرسٹیان موجود تھے۔ اس پروگرام کی نظامت جناب خالد انصاری صاحب نے کی اور پروگرام کا انتظام اراکین مجلس عاملہ نے جناب عبدالمطلب شیخ بھیکن کی رہنمائی میں کیا۔

شبیر شیخ
سکریٹری
(مرول بیت المال ویلفیئر سنٹر)
نقش کوکن

اندھیری ورسوا میں کالج آف ہوم سائنس برائے طالبات

کا افتتاح

بمبئی (نمائندہ خصوصی) ورسوا میں انجمن اسلام اردو اور انگلش میڈیم اسکول برائے طالبات اور بیگم جمیلہ حاجی عبدالحق کالج آف ہوم سائنس کی افتتاحی تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر عبدالرحمٰن انتولے نے اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج بھی مسلمان احساس کمتری کا شکار ہیں جب کہ اب انہیں پُر اعتماد ہونا چاہیئے انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر جھجانہ والا نے کہا کہ انجمن کی تعلیمی و سماجی خدمات کی حکومت اور دیگر قوموں میں ستائش کی جاتی ہے۔ انجمن کے اداروں میں ۶۲ ہزار بچّے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے معروف صنعت کار معین الحق چودھری صاحب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ اسکول اور یتیم خانے کو انہوں نے ۵۰ لاکھ روپیوں کا عطیہ دیا ہے معین الحق چودھری صاحب نے اپنے خاندان کے حق میں دعا کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جو لڑکیاں حالات کا شکار ہو کر اپنی تعلیم پوری نہیں کر پاتی ہیں اس لئے ادارہ ان کی حفاظت کرے گا۔

پروگرام میں کثیر تعداد حاضرین کے علاوہ خواتین نے بھی شرکت فرمائی۔

قاری زبیر احمد عثمانی نے قرأت پڑھی اور دُعا فرمائی۔ عبدالمجید پاٹکا، الحاج رضوان حارث، ڈاکٹر عبدالکریم نائک میاں احمد مرچنٹ اور کئی معززین نے اس افتتاحیہ پروگرام میں شرکت فرمائی۔ محترمہ زلیخا مرچنٹ نے رسم شکریہ ادا کی۔

نیشنل ہائی اسکول لاٹون

میں سرپرستوں کا اجلاس۔

لاٹون: نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگیری میں مورخہ ۲۷ جون ۱۹۹۸ء کو ۲ بجے دن سرپرستوں اساتذہ کا عمومی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ سرپرست حضرات کے تعاون سے یہ اجلاس کامیاب ہوا۔ اس اجلاس میں سرپرست اساتذہ کمیٹی برائے تعلیمی سال ۹۹-۹۸ء کیلئے عمل میں لائی گئی اس کمیٹی کے اراکین درج ذیل ہیں۔

جمال الدین محمد دُستے۔ شوکت اسحاق لالو۔ رشیدہ عبداللہ قاضی۔ ناڈکر محمد طاہر عبدالقادر۔ ٹانڈیل احمد اسماعیل۔ خلفے فاطمہ حسین۔ اس کمیٹی کے اغراض و مقاصد اسکول ہذا کے صدر مدرس جناب

قمر اعظم قریشی صاحب نے پیش کئے ساتھ ہی سرپرست حضرات کی طرف سے بہتر کارکردگی کے لئے تجویز پیش کی گئی۔ (رضوان عبدالقادر پربلکر)

البلاغ کا آٹھواں جشنِ ادب

ادارہ الدار السلفیہ سے نکلنے والے ماہنامہ البلاغ کے آٹھ سال مکمل ہونے کے بعد ۴ جولائی ۹۸ء کو الدار السلفیہ ہال میں جشنِ ادب منایا گیا ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا کی صدارت میں منعقدہ اس جشنِ ادب میں اہلِ علم و ادب شریک ہوئے۔ البلاغ کے مالک و مدیر مولانا مختار احمد ندوی نے اپنی افتتاحی تقریب میں کہا کہ ہم حالات کے نشیب و فراز سے گذرتے ہوئے آٹھ سال مکمل کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ البلاغ میں ایک پیسے کا بھی اشتہار نہیں لیا اور ملک کے کئی ریاستوں میں اس کی کاپیاں جاری ہیں۔ سینئر پولیس انسپکٹر مختار احسن انصاری نے خندہ اشعار پیش کئے۔ یوسف ناظم۔ شیخ عبدالستار، مسلم پرسنل لاء کے سیکریٹری جلیل ساز ناگپور الحاج عبدالغنی اطلس والے۔ پرنسپل اسحاق جو الدار، پروفیسر جمیل کامل اور دیگر معزز حضرات شریک تھے۔ پروگرام کی نظامت عالم ندوی نے کی اور اکرم مختار نے شکریہ ادا کیا۔

نقشِ کوکنی

تھانہ کے نئے پولیس کمشنر

تھانہ کے نئے پولیس کمشنر کی حیثیت سے شری بھجنگ راؤ موہتیے کا تقرر عمل میں آیا۔ انہوں نے جمعرات کو اوم پرکاش بالی صاحب سے اپنے اختیارات حاصل کئے۔ بالی صاحب کو ضلع کولہاپور کے انسپکٹر جنرل کی حیثیت سے روانہ کیا گیا ہے۔

شرافت ویلیے نائب سرپنچ منتخب

مانجرونہ (ضلع رائے گڑھ) گرام پنچایت کے سرپنچ اور نائب سرپنچ کا چناؤ ۵ جولائی کو ہوا۔ اس چناؤ میں شرافت ویلیے بلا مقابلہ نائب سرپنچ منتخب ہوئے سماجی خدمات کی بنا پر حلقہ میں معروف ہیں اور کئی سماجی اداروں سے وابستہ ہیں۔

آپ کو سب سے کم عمر سرپنچ ہونے کا اعزاز حاصل ہے آپ سماجی خدمات کی بنا پر حلقہ میں ہیں۔

اعجاز داوت
جنرل سکریٹری
کوکنی مسلم یوتھ فیڈریشن

اقبال دھنسے سرپنچ منتخب

حال ہی میں موربہ گروپ گرام پنچایت کا الیکشن ہوا جس میں کانگریس اور کسان مزدور پارٹی کے درمیان مقابلہ ہوا۔ کانگریس پینل کے ۱۵ امیدوار الیکشن جیت گئے ہیں۔ اس الیکشن میں کسان مزدور پارٹی کا ایک بھی امیدوار کامیاب نہیں ہوا۔ کانگریس پینل کی یہ زبردست کامیابی مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے ممبر جناب باپو سیٹھ ہرنیکر کی قیادت میں حاصل ہوئی بعد ازاں ۸ جولائی کو سرپنچ اور نائب سرپنچ کے عہدہ کا چناؤ ہوا جس میں جناب اقبال دھنسے بلا مقابلہ سرپنچ منتخب ہوئے اور جناب محمود حنیف فوبلو نکر بلا مقابلہ نائب سرپنچ منتخب ہوئے۔

شادی خانہ آبادی

زید مرگھے ★ عتیقہ سوگے

چیف قاضی آف ممبئی جناب عبدالعزیز مرگھے کے فرزند زید کی شادی جناب محمد تقی سوگے کی صاحبزادی عتیقہ کے ساتھ ۲۱ جون ۹۸ء کو حج ہاؤس بمبئی میں انجام پائی۔

مدینہ ڈانگے ★ ہانی برے

سوپارہ ضلع تھانہ کی ہر دلعزیز ہستی حاجی صغیر احمد ڈانگے، نائب صدر شہر پارک ایجوکیشنل اینڈ میڈیکل ٹرسٹ سوپارہ کی صاحبزادی مدینہ ڈانگے کی شادی ماہم کی بزرگ ہستی محترم عبدالرشاد برے کے فرزند ہانی کے ساتھ ۱۱ جولائی ۹۸ء کو انجام پائی۔ ۱۱ بجے شکر محلہ مسجد سوپارہ میں نکاح خوانی ہوئی بعدہٗ زلیخا بیگم اسکول ہال میں مہمانوں کو ظہرانہ دیا گیا۔ ● (ش س)

توصیف شمس الدین کی نمایاں کامیابی

فاروقی ہائی اسکول برائے طلبہ جوگیشوری، ممبئی کے ہونہار طالب علم محمد توصیف الدین محمد شمس الدین نے نقش کوکن

توصیف شمس الدین

ایس ایس سی امتحان مارچ ۱۹۹۸ء میں ۷۶ء۲۶ فی صد مارکس حاصل کر کے اسکول میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسکول کا مجموعی نتیجہ ۹۱ فی صد رہا۔ ہم دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

(فاروقی کابینہ)

زرینہ مہاڈک کی کامیابی

کھیڈ ضلع رتناگیری کے ہیجیون ہائی اسکول کی طالبہ زرینہ جعفر خان مہاڈک نے امسال بارہویں کے امتحان میں 74.67 فیصد مارکس لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ آئندہ بی اے کے لئے فارم داخل کیا گیا ہے۔ مبارک ہو۔ اللہ کرے علم و ہنر اور زیادہ۔

ایس ایس سی میں سارنگ کے سولہ بچے کامیاب

رتناگیری ضلع میں موضع سارنگ تعلقہ داپولی ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور فی الوقت تعلیمی بیداری کی جو لہر دوڑ رہی ہے اس نے اس گاؤں کے ۱۶ بچوں کو S.S.C. کے امتحان میں کامیاب کیا جب کہ ۱۸ بچے شریک امتحان ہوئے تھے۔ کامیاب ہونے والے طلباء کے نام ذیل میں درج ہیں۔

● مسعود اکبر مقدم ● نوید عبدالصمد مقدم ● تنویر گلزار مستری ● زہیب شاہجہاں مستری ● مدثر الفرید بہاردے ● شہباز عبدالمجید بہاردے ● نور صادق مقدم ● عمران ابراہیم مقدم ● ریشماں لیاقت مقدم ● دلاور محمد علی گھنسار ● تبریز عبدالغفور گھنسار ● مظہر عبدالغنی مقدم ● رفیق محمد بہاردے ● جمیل بھٹکلی ● منور عبدالرحمٰن بہاردے ملاجی ● صدیقی عبدالمجید بہاردے ●

جلگاؤں میں پہلی مرتبہ ضلعی ووکیشنل گائڈنس کیمپ

اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ جولائی کی صبح ۱۰ بجے ڈی سی سی بینک ہال میں ضلعی ووکیشنل گائیڈنس کیمپ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ گزشتہ کئی برسوں سے یہاں کیمپ کی شدت سے کمی محسوس کی جارہی تھی۔ یوں تو مختلف تنظیمیں اپنی استطاعت کے مطابق رہنمائی کیمپ کا انعقاد کرتی تھی مگر پھر بھی تشنگی باقی تھی مگر اس مرتبہ اقراء ایجوکیشن سوسائٹی نے ماہر ووکیشنل گائیڈنس اور راہ نما کے خالق مبارک کاپڑی کو مدعو کر کے جہاں طلباء کو راحت مہیا کی ہے وہیں اساتذہ اور سرپرستوں نے بھی اطمینان کا سانس لیا ہے۔

جناب مبارک کاپڑی صاحب کے لیکچر کے ہمراہ ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں قابلِ فخر کامیابی حاصل کرنے والوں اور میرٹ ہولڈرس کو بھی انعام و اکرام سے نوازا گیا۔ جلسے کی صدارت "انقلاب" کے مدیر ہارون رشید علیگ نے فرمائی۔ جبکہ تقریب کا افتتاح جناب پی۔ اے انعامدار (پونا) نیز تقسیم انعامات جناب اشوک جین کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ بعد ازیں شب میں ایک شاندار عشائیہ رکھا گیا ہے جس میں شہر کی علم دوست مخلص معتبر شخصیات کے ساتھ جناب مبارک کاپڑی اور جناب ہارون رشید کا مباحثہ رکھا گیا۔ جس میں اردو ذریعہ تعلیم نیز اسکے مسائل اور حل پر سنجیدگی سے غور و خوض کیا گیا۔ اقراء کے صدر جناب عبدالکریم سالار نے طلباء اساتذہ اور سرپرستوں سے اس سنہری موقع سے فائدہ اُٹھانے کی گذارش کی۔

نقشِ کوکن

مُلک کی مُسلم آبادی کتنی ہے؟

مُلک کی مسلم آبادی کتنی ہے؟ اسکے بارے میں مختلف قیاس لگائے جاتے ہیں مسلم لیڈروں کا دعویٰ ہے کہ ملک میں ۲۲ کروڑ سے ۲۵ کروڑ تک مسلمان رہتے ہیں۔ اگر مسلمان ملک کی آبادی کا کل پانچواں حصہ ہیں تو بھی لوک سبھا میں انکے ممبروں کی تعداد ۱۱۰ اور صوبائی اسمبلیوں میں ان کی تعداد ۱۲۵ ہونی چاہیئے مگر لوک سبھا کے اعداد و شمار اس امر کے شاہد ہیں کہ مسلم ممبران کی تعداد ۲۴ سے لے کر ۳۴ کے درمیان میں رہتی ہے جبکہ ملک کی صوبائی اسمبلیوں میں مسلم ممبروں کی تعداد ۱۲۰ سے ۲۱۰ کے درمیان رہی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس بات کا ناقابلِ تردید واضح ثبوت ہیں کہ شروع ہی سے مسلم ووٹ تقسیم ہوتے رہے ہیں۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ مسلم اکثریتی حلقوں سے کئی کئی مسلم امیدوار کھڑے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے مسلم ووٹ بٹ جاتے ہیں۔ مسلم ووٹوں کا انتشار مسلم امیدواروں کی کامیابی کے امکانات کو معدوم کر دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک کے اقلیتی علاقوں سے بھی اکثریتی غیر مُسلم طبقہ کے امیدوار الیکشن جیت جاتے ہیں۔ آزادی کے بعد کچھ سالوں تک تو مسلمانوں کے ووٹ کانگریس کو ملتے رہے۔ کانگریس مسلمانوں، دلتوں کے ووٹوں کی بدولت مسندِ اقتدار پر براجمان ہوتی رہی۔ اور مسلمانوں سے ہر طرح کے وعدے کرتی رہی۔ یہاں تک کہ کانگریس کی حکومت ختم ہو گئی۔

ایم بی بی ایس میں کامیابی

جناب بابا صاحب عباس کھانگی (متوطن ساٹولی) کی دُختر مس انجم نے مراٹھواڑہ یونیورسٹی (لاتور) سے ایم بی۔ بی۔ ایس (MBBS) کے امتحان میں فرسٹ کلاس سے کامیابی حاصل کی وہ اب اورنگ آباد سے ایم۔ ایس (MS) (Master of Surgery) کرنے جا رہی ہے۔ مبارک ہو۔

(مبین عبداللطیف حاجی۔ اندھیری)

گلزار خطیب کو انٹرنیشنل ایوارڈ

انگلینڈ کے کیمبرج انٹرنیشنل بایوگرافیکل سینٹر کی جانب سے بیسویں صدی میں خصوصی کارکردگی کئے جانے پر دنیا کے ۸۰ ممالک میں سے دابھول ضلع رتناگیری (ہندوستان) کے جناب گلزار اسماعیل خطیب کو اس ایوارڈ کے لئے منتخب کیا گیا ہے ادارے کے معزز ڈائریکٹر مسٹر کرسٹیس بارکر نے گلزار خطیب کو مبارکبادی کا تہنیتی خط ارسال کیا ہے۔ گلزار خطیب کو نقری تمغہ اور سند کی صورت میں ایوارڈ دیا گیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر دابھول میں تہنیتی تقریب منعقد کی گئی جس میں گلزار خطیب کے کاموں کی سراہنا کی گئی۔ گلزار خطیب کو یہ ایوارڈ ان کی سماجی، تعلیمی، تہذیبی نیز بھارتی انشورنس کارپوریشن کے خصوصی امور انجام دینے پر دیا گیا ہے۔ گلزار خطیب تین پچھلے پندرہ سالوں سے عوامی خدمات انجام دے رہے ہیں اور اپنی کارکردگی سے لوگوں کو متاثر کر رہے ہیں اللہ کرے جذبۂ ملک وقوم ہو اور زیادہ

(مرسلہ: شعبان امیر بامنے، ممبئی)

فجندار جونیئر کالج، وہور میں استقبالیہ

وہور ۲۲ جون ۱۹۹۸ء۔ ادارہ ہذا کے سیکریٹری و انتظامیہ افسر اعلیٰ محترم غلام محمد پٹیل صاحب کی صدارت میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب میں مارچ ۱۹۹۸ء میں ایچ ایس سی بورڈ میں سائنس فیکلٹی کے امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو استقبالیہ اور نقد انعامات پیش کئے گئے۔ ان کی عزت وحوصلہ افزائی کی گئی۔

طالب علم اشفاق نوری نے ریاضی میں ۹۶ فیصد، کیمسٹری میں ۹۲ فیصد، فزکس میں ۹۱ فیصد نمبرات حاصل کئے۔ اس طالب علم کی خدمت میں مضمون اساتذہ میں پروفیسر راجندر پٹنس کی جانب سے ایک ہزار ایک سو گیارہ اور پانچ سو ایک روپے پروفیسر سید باسط حسین رضوی کی جانب سے پانچ سو ایک روپے۔ پروفیسر عبداللہ شیخ ناگ کی جانب سے ایک ہزار ایک روپے، پروفیسر اباصاحب کدم کی جانب سے پانچ سو ایک روپے، ادارہ کے انتظامیہ کی جانب سے پانچ سو ایک روپے اور پرنسپل مختار احمد فامے صاحب کی جانب سے ایک سو ایک روپے (کل رقم چار ہزار دو سو سترہ ۔/4217) بطور انعام دی گئی۔ دوسرے طالب علم کامتھ رام کرشن کو پروفیسر ٹپنس نے ۔/1002 روپے برائے ریاضی اور فزکس پروفیسر رضوی نے ۔/501 روپے برائے کیمسٹری ادارہ انتظامیہ نے ۔/501 روپے پرنسپل فامے نے ۔/151 روپے انعام میں دیئے۔ تیسرے طالب علم انعام الحسن کو پروفیسر رضوی نے ۔/501 روپے برائے کیمسٹری، پروفیسر عبدالحکیم نے ۔/501 روپے برائے بائیلوجی، ادارہ انتظامیہ نے ۔/501 روپے اور پرنسپل فامے نے ۔/151 روپے کے انعامات دیئے۔

چوتھے طالب علم محمد امتیاز پاشا کو پروفیسر ٹپنس نے ۔/501 روپے برائے ریاضی اور پرنسپل فامے نے ۔/151 روپے کے انعام پیش کئے۔

پانچویں طالب علم چترے انوراگ ونایک کو پروفیسر ٹپنس نے ۔/501

[illegible]ئے ریاضی اور پر[illegible]ے نے ۱۰۱/ روپے کے انعام پیش کئے تقریب کے صدر جمیل سر نے طلبہ کو مبارکباد پیش کی اور ادارہ کا نام روشن کرنے پر فخر وانبساط کا اظہار کیا۔

ساوتری ایجوکیشن سوسائٹی کا نیا انتخاب

آمبیت تعلقہ مہسلہ ضلع رائیگڈھ کی ساوتری ایجوکیشن کے تحت ساوتری مادھیامک ودیامندر آمبیت کے نام سے اُردو اور مراٹھی ذریعہ تعلیم سے جو ہائی اسکول گذشتہ دس برسوں میں مختلف مسائل اور ناگفتہ بہ حالات سے دوچار تھا اسے ترقی آشنا کرنے کے لئے ۷ مئی ۱۹۹۸ء کو نئی مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے عہدیداران اور اراکین کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شری جیونت موتی رام ساونت۔ صدر۔

۲۔ شری مدن موہن ساونت۔ نائب صدر

۳۔ جناب نظیر عباس اُبارے جنرل سکریٹری۔

۴۔ شری اننت شنکر ساونت۔ نائب سیکریٹری۔

۵۔ جناب علی حسن میاں راہٹولکر۔ نقش کوکن خزانچی۔

۶۔ شری ہریش چندر ڈھونڈو آمبیکر۔ ممبر۔

۷۔ جناب ایڈوکیٹ ریاض عباس ابارے۔ ممبر۔

۸۔ حاجی عبدالرحمان میاں احمد انتولے ممبر۔

۹۔ جناب عمر صاحب عبدالقادر ڈاورے ممبر۔

۱۰۔ جناب فاروق حسن میاں ابارے۔ ممبر

۱۱۔ جناب حسین میاں حسن میاں راہٹولکر۔ ممبر۔

۱۲۔ شری پت بھاگوجی کرڈبے۔ ممبر

۱۳۔ شری جہادیوجی کھاپرے۔ ممبر

۱۴۔ شری پانڈورنگ گوپال آمبیتکر۔ ممبر

۱۵۔ شری بلی رام جے رام مورے۔ ممبر

مختلف طبقوں کے مشترکہ اراکین پر مشتمل نئی مجلس منتظمہ کا عوام نے خوش دلی کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اب یہ اُردو مراٹھی ہائی اسکول اپنا کھویا ہوا وقار اور مقام و مرتبہ پھر سے حاصل کرے گا۔ (عبدالرحیم نشتر)

انگلش میڈیم کا جنون کیوں؟

مسلمانوں میں یہ رجحان حیرت انگیز طور پر اُبھر رہا ہے کہ کس طرح میرے بچے کا داخلہ انگلش میڈیم میں ہوجائے اس بخار میں سبھی مبتلا ہیں چاہے اردو میونسپل اسکول کے اساتذہ ہوں یا پھر چھوٹے سے بڑا تاجر۔ ہر ایک کی فکر اپنی جگہ مسلم ہے چاہے اس کے لئے جو بھی قربانی دینی پڑے وہیں اردو اسکول کی حالت نازک ہے اگر یہی حال رہا تو بہت جلد اردو اسکول میں تالے لگ جائیں گے۔ میری ناقص معلومات میں اب تک کئی میونسپل اردو اسکول بند بھی ہو چکے ہیں۔ کم سے کم مسلم محلّہ میں ایسی تحریک تو چلانی چاہیئے کہ لوگ اپنے بچے کو اردو اسکول میں پڑھائیں۔ (ماسٹر دبیر عالم)

فیوچر گائیڈ لائن آفٹر ایس ایس سی مُفت حاصل کریں

ایس ایس سی کے بعد کیا کریں؟ اس بات کو خیال میں رکھتے ہوئے "اپنا پبلی کیشن" نے ایک کتاب بنام فیوچر گائیڈ لائن آفٹر ایس ایس سی اور اس کے آگے کے کورسیس کی معلومات فراہم کی گئی ہے جو بلا معاوضہ مُفت میں مندرجہ ذیل پتوں پر خط وکتابت کر کے یا براہِ راست حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱) اپنا پبلی کیشن: ۲/۷ کاپ اسلام پورہ نورانی ہوٹل کے اُوپر (بھیونڈی)

(۲) طاہری کرانہ اسٹور، شاپ نمبر ۲ نالی
اپارٹمنٹ نزد ھدی مسجد نگر نمبر ۲
(بھیونڈی)

(۳) گیٹ ویل میڈیکل اینڈ جنرل اسٹور
۲ سکھ ساگر اپارٹمنٹ گراؤنڈ فلور
گھونگھٹ نگر بھیونڈی)۔

(سرفراز انصاری)

کھرڈی میں مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی کی تعمیر

ممبئی سے بذریعہ ریلوے دو گھنٹے کی مسافت پر واقع کھرڈی ریلوے اسٹیشن کے سامنے ۳۰ ایکڑ زمین حاصل کی گئی ہے۔ جو حکومت نے غیر زراعتی اور رہائش و تجارتی مقصد کے لئے مختص کی ہے۔ زمین امداد باہمی کی بنیاد پر مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

اس پلاٹ کے اطراف ہاؤسنگ کمپلکس بھی تعمیر ہو رہے ہیں جو نسبتاً مہنگے ہیں البتہ مجوزہ مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی میں ارزاں قیمت پر پلاٹس فراہم کئے جا رہے ہیں۔ ضرورت مند حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ A/16.20 ساکی ناکہ انڈسٹریل مارکیٹ لنک روڈ ممبئی ۷۲۔ فون ۸۵۲۴۵۷۶۔

نقشِ کوکن

۸۲۱۰۴۱۶ - ۹۱۸۰۹۷۹۔ نوٹ: کھرڈی ریلوے اسٹیشن کسارا لائن پر واقع ہے جو ممبئی سے ۹۹ کیلو میٹر، تھانہ سے ۶۵ کلیان سے ۴۵ اور ناسک سے صرف ۷۷ کیلو میٹر دور واقع ہے یہاں بذریعہ ایس ٹی بس بھی پہنچا سکتا ہے۔

مراٹھی میں کلام غالب اور آگ کا دریا

مراٹھی کے مشہور صحافی اور ادیب وسنت پوددار نے "غالب عجب آزاد مرد تھا" کے عنوان سے غالب کی مکمل سوانح اور ان کے کلام کا تعارف کروایا ہے۔ مراٹھی میں غالب اور غزل کے تعلق سے بڑا اشتیاق پایا جاتا ہے۔ صنف غزل میں تجربات بھی ہو رہے ہیں۔ مراٹھی غزل پر "مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن" کے ڈاکٹر عزیز نداف نے تحقیقی کام کیا ہے۔ جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل ہوئی ہے۔ بہر حال وسنت پوددار کی تازہ کتاب کا بڑا چرچا ہے۔ مشہور مراٹھی روزنامہ "مہاراشٹر ٹائمز" نے اپنے سنڈے ایڈیشن میں اس کتاب پر ایک طویل تبصرہ شائع کیا ہے۔

اردو کی مشہور ادیبہ اور ناول نگار قرۃ العین حیدر کا شاہکار ناول "آگ کا دریا" بھی مراٹھی میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ اس ناول کی بڑی پذیرائی ہو رہی ہے۔ ممبئی کے معروف شاعر "مہانگر" میں کالم نگار "راجندر ساٹھے" نے ایک طویل مضمون میں اس ناول کا خلاصہ تحریر کیا ہے۔ شری پدجوشی نے "آگ کا دریا" کا ترجمہ کیا ہے اور نیشنل بک ٹرسٹ نے اسے شائع کیا ہے۔

اُردو زبان زندہ رہ سکتی ہے

مکرمی! محبانِ اُردو پُورے مُلک میں حیران و پریشان ہیں کہ اُردو زبان کیسے زندہ رکھیں اور اس کی تعلیم یا تدریس کا انتظام کیسے کیا جائے تاکہ اردو زبان سیکھنے والوں کا سلسلہ جاری رہے اور اردو اخبارات، اردو رسائل نیز اردو کتب کی اشاعت بند نہ ہو۔ بہت سوچ بچار کے بعد صرف ایک ہی نسخہ تجویز کیا جا رہا ہے کہ اردو زبان کا رشتہ روزی اور روٹی سے جوڑا جائے یعنی یہ کہ سرکاری دفاتر اور عدالتوں وغیرہ میں ہندی اور دیگر زبانوں مثلاً انگریزی کی طرح اردو زبان بھی استعمال میں آئے۔

(ملک انصاری مُراد آباد یو پی)

IAS اور IPS کی تیاری کے لئے انٹرویو

تین سالوں کی مسلسل جدوجہد اور مشقت سے یہ بات عیاں ہوئی کہ IAS اور IPS و دیگر مقابلہ جاتی امتحانات کے لئے جتنی بیداری درکار تھی۔ الحمدللہ قوم میں اُس سے زیادہ بیداری نمودار ہو چکی ہے۔ اس کا ثبوت زرینہ شیخ، منور شیخ، سید افتخار رب نواز، انتخاب انصاری جیسے ہونہار و سنجیدہ طلباء جو بی۔ ایس۔ سی و بی کام اور بی۔ اے کرنیکے بعد رسماً پوسٹ گریجویٹ کر کے انہوں نے IAS اور IPS کے امتحانات کے لئے ہمہ وقت اپنے کو مصروف رکھنے کا عزم کیا ہے۔ ادارہ اپنی مکمل ذمہ داری کے ساتھ اس کام کو انجام دینے و طلباء کی تعداد میں اضافے کا خواہاں ہے لہٰذا ذمہ داروں نے یہ طے کیا ہے کہ تمام گریجویٹ طلباء کو بڑی تعداد میں مدعو کیا جائے اور انٹرویو لے کر صرف قابل ذہین طلباء کو سال بھر کی کوچنگ کی جائے اس کام کے لئے ماہرین کی خدمت لی جائیگی لہٰذا خواہشمند طلباء مارک شیٹ اور سرٹیفکیٹ کے ساتھ صدر البشری سے صبح ۱۰ بجے تا دوپہر ۱ بجے۔ شام ۸ بجے تا ۱۰ بجے کے درمیان ملاقات کریں۔ پتہ: ڈاکٹر امتیاز کونڈکری خیر کلینک، بلڈنگ نمبر ۵۲ کے سامنے نقش کوکن کھیرواڑی روڈ، باندرہ ایسٹ، ممبئی ۵۱

(صدر ڈاکٹر امتیاز کونڈکری۔ ممبئی)۔

میرا روڈ میں عظیم الشان مشاعرہ

میرا روڈ ایکتا کمیٹی کی جانب سے پچھلے دنوں اکھل بھارتیہ راشٹریہ ایکتا مشاعرہ منعقد ہوا مشاعرے کی صدارت مولانا مستقیم اعظمی نے فرمائی اس موقع پر وینس کیسٹ کے نعتیہ کلام پر مبنی آڈیو کیسٹ کا رسم اجراء نوجوان لیڈر اور کونسلر سید مظفر حسین کے ہاتھوں عمل میں آیا شکیب بنارسی ترنم کانپوری۔ رضا ٹانڈوی۔ وسیم احمد (آکاش وانی) فصیح اکمل، انیس دہلوی رویندر جین (سنگیت کار و گیت کار)، انامیکا شہابی، کمال جائسی، رانا زیب اگوالیار) قتیل راجستھانی، ندیم صدیقی (انقلاب) کے کے سنگھ بینک (ریلوے) عرفان فتح پوری، عظیم ادیبی (مالیگاؤں) اور دیگر شعراء نے کلام سنایا۔ سمیع بوبیرے (شامنامہ) شوکت خان صاحب، معین جائسی، بہلن رابرٹ۔ نیلو فر جیوتی رابرٹ اور سید مظفر حسین و دیگر معززین صبح ۵ بجے تک مشاعرہ سنتے رہے۔ (ش س)

اُردو ذریعہ تعلیم کیوں ضروری؟

اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کرنا اس لئے ضروری ہے کہ دینی اثاثہ شعر و شاعری کا خزانہ، عالم اسلام کے حالات اور مسلمانانِ ہند کی تعلیمی سرگرمیاں ان میں تعلیمی بیداری کی لہریں اور مسلمانوں سے متعلق خبریں۔ اردو اخبارات ہی کے ذریعہ تفصیل سے ملتی ہیں۔ اردو تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور ڈاکٹر اور انجینئر بھی ہو رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اردو میں تعلیم حاصل کرنے سے ہچکچانا نہیں چاہیئے۔ ذرا سخت محنت کی ضرورت ہے اپنی انگریزی کو مضبوط کیجئے، پھر دیکھئے آپ اپنا کمال۔

(عبدالجبار پٹیل، بھیونڈی)

عالمیت کے کورس کے ساتھ ایس۔ ایس۔ سی میں کامیابی۔

مشہور علمی و دینی مرکز جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں کے عالمیت فارغ طلبہ اور طالبات نے امسال ایس۔ ایس۔ سی بورڈ پونہ سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ جامعہ کا مجموعی رزلٹ ۹۰٪ فیصد ہے کامیاب طلبۂ طالبات کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ ان بچوں نے عالمیت کا کورس کرتے ہوئے میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ دینی مدارس میں جامعہ محمدیہ کو اس طرح کا کورس نافذ کرنے میں اولیت حاصل ہے۔

گذشتہ کئی برسوں سے یہ نصاب رائج ہے اس نصاب کو کامیاب کرنے والے طلبہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایم۔بی۔بی۔ایس۔ڈاکٹر انجینئر اور دیگر شعبوں میں بھی کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ مولانا مختار احمد ندوی صاحب جو اس ادارے کے صدر ہیں مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اُردو اکیڈمی اور ۱۹۹۸ء کے انعامات

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی نے امسال کا گیارہ ری ایوارڈ معروف شاعر کیفی اعظمی، اور قومی ایوارڈ، گوپی چند نارنگ کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ریاستی سطح کا ایوارڈ اورنگ آباد کے شاعر قاضی سلیم کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ گیانیشوری ایوارڈ میں ایک لاکھ روپے نقد اور نیشنل ایوارڈ کی رقم ۵۱ ہزار روپے ہوتی ہے۔ اب کی بار باصلاحیت فنکاروں کو دیئے جانے والے ساحر لدھیانوی ایوارڈ کے لئے اس بار ڈرامہ نویس اقبال نیازی اور اردو ٹائمز کے فاروق سید کا انتخاب کیا گیا ہے۔ انہیں ۲۵۔۲۵ ہزار روپے دیئے جائیں گے، صحافت کے لئے اردو ٹائمز کے م۔ناگ، فوزان (تھانے) نقش کوکن کے ایڈیٹر سلمان ماہمی اور منترا لیہ میں پبلسٹی ڈپارٹمنٹ کے سب ایڈیٹر عثمان خان کو منتخب کیا گیا ہے۔ مراٹھی اور اردو کو قریب لانے کے لئے ناگپور کے ڈاکٹر اسد اللہ اور ممبئی کے انجم عباسی کے ناموں پر اتفاق ہوا ہے۔ انہیں ۲۵۔۲۵ ہزار روپے کی رقم دی جائے گی۔ بہترین اردو ٹیچر کا ایوارڈ، باندرہ میونسپل پرائمری اسکول کی اُستانی رشیدہ قاضی کو دیا جائیگا۔

مُبارک کاپڑی کا بہترین بیان

یکم جولائی ممبئی۔ صابو صدیق کے اما لطیفی ہال میں نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ کے چیئرمین مبارک کاپڑی نے اپنی پُرمغز تقریر میں کہا کہ ایجوکیشنل موومنٹ کا کارواں آپ کی جدوجہد اور پُرخلوص محنت ہی کے ذریعہ آگے بڑھ رہا ہے مُبارک کاپڑی نے کہا کہ میں گلی گلی گائیڈینس کے لئے شور مچاؤں گا کیونکہ دور دراز کے طلبہ گائیڈینس سے محروم ہیں۔ اُنہیں کون راہ دکھائے گا۔ ہم اپنی زندگی کو کس طرح سنواریں گے۔ اس کے بارے میں دیگر قوموں میں گائیڈینس کی انٹری کے لئے ۱۵۰ روپے اور ہر سوال کے لئے سو روپے لئے جاتے ہیں۔ میں نے آپ سے سوال کے لئے کوئی چارج نہیں مانگا۔ مجھے صرف اتنا ہی چاہیئے کہ آپ قسم کھا کر کہیں کہ میں اپنی زندگی میں کم از کم ایک طالب علم کی رہنمائی یا مدد کروں گا یا کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی کا نصب العین کیا ہے اس پر غور کریں۔ انہوں نے کہا کہ شادی میں اگر لڑکی کو جہیز ہی دینا ہے تو اُسے تعلیم کی صورت میں دیں تاکہ اس کی زندگی اجیرن نہ ہونے پائے۔ مبارک کاپڑی نے کہا کہ آئندہ سالوں میں تعلیم پر ہزاروں نہیں لاکھوں روپے خرچ ہونگے۔ ہمیں برائے نام ڈگری لینے سے بہتر ہے اچھی تعلیم حاصل کریں پروگرام کی صدارت محترم ہارون رشید علیگ (مدیر روزنامہ انقلاب) نے فرمائی اور اپنی جذباتی تقریر سے محظوظ فرمایا۔ شاہد لطیف نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ محمود پروفیسر اور جاوید جمال الدین نے خصوصی شرکت فرمائی۔ مبارک کاپڑی کی دختر زینب اختر مدنہ کاپڑی نے مختصر سی تقریر کی جو حال ہی کے ایس ایس سی کے امتحان میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوئی ہیں۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ جاری رہا جو شام ۷ بجے تک چلتا رہا۔

سلطان اقبال ماہمی کو مبارکباد

امسال بی کام کے امتحان میں نوپاڑہ باندرہ (بانو بلڈنگ) کا ذہین طالبعلم سلطان ابن اقبال ماہمی نے ۶۵٪ فیصد مارکس لے کر کامیابی حاصل کی۔ اللہ کرے علم و ہنر اور زیادہ مبارک ہو۔

ش ن

مذنا کاپڑی

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

مدیر "نقش کوکن" ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی نواسی اور ماہر تعلیم جناب مبارک کاپڑی کی دختر بلند اختر مذنا کاپڑی اس سال ایس ایس سی امتحانات میں ۸۸٪ فیصد نمبرات حاصل کرکے کامیاب ہوئی۔ اس ہونہار طالبہ نے ریاضی میں ۹۷ فیصد نمبر حاصل کئے اور اپنے والد جو میتھمیٹکس میں ایس ایس سی درجہ اوّل میں پاس کرچکے ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلنا شروع کیا ہے۔ المالطیفی ہال بمبئی میں جب مبارک کاپڑی صاحب کا ادکیشنل گائیڈنس کا پروگرام تھا اور کھچا کھچ بھرے ہوئے ہال میں مبارک کاپڑی صاحب طالبانِ علم کی رہنمائی کر رہے تھے۔ تب اسی ننھی سی طالبہ نے بھی میتھس کی اسٹڈی کس طرح کی جائے اس کے گر بتائے اور حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ اللہ کرے علم و ہنر اور زیادہ۔

فرینڈس کوآپریٹیو بینک کے نئے ڈائرکیٹرس کا انتخاب

بمبئی۔ فرینڈس کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ کے نئے بورڈ آف ڈائرکیٹرس کے لئے گذشتہ مہینے کوآپریٹیو محکمہ کے افسران کی نگرانی میں انتخاب عمل میں آیا۔ گرونانک ہائی اسکول سائن میں ہونے والے اس انتخاب میں پروگریسیو پینل کے مندرجہ ذیل ممبران بحیثیت ڈائرکیٹر منتخب ہوئے عبدالقیوم شیخ انصاری عمرالدین، سرفراز آرزو، محمد سلیم باٹلی والا، وسی حیدر علی محمد، قاسم عمر، غلام دستگیر بنو میاں شیخ قادر اکبر سید، قاسم ابراہیم تمبولی، بلقیس شیخ اور رادھیکا نند گاؤنکر اس موقع پر عبدالقیوم شیخ نے بینک کے تمام ممبران ریزرو بینک کے نمائندوں اور فرینڈس بینک کے کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور یقین دہانی کروائی کہ بینک کے نئے ڈائرکیٹرس اس کے کام کاج کو خوش اسلوبی سے آگے بڑھانے اور اس میں نئی روح پھونکنے کی کوشش کریں گے۔ واضح ہو کہ الیکشن کارروائی رکوانے کے لئے ہائی کورٹ میں پٹیشن دائر کی گئی تھی لیکن جسٹس دریاوانے اُسے رد کردیا۔

واشی میں کامیاب ہونیوالوں کو اعزاز۔

اقبال کوارے

لائن کلب آف کوپر کھیرنا کے لائن اور لائنیس جناب اقبال کوارے اور ان کی بیگم نوری کوارے نے واشی کھیرنا میں کامیابی سے ہمکنار ہونے والوں کے اعزاز میں ذاتی طور پر جلسہ تہنیت منعقد کرکے علم دوستی اور سماجی خدمت کا بے مثال مظاہرہ کیا ہے۔

۱۲ جولائی ۹۸ء کی دوپہر میں کوپر

نقش کوکن

کھیر ناتھین ٹانکی کے پریشانتی جیسے ہال میں منعقدہ اس تہنیتی جلسہ میں کوپر کھیرنا اور واشی کے ہائی اسکولوں میں زیرِ تعلیم طلبہ کی بلاتفریق مذہب وملت ایس ایس سی کامیابی پر مبارک باد اور اکبر پیر بھائی کالج آف ایجوکیشن کی پرنسپل مقرر کئے جانے پر محترمہ فاطمہ قمر سلیم کے اعزاز میں تہنیتی جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جس میں حلقہ کے معرف علم دوست گیان وکاس ہائی اسکول کے بانی جناب پی سی پاٹل کا تھانہ، ضلع، بار ایسوسی ایشن کا بلا مقابلہ صدر منتخب کئے جانے پر۔ استقبال بھی شامل تھا۔

ایک ہنستہ کئی کاج کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے کوارے زوجین نے محترمہ سلویٰ مقدم کی بی ایڈ میں کامیابی اور سیکریٹ ہارٹ ہائی اسکول (انگریزی میڈیم) میں ٹیچر مقرر ہونے پر اور روبینہ عبدالصمد مقدم کی بی ایس سی میں نمایاں کامیابی اور SNDT یونیورسٹی میں لیکچرار مقرر ہونے پر خیر مقدم کرتے ہوئے اسی جلسہ کے اعزازیافتگان میں شامل فرمایا۔ ماڈرن کالج واشی کے پرنسپل پروفیسر شری تھکے صاحب صدر نشین تھے اور ریٹائرڈ جج شری آنند شنکر میڈھیکر اور مراٹھی کی مشہور نقش کوکن معروف ادیبہ شریمتی پشپا تائی میڈھیکر اور دیگر معززین نے خصوصی شرکت فرمائی اس موقع پر CHESS کے کمسن کھلاڑی اظہر مورادڑ جس نے شکاگو جاکر اپنی ذہنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا اور اسی کے بھائی انوج مورادڑ نے کوریا جاکر کراٹے میں بلیک بیلٹ حاصل کیا۔ ان دونوں کمسن بچوں کی بھی پذیرائی کی گئی۔ یہ دونوں بچے واشی کے انگلش ہائی اسکول میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اسکے علاوہ الحسنات اینگلو اردو اسکول مصطفیٰ فقیہہ ہائی اسکول گیان وکاس ہائی اسکول سائی ناتھ ہائی اسکول۔ قادر انگلش ہائی اسکول اور سیکریٹ ہارٹ ہائی اسکول جیسے اردو مراٹھی ہندی اور انگلش ذریعہ تعلیم کے ۲۲ بچوں کو مبارک باد دی گئی۔ یہ سارا پروگرام نجی طور پر کوارے فیملی نے انجام دیا۔ جس میں پروگرام کے بعد سبھی شرکائے محفل کی ظہرانہ Lunch سے ضیافت کی گئی۔

ایس ایس سی میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہونے والے طلباء جن کے نام حافظہ میں رہے وہ یہ ہیں۔

نام	فیصد
۱۔ آصف ویلے	۶۹
۲۔ معاذ سید	۶۴
۳۔ پرویز پٹیل	۶۳
۴۔ رضوان قادری	۶۰
۵۔ سرفراز شیخ	۸۳
۶۔ شہباز بھاروے	۶۰
۷۔ شارق فرزے	۸۴
۸۔ تنویر مستری	۶۷
۹۔ زوہیب مستری	۶۶
۱۰۔ ذاکر شاہ	۸۰
۱۱۔ فرحین خان	۷۴
۱۲۔ فاطمہ عمر فنی بند	
۱۳۔ شمیبہ نثار خان	
۱۴۔ نزہت غیاث الدین کوارے	
۱۵۔ امیت ہینر	۷۴

مستری ہائی اسکول زناگری میں سیرت النبیؐ تقریری مقابلہ

مستری ہائی اسکول زناگری میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ایک تقریری مقابلہ جناب ابراہیم عبدالقادر داؤت کی صدارت میں منعقد کیا گیا تھا۔ مہمان خصوصی کے طور پر جناب ارشاد عیسیٰ قاضی نے شرکت کی۔ سجاد اسماعیل الجی کی تلاوتِ قرآن کے بعد ہشتم جماعت کی طالبات نے حمد اور نہم جماعت کی طالبات نے نعت پیش کی۔

اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب

عبداللطیف مقادم صاحب نے مہمانِ خصوصی، صدر اور جج صاحبان کا تعارف پیش کیا۔ ایس ایس سی امتحان میں کولھا پور ڈویژن بورڈ میں اُردو مضمون میں اول آنے والے طالب علم مجاہد ابراہیم ہوڑیکر اور ان کے معلم جناب عبدالرحمٰن عبدالقادر فنوبکر صاحب کا اعزاز کیا گیا۔ تقریری مقابلوں میں اوّل دوم اور سوم آنے والے طلباء اور طالبات کو نقد انعامات اور سرٹیفکیٹ دیے گئے۔ اسی طرح اردو مضمون میں کولہاپور ڈویژن بورڈ میں پہلے نمبر پر کامیابیاں حاصل کرنے والے طالب علم مجاہد ابراہیم ہوڑیکر کو بھی نقد انعامات سے نوازا گیا۔

جونیئر گروپ۔

پہلا انعام۔ شریفہ شبیر قاضی

دوسرا انعام۔ حسینہ رزاق کوتوڑیکر

تیسرا انعام۔ شہناز عبدالرشید مقادم

سنیئر گروپ

پہلا انعام۔ امبرین گل حسن جمعدار۔

دوسرا انعام۔ رفعت عبدالعزیز مستان

تیسرا انعام۔ سجّاد اسماعیل الجی اور نوشین نذیر بیبویکر

جج کے فرائض جناب عبدالمجید سولکر (ظہور)، رفیق احمد محمد مقادم اور راغب صلاح الدین ملّا نے انجام دیئے نظامت کے فرائض محترمہ ریحانہ عبدالعزیز مقادم اور محترمہ ممتاز مختار قاضی نے سرانجام دیئے۔ آخر میں جناب عبدالقادر بُوڑیے نے شکریہ ادا کیا۔

(نامہ نگار۔ عبدالمجید مجگاؤں کر)

فُٹ بال کا عالمی کپ

پیرس (فرانس): گذشتہ ۳۳۔ ۳۴ دنوں سے جاری عالمی فٹ بال کپ مقابلوں کا فائنل میچ بالآخر میزبان ٹیم فرانس نے جیت لیا۔ فرانس نے برازیل کو ۳ صفر سے شکست دے کر یہ ورلڈ کپ جیت لیا ہے۔

پہلی مرتبہ ورلڈ کپ میں کھیلنے والی کروشیا ٹیم نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ چوتھے نمبر پر ہالینڈ رہا۔ کروشیا کے اسٹرائکر ڈیور سکر نے سب سے زیادہ چھ گول کئے اور برازیل کے کھلاڑی رونالڈو نے چار گول کئے۔ اس مقابلے کے ۶۰٪ فیصد ٹکٹ فرانس کے شہریوں کے لئے الاٹ کئے گئے تھے نتیجتاً ہزاروں فرانسیسیوں نے ٹکٹ کی بلیک مارکٹنگ کی اور ایک بڑا بزنس بنا دیا۔ اس سال کے ٹورنامنٹ کے نقصان کے لئے اس کا بیمہ ۲۵ کروڑ بچاس لاکھ ڈالر میں کیا گیا تھا۔

افسوس اس بات کا رہا کہ فٹ بال کے عام حامیوں کو دولت مند اور فیشن ایبل ٹکٹ خریدنے والوں سے کم تر سمجھا گیا۔ ٹکٹوں کی تقسیم مجرمانہ طور پر کی گئی۔

(مرسلہ: محمود حسن قاضی واشی)

کوکن ایگریکلچرل کالج داپولی

رتناگیری

اہلیانِ کوکن کو اس بات پر فخر حاصل ہونا چاہیئے کہ ۱۹۹۷ء کا بہترین کارکردگی کا انعام کوکن ایگریکلچرل کالج داپولی کو ملنے کا اعلان ہوا ہے۔ زراعت کے مختلف قسم کے بیج اور پودوں کی تجارتی پیمانے پر تقسیم کے لئے یہ انعام ایک لاکھ روپے اس کالج کو دیا جانے والا ہے۔ (مرسلہ محمود حسن قاضی واشی نئی ممبئی)

مولانا پاریکھ آئی آر ایف میں

مفسر قرآن کریم الشیخ مولانا عبدالکریم پاریکھ نے بروز جمعرات بعد مغرب ۹ جولائی کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے موضوع پر (آئی۔ آر۔ ایف کے آڈیٹوریم میں) انوکھے انداز میں خطاب سے نوازا۔ سامعین کرام اور ذمہ داران آئی آر ایف آپکے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور رب کریم سے دُعا گو ہیں کہ اللہ آپکے خطابات سے ہمیں معمور فرمائیں (I.R.F) اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن ڈونگری، ممبئی)

میمن ریشماں اسکول میں اوّل

نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان کی طالبہ میمن ریشماں محمد امین نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں 83.86٪ فیصد نمبروں سے کامیابی حاصل کی۔ وہ مدرسہ ہٰذا میں اوّل رہی۔

نورالسحر بوبیرے اُردو میں ٹاپ

کلیان نیشنل اُردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کی طالبہ نورالسحر بوبیرے نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں 76٪ نمبر لیکر کامیابی حاصل کی بلکہ اُردو مضمون میں ۹۱ نمبر لیکر تھانہ ضلع میں اوّل مقام حاصل کیا ہے۔

نالاسوپارہ کا شاندار نتیجہ

امسال انجمن خیرالاسلام اُردو ہائی اسکول، نالا سوپارہ کا ایس ایس سی مارچ ۱۹۹۸ء کا نتیجہ 97.67٪ رہا کل 42 طلبہ وطالبات میں سے 41 طلبہ و طالبات کامیاب ہوئے۔ 03 امتیازی 18 فرسٹ کلاس اور 20 سیکنڈ کلاس کامیاب ہوئے۔ سنبل آفاق احمد قریشی 87.06٪ نمبرات لے کر اسکول میں پہلا بوٹکے وسیم عبدالرشید 78.26٪ دوسرا اور بوٹکے نکہت عبدالرحمان 77.20٪ نے تیسرا مقام حاصل کیا۔

نقش کوکن

نوتن مرہٹہ کالج کا ایم اے اُردو کا شاندار نتیجہ

جلگاؤں نوتن مرہٹہ کالج کے شعبہ اردو (پوسٹ گریجویٹ) کا ۹۸-۱۹۹۷ء کے نتیجہ کا اعلان حال ہی میں نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی جلگاؤں نے کیا۔ امسال کا نتیجہ بھی گذشتہ سالوں کی طرح شاندار رہا۔ امسال ۸۵٪ فیصد طلباء نے کامیابی حاصل کی۔ کل ۲۰ طلباء میں سے ۱۲ طلباء درجہ اوّل۔ ۵ طلبا درجہ دوم میں اور ایک پاس کلاس میں کامیاب رہا۔

طالبہ شبانہ پروین عبدالمجید نے ۸۰۰ مارکس میں سے ۵۳۵ مارکس حاصل کر کے کالج اور یونیورسٹی میں ٹاپ کیا جب کہ نورالٰہی شاہ امیر شاہ اور آفاق انجم اظہرالدین نے بالترتیب ۵۳۴ اور ۵۳۳ نمبرات حاصل کر کے دوم اور سوم مقام حاصل کیا۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ یونیورسٹی میں پہلے تین مقام حاصل کر کے کالج اور یونیورسٹی میں پہلے تین مقام حاصل کرنے والے تینوں طلبہ کا تعلق نوتن مرہٹہ کالج سے ہی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر ایم اقبال
صدر اردو نوتن مرہٹہ کالج جلگاؤں۔

شارق فرفرے کی نُمایاں کامیابی۔

امسال ایس ایس سی کے امتحان میں فادر ایگنل ملٹی پرپز اسکول واشی نئی ممبئی سے شارق عثمان فرفرے نے ۸۶ء۸۳ فیصد مارکس حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے میتھمس میں ۱۴۲ اور سائنس میں ۱۴۰ مارکس حاصل کئے۔

ہم اس ہونہار طالب علم کو پُرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ کرے علم و ہنر اور زیادہ۔

نثار احمد محمد سعید
سلوتری اورن۔

کرچی میں تعزیتی جلسہ

آدرش ہائی اسکول کرچی کے سابق صدر مدرس جناب حسین خان داؤد خان مہاڈک (عرف مہاڈک جناب مرحوم کے سلسلے میں بروز پیر ۲۲ جون ۹۸ کو ہائی اسکول میں تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسے میں ہائی اسکول کے صدر مدرس جناب بی۔ ایم۔ قاضی صاحب اور رفیق کار رفیق سر سے طلبہ کو انکی تدریسی خدمات، ان کی خوبیاں بیان کیں۔ بعد ازاں ان کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

(عبدالمنان شیخ معلم)

سوپارہ میں ایس ایس سی

کامیاب طلباء کو انعامات

حاجی خالد کراری نے اسکول کو گیارہ ہزار کا عطیہ دیا۔

نالاسوپارہ۔ سنیچر، دوپہر ۳ بجے انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول سوپارہ کے ہال میں ایس ایس سی میں اول دوم اور سوم نمبر سے کامیاب ہونے والے چار اسکولوں کے طلباء طالبات کو نقد اور قیمتی انعامات دیئے اور سہیل کراری کی جانب سے شیلڈ تمام بچوں کو دی گئی۔ حاجی خالد کراری۔ چیف ٹرسٹی جامع مسجد سوپارہ کی صدارت میں یہ انعامی جلسہ کامیاب رہا۔ عبدالمعید گھنسار، صدر نگر پریشد نالاسوپارہ، پرنسپل آفاق احمد قریشی، پرنسپل گوساوی سر نشاط شیخ شاکر سوپاروی، نائب مدیر نقش کوکن ممبئی، عبدالرحمٰن شیخ (کوسموس کمپنی) حاجی جمیل میاں چاوڑے، حاجی سراج الدین اور محمد علی وبیتورے نے خصوصی شرکت کی۔ شاکر سوپاروی نے حاضرین کے اصرار پر بچوں کے لئے بہترین نظم پیش کی۔

ایورگرین کے۔ روش چاوڑے نے اسکول کے لئے گھڑی دی۔ ذکی عالم نے پرنسپل کو شال پیش کی اور کامیاب طلباء کو پین بکس کا تحفہ دیا۔ محمد ابراہیم حسین کراری نے بھی بچوں کو نقد انعامات دیئے اس موقع پر عبدالرحمٰن شیخ نے ۵۰۰/- روپے عبدالمعید گھنسار نے ۵ ہزار روپے اور خالد کراری نے ۱۱ ہزار روپے کا عطیہ اسکول کی تعمیر کے لئے اعلان کیا۔ انجمن خیر الاسلام اسکول کے طلباء سنبل آفاق قریشی، وسیم رشید بوٹھکے، اور نکہت عبدالرحمٰن بوٹھکے۔ زیڈ بی ذکریا انگلش ہائی اسکول کے طلباء شیخ ارسلان، خان سمینہ سعید اور انصاری مدثر احسن محمد ایوب کے علاوہ مراٹھی انگلش اسکول کے تین اور نیشنل فلاور انگلش اسکول کے ۳ طلباء کو ایس ایس سی میں اوّل دوم اور سوم آنے پر قیمتی انعامات اور نقد انعامات دیئے گئے۔ ان طلباء طالبات نے ۸۰ تا ۹۰ فیصد مارکس حاصل کئے تھے۔ اس پروگرام کے روحِ رواں معلین سر شیخ صدر سر سید ادبی سنگم سوپارہ اور احباب تھے جن کی جدوجہد سے یہ پروگرام بے حد کامیاب رہا۔ آخر میں بیگ سر نے شکریہ ادا کیا۔ (ش س)

کراری ایجوکیشنل ٹرسٹ کا

قابلِ تحسین اقدام!

کراری ایجوکیشنل ٹرسٹ سوپارہ ضلع تھانہ ۴۰۱۲۰۳ ایک ایسا ادارہ ہے جو غریب طلباء و طالبات کو مفت کاپیاں اور کتابیں فراہم کرکے ان کی امداد کرتا ہے۔ مذکورہ ادارے کی جانب سے پنجاڑواڑہ وسئی میں ادارے کے سرگرم رکن تنویر عبدالرزاق کراری صاحب کے ہاتھوں ۵۰۰ مستحق طلبہ و طالبات کو کاپیاں تقسیم کی گئیں پنجاڑواڑہ وسئی کے اہلیان کراری ایجوکیشنل ٹرسٹ اور جملہ مخلصین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(عبدالخالق میمن وسئی۔ ش س)

پروفیسر ناہید شیخ

کو ڈاکٹریٹ

رتناگیری شہر کے گوگٹے کالج کی لیکچرار محترمہ ناہید ظفراللہ شیخ کو ان کے "مجروح سلطان پوری حیات اور فن" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ کو ممبئی یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی ہے۔ آپ نے اپنا مقالہ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کی رہنمائی میں پورا کیا ہے۔ ڈاکٹر ناہید شیخ رتناگیری شہر کے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول کی سابق طالبہ ہیں اور اس ہائی اسکول کے سابق طلبہ میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کرنے والی آپ اوّلین طالبہ ہیں۔ ڈاکٹر ناہید شیخ رتناگیری کی معروف شخصیات پروفیسر آڈتے اور بیگم حمیدہ آڈتے کی دختر ہیں۔ مبارک ہو۔

انجمن اسلام وی ٹی میں مبارک کاپڑی

ہم پرنسپل اساتذہ اور طلباء انجمن اسلام ممبئی سی ایس ٹی مبارک کاپڑی کے تہہ دل سے مشکور ہیں کہ بے حد مصروفیات کے باوجود انہوں نے ہماری دعوت پر لبیک کہا اور جماعت نہم اور دہم کے طلباء سے تین اہم عنوانات پر نمبر ایک پڑھائی کیسے کی جائے، نمبر دو اچھے مارکس کیسے حاصل کئے جائیں اور نمبر تین ایس ایس سی کے بعد کیا کیا جائے۔ مبارک کاپڑی کی محنت کے نتیجے میں ایس ایس سی امتحانات میں مسلم طلباء کی کامیابی اور لسٹ میں شمولیت اس امر کا ثبوت ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مبارک کاپڑی اپنا سفر جاری رکھیں اور مسلم بچوں کو فیض پہنچاتے رہیں۔

رتناگیری میں عید میلادالنبیؐ کا شاندار جشن

مورخہ ۸ جولائی بروز بدھ دوپہر ٹھیک ۳ بجے بچت بھون رتناگیری میں زیر صدارت مولانا سیّد فقیر محمد عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا ایک شاندار جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں ایم ایل اے اپّا سالوی، ڈی ایس پی پربھات رنجن۔ ریسی ڈنٹ ڈپٹی کلکٹر راجندر نمبالکر، صدر بلدیہ راجن سالوی، پبلسٹی آفیسر گووند آہنکاری، رتناگیری نگر پریشد کے چیف آفیسر بلند ساونت ضلع پریشد رتناگیری کے سابق صدر، راجہ بھاڈلیئے ضلع پریشد کے ممبر اور پنچایت سمیتی کے سابق صدر کمار شیٹے، رتناگیری ضلع کانگریس کے نائب صدر بشیر مرتضیٰ اور دیگر عمائدین شہر اسکولی طلبہ وطالبات بڑے پیمانے پر شریک تھے۔

جلسے کی ابتداء میں۔ اس کے بعد رتناگیری اور مضافات رتناگیری کے اردو ہائی اسکول میں ایس ایس سی امتحان برائے مارچ ۹۸ء میں اوّل یا سوم آنے والے طلبہ وطالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ معزز نشستوں کے ہاتھوں پھول پیش کئے گئے۔ اس موقع پر راجندر نمبالکر، راجن سالوی، بشیر مرتضیٰ اور اپّا سالوی نے مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صدر جلسہ مولانا سیّد فقیر محمد نے پُر مغز اور عالمانہ خُطبہ دیا۔ آخر میں آئی وائی سومکر کے اظہار تشکر کے بعد جناب ابراہیم قاضی کے سلام اور مولانا محمد فقیر محمد کی دُعا کے بعد جلسہ باتزک واحتشام اختتام پذیر ہوا۔ نظامت کے فرائض عبدالحمید سوڑیکر نے بہ حسن وخوبی انجام دیئے پروگرام کی فلمبندی ٹی وی والوں نے کی جسے مقامی کیبل والوں نے براڈکاسٹ کیا۔

نقش نواز

ماہنامہ "نقشِ کوکن" کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقشِ نوازی کا ثبوت دیا ہے۔ ادارہ ان سبھوں کا تہہِ دل سے مشکور ہے۔ (ادارہ)

دُرونِ ہند خریدار

محترمہ شیخ گلنار امر دھوی۔ سانتا کروز
جناب نذیر خطیب ۔ بنوٹ
جناب نعیم زاہد ۔ بیٹر
جناب یعقوب سلیمان قاضی۔ سوپارہ
جناب سعید محمد شیخ ۔ کوسہ
ڈاکٹر ابراہیم کے اے منشی ۔ قلابہ ممبئی
الحاج عبدالوہاب عبدالقادر شیخ۔ باندرہ ممبئی۔
جناب نور محمد عباس چوگلے ۔ گوونکوٹ۔
جناب نثار احمد نائیک ۔ واشی
محترمہ شبانہ ذکریا فنصوبکر۔ راجہ پور
مولانا بندر کر صاحب ۔ دھیولی۔ رائے گڈھ
جناب شبیر عبدالغفور بیا۔ کوسہ
جناب محمد اے عزیز تحویلدار۔ پندیری۔
جناب عبدالرزاق پٹیل ۔ دادر
جناب حسین عبداللہ ناڈکر۔ ڈونگری۔ ممبئی

جناب زاہد عبدالرحمٰن کاسو۔ کوسہ
جناب منظور الحسن ۔ بھیونڈی۔
جناب عبدالرزّاق محمد حسین درزی۔ بھیونڈی

بیرونِ ہند خریدار

جناب سیّد احتشام قادری۔ کراچی
جناب اقبال اسماعیل ۔ کراچی
جناب آصف اقبال ابن علی اسماعیل۔ کراچی
جناب شبیر اے ڈی ویلے ۔ انگلینڈ
جناب نظام الدّین علی ٹوکر۔ بحرین۔

تصحیح

جولائی کے شمارے میں نقش نواز میں چپلون کے جناب محی الدّین دادر کر نام کی جگہ پر معین الدّین دادر کر لکھا گیا ہے قارئین نوٹ فرمالیں۔

_______ ادارہ

التمش ایم بی بی ایس کی میرٹ لسٹ میں

شہر ممبئی کے جانے پہچانے سماجی و سیاسی رکن یوسف شیخ (پنجابی) کے فرزند التمش شیخ جو کہ بیجاپور میں الامین میڈیکل کالج راجیو گاندھی یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس کرناٹک اسٹیٹ کے طالب علم ہیں امسال ایم بی بی ایس کے پہلے سال کا امتحان فرسٹ کلاس نمبروں سے پاس کیا۔
(نقش سوا)

ایس ایس سی رزلٹ
۴۸/۸۳ فیصد
پونہ کی زرین انصاری اور ناسک کی رضوانہ انصاری
مہاراشٹر میں دوم

۲۹ جون ۱۹۹۸ء مہاراشٹر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے تحت مارچ ۱۹۹۸ء میں ہونے والے دسویں جماعت (ایس ایس سی) کے امتحانات میں پونے کی اینگلو اردو گرلز ہائی اسکول کی طالبہ زرین مسعود احمد انصاری نے ۹۴،۸۰ فیصد نمبر حاصل کرکے پورے مہاراشٹر میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے جبکہ زرین انصاری نے ریاست مہاراشٹر میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے جب کہ زرین انصاری نے ریاست مہاراشٹر میں لڑکیوں کی میرٹ لسٹ اور پونے ڈویژن میں اوّل مقام حاصل کیا ہے ناسک بورڈ میں ایل ایم سارڈا اُردو ہائی اسکول دیو پور دھولیہ کی رضوانہ فرحان شبیر حسن انصاری نے ریاست میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ ممبئی بورڈ میں ۷۰ طلباء کی میرٹ لسٹ میں کوثر عزیز مکی؛ و شیخ ذاکر حسین عبدالستار شامل ہیں۔ امسال ریاست کا نتیجہ ۸۳،۴۸ فیصد رہا اور ممبئی بورڈ کا نتیجہ سب سے اچھا ۵۶،۵۱ فیصد رہا ہے۔ پونے ۶۸،۵۲ فیصد ناگپور ۹۸،۳۸ فیصد اورنگ آباد ۹۸،۴۷ فیصد کولھاپور ۳۱،۴۷ فیصد امراوتی ۴۹،۴۱ ناسک ۵۲،۱۷ اور لاتور ۵۳ فیصد رہا ہے۔ امسال ممبئی میں ۲ لاکھ ۶۲ ہزار ۷۶۰ امیدواروں میں سے ایک لاکھ ۴۸ ہزار ۸۱۱ نے کامیابی حاصل کی۔ ممبئی بورڈ میں ڈی ایس ہائی اسکول سائن ممبئی کے طالب علم سچن دلیپ دستور کرنے کل ۷۵۰ میں سے ۷۰۶ نمبر حاصل کرکے بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور لڑکیوں میں اشونی اشوک کامتھ نے اوّل نمبر حاصل کیا ہے۔ ہندی مراٹھی میں پونا کی مسلم لڑکی نیلوفر شیخ ۱۰۰ میں سے ۹۰ نمبر لے کر اس مضمون میں اوّل آئی ہے۔ جبکہ مدینہ مبارک کاپڑی نے ۸۸ فیصد مارکس لئے کوثر عزیز مکی نے ۹۰،۳۵ فیصد سنبل آفاق قریشی (نالاسوپارہ) نے ۸۷،۹ فیصد ثمیہ نیاز احمد و نور ۸۲،۶۶ فیصد عالیہ خان ذکر نے ۸۳ فیصد نفیسہ عبداللہ نے ۸۲ فیصد تحسین محبوب پاشا پٹیل ۸۰،۶۶ فیصد انصاری فرزین رفیق الزماں ۸۴ فیصد شیخ شازیہ بانو محمد فاروق ۸۱،۵۳ فیصد صبا وسیم انصاری ۷۶،۶۶ فیصد نے مارکس حاصل کئے۔

نقش کوکن

اُردو ہائی اسکول ساکھر تر
کی نمایاں کامیابی

رتناگری ساکھر تر پنچ کروشی ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انتظام جاری کردہ شیخ حسن عرف بھائی سیٹھ داؤد نائیک، اردو ہائی اسکول کی دسویں جماعت کا رزلٹ 60% رہا۔ اس امتحان میں ۲۵ طلباء اور طالبات شریک تھے جن میں سے ۱۵ کامیاب ہوئے۔ صبرینہ بیاض سولکر 78% مارکس حاصل کرکے اسکول میں اوّل رہی اس طرح ماجدہ بشیر مُلّا 66% مارکس حاصل کرکے دوم نمبر پر رہی تو 60.66% مارکس حاصل کرکے آسماء عثمان مرکر سوم نمبر پر رہی۔

(نامہ نگار: عبدالمجید مجگاؤنکر، رتناگری)

مُبارک باد

تھانے میونسپلٹی کے آفیسر جناب شبیر حسن اسماعیل بوٹکے (رابوڈی تھانے) کے دو صاحبزادے ضیاء اور عتیق بوٹکے نے امسال S.S.C. میں 70% فیصد مارکس حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

مُبارک ہو!

(ش س)

رتناگیری اور سندھودرگ کی اردو میڈیم اسکولس
کے.ایس.ایس.سی امتحان نتائج

اسکول کا نام	گاؤں	امتحان میں		
		شریک	کامیاب	فی صد نمبر
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول	کڈوئی	46	46	100
بیگم عزیزہ داؤد ہائی اسکول	رتناگری	57	56	98
زلیخا بائی قاضی اُردو ہائی اسکول	پاؤس	26	24	98
ادش ہائی اسکول	کرجی	45	40	91
واگھیورے ہائی اسکول	واگھیورے	12	09	90
حاجی داؤد آمین ہائی اسکول	کالستہ	49	43	88
انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول	پلنجہ	17	15	88
مہاراشٹرا ہائی اسکول	چپلون	58	50	88
حاجی۔ایم۔ایس۔مقادم ہائی اسکول	کھیڈ	93	79	85
جرمن پرکار ہائی اسکول	بانکوٹ	35	29	83
نوجیون ہائی اسکول	سونڈل	18	15	83
نوجیون ہائی اسکول	راجہ پور	30	24	80
موڈرن اردو ہائی اسکول	کونڈویرہ	10	08	80
نیشنل ہائی اسکول	دابولی	40	32	80
مستری ہائی اسکول	رتناگری	102	81	79
اردو مہادیک ہائی اسکول	پندیری	13	10	77
پی۔ایس۔ای۔ایس۔اردو ہائی اسکول	پیوے	16	11	73
نیشنل ہائی اسکول	لاٹون	32	23	72
ایس۔ایچ۔یو۔بی۔ڈی نائک ہائی اسکول	ساکوتر	25	15	60
نیشنل ہائی اسکول	سونس	29	17	59
وِدھیا مندر ہائی اسکول	اُنہاروے	16	09	56

اسکول کا نام	گاؤں	امتحان میں: شریک	کامیاب	فی صد نمبر
انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول	دابھول	77	42	55
رائزنگ ہائی اسکول	ذامگہ	24	13	54
نوجیون ہائی اسکول	شینو	40	17	49
نیشنل ہائی اسکول	ہرنئی	22	05	23
	25	932	726	78
سندھودرگ ضلع				
سینٹرل اردو ہائی اسکول	ساونت واڑی	31	26	84
ابراہیم بابا ٹھاکور ہائی اسکول	ترلوٹ	32	13	41
	2	63	39	62

★ مندرجہ بالا رزلٹ صرف Fresh طلباء کی تعداد سے لیا گیا ہے۔ "عبدالغنی پاوسکر"

انجمن شریوردھن ایس ایس سی کا رزلٹ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن نے اپنے سلور جوبلی سال میں بے شک کامیابی حاصل کی امسال ایس ایس سی میں ۴۱ میں سے ۳۸ طلباء کامیاب ہوئے۔ ایس ایس سی میں اوّل نمبر سے سمیہ عبدالرشید قاضی دوم نمبر سے عظمیٰ زاہد لاتے اور سوم نمبر سے سیما حنیف کھسکر کامیاب ہوئیں۔

تنویر سلیم کھوت

S.S.C. کامیاب طلباء و طالبات کو مبارکباد

• شاداب محمد سعید شیخ (نوپاڑہ باندرہ) نے ایس ایس سی امتحان انجمن اسلام وی ٹی سے دیا اور 67 فیصد مارکس حاصل کئے ان کے بھائی سجاد محمد سعید شیخ نے 62 فیصد مارکس حاصل کرکے کامیابی حاصل کی۔ یہ دونوں کالج کی تعلیم جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

ش س

• انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ کی طالبہ آسیہ عبدالوہاب شیخ (نوپاڑہ باندرہ) نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں 62 فیصد مارکس لے کر کامیابی حاصل کی اور آئندہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس لڑکی نے ۵ سالہ عالمہ کا کورس لیا ہے اللہ تعالےٰ اسے کامیابی عطا فرمائے۔

• نالاسوپارہ کی ہونہار طالبہ سنبل آفاق قریشی نے امسال S.S.C. میں اوّل نمبر لے کر انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کا نام روشن کیا۔ اسی طرح کوکنی قوم کے ان دونوں بچوں نے بھی اپنا معیار برقرار رکھا۔ وسیم عبدالرشید بوٹکے دوم نمبر پر اور نکہت عبدالرحمٰن بوٹکے سوم نمبر پر رہے۔ یہ تینوں بچے کالج میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

مُقدم ہائی اسکول کھیڈ کی کامیابی۔

حالیہ ایس ایس سی نتائج میں حاجی ایس۔ ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے کامیابی سے ہمکنار ہوا ہے۔ کل ۹۳ طلباء شریکِ امتحان ہوئے جن میں سے ۷۹ طلباء کامیاب ہوئے۔ اس طرح اسکول کا مجموعی نتیجہ ۸۵٪ رہا چار طلبہ امتیازی نمبروں سے، ۱۴ فرسٹ کلاس میں اور ۳۷ طلبہ دوئم کلاس میں کامیاب ہوئے۔ باقی ماندہ طلبہ کو پاس کلاس ملا۔

شاکرہ حاجی رحمٰن خان مہاڈک نے ۸۷.۸۶٪ مارکس حاصل کر کے اسکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی جب کہ ناظم مشتاق موسیٰ نے ۸۳٪ اور عنبرین ناز وکیل احمد انصاری نے ۸۲.۸۷٪ مارکس کے ساتھ دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ شاکرہ حاجی رحمٰن خان مہاڈیک نے ہندی مراٹھی کمپوزٹ میں کُل ۱۰۰ میں سے ۹۰ مارکس حاصل کر کے پورے کولہاپور بورڈ میں اوّل مقام حاصل کر لیا ہے۔

• رتناگیری ضلع اردو۔ مراٹھی انگریزی ہندی، گجراتی میڈیم کی کل 287 اسکولس سے 17727 طلباء شریکِ امتحان ہوئے جس میں سے 7753 کامیاب ہوئے اوسط نتیجہ 43.73 فی صد رہا۔

• رتناگیری ضلع کی 25 اردو میڈیم اسکولس سے جملہ 932 طلباء شریک ہوئے تھے جس میں سے 726 کامیاب ہوئے اوسط نتیجہ 78 فی صد رہا۔

• سندھودرگ کی 2 اردو میڈیم اسکولس سے جملہ 63 طلباء شریکِ امتحان ہوئے تھے جس میں سے 39 کامیاب ہوئے اوسط نتیجہ 62 فیصد رہا۔

(عبدالغنی پاوسکر)

کروئی کا شاندار نتیجہ

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرٹوئی کی گزری شاندار روایات میں ایک اور اضافہ۔ امسال درس گاہِ ھٰذا کا نتیجہ صد فی صد رہا۔ کل 46 طلباء شریکِ امتحان ہوئے جن میں 4 طلباء نے امتیازی 21 طلبہ نے اوّل اور 21 طلباء نے دوم درجے میں کامیابی حاصل کی۔

ہونہار طالبہ تزئین اشرف موڈک نے 80.53 نمبرات حاصل کر کے اپنی جماعت میں اوّل 80.26 نمبرات حاصل کر کے مُدثر محبوب مُلّا نے دوم جب کہ 76.13 نمبرات حاصل کر کے شائستہ فاروق احمد پٹیل تیسرے مقام پر ہیں۔

کامیاب ہونے والے طلباء کے اعزاز میں سابق طالب علم عظیم منصور جوُلے کی جانب سے 2000/ روپے اور جناب نظیر محمد جوُلے کی جانب سے 1000/ روپے پیش کئے گئے۔ محترمہ زہرہ پرکار نے اردو زبان دانی میں اوّل آنے والے طالب علم کو 251، اور جماعت میں اوّل آنے والے طالب علم کو 251 روپے کا اعلان کیا تھا۔ گاؤں کی ہر دلعزیز ہستی جناب اسماعیل (نانا) محمد جوُلے صاحب نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے بند لفافے پیش کئے تھے۔ گاؤں کے مشہور ڈاکٹر شری نارکر کی جانب سے جماعت میں اوّل آنے والے طالب علم کو ۱۰۰ روپے اور دوم آنے والے کو 50 روپے، گاؤں کی معمّر مخلص شخصیت جناب حسین مُلّاجی صاحب نے اوّل آنے والے طالب علم کے لئے 251 روپے پیش کئے۔

یہ تمام نوازشات فوری منعقد کئے گئے۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں کیپٹن عنایت جوُلے، اسماعیل جوُلے جناب فاروق پٹیل، ہیڈ

ماسٹر صاحب جناب شمس القمر نظیر منیجیکر اور حسین ملاجی صاحب کے ہاتھوں پیش کئے گئے۔

فاروق ہائی اسکول کا شاندار نتیجہ۔

دی بمبئی میمن ایجوکیشن، سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والے فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول برائے طلبہ جوگیشوری کا کئی سالوں سے ایس ایس سی کا نتیجہ شاندار روایتوں کا حامل ہے امسال بھی اسکول کا نتیجہ ۹۱ فی صد رہا۔ کل ۸۵ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے جس میں ۵ طلبہ نے Distinction (امتیازی درجہ)، ۳۰ طلبہ فرسٹ کلاس میں اور ۳۸ طلبہ سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئے اسکول میں اوّل آنے والے طالب علم شیخ محمد ذاکر امیر داؤد نے سب سے زیادہ ۸۲ فیصد مارکس حاصل کئے دوم آنے والے طالب علم محمد توصیف الدین محمد شمس الدین نے ۲۶،۷۶ فی صد مارکس حاصل کئے اور سوم آنے والے طالب علم شیخ محمد عرفان محمد اسحاق نے ۸۶،۷۵ فیصد مارکس حاصل کئے۔

شمس بدنیروی

(نقش کوکن)

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کا نتیجہ

گذشتہ دس سال میں پہلی بار نیشنل ہائی اسکول ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کا ایس ایس سی کا نتیجہ کافی مایوس کن رہا۔ ۲۲ طلباء میں صرف پانچ کامیاب ہوئے۔ ایک امتیازی درجہ، دو فرسٹ کلاس اور دو سیکنڈ کلاس میں اردو، عربی مراٹھی، سوشل سائنس کے علاوہ حساب اور سائنس کا مشترکہ نتیجہ بھی سو فیصد رہا بد قسمتی اور غیر متوقع طور پر 17 ناکام ہونے والے طلباء انگریزی مضمون میں 20 مارکس سے زیادہ مارکس حاصل نہیں کر سکے۔ (حالانکہ گذشتہ چھ سال کا انگریزی مضمون کا نتیجہ 74 فیصد۔ 91 فیصد کے درمیان رہا۔ ہونہار طالب علم مختار عبدالغفور قاضی نے 46-81 فیصد مارکس حاصل کئے۔ حساب میں 138 سائنس میں 131 سوشل سائنس میں 126، اور عربی میں 95 فیصد مارکس لے کر اسکول میں پہلا مقام پایا۔ دوسرے نمبر پر نندرانہ محمد مونگسکر نے 61 فیصد مارکس لئے۔ تیسرے نمبر پر ثمینہ عبدالحمید مجگاؤنکر نے 60 فیصد مارکس لئے۔ نندرانہ محمد مونگسکر اور مزمّل سلیمان بانکوٹکر نے عربی میں 92 فیصد مارکس حاصل کئے۔

آدرش ہائی اسکول، کرجی کا نتیجہ

آدرش ہائی اسکول، کرجی کا امسال بھی مارچ ۱۹۹۸ء کا ایس۔ ایس۔ سی نتیجہ ۹۱ فی صد رہا۔ کل ۴۴ طلباء امتحان میں شریک ہوئے جس میں ایک طالب علم نے امتیازی درجہ سے کامیابی حاصل کی۔ ۸ طلبہ فرسٹ کلاس میں ۲۳ طلبہ سیکنڈ کلاس میں اور ۸ طلبہ پاس کلاس سے کامیاب ہوئے اسکول میں اوّل آنے والے طالب علم حمد ولے حبیب داؤد نے سب سے زیادہ ۸۴ فیصد مارکس حاصل کئے۔ دوم نمبر پر انور علی چوگلے اور سوم نمبر پر حسام الدین شریف پرکار نے بالترتیب 68.93، اور 68.53 مارکس حاصل کئے۔

(مراسلہ نگار: عبدالمنان شیخ معتلم)

سہیم ڈاولے کی نمایاں کامیابی۔

ساوتری مادھیامک ودیامندر آمبیت تعلقہ ضلع رائیگڈھ کے طالب علم سہیم امان اللہ ڈاولے نے اردو ذریعۂ تعلیم سے امسال کے ایس ایس سی امتحان 76.13 فی صد مارکس لے کر اپنی اسکول کو ٹاپ کیا۔ اسی طرح

مراٹھی میڈیم سے کماری ورشا صاحب راؤ آنند ھلے نے 80 فیصد مارکس حاصل کئے۔

مجلسِ منتظمہ اساتذہ اور احباب و اعزہ کی جانب سے مبارک باد!

(عبدالرحیم نشتر)

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول۔ رتناگیری کی ایس ایس سی امتحان میں شاندار کامیابی۔

رتناگیری کے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول سے مارچ ۱۹۹۸ء میں لئے گئے ایس۔ایس۔سی امتحان میں 57 طلبہ شریک ہوئے اور 56 طلبہ کامیاب ہوکر اسکول کا نتیجہ 98.24 فی صد رہا۔ اس رزلٹ میں مندرجہ ذیل طلبہ نے ڈسٹنکشن حاصل کیا اور بہترین رزلٹ کی تاریخ میں ایک سنہری ورق منسلک کیا ہے۔

۱۔ نجیلہ نذیر سولکر (83.73%)
۲۔ نشاط ارشاد علی قاضی (82.13%)
۳۔ منیرہ مرتضیٰ بڑیے (80.93%)
۴۔ فرحانہ عبدالکریم گربٹے (80.80%)
۵۔ سبینہ اسمٰعیل پٹیل (80.26%)
۶۔ صالحہ سید معین الدین ملّا۔ (79.33%)
۷۔ آمنہ نذیر فنصوفکر (79.33%)
۸۔ صبا ہدایت اللہ گربٹے (78.53%)
۹۔ نازیہ داؤد مجاور (78.26%)
۱۰۔ سعیدہ شمیم سید (77.73%)
۱۱۔ اسماء شبیر سولکر (76.53%)
۱۲۔ وسیم داؤد پرکار (75.60%)

علاوہ ازیں ان کامیاب طلبہ میں 25 طلبہ فرسٹ کلاس اور ۱۹ طلبہ سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئے۔

مصیب صغیر احمد ڈانگے

مشرف اشرف ڈبرے

زلیخا بیگم زکریا ہائی اسکول کے کامیاب طلبہ

سوپارہ۔ زلیخا بیگم زکریا انگلش ہائی اسکول نالاسوپارہ کے دو ہونہار طالبعلم مصیب صغیر احمد ڈانگے نے ایس ایس سی کے امتحان میں 79% فیصد مارکس لے کر اور مشرف اشرف ڈبرے نے 77% فیصد مارکس لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ مبارک ہو۔ (ش س)

لاٹون کا ایس ایس سی امتحان کا نتیجہ!

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگیری کا ایس ایس سی کا نتیجہ مارچ ۱۹۹۸ء کا مجموعی طور پر ۹۰ فیصد رہا۔ امتحان میں کل 20 طلبہ شریک ہوئے جس میں ۱۸ طلبہ کامیاب قرار دیئے گئے۔ اس سال مارچ ۱۹۹۸ء کے امتحانات کولہاپور بورڈ کی جانب سے نو تشکیل کردہ سینٹر لاٹون میں ہوئے۔ سینٹر کا اجتماعی رزلٹ 60% رہا جو رتناگیری ضلع کے 38 سینٹروں میں سے پانچویں نمبر پر رہا اسی طرح اسکول کا نتیجہ رتناگیری ضلع کے تمام ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکولوں میں فیصدی نتیجہ کے لحاظ سے سترھویں نمبر پر اور رتناگری ضلع کے تمام اردو میڈیم اسکولوں کی فیصدی نتائج کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر رہا۔

○

(رضوان عبدالقادر پربلکر)

پانگلولی کا صد فیصد نتیجہ

امسال ایس ایس سی امتحان میں مولانا ابوالکلام آزاد ہائی اسکول پانگلولی تعلقہ مہسلہ کا نتیجہ صدفی صد رہا۔ امتحان میں کل سولہ طلبہ و طالبات نے شرکت کی جس میں چار طلباء نے درجہ اوّل میں کامیابی حاصل کی اور بارہ نے درجہ دوم میں کامیابی حاصل کی۔ جس میں عنصر عبدالستار حجوانے نے ۷۰% فیصد مارکس حاصل کر کے اسکول میں اوّل، شاہنواز اختر پال ۶۵% مارکس لے کر دوم اور وسیم محمد صاحب دھنشے ۶۲% مارکس لے کر سوم نمبر پر رہے ہے۔ (مدرس اعجاز احمد حوّا)

فہمیدہ جنجیرکر کی شاندار کامیابی

رائے گڑھ: رائے گڑھ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام جاری آئیڈیل انگلش اسکول مہسلہ رائے گڑھ کی طالبہ فہمیدہ حسن جنجیرکر نے امسال ایس ایس سی امتحان میں ۸۵ فیصد مارکس لے کر مہسلہ سینٹر میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ فہمیدہ مہسلہ کے مشہور سوشل ورکر اور کنسٹرکٹر جناب بابو جنجیرکر کی دختر ہے۔ مبارک ہو۔ (ضمیر احمد قادری۔ شکیل شاہ جہاں۔ کفایت اللہ دکنے)۔

آئیڈیل اسکول مہسلہ کا نتیجہ صدفی صد

رائے گڑھ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام جاری آئیڈیل انگلش اسکول مہسلہ رائے گڑھ کا امسال ایس ایس سی کا نتیجہ صدفی صد رہا۔ اور فہمیدہ حسن جنجیرکر نے ۸۵ فیصد مارکس لے کر مہسلہ سینٹر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ قادری منصور ظہیر اور فقیہہ مسرت ابراہیم نے بالترتیب ۸۰ اور ۷۵ فیصد مارکس حاصل کر کے اسکول میں اوّل رہے۔ اس شاندار کامیابی کے موقع پر ایک تقریب میں پرنسپل ظہور احمد خاں صاحب نے سوسائٹی کے صدر نذیر حسن قادری، سیکریٹری محمد علی دفعدار اور دیگر اراکین کو مبارکباد پیش کی۔

(شکیل شاہ جہاں)

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول (برائے طالبات) کی نمایاں کامیابی

امسال کوسہ ممبرا ضلع تھانے عبداللہ پٹیل ہائی اسکول کا ایس ایس سی امتحان کا نتیجہ ۹۵.۴۵% رہا۔ کل ۸۸ طالبات کامیاب ہوئیں جن میں نازیہ عبیداللہ نے ۷۷.۶۰%، خان شازیہ خانم شبیر احمد نے ۷۷.۶۰%، شیخ سمیرہ داؤد نے ۷۶.۱۳% اور خان رابعہ بی شمیم نے ۷۵.۸۶%، نمبرات حاصل کئے۔ اسکول میں اردو اور سائنس کا نتیجہ صدفی صد رہا۔

اسکول کے چیئرمین عبدالسلام راول صاحب نے اس کامیابی پر اسکول کی ہیڈ مسٹریس صاحبہ اور اساتذہ کے تعاون کی ستائش کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ آئندہ بھی بہتر رزلٹ برآمد ہوگا۔ (سیکریٹری)

فجندار ہائی اسکول کا شاندار نتیجہ

حسب سابق امسال بھی فجندار ہائی اسکول۔ دھورکا دسویں کا نتیجہ 78.5 فیصد رہا۔ ۸۴ طلباء شریک امتحان ہوئے جس میں ۶۶ طلبہ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ ایک طالب علم ڈسٹنکشن ۱۴ طلبہ فرسٹ کلاس ۴۶ سیکنڈ کلاس اور ۵ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ سرفراز ذبیحی پاشا 75% بھارت عمران 71% اور یونس شیخ 70.6% نمبرات حاصل کر کے

مرخرو ہوئے ۔ اسکول ہذا کی برانچ فجندار ہائی اسکول۔ داوے کا نتیجہ بھی ٪ 85 فیصد رہا۔ ادارے کے چیئرمین الحاج فجندار عبدالغنی صاحب ایڈمنسٹریٹو آفیسر غلام محمد پٹیل صاحب پرنسپل مختار احمد فامے صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔

پال گھر، بوئسر کے درمیان ایک نیا اسٹیشن امرولی

ویسٹرن ریلوے کے پال گھر اور بوئسر اسٹیشنوں کے درمیان امرولی نامی اسٹیشن بنایا جائے گا جس کا مطالبہ ایک عرصے سے مقامی شہری کرتے رہے ہیں۔ اس کا اعلان وزیر مملکت برائے ریل رام نائک نے کیا ہے۔

عمران قاضی کامیاب

نئی ممبئی میں نقشِ کوکن کے نمائندہ خصوصی جناب محمود حسن قاضی کے فرزند عمران حالیہ ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

اعتذار

ڈاکخانہ کی ہڑتال کی وجہ سے کوکن کے کئی ہائی اسکولوں کے ایس۔ ایس۔ سی نتائج ہمیں تاخیر سے ملے۔ شریکِ اشاعت نہیں ہو سکے۔ اس کے لئے ہم معذرت کے خواستگار ہیں۔

نقشِ کوکن

طالب علم خودکشی کس لئے کرتے ہیں؟

بڑی تعداد میں طالب علم سال بھر دل لگا کر پڑھائی میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ان کے والدین غلط اندازے لگا کر مثبت طریقے سے سوچنے لگتے ہیں اور اپنے ملنے جلنے والوں سے کہتے رہتے ہیں کہ میرا لڑکا یا لڑکی اتنے فی صد مارکس حاصل کریں گے۔ یعنی کہ امتحان کا رزلٹ آنے سے پہلے خیالی پلاؤ پکانے لگتے ہیں۔ بچوں کو بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے سرپرست ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ لیکن کچھ طلباء امتحان کا نتیجہ ظاہر ہونے پر پوری طرح کسوٹی پر نہیں اُترتے ہیں۔ اسی لئے دماغ میں وہی سوچتے ہیں کہ ہم نے کم مارکس حاصل کئے یا فیل ہو گئے اور بار بار یہ سوچ بھی انہیں ستائے جاتی ہے کہ ہماری وجہ سے والدین کی امید بر نہیں آئی اور وہ دل برداشتہ ہو کر خودکشی یا دوسرے اقدام سے دوچار ہو جاتے ہیں۔

(اثر ستّار، ممبئی)

مس غزالہ بی اے میں کامیاب

بُرہانی کالج آف کامرس اینڈ آرٹس کی طالبہ مس غزالہ کمال الدین پنجی نے امسال بی اے کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا۔ مبارک ہو۔

ہونہار طالبہ

شگفتہ وسیم مالم

درلی کے جناب شمس الدین صاحب کی دختر شگفتہ بیگم نے امسال مہاراشٹر کالج ممبئی سے بی اے آرٹس کے ذریعہ ٪62 فیصد مارکس حاصل کر کے فرسٹ کلاس سے کامیابی حاصل کی۔ آپ
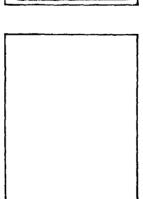
اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے پی آر او
جناب وسیم کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ہم آپ کو
مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعاگو
ہیں کہ اللہ آپ کو دن دونی رات چوگنی
ترقی عطا فرمائے۔ آمین آپ ایک
معلّمہ کی حیثیت سے خدمت انجام
دینا چاہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی
عطا فرمائے۔ آمین۔ (ریحانہ عالم)

قاضی کیلئے رجوع فرمائیں!

مولانا قاضی ریاض احمد غفرلہٗ

باصلاحیت اور ذی استعداد قاضی
ہیں۔ نکاح خوانی میں بہت معتبر ہیں
آپ فقہ شافعی اور فنِ حدیث اور
فن تفسیر میں بھی قابلِ قدر اور اچھی
صلاحیت کے مالک ہیں۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن
بمبئی ۹ (IRF)۔
فون نمبر: 393 68 75
393 68 79

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالنہ کے روشن ستارے

کالنہ۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول
اردو ذریعۂ تعلیم کی ایک مشہور و معروف
درسگاہ ہے۔ اپنی سابقہ بلند و تاریخ
ساز روایات کو برقرار رکھتے ہوئے
امسال اس تعلیمی ادارہ کی نمایاں کامیابی
ایس ایس سی بورڈ کولھاپور کے شاندار
نتائج کے پیشِ نظر ہے صد ستائش ہے
اس مرتبہ اس درس گاہ کے ایک
ہونہار طالب علم فرحان محمود پرکار
نے MERIT LIST میں
چوبیسواں مقام حاصل کیا۔ کولہاپور
بورڈ میں شامل اردو ذریعۂ تعلیم کی
درس گاہوں میں میرٹ لسٹ میں
آنے کا یہ پہلا اعزازی موقع ہے اس
طالب علم کو ۸۸ء۹۵ فی صد مارکس
ملے ہیں۔ دوسرے نمبر پر آنے والی
ہونہار طالبہ نکہت بنت جی ایم پرکار
نے ۸۸ء۸۰ فی صد مارکس حاصل کئے
صرف ایک نمبر کی کمی کی وجہ سے وہ

میرٹ لسٹ کا اعزاز پانے سے محروم رہی۔ ان کے علاوہ عابدہ بانو عبدالمجید پرکار ۸۲،۲۶ فی صد، نازیہ یوسف پرکار ۸۱،۶۰ فی صد۔ روبینہ زین الدین پرکار ۷۶،۴۰ فی صد، فہیم شوکت پرکار ۷۷،۳۳ فی صد۔ شائستہ محمد پرکار ۷۲،۲۶ فی صد، ظہیر شوکت ناخدا ۷۱،۰۶ فیصد اور فرزانہ انور بجلے نے ۷۰،۶۴ فیصد مارکس حاصل کرکے ادارہ کا نام بلند کیا ہے۔ جناب یوسف احمد پرکار نے وضاحت کی کہ ہمارے یہاں سے ڈی ایڈ کامیاب ہوئے تقریباً ۳۵۰ طلبہ مختلف اداروں میں برسرِ روزگار ہیں۔ اس فیضیابی پر ہم ممنونِ ایزدی ہیں۔

ملّت کے درخشاں ستارے

نجمہ شبیر کھمباٹی

پونے شہر کے نیروجی واڈیا کالج کی ہونہار طالبہ نجمہ شبیر کھمباٹی اور ربیشا اقبال احمد نے امسال بارہویں جماعت

نقش کوکٹے

رُبیشا اقبال احمد

ربیشا اقبال احمد

ثناء رشید سید

ثناء رشید سید

کے آرٹس فیکلٹی میں یکساں 81.50% فیصد نمبرات حاصل کرتے ہوئے میرٹ لسٹ میں آٹھوں اور ثناء رشید سید 80% فیصد مارکس لے کر میرٹ لسٹ میں نویں پوزیشن پاکر تعلیمی میدان میں اساتذہ، والدین، رشتہ دار و ملت کے لئے باعثِ مسرت ثابت ہوئیں۔

ایچ ایس سی کا نتیجہ

قارئین کو یاد ہوگا کہ پچھلے ماہ جولائی کے شمارے میں ایچ ایس سی کا رزلٹ دیا گیا تھا لیکن چند طلباء وطالبات نے ہمیں اپنا رزلٹ اور فوٹو ارسال کئے ہیں جنہیں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ ہم آئندہ بھی طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے اور ان کی تعلیمی لیاقت کو پروان چڑھانے کے لئے اپنے صفحات وقف کرتے رہیں گے (ادارہ)

علم ایسا ساتھی ہے جو کبھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔

انجمن شریوردھن نے ریکارڈ توڑا

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شریوردھن نے اپنے سلور جوبلی سال میں HSC اور S.S.C. دونوں ہی امتحانات میں بے مثال ریکارڈ توڑ کامیابی حاصل کی۔ ایچ ایس سی کا نتیجہ ۹۱% فیصد رہا۔
شمازیہ شوکت دستے اوّل مبین سعداللہ بغدادی دوم اور نزہت خلیل خان سوم نمبر سے کامیاب ہوئے۔

شبیر خطیب
پرنسپل

مدثر کراری ۔ مجتبےٰ ڈانگے کو مبارکباد

سوپارہ ضلع تھانہ کے مدثر خلیل کراری نے امسال ٹی بی کالج (پارلی ویسٹ) سے کامرس کے امتحان میں ٪ 71 فیصد مارکس حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ مبارک ہو۔ (ش س)

• نقشِ کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور سوپارہ کی ہر دلعزیز شخصیت حاجی صغیر احمد ڈانگے کے فرزند مجتبےٰ ڈانگے نے امسال SEM شرپارک ایجوکیشنل اینڈ میڈیکل ٹرسٹ سوپارہ سے بارھویں کامرس میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ مبارک ہو۔ (ش س)

رائے گڑھ کے مختلف جونیئر کالجوں کے نتائج:

امسال ضلع رائے گڑھ کے مختلف تعلقہ کے جونیئر کالجوں کے بارھویں کے نتائج اس طرح ہیں۔ انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج آف سائنس مہسلہ کا نتیجہ ۵۴ فیصد رہا اور ناہید اقبال مہسلائی نے کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج آف آرٹس شری وردھن کا نتیجہ ۹۱ فیصد رہا۔ جو رائے گڑھ کی اردو میڈیم جونیئر کالجوں میں نمایاں ہیں۔ ایس ایس سی ہائی اسکول و جونیئر کالج آف سائنس موربہ مانگاؤں کا نتیجہ ۵۰ فیصد رہا اور شبانہ مختار احمد انصاری نے کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں امسال بارھویں کے نتائج بہتر ہیں۔

شکیل شاہ جہاں
مہسلہ۔ رائے گڑھ۔

بارھویں کلاس کے دیگر کامیاب طلبا

• چل حسینہ منصور ۸۳٪۸۵ فیصد ایچ آر کالج چرچ گیٹ: بمبئی۔
• شیخ افشاں سلطانہ ۶۷٪۹۲ فیصد ڈی وائی روپاریل کالج ماٹونگا۔ بمبئی۔
• افندی ماریہ تنویر ۶۷٪۷۷ فیصد چیتنا جونیئر کالج باندرہ بمبئی۔
• مومن آفرین بانو ذاکر حسین۔ ایس ایچ اے رئیس ہائی اسکول و جونیئر کالج بھیونڈی۔
• شیخ سکندر شیخ محمد شفیع ۵۰٪۷۵ ایس ایچ اے رئیس ہائی اسکول و جونیئر کالج بھیونڈی
• سید شبانہ نجم الاسرار سید۔ ۵۰٪۷۵ فیصد این ایم کالج وِلے پارلے ممبئی۔
• فیڈرل زہرہ یوسف ۸۳٪۹۰ فیصد ڈی جی روپاریل کالج ماہم: بمبئی۔
• شیخ عمیرہ محمد کیو۔ ۵۰٪۶۱ فیصد ایس ایچ اے رئیس ہائی اسکول و جونیئر کالج بھیونڈی۔
• شیخ پرویز احمد ایس ۵۰٪۹۲ باندرہ اردو ہائی اسکول، جونیئر کالج، بمبئی۔

فاطمہ آر بی دلوائی جونیئر کالج کا شاندار نتیجہ

فوزیہ پرکار

نبیلہ پرکار

کالج چپلون اس سال کا نتیجہ ٪۸۱ رہا۔ کامرس کے ۲۱ طلباء میں سے ۱۷ کامیاب رہے، کماری نبیلہ عطا حسین پرکار ۲۰٪۷۸ اور کماری فوزیہ شوکت پرکار نے ٪۷۵ مارکس حاصل کر کے اوّل اور دوم رہنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ۸ طلباء نے ٪65 فی صد

مارکس سے زیادہ لے کر کامیابی حاصل کی، رتناگیری ضلع کے تمام جونیئر کالج میں یہ کالج امتیازی رہا۔ امسال ۲۱ طلبا میں سے دس طلباء آرٹس میں کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ٪48 فیصد رہا۔ اس امتیازی نتیجہ کے لئے کالج اسٹاف اور دیگر ملازمین انتظامیہ کی طرف سے اور والدین کی طرف سے مبارک باد۔

جی ایم پرکار صدر

ڈاکٹر اے آر انڈرے جونیئر کالج کا شاندار نتیجہ

رائے گڑھ: رائل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام جاری ڈاکٹر اے آر انڈرے انگلش ہائی اسکول و جونیئر کالج آف سائنس پورلی بخشن کا نتیجہ امسال ۹۵ فیصد رہا جو ضلع رائے گڑھ کی تمام جونیئر کالجوں میں سب سے نمایاں ہے۔ اس نتیجے کا ایک مثبت پہلو یہ بھی ہے کہ کل نتیجے میں سے ۵۰ فیصد طلباء اوّل درجے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ نجیب جھومبرکر نے کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ ڈاکٹر اے آر انڈرے اور محترمہ ریحانہ انڈرے کی سرپرستی میں جاری یہ اسکول اس علاقے کا ایک بڑا اسکول ہے جہاں طلباء کے لئے ہوسٹل کا بھی انتظام ہے امسال خواتین کے لئے سائنس ڈگری

نقش کوکن

کالج بھی شروع کیا گیا ہے۔

شکیل شاہ جہاں

مُبارک باد

زمینت حسین میاں بوٹکے (وانزہ محلہ سوپارہ ضلع تھانہ) کی دختر زینت بوٹکے نے بی اے آرٹس کے امتحان میں ٹی بی کالج سے کامیابی حاصل کی۔ مبارک ہو۔

(ش س)

نوجیون ہائی اسکول راجہ پور

امسال دسویں کا نتیجہ ٪۸۰ فیصد رہا جس میں سید ثمینہ اسرار احمد نے ۷۵٫۴۳ فیصد نمبر لے کر اوّل درجہ حاصل کیا اور منشی محمد علی عبدالستار نے ۸۰٫۲۷ فیصد نمبر لے کر دوسرا درجہ حاصل کیا اور صبیحہ بشیر پٹھان نے ۷۴٫۲۰ نمبر لیکر تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح جونیئر کالج کا رزلٹ حسب ذیل رہا ہے آرٹ ۷۱٫۴۲ فیصد کامرس ۸۰ فیصد اور سائنس ۷۹٫۸۶ فیصد رہا۔

صفیہ مقدم نئی پرنسپل

محترمہ صفیہ مقادم کو آل انڈیا خلافت کمیٹی کالج آف ایجوکیشن کا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔

داپولی ہائی اسکول کا نتیجہ

مارچ ۹۸ء کے ایس ایس سی امتحان میں نیشنل ہائی اسکول، داپولی کے ۴۰ طلبہ شریک ہوئے تھے جن میں سے ۳۲ طلبہ کامیاب ہوئے۔ اس طرح اسکول کا نتیجہ ۸۰ فیصد رہا۔ طالب علم عرفان سکندر نائکواڑے ۸۱٫۷۳ فی صد نمبر حاصل کر کے اسکول میں اوّل رہا اسکے سوا اور دس طلبہ نے فرسٹ کلاس کے نمبر حاصل کئے گذشتہ سال اسکول کا نتیجہ ۹۱٫۱۷ فی صد رہا تھا۔

انگلش اسکول میں پہلا نمبر

سینٹ انڈریوز ہائی اسکول باندرہ کا طالب علم ابرار ابن حنیف ماہی نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں ٪83.20 فیصد مارکس حاصل کر کے اسکول میں اوّل نمبر سے کامیابی حاصل کی ہے۔ ابرار ماہی نوپاڑہ باندرہ کا باشندہ ہے۔

(ش س)

ایس۔ ایس۔ سی۔
ایچ۔ ایس۔ سی
کے کامیاب طلباء کو نقش کوکن کی جانب سے مبارکباد۔
ادارہ

News

Navi Mumbai

Adv. A.I. Mulla

The Government of Maharashtra made an announcement in the recent past of adding two more new districts in the list of state, carved out from Akola and Dhule namely Washim and Nandurbar.

Both the new districts have thin population but very strong political force to prevail upon the government to seek recognition to two new districts. It is most unfortunate event that New Bombay now known and recognised as Navi Mumbai was established by government of Maharashtra somewhere in the year 1970 in order to reduce growing congetion in the city of Bombay and also with a view to see that the increasing population and day to day inflow from other states in to Bombay may be diverted to the new township of New Bombay. It can not be denied that the new township was established after acquiring lands of local residents of more than 95 villages, vesting the acquired lands in the new town development authority namely CIDCO Ltd. For the purpose of development. The said CIDCO Ltd. Had developed the Government acquired lands and leased out plots apartments/shops and commercial complexes to intending purchasers at concessional rates. Within a period of two decades the population of the then New Bombay now Navi Mumbai has gone of more than 15,00,000/- (Fifteen lacs). Now that the New Township namely New Bombay has come under the perview of Bombay Rent Act. Thus the praise goes to the government of Maharashtra for conceiving the idea of acquiring lands and developing the new township in the name of New Bombay/Navi Mumbai.

It is painful to bring it to the notice of government of Maharashtra that inspite of the increasing population of New Township of Navi Mumbai and inspite of setting up of New Municipal Corporation and a separate police commissionarate within the territorial jurisdiction of Navi Mumbai and inspite of having political stalwarts within the jurisdiction of Navi Mumbai the government of Maharashtra as on the date failed to recognise the New Township as the full fledge independent district. It is the dire need of the time and day that the government of Maharashtra should at once grant recognition to Navi Mumbai and give the status to Navi Mumbai of an independent new district along with two new districts already brought into existence. It may please be noted that the residents of New Bombay/Navi Mumbai are facing grave and acute problem for not having the status either of a Metropolitan city or of a district as they have to run either to Thane or Mumbai or Aligab being the head quarter of the respective city and districts for all purposes having legal and other jurisdiction. With greater hardship and after a very long time the courts have been brought in Navi Mumbai. The accused and litigants within the jurisdiction of Navi Mumbai had to go or taken either to Thane or to Alibag at a distance of sixty and hundred km to and fro wasting valuable and precious time of his life and at the exhorbitant expenses involved in it, hence a district court is needed. It is hoped that the government of Maharashtra would at once think seriously and sincerely on this aspect and would be kind enough to reduce and minimise the hardship and finances to the residents of New Bombay/Navi Mumbai by recognising Navi Mumbai and according a full fledge status of district of Navi Mumbai.

First VC of Urdu University

Prof Shamim Jairpuri has been appointed as the first Vice Chancellor of Maulana Azad National Urdu University Hyderabad, established by an Act of Parliament earlier in 1947. He obtained his B.Sc., M.Sc., Ph.D and D.Sc. degree from Aligarh Muslim University and became the lecturer, professor and then Dean of life science faculty. Currently he is serving as the Chairman of Zoology department and Dean of life science faculty in Aligarh Muslim University.

انتقالِ پُر ملال

مُنیم قاضی کو صدمہ

پاپڑی کے جناب مُنیم قاضی کی اہلیہ وزیرہ کا ایک فوری آپریشن کے بعد ۲۸ مئی ۹۸ء کو شری وردھن میں انتقال ہوگیا۔

باقر ڈبرے کو صدمہ

حج کمیٹی بمبئی آفس کے ذکی باقر ڈبرے کی والدہ آمینہ صاحبہ کا ۱۶ جولائی ۹۸ء کو کھارکھنڈی محلہ سوپارہ ضلع تھانہ میں انتقال ہوگیا۔ باقر ڈبرے صاحب سوپارہ کے سماجی و سیاسی ورکر کی حیثیت سے بہت مشہور ہیں۔ مرحومہ کے جنازے میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت فرمائی۔ (ش س)

اعجاز احمد کو صدمہ

خبر رساں ایجنسی یو این آئی کے نمائندے اعجاز احمد کے والد حاجی عبدالقادر اشرفی ۲۹ جون ۹۸ء کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

عبدالحمید قاضی کو صدمہ

انجمن اسلام جنجیرہ حلقہ ممبئی کے نقشِ کوکن سے سیکریٹری جناب عبدالحمید علی میاں قاضی کی والدہ محترمہ کے انتقال کو دس روز نہ ہی گزرے تھے کہ ان کے والد محترم جناب علی میاں قاضی جو ایک عرصہ سے علیل تھے، مورخہ ۱۷ جون ۹۸ء کی شب کو انتقال کر گئے۔ (ابراہیم سندیلکر)

واحد ذکریا کو صدمہ

ذکریا برادران کی بزرگ ہستی اور مشہور کرانہ مرچنٹ، واحد ذکریا کے والد، مشتاق نظام الدین ذکریا کا ۸۳ سال کی عمر میں ۶ جولائی ۹۸ء کو منزل نظام سوپارہ میں انتقال ہوگیا۔ (ش س)

حسین میاں رکھانگے کا انتقال

ممبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش جناب حسین میاں عبدالرحمٰن رکھانگے عمر ۷۵ سال۔ متوطن دیوگڑھ کا یکم جولائی ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد مجگاؤں ممبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے اسی سال اپنی شریکِ حیات کے ساتھ حج بیت اللہ کیا تھا۔

فخرالدین شر گاڈونکر کی اہلیہ کا انتقال

مجگاؤں ڈاک لمیٹڈ سے سبکدوش جناب فخرالدین حسن شر گاڈونکر کی اہلیہ محترمہ خاتون بی (عمر ۵۴ سال) متوطن جے گڑھ۔ طویل علالت کے بعد کلمبولی، نئی ممبئی میں مورخہ ۵ جولائی ۹۸ء انتقال کر گئیں۔
(شریکِ غم مبین عبداللطیف حاجی اندھیری)

کامریڈ عبدالجبار کا انتقال

بزرگ کمیونسٹ لیڈر کامریڈ عبدالجبار (۷۰ سالہ) کا ۲۶ جون ۱۹۹۸ء کو حرکت قلب بند ہونے سے بھوپال میں انتقال ہوگیا۔ مدن پورہ، مومن پورہ اور ناگپاڑہ ممبئی میں مارکس کمیونسٹ پارٹی کے سینئر لیڈر کی حیثیت آپ کا احترام کیا جاتا تھا۔ آپ نے ایک شامنامہ نامہ نگار بھی جاری کیا تھا کامریڈ عبدالجبار سیاسی کالم نگار کی حیثیت سے بھی مقبول تھے۔

طاہر قاضی کو صدمہ

سید برادران کے طاہر محمد امین قاضی (ہوٹل بمبئے پیلس) کی والدہ فاطمہ بی کا انتقال ہوگیا۔ مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے ۸ جولائی ۱۹۹۸ء کو عرب مسجد ممبئی میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا تھا۔

(ش س)

ایڈوکیٹ یاسین مومن کو صدمہ

بھیونڈی کے نامور وکیل ماہر تعلیم یٰسین مومن (علیگ) کے والد حاجی عبدالجلیل مومن ۹ جولائی ۹۸ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم جلیل سیٹھ ایک نہایت شفیق ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

محبوب پرمال کا انتقال

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد، کرناٹک بیت الحجاج کے بانی، حج کمیٹی کے سوشل ورکر اور ڈونگری میں فائن آرٹ ٹیلرس (شاپ) کے مالک جناب الحاج محبوب پرمال صاحب پچھلے مہینہ انتقال کر گئے۔ وہ کافی دنوں سے علیل تھے۔

بابو پانگلے کی رحلت

بندر محلہ ہرنئی کے جناب سلیمان عرف بابو پانگلے جو کہ ہرنئی کے چیف قاضی آدم دادا صاحب پانگلے مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ مورخہ ۱۵ جولائی ۹۸ء کو انتقال کر گئے۔ آپ نے جامع مسجد بندر محلہ میں تقریباً بیس سال تک امامت کے فرائض اور ایک طویل عرصہ تک متولی کی خدمات انجام دیں اطراف کے علاقہ میں اچھے میلاد خواں کے طور پر بھی مشہور تھے۔ (عبدالغنی پادسکر)

ناظم قاضی کو صدمہ

کوکن بینک کے ڈائرکٹر اور مجگاؤں (بمبئی) حلقہ کے معروف سیاسی و سماجی رہنما جناب ناظم قاضی کی دادی اور ریٹائرڈ کسٹم آفیسر جناب قمر قاضی اور انکم ٹیکس کنسلٹنٹ جناب عبدالحمید قاضی کی والدہ محترمہ خدیجہ صدرالدین قاضی متوطن اجرا، (قاضی واڑہ) ضلع سندھو درگ کا ۱۲ر جولائی ۱۹۹۸ء کو وڈالا میں اپنے فرزند عمر قاضی کے دولت کدے پر ۹۸ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

حسن سید کا انتقال

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور ساؤتھ افریقہ میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی جناب حسن سید کا طویل علالت کے بعد ۱۰ر جولائی ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔

شیخ احمد سرنگ کو صدمہ

جناب شیخ احمد عبدالغفور سرنگ کے بھائی جناب جمال الدین (عمر ۷۰ سال) متوطن وجے درگ کا مورخہ ۶ جولائی ۹۸ء مبئی میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ (مرسلہ مبین حاجی)

جرار کروے کو صدمہ

استاد جناب جرار بشیر کروے کے ماموں جناب ظہیرالدین دودوے فقیہہ کا جنہوں نے اپنی طویل زندگی سلالہ میں گذاری. گذشتہ مہینہ اپنے آبائی وطن وروٹھنہ تعلقہ مہلہ میں انتقال کر گئے۔ (مرسلہ قاضی ریاض)

عبدالرحیم جھاپڑکر کی رحلت

یکم جولائی کو جناب عبدالرحیم جھاپڑکر ساکن ویرل تعلقہ لانجہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم نے ضلع رتناگیری اور سندھو درگ کے متعدد اردو اسکولوں میں مدرس کے فرائض انجام دیئے ہیں اور سنہ ۱۹۷۲ء میں اسسٹنٹ ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ عمر کی ۸۲ سالوں تک عیدملن، عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم آل انڈیا مشاعرے کے انعقاد میں سرگرم عمل رہے۔ مرحوم عربی زبان پر بھی حاوی تھے اور عرصہ تک پیش امام کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

مرسلہ:
(آئی وائی سولکر)

سکندر خان کو صدمہ

تاخیر سے ملی اطلاع کے مطابق محمد سکندر خان بانی پرنسپل بی لونگ یتیم خانہ اسکول اینڈ بانی سیکریٹری الامان ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ منی پورا سٹیٹ انڈیا کے والد محترم بشیر احمد خان سوشل ورکر کا ۸۰ سال کی عمر میں منی پور لی لونگ میں انتقال ہوگیا۔

سہیل رضوانی کا انتقال

جامع مسجد بلڈنگ بلاسس روڈ بمبئی ۸ کے جناب سہیل رضوانی کا جواں عمری میں اچانک ہارٹ فیل ہوجانے سے ۲۲ جولائی ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم کے پسماندگان میں والدہ بیوہ اور تین معصوم بچے ہیں۔

(محمد عباس فوزی)

فاطمہ پارکر کا انتقال

رخسانہ پارکر کی والدہ اور علی صاحب پردیسی کی خوش دامن صاحبہ فاطمہ پارکر کا پچھلے ماہ جولائی ۹۸ء میں چوکی محلہ ممبئی میں انتقال ہوگیا۔

(ش س)

حکیم اے کے خان چل بسے!

بمبئی کے مشہور حکیم کے اے خان صاحب کا ۲۲ جون ۹۸ء کا انتقال ہوگیا ہے مرحوم کے پسماندگان میں ۵ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں:

عبدالرزاق ہرگے کا انتقال

مورخہ ۴ جولائی ۹۸ء کو عبدالرزاق داؤد ہرگے کا وڈولی تعلقہ مان گاؤں ضلع رائے گڑھ میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ نوگل بھارتی)

یعقوب باوا کا انتقال

نوشہ جماعت کے متولی انجمن اتحاد المسلمین کے سابق سیکریٹری جناب نصیر الدین یعقوب مجاور کے والد جناب یعقوب باوا صاحب مجاور کا ۱۷ جون ۹۸ء کو نوشہ تعلقہ داپولی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی عمر ۷۰ سال کی تھی۔

مرسلہ: علی وزیر صالح

شہزادی حکیم کو صدمہ

معروف سماجی ورکر پرنسپل شہزادی حکیم کی والدہ صفیہ ۱۷ آرنائیک کا طویل علالت کے بعد پچھلے ماہ انتقال ہوگیا۔

باباخاندان کو صدمہ

امبرگھر تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کی معروف شخصیت عبدالرحمٰن بابا دبیر ۵ جولائی ۹۸ء کو ۷۸ سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کرگئے۔

(اشفاق احمد کوپے)

عبدالغفور سولکر کا انتقال!

عبدالغفور ابراہیم سولکر متوطن کرلا، رتناگیری کا مورخہ ۱۳ جولائی ۹۸ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہوگیا۔ وہ گاؤں کے مشہور کرکٹ کھلاڑی رہ چکے ہیں۔

آئی وائی سولکر

○

سیوڑی، نہوا شیوا پل

ریاستی قانون ساز کونسل میں وزیراعلیٰ منوہر جوشی نے مطلع کیا کہ سیوڑی اور نہوا شیوا کے درمیان آئندہ ۵ سال میں ایک پل تعمیر کیا جائیگا جسکی وجہ سے شہر کی ٹریفک کم ہوگی۔ منوہر جوشی نے کہا کہ ممبئی پورٹ ٹرسٹ، ممبئی میٹروپولیٹن ریجنل ڈیولپمنٹ اتھارٹی، سڈکو، جواہر نہرو پورٹ ٹرسٹ اور وزارت ماحولیات کی جانب سے این او سی مل گئی ہے۔

○

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ
نقش کوکن
بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۶ ۔ شمارہ ۹ ۔ ماہ ستمبر ۹۸ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک۔

معاون مدیر ۔ شاکر سوپاری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ / اے نواگر کمپاؤنڈ نزد
ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰ ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶ / ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت: اپور وا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

رس ملاء کے

نقوش

تاریخ اشاعت: ....
کتابت: سلیم تماسی و ناصر علی ......

خوشخبری
امسال انشاءاللہ حج اکبری ہونے کے امکانات ہیں. لہٰذا مایوسی سے بچنے کیلئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ کئی برسوں کی پرخلوص و قابل اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے مکہ حج کارپوریشن کو امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل
● حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
● تجربہ کار و مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔
● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پرکیف سفر ● گھریلو ماحول جسمیں آپ اجنبیت بالکل محسوس نہیں کریں گے۔
● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جسمیں فون اور فیکس کی بھی سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔
● طبی مشوروں کیلئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں۔ ● ۱۵ نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنے والوں کیلئے پاسپورٹ بلا معاوضہ بنا کر دیا جائیگا
● جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔ ● حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔ ● خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں۔ ● اکتوبر، نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے
مزید معلومات کیلئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ :-
★ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S. اسکیم کے تحت ہوگا۔
★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں۔
★ ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فارن ایکس چینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور سنہ ۱۹۹۹ء ڈیلکس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر ۷۱،۰۰۰/- روپے
حج ٹور سنہ ۱۹۹۹ء سوپر ڈیلکس کلاس ۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر ۷۸،۰۰۰/- روپے
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور ۹۸ (ماہ اکتوبر میں) ۱۵ روزہ ۳۵،۰۰۰/- روپے
رمضان عمرہ ٹور سنہ ۱۹۹۹ء (آخری عشرہ) ۱۵ روزہ سفر ۴۵،۰۰۰/- روپے
رمضان عمرہ سنہ ۹۹-۱۹۹۸ء (پورا مہینہ) ۵۲،۰۰۰/- روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری مکہ حج کارپوریشن
۹، ۷ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳
TEL: 3775969/3719231
FAX: 3738449
خالد پرکار، پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
TEL 3436973/3446051/3442344
FAX: 3428271
شکیل، شفیق، فرید
۵۲، تیس انقلاب روڈ بھیونڈی (ضلع تھانہ)
S.T.D (02522) 61693/56551

سبزکوہِ طور

ڈاکٹر میمونہ عبدالستار دلوی
ریٹائرڈ صدر شعبۂ اردو (اسمٰعیل یوسف کالج بمبئی)

ڈاکٹر میمونہ عبدالستار دلوی

اسمٰعیل یوسف کالج جوگیشوری ممبئی جو ڈاکٹر میمونہ دلوی صاحبہ کا مادرِ علمی بھی رہا ہے۔ اس کالج کی جب گولڈن جوبلی منائی گئی تو اس موقع پر مطبوعہ مجلّہ (SOUVENIOR) میں ڈاکٹر میمونہ صاحبہ کا یہ مضمون شریکِ اشاعت تھا جسے ہم ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ ——— (ادارہ)

۱۹۵۳ء کا جون کا مہینہ تھا، جب میں نے اس وادیٔ رنگ و بو میں قدم رکھا تھا۔ ہر طرف موسمِ برسات کی رنگینیاں، طیورِ نوا سنج کے چہچہے، درمیانی باغ میں مختلف گلہائے رنگا رنگ اور سبزہ ہائے خوش رنگ کے جلوے تھے۔ سنگ و خشت سے بنی ہوئی اعلیٰ درجے کے فنِ تعمیر کا نمونہ، کالج کی عمارت سامنے تھی۔ علم و فن کے اس عظیم مرکز میں ہندوستان کی نامور شخصیات اساتذہ کے عہدوں پر فائز تھیں ان کے علم و فضل، خلوص و ایثار اور اعلیٰ کارکردگی کے مقناطیسی اثر سے بمبئی کے ارد گرد کے علاقوں کوکن، گجرات، سوراشٹر، دکن سے تشنگانِ علم قافلہ در قافلہ کھنچے چلے آتے تھے۔ گورنمنٹ ہوسٹل اور خلیق ہوسٹل کے کمرے ہمیشہ آباد رہتے تھے۔ گویا اسمٰعیل کالج کا یہ حال تھا کہ ؎

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت
یہی نقشہ ہے ولے، اس قدر آباد نہیں

دسمبر ۱۹۵۵ء میں کالج کی سلور جوبلی کی تقریبات ۷ دن تک منعقد ہوتی رہیں۔ میں اس وقت انٹر آرٹس کی طالبہ تھی۔ اپنی سہیلیوں کے ساتھ سارے پروگرام میں تماشائی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس وقت یہ نہیں جانتی تھی کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب کالج کی گولڈن جوبلی اور پھر ڈائمنڈ جوبلی کی تقریبات کے انتظام و اہتمام میں میں بھی عملی طور سے حصہ لوں گی اور اس خاموش عمارت کے در و بام اور نوجوان لڑکے لڑکیوں کی تقریباً دو نسلوں کی خدمت گزاری کا شرف میرا مقدر بن چکا ہوگا۔

انجمن اسلام بلاسس روڈ گرلز اسکول سے ایس ایس سی پاس کرنے کے بعد جب کالج میں داخلہ لیا تو سائنس کی جماعت کا فارم بھرا تھا لیکن سہیلیوں نے ڈرایا اور آرٹس کے سبز باغ دکھائے۔ پھر گھر والوں نے بھی ڈھیل دی۔ نتیجہ یہ کہ اُدھر سے لڑھک کر اِدھر آ گئی۔ مگر ڈاکٹر بننے کی دُھن شروع ہی سے تھی۔ ایک دن گھر میں کہا کہ میں اب ایسی ڈاکٹر بنوں گی جیسے ڈاکٹر اقبال ہیں۔ اس وقت ریسرچ اور تھیسیس یا مقالہ کی ابجد سے لاعلم، پی۔ ایچ۔ ڈی کے مفہوم سے نابلد، قبولیت کی گھڑی تھی اور اللہ کا فضل شاملِ حال، اردو میں ڈاکٹریٹ آخر کار حاصل کی۔

پروفیسر نجیب اشرف ندوی، فرسٹ ائیر اور انٹر آرٹس و سائنس کو اردو نثر پڑھاتے تھے۔ ان کا اپنا مخصوص انداز کبھی مزاح، کبھی طنز کبھی نرگسی کباب کے معنی بتانے کے بعد اسے پکارنے کی ترکیب سمجھا رہے ہیں اور کبھی نجف اشرف کا جغرافیہ بتا رہے ہیں۔ کبھی کسی لفظ کے معنی پوچھ لیتے تھے۔ جب کوئی نہیں بتا پاتا تو فوراً حکم دیتے کہ جاؤ لائبریری سے لغت لے آؤ۔ پھر صفحات الٹ پلٹ کر ہم سے لفظ کے معنی نکلواتے۔ پھر فرماتے۔ "ایسا نہیں کہ میں معنی نہیں بتا سکتا مگر میں چاہتا ہوں کہ جب تم ایک لفظ کے معنی دیکھنا چاہو تو انسانی ذہن کا تجسس نہیں ایک نہیں بلکہ دس الفاظ کے معنی دیکھنے پر آمادہ کرے۔ انسانی نظر، اوپر، نیچے دائیں بائیں، دوڑتی ہی ہے اور تمہارے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوگا"۔

ڈاکٹر ظہیر الدین مدنی حصہ نظم پڑھاتے تھے۔ جب وہ غزل سمجھاتے تو کسی کو بھی لطف نہ آتا۔ اس وقت یہ سمجھ نہ تھی کہ ریسرچ اسکالر کا ذہنی افق کتنا بلند اور وسیع ہوتا ہے۔ وہ ولی کے اشعار سمجھانے کے بعد ولی کی شاعرانہ عظمت، فن کی باریکیاں اور لطف زباں پر روشنی ڈالتے جو ہمارے محدود ذہن سے بالاتر ہو کر گذرتا۔ ڈاکٹر مدنی کے ہم معتقد ہوئے۔ بی اے میں آنرز لے کر۔ انہوں نے کبھی کوئی مقررہ نصابی کتاب مکمل نہیں پڑھائی۔ اپنے شاگردوں کو اپنی ذہنی سطح تک لانے کی اور تحقیقی و تنقیدی ذہن بنانے کی کاوش کرتے تھے۔ سینئر بی۔ اے میں جب لسانیات پڑھاتے تو کہتے "لسانیات بہت خشک مضمون ہے مگر مجھے امید ہے کہ تم دونوں اس علم کو حاصل کروگے"

میں تو پیچھے رہ گئی، ہاں ان کے چہیتے شاگرد ستار آگے نکل گئے۔

فرسٹ ائیر میں کالج میگزین کے لئے ایک مضمون "گھر سے کالج تک" لکھا تھا اور واقعی بہت اچھا لکھا تھا، مگر ندوی صاحب کی باریک بینی کے آگے کس کی پیش جاتی۔ انہوں نے واپس کیا، دوبارہ لکھو۔ پھر لکھا، پھر واپس کیا اور یہ سارے مرحلے بھری کلاس میں۔ ساتھیوں کی دبی دبی مسکراہٹ سے جی جل جاتا۔

ویسے مجھے اپنے اساتذہ اور گھر کی تعلیم و تربیت پر مکمل اعتماد تھا اور ہے۔ غلطی کا امکان نہیں ہو سکتا چنانچہ اچھا خاصا مضمون پڑا رہا اور پھر کالج میگزین "پامز" چھپ کر آیا تو محسوس ہوا کہ میرا مضمون کسی طرح کم نہیں تھا چنانچہ آئندہ "پامز" میں مضمون نہ دینے کی قسم کھائی۔ یہ قسم تڑوائی۔ ڈاکٹر عالی جعفری نے بی۔ اے کے آخری دو سال میں دو مضامین لکھوائے اور بطور خاص پامز میں شائع کروائے۔ ندوی صاحب بلند و بزرگ عالم۔ مدنی صاحب نہایت سنجیدہ اسکالر۔ بس جعفری صاحب اپنے لگتے تھے۔ کالج کی آزاد زندگی سے نکل کر گھر کی پابند فضا میں بھی اپنے مسائل کا حل پوچھا تو جعفری صاحب سے اور انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے سمجھا کر ہر بات کو نبھانا سکھایا۔

پرنسپل بنرجی۔ ایسا شفقت آمیز انداز کہ بس! "یس مائی چائلڈ" اور "مائی ینگ گرل/ لیڈی" ان کا رعب داب، ان کی مختصر قامت اور معصوم چہرے کی بناء پر اور پروفیسر نقوی کا رعب داب، ان کی بلند و بالا شخصیت اور پُر وقار چہرے کی بدولت، دراصل

انسان کے باطن کی خوبیاں اس کی شخصیت کو نکھارتی اور دلکش بناتی ہیں۔ پروفیسر گائے دو سال ان سے فارسی پڑھی، وہ سنجیدگی و متانت کا پیکر، فارسی وعربی پر یکساں قدرت رکھنے والے، جی چاہتا تھا کہ بس فارسی کی کلاس ختم ہی نہ ہو۔ وہ بہت کہتے رہے کہ میں بی اے میں فارسی لوں مگر میرے سر میں تو اردو کے ساتھ ساتھ سائیکالوجی کا سودا تھا۔ نتیجہ یہ کہ ایک شفیق استاد کے گرانقدر علم سے فیضیاب ہونے کا موقع مزید نہیں ملا سائیکالوجی پروفیسر متھرانی پڑھاتے تھے۔ نہایت نستعلیق و مردم شناس LEEDS UNIVERSITY کے تعلیم یافتہ، اتنی جانفشانی سے اور ایسے دھیمے دھیمے لہجے میں لکچر دیتے کہ توجہ اِدھر اُدھر ہونے کا سوال ہی نہیں اُٹھتا۔

انگریزی کے پروفیسر مہیشی و پروفیسر جوگ کی آوازیں آج بھی کانوں میں گونج رہی ہیں۔ شیکسپیئر پڑھاتے ہوئے پروفیسر مہیشی کے مزاحیہ جملے اور ایک لطیفہ جو اکثر سُناتے تھے، کہتے کہ میری لائبریری میں بہت ساری کتابیں ہیں۔ کالج میں میوزک سرکل کے نام سے ایک انجمن تھی، کئی پروفیسر اور طالب علم جو سنگیت سیکھ چکے تھے۔ اس کے پروگرام میں حِصّہ لیتے۔ پروفیسر جوگ کی آواز کلاس میں اور پروگراموں میں متاثر کرچکی تھی اسی لئے جب ۱۹۶۳ء میں میرا ٹرانسفر ناگپور مہاودیالیہ میں ہوا تو ایک دن ایک کمرے کے پاس سے گذرتے ہوئے، میں رُک گئی۔ مجھے لگا کہ سات سال پہلے کے انگریزی کے لیکچر روم میں پروفیسر جوگ لیکچر دے رہے ہیں میں کلاس ختم ہونے تک باہر رُکی رہی۔ باہر نکلنے والی شخصیت کو جب دیکھا کہ واقعی پروفیسر جوگ ہیں تو میری نقش کوکن

خوشی کی انتہا نہ رہی اور وہ بھی بے حد خوش ہوئے۔

کالج کے فرسٹ ایئر سے ہی ڈاکٹر محمد ابراہیم قاضی اور ڈاکٹر محی الدین مومن کی شاگردی کا منصب حاصل ہوا دونوں اساتذہ نے اردو اور فارسی کے لیکچر لیئے دونوں کا اپنا اپنا منفرد انداز تھا جو آج بھی ذہن کے پردوں پر نقش ہے وہ بھی کیا زمانہ تھا۔ کبھی پروفیسر داد رکر سے عربی و اسلامک کلچر کے بارے میں معلومات حاصل کرتے کبھی پروفیسر بارگیر اُن سے کسی ایک لفظ کے بارے میں دریافت کرتے اور گھنٹہ بھر تک بیسیوں معنی، مفہوم، مشتقات اور محل استعمال سمجھاتے رہے۔

میڈم کلثوم پاریکھ اسمٰعیل کالج کی ان چند صاحب دل ہستیوں میں سے ایک تھیں۔ جن کے فیض سے کئی طالب علموں نے اپنی منزل تک رسائی پائی۔ انگریزی پر ان کی دسترس اور اندازِ گفتگو کے دل نشین پیرائے کا ثانی آج تک کالجوں کو نہیں مل سکا۔ اسٹاف روم سے لے کر ان کے جوگیشوری کے بنگلے تک کام و دہن کی آزمائش اور میزبانی کی سعادت سے ہم شما فیضیاب ہوئے۔ ان کی دوست میڈم رقیّہ ڈوسل کے باقاعدہ شاگرد ہونے کا شرف بھی حاصل رہا۔ وہ چاہے الفنسٹن کالج میں رہیں یا اپنی قیام گاہ الڈ وسل میں ان کی یادفرمائی اور نوازشیں آج بھی شامل حال ہیں ان دونوں خواتین کا تذکرہ مکمل نہ ہوگا۔ اگر میں ان کی دوست میڈم شینڈے کا ذکر نہ کروں۔ ان کا احترام و تعظیم بھی ہم لازمی سمجھتے تھے۔ وہ اکثر کہتی تھیں کہ یہ تمہارے اسٹوڈینٹس مجھے ہر وقت میڈم کہتے اور سلام کیوں کرتے رہتے ہیں۔ میں نے تو انہیں کبھی پڑھایا نہیں اور مسز پاریکھ جواب دیتیں کہ یہ اسمٰعیل

کالج کا کلچر ہے ۔ ڈاکٹر مدنی کہتے ہیں : میں فلاں موضوع
پر لکھ رہا ہوں ۔ یہ فہرست ہے چند کتابوں کی ۔ جاؤ
لائبریری سے نکال لاؤ ۔ میری محنت اور لگن کو دیکھ کر
ہی ڈاکٹر مدنی نے اپنی نگرانی میں مجھے پی ۔ ایچ ۔ ڈی
کرنے کی اجازت دی اور موضوع بھی دقت طلب
اور وسیع منتخب کیا ۔ "بمبئی میں اردو کی ابتداء اور ارتقا"
ان کی سب سے کڑی شرط یہ تھی کہ جب بھی کسی لائبریری
یا کسی ذاتی ذخیرہ سے کتابیں رسالے یا نوٹس حاصل
کروں سبھی کچھ ان تک لے جایا کروں تاکہ وہ خود بھی
ان تمام چیزوں کا مطالعہ کر سکیں اور جب بھی کچھ لکھوں
تو ان کے گوش گذار ضرور کر دوں لیکن بعد میں اس
سلسلہ میں بھی انہوں نے مجھے چھوٹ دے دی ۔ اور
مقالہ مکمل کروانے کے بعد اس کا نہایت باریکی سے
جائزہ لیا ۔ خود اپنی فطرت اور اپنے اساتذہ کی اس
طرح کی باریک بینی و دقت پسندی کی وجہ سے میں مجبور
ہوں کہ آج بھی میری نگرانی میں کوئی ریسرچ کرنے
پر جلدی آمادہ نہیں ہوتا ۔

اس زمانے میں اسٹوڈنٹس کونسل کا نام کالج یونین
ہوا کرتا تھا ۔ یونین کے الیکشن کی تو شان ہی کچھ اور تھی
دیگر مضامین کی سوسائٹیز مثلاً مراٹھی ساہتیہ منڈل
ہندی ساہتیہ منڈل، کوٹلیہ سوسائٹی اور مجمع الادب
و دیگر سوسائٹیز کے الیکشن کی گہما گہمی بھی دیکھنے کی چیز ہوتی
مگر مجال ہے کہ ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ، سر پھٹول ہوتا ۔ کسی
پروفیسر کو اپنے کسی طالب علم کی خاطر نہ شرمندگی اٹھانی
پڑتی تھی اور نہ کسی کے سامنے سر نیچا کر اور آنکھیں چرانے
کی ضرورت پیش آتی تھی ۔

ڈراموں اور اسٹیج کی جان تو کبیر اور سراج بھی تھے
نقش کو کون
جس ڈرامہ مقابلے میں جاتے ، ٹرافی جیت کر لاتے ۔ شوخی
و شرارت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی مگر مجال کہ بدتہذیبی
کی حد تک چھو سکے ! چونکہ ہم سیما کے دوست تھے اس
لئے سمیع خطیب اس تعلق سے ہمیشہ نقش دیوار پر نکتہ
چینی کرتے اور ہماری فقرہ بازیوں سے محفوظ ہونے کو اپنا
حق سمجھتے ۔ فارسی کے تعلق سے معین چودھری، مجاہد حسین
اور احمد انصاری و نثار کا ساتھ فرسٹ ایئر وانٹر تک رہا ۔

آج لوگ یقین نہیں کریں گے لیکن یہ حقیقت ہے
کہ درمیانی باغ میں بڑے خوبصورت گلاب لگا کرتے
تھے ۔ پھول توڑنے پر پانچ روپیہ جرمانہ عائد ہوتا تھا ۔
ایک دفعہ سلیمان چچا نے ہم چند لڑکیوں کو گلاب توڑتے
ہوئے دیکھا تو منع کیا اور دوسرے دن سے روزانہ صبح
سرخ و سفید و گلابی گلاب کے پھول خود لے آتے اور
ہمیں دے دیتے ۔

۸۱-۱۹۸۰ء میں کالج نے گولڈن جوبلی اور ۹۱-۱۹۹۰ء
میں ڈائمنڈ جوبلی کی تقریبات میں سابق طلباء و طالبات
کو دعوت نامے ارسال کئے گئے ۔ لبیک کی آوازیں ہر
سمت سے آئی تھیں اور بہت سے ساتھیوں سے اور
اپنے طالب علموں سے ملاقاتیں بھی ہوئیں ۔ کئی لوگ
ہندوستان کے دور دراز علاقوں میں مقیم ہیں ۔ کئی افراد
یورپ، انگلینڈ، افریقہ، امریکہ اور آسٹریلیا کے شہروں
میں تگ و دو میں مصروف ہیں ۔ کبھی خلیج اور سعودی
ملکوں سے بھی اپنی موجودگی کا احساس دلایا جاتا ہے سوچتی
ہوں، ان سبھوں سے تو زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر دیس
یا پردیس میں کبھی نہ کبھی ملاقات ہو جائے گی مگر داؤد غازی
داؤد خلقے عبداللہ ساونت، مجید جلیل جمعدار عزیزہ پر کار اور
محبوب پالیکر کے بارے میں کیا کہوں ؟ صرف یہی کہ ؎

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں. خوشی کے بھی، رنج کے بھی. خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں. شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں. اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے. رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے.

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار، ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے. تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے.

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں. دوست کے ہنی مون پر افلاطون، قرآن خوانی میں سان خطائی. باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ، رمضان میں مالپوہ، عید میں شیر خُرما.

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں.

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے.

جب کبھی مٹھائی کا ذِکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مِٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۴۱ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸/۸۵۴۲۲۳۳

مُسلِم نوجوانوں کے لئے خاص مضمون

زندہ قوم

از: محمد سعید علی ٹولکر (دُبئی)

دوستو! اِقْرَأْ پر جتنا غور و تدبر کیا جائے، حقیقتیں اتنی ہی کھل کر سامنے آتی ہیں۔ "اِقْرَأْ" امتِ مسلمہ کو ایک جاوید و زندہ قوم بنانا چاہتا ہے نہ کہ ایک جامد و مردہ قوم۔ اس نے انکشاف کیا ہے کہ جامد قومیں تباہ ہو جاتی ہیں مگر جاوید قوم ہمیشہ زندہ و تابندہ بنی ہے۔ متحرک رہتی ہے اور سدا آگے بڑھتی ہے۔ "اِقْرَأْ" یہ بھی انکشاف کرتا ہے کہ جس قوم میں جمود و تعطل پیدا ہوتا ہے تو پھر وہ خود کچھ نہیں کر پاتی۔ وہ سوچنا، سمجھنا اور غور کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ پھر وہ عمل نہیں کرتی بلکہ صرف اپنے اپنے دوستوں۔ پوتوں، ناتوں گوتوں، اور سپوتوں کے کارنامے بڑے گن گنا کر، اُچھال اُچھال کر، جھوم جھوم کر اور بغلیں بجا بجا کر دوسری قوموں کو سناتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ وہ کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ ایسی قوموں کے قصص اللہ نے قرآنِ پاک میں درج کئے ہیں تاکہ انسان سبق حاصل کرلے۔ آئیے نقشِ کو کن

دوستو! معلوم کریں کہ اس دور میں وہ کون سی قوم ہے جس پر جمود طاری ہوا ہے وہ کون سی قوم ہے جس پر تعطل کا فالج گر گیا ہے اور وہ کچھ نہیں کر پاتی۔ وہ کون سی قوم ہے جسے باطل کی فریب کاریاں ستمگریاں اور حریفانِ پنجہ شکن کے شرارے راکھ کا ڈھیر بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ کون سی قوم ہے جس کے سامنے ابلیسی جیوش و عساکر اور سرکش و تمرد کی قوتیں خم ٹھونک کر مقابلہ پر اتر آئی ہیں، وہ قوم کون سی ہے جسے شرک آلود زنّار اژدھا بن کر سپین کی طرح نگلنے کی تیاری میں ہے وہ۔ کون سی قوم ہے جس کا مقدر خوف و ہراس رنج والم، یاس و ناامیدی، کرب و ہیجان اور ذلت و خواری بن گیا ہے اور وہ کون سی قوم ہے جو اب کسی پر غالب نہیں آرہی ہے اور سب قومیں اس پر غالب آرہی ہیں؟ جی ہاں! "اِقْرَأْ" اس قوم کا عکس ہمیں اس مقدس آئینے میں دکھا رہا ہے کہ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ (سورۃ آلِ عمران: ۱۳۹)

"اے ایمان والو! آپ ہی غالب رہیں گے (شرط یہ ہے کہ اگر) آپ مومنین ہیں" معلوم ہوا کہ کسی قوم کو زندہ و جاوید آباد اور سرفراز رہنے کیلئے "اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" والی شرط پوری کرنا ضروری ہے۔ مومنوں کو مخاطب ہو کر یہ کہنا کہ "اگر آپ مومنین ہیں تو" یہ اندازِ بیان اور اسلوب ایسا بحرِ بے کراں ہے جسے صرف دور رس نگاہ رکھنے والے ہی بھانپ سکتے ہیں۔ بہرحال یہ شرط ہے کسی قوم کو زندہ و جاوید رہنے اور غالب آنے کے لئے۔ اب یہ ظاہر ہوا کہ "اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" والی شرط پوری کئے بغیر غالب رہنے اور آباد رہنے کی امیدیں لگائے رہنا صرف خود فریبی اور خوش فہمی ہے۔ اِقْرَأْ نے تو یہاں تک انکشاف کیا ہے کہ "اِن کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْن" والی شرط پوری نہ کرنے والی قوم پر دوسری قومیں مسلّط کی جاتی ہیں (سورۃ محمدؐ آیت ۳۸ نیز سورۃ الانعام آیت ۱۳۴) پھر مسلّط شدہ قومیں اس قوم پر ایسے مظالم ڈھاتی ہیں کہ اس قوم کی موت سے پہلے سکرات کی جاں گسل ہچکیوں کا مشاہدہ ساری دنیا کرتی ہے دوستو! آیئے ہم سب اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" والی شرط پوری کریں

اسلام نے خواتین کو مردوں سے زیادہ مالی تحفظ دیا ہے

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن جو پچھلے چند سالوں سے دنیا کے مختلف ممالک میں دعوت اور تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھے ہوئے ہے' اس میں اسلامی اسکالر اور معالج ڈاکٹر ذاکر نائیک جو اس فاؤنڈیشن کے روح رواں ہیں' انکی تقاریر کو خاص دخل حاصل ہے۔ ایسے ہی منعقدہ سیمنار واقع وائی بی چوہان سنٹر آڈیٹوریم ممبئی میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر ذاکر نائیک نے کہا کہ شریعت ایک بالغ مسلم خاتون کو جائیداد رکھنے اور اسے فروخت کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۴۰۰ سال قبل اسلام کی انقلابی حمایت ہی کی وجہ سے خواتین کو ان کے مرتبے اور جائز حقوق ملے تھے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے اسلام میں حقوق نسواں کو چھ اہم ابواب میں تقسیم کیا۔ ان میں روحانی حقوق' معاشی حقوق' سماجی حقوق' سیاسی حقوق' تعلیمی حقوق اور قانونی حقوق شامل ہیں۔ انہوں نے قرآن اور حدیث کے حوالے سے سامعین کو بتایا کہ اللہ مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ وہ انسان کو اس کے تقویٰ' پاکیزگی' خوف خدا اور راست بازی کی بنیاد پر پرکھتا ہے۔

خواتین کے معاشی حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر ذاکر نائیک نے کہا کہ مغربی ممالک میں خواتین کو جب معاشی حقوق دئے گئے اس سے ۱۳۰۰ سال قبل ہی اسلام نے عورتوں کو ایسے حقوق دیدیئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ایک مسلم خاتون کام کرنا چاہے تو وہ اس وقت تک کام کر سکتی ہے جب تک کہ قانون یا اسلامی لباس کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ہے' لیکن

ماڈلنگ اور اداکاری سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ اس میں خاتون کے جسم کی نمائش کی جاتی ہے۔ اسلام میں خاتون معاشی بوجھ نہیں ہے۔ اسے اپنے زندہ رہنے کے لئے کام کرنے کی ضرورت نہیں' بلکہ کسی مالی بحران کے وقت وہ اپنے خاندان کی مدد بھی کر سکتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے والد' بھائی' شوہر کی شرکت سے تجارت بھی کر سکتی ہے۔ البتہ وہ کسی نامحرم کے ساتھ اس طرح کا رشتہ نہیں رکھ سکتی کیونکہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک نے بتایا کہ اسلام میں جہیز کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ لیکن شوہر کو شادی کے موقع پر مہر ادا کرنے کی اجازت ہے' جو دراصل شادی کا تحفہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ذرائع ابلاغ نے اسلام کو غلط طور پر پیش کیا ہے۔

نقاش

(کیپٹن فقیہ محمد مستری کی نقشِ کوکن سے سبکدوشی کے اعلان سے متاثر ہوکر)

پہلے تو جلی حرفوں میں آداب لکھیں گے — ہم ڈھونڈ کے اس کیلئے القاب لکھینگے

لکھینگے اسے بحرِ شرافت کا شناور — جب عہدِ پُر آشوب کو گرداب لکھینگے

حالات کو لکھینگے شبِ غم کی سیاہی — اس پیکرِ اخلاص کو مہتاب لکھینگے

لکھینگے اسے ہنستا ہوا نیل کمل ہم — جب حلقۂ تعلیم کو تالاب لکھینگے

کر دینگے رقم دستِ جنوں خیز کی تعبیر — جب دولتِ اعزاز کو ہم خواب لکھینگے

جوہر[۱] کا تلاشیں گے جو کہیں نورِ محل ہم — اس محورِ فورم[۲] کو ہم محراب لکھینگے

دیوار پہ لکھینگے اسے مونسِ اطفال[۳] — قرطاس پہ ہم اسکو ظفریاب لکھینگے

کوکن میں کہیں نقش کا جب ذکر چلے گا
ہم حرفِ تشکر کے کئی باب لکھیں گے

(نقشِ کوکن کے ایک قاری کے لطیف احساسات ۔ بشکریہ اثر صدیقی)

۱ خصوصی ٹیلنٹ Talent ۲ نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم ، ۳ ماہنامہ نقشِ کوکن ۔ ممبئی ۔

یادِ رفتگان

مرحوم سیف الدین داؤد انڈرے
شخصیت اور خدمات

از: ابراہیم احمد سند بلکر

ساحل میگزین میرے ہاتھ میں تھا اور بڑے اشتیاق سے نظر ڈال رہا تھا۔ یہ انجمنِ اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج شریوردھن کا یادگاری مجلّہ تھا جو اسکول کے جشن سیمیں کی تقریب کے موقع پر دسمبر ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ آخری صفحہ پر اشتہار کی صورت میں ڈاکٹر عبدالرحیم انڈرے انگلش ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج بورلی پنچتن کی جانب سے انجمن اسلام جنجیرہ کے بانیان کی خدمات، ایثار و قربانی کے ذکر کے ساتھ ڈاکٹر عبدالرحیم انڈرے و بیگم ریحانہ انڈرے نے "دانشورِ کوکن" بانیٔ انجمن مرحوم سیف الدین انڈرے کی خدمت میں "خراجِ عقیدت" پیش کیا تھا۔ دیکھتے ہی دل میں خیال گزرا کہ سیف الدین صاحب جیسی اپنے دور کی ایک عظیم شخصیت اور ان کی جلیل القدر علمی اور قومی خدمات پر ایک جملہ میں خراجِ عقیدت مجھے کچھ اچھا نہیں لگا۔ نئی نسل کے کتنے لوگ ان سے واقف ہوں گے یہ تو میں نہیں کہہ سکتا مگر یہ یقین ہے کہ ایسے لوگ جنہوں نے ان کو دیکھا ہے انگلیوں پر گنی جانے والی تعداد میں ہی ہوں گے۔ میرے لئے یہ خوشی اور فخر کی بات ہے کہ مجھے جن چند بانیانِ انجمن کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اُن میں مرحوم سیف الدین صاحب ایک ہیں۔

۱۹۰۷ء میں انجمن اسلام جنجیرہ کی تاسیس میں کوکن کے "مرحوم" جنجیرہ کے خطہ کے یوں تو کئی ایک افراد قوم نے حصّہ لیا تھا اور اس تعلیمی تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق کام کیا مگر اس کے "زمرۂ بانیان" میں دراصل چند ہی ایسی ممتاز اور رگنی چُنی علم دوست شخصیتیں تھیں جنہیں "بانیانِ انجمن" ہونے کا شرف حاصل ہے اور ان میں مرحوم سیف الدین داؤد انڈرے کا ایک نمایاں مقام ہے انجمن کے بانیان اور خدمت گذار افراد میں کئی ایک با صلاحیت اور صاحبِ علم شخصیتیں ہو گزری ہیں جن کی یادگار "انجمن" خدماتِ انجمن کے دفتر کے پارینہ اوراق میں منتشر پڑی ہوئی ہیں۔ نئی نسل کے لئے ان سے واقف ہونے کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کے تحت انجمن کے ماضی و حال کی سرگرمیوں کو افرادِ قوم

کے سامنے اُجاگر کرنے کے مقصد سے ۱۹۶۹ء میں میرے محترم دوست عبداللہ فقیہ اور میں نے ایک سہ ماہی ترجمان "ندائے انجمن" انجمن کے بمبئی حلقہ کے زیرِ اہتمام جاری کرنے کی جسارت کی تھی۔ جو اراکینِ انجمن کو بلا معاوضہ بھیجا جاتا تھا۔ اس کے مستقل عنوانات یادِ رفتگاں، شخصیات، گنبد کی آواز اور حالاتِ حاضرہ پر مشتمل تھے۔ اس کام میں ہمارے ایک اور ساتھی جناب سیّد علی نظیر تھے۔ لوگوں نے اس سلسلہ کو بہت پسند کیا تھا۔ چونکہ پرچہ مفت تقسیم کیا جاتا تھا، چھپائی، اشاعت اور ڈاک خرچ پر کافی پیسہ صرف ہوتا رہا۔

اکتوبر ۱۹۶۹ء سے دسمبر ۱۹۷۳ء تک پرچہ بمشکل چار سال جاری رہا اور بعد میں بند کر دیا گیا۔ اس پرچہ کے اپریل ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں "یادِ رفتگان" کے تحت میں نے ایک اجمالی خاکہ مرحوم سیف الدین صاحب کی شخصیت پر پیش کیا تھا۔ آج اس پر نظرِ ثانی اور کچھ مزید تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت کو محسوس کر رہا ہوں۔

مرحوم جناب سیف الدین داؤدانڈرے سابق ریاست جنجیرہ کے صفِ اوّل کے مدبّرین میں شمار کئے جاتے تھے۔ موصوف اس ریاست میں ایجوکیشنل انسپکٹر اور تحصیلدار کے عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہتے ہوئے بھی دل میں قوم کا درد بدرجۂ اتم موجود تھا اور قوم کی تعلیمی پسماندگی دُور کرنے کی ہر جدوجہد میں انہوں نے پہل کی ہے۔ صاحبِ فکر و عمل تھے، قومی ہمدردی اخلاص اور اولوالعزمی کی صفات ان میں موجود تھیں۔ نام و نمود، نقشِ کو کن

سے انہیں طبعی تنفّر تھا۔ صاحبِ قلم تھے اور شاعرانہ ذوق رکھتے تھے۔ سیف الدین صاحب خوشنویسی کے فن میں ماہر تھے۔ ان کی شخصیت بلا تفریقِ مذہب و قوم قابلِ احترام تھی۔ شاہی دربار اور خاندان میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ انجمن کے پہلے اسسٹنٹ سیکریٹری تھے اور اس کی ابتداء ہی سے یعنی ۱۹۰۷ء سے ۱۹۳۰ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ ان کی قابلِ رشک تحریروں سے انجمن کے دفتر مزیّن ہیں۔

انجمن کے ابتدائی دَور میں مالیات کی فراہمی کی غرض سے مختلف اسکیموں کا اجراء ان ہی کے ذہن رسا کا منفعت بخش نتیجہ تھا۔

۱۹۰۸ء میں انجمن کے لئے ایک پریس خریدنے کی تحریک ان کی تھی۔ انجمن کی روداد یں، رپوٹیں اور دیگر سارا دفتری کام موصوف کی تحریر سے اور ان کی نگرانی میں انجمن کے پریس میں طبع ہو کے شائع ہوتا رہا۔ سیف الدین صاحب کی تحریروں سے انجمن کے اغراض و مقاصد کی اشاعت میں آسانیاں پیدا ہوئیں۔ باہم اتحاد و اتفاق بڑھنے لگا اور تعلیم کی ضرورت سے لوگ واقف ہونے لگے۔ حق تو یہ ہے کہ انجمن کے ابتدائی دور میں قوم میں جو بیداری اور انجمن سے جو دلچسپی پیدا ہوئی وہ سیف الدین صاحب کی تحریری سرگرمیوں کی بدولت تھی۔ سیف الدین صاحب کی یہ کوشش تھی کہ انجمن کے کام کے ساتھ ساتھ ریاست جنجیرہ کے اردو مدارس کے لئے درسی کتابوں کی طباعت بھی اس پریس میں ہو۔ انجمن کے اُس

دَور میں ایسے افراد نہیں تھے جن کی رہبری اور مدد
سے اُردو کی نصابی کتابیں مرتب کی جاتیں۔ لہٰذا
درسی کتابیں تو شائع نہیں ہوسکیں لیکن اس
پیکرِ عزم ویقین نے ہمت نہیں ہاری۔ انہوں نے
اتنا تو کر دکھایا کہ غیر معیاری جماعتوں کے لئے
اُردو اور عربی کے قاعدے مرتب کئے اور انجمن
کے پریس میں طبع ہوکر ریاست کے سرکاری اردو
مدارس میں جاری کئے گئے۔

یہ پریس تجارتی اصولوں پر جاری نہیں تھا
اس لئے کوئی معقول آمدنی نہیں تھی۔ اس لئے چند
سالوں کے بعد بند کر دیا گیا۔

مولانا عبدالشکور کوکاٹے نے ۱۹۳۰ء
میں اپنی ایک نظم میں بابیانِ انجمن کی خدمات پر
خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے سیف الدین
صاحب کے تعلق سے بڑے عقیدت مندانہ انداز
میں انجمن سے مخاطب ہوکر کہا تھا۔

کیا بتاؤں تجھ کو وہ کون سیف الدین ہے
گر کہوں گلزار تجھ کو تو وہ ہے تری نسترن
جس کے رشحاتِ قلم سے تو ہوئی آراستہ
وہ یہی ہے وہ یہی ہے وہ دبیرِ انجمن

سیف الدین صاحب اردو و فارسی کے عالم
تھے۔ جدید تعلیم کے دلدادہ تھے اور زندگی بھر قوم
میں تعلیمی بیداری پیدا کرنے کے لئے جد وجہد
کرتے رہے۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنے خاندان کے
افراد اور اولاد کی اعلیٰ تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔ ان
کے ایک صاحبزادہ عبداللہ نے ۱۹۲۴ء میں بی اے پاس
کرنے کے بعد اکاؤنٹنٹ جنرل بمبئی کے آفس میں
اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد وہ کراچی
منتقل ہوئے۔ دوسرے فرزند ابراہیم ۱۹۲۸ء
میں بی اے اور ۱۹۳۰ء میں ایل، ایل، بی کے امتحانات
پاس کرنے کے بعد بمبئی ہائی کورٹ میں ایک عرصہ
تک وکالت کرتے رہے۔ بڑی ذہین، بے باک،
اور آزاد منش شخصیت تھی۔ اپنی مادر علمی انجمن سے
بے حد وابستگی تھی۔ اپنے رفیق کار جناب قاضی
سعد اللہ ایڈوکیٹ تھانہ اور دوسرے ساتھی
جناب محمد سعید کھمکر انکم ٹیکس آفیسر کے ساتھ انجمن
کی میٹنگوں میں شرکت کے لئے جنجیرہ پہنچتے اور
انجمن کے کاموں میں رہنمایانہ رول ادا کرتے رہے
زندگی نے زیادہ ساتھ نہیں دیا اور ۱۹۴۲ء میں رحلت
کر گئے۔ سیف الدین صاحب کے تیسرے فرزند
عبدالحمید بمبئی ہائی کورٹ میں رجسٹرار کے عہدہ پر فائز
رہے۔ ۱۹۴۲ء میں جب میں بمبئی آیا تو اس وقت
جنجیرہ کے باشندوں کی ایک جماعت "جمعیۃ المسلمین
جنجیرہ" نئی نئی قائم ہوئی تھی۔ جس کے صدر مرحوم مولانا
غلام محمد خطیب صاحب (خطیب جامع مسجد بمبئی)
اور جوائنٹ سیکرٹری میرے دیرینہ دوست سید
محمد صدیق قادری (مہر مہلائی) تھے۔ میں بمبئی پہنچا
تو ان کے ساتھ مجھے بھی دوسرا جوائنٹ سیکرٹری بنایا
گیا۔ جناب عبدالحمید انٹلرے اس کی مجلس منتظمہ
کے فعال رکن تھے۔ بڑے بااصول اور مخلص انسان
تھے۔ جمعیۃ المسلمین اور انجمن کے کاموں میں کئی
سالوں تک ہمارا ساتھ رہا۔ ملازمت سے سبکدوشی
کے بعد چند سال پہلے اپنے وطن مالوف بوری پنچتن

میں انتقال کر گئے۔

مرحوم عبدالحمید صاحب کے فرزندوں میں ڈاکٹر عبدالرحیم اُنڈرے ایک مشہور سرجن ہیں۔

سیف الدین صاحب انجمن اسلام جنجیرہ کے ۱۹۰۷ء سے ۱۹۳۰ء تک پورے ۲۳ سال تک اسسٹنٹ سیکرٹری رہے۔ اس عرصہ میں پانچ بلند قامت شخصیتیں صدر کے عہدہ پر فائز رہیں اور تین عالی ہمت جنرل سیکرٹری ہو گذرے لیکن اس طویل مدت میں سیف الدین صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری کے عہدہ کے فرائض اس خوبی اور شان سے انجام دیتے رہے کہ بلا امتیاز شخصیت وہ صدر انجمن کے قوت بازو، جنرل سیکرٹری کے دست راست اور کارپردازان انجمن کے معاون و رہبر بنے رہے۔ حلقۂ احباب اور عوام میں وہ "سیف الدین صاحب" کے نام سے معروف تھے۔ سیف الدین صاحب کی پبلک لائف سے سبکدوشی کے بعد بھی انجمن سے جو قلبی لگاؤ تھا اُس نے اُنہیں چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ وہ تادمِ حیات انجمن کے کارکنوں کی اپنے تجربہ اور مشورہ سے رہنمائی کرتے رہے ۱۹۳۸ء میں قوم کا یہ محسن مالکِ حقیقی سے جا ملا۔

صدق و اخلاص و صفا باقی نماند

آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

خدمتِ قوم و ایثار و قربانی سے بھرپور زندگی کا خاتمہ ہوا۔ سیف الدین صاحب اپنے دور کے ایک عظیم دانشور تھے۔ مرحوم نے اپنے ساتھیوں جن میں بابا مدرس سید کمال الدین، سیّد علی قادری ایجوکیشنل انسپکٹر (مھسلہ) جناب نقیبہ محمد سعید آرائی صدر تحصیلدار (شریوردھن) جناب سیّدی محمد عبدالعزیز شیخانی صوبہ دار۔ ریاست جنجیرہ (مرڈ) جناب سیّدی عبدالصمد، عبدالرحیم قطب اللہ (قلعہ جنجیرہ) جیسے قوم پرور اور علم دوست افراد شامل تھے، کے ساتھ مل کر تقریباً سو برس پہلے انجمن اسلام کی بنا کر کے قوم کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنے کے مقصد سے جو چراغ روشن کیا تھا۔ آج وہ مینارۂ نور بن کر دُور دُور تک علم و تہذیب کی روشنی پھیلائے ہوئے ہے۔

نہیں ہے پیرِ میخانہ مگر فیضان باقی ہے

ابھی تک میکدہ سے بوئے عرفانی نہیں جاتی

ڈاکٹر عبدالرحیم اُنڈرے اپنے قائم کردہ تعلیمی اداروں کے ذریعہ کوکن کے پسماندہ خطہ میں تعلیم عام کرنے کی جس حوصلہ، ہمّت اور لگن سے جدوجہد کر رہے ہیں وہ قابلِ صد تحسین ہے۔ دراصل وہ اپنے خاندان کی روایات اور اپنے عظیم المرتبت دادا کے نقشِ قدم پر چل کر ان کے تعلیمی مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی مرحوم سیف الدین صاحب کے لئے بہترین خراجِ عقیدت ہے۔

دولت

دولت سے ہم کتابیں خرید سکتے ہیں علم نہیں خرید سکتے۔
دولت سے ہم عینک خرید سکتے ہیں بینائی نہیں خرید سکتے۔
دولت سے ہم زیورات خرید سکتے ہیں حسن نہیں خرید سکتے۔
دولت سے ہم نرم گداز بستر خرید سکتے ہیں نیند نہیں خرید سکتے۔
دولت سے ہم ادویات خرید سکتے ہیں صحت نہیں خرید سکتے۔
(یوسف احمد ساونت مقام دابھٹ، رتناگری)

فلیٹس اور خوبصورت شاپنگ سینٹر پر مشتمل شاندار پیشکش
نوشین پلازہ
کوسہ جامع مسجد کے سامنے
علاوہ ازیں صنعتکاروں اور کارخانہ داروں کے لئے سنہری موقع
نشیمن انڈسٹریل کمپلیکس
۶۳ گالوں پر مشتمل صنعتی یونٹس تھری فیس پاور کے ساتھ اور ٹنکیوں کی سہولت بھی
ملئے، حاجی عبدالسلام راول چیئرمین اینڈ منیجنگ ڈائریکٹر
نشیمن بلڈرس پرائیویٹ لمیٹیڈ نشیمن کالونی، کوسہ ضلع تھانے
ہیڈ آفس: ۵۳۵۲۰۸۱، ۵۳۵۴۱۲۲

قاضی فراز احمد

استنے لہو نشان رہے آبلے ضرور
گزرینگے میری راہ سے اب قافلے ضرور
کچھ دُور تک تھی روشنی کچھ دیر تک سہی
لیکن چراغِ دل تو ہمارے جلے ضرور
کیوں حشر تک بھی سرد رہے دل مزار میں
میرے لئے گلاب و لالہ کھِلے ضرور
دل نے تو ماہ و سال کے کچھ غم چھُپا لئے
چہرے پہ رتجگوں نے لکھے سلسلے ضرور
کچھ درد بڑھ گیا ہے جو اپنی مجال سے
طے کیجئے فراز نئے مرحلے ضرور

محمد عبدالغفور ساقی ٹونڈلوی

شوق انساں کو زمیں سے ماہ تک لے جائیگا
اور تاروں کی چمکتی راہ تک لے جائے گا
ایسے دیوانے کے ہم بھی منتظر ہیں آج کل
آہ سے جو داستاں کو واہ تک لے جائے گا
اس کے عزم و حوصلہ کا کوئی بھی ثانی نہیں
ساحلی امواج کو جو چاہ تک لے جائے گا
ہم تو سمجھیں گے شہنشاہِ مسیحائی اُسے
زندگی کو جو خوشی کی راہ تک لے جائے گا
دو قدم کی بات ہو ساقی کہ صدیوں کا سفر
دید کا ارمان جلوہ گاہ تک لے جائے گا

وفا راجپوارڑی

بدلے سے ہیں زمین کے آثار دیکھئے
انساں کو آج برسرِ پیکار دیکھئے
مشعل کا کام آگ لگانے کا کام ہے
واللہ خود کو یوں نہ دھواں دھار دیکھئے
ان کو بھی اِک حسد ہے زمانے کے ساتھ ساتھ
اندازِ فکر ان کا یہ اظہار دیکھئے
وہ اپنے آپ کو تو فرشتہ صفت کہیں
غیروں کے ہر چلن کو گنہگار دیکھئے
ایک طرفہ فیصلہ وہی کرتے ہیں اے وفاؔ
اک آنکھ سے ہوتے ہیں بیمار دیکھئے

غزل

محمود الحق ماہر

دوستوں اتنا کرم اتنی نوازش کرنا
مجھ سے بِللہ خوشامد کی نہ خواہش کرنا
حوصلہ چاہیئے یہ کام دلیری کا ہے
کوئی آساں نہیں اوروں کی ستائش کرنا
خوبیاں آپ ہی کر دیتی ہیں قائل سب کو
کتنی نادانی ہے خوشبو کی نمائش کرنا
ہاتھ جل جائیگا اور لوگ اُڑائینگے مذاق
ہاتھ سے شعلہ بجُھانے کی نہ کوشش کرنا
یہ بھی اظہارِ محبت جو نہیں تو کیا ہے
میرے بارے میں کسی اور سے پرسش کرنا
چین کہتے ہیں کسے کچھ نہیں معلوم ہمیں
اپنی تقدیر ہی میں لکھا ہے گردش کرنا
ہم تو حق چھین لیا کرتے ہیں اپنا ماہرؔ
فطرتاً آتا نہیں ہم کو گذارش کرنا

مصر بیت المقدس اور عراق کے تمام مقاماتِ مقدسہ کی زیارتوں کے مختلف پروگراموں کے ساتھ ادا کریں

سعودی تقویم (کیلنڈر) کے مطابق امسال یوم عرفہ جمعہ ۲۶ مارچ کو ہوگا۔ لہٰذا جو حضرات ۱۹۹۹ء کے حج میں شریک ہونگے انکو ان شاء اللہ تعالیٰ حج اکبر کی سعادت نصیب ہوگی

ایشیا کے سب سے بڑے حج و زیارت ٹورز منظم کرنے والے ادارہ **مُسلم ٹورز کارپوریشن ممبئی** کی بیس سالہ تجربہ کار رہنمائی میں ۱۹۹۹ء کے فریضۂ حج بیت اللہ کی ادائیگی اور قبلۂ اول بیت المقدس، عراق اور مصر کے تمام مقامات مقدسہ ◇ قاہرہ ◇ بغداد شریف ◇ کربلائے معلیٰ ◇ نجف اشرف ◇ کوفہ ◇ کاظمین ◇ سامرہ ◇ بلد ◇ مُسیب ◇ نبی ایوبؑ ◇ سلمان پاک ◇ الرفاعی ◇ بابل ◇ جارڈن میں عمان کی زیارتیں اور تاریخی مقامات کی روحانی سیاحت کے ہمارے منظم کردہ ٹورز میں شریک ہو کر اپنے سفرِ حج و زیارت کو نہایت پُرسکون۔ اطمینان بخش طریقہ پر کامیابی کے ساتھ مکمل کریں۔ ہمارے یہ تمام ٹورز انٹرنیشنل پاسپورٹ پر ہوں گے۔ مکہ معظمہ میں حرم شریف سے نزدیک ترین عالیشان عمارت "سنان پیلیس" اور دوسری عمارتوں میں آرام دہ رہائش۔ طبی امداد۔ ایئرکنڈیشن ٹرانسپورٹ۔ ہر عقیدے کے علماء کی رہنمائی۔ شمالی ہند/جنوبی ہند/گجراتی/مہاراشٹرین/کوکنی طرز کا تازہ اور سادہ کھانا۔ اپنی پسند کے مطابق ممبئی۔ دہلی۔ کلکتہ۔ مدراس سے روانگی اور واپسی۔ مصر، بیت المقدس اور عمان میں تھری اسٹار ہوٹلوں میں قیام۔ عراق میں ٹورسٹ ہوٹلوں میں قیام۔ تجربہ کار گائڈ اور بے شمار دوسری سہولیات کے ساتھ۔ شرحِ ٹکٹ کی ادائیگی چار آسان قسطوں میں۔ مزید تفصیلات کے لیے ۱۴۰ صفحات کی باتصویر کتاب بیس روپیہ میں ذیل کے پتوں سے لیکر ملاحظہ فرمائیں۔

مُسلم ٹورز کارپوریشن کی خدمات کے بیس سال مکمل ہونے کی خوشی میں ہر عازمِ حج کے لیے عُمدہ تحفہ۔ شرحِ ٹکٹ میں لاکھوں روپے کی رعایت اور ایئرکنڈیشن **ماروتی** ۸۰۰ کار کا تحفہ بذریعہ قرعہ اندازی اس اسکیم کی تفصیلات ۱۹۹۹ء کے لٹریچر میں ملاحظہ فرمائیں جو ذیل کے پتوں سے مل سکتا ہے۔

ہمارے خصوصی ملازمین

● الحاج عبد القادر۔ اے فنی ہر ولی ۳۵۵ وی پی اسٹریٹ (سینٹر اسٹریٹ) پونہ فون ۳۱۲۹۳ ● الحاج احمد ہاشم شیخ ہاشمی اسپتال نمبر ۵ پیر چاوڑی احمد نگر فون ۳۲۶۸۹۳/۳۲۲۰۰۵ ● الحاج مومن محمد الیاس محمد رمضان ۱۳۴، قیصر باغ، تھانہ روڈ، بھیونڈی فون ۵۸۹۱۹ ● شیخ مجاہد بن منظور صاحب سی/۲ کوٹھاری محل ولی پیر روڈ، نزد میمن مسجد کلیان فون ۳۲۰۳۱۸ ● الحاج بدیع الزماں یزدانی۔ یزدانی ٹور لسٹ تیلی پورا اتواری بازار ناگپور، فون ۷۲۵۳۲ ● الحاج اے جے مَدوی نمبر ۱۱ بھوساول رشی ریلوے کالونی نزد خواجہ میاں اولڈ پیر الہ روڈ، جلگاؤں فون ۲۹۹۵۷ ● حاجی عبد الحمید صاحب حاجی ایس ہر ولی نمبر ۱۱ شنی وار پیٹھ شولاپور ● حاجی بابو ریاض احمد صاحب سر تاج ٹیلی کوم سینٹر، محمد علی روڈ، مومن پورہ، ناگپور فون ۷۲۹۹۰۶/۷۲۹۹۰۳ ● جناب ڈاکٹر حاجی سعید احمد صاحب دیارام روڈ لاتور فون (آفس) ۲۷۱۹۷/۲۲۱۳۶ (گھر) ۲۱۷۸۷

مسلم ٹورز کارپوریشن متصل اندھیری (ویسٹ) پوسٹ آفس **ممبئی** ۷۳۵۷ پوسٹ بکس **ممبئی** 400058 فون: 620 48 86 - 420 48 87 - 620 48 92

فیکس: 022 - 628 84 53 / 022 - 623 60 40

ہماری ادبی اور ثقافتی سرگرمیاں۔ انجمؔ عباسی

٭ ایک دوشیزہ بڑی نٹ کھٹ، بڑی چنچل بڑی نازک اندام، بڑی گلفام۔ زبان میں وہ جادو کہ سب لٹو ہو جائیں ' چال ایسی متوالی کہ جدھر سے گزرے سب دل ہار بیٹھیں ' سیہادری کی آغوش میں پلی اور ساحل کی وادیوں میں انگڑائیاں لے کر چلنے والی اس دوشیزہ کے سبھی چاہنے والے۔ کوئی اس کے گداز سے میرؔ سوز و نغمہ ' رو کسی کو بس اسی کا سوداؔ کسی پر امن کی چاہت کا رنگ ایسا غالبؔ کہ صاحب ذوقؔ کا بھی زہرہ گداز ہو جائے۔ اس کے عاشق جانے کتنے اور کیسے روپ لئے ہوئے ہیں۔ کہیں تو کوئی نسیمؔ ہے کہیں کوئی آتشؔ، کہیں شکستوں سے چور رہ کر بھی سراپا ظفرؔ و امیرؔ کارواں تو کہیں ' سینہ وطن کے عشق سے سرفراز ہو کر بھی محرومؔ۔ اگر کوئی یک لخت سیمابؔ بن کر محو رقص ہوا تو دوسرے بھی بے خودی عشق میں بے خود و مخمورؔ بن گئے۔ اور کوئی بہت اونچا اٹھا تو انیسؔ رشک کہکشاں بن کر اقبالؔ بن گیا۔ غرض اس دوشیزہ نے سب کو مسحور کر رکھا ہے کرشن کی مرلی میں ' سردار کی گھن گرج میں ' ملّا کے وعظ میں ' مجازؔ کی آوارگی میں ' فیضؔ کی قلندری میں اور فراقؔ کی نغمگی میں اس کی دھن اور اسی کا چرچہ ' اسی کا ذکر اور اسی کا نغمہ '۔ نہ اس میں مذہب کی تمیز نہ رنگ و نسل کا امتیاز۔ نہ صوبائی عصبیت اور نہ فرقہ واریت۔ مگر اس ہمہ گیریت کے باوجود گردش لیل و نہار نے اس دوشیزہ کے انگ انگ میں ادبار کے ناخن گاڑ دیئے۔ اور جب اس کے عاشقوں نے اس طرح سے گھائل دیکھا تو مسیحائی کے لئے جگہ جگہ محاذ بنائے۔ ان میں ایک محاذ ہماری ادبی سرگرمیاں بھی ہیں جن کی بدولت دوشیزہ اردو کی سحر آفرینی اور شیریں بیانی کے افسانے لوگوں کو سنائے جاتے ہیں۔

ہماری ادبی سرگرمیوں کے ذریعے اردو کا قاری نہ صرف شعر و شاعری اور اس کی حلاوت سے لطف اندوز ہوتا ہے بلکہ اسے اردو تحریکات اور ادبی رجحانات سے آگاہی ہوتی ہے۔ ادب کے بارے میں اس کی معلومات وسیع ہوتی ہے اور اردو سے اس کی وابستگی اور شگفتگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ادبی سرگرمیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں یونیورسٹی اور کالجوں میں مختلف موضوع پر سیمینار اور مذاکرے ہوتے ہیں جن میں مشہور مفکروں، نقادوں اور ادیبوں کو بلایا جاتا ہے ان کے خیالات اور آراء سے اردو والوں کو روشناس کرایا جاتا ہے بحث و مباحثہ ہوتا ہے اور زبان کی تفہیم اور ترویج کے راستے ہموار کئے جاتے ہیں۔ کالجوں میں مشہور شعراء اور ادباء کی برسی منانے کی بھی رسم ہے۔ یہ ادبی سرگرمی شاعر یا ادیب کے حالات زندگی ' ادبی کارناموں اور ادبی تشخص سے طلبہ اور حاضرین کو روشناس کراتی ہے یا ان کی معلومات کو تازہ کر دیتی ہے جس کی برسی منائی جاتی ہے بلند پایہ شخصیتوں کے ذریعے پیش کئے جانے والے مقالوں کے ذریعے اردو والوں کی ادبی تشنگی کو دور کرنے کی یہ ایک مثبت کوشش ہے موجودہ دور میں اردو کی بنیادیں مستحکم بنانے کے لئے اس قسم کی سرگرمیوں میں اضافہ ضروری ہے شاید یہی وجہ ہے کہ مہاراشٹر کالج ' برہانی کالج ' اور ممبئی کے دیگر

کالجوں نے اس قسم کی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی ہے۔

مشاعرے ہمارے ادبی سرگرمیوں میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں۔ ماضی میں اردو کی تاسیس، ترویج اور تفہیم میں مشاعروں نے بڑا نمایاں رول ادا کیا ہے، ایک زمانہ تھا کہ مشاعروں کا انعقاد قابل فخر سمجھا جاتا تھا۔ لوگ بھی مشاعروں میں شریک ہونے کے لئے اپنی مصروفیات بالائے طاق رکھ دیتے تھے۔ آج حالات بدل گئے ہیں۔ ادبی ذوق کم ہو گیا ہے مادہ پرستی نے تحصیل زر میں سب کو مشغول رکھا ہے۔ آج مشاعرے کسی ادارے کو مالی امداد دلانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ تفنن طبع ان کا مقصد ہوتا ہے ایسے مشاعرے روایات کی پاسداری کا حق بھی ادا نہیں کر پاتے۔ اکادمیوں اور علمی درس گاہوں کے زیر اہتمام منعقدہ مشاعروں میں چونکہ لوگوں کے ادبی ذوق کا خیال رکھا جاتا ہے اس لیے ان مشاعروں میں شاعروں کا انتخاب ان کے کلام کے معیار و مقبولیت پر ہوتا ہے۔ ٹی وی اور ریڈیو پر بھی اس قسم کے مشاعرے ہوتے رہتے ہیں۔ جو ادب کی ترویج اور اشاعت میں مدد و معاون ہوتے ہیں۔

ہماری ان ادبی تحریکات کو اور سرگرمیوں کو اخبارات اور رسائل لوگوں کے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ بمبئی سے شائع ہونے والے انقلاب اور اردو ٹائمز جیسے اخبارات میں ادبی سرگرمیوں کی روداد شائع ہوتی رہتی ہے جن سے ادبی سرگرمیوں سے لوگوں کو واقفیت ہوتی رہتی ہے گذشتہ ۳۵ سالوں سے پابندی سے شائع ہونے والے ماہنامہ نقش کوکن میں تو چھوٹی بڑی تمام ادبی، ثقافتی سرگرمیوں کی تفصیل شائع ہوتی رہی ہے ایوان اردو 'اردو بک ریویو' تکمیل وغیرہ رسائل میں بھی ادبی سرگرمیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ سرگرمیاں کس نوعیت کی ہوتی ہیں اور کس قدر وقیع ہوتی ہیں اس کی ایک مثال پیش کی جا رہی ہے۔

۲۶ فروری کو شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی نے غالب اور میں پر ایک سیمپوزیم رکھی۔ صدارت کے فرائض ممتاز عالم و ناقد جناب رشید حسن خاں نے انجام دیئے۔ اس سمپوزیم میں جناب کالی داس گپتا رضا، پروفیسر فضیل جعفری، جناب انور خان، جناب سلام بن رزاق اور جناب انور قمر نے اپنے خیالات تقاریر اور مقالوں کی شکل میں پیش کئے۔ اس سمپوزیم اعلان کو روزنامہ انقلاب نے دوبارہ مختلف انداز میں شائع کیا جس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔۔۔۔ دکیمپس کا ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ حاضرین کی بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے جناب فضیل جعفری نے کہا کہ اردو والوں کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط ثابت ہو رہا ہے کہ اردو انحطاط پذیر ہے۔

مشہور شاعر اور دانشور سردار جعفری کو ساہتیہ اکادمی کا گیان پیٹھ ایوارڈ دیا گیا۔ اس کے اعزاز میں مہاراشٹر کالج میں منعقدہ جلسے میں مقررین اور حاضرین دونوں کی تعداد قابل ذکر تھی جناب محمد حسین پرکار جب سے مہاتما گاندھی میموریل ریسرچ سینٹر کے آفیسر مقرر ہوئے ہیں وہ ادبی سرگرمیوں کے انعقاد میں کافی دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے جدید افسانوی ادب اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر ادبی سیمینار کیا تھا جس کے صدر مشہور ترقی پسند شاعر اور دانشور سردار جعفری تھے اس سیمینار میں ہندی اور اردو کے مشہور ادیبوں اور شاعروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہاں بھی حاضرین کا کوئی المیہ نہیں تھا۔

دراصل ہماری ادبی سرگرمیاں اس بات کی متقاضی ہیں کہ ان کے انعقاد میں پوری توجہ، جانفشانی اور منصوبہ بندی سے کام لیا جائے۔ جہاں یہ باتیں بروئے کار لائی جاتی ہیں وہاں ان کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ مہاراشٹر اردو اکادمی نے ط انصاری صاحب کی رہنمائی میں جتنے پروگرام کئے گئے وہ بے حد کامیاب رہے۔

ہمارے ثقافتی پروگرام بھی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں یہ ہماری تہذیب کی پیش رفتاری کے غماز ہوتے ہیں۔ ڈراموں کے مقابلے، تقریری مقابلے، اعزازی جلسے، مصوری کی نمائش اداروں کے قیام، رسالوں اور کتابوں کا اجراء طلبہ کے انعامی جلسے غرض یہ سارے

پروگرام نہ صرف ہماری سماجی زندگی کا اہم جزو ہے بلکہ ہماری تاریخ کا ایک درخشاں باب بھی ہے ۔ان پروگراموں کی روئداد انقلاب اور اردو ٹائمز کے صفحات پر وقتاً فوقتاً نظر سے گزرتی رہتی ہے ماہنامہ نقش کوکن تو اس قسم کی تفصیلات سے بھرا رہتا ہے ۔اسے ہماری ثقافتی اور ادبی سرگرمیوں کا دستاویز ہی کہنا چاہیئے۔ ایوان اردو اور دیگر رسائل میں بھی ثقافتی سرگرمیوں کی روئداد شائع ہوتی رہتی ہے۔

بمبئی میونسپل کارپوریشن کے شعبۂ اردو کے تحت تقریری مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں طلبہ کو انعامات سے نوازا جاتا ہے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تحت تقریری مقابلے بھی ہوتے ہیں اور دیگر مظامین کے مقابلے بھی ہوتے ہیں۔ یہ مقابلے تینوں ضلعوں پر مشتمل ہوتے ہیں ۔ فائنل کے مقابلے بمبئی کے داود فاضل بھائی ہال میں منعقد ہوتے ہیں جن میں ایس ایس سی میں ہر مضمون میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے طلبہ کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ تمام مضامین میں مجموعی طور پر زیادہ نمبر پانے والے طالب علم اور طالبہ کو دلکش انعامات اور سند سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ تقریری مقابلوں اور ہر مضامین کے مقابلے میں اول دوم سوم آنے والوں کے انعامات الگ ہوتے ہیں ۔ یہ ثقافتی پروگرام گذشتہ ۱۴'۱۵' سالوں سے جاری ہے۔

مہاراشٹر اردو اکادمی اور ممبئی میونسپل کارپوریشن ،ڈراموں کے مقابلے کراتی ہے بالک اتسو کے نام پر منائے جانے والے ثقافتی پروگرام میں میونسپل کارپوریشن کے مدارس حصہ لیتے ہیں۔ زون لیول پر اردو ڈراموں کے مقابلے میں سب سے عمدہ ڈرامے کو مشترکہ زبانوں کے مقابلے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ مہاراشٹر اردو اکادمی کے زیر اہتمام ڈراموں کے مقابلے میں پوری ریاستوں کے ڈرامے شریک ہوتے ہیں ۔ یہ ثقافتی پروگرام ہماری تہذیب کا ایک ایسا جزو رہا ہے جس نے سماج میں انقلابی اور اصلاحات کو پروان چڑھایا ہے۔

جہاں گیر آرٹ گیلری میں مصوری کی نمائش بھی ثقافتی سرگرمیوں میں بڑا مقام رکھتی ہے۔ یہ سرگرمی کسی خاص مخصوص زبان سے تعلق نہیں رکھتی۔ نمائش کے ذریعے مصوری کے فن کے ارتقاء پر روشنی پڑتی ہے مختلف فنکاروں کا فن لوگوں کے سامنے آتا ہے۔ ان کی قدر منزلت کے راستے ہموار ہوتے ہیں۔ لوگ مصوری کے دیدہ زیب نمونوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں ۔ موسیقی کے پروگرام بھی گاہے بگاہے منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ موسیقی کے دلدادگان کے لئے ایسے پروگرام مسرت بخش لمحات فراہم کرتے ہیں آج کل غزل گائیکی کے پروگراموں نے کافی شہرت حاصل کی ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے فنکار اپنے فن سے مقبولیت تو حاصل کرتے ہی ہیں قومی یکجہتی کی فضا پیدا کرنے میں نمایاں رول ادا کرتے ہیں۔

ہمارے ان تمام ثقافتی پروگراموں کا مقصد ہوتا ہے ۔ طلبہ اور فنکاروں کی حوصلہ افزائی فنون لطیفہ کو فروغ اور ایک دوستانہ ماحول۔ اور اسی لئے ہمیں ان کے انعقاد کے سلسلے میں کوشاں رہنا چاہیے۔

الختصر ہماری ادبی اور ثقافتی سرگرمیاں ہماری زندگی کی تغیر پذیری کا آئینہ ہے۔ اس آئینے کی آب و تاب برقرار رکھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔

(آل انڈیا ریڈیو سے نشر شدہ تقریر)

"یہ زباں یہ روشنی باقی رہے گی"

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ہر سال اضلاع کوکن میں ضلعی سطح کے تعلیمی مقابلے منعقد کیا کرتا ہے پچھلے سال والگیورے ضلع رتناگیری میں ہونے والے مقابلہ کے لئے N.K.T.F. کی ٹیم کا سفرنامہ ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب نے رقم کیا ہے جو ہدیۂ قارئین ہے ——— ادارہ

رات گہری ہو چکی ہے ——— اندھیرا چاروں طرف اُتر چکا ہے۔ وہ خوبصورت پہاڑیاں جو ڈوبتے سورج کی سنہری شعاعوں کے وقت بھی بڑی بھلی معلوم ہو رہی تھیں، اب نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ میں دیر تک اندھیرے میں آنکھیں پھاڑتا ہوں ——— کوئی پہاڑی کوئی چٹان دکھائی نہیں دیتی ——— دُور تک تیرگی کے غلیظ ہولے سے محسوس ہوتے ہیں۔ شاہراہ نمبر سترہ پر آتی جاتی ایس ٹی بسوں اور دوسری سواریوں کے ہیڈ لائٹس چمکتے ہیں تو تھوڑا سا حصہ روشن ہو جاتا ہے۔

"دہوڑ" کا بس اسٹاپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہے مسافر اندھیرے میں دُبکا پڑا ہے۔ لب سڑک منتظر مسافر کے لئے کوئی سواری نہیں ٹھہرتی۔ مسافر ذرا بھر کے لئے روشنی میں نہا جاتا ہے اور پھر سے اسے گہرا اندھیرا نگل لیتا ہے۔ یہ کون مسافر ہے؟ کیوں اندھیروں سے جوجھ رہا ہے دم بھر کی روشنی اسے کیا فیض پہنچائے گی؟ مگر وہ ان سوالوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ پوری روشنی نہ سہی ——— نور کے ایک دو جھماکے ہی سہی ———!

آزادی کے پچاس برس بعد بھی اردو زبان روشنی کا غسل نہیں کر سکی ہے۔ اندھیرے اُجالے اب بھی اس کا مقدر ہیں۔ وہ پورے ملک میں رابطے کی زبان ہے۔ دنیا کی بڑی اور زندہ زبانوں میں اس کا شمار ہوتا ہے ہر ریاست میں بولی جاتی ہے۔ لکھی اور پڑھی جاتی ہے مگر پھر بھی اس کی ریاست کوئی نہیں۔ اس کا علاقہ کوئی نہیں۔ وہ اب بھی اپنے وطن میں اپنے آپ کو اجنبی محسوس کرتی ہے۔ ڈاکٹر راجندر پرساد ——— اوّلین صدر جمہوریہ ہند نے اپنے فیصلہ کُن ووٹ سے اسے دربار سے بے دخل کیا اور سرکاری زبان کے اعزاز سے محروم کیا۔ پنڈت نہرو نے اسے تھپکیاں دیں، لوریاں سُنائیں اور محترمہ اندرا گاندھی روتے ہوئے اس بچے کے ہاتھ میں اکادمیوں کا کھلونا تھما گئیں۔

گجرال اردو سفارشات کمیٹی نے اردو کی فلاح اور اسے ذریعۂ روزگار بنانے کے لئے جو سفارشات تجویز کی تھیں ان کا نفاذ ہنوز نہیں ہو سکا ہے جبکہ اندر کمار جیسا محبِّ اردو خود بھی وزارتِ عظمیٰ پر مسند نشیں ہو چکا ہے۔ تو کیا اُردو اسی طرح اندھیروں میں ڈوبتی اُبھرتی رہے گی ———؟ کیا یہ مسافر اسی طرح اپنے وطن میں اجنبی بنا رہے گا ———؟

چاروں طرف پھیلے ہوئے اندھیرے تو اسی بات کے غماز ہیں مگر اب بھی کہیں کہیں روشنی کے جھماکے

دِکھائی دے جاتے ہیں۔

نشتر صاحب...... نشتر صاحب کی پرشور صداؤں سے گلی گونج اُٹھی اور میں ادھ کچری نیند سے ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا۔ نشاط نے دروازہ کھولا تو باہر بڑی بڑی ہستیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ پرنسپل این اے واحد، کیپٹن فقیر محمد مستری، ان کے پیچھے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور لائن اقبال کوادے! نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی یہ ٹیم آٹھ بجے شب تک وہور پہنچنے والی تھی۔ مگر ساڑھے دس بجے تک کہیں ان کا ٹھکانہ نہ تھا۔ میں انتظار کرتے کرتے اوب گیا تھا۔ بستر سے پیٹھ لگائی تو نیند نے آلیا تھا ـــــ مگر اردو کے یہ دیوانے جاگ رہے تھے۔

جاگ رہے تھے اور سرگرم سفر بھی تھے ـــــ اُردو کے کچھ دیوانے ہمیشہ جاگتے رہتے ہیں۔ تبھی تو یہ زبان اندھیرے اُجالے میں بھی اپنی زندگی کا ثبوت دیتی رہتی ہے۔ NKTF کی ٹیم میں اکیاسی سالہ ابراہیم سند بلکر بھی ہیں جو اس عمر میں بھی اردو زبان و تعلیم کے فروغ کیلئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ راہ کی دشواریاں، سفر کی تھکاوٹ اور ضعیفی و ناتوانی بھی انہیں ڈگمگا نہیں سکی ہے۔ اُردو زبان و ادب اور فروغ تعلیم کا ایسا ہی سودا مرحوم ایچ بی مقدم صاحب کو بھی تھا۔ وہ بھی اسی طرح مرتے دم تک زبان و تعلیم کے لئے سینہ سپر رہا کئے۔

بزرگوں کے ساتھ ساتھ اقبال کوادے، داؤد جوگلے اور مبارک کاپڑی بھی کاروانِ تعلیمِ اُردو میں شامل ہیں۔ اور ہراول دستے کا کام دے رہے ہیں۔ میں نے بھی اپنا بیگ اُٹھایا اور مسافرانِ اردو کے ساتھ بس میں داخل ہوگیا ہماری منزل رتناگیری ضلع میں تعلقہ چپلون کی ایک چھوٹی سی بستی ـــــ داگھورے ـــــ تھی۔

بس کالی رات کا سینہ چیرتی ہوئی آگے بڑھتی رہی اور منزل مقصود کے جالینے تک سبھی بیر و جوان زندہ دلی، شگفتگی اور ملی فکروں کی چادریں سمیٹتے اور پھیلاتے رہے۔ صبح چار بجے کے قریب ہم لوگ بس سے اُترے تو سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیا جگہ ہے دوستو، یہ کون سا دیار ہے؟ یوں لگ رہا تھا جیسے جنگل ہمیں چاروں طرف سے گھیر رہا ہے ـــــ اور ادبڑ کھابڑ سی پگڈنڈی پر کاروانِ تعلیم کے مسافر ایک کے پیچھے ایک چلے آرہے ہیں۔ یہ پگڈنڈی کسی نقطۂ نور کسی روشنی کے مینار تو لے جائے گی۔ ہر ایک مسافر اسی ایک دھن میں آگے بڑھتا جا رہا ہے!

ہمارے راہبر نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو جگایا وہ انتظار کرتے کرتے ڈیڑھ دو بجے کے وقت سو گئے ہوں گے۔ دستک ہوئی تو آنکھیں ملتے ہوئے اُٹھے اور پھر خاطر مدارات میں لگ گئے۔

صبح ساڑھے چھ بجے آنکھ کھلی ماہِ نومبر کا بائیسواں دن ہے۔ سورج کی ٹھنڈی ٹھنڈی کرنیں کہرے کی دبیز دیواروں سے چھن چھن کر اطراف میں پسر رہی ہیں ملگجا اجالا کہرے کے بانات سے چاروں طرف بکھر رہا ہے۔ کسی نوخیز سی، لجائی ہوئی مشرقی دوشیزہ کی طرح آہستہ قدم، صبح کی نرم شعاعیں ہرے بھرے درختوں کی اوٹ میں چھُپ کر بچھی ہوئی سرخ پہاڑیوں سے اُتر رہی تھیں۔

بمبئی والوں کو ایسی سُہانی اور پُرکشش صُبحیں کہاں نصیب ہوتی ہیں۔ سبھی ساتھی جلدی جلدی اُٹھ بیٹھے۔ ڈاکٹر قاسم دلوی داگھورے اردو ہائی اسکول کی ایک خوبصورت عمارت اپنے دلفریب، رنگ و روغن کے

ساتھ آنکھوں میں سمائی جا رہی تھی۔ ٹھنڈی ہواؤں کے گدگداتے ہوئے نرم جھونکوں میں دُور تک پھیلا ہوا آسمان اپنی طرف بُلا رہا تھا۔ حاجی حسن داؤد روما نے صاحب کی محنت و مشقت، خلوص و محبت اور ایثار و قربانی کے خون پسینے سے جگمگاتی ہوئی تعلیم گاہ یہ ثبوت پیش کر رہی تھی کہ اس ملک میں اردو کے خلاف کتنا ہی اندھیرا پھیلے، کتنا ہی غبار چھا جائے لیکن اردو کی شعلوں کو روکا نہیں جا سکتا۔ جب تک الحاج حسن داؤد روما نے اور ڈاکٹر قاسم دلوی جیسے فدایانِ تعلیم اور محبّانِ اُردو اس مُلک میں موجود ہیں۔ یہ زبان یقیناً زندہ و تابندہ رہے گی اور جب تک شیفتگانِ تعلیم کے دم میں دم ہے اُردو تعلیم گاہوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہی رہے گا۔ خطۂ کوکن میں گذشتہ دس پندرہ برسوں میں جو نئے اُردو ہائی اسکول قائم ہوئے ہیں وہ زبان و تعلیم اور ملی افکار کے تحت تیزی سے ترقی کے مراحل طے کرتے جا رہے ہیں ایسے ہی اسکولوں میں اُردو ہائی اسکول داگھیورے بھی شامل ہے۔

تین نظمیں

"نقش کوکن" کے معاون مدیر جناب فقیر محمد مستری صاحب کی "نقش کوکن" سے سبکدوشی کی خبر پڑھ کر لوگوں نے جو تاثر دیا ہے وہ ناقابلِ بیان ہے۔ دفترِ "نقشِ کوکن" میں میرے غریب خانے پر اور جناب مستری صاحب کو داپُلی میں خطوط لکھ کر اور زیادہ تر ٹیلیفون کے ذریعہ مستری صاحب کی مزاج پُرسی کی گئی۔ اس کے لئے ادارہ "نقشِ کوکن" بالعموم اور جناب مستری صاحب بالخصوص آپ قارئین کرام کے شکر گذار ہیں۔ اس شمارے میں نقشِ کوکن تین نظمیں شاملِ اشاعت ہیں جو غیر متوقع طور پر وقفے وقفے سے ملیں اور کتابت کے مرحلے سے گذریں اس طرح انہوں نے تین صفحے گھیر لئے ہیں بہرکیف ہم بھیجنے والے قارئین کے شکر گذار ہیں۔

مدیرِ اعلیٰ

سیّد مزمّل مجنوںؔ نیگڑوی (لندن)

غـــزل

اب بھی ہے رشتہ تمہارا، ہاں اسی اک شام سے
دل دھڑکتا ہے تمہارا اب بھی میرے نام سے

مجھ سے ملنے کا ہوا ہے آج یہ سامان کیوں
میں وہی تو آدمی ہوں، نامِ عرفِ عام سے

ان سے ملنے میں شبِ تاریک جب گھر سے چلا
جھانکتا اک چاند دیکھا ان کے گھر کے بام سے

اختتام آغاز کی بنیاد ہوتا ہے سدا
ابتدا لازم ہے، میں ڈرتا نہیں انجام سے

عقل کی بات آج مجنوںؔ نے کہی ہے برملا
کہتا ہے "گھر سے چلا ہوں میں کسی اک کام سے"

○

محترم فقیر محمد مستری کی سبکدوشی پر

از : تسنیم انصاری

نواگری کے تقاضے بروئے کار آئے
دلوں پہ نقش ہوا مطمحِ نظر تیرا
خزاں میں پھول کھلے بولنے لگے پتھر
کرشمہ ساز ہے نطقِ نمو اثر تیرا

تیری جبین سے اُبھرا ہے اک نیا سُورج
تیری نگاہ نے بزمِ سحر سجائی ہے
تیرے قلم سے مزیّن ہوا صحیفۂ جاں
تیرے قدم نے نئی رہ گُذر بنائی ہے

میری نظر یدِ بیضا سمجھ رہی ہے اسے
وہ آبلہ جو تیری سرگزشت کہتا ہے
میں تیرے طرزِ تکلم سے خوب واقف ہوں
تو شعلہ زار کو باغِ بہشت کہتا ہے

ہوا بضد تھی کہ تیرا چراغ جل نہ سکے
اُٹھی تھی موج بھی پتوار توڑنے کے لئے
زمیں تیرے لئے گرداب ہوتی جاتی تھی
بڑھا تھا وقت بھی پنجہ مروڑنے کیلئے

نواگری سے سبکدوش ہو گیا ورنہ
تیرے گلے پہ بھی تلوار چل گئی ہوتی
چڑھا دیا گیا ہوتا صلیب پر تجھ کو
معاً تجھے کوئی مچھلی نگل گئی ہوتی

ہدیۂ خلوص

(بخدمت عالی جناب کیپٹن فقیر محمدؐ مستری)

لب پہ میرے فقیر محمدؐ کا نام ہے
صورت نظر میں دل میں بڑا احترام ہے

ظاہر ہے نام سے کہ نبیؐ کے فقیر ھیں
لیکن بفیض نامِ محمدؐ امیر ھیں

دونوں جہاں کی دولت و عزت نصیب ہے
اقبال ہے بلند فراغت نصیب ہے

خوش حال، خوشخصال، خوش اقوال و خوش عمل
حق دے رہا ہے خدمتِ قوم و عمل کا پھل

کردار نے حیات کو جاوید کر دیا
حسن عمل نے ذرہ کو خورشید کر دیا

مقبول کس قدر ہیں کھلا اس مثال سے
نقش کوکن ہے ہاتھ میں پینتیس سال سے

کوکن کے صاحبان قلم سب گواہ ھیں
خادم بھی ہیں یہی اور یہی سربراہ ہیں

القصہ ان کا نام بھی ہے اور کام بھی
عزت سے دیکھتے ہیں خواص و عوام بھی

میری دعا یہ ہے کہ امنگیں جواں رہیں
صحت انہیں نصیب ہو یہ شادماں رہیں

مستری صاحب کی سبکدوشی کے اعلان کو پڑھ کر ماہرِ فن (علامہ ہرفن) ریاض جعفر دلی کی نظم سے ایک قاری کا پیش کردہ

اقتباس؛

اشفاق عمر کوپے

بچوں کی تعلیم و تربیت والدین کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ایک بچے کی اگر صحیح تربیت نہیں کی گئی تو اعلیٰ تعلیم کے باوجود اس میں سنجیدگی ادب اور تہذیب کا فقدان ہوتا ہے اس لئے والدین کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں۔ بچوں کو اسکول میں داخل کرا دینا اسے وقت پر اسکول بھیجنا اور لانا ہی اہم ذمہ داری نہیں ہے بلکہ گھر میں اسے اچھا ماحول دینا، ادب و تہذیب سکھانا بھی ماں باپ کے فرائض میں شامل ہے۔

آج ہمارے گھروں کا یہ ماحول ہے کہ بچہ اسکول سے آیا گھر میں بستہ پھینکا اور یا تو ٹی وی دیکھنے بیٹھ گیا یا کھیلنے چلا گیا۔ ماں باپ کو یکسر یہ احساس نہیں ہوتا کہ اس کی طرف دھیان دیا جائے اسکے ہوم ورک (گھر کام) کی جانچ ہو، اسے پڑھنے بٹھایا جائے۔ اپنے بچے کی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھی تربیت کا بھی انتظام کریں۔ بچے کی نفسیات عام طور سے یہ رہی ہے کہ وہ ماحول کے ارد گرد کو دیکھ کر اس ماحول میں جلد ڈھل جاتا ہے۔ اگر گلی محلے کے لڑکے آوارہ ہیں فضولیات میں وقت ضائع کرتے ہیں تو بچہ انکی صحبت میں رہ کر تمام غلط کام اپنا لے گا لیکن اگر محلے میں بچے پڑھے لکھے ہیں ان کے ماں باپ ان کی اچھی تربیت کر رہے ہیں تو ایک خراب اور بگڑا ہوا لڑکا بھی ان کی صحبت میں رہ کر اچھا بن سکتا ہے۔ بچوں کے ذہن و دماغ پر ماحول کا کافی حد تک اثر انداز ہوتا ہے۔

آج مسلم معاشرے میں بے حسی کا یہ عالم ہے کہ ادب، تہذیب، خلوص اور شرافت بالکل نہیں رہ گئی ہے ان حالات کو بدلنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کی صحیح طور پر تربیت کریں۔ اس کی تعلیم پر مکمل توجہ دیں اگر ایک بچہ صحیح تعلیم و تربیت سے ہمکنار ہو گیا تو وہ حالات کو بدل سکتا ہے ماحول میں تبدیلی لا سکتا ہے لیکن اس کے لئے ماں باپ کی بیداری ضروری ہے۔ اگر ماں باپ ہی اپنے بچے کی تعلیم و تربیت سے غافل رہیں گے تو ماحول میں کبھی تبدیلی نہیں آئے گی اور ہم اسی طرح پڑھ لکھ کر بھی جاہلوں میں شمار ہوتے رہیں گے۔

بچّوں کی بھی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ ماں باپ کا ادب کریں. ان کا کہنا مانیں اور اپنے مستقبل کو شاندار بنانے کے لئے جد وجہد کریں.

والدین جن بچّوں کو ہزار مصائب جھیل کر پالتے ہیں. زندگی کی تمام آسائشیں اور آسانیاں ان کے لئے مہیا کرتے ہیں بہتر سے بہتر تعلیم دلاتے ہیں تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں خود کفیل بن سکیں اور ساتھ ہی ان کے بڑھاپے کا سہارا بھی بنیں لیکن صد افسوس کہ بعض بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں اور ان کو ہر طرح کی آزادی میسر آجاتی ہے تو اپنے بوڑھے ماں باپ سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں. والدین کے تئیں اپنی ذمّہ داریوں کو بھول جاتے ہیں. شادی کے بعد تو وہ والدین سے الگ رہنے کو ہی ترجیح دیتے ہیں اور والدین کو ہر مہینے صرف تھوڑی بہت مالی مدد دے کر یہ سمجھتے ہیں کہ انکی ذمّہ داری ختم ہو گئی. ہاں یہ بات صحیح ہے کہ ہندوستانی معاشرہ میں ایسے واقعات ہر گھر میں نہیں ہوتے ہیں. آج کل نوجوانوں میں ایک عام بات یہ پائی جاتی ہے کہ وہ صرف انہی رشتوں کو قبول کرتے ہیں جس سے انہیں کوئی فائدہ ہو اس کے علاوہ وہ ماڈرن ماحول کے مطابق یہ نوجوان اپنی گھریلو زندگی میں بھی جدّت پسندی کی طرف مائل ہیں اور ان کے اس رجحان میں سب سے بڑی رکاوٹ ان کے والدین ہی نظر آتے ہیں اس لئے وہ الگ رہنے میں ہی اپنی خوشی سمجھنے لگتے ہیں. انہیں لگتا ہے کہ یہ اب کسی کام کے نہیں رہے. ان پر اب روپے خرچ کرنا روپیوں کی بربادی ہے جب کہ والدین نے ان بچّوں کو بڑے ناز و نعم سے پالا پوسا اور بڑا کیا تھا. نوجوان ازدواجی زندگی سے منسلک ہونے کے بعد وہ والدین سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے کیونکہ اب اُس کے کاروبار میں ترقی ہوئی اور خوشحالی آنے لگی. آزاد نوجوان کو نقشِ کوکن

والدین کی کوئی بات سننا اور اپنے کسی بزرگ سے صلاح لینا قطعی پسند نہیں ہے. وہ اپنے فیصلے کو ہی حتمی سمجھتے ہیں آج کا نوجوان جلد از جلد امیر بننا چاہتا ہے اس لئے وہ صحیح یا غلط کوئی بھی طریقہ اپنانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتا ہے کیونکہ آج کے سماج میں عالیشان مکان، سونے کے زیورات، بیش قیمت ملبوسات اور موٹر گاڑیوں ہی سے انسان کی قیمت کا اندازہ لگایا جا رہا ہے اور تعلیمی تہذیبی اور انسانی قدریں زوال پذیر ہو رہی ہیں.

وجہ کوئی بھی ہو حقیقت یہ ہے کہ کل تک والدین کے سائے میں پلنے والے یہ نوجوان خود کفیل بنتے ہی اپنے خاندان سے الگ رہنا پسند کرتے ہیں. اپنی سہولت اور خوشی کے سامنے انہیں اپنے ماں، باپ، بھائی، بہن کی کوئی فکر نہیں ہے اپنی خوشی کے لئے وہ اپنے خاندان اور والدین کے تئیں اپنے فرض کو بھول گئے ہیں. صرف آزادی سے جینے کی خاطر ماں باپ کے شفقت بھرے سائے سے محرومی جو مصیبت کے وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں. خاندان کو جوڑ کر رکھنے کی کڑی یہی نوجوان ہے اس لئے انہیں سوچنا چاہیئے کہ اپنی ذرا سی خوشی کے لئے وہ اپنے ہی لوگوں کے دلوں کو توڑیں گے تو انہیں سچّی خوشی کبھی حاصل نہیں ہو سکے گی.

جوابات. آپ اپنا امتحان لیجئے

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السّلام (۲) فرعون (۳) حضرت کعب بن مالکؓ (۴) مصعب بن عمیرؓ (۵) حضرت موسیٰ علیہ السّلام (۶) بنی اسرائیل (۷) حضرت عمار بن زیدؓ (۸) حضرت ابو دجانہؓ (۹) حضرت عمرو بن جوارحؓ (۱۰) حضرت حنظلہؓ.

بمبئی کی ایک قدیم ٹریول ایجنسی
۱۹۱۲ء سے عوامی رہنمائی کا فرض انجام دے رہی ہے
ESTD 1912
پرکار ایجنسی

آپ اپنا امتحان لیجئے

از: حمید وھوری

جناب عبدالحمید مقدم متوطن وہور تعلقہ مہاڑ ضلع رائے گڈھ نے (جو نقش نواز اور قلم کار بھی ہیں اور اپنے حلقہ میں حمید وہوری کے نام سے جانے جاتے ہیں) قارئین "نقش کوکن" کی دلچسپی کے لئے دینی اور تاریخی سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا ہے ذیل میں چند سوالات دیئے گئے ہیں اور ہر ماہ اسی طرح وہ اپنے سوالات پیش کریں گے آپ اپنے ذہن و دماغ پر زور ڈال کر ان سوالوں کے جوابات ایک کاغذ پر لکھ لیجئے اور پھر اسی پرچہ میں دیئے گئے جوابات سے ملا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو خود اندازہ ہوگا کہ آپ کو اس امتحان میں کتنے نمبر ملے ہیں۔ (ادارہ)

(۱) ان پیغمبر کا نام جنہوں نے وادئ مقدس میں خدائے تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا تھا کہ میری زبان میں جو گرہ ہے وہ کھول دے!

(۲) اس بادشاہ کا نام جس نے سرکشی اور نافرمانی اختیار کر رکھی تھی اور اپنے غرور و تکبر اور انتہائی ظلم کے ساتھ اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔

(۳) غزوہ تبوک سے بچھڑ جانے والے صحابی کا نام جو بچھڑ جانے سے گریہ وزاری کرتے تھے؟

(۴) ناز و نعم میں پلے ہوئے صحابی جو غزوۂ احد میں پرچم اسلام کی حفاظت میں ایکے بعد دیگرے دونوں ہاتھوں کو کٹوا کر بالآخر شہید ہوئے۔

(۵) ان پیغمبر کا نام جنہوں نے قلزم پر اپنا عصاء مارا تو پانی پھٹ کر دونوں جانب دو پہاڑوں کی طرح کھڑا ہو گیا اور بیچ میں راستہ نکل آیا؟

(٦) وہ کونسی قوم ہے جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے کھانے کے لئے من و سلویٰ اُتارا۔ پینے کے لئے بارہ چشمے جاری کئے اور سایہ کے لئے بادل سایہ فگن ہو گئے؟

(۷) غزوۂ احد میں شہید ہونے والے وہ صحابی جو سسکیاں لے رہے ہیں اور ایسی حالت میں گھسیٹتے گھسیٹتے اپنا سر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں سے لگا رہے ہیں؟

(۸) ان صحابی کا نام جنہوں نے اپنی پیٹھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنا رکھا تھا تیر پر تیر لگ رہے تھے اور وہ حرکت تک نہیں کرتے؟

(۹) ان صحابی کا نام جو پاؤں سے معذور (لنگڑے) جو بڑی آہ وزاری سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگتے ہیں اور اجازت ملنے پر میدان میں اکڑتے ہوئے جاتے دکھائی دیتے ہیں اور یہ دعا مانگ رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنے گھر والوں کی طرف نہ لوٹا؟

جوابات کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔
صفحہ ۳۳

کی پُرخلوص مبارکباد
منجانب
مہاراشٹر الیکٹرو پلیٹنگ ورکس
۲۴/اے پُرانی انجیر باڑی، ماونٹ روڈ، مجگاؤں، بمبئی ۱۰ فون: ۳۷۲۳۲۷۳

باسمہٖ تعالیٰ

"نقشِ کوکن" پابندی سے مل رہا ہے۔ نہ صرف سرورق نگاہ میں روشنی دیتا ہے بلکہ تمام مضامین سبق آموز و سبق آمیز ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ تو عزیزی مبارک کاپڑی کا آخری صفحہ نقارۂ خدا ثابت ہو رہا ہے جس کی گونج سے ہمارے اپنے بُت کدوں میں زلزلہ آئے گا۔ ہرچند کہ یہ کام ہمارے علماء و خطیب و امام کو انجام دینا چاہیئے۔ تو چلئے یہ بیڑہ اہلِ ادب و تعلیم ہی اُٹھا لیں۔ مبارک صاحب کے جذبے اور صاف گوئی سے کافی متاثر ہوا ہوں۔ امید ہے کہ ہر شمارے میں بگڑے ہوئے معاشرے کی خرابیوں پر نشتر زنی کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ شکوے شکایت رونے دھونے سے تو یہ اقدام بدرجہا بہتر ہے۔ ایسے مضامین کی اشاعت پر "نقشِ کوکن" کے ذمّہ داروں کو بھی بہت بہت مبارکباد دیں۔

مخلص: جلیل ساز (ناگپور)

نامساعد حالات میں "نقشِ کوکن" کا اجراء لاریب خطۂ کوکن کی تہذیب و تمدن کا ثقافتی و سماجی معیار کا ترجمان ہے۔ ایک عرصہ میں ترقی پر پہنچا ہے۔ یہ نقشِ کوکن بانیانِ رسالہ کی بے لوث خدمات اور ایثار و قربانی کا بیّن ثبوت ہے۔ ویسے تلاشِ معاش کی خاطر بندگانِ کوکن بیرونی ممالک میں بڑی تعداد میں مع خاندان پھیلے ہوئے ہیں جن میں کچھ لوگوں نے عارضی سکونت تو کچھ لوگوں نے مستقل سکونت اختیار کر لی ہے۔ "نقشِ کوکن" بانیان کی مساعی پیہم سے بیرونجات میں مقیم اکثر حضرات تک پہنچا ہے۔ اس طرح نقشِ کوکن کے توسط سے دنیا بھر میں بکھرے ہوئے مسلمانوں کے مابین ایک عالمی رشتہ قائم ہو گیا ہے۔

اہلِ کوکن کی تعلیمی پسماندگی کا اعتراف کرتے ہوئے "نقشِ کوکن" نے تعلیمی اداروں، مدارس اور تعلیمی انجمنوں کو خصوصی التفات کا مرکز بنالیا ہے۔ بالخصوص دیہی علاقوں میں تفریحی، سماجی، تقریری اور تدریسی تقریبات کا انعقاد کرواکے نونہالانِ قوم میں علوم و فنون کا ذوق و شوق پیدا کیا ہے۔ بنا بریں آج ایک بڑی تعداد حصولِ اعلیٰ تعلیم سے سرفراز ہوئی ہے۔

ساتھ ہی ساتھ غیر متوقع اموات، شادی کی تقریبات غیر متوقع وقوع پذیر حادثات، ناگہانی آفات و مصائب سے تمام برادرانِ قوم کو روشناس کرتے ہوئے امدادِ باہمی کی ترغیب دیتا ہے تو ہم سب کا یہ اخلاقی فرض بن جاتا ہے کہ اپنے محبوب رسالے نقشِ کوکن کی اقتصادی جڑوں کو مضبوط اور مستحکم بنائیں۔ اس کے لئے خود خریدار بنیں اور حلقۂ احباب کو خریدار بنائیں۔

بانیانِ رسالہ کے نزدیک آپ کی یہ عظیم خدمت قابلِ قدر اور کلیدی حیثیت کی مالک ہوگی۔

نیازمند: حمید دھوری
چیمبور (ممبئی)

اپریل ۱۹۹۸ء کا پہلا اور آخری صفحہ نظر سے گذرا لگتا ہے مبارک صاحب کو ملک کی کسی بھی سیاسی پارٹی سے اتفاق نہیں ہے۔ جونہی الیکشن میں کوئی پارٹی برسرِ اقتدار آتی ہے موصوف کا قلم فوراً اپنی جولانی پہ اُتر آتا ہے۔ اس کا ردِ عمل خصوصاً مسلم اقلیتی طبقہ' اپنے آپ کو بے بس، بے سہارا اور اکثریتی حکومت میں جکڑا ہوا محسوس کرنے لگتا ہے۔ جس کا واضح ثبوت ۱۹۵۲ء میں آزاد بھارتی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی ۷۴ نشستیں (SEATS.) تھیں جو بتدریج گھٹتے گذشتہ ۹۷ء کے عام انتخابات میں اس کی تعداد صرف ۲۴ نشستوں پر آکر رہ گئی۔ خدانخواستہ اگر ہم یونہی اوروں کی عدم اعتمادی کا شکار اور سماجی میل جول کا فقدان رہا تو آنے والے چالیس برسوں میں ہمارا کون پُرسانِ حال ہوگا؟ بہر حال موصوف سے التماس ہے کہ ان سیاسی اُلجھاؤ کے بجائے وہ ایسی کوئی سیاسی تنظیم کا نام بتائیں جس میں قوم مدغم ہو کر اجتماعی تشخیص کو تنومندی سے اُبھار سکیں۔

از: ابراہیم بغدادی، یو، کے

40, BOLAND ST B/BURN

ENGLAND. BB1 6LL

○

یوں تو ڈاکیے کی آمد ضلع پریشد اور مدرسے کے مابین خط و کتابت کی مناسبت سے ہی ہوا کرتی تھی۔ ایک روز ڈاکیہ اسکول کی ڈاک میں ایک معیاری پرچہ "نقشِ کوکن" لے کر آیا۔ تمام اساتذہ سوچ میں پڑ گئے کہ یہ رسالہ کس نے جاری کیا۔ کھولنے کے بعد پتہ چلا کہ اردو زبان کے محبت رکھنے والے اور قوم و ملت سے الفت رکھنے والے کسی بہی خواہ کی جانب سے پیش کیا گیا ہے۔ اس وقت تمام اساتذہ دل ہی دل میں اس بہی خواہ کے شکرگذار ہوئے۔ آج تقریباً دو سال سے بلا ناغہ مسلسل یہ رسالہ ہمیں موصول ہو رہا ہے۔ جس سے تمام اساتذہ نیز بڑی جماعت کے طلباء فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ہم اس نیک دل بہی خواہ کے نام سے آشنا تو نہیں ہیں۔ پھر بھی ہم تمام اساتذہ اس محترم ہستی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ رب العزت اسے ہمیشہ شادماں رکھے اور ترقی کی بلندیاں اس کے زیرِ پا ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ نقش کوکن جیسے اُردو کو فروغ دینے کے لئے مسلسل کاوشوں میں رہنے والے اس رسالے کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا ہو اور ترقی کے آسمان پہ کامیابی کا ستارہ بن کر چمکے۔ آمین۔

الداعی:

ہیڈ ماسٹر اور معاون اساتذہ

تحتانوی اُردو اسکول سونڈ گھر، تعلقہ داپولی۔

○

"نقشِ کوکن" اب اپنی بہار آفریں عظمتوں کی زیبائیاں اور حسن و تجلی کی رعنائیاں لئے نظر نواز ہوتا ہے یہ آپ تمام حضرات کی محنت، لگن، خلوص اور ایثار کا ثمرہ ہے۔ دیر آید درست آید کے مصداق "مضمون" کام کی باتیں "مختصر مگر جامع ہے جس سے رسالہ کی شان بڑھی ہے۔ مصنف میں ملت کا درد ہے اور وہ چار پانچ صفحات کا مضمون لکھ کر جذبۂ تفوق اور ولولۂ تقدم کی تسکین پانے والا مزاج بھی نہیں رکھتے۔ نیز مضمون کا اسلوب ستھرا، نکھرا، کھرا اور قرآنی دلائل سے بھرا ہے

جونئی نسل کے لئے بے حد سبق آموز ہے اسے ہمیشہ جاری رکھئے۔

• "نقشِ کوکن" کے معروف شاعر و ادیب محترم فراز احمد قاضی صاحب کی غزلیں اور نظمیں بھی بے حد پسند ہوتی ہیں۔ امید ہے کہ موصوف یوں ہی اپنے ضیائے تخیّل سے اُجالے بکھیر کر مکدّر قلوب کو منوّر کریں گے۔

• کوکن کے جواں سال عالمگیر مبلّغ و مفکّر محترم ڈاکٹر ذاکر نائیک کے بیانات کے دوران غیر مسلم برادری نے ان سے کئے سوالات اور ذاکر صاحب کے جوابات گاہے گاہے نقشِ کوکن میں شائع کیجئے گا تو ملّت کی نئی نسل قرآنِ پاک کی حقیقت و رموز سے آشنا ہوگی جو وقت کی اہم ضرورت بھی ہے۔

(محمّد سعید علی ٹولکر دبئی)

○

"نقشِ کوکن" برق رفتاری سے ترقی کے مدارج طے کر رہا ہے۔ وہ دن دُور نہیں جب عالمی رسالوں میں اسے ایک منفرد مقام مل جائے گا۔ مجھے یاد ہے ایک روز باہمی گفت و شنید میں میں نے فقیر محمد مستری صاحب سے کہا تھا کہ آپ اسے اک اچھا رسالہ بنانے کی کوشش کریں۔ فی الحال میری نظر میں یہ ایک اخبار کی حیثیت رکھتا ہے۔ نثری اور شعری معیار بدلیں۔ کتابت پر توجہ دیں۔ موت و حیات شادی اور لہ تقریبات کی خبریں کم ہوں اور مستری صاحب نے برجستہ کہا تھا کہ "نقشِ کوکن" ایشیا کا واحد رسالہ ہے جس نے ایک قوم کو معلومات کے رشتوں سے ایک زنجیر میں باندھ رکھا ہے۔ ہم ایک برادری کو جو دنیا کے دیگر حصوں میں آباد ہے ایک دوسرے سے باخبر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رسالہ اردو ادب کے ساتھ ایک پوری قوم کی نمائندگی کر رہا ہے۔ یہ خوبی کسی دوسرے رسالے میں نہیں۔ بات بالکل صحیح ہے اور دل کو لگتی ہے ایک یا دو اچھے نامور ادیب و شاعر کا مضمون و کلام شائع ہو ہمارے کچھ ادیب و شاعر جو بیرونِ شہر میں چھپتے رہتے ہیں ان کے اقتباسات بھی شامل کر لیا کریں۔ کچھ ضخامت بڑھادیں اور کچھ قیمت بڑھادیں۔

"نقشِ کوکن" کی شہرت و عظمت کا احساس مجھے اب ہوا جب جون کے شمارے میں اپنی نظم "مالن" کے چھپنے پر مجھے سراہا گیا۔ پھر جولائی کے شمارے میں میری اہلیہ کے انتقال کی خبر شائع ہوئی اور تعزیت کے بہت سارے خطوط ملے۔ سعودی، جدّہ بحرین، مسقط، اندرونِ ملک حیدر آباد سے اور مہاراشٹر کے کئی اضلاع سے نقشِ کوکن کے حوالے سے کئی لوگ ملے۔ مقامی لوگوں سے فون پر رابطہ قائم کیا اور پُرسہ دیا۔ اُن تمام غمگساروں کا شکریہ ادا کرنا میرا فرض بنتا ہے۔ میں "نقشِ کوکن" کے توسط سے ان سارے حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب اس کالم کی افادیت کا احساس ہوا ہے۔

عارف احمد جی!

ن: آپ بخوبی جانتے ہیں عارف صاحب! یہ سو روپے بھی لوگوں کو گراں گذرتے ہیں مگر قومی ہمدردی میں لوگ اُسے ادا کر کے خریداری جاری رکھے ہوئے ہیں۔ الحمدللہ کچھ نقش نوازوں اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کی کفالت سے یہ پرچہ دور دور تک لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے اگر قیمت بڑھائی جائے تو ڈر ہے خریداروں کی تعداد میں کمی نہ آجائے اور اسطرح ہم اپنے نصب العین سے دُور نہ ہوجائیں یعنی نثری اور شعری ادب کی بات تو کوکن اُردو رائٹرز گلڈ کے

زیرِ اہتمام شائع ہونے والے سہ ماہی رسالے "ترسیل" والوں کے ہاتھ آپ مضبوط کریں۔ یہ بھی تو اپنا ہی پرچہ ہے۔ خود خریدار بنیں اور اپنے حلقۂ احباب میں اسکے خریدار بنائیں۔ یہ قومی خدمت بھی ہوگی اور اس کے ذریعہ آپ کے ذوقِ ادب کی تسکین بھی ہوگی۔

ٹہ جزاک اللہ آپ کے اس ایک جملے سے ہماری ساری محنت وصول ہوگئی۔

گزشتہ شمارے میں محترم جناب مستری صاحب کی سبکدوشی کا ذکر پڑھا جو میرے لئے وجہِ الم ہے مستری صاحب ممبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش ہو گئے تھے اب "نقشِ کوکن" سے سبکدوش نہیں ہو سکتے تھے۔ انہوں نے اس پرچے کے ذریعے کوکن میں تعلیمی شعور بیدار کرنے کا اہم رول ادا کیا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو پڑھنے کی عادت ڈالی ہے۔ نئے قلمکاروں کی ہمت افزائی کی ہے۔ مجھے یاد ہے میری تخلیق، "نوح کے فواعد" نقشِ کوکن میں شائع ہوئی تھی اس سے میری ہمت بڑھی تو میں دوسرے رسالے اور اخبارات میں اپنی تخلیقات بغرضِ اشاعت بھیجنے لگا جو شائع بھی ہوتی رہی۔ مستری   کی ایما پر میں نے عام معلومات کی کتاب شائع کی جسے لوگوں نے سراہا۔ اگست کے شمارے میں صفحہ ۶۵ پر کالسنہ کے بجائے کالنہ شائع ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے پرچے میں (Proof Reading) کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

لہ کئی جگہوں پر خبر کے آخر میں ش۔س لکھا ہوا ہے جو نائب مدیر شاکر سوپاروی صاحب کے نام کا مخفف ہے۔ ایڈیٹر بار بار اپنا نام دہرائے جب کہ پورا پرچہ نقشِ کوکن ہی وہ خود ترتیب دیتے ہیں۔ لوگ یوں ہی بھی ہم کوکنیوں کو طنز کرتے ہیں۔ اب ہمارے اس محبوب پرچے کو لوگوں کی نظر میں ہدفِ ملامت نہ بننے دیں۔ امید ہے آپ اس کا خیال رکھیں گے۔

اشفاق عمر کوپے

متعلّم بی۔ اے مہاراشٹر کالج، ممبئی

لہ شاکر سوپاروی کا نام معاون مدیر کی حیثیت سے ان خبروں کے بعد لکھا گیا تھا۔ (ادارہ)

محترم فقیر محمد مستری صاحب کی نقشِ کوکن سے سبکدوشی غیر متوقع بھی محسوس ہوئی اور اسے قبول کرنے کے لئے قلب و ذہن آمادہ بھی نہ ہوئے۔ ان کا خیال آتے ہی جو تصویر آنکھوں کے سامنے اُبھرتی رہی ہے وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ انہیں نقشِ کوکن سے علیحدہ کرکے دیکھا جاسکے۔ ان کی سبکدوشی غیر متوقع اس لئے محسوس ہوتی ہے کہ کچھ افراد ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا جوش و ولولہ سن و صحت کے فطری تقاضوں کو خاطر میں نہیں لاتا۔ ہندی کے مشہور ڈرامہ نگار جگدیش چندر ماتھر نے اپنی ایک کتاب کو مراٹھی کے سن رسیدہ لیکن لبوں پر ہمیشہ سحرآفریں مسکراہٹ رکھنے والا ماما وریرکر کے نام سے منسوب کرتے ہوئے لکھا تھا۔" وریرکر جی کے نام۔ جوانی جن کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔" محترم مستری صاحب پر بھی یہی بات صادق آتی ہے۔ میں نے جب بھی سوچا ہے یہی خیال آیا ہے کہ خوش مزاجی، جوش و ولولہ اور سرگرمیوں نے مستری صاحب کا پیچھا چھوڑا ہے نہ چھوڑ پائیں گے۔ خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ وہ مستری صاحب کو صحت کی سلامتی و بہتری سے نوازے اور ملک و ملّت ان سے مستفیض ہوتے رہیں۔ آمین۔

پروفیسر خالد آمانی، صدر شعبۂ اردو ڈاکر کالج، داپولی۔

ستمبر ۹۸ء

تبصرہ کیلئے کتاب کی دو جلدیں ارسال کریں

کتاب : اصحٰب بدرؔ و اُحُد (بدری اور اُحدی صحابۂ کرامؓ)
مصنّف : حافظ محمد مصطفٰے ملّی (بی کام)
قیمت : ساٹھ روپے
ملنے کا پتہ : ادارۂ تعمیر۔ حافظ منزل، خیرآباد۔ مالیگاؤں، ضلع ناسک ۴۲۳۲۰۳

تبصرہ ⑤

مالیگاؤں علمی و ادبی حیثیت سے خاصا معروف و مشہور ہے۔ زندہ دلان مالیگاؤں کی علمی و ادبی ثقافتی و سیاسی سرگرمیاں اکثر و بیشتر اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ آج کل علمی سرگرمیوں کے لحاظ سے ایک اُبھرتا ہوا نام ادارہ تعمیر کے شعبۂ تحقیقات اسلامی کا ہے مسائل میراث اور شرعی وزن و پیمانے کے بعد حافظ محمد مصطفٰے ملّی (بی کام) کی نئی کتاب "بدری و اُحدی صحابۂ کرامؓ" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔

مصنف نے اصحاب بدر کی تعداد پر داد تحقیق دی ہے اس عام خیال کو غلط ثابت کیا ہے کہ اصحاب بدر ۳۱۳ تھے، مصنّف کی تحقیق کے مطابق شرکائے بدر کی تعداد تقریباً پانچ سو تھی۔ ان شرکائے بدر کے نام کتب احادیث، تفاسیر، تواریخ و انساب و کتب رجال سے جمع کر کے ۴۶۴ مختصر تفصیل کے ساتھ دیئے ہیں۔

مصنّف نے اپنی بات کو مدلل بنانے کے لئے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۳ سے استدلال کیا ہے، جس کا ترجمہ ہے۔ "اور تمہارے لئے نشانی ہے ان دو گروہوں میں جو باہم ملے تھے۔ ان میں سے ایک گروہ اللہ کے راستے میں لڑ رہا تھا جب کہ دوسرا گروہ کافر و نقش کو کن کے لئے تھا جو اپنے آپ کو دیکھ رہا تھا، مسلمانوں سے دگنا کھلی ہوئی آنکھوں سے اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی مدد سے نوازتا ہے۔ بے شک اس واقعہ میں اہل دانش کے لئے سبق ہے" (آل عمران آیت ۱۳)

اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے مصنف نے ان تمام روایتوں اور آثار کا جائزہ لیا ہے اور محققانہ تجزیہ کرتے ہوئے استدلال کیا ہے کہ کس طرح ۳۱۳ والا نظریہ غلط ثابت ہوتا ہے لیکن اس سلسلہ میں روایات و اقوال کو جھٹلانے کے بجائے مصنف نے اس کی احسن تاویل کرتے ہوئے پیدل فوج اور شتر سواروں کا استدلال پیش کیا ہے۔ یہ پوری بحث نہایت وقیع و قابل مطالعہ ہے۔

غزوۂ احد کے شرکاء کے سلسلے میں بھی مصنّف نے بڑی ژرف نگاہی سے تحقیق کر کے صحابۂ کرامؓ کی تعداد ایک ہزار ثابت کی ہے نیز ۸۳۲ اصحاب کے ناموں کی تفصیل دی ہے۔ مصنف نے اس سلسلۂ بحث میں مشہور منافق سردار عبداللہ بن اُبی کے لشکری جتھے کی تعداد ... ۳ تھی۔ ایک ہزار سے علیحدہ ثابت کی ہے جو واپس لوٹ گیا تھا۔

کتاب کا ایک نہایت اہم حصہ وہ ہے جس میں سیرت النبیؐ و سیر الصحابہؓ پر کئے جانے والے کاموں کا قرون اولیٰ سے آج تک کی مختصر مگر جامع تفصیل جمع کر دی ہے۔ کتاب کا یہ باب اسلامی علوم سے دلچسپی اور اس کی وسعت کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے اہم رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

جنگ بدر و اُحد کے شریک صحابہ کرامؓ کی مصنف نے فرداً فرداً جو تفصیل پیش کی ہے۔ دارالمصنفین اعظم

اپیل برائے امداد تعمیر مسجد کھرسئی

کھرسئی ضلع رائیگڈھ کے مھسلہ تعلقہ میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت غریب اور مزدور پیشہ ہے۔ اس گاؤں میں ایک پرانی اور چھوٹی سی مسجد ہے جو خستہ حال اور بڑھتی ہوئی آبادی کیلئے ناکافی ہے لہٰذا ایک کشادہ مسجد از سرِ نو تعمیر کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

اس گرانی اور بحران کے دور میں ایک چھوٹی سی مسجد بھی تعمیر کرنا گاؤں کے لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے اور پھر مسجد کی تعمیر پر ۲۵ لاکھ روپے کے خرچ کا اندازہ ہے۔ اس خطیر رقم کی فراہمی اہل خیر واستطاعت کی امداد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پھر بھی گاؤں کی جماعت نے اللہ کے بھروسہ تعمیر کا عملی قدم اُٹھایا ہے اور مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۹۸ء بروز جمعہ کو خطیب مسجد جامع ممبئی حضرت مولانا سیّد شوکت علی نذیر مدظلہٗ کے دست مبارک سے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔

ہم اراکین جماعت المسلمین کھرسئی دعا کرتے ہیں کہ اللہ صاحب حیثیت حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس تعمیر مسجد کے نیک کام میں ہماری مدد کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ تعمیر مسجد کا یہ منصوبہ جلد از جلد پورا ہو کر ہماری تکلیف دُور ہو۔ لہٰذا ہم برادرانِ اسلام سے پُرخلوص اور عاجزانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تعمیر مسجد کے کارِ خیر میں ہماری زیادہ سے زیادہ مدد فرمائیں اور ثواب جاریہ حاصل کریں۔ اراکین جماعت المسلمین کھرسئی آپکی امداد کیلئے ممنون رہینگے براہ کرم آپ اپنا عطیہ بینک ڈرافٹ ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

عبدالصمد عباس حسوارے۔

خازن جماعت المسلمین کھرسئی، تعلقہ مھسلہ، ضلع رائے گڑھ (مہاراشٹر)

بی اے اور بی۔ ایس سی کے امتحان میں غلام محمد ویمنز کالج بھیونڈی کے شاندار نتائج

بھیونڈی کا غلام محمد مومن ویمنز کالج اپنے قیام کے نو برس پورے کر چکا ہے گزشتہ تین برسوں میں مذکورہ کالج کی بی ایس سی اور بی۔ اے کی کئی طالبات نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس دوران کالج کی چار طالبات نے ممبئی یونیورسٹی کی میرٹ لسٹ میں نمایاں مقام حاصل کرکے کالج کے نام کو روشن کیا اس مرتبہ غلام محمد کالج کی ۷۵ طالبات ممبئی یونیورسٹی کے بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہوئیں جن میں ۶۸ طالبات کامیاب قرار پائیں۔ ۲۸ فرسٹ کلاس رہیں اور نتیجہ ۹۰،۶۶ (فیصد) رہا۔ بی۔ ایس سی کے نتائج ۸۰،۷ فیصد رہے۔ ۲۳ طالبات میں سے ۱۸ نے کامیابی حاصل کی اور ۱۰ فرسٹ کلاس رہیں۔

نقشِ کوکن

نسرین ابراہیم گھلٹے بی۔ اے کی میرٹ لسٹ میں

برہانی کالج کی طالبہ نسرین ابراہیم گھلٹے نے ممبئی یونیورسٹی کے امتحان کی میرٹ لسٹ میں نواں نمبر حاصل کرکے ایک شاندار کامیابی حاصل کی۔ نسرین کا وطن اُسرول، مروڈ جنجیرہ ہے۔ اُس نے ایس۔ ایس۔ سی اور بارہویں تک کی تعلیم انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مروڈ میں حاصل کی۔ اسکول کے دنوں میں وہ ایک متوسط درجہ کی طالبہ تھی لیکن اعلیٰ تعلیم کے لئے برہانی کالج میں داخلہ لینے کے بعد اُس نے بی۔ اے میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے کا پختہ عزم کرلیا پروفیسر زہرہ موڈک اور پروفیسر قاسم امام کی رہنمائی اور نگرانی نے چراغِ راہ کا کام کیا۔ والدین نے اس کی ہمت افزائی کی اور نسرین نے عزم و استقلال سے محنت کرتے ہوئے بی۔ اے میں اُردو کے ساتھ ۷۴ فی صد مارکس لے کر میرٹ لسٹ میں امتیازی پوزیشن حاصل کی جو درحقیقت اس کے عزمِ راسخ کا ثمرہ ہے۔ نسرین اب ایم اے کر رہی ہے۔ خدا اسے مزید کامیابی سے ہمکنار کرے۔

معہد مفتاح العلوم کوپر گاؤں میں جلسہ مسابقۃ القرآن الکریم

مورخہ ۹ جولائی ۹۸ء بروز جمعرات صبح ٹھیک ۸½ بجے مدرسہ کی نئی مسجد میں طلبائے معہد کے مابین مسابقۃ القرآن کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کی صدارت مولانا محمد یٰسین صاحب ملّی نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز حافظ مصطفےٰ صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ حکم کے فرائض معہد کے اساتذہ مولوی عبدالمجید صاحب راہی، مولوی ضیاء الرحمٰن جناب قاسمی اور مولانا حافظ بشیر احمد صاحب رحمانی نے نہایت حسن وخوبی انجام دیئے مسابقہ مسلسل ۳ گھنٹہ چلتا رہا۔

نشاط ارشاد قاضی کی کامیابی

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول کی طالبہ نشاط ارشاد قاضی نے ایس ایس سی کولہاپور بورڈ کے مارچ ۹۸ء امتحان میں ۸۲۰/ مارکس حاصل کئے اور اپنے اسکول میں دوم نمبر پر رہی مدرسہ ہذا میں اوّل آنے والی طالبہ کا نام شمریلہ نذیر سولکر ہے۔ نشاط نے انگریزی میں ۱۰۰ میں سے ۸۰ اور سائنس میں ۱۵۰ میں سے ۱۳۰ مارکس حاصل کئے۔ فی الحال شعبہ سائنس میں اس نے آر بی کلکرنی کالج میں داخلہ لیا ہے مستقبل میں وہ ڈاکٹر بننے کی خواہشمند ہے۔ نشاط رتناگیری لائنس کلب کے جنرل سیکریٹری، فدا ڈیزائننگ انجینئرنگ فرم کے مالک جناب ارشاد قاضی کی دختر ہیں

مجاہد ہوڑیکر اُردو میں اوّل

ایس۔ ایس۔ سی کولہاپور بورڈ کے مارچ ۹۸ء کے امتحان میں مجاہد ابراہیم ہوڑیکر نے بورڈ میں اردو مضمون میں ۱۰۰ میں سے ۹۸ مارکس لے کر اوّل آنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اسے کل ۷۳ فیصدی مارکس ملے۔ مجاہد مستری ہائی اسکول کا طالب علم ہے اور رتناگری کے مشہور شاعر صابر مجگانوی کا صاحبزادہ ہے۔ (تاج الدین ہوڑیکر نمائندہ)

مُبارکباد ڈاکٹر صنوبر پرکار

جناب ایم ایچ قاضی عبدالرحمٰن پرکار صاحب (بانکوٹ) کی صاحبزادی بمبئی ہائی کورٹ کے جج محمد شفیع پرکار صاحب کی بھتیجی مس صنوبر پرکار نے امسال بمبئی یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کا امتحان نمایاں طور پر پاس کیا۔ مس صنوبر کی یہ کامیابی اس کے سارے قبیلہ واقارب کے لئے مژدۂ مسرت وانبساط ثابت ہوا ہے۔

خیراندیش

جاوید دروے، نثار پرکار

عبدالغنی جوانے کا گرانقدر عطیہ

جناب عبدالغنی جوانے مقام لندن

انہوں نے ہمارے ادارے کے لئے ۲۵۰۰۰/- روپے کا عطیہ دیا ہے۔ ہم اُن کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ اس خوشخبری کو اپنے "نقش کوکن" میں مراسلے کے کالم میں چھاپ کر ہمیں شکریہ کہنے کا موقعہ عنایت فرمائیں اور اس کے علاوہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی "نقش کوکن" کے مستقل ممبر بنیں جس کے لئے آپ کو ۱۰۰/- روپے سالانہ فیس کے طور پر بھیج رہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ قبول فرمائیں گے۔

آپ کے شکر گذار

صدر جماعت المسلمین ماندیولی

(۱) انور محمد قاسم مقدم صدر جماعت المسلمین ماندیولی تعلقہ داپولی۔

(۲) جمال الدین عبداللہ مقدم۔

مُبارک کا بڑی آگے بڑھو ہماری دعائیں آپکے ساتھ ہیں

روزنامہ انقلاب کے کالم نویس (کالم راہ نما کے خالق) نے اپنی تقریر و تحریر سے صوبہ مہاراشٹر بھر میں تعلیمی بیداری کا جو جادو جگایا ہے وہ اب محتاج تعارف نہیں رہا۔ علاوہ ازیں

ماہنامہ "نقشِ کوکن" میں گاہے گاہے اپنے کالم پہلا صفحہ اور آخری صفحہ کے ذریعہ اپنی سیاسی سوجھ بوجھ کا بھی پتہ دیتے رہے ہیں البتہ روزنامہ انقلاب ۱۴، ۱۹ اگست ۹۸ء کی اشاعت میں آپ نے درمیانی صفحہ "۶ دسمبر سے ۶ اگست تک" کے عنوان سے جو مضمون لکھا وہ اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ مبارک صاحب اب اردو صحافت میں اپنا جوہر چمکانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا ہم اس نعرہ کے ساتھ مبارک کاپڑی کا استقبال کرتے ہیں کہ "مبارک کاپڑی آگے بڑھو ہماری دعائیں آپکے ساتھ ہیں۔

ثمین منیر دلوی کی شاندار کامیابی

رائے گڑھ: رائل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام جاری ڈاکٹر اے آر انڈرے ہائی اسکول و جونیئر کالج بوربی پنجتن کی کی طالبہ ثمین منیر دلوی نے امسال ایس ایس سی میں 82 فیصد مارکس حاصل کرکے اسکول میں اول پوزیشن پررہی نیز امسال اسکول کا دسویں کا نتیجہ 95 فیصد رہا جو رائے گڑھ کی اسکولوں میں نمایاں ہے۔

فرحت بیگم میہسلہ رائے گڑھ

انجمن شریوردھن میں تہنیتی جلسہ

مسلم بزمِ اتحاد و ترقی شریوردھن کی جانب سے انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شریوردھن کے ایس.ایس.سی (93%) اور .H.S.C (91%) کے بہترین رزلٹ کے لئے پرنسپل جناب شبیر خطیب اور اساتذۂ کرام کے اعزاز میں ایک تہنیتی جلسہ کا انعقاد مورخہ ۴ جولائی ۹۸ء کو مولانا امان اللہ بروڈ مہتمم جامعہ حسینیہ کی صدارت میں ہوا مہمانِ خصوصی عالی جناب غلام محمد پیش امام صدر انجمن اسلام جنجیرہ بھی جلوہ افروز تھے۔ جلسہ میں سرپرست حضرات اور عمائدین شہر کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ خصوصاً جناب مشتاق درزی (سکریٹری انجمن اسلام جنجیرہ) جناب اسمٰعیل اُلکر (جوائنٹ سکریٹری) سراج الدین پیش امام چیئرمین جناب احمد صاحب عرفانشاہ۔ جناب شاہنواز کھمکر (سکریٹری حلقہ شریوردھن) جناب اقبال آرائی اور جناب عبدالوہاب دھنسے (سکریٹری کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ) بہ نفس نفیس حاضر تھے۔ بزم کے سکریٹری جناب سعداللہ کردے۔ صاحب نے غرض و غایت، تعارف اور خیر مقدم کیا اسکول ہٰذا کے تمام اساتذہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے انھیں گلدستہ دے کر اعزاز و مبارکبادی پیش کی گئی۔

(مراسلہ نگار: شازیہ اقبال آرائی)

سارنگ اردو اسکول کابینہ کی تشکیل!

سارنگ تعلقہ داپولی اردو اسکول کی کابینہ کی تشکیل کرکے منتخب وزراء کی حلف برداری کا پروگرام سنیچر مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۹۸ء کے دن کیا گیا۔ یہ انتخابات خفیہ رائے دہندگی کے تحت اسکول کے مدرس جوگینکر د مدرسہ رقیبہ مقدم و مدرّس عرفان قاضی کی نگرانی میں کیے گئے۔ وزیر اعظم ضمیر مقدم نائب مہرین گھنسار وزیر تعلیم مدثر مقدم نائب ربینہ بھاردے وزیر صفائی کامل مقدم نائب سہیل نائیک وزیر خزانہ فاطمہ مقدم، سیرو تفریح رفیقہ چاندلے۔ نائب ارمان مقدم کھیل تمنا بھاردے نائب فیصل مقدم۔ وزیر باغبانی، تسکین آفرین شفاہد

ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی میں بھی مسلم طلباء چھا گئے

تعلیم کے میدان میں مسلم طلباء کا سفر تیز رفتاری کے ساتھ جاری ہے۔

ممبئی یونیورسٹی میں بی اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی کی خوشیاں ہم ابھی منا ہی رہے تھے کہ ممبئی کی انتہائی مشہور خواتین کی یونیورسٹی ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں مسلم طالبہ خدیجہ یوسف کاٹا والا نے اوّل پوزیشن حاصل کر لی. خدیجہ کو ۹۷، فیصد نمبر حاصل ہوئے. ممبئی سے لے کر پونے تک پھیلی ہوئی اس یونیورسٹی میں پانچ طلبہ کی میرٹ لسٹ بنی ہے ان پانچ طلبہ میں سے تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی ذہین طالبہ کا نام ہے فردوس اقبال خان فردوس نے ۵، ۷۷، فیصد نمبر حاصل کئے دونوں ذہین طالبات نے نفسیات مضمون کے ساتھ بی اے پاس کیا اور اس مضمون کے پانچ پرچوں میں سے ایک پرچے میں تو فردوس نے ۹۷ فیصد اور خدیجہ نے ۹۶ فیصد تک نمبر حاصل کئے ہیں. خواتین کی اس قدیم یونیورسٹی کے تعلق سے پچھلی دو دہائیوں سے کچھ عام رائے یہ بنی تھی کہ یہ اونچی سوسائٹی کی لڑکیوں کی یونیورسٹی ہے اور یہ کہ اس کے کالجوں میں فیشن زدہ طالبات پڑھتی ہیں. اس یونیورسٹی میں خدیجہ و فردوس نے مکمل طور پر پردے میں رہ کر تعلیم حاصل کی اور پوری یونیورسٹی پر چھا گئیں.

نقشِ کوکن

صوم وصلوٰۃ کی پابند خدیجہ آگے چل کر نفسیات کے ساتھ ایم اے کرنا چاہتی ہیں صوم صلوٰۃ کی پابند فردوس کہتی ہے "میں مکمل حجاب میں کالج جاتی تھی میری کچھ سہیلیاں اور دیگر طالبات پردے کے تعلق سے کافی سوالات کرتیں. ہم انہیں ہمیشہ منطقی جواب دیتے اور بحث و مباحثہ میں ہم ہی جیت جاتے سہیلیاں مان تو جاتیں مگر کھلے عام اظہار نہیں کرتیں. آج ہمیں اطمینان و خوشی اس بات کی ہے کہ ان سہیلیوں میں یہ بات عام ہوگئی کہ" ہمارے کالج کی برقعے والی لڑکیوں نے یونیورسٹی میں ٹاپ کر دیا.

فردوس کو صرف دین ہی سے رغبت نہیں بلکہ وہ جدید علم میں بھی دلچسپی رکھتی ہے لہٰذا اس نے پردے میں رہ کر بھی مارشل آرٹ یعنی جوڈو کراٹے بھی سیکھ لئے اور گرین بیلٹ حاصل کر لیا. فردوس کو خانہ داری و مطالعے کا شوق ہے اب وہ نفسیات میں ایم اے کر کے کاؤنسلر (نفسیاتی رہنما) بننا چاہتی ہے.

(مبارک کاپڑی)

جلگاؤں میں طبیہ کالج کا

سنگِ بنیاد

۲۶ جولائی کو یہاں سے ۴ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع مہاڑی میں وسیع وعریض قطعۂ اراضی پر اقراء طبیہ کالج اینڈ اسپتال، مرحوم عبدالرزاق ملک ہاسٹل اور اقراء گیسٹ ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا. اقراء انتظامیہ کے صدر کریم سالار جو تعلیمی میدان میں ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں. انہیں اس پروجیکٹ کی کامیابی کا پورا یقین ہے ذرائع کے مطابق نومبر میں دلیپ کمار کے ہاتھوں ایک پبلک اسکول کا سنگِ بنیاد بھی رکھا جائے گا. سنگِ بنیاد کی اس تقریب میں وزیر ہاؤسنگ سریش جین، ابراہیم سیٹھ (بیٹری والا) عبدالغنی اطلس والا، ابا حسین عمرانی، ہارون بھائی موزہ والا اور پی اے انعامدار صاحب خصوصی طور پر شرکت کر رہے ہیں

اردو اکیڈمی کا سمینار

مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکیڈمی کا تعلیم پر منعقدہ ایک سمینار سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر صفیہ این انکولوی نے کہا کہ تعلیم انسان کے لئے انتہائی ضروری ہے. جتنی انسان کو زندہ رکھنے کے لئے آکسیجن کی ضرورت پڑتی ہے جب کہ کسی قوم کی فلاح و بہبود کا انحصار تعلیمی معیار پر ہوتا ہے. اس سمینار میں مشتاق انتولے، ممبران کونسل کی رکن اور ایجوکیشن کمیٹی چیئر پرسن سادھنا

مائے شمیم طارق، سرفراز آرزو، یوسف ناظم، سلام بن رزاق، فیاض احمد فیضی نے شرکت کی۔

نیشنل ہائی اسکول داپولی میں تہنیتی جلسہ

مارچ ۹۸ء کے ایس ایس سی امتحان میں نیشنل ہائی اسکول داپولی کے جن ۱۱ طلبہ نے امتیازی اور فرسٹ کلاس کے مارکس حاصل کئے۔ ایسے طلبہ کے اعزاز میں مورخہ ۱۵ جولائی ۹۸ء کو ایک تہنیتی جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس جلسے کی صدارت وارڈ کر کالج کے پروفیسر خالد آرائی نے فرمائی تو مہمانِ خصوصی کے طور پر مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے نائب صدر حاجی عبدالرحمان علی بھاردے صاحب تشریف فرما تھے۔ جلسے کے آغاز میں معاون مدرس جناب عبدالمناف حسین بھاٹکر نے اسکول کی جانب سے حاضرین کا استقبال کیا۔ اسکول کے سینئر معلم جناب ایوب ناڈکر نے اسکول کے ایس۔ ایس۔ سی امتحان کا گوشوارہ سامنے رکھا۔ اس کے بعد مہمانِ خصوصی اور صدر کے ہاتھوں طلبہ کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ طلبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اساتذہ کی بہترین رہنمائی کا شکریہ ادا کیا۔ معاون مدرس جناب عبدالرشید دشمکھ نے اگلی تعلیم سے متعلق طلبہ کی رہنمائی کی۔ حاضرین میں سے کے۔ جی اسکول کمیٹی کے نوجوان چیئرمین جناب اقبال پرکار نے ڈیلی ڈائری لکھنے اور نماز کی اہمیت پر زور دے کر ان پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت کی۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب عبداللہ خان نے طلبہ کو خبردار بھی کیا کہ مقابلے کے اس دور میں انہیں اور محنت اور لگن سے کام کرنا ہوگا۔ تب ہی وہ مستقبل میں اپنے لئے مناسب جگہ بنا پائیں گے۔ جناب نہال احمد خان نے صدر، مہمانِ خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ تہنیتی جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ امتیازی اور فرسٹ کلاس حاصل کرنے والے ہونہار طلبہ:

(۱) عرفان سکندر نانگواڑے (۲) نہار مقبول کالاوے (۳) اسد ایوب ناڈکر (۴) تنویر رشید قاضی (۵) ندیم عبدالعزیز آرائی (۶) واصف یاسین درویش (۷) نذرانہ حمید رکھانگے (۸) تبسم اکبر سید (۹) المینانہ رشید رکھانگے (۱۰) نزہت مظفر ٹھاکور (۱۱) شائستہ غفار رکھانگے۔

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول رتناگری کا انعامی و اعزازی جلسہ

رتناگری کے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول میں بروز سنیچر ۴ جولائی ۱۹۹۸ء کو آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے چیئرمین ایڈوکیٹ ایم۔ آر۔ دلوصاحب کی زیرِ صدارت اعزازی و انعامی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے نائب صدر محترم ایس۔ اے۔ قادری اور مدرسۂ ھٰذا کی سابق صدر معلمہ محترمہ حمیدہ بیگم آوٹے مہمانانِ خصوصی کے طور پر حاضر تھے۔ اسی طرح اس سوسائٹی کے نائب صدر پروفیسر جی۔ آئی۔ آوٹے۔ سکریٹری محترم لائق قاضی خزانچی عبداللطیف گرکر اور اسکول سوسائٹی کے دیگر ممبران ایڈوکیٹ محترم این۔ ڈی۔ بھاٹکر، محترم علی قاضی، اسکول کمیٹی کے چیئرمین محترم اشرف سیٹھ نائیک حاضر تھے۔ اس کے علاوہ آکاش گنگا کے ایڈیٹر جناب الناصر قاضی، لائنس کلب کے سکریٹری، جناب ارشاد قاضی لائنس کلب کے سابق صدر سراج مقادم کوکن ریفریجریشن کے پروپرائٹر جناب

شکیل مجگاؤنکر۔ تعلقہ گرام وکاس سیوا کمیٹی کے صدر جناب عبداللطیف مہسکر اس کے علاوہ عبدالکریم ہونیر کر بھی حاضر تھے۔

جلسہ کا آغاز محبوب ٹھاکور صاحب کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اے۔ ای۔ قاضی صاحب نے مہمانوں کا تعارف کرایا۔ اسکول کی سابق طالبہ اور سابق معلمہ اسی طرح گوگٹے کالج رتناگیری کی پروفیسر ناہید ظفر شیخ نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس لئے اُنہیں سوسائٹی کے چیئرمین جناب ایم۔ آر۔ دلوصاحب کے دستِ مبارک سے شال دے کر اعزاز کیا گیا۔ اسی طرح مارچ ۱۹۹۸ء کے ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں جن طلباً وطالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ان کے مہمانوں کے دستِ مبارک سے اعزاز کیا گیا۔ اسکول سے پہلے نمبر سے کامیاب ہونے والی خوش نصیب طالبہ نجیلہ نذیر سولکر نے 83.73٪ نمبر حاصل کئے۔ دوسرا نمبر حاصل کرنے والی طالبہ نشاط لائن ارشاد قاضی نے 82.13٪ نمبر حاصل کئے اور منزہ مرتضیٰ بڑبیے نے 80.93٪ نمبر حاصل کر کے تیسرے نمبر پر رہی۔ پہلا نمبر حاصل کرنے والی طالبہ نجیلہ نذیر سولکر کو نائیک برادران کی طرف سے -/1000 روپے۔ اسی طرح حسین قاضی شرگاؤں۔ لائن ارشاد قاضی اور شکیل مجگاؤنکر کی طرف سے -/225 روپے کے نقد انعام سے نوازا گیا دوسرا نمبر حاصل کرنے والی طالبہ نشاط لائن ارشاد قاضی کو نائیک برادران کی جانب سے -/700 روپے اور دیگر تینوں کی جانب سے -/150 روپے کے انعام سے نوازا گیا۔ اسی طرح تیسرے نمبر پر آنے والی طالبہ منزہ مرتضیٰ بڑبیے کو نائیک برادران کی جانب سے پانچ سو روپے اور دیگر تینوں حضرات کی طرف سے -/125 روپے دیئے گئے۔ باقی ماندہ ۹ طلباء وطالبات کو ڈسٹنکشن ملنے کی وجہ سے کنسویشن کے طور پر فی کس -/300 روپے کے انعامات سے نوازا گیا۔ اسکول کی معلمہ صفیہ ظفر قاضی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور معلم این کے شیخ بھائی نے جلسہ کی نظامت فرمائی۔

وڈولی ہائی اسکول کا ایس ایس سی رزلٹ

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی آف تھانے ضلع کے وڈولی اُردو ہائی اسکول کا ایس ایس سی رزلٹ اس طرح رہا۔ ۲۳ طلباء امتحان میں شریک ہوئے فرسٹ کلاس میں ۸ سیکنڈ کلاس میں ۱۱ پاس کلاس ۳ کل ۲۲ طلباء کامیاب ہوئے۔ اردو کے معلم ملک احمد ملا کا رزلٹ 95.65 فیصد رہا مراٹھی ہندی کا رزلٹ 95.65 فیصد رہا جس کے ٹیچر یٰسین مصطفےٰ تھے انگلش کے معلم ملک احمد ملا رزلٹ صد فی صد رہا۔ میقس محمد آصف عبدالقیوم رزلٹ صد فی صد رہا۔ سائنس محمد آصف عبدالقیوم رزلٹ صد فی صد رہا سوشل سائنس یٰسین ایم مصطفےٰ رزلٹ 95.65 فیصد رہا۔ اسکول میں سب سے زیادہ مارکس حاصل کرنے والے طلباء اوّل سلطانہ عارف بوبیرے 69.46 فیصد دوم ملا یٰسین جہانگیر 67.20 فیصد اور سوم ملا سیما محمد رؤف 67.20 فیصد مارکس لے کر کامیاب ہوئیں۔ (انگریزی سے ترجمہ)

اُردو ہائی اسکول پنہالجہ

کی شاندار کامیابی

حسبِ سابق امسال بھی انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجہ کا S.S.C. مارچ ۹۸ء کا نتیجہ بہت ہی شاندار رہا۔ نتیجہ 89٪ فی صد

رہا جس میں ایک طالبہ حمیرہ اقبال خان اوّل نمبر سے کامیاب ہوئی اور سات طُلبہ، دوسرے درجہ میں کامیاب ہوئے اور باقی طلبہ پاس کلاس میں کامیاب ہوئے۔ اس خوشی کے موقع پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں بمبئی جماعت کے صدر جناب زین الدین چوگلے صاحب جلسہ کے مہمانِ خصوصی تھے۔ انہوں نے اوّل نمبر سے کامیاب طالب علم کو ایک ہزار روپیہ کا نقد انعام دیا اور دوم درجہ میں کامیاب طلبہ کو سو سو روپیہ اور پاس کلاس میں کامیاب ہونے والوں کو 50/ روپیہ کا انعام دیا گیا۔ S.S.C کے نتائج پر جناب بشیر احمد نے روشنی ڈالی اور کامیاب طلباء کو اسکول کی جانب سے مبارکباد پیش کی۔ قاضی سر نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مرسلہ: بشیر گلاب مجاور (معاون مدرس)

کرُدھونڈا ہائی اسکول کا

نتیجہ

کرُدھونڈا ہائی اسکول تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگیری کا ایس ایس سی کا رزلٹ ۴۳ فیصد رہا۔ ۸۵ شاکرہ ریاض خان اوّل مظفر رزاق الجی ۴۹ فیصد دوم عمران سلیمان الجی ۴۷ فیصد تیسرے نمبر پر کامیاب ہوئے۔
نقش کوکن

فجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج وہور "اسکول پارلیمنٹ"

ادارہ ہٰذا میں ہر سال کی طرح امسال بھی ایڈمنسٹریٹو آفیسر غلام محمد پٹیل جناب اور پرنسپل مختار احمد فامے صاحب کی رہنمائی میں تعلیمی سرگرمیوں کے آغاز کے ساتھ ہی اسکول پارلیمنٹ کی گہما گہمی شروع ہو چکی ہے۔ جملہ چار پارٹیاں انقلابی، اتحادی، عوامی اور جمہوری سرگرم عمل تھیں۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۹۸ کو پولنگ شروع ہوئی۔ ہر جماعت ایک حلقہ انتخاب تھا۔ اور ہر حلقے سے دو ایم پی منتخب ہوئے تھے۔ ہشتم الف یہ حلقہ خواتین امیدواروں کے لئے مخصوص تھا۔ کل پندرہ انتخابی حلقوں سے تیس اراکین پارلیمنٹ کا انتخاب ہونا تھا۔ پولنگ ۹۸ فیصد ہوئی جو طلبہ کے جوش و خروش کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ جب نتائج ظاہر کر دیئے گئے تو عوامی و جمہوری پارٹی کے برابر ۹۔۹ امیدوار منتخب ہوئے۔ اتحادی پارٹی کے سات امیدوار مردِ میدان ثابت ہوئے اور انقلابی پارٹی کو پانچ سیٹوں پر ہی مطمئن ہونا پڑا۔ الیکشن کی تمام تر کارروائی کو مکمل کرنے میں انچارج اساتذۂ کرام کے ساتھ الیکشن کمشنر و کمیٹی کے جناب اقبال جھٹام، آبا صاحب کدم، شیخ حکیم صاحب، راجندر پٹنس اور عنایت جھٹام نے کافی محنت کی جنہیں تمام اساتذۂ کرام کا تعاون حاصل تھا۔

مسعود پیش امام

کلیان پتر کار سنگھ کے

نائب صدر منتخب

حال ہی میں کلیان پتر کار سنگھ کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں انگریزی ہفت روزہ نیو بریک کے مدیر اعلیٰ جناب مسعود پیش امام صاحب کو نائب صدر منتخب کیا گیا ہے علاوہ ازیں انہیں کو پولس "جنتا رابطہ کمیٹی کارکن" بھی نامزد کیا گیا ہے۔ موصوف کلیان کی مختلف سماجی تعلیمی اور ادبی تنظیموں کے سرگرم فعال اور متحرک ممبر ہیں اپنی جرأت مندانہ اور بے باکانہ تحریر و تقریر سے آپ کافی مصروف ہیں۔

سارہ پاؤنے کی ایس ایس سی
میں نمایاں کامیابی

سینٹ جوزف ہائی اسکول کاندیولی کی ہونہار طالبہ سارہ عبدالغنی پاؤنے نے امسال ایس ایس سی (انگریزی سے) کے امتحان میں 86/66 فیصدی مارکس حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ مبارک ہو
یوسف فقیر محمد پاؤنے

جناب شکیل احمد کرڈو کو مبارکباد

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ، کے فعال وائس چیئرمین جناب شکیل احمد کرڈو نے حال ہی میں بی۔ ایڈ۔ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ موصوف انجمن نقش کوکن

اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج مروڈ میں معاون ٹیچر کے طور پر کام کر رہے ہیں اور مروڈ تعلقہ میں شگھرا گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں ان کی شخصیت ایسی ہے کہ جس تعلیمی ادارے کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیں گے اس ادارے کی ترقی یقینی ہے۔ ہم تمام ممبران انہیں بی۔ ایڈ کی ڈگری پانے پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

عبدالوہاب دھنسے
جنرل سیکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ

محمد خان دیشمکھ کو مبارک باد

ہیڈ ماسٹر نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ ضلع رائے گڈھ کے چھوٹے صاحبزادے عبدالسمیع نے بی کام میں سیکنڈ کلاس اور ان کی صاحبزادی آسماء نے بی اے میں سیکنڈ کلاس امتحان پاس کیا اور ان کے عالم دین صاحبزادے مولوی وسیم احمد نے بھی گجرات (کنتھاریہ) سے حافظ قرآن کی سند حاصل کی ہے اس کے لئے ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

لیاقت علی خان
مہاڈ ضلع رائے گڑھ

فال نیک

۶ دسمبر ۹۷ء سے ۶ دسمبر ۹۸ء تک مختلف تاریخی واقعات کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے، اور آج ملک کے بدلتے ہوئے سیاسی اور سماجی حالات کے مدنظر اگر مسلمانوں کو ہر شعبے میں پیش قدمی کر کے اپنی پوزیشن مستحکم کرنا ضروری ہوا ہے۔ چاہے وہ IPS بننا ہو یا IAS، نگر سیوک بننا ہو یا سماج سیوک، اب ہر میدان میں مسلمانوں سے دلچسپی لینی چاہیئے اور چونکہ خواتین کے ریزرویشن کے بل بھی لائے جا رہے ہیں۔ اس لئے مسلم خواتین کا شعوری طور پر تیار ہونا اور عملی طور پر حرکت میں آنا ضروری ہوا ہے۔

نورکے کوارے

نوی ممبئی۔ نئی بستی بنتے بنتے بستی ہے پچھلے ۲۸ سالوں میں یہاں کے سیاسی اور سماجی میدانوں میں مسلمانوں کی نمائندگی برائے نام ہی

رہی اور خواتین نمائندوں نے ابھی
کھاتہ بھی نہیں کھولا ہے۔ ایسے
حالات میں سماجی خدمت گار لائن
اقبال کوارے کی رفیقۂ حیات لائنس
لائن لیڈی نوری اقبال کوارے کا
نئی ممبئی پولیس دکشنا کمیٹی میں رکن
کی حیثیت سے شامل کیا جانا ایک
نیک فعال ہی کہا سکتا ہے۔

مسلم ٹورز کارپوریشن کی بیس ۲۰ سالہ خدمات

آج جب کہ مسلم ٹورز کارپوریشن
ممبئی اپنی بیس سالہ خدمات کی تکمیل
کی جانب رواں دواں ہے اس کی
دیانتدارانہ کارکردگی اور معاملہ فہمی
ہی اس کی قابل قدر ترقی پر شاہد ہیں
مسلم ٹورز کارپوریشن ممبئی حج و زیارت
کے ٹور منظم کرنے والا معروف
ادارہ ہے جس نے زائرین حج و زیارت
کی قابل فخر خدمات کا پورے ملک
میں ایک نمونہ پیش کیا ہے۔ اس
سال اس ادارہ کو اپنی کامیاب
کارکردگی کی بیسویں بہار دیکھنے کا موقع
ملا جس کے لئے مسلم ٹورز کارپوریشن
کے بانی و پروپرائٹر الحاج سید سعید الدین
صاحب اور ان کے مخلص کارکنان
مبارکباد کے مستحق ہیں۔

نقش کوکن

دائیں سے بائیں مشتاق اوکٹے، فقیر محمد ٹھاکور صدر جلسہ عارف پٹیل، عبدالغنی علوی خاتون اعزاز زرین انصاری۔ ڈاکٹر امتیاز کونڈکری۔ خالد تنو۔

جلسۂ تہنیت اور پیشہ ورانہ رہنمائی

پنویل ایجوکیشن سوسائٹی اور کوکن
مسلم یوتھ فیڈریشن کے مشترکہ تعاون
سے جلسۂ تہنیت اور پیشہ ورانہ رہنمائی
کا انعقاد یعقوب بیگ ہائی اسکول
اینڈ جونیئر کالج میں مورخہ ۱۹ جولائی ۹۸ء
کو کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت جناب عارف
پٹیل صاحب نے قبول کی۔ مہمانان
خصوصی میں جناب مبارک کاپڑی شاہد
لطیف ٹھاکر فقیر محمد، مشتاق اوکٹے
ڈاکٹر امتیاز کونڈکری۔ اسکول کمیٹی کے
صدر جناب خالد تنو کا تعارف اسکول
ہذا کے پرنسپل جناب شبیر احمد سلوتری نے
کرایا اور مہمانوں کی خدمت میں گلہائے
عقیدت پیش کئے۔ افتتاحی تقریب
میں جناب ٹھاکر صاحب نے کوکن
مسلم یوتھ فیڈریشن کے اغراض و مقاصد
پر روشنی ڈالی۔ روزنامہ انقلاب
کے صحافی شاہد لطیف نے اپنے
خیالات کا اظہار کیا۔ مبارک کاپڑی
نے طلباء کو تعلیمی برادری کا احساس
دلایا اور دسویں و بارہویں کے بعد
شروع ہونے والے مختلف کورسیس
کی مفصل معلومات فراہم کی پرجوش
طریقے سے زرین انصاری کا استقبال
کیا گیا اور زرین انصاری کے والدین
کی خدمت میں گلہائے عقیدت
پیش کئے گئے جناب مبارک کاپڑی
نے نمایاں کامیابی کے نقطۂ نظر سے
متفرق سوالات پوچھے اور زرین
انصاری نے نہایت خوش بیانی کے ساتھ

تسلی بخش جوابات دیئے۔ جلسہ کے صدر جناب۔ عارف پٹیل نے زرین انصاری۔ کے خیالات سے متاثر ہو کر خصوصی انعام ایک لاکھ روپے کا انعام پیش کیا اور مبارک باد پیش کی اور ساتھ ہی پنویل ایجوکیشن سوسائٹی اور کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کی جانب سے مشترکہ انعامات نو ہزار روپیوں سے نوازا۔ دسویں و بارہویں جماعت میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو بھی انعامات سے نوازا گیا اور اساتذہ کی محنت کو سراہا گیا۔

شادی خانہ آبادی

عبدالشکور حاجی ۔ تبسم رکھانگی مجگاؤں ڈاک میں ملازم اور نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے رکن جناب حاجی مبین عبداللطیف حاجی کے فرزند عبدالشکور (جو بحری انجینیئر ہیں) کی شادی جناب باوا صاحب عباس رکھانگی متوطن ساٹولی کے ساتھ ۱۶ اگست ۹۸ء کو حج ہاؤس ممبئی میں انجام پائی۔

ریشماں دردے سید حسین نقشِ کوکن کے دیرینہ قلمکار جناب جاوید دردے متوطن بانکوٹ کی دختر ریشماں کا عقد مسعود دواسکو (گوا) کے جناب سید حسین کے ساتھ جو (سول انجینیئر ہیں) ۱۶ اگست ۹۸ء کو بانکوٹ ضلع رتناگیری میں انجام پایا۔

شاکر سوپاردی کو مبارک باد

معروف شاعر و صحافی سماجی خدمتگار جناب شاکر سوپاردی سابق S.E.M. (اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ) کے حلقۂ احباب میں یہ خبر باعثِ مسرت ہوگی کہ انہیں ماہنامہ نقشِ کوکن ممبئی۔ اکا معاون مدیر مقرر کیا گیا ہے۔ (ماہنامہ نقشِ کوکن پچھلے ۲۶ سالوں سے جاری ہے) جناب شاکر سوپاردی پچھلے چالیس سالوں سے انقلاب، اردو ٹائمز، ہندستان، عندلیب آج، قیادت، مضمون، فوزان، اخبارِ عالم، شاہنامہ، قومی آواز، آسمانِ صحافت تنویر، الفتح اور کثیر تعداد اخبارات اور ہفتہ وار پرچوں کے ساتھ نمائندگی کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔

(اراکین سرسید ادبی سنگم، سوپارہ)

عید میلاد النبیؐ کے جلسے

امسال عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر کوکن کے مختلف مقامات پر مختلف اوقات اور تاریخوں میں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد ہوئے جس میں قرب و جوار کے ممتاز ہستیوں نے صدارت فرمائی اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی جو کوکن کے علاقوں میں دینی بیداری کا ایک بین ثبوت ہے ان جلسوں میں اسکولی بچوں نے تقاریر کیں علمائے کرام نے وعظ فرمائے اور اس طرح سے لوگوں کو ایک دینی شعور عطا کیا۔ ذیل میں ہم ان مقامات کے نام تحریر کر رہے ہیں جہاں اس قسم کے جلسے منعقد ہوئے۔

- فجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج دہور ضلع رائے گڈھ۔
- ضلع پریشد اردو اسکول کسگاؤں تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ۔
- اردو اسکول کونڈ پورہ
- ضلع پریشد اردو اسکول دہور تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ
- جامع مسجد علی باغ ضلع رائے گڈھ
- وازہ محلہ جمعہ مسجد سوپارہ تعلقہ وسئی ضلع تھانے۔
- جامع مسجد ویرار تعلقہ وسئی ضلع تھانے۔
- مرکزی کمیٹی جلوس عید میلاد النبیؐ ممبرا ضلع تھانے۔
- اردو اسکول ٹیٹولی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری
- الفرقان ویلفیئر ایسوسی ایشن شولاپور۔

• ۔ ڈاکٹر ظاے آر انڈے ہائی اسکول بورلی پنچتن تعلقہ شربوردھن ضلع رائے گڈھ ۔

• ۔ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی ۔

عبدالرحیم نشتر کی کوکن رانی

پختہ گو شاعر عبدالرحیم نشتر کی بچّوں کے لئے نظموں کا مجموعہ کوکن رانی کے نام سے شائع ہوگیا ہے ۴۸ صفحات کی یہ مختصر سی کتاب بچّوں کیلئے بہترین تحفہ ہے ۔ خوبصورت سرورق اور جلی کتابت میں شائع ہونے والی یہ کتاب صرف ۱۵/ روپے میں دستیاب ہے ۔

الامین ایک تحریک ہے

۹ اگست ۱۹۹۸ء کو الامین کواپریٹیو سوسائٹی لمیٹڈ مہاڈ کا ساتواں سالانہ اجلاس اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منعقد ہوا ۔ صدارت کے فرائض ایڈوکیٹ اے ۔ ایچ خطیب نے انجام دیئے ۔ مینجنگ ڈائرکٹر جناب غلام محمد پٹیل نے جناب محمد شفیع پرکر (ڈائرکٹر) کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کی ۔ اس کے بعد الامین کی سال بھر کی کارکردگی کا اجمالی خاکہ پیش کیا ۔ الامین سوسائٹی کی جانب سے معاشرہ کے غریب و مستحق طلباء کو تعلیمی اشیاء کی فراہمی باقاعدہ کی جاتی ہے اُردو پرائمری اسکولوں کو ضروری تعلیمی وسائل فراہم کئے جاتے ہیں ۔ بہترین وال کلاک دیئے گئے ۔ ہر سال ایک ہائی اسکول کو نقد پانچ ہزار کا عطیہ ، حادثات میں غریب و نادار حضرات کی امداد اور جاں بحق ہونے کی صورت میں مالی امداد ۔ مریضوں کے لئے ایمبولینس کا انتظام ۔ اس سال شیئر ہولڈروں کو ۶٪ منافع کی تقسیم کی گئی ۔ یہ تمام حقائق بتاتے ہیں کہ الامین ادارہ نہ صرف بنکنگ کا کاروبار کر رہا ہے بلکہ یہ ایک سماجی تحریک بھی بن چکا ہے ۔

حاضرین میں جناب عبدالرزاق چرفرے ، ریٹائرڈ شکشن وستار دھیکاری جناب شہاب الدین دیشمکھ ، عالیجناب عبدالرشید سیٹھ احسانے اور وفا راجے واڑی مخصوص تھے ۔ آخر میں صدر اجلاس ایڈوکیٹ اے ۔ ایچ خطیب صاحب نے بڑی جامعیت کے ساتھ خطبۂ صدارت پیش فرمایا ۔ بنک کے فعال چیئرمین جناب شیخ حسین قاضی صاحب کو اور ڈائرکٹر بورڈ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات کا اعتراف کیا خطبۂ صدارت کے بعد جناب غلام محمد پٹیل صاحب نے الامین ویلفیئر ٹرسٹ قائم کئے جانے کی بات ذرا تفصیل سے رکھی اور اس کے اغراض و مقاصد بیان کئے نیز حاضرین کا شکریہ ادا کیا ۔ اس اجلاس میں بالخصوص بزرگ قوم اور فقیہ دار ایجوکیشن ٹرسٹ کے کرتا دھرتا چیئرمین الحاج عبدالغنی فقیہ دار صاحب شریک تھے ۔

المشتہر : آدم انتولے ۔ منیجر

رامراجکر افروز کو مُبارکباد

جناب اقبال ابراہیم رامراجکر (متوطن والوٹ مروڈ جنجرہ) کی دُختر افروز نے امسال ممبئی یونیورسٹی سے بی ۔ ایس ۔ سی کا امتحان ۳۷ء ۷۷ ، فیصد نمبر حاصل کرکے پاس کیا اور سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے ایم ۔ ایس سی (جنیٹکس) میں داخلہ لیا ہے اس ہونہار طالبہ نے ایس ۔ ایس ۔ سی میں ۷۲ فیصدی اور ایچ ایس سی میں ۷۱ فیصدی نمبر حاصل کئے تھے ۔ گریجویشن

بھوس کالج اندھیری سے کیا اور پوسٹ گریجویشن کا داخلہ بھی اسی کالج میں لیا ہے۔ کالج میں اسٹوڈنٹس کونسل کی ممبر ہے۔ انہوں نے انٹرنیشنل ایئرلائنس منیجمنٹ کا ڈپلومہ حاصل کیا ہے۔ سیاحت اور خدمتِ خلق میں دلچسپی رکھتی ہے۔

ایس ایس سی میں کامیابی

خوشی کی بات یہ ہے کہ جناب اقبال رامراجکر کی چھوٹی دختر نازیہ بھانجے وفا رامنیاز نا خواہ اور عادل مشتاق پانگارکر نے امسال کے ایس ایس سی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔

(علی قاضی واشی)

بیت النصر کی ۱۹ ویں برانچ کھل گئی

(عبدالوہاب دلوی)

یکم اگست ۹۸ء کو بیت النصر اربن کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹڈ ممبئی کی ۱۹ ویں برانچ کا افتتاحی عمل میں آیا۔ محترم عبدالوہاب دلوی منیجنگ ڈائریکٹر نے بیت النصر کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ بیت النصر نے اب تک ۱۲ کروڑ سے زائد سرمایہ مختص کیا ہے جس سے عوام الناس میں ہمارا اعتماد بڑھتا جارہا ہے۔ ہم ضروری قرضہ جات گھریلو اشیاء کی فراہمی اور تجارتی امور رکشا اور ٹیکسی کے لئے بھی قرض دیتے ہیں۔ ہم نے کئی مقامات پر فلیٹس بھی بنوائے ہیں جو کہ بہت ہی مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ ہم اس برانچ میں الیکٹرک اور ٹیلیفون بل بھی وصول کریں گے جس سے دور دراز رہنے والے لوگوں کو راحت ملے گی۔ یہ برانچ بہرام پاڑہ باندرہ، (نزد ریلوے اسٹیشن باندرہ ایسٹ) میں جاری کی گئی ہے۔ اس پروگرام میں ڈائریکٹر شبیر انصاری۔ منصور احمد جمی ڈاکٹر انصار پیش امام۔ شاکر سوپاروی (معاون مدیر نقش کوکن) ہلال الدین شیخ، رئیس احمد شیخ، عبدالرشید شیخ الیاس قاسم۔ شاہنواز سونالکر، عارف شیخ، محمد حنیف شیخ (زونل منیجر) سلیم قاضی (اسٹیٹ جنرل منیجر) توفیق قاضی سید عثمان، طلحہ بوٹکے، شیخ مقصود سید اقبال۔ جاوید قریشی۔ اختر غیاث ایوب خان اور اشفاق مومن، برانچ منیجر کے علاوہ کثیر تعداد لوگوں نے شرکت فرمائی۔ بعد نمازِ جمعہ قرآن خوانی سے اس برانچ کا افتتاح ہوا۔

(س۔ ق۔ ماہم)

جلسہ تقسیم انعامات

سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول دابھول کے عظیم الشان کشادہ ہال میں ۲۵ جولائی ۱۹۹۸ء کو سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کا پروگرام منعقد کیا گیا جس کی صدارت جناب رحیم الدین بامنے شکشک پالک سنگھ نے کی جب کہ مہمانانِ خصوصی کے فرائض جناب عثمان قاضی صاحب چیئرمین وراڈکر کالج داپولی، بین الاقوامی ایوارڈ یافتہ اعزازی مہمان جناب گلزار اسمٰعیل خطیب اور ضلع ستارا کے ایجوکیشن آفیسر جناب موہتے اور جناب جمال الدین فضل الدین قاضی نے انجام دیا۔

جلسہ کا آغاز دہم جماعت کے طالب علم امان اختر بامنے تلاوتِ قرآن پاک سے کی بعد ازاں جناب گلزار اسمٰعیل خطیب کو بین الاقوامی ایوارڈ ملنے پر اسکول کے صدر مدرس جناب اسرار احمد صاحب نے ایک نایاب تحفہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ آج کل کھیلوں کو بین الاقوامی سطح پر بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے بچوں کو اسکول کی حد تک ہی محدود نہ رہتے ہوئے اسکول کے باہر بھی

مقابلوں میں حصّہ لے کر اپنی قابلیت کو اُجاگر کر دینا چاہیئے۔ اس کے فوراً بعد مہمانانِ خصوصی کے ہاتھوں، تعلیمی ترقی، سالانہ کھیلوں کے مقابلے اور تحریری و تقریری مقابلوں میں کامیاب شدہ طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف انعامات سے نوازا گیا۔ ۹۹-۱۹۹۸ء سال کے لئے بہترین طالب علم کا اعزاز ہشتم جماعت کے طالب علم جمیل احمد صلاح الدین مجاور اور بہترین طالبہ کے لئے فرحین جمال الدین قاضی کو دیا گیا۔

ریاض ابن شیخ

بقیہ ۔ تبصرہ

گڈھ کی سیر الصحابہؓ کے بعد غالباً اردو قارئین کے لئے یہ ایک نایاب تحفہ ہے۔

۳۷۵ صفحات کی طویل کتاب میں مصنف کے نقد و محاکمہ کی زد میں علامہ شبلی نعمانی اور مفتی محمد شفیع بھی آ گئے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب کے تحقیقی مواد کو پڑھ کر جہاں اطمینان ہوتا ہے کہ تحقیق و تنقید کے میدان میں نئے افراد پیش قدمی کر رہے ہیں۔ وہیں کتاب کی غیر معیاری طباعت اور سرورق کی "برنائی زندگی" دیکھ کر وجدان تلملا اُٹھا ہے۔

نقش کوکن

مالیگاؤں اصحاب خیر کا مرکز ہے ایسے مقام سے ایک علمی و تحقیقی کتاب کا وسائل کی کمی کی وجہ سے غیر معیاری شائع ہونا قابلِ افسوس ہے۔ بہرحال علمی و تحقیقی مزاج رکھنے والے باذوق احباب کے لئے یہ کتاب اپنے اندر بڑی دلچسپیوں کا سامان رکھتی ہے۔ (حافظ محسن)

وفا قاضی کی کامیابی

گودریج کمپنی کے عزیز احمد قاضی کے بھائی اقبال احمد قاضی مقیم جدّہ کی بیٹی وفا اقبال احمد قاضی نے انٹرنیشنل انڈین اسکول" سے C.B.S.E میں میرٹ لسٹ میں کامیابی حاصل کی۔ تین سو چوبیس بچّوں میں سے وہ اوّل نمبر سے کامیاب ہوئی جس کا فی صد 90.6 ہے حساب اور سائنس میں ۹۷% اور ۹۵% فی صد مارکس حاصل کئے۔ ان کے اعزاز میں اسکول کی طرف سے ڈنر پارٹی دی گئی جس میں ان کو "کونسلیٹ جنرل آف انڈیا" جدّہ کی طرف سے میرٹ ایوارڈ سرٹیفکیٹ اور فری ایر ٹکٹ دیا گیا۔

(عائشہ حبیب الدین قاضی)

ثاقب وستا کی اعلیٰ تعلیم کیلئے گلاسگو روانگی

ساکن کرلا (زرناگری) کے مرین انجنیئر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بیس سالہ نوجوان

جناب اقبال عبّاس وستا کے فرزند ثاقب نے بارہویں جماعت امتیازی درجے میں کامیاب کرنے کے بعد چنائی (مدراس) یونیورسٹی سے ناٹیکل سائنس میں ڈپلوما کا امتحان اوّل درجے میں کامیاب کیا۔ اس دوران فائر فائٹنگ، فوری علاج، شخصی بچاؤ اور حفاظت کا ہنر اور سماجی ذمّہ داری کی قابلیت کی تربیت

ثاقب وستا

بھی اکیڈمی آف مرین ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ میں حاصل کی۔ اب وہ اپنی خداداد ذہانت کے بل بُوتے پر ناٹیکل سائنس میں اعلیٰ تعلیم نیشنل ڈپلوما حاصل کرنے کے ارادے سے برطانیہ کے شہر گلاسگو روانہ ہو چکے ہیں وہ اپنی آیندہ زندگی اپنے والد کے نقشِ قدم پر چل کر جہازوں کے کپتان بن جانے کا جذبہ رکھتے

کو اپنے ارادے میں کامیاب کرے۔

نامہ نگار۔ عبدالمجید محگاؤں کر
اعزازی نمائندہ نقشِ کوکن بمبئی۔
احاطہ۔ رتنا گری۔

نائیک گرلز ہائی اسکول کی معلّمہ کو الـــوداع

نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری کی معاون معلّمہ محترمہ دلشاد عبدالمجید قادری کے اپنی تدریسی خدمات سے رضا کارانہ طور پر سبکدوش ہونے پر ۳۱ جولائی ۱۹۹۸ء کو مدرسہ ہٰذا کی سابق صدر معلّمہ محترمہ حمیدہ بیگم آدتے صاحب کی زیر صدارت الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ اسمیں بحیثیت مہمان خصوصی مدرسہ کے سابق ریٹائرڈ ٹیچر جناب یوسف مہسکر نیز آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے نائب صدر ڈاکٹر آدتے صاحب، کوکن ایسر کول کے مالک جناب شکیل محگاؤنکر ندا انجینئرنگ کے مالک جناب ارشاد قاضی اور پروفیسر محترمہ ناہید شیخ وغیرہ موجود تھے۔ مدرسہ کے معاون مدرّس جناب عبدالرزاق شاہ نے مہمانوں کا تعارف کرایا۔ نیز مدرسہ کے صدر مدرس جناب عبداللہ قاضی صاحب نے ان کی خدمت میں گلدستے پیش کیے۔ بعدازاں مدرسہ کے ایک عظیم معلم جناب نعیم الدین پنج بھائی اور معلمہ محترمہ رشیدہ ٹیمکر نے محترمہ دلشاد قادری کی تدریسی خدمات کی سراہنا کی۔ محترمہ ناہید شیخ نے محترمہ دلشاد قادری کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو عیاں کیا۔ محترمہ دلشاد قادری کے اظہارِ تشکر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کی نظامت جناب امتیاز کالے نے انجام دی اور محترمہ رفیعہ لانبے نے شکریہ ادا کیا۔

نقش کوکن

نائیک گرلز ہائی اسکول کی انگریزی کے امتحان میں قابلِ رشک کامیابی۔

نائیک گرلز ہائی اسکول، رتناگری کے طلبہ مہاراشٹر گیان پیٹھ کے زیرِ اہتمام فروری ۱۹۹۸ء میں منعقدہ انگریزی مقابلے کے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ انگریزی کے ابتدائی مقابلے میں جماعت پنجم کے ۷ طلبہ نے شرکت کی اور ساتوں کامیاب رہے یوں نتیجہ سو فیصد رہا۔ ان طلبہ نے مندرجہ ذیل طالبات نے امتیازی درجے میں کامیابی حاصل کی۔

۱) رخسانہ مصطفےٰ مانک میٹھے 89/100
۲) آفرین حسن میاں فضوفکر 89/100
۳) آفرین ابراہیم شیخ 84/100
۴) نیلوفر علاؤ الدین جیگاگر 83/100

چوتھے امتحان میں شریک تینوں طلبہ کامیاب ہو کر نتیجہ سو فیصد رہا۔ نیز ڈپلومہ امتحان میں شریک ۴۴ طلبہ میں سے ۴۳ طلبہ نے کامیابی حاصل کی اور نتیجہ 97.72 فیصد رہا۔ مذکورہ ابتدائی امتحان پانچویں اور ڈپلومہ امتحان میں شریک طلبہ کی رہنمائی محترمہ صفیہ قاضی نے کی۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نیشنل ہیلتھ کے صدر منتخب

مشہور و معروف ماہر نفسیات (ذہنی امراض کے ماہر معالج) ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (ایڈیٹر نقش کوکن) کو انڈین کونسل آف مینٹل ہیلتھ کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ کونسل کے ٹرسٹیوں نے ایک حالیہ میٹنگ میں اس کا فیصلہ کر لیا ہے ڈاکٹر صاحب عبدالکریم نائیک صاحب خود بھی ایک ٹرسٹی ہیں۔ ڈاکٹر نائیک نے کہا کہ وہ سابق صدور کے تمام منصوبوں پر عمل کرتے اور انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نفسیات کے علاوہ اسلامیات پر بھی لکھتے ہیں اور ان کے مضامین دنیا بھر کے مشہور رسالوں میں شائع ہوا کرتے ہیں۔

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان کے تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد کا اپنے دیگر بھائیوں کو پتہ بھی لگ جائے آخر یہی تو قوم کے درخشاں ستارے ہیں جو مستقبل میں قوم و ملت کے کام آئیں گے۔ لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی حضرات سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی سے جو یوکے میں نقش کوکن کے نمائندۂ خصوصی ہیں رابطہ قائم کریں ان کا پتہ ہے۔۔۔

IBRAHIM BAGHDADI 40, BOLANDSTREET BLACKBURN

B.B1 6LL Ph: 0254-56868

عمرانہ اور عظیمہ بنت بشیر احمد ویلے

نام عمرانہ اور عظیمہ بنت بشیر احمد ویلے متوطن ماجرونہ تعلقہ مالیگاؤں ڈاپے گڈھ۔

حال مقیم۔ ۴۴ گرونر روڈ ڈربی انگلینڈ تاریخ ولادت۔ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ تعلیم۔ ہماری تعلیم ڈربی میں ہوئی جہاں پر ہم نے اسکولوں میں انگریزی سیکھی اور بارہویں کلاس تک تعلیم حاصل کی۔ ہم نے ان مضامین میں G C S E حاصل کئے۔ انگلش میتھس آرٹس اور ڈیزائن، فرنچ اور ہسٹری۔ سولہ سال کی عمر میں ہماری انگریزی تعلیم پوری ہوئی۔ انگریزی تعلیم ختم کر کے ہمارے دادا اور والدین کی آرزو تھی اور ہماری بھی خواہش تھی کہ ہم دین کی تعلیم حاصل کریں اسی وجہ سے ہم نے پھر ۱۹۹۲ء میں ہندوستان کا سفر کیا۔ وہاں جا کر ابتدائی تعلیم عربی کتابیں۔ مدرسہ جامعۃ الصالحات مالیگاؤں میں پڑھیں۔ پھر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے دوبارہ انگلینڈ آکر ۱۹۹۳ء میں جامعۃ الامام محمد زکریا، بریڈ فورڈ یوکے کے دارالعلوم میں داخلہ لئے اور وہاں پر چار سال رہ کر ہم نے عالمہ کا کورس پورا کیا۔ وہاں پر پہلے سال (اول) میں نے ان کتابوں کا علم حاصل کیا۔ قصص النبیین۔ تجوید، نحو میر معلم الصرف عربی دس سبق اور رحمت عالم، دوسرے سال (دوم) میں کتاب النحو کتاب الصرف قدوری انوری سیرت الصحابیات قصص النبیین (۲۔۳) اور اردو تحریر تیسرے سال (سوم) قرآن ترجمہ کنز الحقائق۔ قصص النبیین (۴۔۵) سوال شافعی اور ریاض الصالحین چوتھے سال چہارم میں مشکوٰۃ المصابیح جلالین کلاں اور ہدایۃ کی تعلیم حاصل کی، پھر آخری سال میں دورہ حدیث پاک میں بخاری شریف، مسلم شریف ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ، جامع ترمذی اور شمائل ترمذی کی تعلیم حاصل کرکے ہمارا کورس مکمل ہوا، اور عالمہ کا

درجہ حاصل کرلیا اور سنہ ۱۹۹۰ء میں
الحمد للہ اپنی تعلیم سے فارغ ہوئے۔

محترمہ سعیدہ الیاس سولکر

متوطن سائی، تعلقہ مانگاؤں، رائے گڑھ، حال مقیم لندن نے سینٹ میری کالج بلیک برن انگلینڈ سے بائلوجی کیمسٹری، میتھ اور فرنیچ زبان میں "اے" لیول مکمل کرنے کے بعد آپ اگست 87ء میں ان کے ماموں کے لڑکے جناب الیاس سعد اللہ سولکر کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئیں مگر تعلیم کی پیاس ابھی تک بجھی نہیں تھی لہٰذا انہوں نے اپنے شوہر اور سسر صاحب کے تعاون سے سنہ ۱۹۹۰ء میں یونیورسٹی آف ویسٹ منسٹر West Minister لندن میں داخلہ لیا۔ اس وقت موصوفہ ایک بچے کی ماں بھی بن چکی تھی۔ (اب بفضلِ خدا ایک دس سال کا اور ایک پانچ سال کا ایسے دو برخوردار ہیں) تعلیمی سلسلہ جاری رکھتے ہوئے H.N.C. اور ٹیک رجسٹریشن اور سپر ائیسو میں بی ایس سی، (BSC) کے بعد سنہ ۹۶ تا ۹۸ء میں پوسٹ گریجویٹ (MSC) کی اعلیٰ سند حاصل کرچکی ہیں اور فی الوقت موصوفہ رائیل لندن ہاسپٹیل (نیشنل ہیلتھ سروس NHS) میں سینئر SENIOR بائیو میڈیکل سائنٹسٹ ڈپارٹ مینٹ آف ہماٹولوجی HAEM-ATOLOGY - کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں (ان کا لکھا ہوا ہماٹولوجی اور THALA-SSAEMIA - پر تحقیقی مقالہ انگلش سیکشن میں ملاحظہ کیجئے) محترمہ جناب عمر صاحب مہامبروت متوطن سائی مقیم بلیک برن کی صاحبزادی ہیں چونکہ ان کے والد ایک مذہبی شخص ہونے کے باوجود جدید تعلیم سے خاصا شغف رکھتے تھے۔ آپ مقامی مسجد کوکنی شافعی مسلک کی "مسجدِ رضوان" میں امامت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے اور نکاح خوانی بھی پڑھایا کرتے تھے۔ چونکہ اب بڑھاپا اور علالت کے سبب گوشہ نشین ہیں۔ ہم موصوفہ کی اس مایہ ناز ترقی پر دلی مبارکباد دیتے ہوئے ان کی مزید ترقی کے لئے دعا گو ہیں۔

مرسلہ:
(ابراہیم بغدادی، یوکے)

○

مس تبسم عبدالرحمٰن پٹیل

متوطن کڈوئی، تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگیری، حال مقیم بلیک برن انگلینڈ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں مکمل کر کے بلیک برن کالج سے "اے" لیول کے ساتھ آرٹ اینڈ ڈیزائن میں ایک سالہ کورس کامیابی سے پاس کیا اور مزید فردن تعلیم کے لئے نوٹنگھم ٹرینٹ (NOT-INGHAMTRENT) - یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں سے گرافک ڈیزائن کا تین سالہ تعلیم مکمل کر کے، بی اے آنرز (B. A. HON'S) کی اعلیٰ ڈگری فرسٹ کلاس سے حاصل کرچکی ہیں۔

موصوفہ اپنی اس کامیابی میں والدین اور بہن بھائیوں کی بہت ہی احسان مند اور شکر گذار ہے جنہوں کی فراخدلی اور حوصلہ افزائی سے وہ اس منزل تک پہنچ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی تعلیمی جذبہ اور شوق قوم کے

ستمبر سنہ ۹۸ء

نقشِ کوکن

ہر والدین کے دلوں میں جاگزین ہو۔
موصوفہ کی اس کامیابی پر دلی مبارکباد دیتے ہوئے مزید ترقی کے بھی خواہاں ہیں۔
(مرسلہ۔ ابراہیم بغدادی یو کے)

جناب راحیل آدم سولکر

جناب راحیل آدم سولکر کا آبائی وطن سائی، تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ ہے اور آپ لندن میں مقیم ہیں۔ آفرین ہے اپنے آپ کی تعلیم نہایت محنت سے مکمل کی ہے جس میں خصوصاً آپ کے چاچا سعد اللہ سولکر صاحب کا بہت بڑا تعاون رہا ہے۔ لندن جیسی مصروف اور گراں بار زندگی میں ملازمت کر کے تعلیم حاصل کرنا نہایت صبر آزما مسئلہ ہوتا ہے چونکہ موصوف کی اپنی محنت اور لگن کو بروئے کار لا کر یونیورسٹی آف ویسٹ منسٹر لندن سے کمپیوٹنگ (COMPUTING) میں 1-2 اپر کلاس سیکنڈ میں بی، ایس، سی آنرس (BSC HON'S.) کی اعلیٰ ڈگری حال ہی میں حاصل کرچکے ہیں اور سٹی اینڈ گلڈس (CITY & GUILDS) میں ڈپلومہ ان اپلیکیشن پروگرام اینڈ ڈاٹا پروسنگ (PROUSSING) بھی حاصل کرچکے ہیں اور فی الوقت "سول سیور ڈیولپر نیون انک" (SOL SAVER DEVELOPER) کوئن (QUEENS NEON INC) اسٹریٹ بنک لندن میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں دعا ہے موصوف کو اللہ پاک مزید ترقی سے نوازیں۔ (مرسلہ، ابراہیم بغدادی، یوکے)

مس کوثر عبداللہ اُلڈے

متوطن بورلی پنچتن، تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ حال مقیم بلیک برن انگلینڈ نے سکنڈری اسکول سے مذاجی سی ایس ٹی (G.C.S.T) کامیاب کر کے سینٹ میری کالج بلیک برن سے جغرافی انگلش، زباندانی، بائیو لوجی، اور جنرل اسٹڈیز میں "لے" لیول کامیابی سے پاس کئے اور یونیورسٹی آف سینٹرل لنکاشائر پرسٹن، انگلینڈ میں داخلہ لیا جہاں سے امسال ۹۸ء پروگرام ان ہیلتھ پروموشن میں بی اے آنرس (B.A HON'S) میں (2:2) سے اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہے۔ اس سبجیکٹ کا تعلق براہِ راست محکمۂ صحت سے تعلق رکھتا ہے جو میڈیکل اینڈ سوشل طریقہ کہلاتا ہے جس کے ذریعہ ہاسپیٹل میں مریض کی صحت و صفائی کے ساتھ سوشل سروس کو بھی بخوبی انجام دیا جاتا ہے۔ ہم موصوفہ کی اس نئے اور انسانی صحت عامہ اور سوشل کو اس ہر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی مزید ترقی و کامرانی کے لئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یوکے)

مس شہناز عمر فرفرے

متوطن مانجرونہ، تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ حال مقیم بلیک برن

انگلینڈ کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکول اور کالج میں مکمل ہو کر اپنے لنکاسٹر یونیورسٹی انگلینڈ سے بی اے آنرس B.A. HON'S کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکی ہے۔ مذکورہ سند حاصل کرنے کے لئے آپ ڈگری ریسرچ کے لئے گذشتہ سال ۹۸ء میں ممبئی، دلی اور بنگلور کے مختلف اسکولوں میں برطانیہ حکومت کے خرچ سے ٹیچر ریسرچ کا کورس نہایت کامیابی سے مکمل کر چکی ہے اور فی الوقت سینٹ جیمس چرچ آف انگلینڈ پرائمری اسکول بلیک برن میں بحیثیت اُستانی اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس مشن اسکول میں ملازمت پانے والی آپ ایشین اوّلیں خاتون ہیں۔ ہم ان کی مزید ترقی کے لئے نیک دُعائیں کرتے ہیں۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یو کے)

جسٹس ساونت پریس کونسل آف انڈیا کے صدر

پریس کونسل آف انڈیا کے صدر کی حیثیت سے جسٹس پی بی ساونت کی دوبارہ تقرری عمل میں آئی ہے۔ وہ ۳ سال تک اس عہدے پر برقرار رہیں گے۔ نائب صدر جمہوریہ کرشنا کانت نے لوک سبھا کے سبھا پتی بال یوگی اور پریس کونسل کے ایک ممبر پر مشتمل کمیٹی نے جسٹس ساونت کی تقرری کا اعلان کیا۔

نقش کوکن

جناب ابراہیم ملا

بصمیم قلب مبارکباد

جناب ابراہیم ملاّ کی سماجی اور عوامی کارکردگی کو سراہتے ہوئے حکومت مہاراشٹر نے انہیں SEO اسپیشل ایگزیکیٹو آفیسر کا اعزاز عطا کیا ہے۔ آپ کئی سماجی تنظیموں کے رکن ہیں۔ آپ مجاہد آزادی جناب محمود میاں عبدالقادر ملا کے داماد ہیں۔ آپ کی سربراہی میں ایکسر لوریولی ممبئی کے نوجوانوں کی ٹیم ہمہ وقت قومی ملی اور سماجی کاموں میں مصروف نظر آتی ہے۔ ہم تمام گاؤں والوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید سربلندیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

غلام غوث (نالاسوپارہ)

اسحاق مُلاّ (لوریولی)

فرحین کاٹگے کے ڈینٹل کلینک کا افتتاح

ڈاکٹر فرحین علی میاں کاٹگے ڈینٹل کلینک کا افتتاح پچھلے دنوں انجام پایا۔ ڈاکٹر فرحین کاٹگے M.D.S. ڈینٹل کلینک (دانتوں کا دواخانہ) ہیلتھ پلیس ۹، الکریم منزل۔ دوسرا منزلہ گلشن ایران ہوٹل کے اوپر پلٹن روڈ ممبئی ۱....۴ پر شروع کیا گیا ہے ڈاکٹر فرحین ڈینٹل سرجن ہونے کے علاوہ بچّوں کے دانتوں کی اسپیشلسٹ (Pedodontist Consultant) بھی ہے۔ افتتاح کے موقع پر کثیر تعداد میں واقف کاروں اور دوستوں کے علاوہ مقامی لوگوں نے شرکت فرمائی۔

ابوبکر عبداللطیف مُلاّ
اعزازی جنرل سکریٹری
انجمن مسلمانانِ مجگاؤں
ستمبر ۹۸ء

کامیاب بچوں کو وظیفے
(انعام)

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری ایگزامنیشن سال دسویں اور بارہویں میں نمایاں طور سے کامیاب ہونے والے بچوں کو ان کے مضامین میں امتیازی خصوصیت حاصل کرنے پر انعام عطا کرتا ہے جو دراصل کسی علم دوست ہستی کی جانب سے پیش کردہ ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے امسال دسویں اور بارہویں جماعت میں جو بچے انعام کے حقدار قرار پائے اس کے متعلق تفصیل درج ذیل ہے۔

(ایس۔ایس۔سی) اردو مضمون میں طالب علم سید ظہیر عباس راحت حسین کو جو ممبئی ہائی اسکول کے طالب علم تھے ۹۷٪ فیصد مارکس حاصل کرنے پر "ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پرائز" اور "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم پرائز" دیا گیا جس کی رقم ایک ہزار روپے ہے۔

عربی مضمون میں 66٪ فیصد مارکس حاصل کرنے پر Coardinal Graceas ہائی اسکول باندرہ کے طالب عبدالرحمٰن محمد عبدل کو ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پرائز اور رحمانی فاؤنڈیشن پرائز دیا گیا جو ایک ایک ہزار روپے پر نقش کوکن مستمل ہے مضمون ریاضی Mathematics (ریاضی) میں اس کامیابی دیسائی جو چندرام جی گرلس ہائی اسکول سی پی ٹینک کی طالبہ ہیں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پرائز مبلغ ایک ہزار روپے دیئے گئے۔ (ایچ ۔ایس۔سی) بارہویں کے امتحان میں مضمون سائنس میں گوری ستیش واڈیکر جو روپاریل کالج کے طالب علم ہیں تقریباً 94٪ فیصد مارکس حاصل کرنے پر اسے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پرائز دیئے گئے۔ مضمون اردو رئیس ہائی اسکول بھیونڈی کی طالبہ عمیرہ محمد قاسم شیخ ۸۵٪ فی صد مارکس حاصل کئے۔ لہٰذا اسے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پرائز اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم پرائز پیش کیا گیا جو ایک ایک ہزار روپے پر مشتمل ہے۔ مضمون عربی میں اسماعیل یوسف کالج جوگیشوری کی طالبہ نگار اختر شمیم احمد رضوی نے ۷۲٪ فیصد نمبر حاصل کئے لہٰذا اسے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک پرائز اور رحمانی فاؤنڈیشن پرائز عطا کیا گیا ہے جو ایک ایک ہزار روپے پر مشتمل ہے۔

میڈیکل چیک اپ کیمپ

پنویل شہر کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام پنویل کے ہر دلعزیز سوشل ورکر جناب اسحاق خان کے آفس میں پنویل کے مشہور ڈاکٹروں کے ذریعے ایک سو پچاس سے زیادہ مریضوں کا مفت چیک اپ کیا گیا اور دوائیں دی گئیں جو زیادہ بیمار تھے انہیں نیو پنویل کے تیرنا ہاسپٹل میں داخل کیا گیا۔ اس موقع پر سابق ریاستی وزیر پدم سنگھ پاٹل بھی موجود تھے۔

(وسیم احمد پٹیل پنویل)

سینٹرل اُردو ہائی اسکول

ساونت واڑی۔

سینٹرل اردو ہائی اسکول ساونت واڑی ضلع سندھو درگ کا مارچ ۹۸ء میں ہونے والے ایس۔ایس سی امتحان میں اسکول کا نتیجہ 91.30٪ فیصد رہا۔ اس کی مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

درجہ	تعداد
(۱) ڈسٹنکشن	02
(۲) فرسٹ کلاس	06
(۳) سیکنڈ کلاس	13

درج ذیل طلبہ و طالبات نے نمایاں نمبرات حاصل کئے۔

نام	فیصد
۱) جاسمین رفیق گونڈی	82.00
۲) زینت عبدالوہاب کاجریکر	73.46
۳) عمران حسن پٹیل	67.73

مِلّت ہائی اسکول مہرون کا

نتیجہ

امسال مارچ ۹۸ء میں ہوئے ایس ایس سی امتحان میں ملت ہائی اسکول سے تقریباً 92 طلباء وطالبات شریک ہوئے۔ ان تین طلباء نے میرٹ لسٹ میں ناسک ڈویژن میں تیسری اور پندرہویں پوزیشن میں کامیاب ہوکر ملّت ہائی اسکول کا نام روشن کیا۔ درج ذیل کے مطابق اسکول کا رزلٹ رہا۔

کل شریک طلباء	92
میرٹ	03
ڈسٹنکشن	23
فرسٹ کلاس	56
سیکنڈ کلاس	07
ناکام	03

- رضوان احمد شیخ نثار احمد ناسک بورڈ میں تیسرا اور ضلع جلگاؤں میں اوّل رہے %92.13
- شاہد احمد عبدالمجید۔ ناسک بورڈ میں ۱۵ واں %90.13
- صادق احمد شیخ اقبال۔ ناسک بورڈ میں پندرہواں %90.13

محمد رفیق شاہ
ہیڈ مدرس

سلمان موٹلیکر

سلمان عبدالرحمٰن موٹلیکر نے بی فارمیسی میں وائی بی چوہان کالج آف فارمیسی اورنگ آباد سے امسال فائنل سال میں %75.63 فیصد نمبر حاصل کئے اور مرہٹواڑہ یونیورسٹی میں دوسرے نمبر پر رہے اور کالج میں اوّل نمبر پایا۔ اس ۲۲ سالہ نوجوان نے ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کے امتحانات ڈسٹنکشن کے ساتھ کامیاب کئے۔ اب ایم فارم کرنا چاہتے ہیں۔ گذشتہ فروری میں وہ گیٹ کے انٹرنس امتحان میں شریک ہوئے اور کامیابی حاصل کی۔ موصوف محمدیہ ہائی اسکول بمبئی کے پرنسپل جناب عبدالرحمٰن موٹلیکر کے فرزند ہیں۔

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن

لندن کا جلسہ

۲۵ر جولائی کو لندن میں کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے جانب سے دوسرے ممالک سے برطانیہ آئے ہوئے کوکنی حضرات کو فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب ساحر شیوی کی صدارت میں جلسہ ہوا، جس میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا کاروائی کا آغاز الحاج جناب ابراہیم پرکار صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ حاضرین کا استقبال اور فاؤنڈیشن کے اراکین کا تعارف سیکریٹری جناب عبداللہ مقدم نے پیش کیا۔ بعدازاں جناب قاسم دلوی سے ہندوستان سے آئے ہوئے سابق منسٹر جناب حسین خاں دلوائی صاحب کا تعارف کرایا۔ جناب حسین صاحب نے فاؤنڈیشن کے تعمیری کام کی سراہنا کی۔ اس کے بعد کوکن کے مشہور شاعر ساحر شیوی نے اپنے کلام کے ذریعہ جناب حسین دلوائی صاحب اور افریقہ سے آئے ہوئے جناب محمد علی پرکار صاحب کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ جناب محمد علی پرکار صاحب نے کہا کہ کوکن کمیونٹی کی توجہ کاروبار کی طرف دلانا چاہیئے۔ اس کے بعد فاؤنڈیشن کے سابق بنیادی چیئرمین بیرسٹر جناب عبدالقادر پرکار صاحب نے فاؤنڈیشن کے کارناموں پر تفصیلی حالات بیان کئے۔

○

باسمہ تعالیٰ

انجمن خیر الاسلام اُردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کا سو فیصد نتیجہ

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کا ایس ایس سی مارچ ۹۸ء کا نتیجہ ایک بچی صبوحی سید مشتاق احمد کے فیل ہوجانے کی وجہ سے 97.6٪ تھا لیکن ری چیکنگ میں مذکورہ فیلیئر بچی پاس ہوگئی ہے۔ اس لئے اب ہمارے اسکول کا نتیجہ 97.6٪ سے بڑھ کر سو فیصد ہوگیا ہے۔

(فضل الرحمٰن مولانا)

جیگڈھ اُردو اسکول کیلئے تحفہ؛

رتناگیری۔ یہاں کے جماعت المسلمین جے گڑھ ساکھر محلہ کی جانب سے ضلع پریشد ابتدائی اردو مدرسہ ساکھر محلہ کے لئے ایک گودریج کی بڑی الماری بطور تحفہ پیش کی گئی۔ لہٰذا صدر مدرس جناب شمس الدین تانڈیل و معاون معلم جناب کوتوڑیکر ناظم سروش نے صدر، تمام ممبران، و تمام اہلیان جماعت المسلمین ساکھر محلہ کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کیا۔

(مراسلہ۔ ناظم سروش)

نقشِ کوکن

نوجیون ہائی اسکول وسوندل کا نتیجہ

نوجیون ہائی اسکول وسوندل کا پلچ ۱۹۹۸ء کا ایس ایس سی کا نتیجہ ۸۳،۳۳ فی صد رہا۔ اسی طرح اس اسکول کا راجاپور تعلقہ میں چوتھا نمبر رہا۔ کامیاب طلباء میں مندرجہ ذیل طلباء نے پہلا دوسرا اور تیسرا نمبر حاصل کیا۔

۱) مصور قاضی ۳۳، ۶۳ فی صد

۲) یاسمین مقری ۰۰، ۶۰ فی صد

۳) امین مقری ۲۶، ۵۸ فی صد

اُردو ہائی اسکول ترقی کی شاہراہ پر

حسبِ سابق امسال بھی پی ایس اینڈ ای ایس اردو ہائی اسکول کا ایس ایس سی کا رزلٹ ۹۴٪ فیصد رہا۔ پیوپے سوشل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والا تعلقہ گہاگر (نزد دابھول) ضلع رتناگیری کا یہ واحد اردو میڈیم ہائی اسکول ہے جہاں قرب وجوار کے گاؤں کے بچے بھی زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ اسکول کو اس وقت ۵۰ فیصد گرانٹ ملتی ہے۔ بقیہ خرچ سوسائٹی ہی اٹھاتی ہے۔ تقریباً ۳۰ طلباء یتیم و نادار ہیں جن کے قیام وطعام اور تعلیمی ضروریات کا بندوبست بھی مذکورہ سوسائٹی کرتی ہے۔ اسکول کی اپنی عمارت نہ ہونے کے سبب فی الحال کلاسیں مسجد کے کمروں میں چلائی جاتی ہیں۔ اہل خیر حضرات سے اپیل ہے کہ اسکول کی عمارت اور دیگر اخراجات کے لئے مذکورہ سوسائٹی کے ساتھ بھرپور تعاون کریں تاکہ قوم کے نونہال نہ صرف اپنے بلکہ قوم و ملک کے مستقبل کو روشن کرسکیں۔ خط وکتابت کے لئے پتہ حسبِ ذیل ہے۔

(عبدالغفور فرید سرگروہ)

غنی غازی کو مبارک باد؛ اسکول کا نتیجہ صد فی صد رہا؛

نیشنل اردو ہائی اسکول لاکھنواڑہ (تعلقہ کھام گاؤں ضلع بلڈانہ) کا ایس ایس سی مارچ ۱۹۹۸ء کا نتیجہ صد فی صد رہا۔ کل ۱۹ طلبہ نے امتحان میں شرکت کی ۲ طلبہ نے اوّل ۱۶ نے دوم اور ایک طالب علم نے سوم پوزیشن پائی۔ لاکھن واڑہ جیسے دور دراز اور پسماندہ دیہات میں جناب غنی غازی نے یہ اسکول قائم کی ہے اور گذشتہ چھ برسوں سے وہ اس اسکول کے اخراجات اپنی جیب

خاص سے پورے کر رہے ہیں۔ یہاں
اوّل تا دہم درجوں میں ۳۰۰ سے زائد
طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ غنی غازی
نے نہ صرف بچوں کی بہتر تعلیم بلکہ بیرونی
طلبہ کے قیام وطعام کا بھی انتظام کیا
ہے۔ غریب بچوں کو مفت یونی فارم
اور کتابیں بھی فراہم کی جاتی ہیں۔
اسکول کے اس شاندار نتیجہ پر ہم اسکول
کے اسٹاف کے ساتھ ساتھ بالخصوص
غنی غازی کو مبارک باد دیتے ہیں کہ
انہوں نے ممبئی میں مصروف زندگی
گزارتے ہوئے لاکھن واڑہ میں اردو
پرائمری اور ہائی اسکول کی بنیاد رکھی اور
اُس کے تمام تر اخراجات خود ہی پورے
کئے۔ (پرنسپل۔ عبداللہ قریشی ہائی
اسکول۔ جوگیشوری ویسٹ)۔

طیب جی گرلز ہائی اسکول کا نتیجہ

ایس ایس سی امتحان منعقدہ مارچ
۱۹۹۸ء میں اسکول ہٰذا سے کل 256
طالبات نے شرکت کی ان میں سے
25 طالبات نے ڈسٹنکشن 92 طالبات
نے پہلے 109 طالبات نے دوسرے
اور تیسرے درجے میں کامیابی حاصل
کی اس طرح اسکول کا مجموعی نتیجہ 87.5٪
برآمد ہوا۔ طالبہ انصاری نازیہ نے
%89.53، انصاری لبنیٰ نے %83.73
اور انصاری فاطمہ نے %82.82 نمبرات
حاصل کئے اور بالترتیب اوّل دوم،
اور سوم قرار پائے۔

گوریگاؤں (رائے گڈھ) میں نئی تعلیمی کمیٹی کی تشکیل

پچھلے کئی سالوں سے گوریگاؤں
میں تعلیمی کارکردگیاں ٹھپ پڑی ہوئی
تھیں جس سے گورے گاؤں واطراف
کے تمام گاؤں میں تعلیمی پیچیدگیاں پیدا
ہوگئی تھیں۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے
بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ حال ہی
میں یہاں اُردو ایجوکیشن کمیٹی کی تشکیل
نئے سرے سے کی گئی۔ جس میں گوریگاؤں
کے تعلیم یافتہ اور بالخصوص نوجوانوں
نے حصہ لیا ہے۔ اس کمیٹی کی آمد اس
بات کی گواہی دے رہی ہے کہ انشاءاللہ
اس کے بعد گورے گاؤں اور اطراف
کے گاؤں میں تعلیمی ماحول بنے گا۔ اس
نئی کمیٹی کے ممبران حسب ذیل ہیں۔

(۱) جناب عبدالمجید کردیکر (چیئرمین)
(۲) جناب ڈاکٹر اسلم لوکھنڈے (وائس چیئرمین)
(۳) جناب وسیم شیخ (سیکریٹری)
(۴) جناب ابراہیم کردیکر (نائب سیکریٹری)
(۵) جناب ابراہیم ٹول (خازن)
(۶) جناب سراج جمل (نائب خازن)
(۷) ممبرس (i) جناب عبداللہ کردیکر
(ii) جناب انجم عباسی (iii) جناب عثمان
گوٹھیکر (iv) جناب شوکت گوٹھیکر۔
(v) جناب ایوب کھانچے۔ (vi) جناب
ہدایت ٹول (vii) جناب علی ساکھرکر
(۸) آڈیٹر: جناب حسین بہور۔

عبدالوہاب دھنسے
جنرل سیکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ۔

اسپورٹس کی خبر

۲۸ جون ۱۹۹۸ء کو بلیک برن
انگلینڈ میں والی بال ٹورنامنٹ منعقد
ہوا جس میں مقامی آٹھ ٹیموں نے حصہ
لیا تھا مگر فائنل راؤنڈ میں کوکنی مسلم
ینگ اسٹار اور بلیک برن کچھی مسلم
ٹیم کے مابین زوردار مقابلہ ہوا، اور
ینگ اسٹار کو دو ایک سے شاندار
فتح حاصل ہوئی۔ اس کامیابی پر ہم دلی
مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ نیسنز کوکن
اتحاد المسلمین بلیک برن کی جانب
سے فاتح ٹیم کو ایک شاندار ٹرافی سے
پذیرائی کی گئی اور یہ رنگارنگ گیدرنگ
رات ڈنر بعد تکمیل کو پہنچی۔

مراسلہ:
(ابراہیم بغدادی، یو کے)

انگلینڈ کی خبریں

(۱) کوکن کے مشہور و معروف شاعر اور اردو زبان کے روح رواں جناب ساحر شیوی متوطن شیو بنرگ ضلع رتناگیری حال مقیم لوٹن انگلینڈ کا نعتیہ کلام "وسیلۂ نجات" کا رسم اجراء ۱۰ / ار جولائی ۱۹۹۸ء کو پاکستان کے معروف شاعر جناب شکور حسین یاد کے ہاتھوں کونوے ہال CONWAY HALL لندن میں ہوا۔

(۲) اسی طرح شاعر موصوف ساحر شیوی کے زیر صدارت ۱۴ اگست ۹۸ء میں اسٹاک ہوم (سویڈن) میں مشاعرہ منعقد ہوا جس میں شاعر موصوف کے علاوہ انگلینڈ کے مشہور شعراء جناب اطہر راز معز یزدی منصور اور اقبال مرزا نے حصہ لیا۔

تلک برسی پر نوگل بھارتی کی تقریر

مورخہ یکم اگست ۹۸ء اردو اسکول چکن پاڑہ تعلقہ کرجت ضلع رائے گڈھ میں تلک برسی کے سلسلے میں نوگل بھارتی صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا تلاوت کلام پاک کے بعد نوگل بھارتی صاحب نے تحریک آزادی ہند کے نقش کوکن علمبرداروں کی خدمات میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لوک مانیہ تلک کی حالات زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی بعد ازاں خلیل احمد ناچن صاحب کی جانب سے سالانہ امتحان میں اول نمبر سے کامیاب ہونے والے طلبہ کو جناب ایوب علی پٹیل کے دست مبارک سے انعامات پیش کئے گئے، قومی ترانہ کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

خالد احمد خالد

(علی باغ رائے گڈھ)

شاکر سوپاروی
لمحوں کی آگ

شاکر سوپاروی کی منتخب نعتوں نظموں اور غزلوں کا زیر ترتیب مجموعۂ کلام لمحوں کی آگ جس کی اشاعت و طباعت کے سلسلے میں شاکر صاحب کے ان بہی خواہوں اور ہمدردوں کو خصوصی توجہ دینا ہے جو مہاراشٹر میں واقع تھانہ رائے گڈھ قلابہ اور کوکن کے تمام اضلاع میں چپہ چپہ پر موجود ہیں اور شاکر صاحب کی پُر خلوص و بے غرض علمی و ادبی قومی و سماجی اور دینی و تعلیمی خدمات سے کماحقہ واقف ہیں اور وہ بہ حیثیت ادب دوست و اردو نواز اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ شاکر صاحب جنہوں نے اپنی ذاتی ضروریات کو اپنی گذشتہ چالیس سالہ زندگی میں کبھی اپنے کسی ہمدرد کے سامنے نہیں رکھا۔ اس موقع پر ان سب کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ اس کتاب کی اشاعت و طباعت کے مرحلہ میں اپنا تعاون بہر صورت بہ خندہ پیشانی فی الفور اد عملی تعاون فرمائیں۔ یہ مجموعۂ کلام (کتاب) اگر اہالیان سوپارہ ضلع تھانہ بمبئی اور دیگر مقامات کے اردو نوازوں اور ادب دوستوں کے تعاون سے شائع ہوگی تو اس میں شاکر سوپاروی صاحب کا مفاد بہت کم لیکن ادب پرور حضرات کا عملی تعاون ایک تاریخی اور دستاویزی حیثیت ضرور حاصل کرلے گا۔ (شاکر سوپاروی کی ساٹھویں سالگرہ یکم ستمبر ۹۸ء کو ہوگی)۔

س۔ ج

اور اراکین سر سید ادبی سنگم

سوپارہ ۴۰۱۲۰۳ (انڈیا)

ستمبر ۹۸ء

لبنیٰ آرائی کالج میں اوّل

رائے گڑھ: کوکن انتی مترمنڈل وسنت راؤنائیک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ رائے گڑھ کے شعبۂ اردو کی طالبہ لبنیٰ مظہر آرائی نے امسال ٹی وائی بی اے میں ۶۱ء۱۶ فیصد مارکس لے کر کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ اردو ہی کی طالبات افسر آراء کونڈویلکر اور کوثر جہاں حسن کونڈویلکر نے کالج میں بالترتیب دوم اور سوم مقام پر رہیں۔ لبنیٰ مظہر آرائی نے کالج میں تین سال کے دوران اسپورٹس، ادبی و ثقافتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اور اپنی شاندار کارکردگی کی بنیاد پر مسلسل دو سال "بیسٹ اسٹوڈنٹ" کے خطاب سے نوازی گئی۔ پروفیسر شکیل شاہ جہاں کی نگرانی میں جاری شعبۂ اردو کا نتیجہ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی صدفی صد رہا۔ نیز کالج کے نقش کوکن

ٹی وائی بی اے کا کل نتیجہ ۷۹ فیصد مہاجو رائے گڑھ کی ڈگری کالجوں میں نمایاں ہے۔
(فرحت بیگم۔ مہسلہ رائے گڑھ)

عرفان نائکواڑے کی کامیابی

نیشنل ہائی اسکول، داپولی کے طالب علم اور اس اسکول کے ڈرائنگ ٹیچر جناب سکندر نائکواڑے کے صاحبزادے عرفان نائکواڑے مارچ ۹۸ء کے ایس ایس سی امتحان میں ۷۳ء۸۱ فی صد نمبر حاصل کر کے اسکول میں سرفہرست رہے۔ یہ طالب علم نہ صرف پڑھائی کے میدان میں آگے رہا بلکہ اس طالب علم نے چترلیلا کلانکیتن مہاودھیالیہ پونے کی جانب سے ریاستی ڈرائنگ کے مقابلے میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا ہے اس کے سوا ڈرائنگ کے انٹرمیڈیٹ امتحان میں "بی ایڈ" میں کامیابی حاصل کی ہے۔ نائکواڑے کی اس کامیابی پر ہر طرف خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

آدرش ہائی اسکول کرجی میں بچوں کے کابینہ کی تشکیل

حسب سابق امسال بھی آدرش ہائی اسکول کرجی میں طلبہ کی کابینہ کے تحت عام انتخابات بروز ۱۰، جولائی ۱۹۹۸ء کو منعقد کئے گئے۔ جس میں دس عہدوں کے لئے تقریباً ۴۳ طلبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور لگاتار تین دنوں تک اسکول میں فرصت کے اوقات میں تقریروں اور پرچوں کے اسکول میں الیکشن کا ماحول پیدا کیا۔ بروز جمعہ ۱۷، جولائی ۱۹۹۸ء کو بڑے ہی نظم وضبط کے ساتھ طلبہ نے ووٹنگ کی۔ بروز سنیچر ۱۸، جولائی کو نتائج ظاہر کئے گئے اور مندرجہ ذیل طلبہ کو منتخب قرار دیا گیا۔

وزیر اعظم ——— پرکار ثناء اللہ بشیر
وزیر لائبریری ——— پرکار سہیل رفیق
وزیر برائے باغ سیر و تفریح۔ جمدولے انجم محمود
وزیر برائے کوآپریٹیو اسٹورس۔ میر فرحان فخرالدین
وزیر برائے تنظیم۔ ڈودوکے داؤد اکبر
وزیر برائے مالیات۔ مقدم سہیل اقبال
وزیر برائے بزم ادب۔ قاضی لئیق بابو صاحب
وزیر برائے کھیل۔ پٹیل ترنم اقبال
وزیر برائے سائنس کلب۔ چوگلے حق شفیع
وزیر برائے طالبات۔ پرکار قیصر محمود۔

فضل الدین پرکار کو بہتر تن کا اعزاز

ممبئی پتر لیکھک سنگھ اس مشہور ادارے نے ممبئی میں حال ہی میں ایک شاندار Exhibition نمائش کا انعقاد کیا تھا جس میں الگ الگ زبانوں میں ریاست مہاراشٹر کے اخباروں اور میگزینوں میں شائع شدہ خصوصی سماجی اہمیت کے خطوں کو پیش کیا گیا تھا یہ Exhibition نمائش بیحد کامیاب رہی کیونکہ مشہور خط نویسوں نے اپنے شائع شدہ خطوں میں سے بہترین خطوط پیش کئے تھے۔

یہ Exhibition نمائش منعقد کرنے کا خاص مقصد یہ تھا کہ پیش کئے ہوئے سیکڑوں خطوں میں سے بہترین پندرہ خطوں کا انتخاب ہونا تھا اور ان خطوں کو لکھنے والے کو بہتر تن یہ اعزاز دینے کے لئے چنا جانا تھا۔ بہتر تن یہ خطاب (اعزاز) نامور صحافیوں اور معززین کی موجودگی میں ماہ ستمبر میں ایک خاص جلسہ میں دیا جانے والا ہے۔ اس مقابلے کی خاص اہمیت یہ ہے کہ فردوس کے فضل الدین پرکار کا ایک خط "فلموں کے خراب اثرات" جو سبھوں کو پسند آیا اور اسے بہترین خطوں میں سے چنا گیا۔ اس کی بنا پر جناب فضل الدین پرکار اس "بہتر تن" خطاب کے حقدار ہونگے۔

کینیڈا میں اسلام

کینیڈین امیگریشن ابھی ابھی کھلا ہے اور دھڑا دھڑ مسلمان آئے دن کینیڈا آرہے ہیں۔ دُنیا کے ہر گوشے میں اسلام پھیل رہا ہے۔ ٹورنٹو میں آپ کو مسلمان خواتین نہ صرف حجاب میں نظر آئیں گی بلکہ انہوں نے مشرقی لباس بھی پہنے ہوں گے۔ یہاں کے دفاتر میں خواتین اپنے اسلامی لباس میں آزادی سے جاتی ہیں۔ نومسلموں کی ٹریننگ کے لئے انسٹی ٹیوٹ قائم ہو رہے ہیں یہاں ایک ریڈیو اسٹیشن مسلسل اسلامی تبلیغ کا کام انجام دے رہا ہے یہاں کے مسلمانوں میں مذہبی رکھ رکھاؤ اور مشرقی طرز کا بود و باش واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے ان پر مغربیت کی چھاپ کم لگی ہے۔ غیر مسلموں میں تبلیغ کا کام بڑے زوروں پر ہے۔ دینی مراکز کے ہفتہ وار پروگرام بڑے کامیاب ہیں مسلمانوں نے یہاں اپنے اسکول قائم کئے ہیں جن میں دینی تبلیغ کے ساتھ ساتھ باقاعدہ تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

سلمان ماہی ورکنگ پریسیڈنٹ منتخب:

پچھلے مہینے تھانے شہر دینک پترکار سنگھ کی عام میٹنگ تھانے میونسپل کارپوریشن کے پریس روم میں منعقد ہوئی جس میں درج ذیل عہدیداروں کا اتفاق رائے سے چناؤ عمل میں آیا۔ صدر: کیلاش مہایدی ورکنگ پریسیڈنٹ سلمان ماہی جنرل سکریٹری انیل ٹھانیکر۔ نائب صدر پردیپ کلکرنی رویندر ٹھکر، سلیش شرما، پروین دیشپانڈے سکریٹری کبیر شیخ، سنجے نائیک، انیل کمار شکلا، ڈاکٹر امین انصاری نامزد رہی۔ خازن: سنجے تیلے۔ ممبران مجلس عاملہ: شرد ساونت سبھاش رائے، اچھا شنکر ترپاٹھی۔

پونے میں عالمی اسلامی نمائش

شہر پونہ کے مضافاتی مقام کھڑکی میں گذشتہ دو سال سے عالمی اسلامی نمائش کا ہمدرد لائبریری کے زیر اہتمام انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ اپنے طرز کی ایک منفرد علمی و ثقافتی نمائش ہے جس کے بانی و ناظم منظور الحسن ہیں، سیرت

احمد مجتبیٰؒ سے متعلق عکس فردوس کے نام سے عالمی اسلامی نمائش کا افتتاح سحرالبیان علامہ سید غلام سرور اشرفی کے دست مبارک سے ہوا۔ سہ روزہ اس نمائش میں ہر مذہب و ملت کے مرد خواتین اور اسکول و کالج کے طلباء کے لئے مفت داخلہ تھا۔ اس نمائش میں نبی کریمؐ سے متعلق تبرکات مبارکہ کے عکس جمیل سیکڑوں علمی و تاریخی چارٹ، خاکے، نقشے جن کا براہ راست تعلق سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ اسی کے شہر مکہ و مدینہ منورہ اور مسجد اقصیٰ کے ساتھ تاریخی شہر یروشلم کے ایسے اثر آفریں مناظر بھی تھے جس کی وجہ سے اس نمائش کو بجا طور پر عکس فردوسی کہا جا سکتا ہے۔

رام ہریانہ میں پیدا ہوئے تھے

ایم وی نرسمہا کرشنا راؤ کو دنیا جانتی ہے وہ تاریخ داں بھی ہیں اور ماہر آثار قدیمہ بھی۔ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے وہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ رہ چکے ہیں۔ اپنے زمانے میں بڑا نام کمایا تھا۔ دیانت داری اور فرض شناسی کی بدولت۔ آج نرسمہا راؤ کرشنا راؤ ریٹائرڈ زندگی گذار رہے ہیں لیکن پڑھائی لکھائی نہیں چھوڑی۔ نقش کوکن ہے۔ جستجو اور تحقیق کا سلسلہ جاری ہے اسی کی بدولت انہوں نے گذشتہ دنوں ایک دھماکہ کیا ہے۔ یہ بم کا دھماکہ نہیں ان کی ریسرچ اور مطالعے کا دھماکہ ہے جس کی رُو سے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ بھگوان رام دراصل اجودھیا میں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے بلکہ انکی پیدائش ہریانہ کے مقام بنالا میں ہوئی تھی۔

کرشنا راؤ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ اجودھیا پہلے بنالا ہی کا نام تھا۔ اس کا کوئی تعلق یوپی کے فیض آباد ضلع سے نہ تھا۔ اگر یہ تحقیق کوئی جن سنگھی جیسے ڈاکٹر اوک کرتا تو لوگ ایک کان سے سُنتے دوسرے سے اُڑا دیتے۔ لیکن یہاں بات اس ماہر آثار قدیمہ کی ہے جس کی قابلیت کا اعتراف ساری دنیا کرتی ہے اور جس کے ریسرچ ورک اپنا لوہا منوا لیا ہے اس لئے ملک کے متعصب اذہان اور رام مندر کی تعمیر کرنے والوں کو زبردست جھٹکا لگا ہے کہ یہ کیا ہو گیا اور اس کا جواب کیسے دیا جائے۔

جب محکمہ آثار قدیمہ نے دریائے سندھ کی تہذیب کا پروجیکٹ شروع کیا تھا تو نرسمہا کرشنا راؤ سربراہ اور ڈائرکٹر مقرر کئے گئے تھے۔ انہوں نے بعد ازاں ایک کتاب بھی لکھی جو ہاتھوں ہاتھ لی گئی۔ تقریباً چالیس برس کرشنا راؤ نے اس محکمے میں کام کیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ایک برس کی ریسرچ اور عرق ریزی کے بعد انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ رام کی پیدائش کا اُتر پردیش کی اجودھیا سے کوئی تعلق نہیں ان کے حوصلے ملاحظہ فرمایئے کہ تاریخ دانوں اور ماہرین آثار قدیمہ کو کھلا چیلنج دے دیا ہے کہ کوئی مائی کا لال سامنے آئے اور اُن کی تحقیق غلط ثابت کر کے دکھائے۔

زاہد ادھیکاری کی تقرری

کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے صدر ایڈوکیٹ فقیر محمد ٹھاکور نے ضلع رائے گڈھ کے صدر کی حیثیت سے ناگوٹھنا کے ہر دلعزیز نوجوان زاہد ادھیکاری کی تقرری کا اعلان کیا ہے زاہد ادھیکاری انجینئر ہیں اور عوام میں مقبول ہیں۔ اس لئے کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن شاخ رائے گڑھ کے صدر کی حیثیت سے ان کی تقرری کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر اے۔ آر انڈرے ودمنس ڈگری کالج آف سائنس

(بورلی پنچتن۔ تعلقہ شریوردھن رائے گڈھ) خطۂ کوکن کے مسلم سماج کی اعلیٰ تعلیم

ڈگری ایجوکیشن کی کمی کی سب سے بڑی وجہ انتظامیہ کا ڈگری کالج کا نہ ہونا ہے حالات کے تقاضا کے مطابق یہ نہایت ہی ضروری تھا۔ ڈاکٹر اے۔ آر۔ انڈلے پریسیڈنٹ رائل ایجوکیشن سوسائٹی لوولی پنچتن نے یہ کمی پوری کردی امسال جون ۱۹۹۸ء سے یہاں پر گورنمنٹ کی منظوری کے ساتھ اومینس (صرف لڑکیوں کے لئے) ڈگری کالج شروع ہوا ہے اس وقت مسلم قوم اس سہولت کا فائدہ نہ اُٹھائیں اور ہم اگر اس ادارے کو سپورٹ نہ کریں تو مسلم قوم کے ہاتھ آئی بڑی نعمت ہم کھو بیٹھیں گے۔ بالخصوص اپنی قوم کی لڑکیوں کو شہری ماحول سے بچا کر تعلیم دلانا چاہیئے۔ اس لئے خطۂ کوکن کے تمام مسلم گاؤں کے صدر محترم سے التماس ہے کہ آپ اپنے گاؤں سے بارہویں سائنس پاس کی ہوئی لڑکیوں کو اس کالج میں ایف وائی۔ بی۔ ایس۔ سی ہیں داخلہ کرائیں۔ لڑکیوں کے لئے بہترین ہاسٹل کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ، اس کالج کے انتظامیہ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور بھرپور تعاون کا وعدہ کرتے ہیں۔ شکریہ!

عبدالوہاب بھنسے۔ (جنرل سیکریٹری)
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ۔
نقشِ کوکن

پرچہ نہیں ملا

پچھلے مہینہ ہمارے قارئین کی جانب سے پرچہ نہ ملنے کی بہت شکایتیں موصول ہوئیں لیکن اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں بلکہ محکمہ ڈاک کا "ورک ٹو رول" والا معاملہ درپیش تھا جس کی وجہ سے ڈاک پہنچنے پہنچانے میں سخت تاخیر ہوئی۔

ادارہ

ڈاکٹر پاکیزہ خاں کی کامیابی

جیگڈھ ضلع رتناگری کے سماجی خدمت گار اور سابق سرپنچ جناب محمود نائیک کی نواسی پاکیزہ اسلم خان نے کولہا پور سے بی اے ایم ایس کے امتحان میں کامیابی حاصل کرکے میڈیکل کی سند لی ہے۔

کتابیں، کاپیوں، یونیفارم کی مفت تقسیم

داابھول۔ داابھول تعلقہ داپولی، ضلع رتناگری کی مقامی انجمن اتحاد المستقیم جو ۱۹۷۷ء سے عوامی خدمات انجام دے رہا ہے امسال بھی تعلیمی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے لئے ضرورت مند طلباء و طالبات کے لئے مفت کتابیں، کاپیوں، یونیفارم سلوا کر دیئے گئے۔ علاوہ فوری میڈیکل ایڈ کے طور پر اور طلباء کو اسکالرشپ کے طور پر بھی مدد دی گئی ہے۔

(حسین میاں دانڈیکر)
۷

سلوگن مقابلے میں نائیک

گرلس ہائی اسکول کی کامیابی

۹ اگست ۱۹۹۸ء کو رتناگری کے 'EEA' کلب' کی جانب سے کرانتی دن کے موقع پر سلوگن مقابلہ منعقد کیا گیا تھا جس میں رتناگری سٹی کے تمام ہائی اسکول اور کالج کے طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ اس سلسلے میں صرف ایک ہی انعام رکھا گیا تھا اور اُسے حاصل کرنے کا شرف صرف بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری کو ملا۔ گزشتہ سال بھی اسی اسکول کو ہی انعام سے نوازا گیا تھا۔ بچوں کے ڈسپلن کو بھی سراہا گیا۔ بچوں نے تمام نعرے کچھ اس خوبصورت انداز سے پیش کئے کہ منتظمین کو انعام دینے پر مجبور ہوگئے۔

رتناگری کے رادھا کرشن مندر میں منعقد کئے گئے اختتامی جلسے میں انعام کے طور پر ملی ہوئی شیلڈ شہر رتناگری کے کلکٹر مدھوسودھن سالوی صاحب کے ہاتھوں پیش کی گئی۔ نعرے تیار کرنے کا کام اساتذہ رشیدہ یاسین ٹھیکہ اور آرٹ ٹیچر امتیاز کالے نے کیا جبکہ عبدالرزاق شاہ امتیاز کالے اور زیبا بھاٹکر نے طلباء و طالبات کی رہنمائی کی۔

ستمبر ۹۸ء

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے (ادارہ)

درون ہند

جناب حسین عبداللہ ناڈکر، ڈونگری ممبئی
جناب عبدالغفور جمال الدین پرکار، فردوس رتناگیری
جناب امتیاز مظہر قاسم جیرفرے - دہور
جناب مشتاق یوسف بورلیکر - پونے
محترمہ اے اے ماپکر ___ حاجی علی ممبئی
مس شاہین محمد علی احسانے ___ دہور
محترمہ حبیبہ محمد اسلم ہرنیکر ___ موربہ
محترمہ راحت علیم ___ بنگلور
محترمہ نوین تاج سلیم ___ بنگلور
محترمہ فرحت عبدالمجید قاضی ___ گورے گاؤں
نیشنل اردو ہائی اسکول ___ ماندیولی، رتناگیری
جناب جاوید شیخ ___ کوپر کھیرنا نئی ممبئی۔
جناب اسلم ابراہیم فنکر ___ کوسہ
محترمہ ذاکرہ اقبال ماہی ___ نوپاڑہ باندرہ۔
اقبال احمد مالدار ___ گوونڈی
شجاع الدین ملک ___ سوپارہ
ذوالفقار رفیق ملاّ ___ تلوجہ
ڈاکٹر سید بی اے کریم ___ کوسہ
محترمہ جبین غلام پیٹکر ___ کوسہ
محترمہ فاطمہ اکبر خلفے ___ کوسہ
نقش کوکن

محترمہ پروین سعید جولے۔ کوسہ
محترمہ ریحانہ خاتون - بھائیکلہ ممبئی
جناب محمد رشید گلاب - ممبئی
جناب ایم غفران شیخ - ممبئی
جناب احمد داؤد ٹھاکر - سندھودرگ
جناب ایم اسمٰعیل ___ تامل ناڈو اونیہ پورم
شری سُدھر کمار ___ ممبئی ۱۲
مس صبا شکیل چانیکر ___ لاٹون
عبدالستار اسمٰعیل کنکے ___ امبیت
آسماء اسلم لانبے ___ بھرائے گڈھ
تنویر نذیر پلاڈکر ___ ممبی ۳
باٹلے فاروقی ___ راجے واڑی

بیرون ہند

جناب اے ڈبلیو پی پرکار ___ ساؤتھ افریقہ
جناب سیف اللہ اسحاق بھاردے - یو ایس اے
قاضی عبدالغنی عیسیٰ ___ جدہ

شوکت پاڈسکر کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب شوکت محمد پاڈسکر کے بڑے بھائی رکن الدین پاڈسکر کا ۱۵ اگست ۹۸ء کے روز مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

ابراہیم سلیمان مقادم کی رحلت

ابراہیم (دادا) سلیمان مقادم ساکن کرلا رتناگری ۴ اگست ۹۸ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم دم کے مریض تھے۔ (مرسلہ آئی وائی سولکر)

انتقالِ پُرملال

تڑوی صاحب کا انتقال

جناب رونق خان تڑوی (ایڈیشنل کمشنر سیل ٹیکس پونے) کا ۲ جولائی ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔

عبدالغفور قاسم چل بسے

شری وردھن ضلع رائیگڈھ کے جناب عبدالغفور قاسم مٹھا گرے کا ۱۶ جون ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔
(مرسلہ: محمد سعید کنکے دہور)

محمد علی پانساری کو صدمہ

انجمن حمایت الاسلام مہاڈ ضلع رائیگڈھ کے رکن محمد علی عبدالقادر پانساری کی والدہ حوا بی بی کا ۲۵ جولائی ۹۸ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہوا۔ مرحومہ عبدالرزاق مایکر صاحب (لیبر کمشنر بمبئی) کی بہن تھیں۔

شریکِ غم
(محمد سعید عبدالستار کنکے دہور)

آبرو نظامی کی رحلت

ممبئی سے قریب پنویل میں مقیم آبرو نظامی گذشتہ ۳۰ جولائی کی سہ پہر انتقال کر گئے۔ ۴۴ سالہ آبرو نظامی کا شعری مجموعہ "بساط" حال ہی میں شائع ہوچکا ہے۔

کیپٹن محمد علی علیم (شولاپوری) کا انتقال

شہر شولاپور کی سرزمین نے بے مثال شخصیتوں کو جنم دیا ہے۔ اے ٹی ٹی ہائی اسکول کے سابق چیئرمین کیپٹن محمد علی علیم (شولاپوری) مالیگاں کی معروف شخصیت گذشتہ ماہ ۸۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ موصوف مالیگاؤں انصاریہ والی بال کلب کے بانی تھے۔ موصوف نے اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ قوم وملت کے لئے وقف کر دیا۔

عبدالحمید دھرو کو صدمہ

پنویل اینڈ پیرنٹس ایسوسی ایشن پنویل کے سکریٹری اور مخلص سوشل ورکر جناب عبدالحمید دھرو کی ممانی بدرالنساء اسمٰعیل پٹیل کا ۷ جولائی کو انتقال ہوگیا۔

پانی میں ڈوب کر نوجوان کی موت!

پالوس گاؤں کے ۲۸ سالہ نوجوان عبدالعزیز حوالدار کی موسلا دھار برسات میں کھاڑی میں ڈوب کر موت واقع ہو گئی۔ خبر کے مطابق عبدالعزیز حوالدار گونگا نوجوان تھا جو ۲۹ جون کو دوپہر تین بجے کھاڑی کے کنارے بیٹھ کر مچھلیاں پکڑ رہا تھا۔ اس وقت زوردار بارش کی وجہ سے اچانک پانی کی سطح بڑھ گئی۔ کنارے بیٹھا ہوا عبدالعزیز تیز بہار کی لپیٹ میں آگیا۔

پرنسپل حوالدار کو صدمہ

مہاراشٹر کالج ممبئی کے پرنسپل پروفیسر اسحاق حوالدار کے والد سید احمد صاحب پچھلے مہینہ مختصر سی علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔

نذیر سنگمیشوری کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی کے نذیر حنیف سنگمیشوری کی والدہ صابرہ جو کہ کھینڈ والی کے نام سے مشہور تھیں ۱۱ اگست ۹۸ء کو انتقال کر گئیں۔ تدفین ہرنئی میں عمل میں آئی۔

عبدالغنی پادسکر

علی خاں سرگروہ کا انتقال

جناب علی خان سرگروہ کا ۲۱ اگست ۹۸ء کو سانتا کروز ممبئی میں ۸۵ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم محترمہ ریحانہ وزیر علی مالم کے

والد اور سابق ایڈیشنل جنرل منیجر مجگاؤں ڈاک بمبئی جناب وزیر علی مالم کے خسر تھے ان کا وطن پنہالجہ ضلع رتناگیری تھا۔

عبدالوہاب پرکار

حادثے میں موت

۸ جولائی کی صبح پنویل ایس۔ ٹی اسٹینڈ کے قریب موٹر سائیکل پر سوار دو ٹرکوں کو ایک تیز رفتار ٹرک نے ٹکر ماردی۔ جس سے فیروز اسماعیل شیخ (۲۲) موقع پر ہی ہلاک ہو گیا جب کہ انور عبداللہ کچھی (۲۸) نے سائن ہاسپٹل لے جاتے وقت راستے میں ہی دم توڑ دیا۔

(وسیم احمد پٹیل)

عابد علی قاضی کا انتقال

شیر گاؤں کی معروف ہستی عابد علی عیسیٰ قاضی کا مختصر سی علالت کے بعد ۲۱ جون ۹۸ء کی شب میں انتقال ہو گیا۔ انتقال کے وقت مرحوم کی عمر ۷۴ سال تھی۔ مرحوم رتناگیری کے مشہور ہندا انجینئرنگ ورکس کے مالک ارشاد علی قاضی اور شیر گاؤں گرام پنچایت کے سابق رکن محمد علی قاضی کے بھائی تھے۔

عبدالرزاق تانبے صاحب

چل بسے۔

گوول کوٹ تعلقہ چپلون ضلع رتناگیری کی ایک ہر دلعزیز ہستی جناب عبدالرزاق آدم تانبے۔ بہ حرکت قلب بند ہونے سے ۱۸ جولائی ۹۸ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی۔ مرحوم علم فقہ اور تصوف کے حامل تھے۔ فن موسیقی انہیں وراثت میں ملی تھی۔ مرحوم کے والد صاحب کلاسیکل گیتوں کے ایک اچھے گویا تھے۔

شریک غم

عبدالرزاق محمد علی گوٹھے

شریف واندریک کو صدمہ

نوپاڑہ باندرہ کے بزنس مین حاجی شریف واندریک کی بہو شمیم زوجہ مخدوم واندریک کا ۲۸ جولائی ۹۸ء کو انتقال ہو گیا۔ مرحومہ کئی مہینوں سے علیل تھیں۔

یوسف ساکر کوٹے چل بسے

نوپاڑہ باندرہ کے جناب محمد یوسف علی ساکر کوٹے کا ۳ اگست ۹۸ء کو انتقال ہو گیا۔

مزمل زکریا کو صدمہ

سوپارہ کے بزنس مین جناب محمد مزمل زکریا کی والدہ زیب النساء کا ۳ اگست ۹۸ء کو منزل نظام سوپارہ میں انتقال ہو گیا۔

غیاث الدین تیبسکر کو صدمہ

جناب غیاث الدین تیبسکر کے بھائی وزیر محمد احمد تیبسکر متوطن تیبسہ تعلقہ کھیڈ کے ایک سڑک حادثے میں ۲۰ جولائی ۹۸ء کو چل بسے کہا جاتا ہے کہ کویت کی سڑک پر ایک تیز رفتار گاڑی نے انھیں ٹکر ماردی انہیں وہاں کے اسپتال میں داخل کیا گیا مگر وہ داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ۲۳ جولائی کو ان کی میت ان کے گاؤں تیبسہ میں لاکر دفن کی گئی۔ سوگوار عبدالقادر ابراہیم تانبے، کھیڈ، رتناگیری۔

عمر نانا چل بسے!

جامع مسجد تانبے محلہ کھیڈ کے پیش امام جناب عمر داؤد پرکار عرف نانا ۸ جولائی ۹۸ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے

ڈاکٹر عالی جعفری نہیں رہے

بمبئی۔ عروس البلاد کے علمی و ادبی حلقوں کی جانی مانی شخصیت ڈاکٹر عالی جعفری کا ۳ اگست ۹۸ء کو میرا روڈ میں انتقال ہوگیا۔ وہ ایک عرصہ سے علیل تھے۔ مرحوم عالی جعفری اسماعیل یوسف کالج کے شعبہ اُردو سے طویل عرصہ تک وابستہ رہے۔

طاہر امین کا انتقال

بمبئی کے مشہور صحافی جناب طاہر امین کا یکم جون ۹۸ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم طاہر امین نے روزنامہ "انقلاب" روزنامہ ہندستان، روزنامہ قیادت، روزنامہ آج اور دیگر اردو اخبارات میں رپورٹنگ کے فرائض انجام دیئے تھے۔ (عثمان غنی)

جناب حسن میرکر کو صدمہ

کوکن مسلم سوسائٹی بحرین (خلیج العرب) کے سابق صدر مشہور آرکیٹیکٹ (Architect.) محترم حسن عبداللہ میرکر کی خوشدامن محترمہ حوابی آدم پٹیل (متوطن میرکر واڑہ رتناگیری) کا ممبئی میں پچاسی سال کی عمر میں ۱۴ جولائی ۹۸ء کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوا

ضلع رتناگیری میں بھاری برسات سے ۱۳ افراد مرے حسن میاں تانڈیل اور عزیز حوالدار بھی غرقاب

اگرچہ ضلع رتناگیری میں جون کے پہلے ہفتہ سے ہی برسات شروع ہوگئی تھی مگر جولائی کے پندرہ روز سے موسلا دھار برسات نے کاروبار ٹھپ کردیا ہے۔ اس ضلع کے اکثر نشیبی علاقے میں سیلاب آگیا۔ ندی نالوں میں باڑھ آنے سے نہ صرف زبردست مالی نقصان ہوا ہے بلکہ تیرا سے زائد افراد بارش کا شکار ہوکر اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ جن میں رتناگیری شہر کے ۵ افراد غرقاب ہوئے ہیں۔ ان کے نام عزیز میاں حسن تانڈیل، عبدالعزیز حوالدار، دتا رام (ادریکر) ھالچندر موسا ور راجہ رام پنڈٹ لک ہیں۔

جگر ناندوری مرحوم

۲۴ جولائی ۹۸ء کو شہر ناندورہ کی نامور شخصیت اور علاقہ برار کے شاعر نیز سماجی، علمی و ادبی شخصیت شری ہربنس رائے جگر کا ۸۵ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

اسماعیل قریشی کو صدمہ

عبداللہ قریشی ہائی اسکول بہرام باغ جوگیشوری ویسٹ ممبئی کے صدر جناب اسمٰعیل عبداللہ قریشی کے چھوٹے بھائی ابراہیم عبداللہ قریشی کا مختصر علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

عرفان ناگلیکر کا انتقال

رتناگیری (شہر) کے معروف سماجی خدمتگار جناب عرفان ناگلیکر کا ۱۶ جولائی ۹۸ء کو انتقال ہوگیا مرحوم جماعت المسلمین بازار پیٹھ رتناگری کے سیکریٹری بھی رہ چکے ہیں رتناگری کے نگر سیوک جناب سمیع ناگلیکر اور معروف بلڈر نظیر ناگلیکر کے چچا تھے۔

قوال عمر نظامی کا انتقال

۱۲ جولائی ۹۸ء کو رات واڑہ کے مشہور قوال عمر نظامی عرف قمر دمے کی بیماری میں مبتلا ہونے سے داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ان کی عمر ۵۲ سال کی تھی۔

Dr. & Hakim Fateh Sultan Noori Shahi Ibne Haque Hamdi Shahi

Post Box No. 26, Mira Road 401 107 (M.S.). Tel : 812 5926 Fax : 8122412

Abdominal pains, Flatulant Colic, gases, Chronic Constipation Sour risings, stomach ache indigestion, heart burn, loss of appetite, gastric cramps and Convulsions, belchings polpitation of heart restlessness laziness insomnia (sleeplessness) - *for all these diseases, use these effective* medicines and spend peaceful and happy life

Write about your problems and needs in brief and avail of the benefits and then thank your Allah Please send postal envelope for reply

Sultani Manjan	Best and sure treatment of Sugar	Noori Shahi Manjan
Cure of Pyrrohea, strengthenes the germs stops formation of puss and bleeding, restores original position of the gums, protects from germs and removes bad odour, maintains brightness of teeth	Use our pure Unani medicines if the Sugar has increased in the body it is a very useful medicine This is the grace of my Allah Use at least for one week for gaining the experience Get the sugar checked anywhere after one course Note Our medicine will not help those who take insulin injections	Make your teeth sparkle like a pearl by using our Noori Shahi Manjan which removes the dirt accumulated over the teeth It also strengthens the gums, protects from tooth troubles Use the brush with wonderful manjan

Grey hair and falling of hair For premature greying of hair, or falling of hair, use our medicine and Shahi Tel for only one week and avail of it's benefits

Leucorrhea is caused by irregular menses This results in vertigo, backache, convulsion, anaemia paleness, laziness, sleeplessness, constipation, irritability Life becomes difficult with worries anger and anxieties To get rid of this disease use Sultani Majoon and Shahi Adviyaat regain health Our medicines are cureful by the grace of Allah You may use it anytime For the secret diseases of the male and female and to overcome deficiencies in performing marital duties, avail of our services

Sultani Tel (Oil) Use our sultani oil to get relief from gout, joint pains, paralysis It instantly relieves pain in any part of the body however chronic it may be The pains are permanently relieved after the use of a few days Put a flock of cotton on the head for headache, it helps immediately Lakhs of patients have experienced this It is unparalleled and having a magic effect

It is Sultani Roghan. Your own.

Noori famous and well known Dr. and Hakeem Fateh Sultan Noori Shahi Ibne Haq Hamdi Shahi.

IGNOU enrollments at a new high

Enrollments at the Indira Gandhi National Open University (IGNOU) have touched a new high of 1.63 lacs students. It claimed that the figure has hit record levels because of a good student support system and opening of six ware-houses in different parts of the country which has made delivery of course material easier.

Press council of India committee for Urdu newspapers submit reports

The committee appointed by the Press Council of India under the chairmanship of Mr. Kazim Rizvi to consider the problems of Urdu language newspapers has submitted its report. The committee recommends for proper translation of English news bulletin into Urdu rather than making it literal, introduction of a slow speed bulletin in Urdu language, supply publicity material keeping in mind the requirements of the Urdu readership and formation of cooperatives to run the language newspapers. The committee also recommends for substantial concession in postal rates, special measures to train Urdu Journalists and creation of cells in the information departments to meet the requirements of Urdu newspapers. It has suggested that additional advertisements be given to Urdu newspapers both by the DAVP and other State Govt. Departments to preserve health of Urdu newspapers. It has also suggested that semi-government institutions like LIC, GIC, Indian Airlines, Railway and State Public Service Commissions should give their advertisements to Urdu newspapers. Urdu Journalists be given accreditation at both the central and state levels without any discrimination.

Seminar on Muslim minority & mainstream

A seminar was organised on Muslim minority and mainstream by the ladies department of M. H. Saboo Siddik Polytechnic on August 18, 1998. Mr. Ayaz Memon, Editor of Mid-Day was the chief guest. Mr. Haroon Rasheed, Editor Inquilab, Iqbal Masud, Jyoti Punwani & Ms. Sameera Khan, Asst. Jt. Editor of Times of India spoke on the occasion. The ladies department also awarded diploma in journalism to the student of the first batch. Dr. M. Ishaq Jamkhanawala presided over the function.

Dr. A.K.M. Naik elected as President of ICMH

Dr. Abdul Karim M. Naik has been unanimously elected as the president of the Indian Council for Mental Health and Hygiene (ICMH) in the recently held meeting of the trustees of ICMH. Formerly Dr. Naik was serving ICMH in the capacity of Trustee of ICMH for quite some years. He will serve the council as President for the period of three years. Dr. Naik vows to fulfill the responsibilities entrusted to him by the council. He stressed that he will work towards the betterment of the council.

Mr. Zafir Master is the Hon. Secretary of the council while Mr. Pat Houston is the director of all the projects undertaken by the council.

Dr. Naik hold many other such posts in various organisations and societies. He is also the member of the Mental Health Council of Ministry of Health, Govt. of India, New Delhi.

Sacred thoughts

The Prophet said, "whoever spends two things in Allah's cause will be called by all the gate-keepers of Paradise who will be saying, 'O so-and-so! Come here.'" Abu Bakr said, "O Allah's Apostle! Such persons will never be destroyed." The Prophet said, "I hope you will be one of them." *Narrated by Abu Huraira (Sahih Al-Bukhari Hadith)*

When Allah decreed the Creation He pledged Himself by writing in His Book which is laid down with Him: "My mercy prevails over my wrath." *Hadith Qudsi*

Editor-in-Chief: Dr. A. K. M. Naik, Editor: Capt. I. M. Mistry, Associate Editor: Ajaz Malik

all existing institutions this making the existing vast educational resources assessable to a much larger number of socially and educationally disadvantaged students The central idea of this programme is to provide expert coaching and effective guidance to students of the disadvantaged communities at both the primary and secondary level This programme aims at institutionalization of this idea to effectively help a much larger number of disadvantaged students

The programme is visualized as modular at both the primary and secondary levels and assumes starting the programme in five cities of Indian state The modules are as follows

Module 1 A multi year primary level programme leading to enhance into secondary level
Module 2 A four year programme for secondary level students in two parts (part 1 two year secondary 9 and 10 part 2 two year higher 11 and 12)

The purpose of the programme will be to provide resources expert academic coaching and effective guidance to secondary level students to achieve the predetermined level of excellent academic performance According to the goal of the programme at the end of the two year programme and at the end of four year programe all the students should be able to compete successfully for admission to institutions of higher learning of profession for which they have been trained The assumptions of the programme are as follows 1) The four year programme will be offered to 8th grade students who will enter the UB academy at 9th level
2) The programme will be undertaken in large cities
3) The programme will be administered by the local community under the guidance of the programme director
4) Housing and related physical facilities for the academic activities will be provided by local community
5) A maximum of 40% students will be from communities other than the muslim community
6) All administrative functions will be performed by the volunteers
7) All teaching Assistants will be volunteers selected from college students or other qualified members of the community

The five components of the programme are

A Research Unit B Resource Unit C Counselling and Guidance Unit D Administrative Unit and E Support Unit

The main functions of these units will be to determine the optimum field of professional opportunities in states and in the country to identify resource material needed at each grade level to identify resource personnel needed at each grade level and training details and to prepare progress assessment and evaluation methods and formats for various examinations collection of academic resource materials, training of resource personnel implementation of programme locally assessment of the results administration of the programme care and maintenance of study centre cure of student s health public relation fund raising and support in providing advanced skills and equipments

A three hour tutorial will be given after school hours per the UB programme schedule This tutorial will focus on (a) solving students' difficulties arising out of their self study assignments (b) their regular school home-work and coordination (c) providing text material for the assigned study (d) assessment (e) preparing for competitive exams The tutorial may be held at the high school after regular school hours The school will be requested to provide a classroom for this purpose

As far as the funding of the programme is concerned seed money will be provided by the USC the one time expenditure will be met by raising funds through donations the monthly expenditure will come from a trust fund established by the USC for this purpose and from tuition fee collection

For further information in this regard please contact Khursheed A Mallik 810 , 73rd street Downer s Grove ILI 60516 Tel (630) 969 6755 Fax (630) 969 9222

News

Myths about women

Throughout the annals of history we find the unhallowed truth prevalent that is subjugation of a particular member of human society on the basis of a deeply rooted belief myth or a legend These myths and legends after attaining the sanction of sacredness from the religious personalities or from the unbearable pressure of common belief proved to be the most powerful tool meant for ruling someone effectively Be it oppressed womanhood untouchability caste system racism nationalism secularism etc All bear out the said fact Let's examine some common myths about women in different countries and civilizations

1) America The best way to keep a women is barefoot in the winter and pregnant in the summer
2) Japan An unmarried girl must obey her father a married women her husband and a widow her children
3) Sri Lanka A woman s brain can not perceive anything further than the handle of a spoon
4) Ghana Do not tell your wife anything that cannot be said in public
5) Teluga Bringing up a daughter is like manuring and watering a plant for someone else s courtyard
6) Socrates said Women is the greatest source of chaos and disruption in the world She is like the dafali tree which outwardly looks very beautiful but if sparrows eat it they die without fail'
7) Anderosky gives the Greek concept as cure is possible for firebrunt and snakebite but it is impossible to arrest women s subtillity'
8) China In Chinese scripture women have been called the waters of woe ' that wash away all good fortune As late as in 1937 there were still 2 million girl-slaves in China
9) Christianity She is said to be responsible for the fall of Adam from Heaven And is described as the organ of Devil " a scorpion ever ready to sting, and the lance of a demon ' 'the gate of the devil " a daughter of falsehood by different saints
10) Judaism Of the women came the beginning sin and through her we all die
11) Hinduism The doctrine of Niyog tells men th in the absence of a male offspring the wife shoul pollute herself with a stranger so that haply she ma give birth to a son According to an ordinance in Manu A woman must never seek independence and mu never do anything according to her mere pleasure Bhagvad Geeta gives expression to the general belie that it is only a sinful soul that is born as woman
12) Budhism ' Unfathomabily deep like a fish course in water is the character of woman robed wi many artifices with whom truth is hard to find to whom a lie is like the truth and the truth is like a lie

But amidst this cobweb of chaos and confusion is hear a soothing voice from the valley of Wada - th unlettered Prophet (SAW) of the desert declare Women are the twin-halves of men ' She is th queen of her house" To Muhammed (SAW) woma is not an organ of the Devil" but a Musnah i.e fortress against Satan In Christianity if the first moth brought eternal Hell in Islam she has opened the do of Paradise Can there be a better position for wome than awarded by Islam?

UB Academy's supplemental educational programme for Indian Muslims

The Indian Muslims Education Committee North America has made a supplement educational programme for Indian Muslim The programme is called Upward Bound since it is programme designed for motivated students who w to achieve higher goals of academic excellence throug focussed coaching self effort and dedication Th main object of this programme is to coach and prepa 500 students every year mainly from disadvantage communities entering high/higher secondary scho into 200 engineers, 200 doctors and 100 professiona in other fields such as Computer Science Informatio Technology, Business Administration, Accounting an Law etc

This programme has the potential to open the door

Know ye (all), that the life of this world is but play and amusement, pomp and mutual boasting and multiplying, (in rivalry) among yourselves, riches and children
Al-Qur'an (57:20)

Few minutes, please...

Since the reading habit is rapidly declining, advertently the title of the articles have to be changed, indirectly asking the readers to spare their precious time to go through the articles Although the article might be useful or informative to the readers

xceptionally, this article and the contents deserve a thought Every Muslim child born brings ood fortune, since he is born in the religion of Islam, the religion of Prophet Muhammad SAWS) To be born as a Muslim is itself a blessing of Allah, since we get an opportunity to ad the magic book of Allah viz Qur'an and follow the path of our beloved Prophet (SAWS) to ad an honourable life After reading the Holy Qur'an and the Hadith of our beloved prophet t seems that a Muslim should be an ideal for others as far as behaviour and manners are oncerned But, what we find these days is contrary The life of our beloved Prophet (SAWS) s a complete & practical life which needs, can and should be followed by us But the question hich lingers in the mind is when we claim to be the man of Iman but do we really follow the rders or path? When Allah says in Holy Qur'an to spend in His way a single rupee in return f seventy rupees, then why his pockets are always swollen? When it is a duty of a faithful to ee whether his neighbour had a food before he himself having it, then why most of the neighbours ould get meal once in a day ? When a faithful is asked to have a sabar during the days of his urmoil or test, then why he is most impatient during that time? When a faithful is asked to eep cool, then why anger rule his wisdom? When a faithful is asked to thank Him for whatever blessings, though meagre from materialistic point of view, showered on him, then why oes he envy seeing the wealth of others? When a faithful is asked to take care of widows and rphans in return of reward in the hereafter, then why the widows and orphans are leading a iserable life? When a faithful is asked to spend whatever he earns in the form of Zakat, then why still majority of Muslims are poor? When a faithful is asked to gain all sorts of knowledge nd spread it to his brethren, then why majority of Muslims are illeterate? When a faithful is sked to give importance to cleanliness of soul, body and surrounding, then why his soul, body nd surrounding is most dirty? When a faithful is asked to behave very kindly with his parents nd take their atmost care, then why most of the parents are found in shelter home? When a aithful is advised that the worldly wealth and sons are just a lure to take away from Him, ten why wealth is accumulated with him and is ready to do anything for his sons? When a ithful is asked not to spend lavishly and lead a very simple life, then why lakhs of rupees ent on auspicious occasions? When our beloved prophet (SAWS) advises to the faithfuls at a real faithful leads a very simple life, then why we desire to lead a luxurious life? Do we ally have the answers to these questions? Do we really to think over it? Are we faithful in e real sense, as we claim to be? Or we are just following Qur'an and Hadith according to our wn convenience and preaching it to others!

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن

بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت : نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ...۳۶...... شمارہ .... ماہ ......۹۸ء......

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر : ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر - شاکر سوپاری

درون ہند سالانہ : سٹو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے　دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ : نقش کوکن ۲۴ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰-۴۰۰۰ فون : ۳۷۱۰۶۵۶ / ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت : الیوسواپر نٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

بس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت : ....

کتابت : سلیم تنہا سمی و ناصر علی ....

خوشخبری
امسال انشاء اللہ حج اکبری ہونے کے امکانات ہیں۔ لہٰذا مایوسی سے بچنے کیلئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ کئی برسوں کی پرخلوص وقابل اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے مکہ حج کارپوریشن کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل
● حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
● تجربہ کار مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔
● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پرکیف سفر ● گھریلو ماحول جس میں آپ اجنبیت بالکل محسوس نہیں کریں گے۔
● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف سے بالکل قریب رہائش مع ائیرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی بھی سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔
● طبی مشوروں کیلئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں۔ ● ۱۵ نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنے والوں کیلئے پاسپورٹ بلامعاوضہ بنا کر دیا جائیگا
● جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ائیرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔ ● حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔ ● خلیجی ممالک افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا لوکل جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں۔ ● اکتوبر، نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے
مزید معلومات کیلئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ:-
★ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S. اسکیم کے تحت ہوگا۔
★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں۔
★ ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فاران ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
حج ٹور ۱۹۹۹ء
ڈیلکس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
۷۱,۰۰۰/- روپے
حج ٹور ۱۹۹۹ء
سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
۷۸,۰۰۰/- روپے
شرح ٹکٹ
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور ۹۸ء
(ماہ اکتوبر میں) ۱۵ روزہ
۳۵,۰۰۰/- روپے
رمضان عمرہ ٹور
۱۹۹۹ء
(آخری عشرہ) ۱۵ روزہ سفر
۴۵,۰۰۰/- روپے
رمضان عمرہ
۱۹۹۸-۹۹ء
(پورا مہینہ)
۵۲,۰۰۰/- روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری مکہ حج کارپوریشن
۷/۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳
TEL: 3775969/3719231
FAX: 3738449
خالد پرکار، پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ، ممبئی ۳
TEL 3436979/3446051/3442344
FAX 3418271
شکیل شفیق، فرید
۵۶ تیسرا نظام پورہ بھیونڈی (ضلع تھانہ)
S.T.D (02522) 51693/56551

بتا تیری رضا کیا ہے؟

از: محمد سعید علی ٹولکہ (دبئی)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ ۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۵۴)

"اے ایمان والو! وہ دن (موت کا دن، قیامت کا دن) آنے سے پہلے ہم نے تمہیں جو رزق عطا کیا ہے اُسے (یتیموں، بے کسوں، ناداروں اور لاچاروں کے لئے) خرچ کرو۔"

اللہ کے مذکورہ بالا پیغام یا ندائے مقدس میں ہر دور کے مومن کے لئے ایک عبرت مضمر ہے۔ اس پیغام میں رزق کے تحت دولت کے ماسوا۔ انسان کا رحم کرم، خلوص، جذبۂ قربانی اور ایثار بھی آتا ہے جسے نوعِ انسانی پر نچھاور کرنے کا مفہوم مضمر ہے۔ یہ پیغام مومن کے ضمیر کو گویا یوں بیدار کرتا ہے کہ "اے بندے! تو وہ دن (موت کی گھڑی، قیامت کی گھڑی) آنے سے پہلے فٹ پاتھوں پر بوٹ پالش کرتے۔ اپنی عمر اور قد سے بڑا بوجھ ڈھوتے۔ ہوٹلوں میں برتن مانجھتے، کارخانوں میں رات بھر کام کرتے۔ محنت مزدوری کی تھکن سے چور ہوکر گیٹ کے سامنے ٹاٹ کے ٹکڑوں پر سوتے، کوڑا کرکٹ کے انبار میں روٹی تلاش کرتے اور ٹوٹی پھوٹی جھگیوں کے سامنے میلے کچیلے جسموں کے ساتھ گندے پانی میں کھیلتے اور نہاتے بچوں پر ترس کھا، اے بندے یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھ تو، اندھوں، معذوروں، اور بیماروں کا استہزاء نہ کرتے ہوئے خلوصِ دل سے اُن

از: محمد سعید علی ٹولکہ (دبئی)

کا علاج کرنے میں کوشاں رہ، کینسر (CANCER) سے تڑپنے والے لوگوں کے لئے تیرے دل میں رحم پیدا کر، بے روزگاری سے تنگ آکر ڈاکوؤں اور اسمگلروں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بننے والے معصوم بچوں کو سمجھا کر انہیں صراطِ مستقیم پر لانے کی سوچ، بموں کے دھماکے کرنے والے بے ضمیر افراد کو اللہ کے فرمودات سُنا کر انہیں راہِ راست پر لے آ۔ غصہ میں بپھرے فسادیوں کے لئے ریڈی ایٹر کا رول ادا نہ کرتے ہوئے اُن کے لئے تو خنک ساز (COOLER) بن جا۔ جہیز کی لعنت سے بے موت مرنے والی بہنوں اور بیٹیوں کا غم اپنے سینے میں سجا دے۔ ہر بہن بیٹی کی سیرت اور پاکیزگیٔ داماں کے تقدس کی تقدیس اور تطہیر کے احترام کو فرض جان کر ان کی عظمت بڑھا۔ معاشرہ کی وہ معصوم بیٹیاں جو غریبی کی وجہ سے گھر میں بیٹھی ہیں اور جن کے سروں پر چاندی کے جال پھیلتے ہی جارہے ہیں۔ ان کے پاکیزہ مستقبل پر غور کر، ان بوڑھوں کا ہاتھ بٹا جن کے ہاتھ اپنی بیٹیوں کے جہیز اکٹھا کرتے کرتے کانپنے لگ جاتے ہیں، کشکول تھامے سڑکوں پر آراستہ اُن ننھے فرشتوں کے ہاتھوں میں کتابیں تھامنے کی تڑپ تیرے دل میں انگڑائیاں لینے دے۔ غیر قرآنی عقیدوں کے سم سم کدوں سے باہر نکل کر اخلاص و ایثار کی نطافتِ عنبریں اور لطافتِ یاسمیں کی پرفیوم بن کر بے کسوں

[illegible] کے چہرے کو مہکا دے، مظلوموں کے لئے غموں کا مرہم بن [illegible] ان کے [illegible] رسیدہ چہروں پر بہار آفریں نور برسا اور محروموں کی سماعت کیلئے آبشاروں کے لبوں پر مچلنے والا ترنم بن کر تو ان کی روحوں کو راحت بخش، آگے بڑھنے والوں کو پیچھے نہ کھینچ بلکہ ان کیلئے منزل تک پہنچنے کی دعائیں مانگ تو۔

اے بندے! وہ دن آنے سے پہلے ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہو جائے گا تو تو پھر تیرا سارا غرور اور غرانا ہرن ہو جائے گا۔ پھر تو نہ کذاب رہے گا اور نہ تجھ پر عذاب آئے گا۔ پھر داتوں، گوتوں، ناتوں، پوتوں اور سپوتوں کی ستائش میں زمین و آسمان کے قلابے ملا کر اپنے آپ کو جھوٹا اطمینان دلانے کا تیرا مزاج بدل جائے گا۔ تو غیر قرآنی عقیدوں کے طبل نہ بجاتے ہوئے اللہ ہی کی حبل کو تھامے گا۔ تو دین کا پابند بن کر ایک معقول نظیر اور انسانیت کا بیش بہا نعیم قرار پائے گا۔ شرف و مجد کا خوشحال اور زندہ و جاوید پیکر بن کر ابھرے گا تو تو پیکرِ غل و غش کا شعلہ نہ بنتے ہوئے صبا کے خوشگوار جھونکے ثابت ہوگا۔ تجھ میں ساقیٔ شراباً طہوراً اور غلمان جیسا سوز در آئے گا۔ خداشناسی کا صحیح شعور بیدار ہو کر تو سچا عارف، عابد و غازی بن جائے گا تیرا جذبۂ تغلب (Self Aggression) معدوم ہو کر تو سخن سازی (مکاری) اور ابن الوقتی کا مزاج چھوڑ کر معصوموں پر نشتر زنی بند کرے گا، پھر خدا کے ہاں تیرا وقار بڑھیگا، تو خدا کا دوست بنے گا۔ خدا کا تو منظورِ نظر ہوگا۔ خدا تجھ پر اپنی سیف نہ اٹھاتے ہوئے تیری تقدیر کا عنوان بدل دے گا، تیری عاقبت سنور جائے گی۔ خدا تجھے تسنیم، نعم اور جامِ کوثر کا وارث

نقش کوکن

بنا دے گا اور خاص اور اہم بات یہ ہے کہ تیرے جوہرِ خودی میں جلا پیدا ہو کر تیری خودی بے حد بلند ہوگی۔ اس لئے اے بندے وہ دن آنے سے پہلے ہی تو—

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے "بتا تیری رضا کیا ہے"
(اقبال)

مثالی مدرّس

خدا کا ہمارے سروں پہ ہے سایا
مقدّر اے طالب بلند ہم نے پایا
نصیب اپنا اپنا، یہ قسمت ہماری
معلّم کا پیشہ ہمیں راس آیا
محبّت خلوص و وفا انکساری
مدرّس کے جوہر مدرّس کی مایا
مقدّس ہنر ہے یہ سارے جہاں میں
گلے ہم نے اس کو خوشی سے لگایا
یوں کی گلشنِ علم کی آبیاری
سبق پیار کا ہم نے سب کو سکھایا
کیا علم کی روشنی سے منوّر
اندھیرے میں ہم نے دیا ہے جلایا
ملی ہم کو عزت نعمت و نصرت
صلہ اپنی محنت کا ہم نے یہ پایا
جہاں میں اسی کا ہوا نام روشن
فرائض کو خوبی سے جس نے نبھایا
مدرس ہو ہر ایک مثالی مدرّس
دعا ہے یہ طالب کی تجھ سے خدایا

(ابراہیم خاں طالب سابق پرنسپل فاروق شتاد عمر بھائی ہائی اسکول۔ جوگیشوری۔ ممبئی)

....اتر جائے تیرے دل میں....

رہنما کی اہمیت: کوئی تحریک خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ہمیشہ رہنما طبقہ اس کو چلاتا ہے۔ کسی قوم کا رہنما طبقہ ہی قوم کا ذہن ساز طبقہ ہوتا ہے۔ وہی عوام کو کسی اِشو پر موبیلائز کرتا ہے۔ وہی لوگوں کو اُبھار کر کسی محاذ پر کھڑا کرتا ہے۔ کوئی تحریک خواہ بظاہر عوام کے نام پر اُٹھی ہو، حقیقتہً وہ کچھ رہنماؤں کی اُٹھائی ہوتی ہے۔

کسی معاملہ کی نوعیت کو عوام نہیں سمجھ سکتے۔ یہ صرف خواص ہیں جو اس کی واقعی نوعیت کو سمجھتے ہیں، اور عوام کو رہنمائی دیتے ہیں۔ یہی رہنمائی کسی قوم کے مستقبل کے لئے فیصلہ کن ہوتی ہے۔ اگر رہنما نے قوم کو صحیح رُخ پر اُٹھایا ہو تو وہ آخر کار اپنی منزلِ مقصود پہ پہنچتی ہے اور رہنما اگر قوم کو غلط رُخ پر دوڑا دے تو ساری قربانیوں کے باوجود قوم تباہی کے گڑھے میں جا گرتی ہے۔

دریا میں تیرنے کے لئے وہی آدمی اُترتا ہے جو تیراکی کا فن جانتا ہو۔ اسی طرح رہنمائی کے میدان میں صرف اس شخص کو آنا چاہیئے جس نے اس کی ضروری شرطوں کو پورا کیا ہو۔ دین کا بخوبی علم، حالات موجودہ کا گہرا مطالعہ قوم کی ایمانی اور اخلاقی حالت کا صحیح اندازہ بیرونی طاقتوں کے ذریعے کامل معلومات، اس قسم کے تمام ضروری پہلوؤں پر جس کو دستگاہ حاصل ہو اسی کو رہنمائی کے میدان میں اترنا چاہیئے۔ اس کے بغیر رہنمائی کا کام سنبھالنا ایک جرم ہے نہ کہ کوئی رہنمائی۔

تصوّرِ مذہب: مذہب کیا ہے۔ مذہب زندگی کا روحانی طریقہ ہے۔ یہ اپنے اندر کی دنیا کو دریافت کرتا ہے۔ وہ دنیا جہاں خدا اور بندے سے ملاقات ہوتی ہے۔ جہاں فرشتوں کی مجلسیں قائم ہوتی ہیں۔ جہاں عالمِ بالا کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

مذہبی انسان باہر سے گزر کر اندر کی طرف دیکھتا ہے وہ مادی رونقوں سے گزر کر روحانی رونقوں کو دیکھنے لگتا ہے۔ وہ دنیا کے جلوؤں سے ہٹ کر آخرت کے جلووں کو دیکھنے لگتا ہے۔

غیر مذہبی انسان خود پرست ہوتا ہے اور مذہبی انسان خدا پرست۔ جو فرق حیوان اور انسان میں ہیں وہی فرق غیر مذہبی انسان اور مذہبی انسان میں ہے۔ غیر مذہبی انسان ناقابلِ پیشین گوئی کردار کی صفت رکھتا ہے اور مذہبی انسان مکمل طور پر قابلِ پیشین گوئی کردار کا حامل ہوتا ہے۔

غیر مذہبی انسان خود ساختہ راہوں میں چلتا ہے اور مذہبی انسان فطرت کی شاہراہ پر رواں دواں ہوتا ہے۔ سچا مذہبی انسان موجودہ دنیا میں بھی کامیابی حاصل کرتا ہے اور موت کے بعد آنے والی زندگی میں بھی۔

خدمت: کسی انسان کی انسانیت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ دوسرے انسان کی خدمت کرے۔ وہ دوسرے انسانوں کی ضرورتوں میں ان کے کام آئے۔ وہ دوسرے انسانوں کو اپنے جیسا سمجھنے لگے۔ ہر انسان کو دوسرے انسانوں کا مددگار بننا ہے۔ ہر انسان کو دوسرے انسانوں

کی خدمت کرنا ہے۔ دوسروں کو دینے کے لئے جو بھی اس کے پاس ہے وہی اس سے مطلوب ہے۔ اور اسی کو اسے دوسروں تک پہنچانا ہے۔ اسی کا نام خدمتِ خلق ہے۔

نظر انداز کرنا :

پیغمبرِ اسلام مکہ میں ۱۳ سال رہے۔ اس مدت میں وہ تقریباً روزانہ کعبہ میں جاتے تھے۔ وہاں اس وقت ۳۶۰ بُت رکھے ہوئے تھے۔ یہ عربوں کے مختلف قبائل میں پُوجے جانے والے بُت تھے۔ مکہ کی مرکزیت قائم کرنے کے لئے اہلِ مکہ کے سرداروں نے یہ تمام بُت کعبہ میں اکٹھا کر دیئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ان کو دیکھتے تھے مگر مکی دور میں کبھی آپ نے ان کو توڑنے یا پھینکنے کی کوشش نہیں کی۔

اس سے اسلام کا ایک اہم اصول معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ وقت سے پہلے کوئی کام نہ چھیڑا جائے۔ مکی دور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بتوں کو نظر انداز کیا مگر بعد کو جب مکہ فتح ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ان کو نکال کر کعبہ کو ان مشرکانہ علامتوں سے پاک کر دیا۔

اسلام میں اقدام کرنا بھی ہے مگر اسی کے ساتھ نظر انداز کرنا بھی ہے۔ حال میں کسی مسئلہ کو اعراض کے خانہ میں ڈالنا مستقبل میں اس کے حل کا دروازہ کھولنا ہے اور بے وقت اقدام کرنا حال اور مستقبل دونوں میں نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ نظر انداز کرنے کی پالیسی در اصل انتظار کرنے کی پالیسی کا دوسرا نام ہے۔ نظر انداز کرنا دوسرے لفظوں میں نظامِ فطرت سے مطابقت ہے اور نظر انداز نہ کرنا، نظامِ فطرت کے خلاف جنگ، کوئی شخص یا گروہ اتنا طاقت ور نہیں کہ وہ فطرت سے لڑکر کامیاب ہوسکے۔ نظر انداز کرنا بے عملی نہیں، نظر انداز کرنا باعمل انسان کا ایک اصول ہے۔

نقشِ کوکن

چھ سال کی بچی نے قرآن حفظ کرلیا:

سیمن بانٹوا برادری کے ایک تاجر آفتاب اسد خان کی چھ سال کی ذہین بیٹی بی بی مریم نے جامعہ نبویہ مدرسۃ البنات میں قرآن مجید مکمل حفظ کر لیا ہے۔

قرآن مجید دنیا میں واحد کتاب اللہ تعالیٰ کی ہے جسے معصوم بچے بھی اپنے سینوں میں محفوظ کر رہے ہیں۔ ختم قرآن کی ایک تقریب میں بی بی مریم نامی اس معصوم بچی نے آخری سورتوں کی تلاوت کرکے وہاں حاضر تمام سامعین کو حیرت زدہ کر دیا۔

بقیہ: اسکالرشپ امتحان برائے چہارم و ہفتم ۔

درخواست دیں۔ ساتھ مارکس شیٹ کی تصدیق شدہ نقل اور ۸ روپے کا انڈین پوسٹل آرڈر، کمشنر، بیورو آف گورنمنٹ (Examination) پونے ۴۱۱۰۰۱ کو روانہ کریں۔ وہاں سے آپ کے بچے کے پرچے کی دوبارہ جانچ ہوگی۔

(۱) امتحان سے متعلق ہدایت نامہ، سرکلر وغیرہ ماہِ جون میں۔
(۲) امتحان کے فارم جمع کئے جاتے ہیں ماہ ستمبر میں۔
(۳) فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ، ماہِ ستمبر کا آخری ہفتہ۔
(۴) ایجوکیشن انسپکٹر کے دفتر سے اسکولوں کو طلبہ کے سیٹ نمبر حاصل کرنے کی تاریخ مارچ کا دوسرا ہفتہ۔
(۵) اسکالرشپ امتحان کی تاریخ، اپریل کا آخری اتوار
(۶) اسکالرشپ امتحان کا نتیجہ، جولائی مہینہ۔

انسان کي زندگي ميں هر طرح کے دور آتے هيں. خوشي کے بھي، رنج کے بھي. خوشي کے موقع پر تقريبات هوتي هيں. شادي بياه، عقيقه، ختنه، بسم الله، ختم قرآن، امتحان ميں کاميابي، بيرون ملک روانگي، وطن ميں آمد، حج وزيارت . . . ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں. اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے. رنج کے موقع پر سوگ هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه، قرآن خواني . . . ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے.

ايک موسم آتا هے، دوسرا جاتا هے: باران، گرما، خزاں، سرما، بهار. ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں اور ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے. تهواروں کا دور مدام چلتا هے: عيد، بقرعيد، محرم، شب برات، ميلاد النبي، ماهِ رمضان . ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے.

بھائي کي شادي ميں تو تمام طرح کي مٹھائياں تھيں. دوست کے هني مون پر افلاطون. قرآن خواني ميں نان خطائي. باراں ميں برفي سرما ميں گاجر کا حلوه. رمضان ميں مالپوه. عيد ميں شير خُرما.

اور هر مٹھائي سے لُطف اندوز هونے کے بعد سوال پوچھا جاتا هے که "بھئي مٹھائي کهاں سے خريدي؟" تو سليمان مٹھائي والے کا نام بے ساخته زبان پر آ جاتا هے يعني هر مٹھائي کے ساتھ سليمان مٹھائي والے کي ياد جُڑي هوتي هے اسي لئے جب کبھي مٹھائي کا ذکر چھڑتا هے، سليمان مٹھائي والے کي بات هوتي هے. سليمان مٹھائي والے هر اقسام، همه اصناف، همه رنگ، همه اشکال، همه اجناس اور همه مواقع مٹھائياں بناتے هيں.

آيئے، اپني يادوں کي ياد ميں کوئي مٹھائي نوشِ جان فرمايئے.

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/ جی محمد علی روڈ، بمبئی ۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸ / ۸۵۵۳۲۳۳

خطۂ کوکن کے تعلیمی مجاہد

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

۱۷ اگست ۹۷ء کو ٹیلنٹ سرچ کے مقصد سے جناب محمد علی مقدم کی سرپرستی میں علم دوست حضرات کا ایک قافلہ مہاڈ پہونچا۔ جہاں انہوں نے ٹیلنٹ سرچ کے علاوہ یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدہ کی طرف سے انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول مہاڈ میں قائم کی جانے والی لائبریری کے افتتاحی تقریب میں حصہ لینا تھا۔ تو اس سفر کا حال ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر نے قلم بند کیا ہے جو ہدیۂ قارئین کرام ہے۔

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو مجاہدینِ اسلام کی حیرت انگیز مجاہدانہ سرگرمیاں ناقابلِ یقین مناظر پیش کرتی ہیں۔ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ حق اور دعوتِ خیر کو زندگی کا نصب العین بنا رکھا تھا اور ان کا یہ عظیم الشان مشن فلاحِ دارین کا ذریعہ تھا اسی لیے وہ نہ مصائب کی پرواہ کرتے تھے نہ بھوک پیاس اور غربت و افلاس کے شاکی تھے نہ راہ کی دشواریوں سے گھبراتے تھے اور نہ ہی ناگہانی حادثات اور قدرتی آفات ان کے سدِ راہ ہونے پاتی تھی۔ ایمان و یقین اور بہتر نتائج کی توقع انھیں ہر مرحلۂ حیات سے بار بڑنے کا عزم محکم عطا کرتی تھی مومنین جب تک ان اوصاف سے رچے بسے رہے دنیا پر غالب رہے۔ کوئی ان پر حاوی نہ ہو سکا۔ تبلیغِ دین کا یہ عظیم الشان مشن ہادیٔ برحق کی عطا کردہ تعلیمی روشنی میں آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ ہادیٔ برحق کی تعلیم یہ تھی کہ عصری حسیت و ادراک و شعور سے بھی مسلمان رچا رہے اور سیرت و شخصیت کے لحاظ سے بھی وہ صاحبِ کردار انسان بن جائے کچھ ایسا کہ اس کے حسنِ اخلاق کو دیکھ کر کفر کی حدیں خود بخود ٹوٹ جائیں۔ حضورِ اکرم کی مشہور حدیث ہے کہ علم حاصل کرو چاہے چین کا سفر ہی کیوں نہ کرنا پڑے چنانچہ مومن جب دیارِ غیر میں جا کر آباد ہوا وہاں کے علوم و فنون سے اس نے خود بھی خاطر خواہ استفادہ کیا اور پھر ان میں اپنے علوم و فنون کے رنگ گھول کر مزید تاب و توانائی بھی کشید کی۔

۱۷ اگست ۹۷ء کی بھیگی بھیگی صبح ہے۔ دو روز سے مسلسل بارش جاری ہے۔ اطراف سیاہ بادلوں سے ڈھکے ہوئے ہیں اور ان کے سائے آس پاس کی دور

تک پھیلی ہوئی پہاڑی سلسلے کی حد نگاہ تک
پھیلی ہوئی ہریالی کو سرمئی رنگت عطا کر رہے ہیں۔
یں اہمیت سے بذریعہ بس پہاڑ کی طرف نکل پڑا ہوں
داھبول اور گول بزرگ کی سمت، ساوتری ندی کے
کنارے جنگلی پھولوں کی خوشبوؤں اور بھیگی بھیگی
نرم ہواؤں کے جھونکے کھاتا ہوا طبعیت میں سرور
وانبساط کی فراوانی ہے۔ سنا تھا مہاڑ شہر میں پانی
بھر جاتا ہے اور بازار میں چھوٹی چھوٹی کشتیاں رواں
ہیں پھر بھی رات کو ٹیلی فون پر مستری صاحب نے بتایا
کہ تعلیمی کارواں صبح دس بجے انجمن حمایت الاسلام
تک پہنچ ہی جائے گا۔ اس بوڑھی آواز میں غضب کی
پختگی اور توانائی تھی، بالکل ضدی جوانوں جیسی جو بات
ٹھان لیتے ہیں تو چاہے ادھر سے اُدھر ہو جائے اپنی
سی کر ہی گزرتے ہیں۔ ان کے عزم واستحکام
کو دیکھ کر مجھ سے بھی رفتار کی جرأت نہ ہو سکی۔

گیارہ بجا چاہتے ہیں۔ انجمن حمایت الاسلام کے
ٹیچرس اسٹاف نے تعلیمی جلسے کی پوری تیاری کر رکھی ہے
ڈاکٹر احمد عبد اللہ خاں دیشمکھ صاحب جو اطراف
وجوانب کے نہایت مشہور اور معروف ڈاکٹر ہیں
تھوڑی تھوڑی دیر میں پرنسپل مناف بھاٹکر سے
صورتِ حال دریافت کرتے رہتے ہیں اس دوران
غلام محمد پٹیل، این اے واحد، پرنسپل مختار رفاعی،
حسین عبدالغنی ملاجی، ناصر سروے، شاہ عالم جمعدار
صاحب اور دیگر تعلیم پسند ہستیاں جلسہ گاہ میں
تشریف لا چکی ہیں۔ انجمن کے ہال کو بڑی خوبصورتی سے
آراستہ کیا گیا ہے۔ پورے ہال میں کرسیاں آویزاں ہیں
اور سامنے خوبصورت ڈائس اپنے جلوہ افروزوں کا
منتظر۔ بہر حال گیارہ بجے کے قریب سیلابی رکاوٹوں کو
پھاندتے ہوئے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی قیادت
میں تعلیمی کارواں آ پہنچتا ہے۔ کیپٹن فقیر محمد مستری کے
ہاتھوں میں تعلیمی پرچم ہے اور ان کے جلو میں محمد علی مقدم
مبارک کاپڑی، شاہد لطیف اور ڈاکٹر امتیاز کونڈکری
جیسے مجاہدینِ تعلیم اس قافلے کے ساتھ انقلاب کے
معاون مدیر شاہد لطیف کو دیکھ کر حیرت ہوئی تھی لیکن
جب اُس نے جلسے میں لبِ اظہار وا کیے تو بے حد مسرت
ہوئی کہ اس تعلیمی کارواں میں ۲۴ سے ۷۴ سال تک
کی عمر والے سبھی لوگ ایک ہی درد میں مبتلا ہیں سبھی کو
ایک ہی آزار اور ایک ہی جنون ہے کہ کسی طرح سے سوئی
ہوئی امت کو بیدار کیا جائے عصری علوم کی اہمیت،
ضرورت اور افادیت سے بہرہ مند کیا جائے اور قعرِ مذلت
میں گرتی ہوئی قوم کو اوجِ ثریا کی راہ دکھائی جائے، فقیر محمد
مستری، این اے واحد، خالد آرائی، حسین عبدالغنی
ملاجی، ڈاکٹر اے دیشمکھ، محمد علی مقدم، ڈاکٹر امتیاز
کونڈکری، شاہد لطیف اور مبارک کاپڑی تقریباً ہر ایک
مقرر نے اپنا سینہ چیر کر رکھ دیا ہے کہ اے قوم و ملت کے
غافلو! اُٹھو صبح ہو چکی، سورج چڑھتا جا رہا ہے دوسری
قومیں جاگ اُٹھی ہیں اور گاہ گاہ عمل کی طرف دوڑ چکی ہیں
اگر تم اب بھی نہ جاگے تو بس سوتے ہی رہ جاؤ گے ہر ایک نے
دردِ ملت سے سرشار ہو کر جوشیلی اور جذباتی تقریروں
کے بجائے ہوش وخردمندی کے ساتھ حاضرین میں

تعلیمی روح پھونکنے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب جنھوں نے زندگی کے اندھیرے اُجالے اور نشیب و فراز دیکھنے کے بعد یہ مقام حاصل کیا ہے، چاہتے ہیں کہ خطۂ کوکن کے ہر ایک گھر میں علوم و فنون کا اجالا ہو جائے ہر ایک مسلم گھرانے کے بچّے اور بچیاں اعلیٰ تعلیم اور عصری فنون سے آراستہ ہو جائیں اس مقصد کے لئے وہ ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار رہتے ہیں اور تنہا ہی نہیں اپنے ہی جیسے مجاہدین کا ایک پورا دستہ انہوں نے تیار کر رکھا ہے۔ گزشتہ برس تک ابراھیم سندیلکر اور فقیر محمد مستری کے علاوہ مرحوم ایچ بھی مقدم بھی ان کے ہمراہ ہوا کرتے تھے جو پیرانہ سالی کے ضعف کے باوجود تعلیمی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کرتے تھے۔ پیراء، پندیری، گورے گاؤں، وادے، مہاڑ، دہور، تلا، مہاپیری اور دیگر دیہاتوں میں نئے نئے اردو میڈیم ہائی اسکولوں کی داغ بیل ڈالنا اور ان کے چل نکلنے کی راہیں ہموار کرنا گویا مرحوم ایچ بھی کا محبوب مشغلہ تھا۔ وہ عبدالغنی فجندار صاحب کے رفیقِ دیرینہ تھے۔ فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ کی سرگرمیاں اور ترقیاں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے اور مزید نئی منزلوں کو چھونے کی ہمت بڑھاتے رہتے تھے۔ ان کی وفاتِ حسرت آیات سے یہ علاقہ ایک بہترین تحفت سے محروم ہو گیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہی کے قلبِ اکبر محمد علی مقدم کو بھی اس خلوص و جذبے سے سرشار فرما دیا اور یہ تعلیمی کارواں محمد علی مقدم کی بدولت ہی طوفان و باراں کا مقابلہ کرتا ہوا تعلیمی فضا ہموار کرنے چلا آیا ہے۔ محمد علی نے جلسے کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی انہوں نے کوکن میں اردو اسکول کے کثیر اجراء پر فخر و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ جو معیار اور مقدار ہمیں مطلوب ہے، اسے ہم حاصل نہیں کر سکے ہیں انہوں نے کہا کہ ڈاکٹری اور انجنیئری کے علاوہ دوسرے شعبوں میں بھی ہمارے بچّوں کو آگے آنا چاہیئے انھوں نے کوکنی بچوں کی ذہانت کا اعتراف کیا اور کہا کہ ان کی مناسب رہنمائی اور اعانت ضروری ہے۔ افتتاحی مقالہ پروفیسر خالد آرائی نے پیش کیا۔ آپ نے NK TF کے تعلیمی کاز اور کردار کی تعریف و تحسین کرتے ہوئے فرمایا کہ ذہانت کی تلاش اب ایک مہم بن گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ذہانت کسی قوم کی میراث نہیں، بس طلبہ کو بہترین مواقع فراہم کئے جائیں اور ان کی ذہانت کو صحیح سمتوں کی طرف پھیر دیا جائے۔ ڈاکٹر امتیاز کونڈکری نے بمبئی کے دسمبر ۹۲ء اور جنوری ۹۳ء کے فسادات سے ایک ہی سبق سیکھا ہے کہ اب یہ قوم اس ملک میں عزّت آبرو رعب و دبدبہ اور شان و شوکت کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو اسے نہ صرف عصری علوم کی تحصیل کی طرف لپکنا ہوگا بلکہ سخت محنت و مشقت کے ذریعہ اپنی ذہانت کو مانجھ کر مقابلہ جاتی امتحانات میں بھی بیٹھنے ہوں گے۔ وہ چاہتے ہیں کہ قوم کے بچے آئی اے ایس اور اے پی ایس جیسے شعبوں میں آفتاب احمد خاں کی طرح درخشاں ہوں انھوں نے بڑے پرخلوص اور دردمندانہ لہجے میں حاضرین کو جھنجھوڑا۔ شاہد لطیف بظاہر ایک نوجوان ہیں مگر ان کے دل و دماغ میں بلا کی روشنی، غضب کی ذہانت اور قوم و ملت کی ترقی کی

کا شدید احساس ہے وہ ایک بالغ نظر صحافی ہیں اور
قوم وملت کے ہر پہلو اور زندگی کے ہر گوشے کو بڑی
باریک بینی سے دیکھتے اور پھر اُسے من وعن پیش کردیتے
ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ طلبہ کی نصاب زندگی کا
اہم باب ہیں۔ ہماری انتظامیہ اُستادوں سے بہت سی
ذمہ داریوں کی خوش اسلوبانہ ادائیگی کے تقاضے کرتی
ہیں مگر کیا ان کے مسائل، ضروریات، عزت واکرام اور
پذیرائی کا بھی اتنا ہی خیال رکھا جاتا ہے۔ شاہد لطیف
نے اپنی ایک تقریر میں بہت سی مفید مطلب اور اہم ترین
باتوں کا احاطہ کیا اور آخر میں مبارک کاپڑی نے ہر ایک
مقرر کے نکات کو سمیٹ کر چند اچھی تجاویز ترتیب
دیں جنہیں لائحہ عمل میں لانے کے لئے ایک تعلیمی کمیٹی
بھی تشکیل دی گئی۔

ان تجاویز پر عمل درآمد کی ابتداء مبارک
کاپڑی، شاہد لطیف اور امتیاز گونڈ کری نے بڑے
زور شور کے ساتھ شروع بھی کردی ہے اور اب
اس تعلیمی کارواں میں روزنامہ انقلاب بمبئی اور ہارون
رشید علیگ کے علاوہ انصاری محمود پرویز بھی پوری
طرح شامل ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے گذشتہ دو برسوں
میں اُردو ذریعہ تعلیم کے طلبہ وطالبات میں نمایاں
تبدیلی ہم سبھی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔
خطۂ کوکن کے تعلیمی مجاہدوں کا خلوص، درد احساس
اور ترقی وسبقت کا جذبہ گھنگھور بادلوں کی طرح پوری
ریاست پر چھا رہا ہے۔
اللہ کرے یہ بادل پورے مُلک پر چھا جائے۔

حکومت مہاراشٹر کا یہ اقدام قابلِ تحسین ہے کہ
اس نے یہ محسوس کرلیا کہ سماج میں پھیلی برائیوں کو "اخلاقی
تعلیم" سے دور کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک دس نکاتی پروگرام
ہے دس قدروں (VALUES) پر عمل کرنے کا نام ہے
— VALUE EDUCATION وہ دس
قدریں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مذہبی رواداری ۲۔ مرد وزن مساوات
۳۔ سائنسی رجحانات ۴۔ قومی یک جہتی
۵۔ خوش اخلاقی ۶۔ سلیقہ مندی
۷۔ اثر پذیری ۸۔ حب الوطنی
۹۔ پابندئ وقت ۱۰۔ محنت کی عظمت

اخلاقی تعلیم کے لئے ۳۰ منٹ کا پہلا پیریڈ رکھا
گیا ہے جس کے پہلے دس منٹ میں دُعا، راشٹر گیت،
حدیث، اقوالِ زریں، عہد (PLEDGE) اور خبروں کی
سرخیاں، مراٹھی، اردو، انگریزی زبان میں سنائی جاتی
ہیں اور اگلے دس منٹ میں دعائیہ نظم یا حمد اور قومی گیت
ترنم میں پڑھے جاتے ہیں۔ آخر کے دس منٹ میں اول الذکر
دس قدروں میں سے کسی ایک قدر پر خیالات کا اظہار کیا
جاتا ہے۔ قدروں کی مناسبت سے کوئی کہانی، قصہ
یا کوئی واقعہ سُنایا جاتا ہے جس میں طلباء کے لئے درس
ضرور رہتا ہے۔ یہاں قدروں کا اظہار کرنا اس لئے ضروری
نہیں کہ اس کے لئے کافی صفحات درکار ہوں گے۔

اکتوبر ۹۸ء

"ماہ اکتوبر تاریخ کے آئینے میں"

مومن عبدالسلام .... آنند نگر تتیولی کلیان۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء وائسرے لارڈ کرزن نے بنگال کی تقسیم عمل میں آئی۔
یکم اکتوبر ۱۹۵۳ء آندھرا پردیش کا علیحدہ صوبہ (ریاست) بنا۔
یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء سے لڑکوں و لڑکیوں کی شادی کی عمر بالترتیب ۲۱ و ۱۸ کر دی۔
۲ اکتوبر ۱۸۶۳ء بھیونڈی نظام پور کونسل تشکیل دی گئی
۲ اکتوبر ۱۸۶۹ء گجرات کے پوربندر نامی گاؤں میں موہن داس کرم چند گاندھی جی پیدا ہوئے۔
۲ اکتوبر ۱۹۰۴ء بھارت کے دوسرے وزیر اعظم آنجہانی لال بہادر شاستری جی کا جنم ہوا۔
۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء ہندوستان شپنگ کارپوریشن کا قیام ممبئی میں ہوا۔
۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء ممبئی میں پہلی مرتبہ ٹیلی وژن ٹاور سے ٹیلیوژن سروس شروع ہوئی۔
۳ اکتوبر ۱۶۷۰ء شیواجی نے سورت پر دوبارہ حملہ کیا۔ (یکم جنوری ۱۶۶۴ء) سورت پر پہلا حملہ کیا۔)
۳ اکتوبر ۱۸۳۱ء میسور پر انگریزوں کا قبضہ ہوا۔
۶ اکتوبر ۱۸۶۰ء قانون (تعزیرات ہند) منظور ہوا۔
۷ اکتوبر ۱۸۵۸ء آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر دوئم دہلی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوئے۔
۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی دہلی کا قیام عمل میں آیا۔
۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر بنایا گیا۔
۹ اکتوبر ۱۹۷۶ء ممبئی اور لندن کے درمیان ٹیلی فون سروس جاری ہوئی۔
۱۰ اکتوبر ۱۶۷۶ء ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان میں سکے ڈھالنے کی اجازت ملی۔
۱۲ اکتوبر ۱۶۰۵ء مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اس جہانِ فانی کو لبیک کہہ کر ابدی نیند سو گئے۔
۱۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء جائداد ٹیکس لگایا گیا۔
۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے بودھ مذہب اختیار کیا۔
۱۵ اکتوبر ۱۵۴۲ء ہمایوں کی بیگم حمیدہ بانو کے بطن سے امرکوٹ میں لڑکا تولد ہوا جس کا نام جلال الدین محمد اکبر رکھا گیا۔
۱۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء روہا اور منگلور کے درمیان کوکن ریلوے پروجیکٹ کے کام کا آغاز ہوا۔
۲۱ اکتوبر ۱۲۹۶ء علاؤالدین خلجی دہلی میں تخت نشین بن بیٹھا۔
۲۴ اکتوبر ۱۶۰۵ء شیخ سلیم نورالدین جہانگیر کے لقب سے تخت نشین ہوا۔
۲۴ اکتوبر ۱۸۵۱ء کلکتہ اور ڈائمنڈ ہاربر کے درمیان پہلی ٹیلیگراف لائن ڈالی گئی۔
۲۶ اکتوبر ۱۸۱۴ء ہندوستان کے برطانوی گورنر جنرل نے نیپال کے شاہ کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔
۲۹ اکتوبر ۱۶۲۷ء مغل بادشاہ نورالدین جہانگیر جاں بحق ہو گئے۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء مرارجی ڈیسائی ممبئی صوبہ (مہاراشٹر و گجرات) کے وزیر اعلیٰ کی معیاد ختم ہوئی۔
۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء وزیر اعظم اندرا گاندھی کا محافظوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ راجیو گاندھی ملک کے وزیر اعظم بن بیٹھے۔

○

۱۹۱۲ء سے عوامی رہنمائی کا فرض انجام دے رہی ہے
ESTD 1912
پرکار ایجنسی

کام کی باتیں

ضلع پریشد رتناگیری کے آدرش شکشک ریٹائرڈ صدر مدرس جناب عبدالمجید دائی مجگاؤنکر متوطن کرلا رتناگیری جو "نقشِ کوکن" "ٹیلنٹ فورم" کے بھی ہمدرد رکن ہیں۔ سبکدوشی کے بعد آپ نے نقشِ کوکن کے لئے لکھنا شروع کیا ہے۔ "کام کی باتیں" اس عنوان سے وہ ہر ماہ ایک صفحہ قارئین کی نذر کرتے ہیں (ادارہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ

(قرآن شریف کا جس قدر حصّہ تم آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہو، پڑھو)

قرآن شریف ہمارے لئے ایک عظیم الشان دولت ہے۔ یہی وہ نسخۂ کیمیا ہے جس کی بدولت عرب کے بادیہ نشینوں کو تخت و تاج ملا۔ وہ ہماری ہر مشکل کا علاج ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ایک وقت میں اس کی جس قدر آیتیں پڑھ سکیں، پڑھیں، سمجھیں اور سمجھائیں اور ان پر عمل کریں۔ قرآن کریم انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے خالقِ کائنات کی عطا کردہ آخری کتاب ہے جس میں اصولی طور پر دنیا و آخرت میں خیر و فلاح کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی جامع ترین ہدایات بیان کر دی گئی ہیں جو ہر زمانہ اور ہر طبیعت کے بالکل مناسب ہیں۔ ان میں کسی ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ وہ ہمارے لئے ہر مشکل کا علاج ہے۔

ہر ذکر سے افضل ہے قرآں کی تلاوت
جتنی بھی میسر ہو کرو یہ عبادت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ؕ

بے شک اللہ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ وہ دُنیا کے ذرّہ ذرّہ کو گھیرے ہوئے ہے اس کی رحمت کی چھاؤں میں ساری کائنات آرام کر رہی ہے مگر رحمتِ الٰہی کے اس گھنے سایہ سے وہ باہر ہے جس کا مُنہ جھُوٹ کی بادِ سموم سے جھلس رہا ہے۔ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے جب بندہ سچ بولتا ہے تو وہ نیکی کا کام کرتا ہے۔ اور ایمان سے بھرپور ہوتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوتا ہے جب بندہ جھُوٹ بولتا ہے تو وہ گناہ کے کام کرتا ہے وہ کُفر کرتا ہے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

صادق ہوں اپنے قول پر غالبؔ خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھُوٹ کی عادت نہیں مجھے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ؀

" وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں "؀

گفتار اور کردار کا ساتھ ساتھ ہونا انسان کو اس کے اعلیٰ مقام پر پہنچاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے تعلیم دی ہے کہ ہم اپنے قول و عمل میں مطابقت پیدا کریں۔ جو کہیں وہ کر کے دکھائیں اور کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں کہ ؎

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡھَرۡ

"سائل کو نہ جھڑکو"

اسلام میں گداگری گناہ ہے لیکن بعض حالات میں مجبوری ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں کوئی حاجت مند یا مستحق فقیر آپ کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے آئے تو اس کی مدد کرنا آپ کا فرض ہے۔ اس کی مدد کرو۔ آپ کی مجبوری ہے یا کسی وجہ سے مدد نہیں کر سکتے ہو تو شرافت کے ساتھ "معاف کیجئے" کہہ دینا کافی ہے۔ اس کو جھڑکنا اور ڈانٹنا کسی حالت میں مناسب نہیں۔

؎

اپنے سے کچھ بچا کر دے دو اسے نوالا
خوش تم پہ اس سے ہو گا اللہ دینے والا

○

نقش کوکن

تعلیمی رسالہ ماہنامہ

آموزگار

جلگاؤں

مدیر اعلیٰ : پروفیسر اکبر رحمانی

یوں تو اردو میں کئی ادبی، سیاسی، فلمی، مذہبی، اور جاسوسی رسالے شائع ہوتے ہیں لیکن آموزگار اُردو کا واحد تعلیمی رسالہ ہے جو گذشتہ ۱۶ سال سے نہایت پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ جناب ڈاکٹر اکبر رحمانی جو گذشتہ دو سال سے علیل ہیں۔ اپنی علالت کے باوجود وہ آموزگار کو نہ صرف زندہ رکھے ہوئے ہیں بلکہ اسے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کل تک آموزگار لیتھو طباعت پر شائع ہوتا تھا۔ اب وہ کمپیوٹر کتابت اور فوٹو آفسٹ طباعت سے مزین ہو کر منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ اس میں صوری تبدیلیوں کے ساتھ معنوی تبدیلیاں بھی کی گئی ہیں۔ نئے نئے عنوانات کا اضافہ ہوا ہے۔ جیسے افکارِ معاصرین، تاریخ سخنہائے گفتنی کے تحت تعلیمی مسائل پر اداریہ، شخصیات، ادبیات تعلیم و تدریس کے موضوع پر مضامین، تعلیمی خبرنامہ، فار ریکارڈ کے تحت ایسی معلومات جس کا محفوظ رکھنا ضروری نئی کتابوں اور رسالوں پر تبصرے، سرکاری احکام اور عدالتی فیصلے کے تحت تعلیمی اداروں خصوصاً اقلیتی اداروں کے بارے میں فیصلے، تاریخ و ثقافت، اصلاح معاشرہ اور مدیر کے نام آئے ہوئے مکتوبات رسالے کا سائز اگرچہ ڈیمائی (18 × 23 ⅛) کر دیا گیا ہے لیکن اس سے خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے۔

آموزگار کو سولہ سال تک نہایت کامیابی سے چلانے پر اور اسے اپنی شدید علالت کے باوجود زندہ اور جاری رکھنے کا عزم کرنے پر پروفیسر اکبر رحمانی کو دلی مبارک باد دیتا ہوں اور ان کو مکمل صحت یابی کے لئے دعا کرتا ہوں اور انہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اردو اساتذہ، تعلیمی ادارے اور اردو داں طبقہ آموزگار کو زندہ رکھے گا۔ اس کا سالانہ زرِ تعاون ۵/۔ روپے ہے۔ لائف ممبر شپ تین ہزار روپے اور ملنے کا پتہ اکبر رحمانی ایڈیٹر ماہنامہ آموزگار ۲۷ بھوانی پیٹھ اسلام پورہ جلگاؤں 425001 ہے۔ (وحید امام)

قطعات

(وفا راجیواڑی)

(قوال عمر نظامی کی موت سے متاثر ہو کر)

اب کیا ہو دورِ کشی اپنے دیار کا
موسم ہی اُٹھ گیا ہے نظر سے بہار کا
آئی ہوائے موت دیئے بجھ گئے تمام
اب کوئی پل نہیں ہے تیرے انتظار کا

مہری بیاضِ شعر کا نغمہ نواز تُو
محفل کی جان رونقِ صدا متیاز تُو
تیرے سُخن کی داد تو ہر اہلِ فن نے دی
فن کا مزاج تُو فن شرمندہ ساز تُو

نعت نبی میں سانس تیری غسل کر گئی
قوال حالِ مست کی قسمت سنور گئی
چمکا تو قریہ قریہ نظامی کے نام سے
لوگوں نے تجھ کو چاہا جدھر تک نظر گئی

فون: ۳۸۶۲۷۳۲ / ۳۵۷۷۶۷
دہلی دربار
جس کی بریانی، تندوری مرغ، دیگر گوشت اور کھچڑا ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارز گرانٹ روڈ، بمقابل نیو روشن سینما، بمبئی ۴۰۰۰۰۴
ائیر کنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
فون: ۲۰۲۰۲۳۵ / ۲۰۲۸۰۳۱
ہوٹل دربار
۱۵ ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ، نزد ریگل سینما، بمبئی ۴۰۰۰۳۹
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۹۳۳۸ / ۳۷۶۹۳۵۰

امینہ فشریز
AMINA
FISHERIES
رہائش: ۲۲۱۹۱ / ۲۰۸۴۴
امینہ منزل، پڈویکر کالونی، ادھیم نگر، رتناگیری
ٹیلی فون نمبر
بھرنی: ۳۲۲۳۶ بمبئی: ۳۷۸۱۷۶۲

وہ تو ہر شخص کو محسوس ہوا ہے اپنا

(کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب کی ادارہ نقشِ کوکن سے سبکدوشی پر خراجِ تحسین)

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

فقیر محمد مستری صاحب کی نقشِ کوکن سے سبکدوشی کی خبر بہت سے قارئین کو ملول کر گئی ہوگی۔ وہ ۱۹۶۳ء سے نقشِ کوکن کی جو مکھی ترقی و تزئین کاری میں لگے ہوئے تھے۔ گذشتہ دس پندرہ برسوں میں انہوں نے نقشِ کوکن کو اس طرح نکھارا سنوارا اور ایسا مفید و کارآمد بنا دیا تھا جیسے کوئی ذمہ دار اور سگھڑ ماں اپنی بیٹی کی تربیت کرتی ہو یہ رسالہ خطۂ کوکن کے تعلیم یافتہ اور باشعور گھرانوں کی ضرورت بن گیا تھا۔

مستری صاحب موصولات میں سے ہر ایک تحریر کو نہایت ذمہ داری اور باریک بینی سے دیکھا کرتے تھے کہنے کو تو رسالے کے مدیر معاون ہی تھے لیکن ادارت و اشاعت کا ہر کام انہی کی نگرانی میں انجام پاتا تھا نقشِ کوکن کوئی علمی و ادبی یا شعری و افسانوی تخلیقات پر مشتمل رسالہ نہیں نہ ہی اس میں عام قارئین کی وقت گذاری اور دلچسپی کا کوئی مواد شامل رہتا ہے اس کے باوجود مستری صاحب نے اس رسالے میں ایسے رنگ بھر دیئے تھے جو سبھی کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔

اطلاعاتی جریدے کو ایسا وقار و وزن اور مقام اعتبار عطا کرنا ہی مستری صاحب کی مدیرانہ صلاحیتوں کا کمال ہے۔ شادی بیاہ، اموات و حادثات، انفرادی و اجتماعی کارگذاریاں، سرگرمیاں، کامیابیاں، انعام و اکرام، منصب و اعزاز اور پیش قدمیاں نیز ترقیات کا جو بیکھا جوکھا مستری صاحب نے ترجیحاً شائع کرنا شروع کیا تو نقشِ کوکن درونِ ملک ہی نہیں بیرون ملک بھی کوکنی برادری کی ایک اہم ضرورت بن گیا۔

کوکنی برادری میں تعلیمی، تہذیبی، سماجی تبدیلیوں اور ترقیوں کے لئے بھی مستری صاحب نے نقشِ کوکن کو بطور آرگن استعمال کیا اور واقعتاً یہ رسالہ کوکنی افراد و جماعت کے لئے ایک موثر اور کارگر ہتھیار ثابت ہوا۔ بہت سے معروف و غیر معروف قلمکاروں کے اشتراک سے مستری صاحب نے نقشِ کوکن کو ایک تحریک بنا دیا یہ تحریک تعلیمی، تہذیبی اور سماجی انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی سرپرستی میں مستری صاحب کی ہمتِ مردانہ نے کوکنی برادری کے لئے ناقابلِ فراموش اور قابلِ تحسین کارنامے انجام دیئے جن میں سب سے سنہرا کارنامہ "نقشِ کوکن" ٹیلنٹ فورم کا قیام ہے (ٹیلنٹ فورم کی تفصیلات کے لئے راقم کی تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" ملاحظہ فرمائیے)۔ سبھی جانتے ہیں کہ NKTF کے ہر ایک اجلاس کی جان مستری

صاحب ہی ہوا کرتے تھے۔ ان کی شرکت کے بغیر کوئی محفل سجتی ہی نہیں تھی۔ زونل انعامی مقابلے ہوں یا بمبئی کا فائنل مقابلہ مستری صاحب ہر محفل میں گل پاشیاں کرتے پھلجھڑیاں چھوڑتے نیز دردِ ملت اور فلاحِ قوم کے چراغ روشن کرتے۔ یوں لگتا جیسے،

؎ بلبل چہک رہا ہو ریاضِ رسول میں

مائیک مستری صاحب کے ہاتھ میں آیا اور سامعین اپنی کرسیوں پر جم گئے۔ خوبصورت اور برمحل اشعار سے سجی ہوئی، تہذیب و ثقافت کی آئینہ دار اور دردِ قومی سے رچی ہوئی ان کی فکر و آواز ہر جلسے میں سامعین کو باندھے رکھتی ہے وہ علی ایم شمسی کی طرح خطیب بے بدل تو نہیں ہیں لیکن شمسی جیسی شخصیتوں کی موجودگی میں ان کی نظامت اور بھی لطف دیتی ہے۔ علمی جلسوں میں جس طرح مرحوم ظ انصاری اپنی تقریر سے افسوں پھونکا کرتے تھے ویسی ہی سحرکاری علی ایم شمسی کی خطابت میں ہے چنانچہ جس اجلاس میں مستری اور شمسی صاحبان ہوا کرتے تھے وہ محفل دوآتشہ ہو جایا کرتی تھی۔

نظامت کے علاوہ نظم و ضبط (ایڈمنسٹریشن) مستری صاحب کا نمایاں وصف ہے وہ کسی کا انتظار نہیں کرتے۔ کام کی نوعیت، اہمیت اور افادیت کا انہیں پورا احساس ہے۔ اسٹیج ڈیکوریشن اور بینرس آویزاں کرنے سے لے کر کسی بھی چھوٹے بڑے کام میں وہ فوراً جُٹ جاتے ہیں۔ اردو علم و ادب اور زبان و تعلیم کی ممتاز ترین شخصیت آلِ احمد سرور بھی انہیں اوصاف کے حامل تھے۔ ایثارِ نفس، بے لوث کارکردگی اور اخلاصِ نیت اور تکمیل کار کی لگن مستری صاحب کے وہ گرانقدر اوصاف ہیں جن کی پیروی میں فلاح و بہبود اور کامیابی و کامرانی پنہاں ہے۔

مستری صاحب کشادہ دلی، فراخ دست، کھلی آنکھ، وسیع الذہن اور بشاش طبیعت کے آدمی ہیں ان کا مسرت بخش تبسم، پرجوش استقبال کی ادا، نرم گفتاری، پرمذاق اور شائستہ لب و لہجہ۔ نیز بچھے جانے کا انداز ہر کسی کو ان کا گرویدہ بنا دیتا ہے۔ کسی پر مہربانی یا احسان بھی کرتے ہیں تو اس طرح کہ سامنے والا کچھ محسوس نہ کر سکے۔

مستری صاحب کوکن میں اردو تعلیم و تہذیب کے فروغ میں ہمیشہ کوشاں رہے ہیں۔ اپنی تقریر و تحریر اور دیگر صلاحیتوں کو انہوں نے اس مشن کی نشر و اشاعت میں لگا رکھا ہے۔ مستری صاحب خیر سے اب نانا اور دادا بھی بن چکے ہیں مگر بڑھاپے کو انہوں نے کبھی غالب نہیں ہونے دیا تھا۔ ان کا دل بھی جوان ہے ارادے بھی، عزائم بھی اور قوتِ کارکردگی بھی، لیکن فطرت پر کس کا زور چلتا ہے۔ غالب جیسا مست قلندر بھی پکار اُٹھتا ہے۔

؎ ہو گئے مضمحل قویٰ غالب
اب عناصر میں اعتدال کہاں

ضعفِ بصارت کی وجہ سے وہ ادارہ نقش کوکن سے سبکدوش ضرور ہو گئے لیکن ان کی بصیرت یقیناً ادارے کے ساتھ ساتھ رہے گی۔ میں کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب کی خدمت میں ان کی طویل و پرخلوص خدمات کے اعتراف میں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور بادشاہِ رب العزت میں دعا کرتا ہوں کہ وہ مستری صاحب کو قوتِ بصارت، شفائے کاملہ اور صحت و توانائی عطا فرمائے۔ عبدالرحیم نشتر (امبیت)

NKTF کا جو بیج مستری صاحب نے اپنے خونِ جگر سے سینچا تھا، وہ اب ایک چھتنار درخت بن رہا ہے جسے مبارک کاپڑی جیسے زیرک ذہن اور دردمند وغم گُسار جوانمردوں کی پشت پناہی حاصل ہوگئی ہے اور جس کی آبیاری میں لائق اقبال کوارے، داؤد چوگلے، حافظ عبدالمجید، شاہد لطیف، ڈاکٹر امتیاز کونڈکری اور دوسرے ہمدردانِ تعلیم وادب بھی برابر لگے ہوئے ہیں۔ اللہ کرے مستری صاحب مدّت مدید تک اس چھتنار پیڑ کی چھاؤں کو پھیلتا ہوا دیکھ سکیں۔ آمین!

شاکر سوپاروی صاحب کو ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے جو کرسی عطا کی ہے۔ وہ فروغِ اردو زبان وتعلیم، فلاحِ ملّت اور بیداری، قوم کے عظیم ومقدس فرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ شاکر صاحب اس مسند ومنصب کی پوری حفاظت کریں گے۔

ہمارے بزرگ اور ان کے پیشے

حضرت ادریسؑ ۔ درزی کا کام کرتے تھے۔
حضرت نوحؑ ۔ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔
حضرت شیثؑ ۔ کپڑا بُنتے تھے۔
حضرت اسمٰعیلؑ ۔ تیر بناتے تھے۔
حضرت داؤدؑ ۔ زرّہ ساز تھے۔
حضرت شمس الائمہؒ ۔ مٹھائیاں بناتے تھے۔
حضرت شیخ شہابؒ ۔ موزے بناتے تھے۔
حضرت منصورؒ ۔ روئی دھنکتے تھے۔
حضرت محمود بن احمدؒ ۔ ٹاٹ بُنتے تھے۔

(یوسف احمد ساونت، مقام دابھٹ)
رتناگیری۔

سینئر سٹیزن کارڈس

۶۵ سال کے عمر والوں کو سینئر سٹیزن کارڈس حکومت مہاراشٹرا کی طرف سے مل رہے ہیں۔ یہ کارڈس اولڈ کسٹم آفس گراؤنڈ فلور کھڑکی نمبر ۱ کے پاس جاکر مراٹھی میں ایک عرضی دینا ہوگی۔ عرضی کے ساتھ مندرجہ ذیل چیزیں درکار ہونی چاہیئے۔

۱۔ عرضی پر دو روپئے کا اسٹامپ لگانا ہوتا ہے
۲۔ ووٹنگ کارڈ (الیکشن) کارڈ کی فوٹو کاپی
۳۔ پیدائشی داخلہ کی فوٹو کاپی / اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کی فوٹو کاپی۔
۴۔ راشن کارڈ کی فوٹو کاپی
۵۔ دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹوز

اس کارڈ سے آئندہ بہت سی سہولتیں ملنے کے امکانات ہیں۔ مستقبل میں آپ کے بچوں کو ڈومیسائل کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ عرضی کی ایک نقل نقش کوکن کے آفس سے مل سکے گی۔

مرسلہ: محمود داگلے
ممبئی / مجگاؤں

غزل

بشیر احمد حسینؔ کھوتہ

جب رشکِ قمر کوئی پردے سے نکلتا ہے
تب رنگ بہاروں کا پھر حُسن میں ڈھلتا ہے

اے لالۂ صحرائی، تو شمع ہے سودائی
تیری ہی محبّت میں پروانہ یہ جلتا ہے

ہم عشق کے ماروں کے جذبات اگر دیکھے
رُخ دورِ حوادث کا پھر خود ہی بدلتا ہے

اعجازِ نظر ساقی تیرا یہ نرالا ہے
گرتے ہیں خرد والے اور رند سنبھلتا ہے

نسبت ہے بشیرؔ اپنی گلشن سے گلوں سے بھی
کام اپنا محبّت میں کانٹوں سے بھی چلتا ہے

غزل

(ڈاکٹر حکیم فاتح سُلطان فرازؔ شاہجہ میراروڈ)

بہت جگا ہوں اب سونا ہے
بس اس بات کا ہی رونا ہے

ہجر کا درد چھپا رکھا ہے
کیا ہنسنا اب کیا رونا ہے

لوگ پرکھ لیتے ہیں اُسی کو
یارو جو اصلی سونا ہے

راہِ محبّت میں مت سوچو
کیا پانا اور کیا کھونا ہے

کر نہ فرازؔ ارمانِ فانی
زیست میں دونا ہی دونا ہے

غزل

از: اسمٰعیل پرکار، فردوس رتناگری

دل کے ہاتھوں کوئی مجبور ہوا ہو جیسے
وقت سے پہلے ہی بے موت مرا ہو جیسے

دردِ دل دردِ جگر راہِ وفا میں اکثر
مِل گئے مجھ کو مقدر کا لکھا ہو جیسے

گُل کے رُخسار پہ یہ قطرۂ شبنم گویا
مُسکرانے کی کوئی یہ بھی ادا ہو جیسے

سُن کے جینے کی دعائیں یہی محسوس ہوا
اپنے ناکردہ گناہوں کی سزا ہو جیسے

زندگی نے مجھے اس موڑ پہ لاکر چھوڑا
کوئی انجانا دوراہے پہ کھڑا ہو جیسے

دشتِ غربت میں تری یاد کی اک ادنیٰ جھلک
تپتے صحرا میں کوئی پھول کھلا ہو جیسے

موت کو ہنس کے گلے ایسے لگا لو پرکارؔ
بعد مدت کے کوئی اپنا مِلا ہو جیسے

غزل

از: نہالؔ حفیظ نبیؔ

کچھ غم نہیں کہ موج غضب ناک ہو گئی
کشتی بھی میرے عزم سے بے باک ہو گئی

آسان سمجھ کے میں نے لیا تھا غمِ جہاں
لیکن حیات اور بھی غمناک ہو گئی

صیّاد ہے نہ برق نہ شاداب ہے چمن
اچھّا ہوا کہ ساری فضا پاک ہو گئی

کیا کہہ دیا ہے آکے نسیمِ بہار نے
تھرّا کے ہر کلی بھی جگر چاک ہو گئی

گو عقل کم نہیں تھی بفیضِ جنوں مگر
پر تولنے میں اور بھی چالاک ہو گئی

دیکھا ہی تھا کسی نے نگاہِ ستم کے ساتھ
پھولوں سی رہ گذر خس و خاشاک ہو گئی

انسانیت کو پست نہ سمجھو کہ اے نہالؔ
خود آگہی سے اب سرِ افلاک ہو گئی

"مقدس کلمات"

از: ابراہیم بغدادی (یو کے)

- ملک میں خرابی پیدا کرنے کی خواہش نہ رکھو۔ (سورہ القصص ۸/۲۰)
- سچوں کے ساتھ رہو اور قیاس آرائیوں سے بچو۔ (الحجرات ۱۲)
- اور لوگوں سے گال پھلائے نہ رکھو اور نہ زمین پر اکڑ کر چلو۔ (لقمان ۱۸)
- ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ۔ (الحجرات ۱۱)
- دستاویز لکھنے والا اور گواہی دینے والا گواہ کسی فریق کی ناجائز طرفداری کرکے نقصان نہ پہنچائے۔ (البقرہ ۳۹/۳)
- لوگ دوسروں کا مذاق نہ اڑائیں اور ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے نہ پکاریں (الحجرات ۱۱)
- اور بچتے رہو جھوٹی بات سے (الحج ۳۰)
- دین خیر خواہی کا نام ہے (حدیث مسلم ج ۱ ص ۵۴)
- مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے متعلق امن میں ہوں (حدیث سنن ترمذی ۲۹)
- شرک کے بعد بدترین گناہ خلق کی ایذا رسانی ہے۔ (ارشاد نبوی)
- دعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا فرما۔ (سورہ طٰہٰ ۱۱۴)
- بارہا ایسا ہوا ہے کہ ایک قلیل گروہ اللہ کے اذن سے ایک بڑے گروہ پر غالب آگیا ہے۔ (البقرہ ۲۴۹)
- خوش بخت ہے وہ جسے دوسروں کے تجربات سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق نصیب ہوئی۔ (ارشاد نبوی)
- ملک میں فساد مچاتے نہ پھرو (البقرہ ۷/۱)
- بُرے مال کو اچھے مال سے نہ بدلو۔ (النساء ۲/۴)
- لوگوں کو ان کی چیز گھٹا کر مت دو۔ (الاعراف ۱۱/۸)
- جو خود رحم نہیں کرتا اس پر کبھی رحم نہیں کیا جاتا (حدیث)
- اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ (حدیث)
- اپنے گھروں میں لوبان اور الشیح کی دھونی دیا کرو (حدیث: روایت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ)
- یہ لوگ قرآن میں تدبر کیوں نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں۔ (سورہ محمد ۲۴ پ ۲۶)
- اگر تم کو علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو (الانبیاء ۷)
- ایک دوسرے سے نیکی اور تقویٰ میں تعاون کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کرو۔ (المائدہ ۲/۵)
- اور جو ہاتھ نہ آئے اس پر غم نہ کرو۔ (الحدید ۳/۲۷)
- والدین کو نہ جھڑکو بلکہ ان سے ادب سے بات کرو۔ (بنی اسرائیل ۴/۱۵) ••

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
بلندی تک پہنچا اپنے کمال سے
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
اندھیرا ختم کردیا آپ نے اپنے جمال سے
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
تمام حسن اور اچھی خصلت والے (اخلاق)
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
درود پڑھو ان پر اور ان کے آل پر
(صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد)

اِسکالرشپ امتحان برائے چہارم و ہفتم

انصاری محمود پرویز

تعلیم کے تعین فکرمند والدین و سرپرست!

ہم نے اس سے قبل بھی واضح طور پر بتایا تھا کہ یہ مقابلہ جاتی دور ہے اور ضروری ہے کہ ہمارے بچے ہر مقابلے کے لئے تیار رہیں۔ چنانچہ اوّل یا دہم جماعت تک تین پبلک امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں آپ کو چاہیئے کہ ایس ایس سی کے امتحان سے قبل بقیہ دو امتحانوں میں بھی اپنے بچوں کو شریک کروا کر تجربہ حاصل کرنے میں مدد کریں۔

میڈل اسکول اسکالرشپ انٹرنس
ہائی اسکول اسکالرشپ انٹرنس:

ایس ایس سی امتحان سے قبل چہارم / ہفتم کے طلبہ کے لئے گورنمنٹ امتحان ہوتے ہیں۔ یہ امتحانات مختصر وقتی حکومت مہاراشٹر کے محکمۂ تعلیم کی جانب سے منعقد کئے جاتے ہیں اور بالکل اسی طرز پر ہوتے ہیں جیسے ایس ایس سی کے امتحان ہوتے ہیں۔ اس لئے ان امتحانات میں آپ اپنے بچوں کو ضرور شریک کروائیں یہ امتحانات حکومت کی جانب سے لازمی قرار نہیں دیئے گئے ہیں۔

اِن امتحانات میں شرکت کیوں؟

ان امتحانات میں ہمارے بچوں کی شرکت اس لئے ضروری ہے کہ (۱) اس سے ذہین طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ (۲) اوسط ذہنی سطح کے طلبہ میں بھی پڑھنے لکھنے کی لگن پیدا ہوتی ہے۔ (۳) طلبہ میں مسلسل پڑھنے لکھنے اور مشق کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے (۴) طلبہ میں دوسرے طلبہ پر تعلیم میں سبقت لے جانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (۵) طلبہ کی ذہنی نشو و نما ہوتی ہے (۶) آئندہ ہونے والے اہم اور ضروری پبلک امتحانات (یونیورسٹی، آیچ ایس سی، ایس ایس سی) میں امتحان دینے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

مضامین، امتحان اور نمبرات:

اسکالرشپ میں تین مختلف مضامین کے تین پرچے علیحدہ علیحدہ نشستوں میں ہوتے ہیں۔ (۱) مادری زبان (اوّل زبان) انگریزی ذریعۂ تعلیم میں زیرِ تعلیم طلبہ کا انگریزی میں امتحان (۲) حساب (ریاضی)۔ (۳) ذہنی آزمائش (I. Q. Test) چہارم کے طلبہ کیلئے اوّل تا چہارم تک اور ہفتم کے طلبہ کیلئے پنجم یا ہفتم تک درسی کتابوں سے جو کچھ بھی پڑھایا گیا ہے اسی پر نئے ہ ہ ہ e c t ز O انداز میں سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ ہر پرچے کے کل ۱۰۰ نمبرات ہوتے ہیں یعنی تینوں مضامین کے کل ۳۰۰ نمبرات ہوتے ہیں۔

کتابیں

بازار میں اس ضمن میں بہت سی کتابیں مہیا ہیں۔ کئی تنظیموں نے بھی ان امتحانات کے لئے کتابیں شائع کروائی ہیں۔ آپ ان کتابوں کو نہ خریدیں جو محض تجارتی

نقش کوکن

نقطۂ نظر سے تیار کی گئی ہیں۔ اپنے اساتذہ اور اسکالرشپ
امتحان کی فیلڈ میں کام کرنے والے سماجی کارکنوں سے ملاقات
کریں اور صحیح کتابوں کا انتخاب کرکے ابھی سے تیاری
شروع کردیں انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔

پرچے کے لئے درکار وقت :

تینوں پرچے ایک ہی دن اپریل کے کسی آخری
اتوار کو امتحان منعقد ہوتا ہے۔ ہر پرچے کو ایک گھنٹے
میں حل کرنا ہوتا ہے۔ امتحان عام طور سے مادری
زبان (اوّل زبان) دن میں ۱۱ بجے سے دوپہر ۱۲ بجے
تک، ریاضی دوپہر ایک بجے سے دوپہر ۲ بجے تک اور
ذہنی آزمائش کا پرچہ دوپہر ۳ بجے سے دوپہر ۴ بجے تک
ہوتے ہیں یعنی ہر پرچے کے بعد دوسرے پرچے کے
شروع ہونے کے درمیان ایک گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔

عمر کی قید

معیار چہارم کے لئے بارہ سال یا اس سے کم اور
جماعت ہفتم کا اسکالرشپ امتحان دینے والے طلبہ کی
عمر ۱۵ سال یا اس سے کم امتحان میں شریک ہونے والے سال
کی پہلی جولائی کو ہونا چاہیئے۔

امتحان کی فیس

(۱) جماعت چہارم کیلئے ۹ روپے اور جماعت ہفتم کیلئے
۱۲ روپے۔ یہ روپے آپ کو اپنی اسکول میں جمع کروانا ہونگے
صدر مدرس اس ضمن میں فارم بھروا کر کل جمع شدہ رقم کا ڈرافٹ
بنائیں گے جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ وینشا واچار روڈ، چرچ
گیٹ، ممبئی نمبر ۲۳ میں جمع کروائیں گے۔ امسال سے ڈرافٹ
نہ بنا کر رقم جمع کرنی ہوگی۔ فارم پر طلبہ و والدین دونوں کی
دستخط لینی ہوگی۔ (دیری سے فیس ادا کرنے پر ۱۲ر اور ۱۵ر
روپے جرمانہ ادا کرنا ہوگا)۔

منظور شدہ اسکالرشپ کی تعداد

ہر ضلع اور شہر کے لئے سرکار کی جانب سے اسکالر
شپ کی تعداد مقرر کی گئی ہے۔ شہر ممبئی سے تمام میڈیم سے
کامیاب ہونے والے میرٹ کے لحاظ سے منظور کردہ اسکالر
شپ جماعت چہارم کے لئے پہلے ۳۴۵ طلبہ اور ہفتم کے
لئے پہلے ۴۱۹ طلبہ۔

طریقۂ امتحان اور پرچوں کی جانچ :

امتحان سے تقریباً ایک ماہ قبل سیٹ نمبر مل جاتے
ہیں۔ ہال ٹکٹ نہیں ملتا۔ اسکول سے یہ سیٹ نمبر اسکول
اسٹامپ لگا کر طلبہ کو شناختی ہال ٹکٹ کے طور پر دیا
جاتا ہے۔ امتحان کسی قریب کی اسکول میں منعقد کیا جاتا
ہے جو بالکل ایس ایس سی طرز سے ہوتا ہے۔ باقاعدہ
نگراں مقرر ہوتے ہیں اور پرچوں کی جانچ نامعلوم ممتحن
کرتے ہیں۔ امتحان اپریل مہینے میں (آخری اتوار) اور
نتائج کا اعلان جولائی مہینے میں۔ نتائج معلوم کرنے کے
لئے امتحان گاہ یا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے رجوع ہونا پڑتا ہے۔
مارکس شیٹ بالکل ایس ایس سی طرز کی ہوتی ہے
اگر نتائج ظاہر ہونے کے بعد آپ کو ایسا لگے کہ نتیجہ میں
(مارکس شیٹ میں) کچھ غلطی ہے یا طالب علم کو زیادہ
نمبرات حاصل ہونا چاہیئے تھا تو نتائج ظاہر ہونے
کے بعد تین ہفتوں کے اندر اسکول کے معرفت متعلقہ
ایجوکیشن آفیسر (ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ) کے ذریعہ ایک

"دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو"

عبدالحمید سوکر ظہورہ (مسقط)

آرزوؤں حسرتوں کا ایک مسکن
میرا دل
جانے کب سے ؟
ایک مدت سے کئی ارماں دبائے
اپنے سینے میں خود اپنی دھڑکنیں سنتا رہا
چپ رہا میں چپ رہا
گونگے بہرے آس پاس
کس سے کہوں ؟ کیسے کہوں ؟
ہر کوئی دولت کا بھوکا
ہر کوئی شہرت کا خواہاں
رنگ رلیاں جشن میلے ہر کوئی مدہوش ہے
کون بھوکا ؟ کون پیاسا ؟ کون ننگا ؟
کون سوچے کس کو اتنا ہوش ہے ؟
مفلسی کے کوڑھ میں
سڑتا ہے تو سڑتا رہے
سسکیاں بھر کر کوئی
مرتا ہے تو مرتا رہے
لیکن میرا دل نہ جانے کیوں تڑپتا ہے
یہ منظر دیکھ کر ؟
کیا کروں ؟ کیا بڑھ کے نوچوں
بے رحم ظالم کے چہروں کے نقاب ؟
گود میں کتوں کو لے کے
پیار سے سہلاتے دیکھا
پر کسی مفلس کے سر پر
ہاتھ نہ پھیرا گیا
جانور سے پیار ان کو
اور انساں کے لئے
نفرت بھری انکی نظر
دیکھتے ہیں اس طرح کہ
ٹوٹ پڑتا ہے قہر
پیار سے دیکھو انہیں
تو یہ بھی جینا سیکھ لیں
مسکراتے دیکھ تم کو
مسکرانا سیکھ لیں
تم انہیں انسان سمجھو
کیونکہ یہ انسان ہیں
گردشِ حالات میں گھر کر
یہ پریشاں ہیں
پیار دو ان کو
تو یہ بھی بھول جائیں اپنے غم
اے میرے دل
اسطرح مایوسیاں اچھی نہیں
شب کی تاریکی بھی
چھٹ جاتی ہے صبح نو کے ساتھ
جانے کب کروٹ بدل لے زندگی کس موڑ پر
اور پھر محسوس یہ کرنے لگے ہر اک بشر
"دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو"

غربت

از: نوگل بھارتی

اک
ماہ مئی کی دوپہر کو
بمبئی کی فٹ پاتھ پر
اک فلک بوس عمارت کے زیر سایہ
اپنی ٹوٹی پھوٹی جھگی میں
رہنے والی دوشیزہ
اپنے نحیف اور لاغر
جسم پر لپٹی ہوئی
ساڑی کا بھیگا ہوا حصہ
چلچلاتی ہوئی دھوپ اور بلا کی گرمی میں
بوسیدہ کاغذ کے ٹکڑے جلا جلا کر
جلد جلد خشک کرنے میں منہمک تھی
تاکہ ساڑی کا بھیگا ہوا حصہ
خشک ہو جائے جلد
اور وہ فوراً
کام کی تلاش میں نکلے
اگر خوبیٔ قسمت سے
کام ملا تو روزی
نہیں تو روزہ
روز کنواں کھودنا روز پانی پینا
روزانہ کا معمول ہے
یہی اس کی قسمت ہے
نام اس کا غربت ہے

قیامت

رفیق دستا کھیڈ

عالم نو کیلئے دھماکوں سے متاثر ہو کر

شاعرو!
تم اپنی مدح بھری غزلیں
سرسبز و شاداب نظمیں
اور
ہرے بھرے گیت
پانیوں میں چھوڑ آؤ
زمین اپنی زرخیزی کھو چکی ہے
یہاں کی "بارود نواز" مخلوق
بم ساز طبیعتیں
انہیں سننے کی خوگر نہیں
حکیمو!
کرن کرن اک نیا بلاوا
اک تازہ پیغام
بلند آسمانوں سے
زمین پر نازل ہو رہا ہے
آسمان پر کمندیں ڈالنے والو!
سورج کے اسقدر قریب مت جانا
کہ اسکے تمہارے درمیان
سوا نیزے کا فاصلہ رہ جائے!!

With Best Compliments from
FAROUK SODAGAR
DARVESH GROUP
(TRUSTED SINCE 1909)
TIMBER • IMPORT
EXPORT • REAL ESTATE
Head Office
Associate House 85-A Victoria Road
Mustafa Bazar Bombay 400 010
Tel 371 77 77 • Fax 373 87 87 • Tlx 11 75230 PSD IN
BRANCHES
DELHI • KANDLA • MANGALORE

گوشۂ آواز

قارئین کے خطوط — اقتباس

باسمہٖ تعالیٰ

ماھنامہ نقشِ کوکن ممبئی کے سابق نائب مدیر کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب نے برسوں نقشِ کوکن کی خونِ جگر سے آبیاری کی۔ اُمیدِ واثق ہے آپ اپنی مساعی جمیلہ سے اسمیں اور بھی اضافہ کریں گے۔ نقش کوکن ممبئی کے نائب مدیر کی حیثیت سے ادارت سنبھالنے پر دلی مبارکباد قبول کیجئے۔ جوار دو کی

فقط والسلام مع الاکرام

مخلص

علی باغ رائے گڑھ

مکرمی سلام مسنون

جناب مبارک کاپڑی جلگاؤں تشریف لائے تھے اب تک ان کی معلومات افزا تقریر کی گونج فضاؤں میں گونج رہی ہے جلگاؤں اور بیرونِ جلگاؤں کے لوگوں نے اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ میری جانب سے دلی مبارکباد پیش کریں میں نے اپنی تازہ

تصنیف علی گڑھ سے دیوبند تک نقشِ کوکن میں برائے تبصرہ نذر کی تھی۔ ساتھ ہی ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ کا لکھا ہوا تبصرہ بھی دیا تھا۔ مگر یہ تبصرہ اب تک نقشِ کوکن میں نہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔ اس لئے کتاب پر تبصرہ اور اس کے متعلق آپ کی نہ کتاب ملی نہ تبصرہ ملا البتہ جو اعزازی اشتہار بھیجا وہ شریکِ اشاعت ہے۔ اِشتہار ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ اُمید کہ آپ انہیں شائع کر کے ممنون کریں گے۔

آموزگار اب بفضلِ ربی فوٹو آفسیٹ پر چھپ رہا ہے اب تک سائز کے ۸ شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے بھی ملاحظہ کیے ہوں گے۔ ان شماروں پر ایک تبصرہ نقش کوکن میں اشاعت کیلئے بھیج رہا ہوں۔ اُمید کہ آپ اسے بھی شائع کر کے ممنون کریں گے۔

والسلام

ڈاکٹر اکبر رحمانی

"مدیر آموزگار"

آپ کا ۲۷ جولائی کا لکھا ہوا خط ملا۔ شکریہ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ مئی اور جون کے نقشِ کوکن کے شمارے جو آپ نے Jason V. J.P. Apts. کے پتے پر ارسال کئے مجھے مل گئے ہیں اور اب جولائی اور اگست کے شمارے کا انتظار ہے

فقط دعا گو

شہاب الدین مقدم

کلفٹن۔ کراچی۔

آج "نقشِ کوکن" خطۂ کوکن

کے دلوں کی دھڑکن اور نقیب بن چکا ہے اس
حقیقت سے چشم پوشی کون کر سکتا ہے؟ مطلب
یہ ہے کہ اس وقت جو اخبارات و رسائل اُردو
زبان میں نکل رہے ہیں ماہنامہ نقشِ کوکن اپنے
منفرد انداز اور مخصوص ترتیب و تزئین کے باعث
نہ صرف کوکن کے لوگوں کی آواز بن کر اُبھرا ہے
بلکہ ہند کی سرحدوں کو پھلانگ کر عرب و عجم نیز یورپ
و امریکہ تک چھا گیا ہے۔ کچھ مخصوص مواقع پر تو
نقشِ کوکن بلا تمثیل دستاویزی حیثیت رکھتا ہے
اور یہ سب اراکین ادارہ کی مساعیٔ جمیلہ کا ثمرہ ہے

میں کہاں رُکتا ہوں عرش و فرش کی آواز سے
مجھ کو جانا ہے بہت اونچا حدِ پرواز سے

اور جب ساتھ میں مبارک کاپڑی جیسے صحافت
و ثقافت کے بُراق ہوں۔ ابراھیم سندیلکر
جیسے کہنہ مشق علم بردار ہوں تو نقشِ کوکن کی اُڑان
کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

تم اپنے نام سے منسوب کر لو
ہمارا نام ہے القاب جیسا

مبارک کاپڑی صاحب نے اپنے قلیل
عرصہ میں تعلیمی میدان میں جو انقلاب برپا
کیا ہے اُسے تاریخ کے اوراق پر آبِ زر سے
لکھا جائے گا جس کی شاہ سُرخی ہوگی مبارک
انقلاب۔

خیر اندیش
شبیر خطیب پرنسپل انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول
و جونیئر کالج شریوردھن

ماہِ ستمبر ۱۹۹۸ء کا شمارہ دستیاب ہوا

شکریہ!
ہمیشہ کی طرح باوقار ہے۔ پر محترمہ ڈاکٹر میمونہ دلوی
صاحبہ کا مضمون "سیر کوہِ طور کی" نے کافی
متاثر کیا۔ دلکش اندازِ بیان، سلیس اُردو محترم
اساتذہ (پروفیسرز) کے تئیں احترام اور اپنے
ساتھیوں کیلئے پُرخلوص جذبات اُن کے صدر
شعبۂ اُردو رہنے کا زندہ ثبوت ہیں۔ گذشتہ
تقریباً ۱۵۔۲۰ سالوں سے محترمہ کا نام بمبئی کے
سماجی، ادبی و تعلیمی حلقوں میں عزت کی
نگاہ کا حامل رہا ہے۔ "نقشِ کوکن" نے اِس
خوبصورت مضمون کو جگہ دے کر شمارے کو اور بھی
خوبصورت بنا دیا ہے۔

نائیک موٹرس شوروم کا افتتاح

رتناگری۔ ۹ ستمبر ۹۸ء کو نائیک موٹرس کے شوروم
کا افتتاح مہیندرا اینڈ مہیندرا کے ڈائرکٹر ایس ڈوڈرنے
کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ مشہور صنعتکار نذیر محمد
نائیک سیٹھ اور رفیق محمود نائیک نے مہمانوں کا پھولوں
کے گلدستے دے کر استقبال کیا۔ اس موقع پر ایس ڈوڈرنے
نے شوروم کا معائنہ فرمایا اور نائیک برادران کو رتناگری
میں شاندار شوروم شروع کرنے پر دلی مبارکباد
پیش کی۔
لائنس کلب کے سابق صدر راکیش نلاوڑے نے افتتاحیہ
تقریر کی اور مبارکباد دی۔ ٭٭٭

Dr. & Hakim Fateh Sultan Noori Shahi Ibne Haque Hamdi Shahi

Post Box No. 26, Mira Road 401 107 (M.S.). Tel : 812 5926 Fax : 8122413

Abdominal pains, Flatulant Colic gases, Chronic Constipation, Sour risings, stomach ache, indigestion, heart burn, loss of appetite, gastric cramps and Convulsions, belchings polpitation of heart restlessness laziness insomnia (sleeplessness) - for all these diseases, use these effective medicines and spend peaceful and happy life

Write about your problems and needs in brief and avail of the benefits and then thank your Allah Please send postal envelope for reply

Sultani Manjan	Best and sure treatment of Sugar	Noori Shahi Manjan
Cure of Pyrrohea, strengthenes the germs stops formation of puss and bleeding, restores original position of the gums, protects from germs and removes bad odour, maintains brightness of teeth	Use our pure Unani medicines if the Sugar has increased in the body it is a very useful medicine This is the grace of my Allah Use at least for one week for gaining the experience Get the sugar checked anywhere after one course Note Our medicine will not help those who take insulin injections	Make your teeth sparkle like a pearl by using our Noor Shahi Manjan which removes the dirt accumulated over the teeth It also strengthens the gums protects from tooth troubles Use the brush with wonderful manjan

Grey hair and falling of hair For premature greying of hair, or falling of hair, use our medicine and Shahi Tel for only one week and avail of it's benefits

Leucorrhea is caused by irregular menses This results in vertigo, backache, convulsion, anaemia, paleness, laziness, sleeplessness, constipation, irritability Life becomes difficult with worries, anger and anxieties To get rid of this disease use Sultani Majoon and Shahi Adviyaat regain health Our medicines are cureful by the grace of Allah You may use it anytime For the secret diseases of the male and female and to overcome deficiencies in performing marital duties, avail of our services

Sultani Tel (Oil) Use our sultani oil to get relief from gout, joint pains, paralysis It instantly relieves pain in any part of the body however chronic it may be The pains are permanently relieved after the use of a few days Put a flock of cotton on the head for headache, it helps immediately Lakhs of patients have experienced this It is unparalleled and having a magic effect

It is Sultani Roghan. Your own.

Noori famous and well known Dr. and Hakeem Fateh Sultan Noori Shahi Ibne Haq Hamidi Shahi.

خطۂ کوکن میں اساتذہ کا مقام و مرتبہ

عبدالرحیم نشتر

اہل کوکن کی بہت سی خوبیوں میں مہمان نوازی اور اساتذہ کی تعظیم و تکریم بڑے ہی نمایاں اوصاف ہیں۔ آج بھی کتنے ہی دیہاتوں میں مقیم اساتذہ مقامی باشندوں کی محبت، بھائی چارگی انسان دوستی، ہمدردی، دل جوئی، عزت و اکرام اور قدر و منزلت کی وجہ سے موسم سرما و گرما کی تعطیلات میں اپنے وطن کا رُخ نہیں کرتے۔

مجندار ہائی اسکول دہ پور کے این اے واحد صاحب کی مثال روشن ہے جنہیں دہ پور کے فراخ دل لوگوں نے اسطرح سمو لیا کہ وہ یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اولاد کی تعلیم اور شادی بیاہ کے سبھی مراحل سے یہیں گزرے۔ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور اب یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی ہے۔ اسی طرح سید باسط حسین رضوی، ہاشا سر، ڈاکٹر رشید اُ ثار اور متعدد دوسرے غیر کوکنی اساتذہ دہ پور میں شاد و آباد ہیں۔

ایس پی ایم ہائی اسکول راجے واڑی کے تقریباً سبھی اساتذہ مقامی باشندوں کی ہمدردی و اعانت اور خلوص و محبت کی صہبا سے سرشار ہیں۔ تسنیم انصاری صاحب کے شاعرانہ اور علمی مرتبے کا سبھی احترام کرتے ہیں اور ان کی شہرت و مقبولیت کو اپنے جلگاؤں کیلئے سرمایۂ فخر بھی سمجھتے ہیں۔ تسنیم صاحب کو راجے واڑی میں اتنی محبت، چاہت، ہمدردی اور اعانت ملی ہے کہ اب انھیں اپنا وطن برہانپور یاد ہی نہیں آتا اور انھوں نے یہیں اپنا آشیانہ بھی تعمیر کر لیا۔ اپنے خوابوں کا گھر، اپنی جائے پناہ اور اپنے مستقبل کی منزل، گاؤں والوں کو بھی ناز ہے کہ ان کی اسکول میں ایک ایسا شخص بھی موجود ہے جس کی وجہ سے راجے واڑی کا نام دور دور تک جا پہنچا۔

گوہرے گاؤں کی جماعت المسلمین نے تو استاد نوازی کی مثال ہی قائم کر دی ہے کہ پنچایت سمیتی کے الیکشن میں مالیگاؤں کے عبداللطیف سر کو نامزد کر دیا اور شیو سینا امیدوار کے مقابل فتح سے ہمکنار کر کے بھی دکھا دیا۔ یہیں انعامدار سر بھی ہیں جنہوں نے برسوں سے اپنے وطن کی صورت نہیں دیکھی۔ رتنا گیری میں سٹر اور مسز آدٹے اس طرح ضم کر لیے گئے کہ وہ شولاپور کے معلوم ہی نہیں ہوتے تو ڈیل میں نظام الدین سر، لوٹ، شادمونس اعظمی اور دیگر بھی مقامی باشندوں کے حسن اخلاق اور طرز تپاک کی وجہ سے پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ دیگھی کے جے اے خان کو شریک حیات اور رہائشی سہولت اور دوسری کتنی ہی مراعات بھی دی گئیں۔

ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خطۂ کوکن میں اساتذہ کرام کے مقام و مرتبے سے لوگ واقف ہیں۔

مچھلی کی اہمیت بطورِ غذا

متین ڈلارے۔ ایم اے بی ایڈ کلیان

مچھلی انسانی نقطۂ نظر سے ایک قوت بخش غذا ہے۔ مچھلی کے پروٹین انسانی جسم کے لئے مقوی ہے کیلشیم، فاسفورس اور لوہا جیسی زندگی بخش معدنیات بھی تھوڑی مقدار میں مچھلیوں سے ملتی ہیں۔ مچھلی میں چند اہم زندگی بخش حیاتین بھی ہوتے ہیں۔

کاڈ اور موشی مچھلیوں کے جگر سے حیاتین الف اور د پر مشتمل ادویاتی تیل نکلتا ہے اور آنتوں سے حیاتین ب ملتا ہے۔ مچھلیوں کی چربی سے خون کے دوران میں کولیسٹرول میں اضافہ نہیں ہوتا۔

مچھلیوں میں پائے جانے والے تقریباً ۹۳ سے ۹۵ فیصد پروٹین اور چربی انسان آسانی سے ہضم کر سکتا ہے۔ مندرجہ بالا اجزاء کے علاوہ مچھلیوں میں فاسفیٹڈس، اسٹیرالس اور دیگر قوت بخش اجزاء ہوتے ہیں۔ تھوڑی مقدار میں نشاشتہ آمیز اجزاء (گلائیکوجن) ہائیڈروکاربنس اور نجین اجزاء بھی ملتے ہیں۔

مچھلیوں میں دوسرے جانوروں کے مقابلے میں نشاشتہ آمیز اجزاء بہت کم ہوتے ہیں مچھلی کے جسم کی خصوصیات، طاقت بخش حیاتین اور ان سے آنے والی خاص بو کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ اس کے جسم میں مندرجہ بالا کیمیائی اجزاء کس مقدار میں ہیں۔ مچھلیوں کے جسم میں تقریباً نصف سے زیادہ (۵۶ سے ۷۹) فی صد مقدار پانی کی ہوتی ہے۔ پروٹین کی مقدار (۱۶ سے ۲۰ فیصد) تقریباً تمام مچھلیوں میں ایک جیسی ہوتی ہے۔ (۱۶ سے ۲۰ فیصد) تقریباً تمام مچھلیوں میں ایک جیسی ہوتی ہے لیکن مچھلیوں کی دو مختلف اقسام میں چربی کی مقدار میں ۲ سے ۲۲ فی صد کا فرق ہوتا ہے۔ معدنیات کی مقدار ۲٫۵ سے ۴٫۵ فی صد ہوتی ہے۔ مچھلی کے غذا کے طور پر اہمیت کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس میں اعلیٰ درجہ کا پروٹین اور امینوایسڈ کس قدر ہے۔

اسی طرح روغنی اور مقوی اجزاء کو بھی اہمیت حاصل ہے مچھلی کھانے پر اس کے پروٹین سے انسانی جسم میں امینوایسڈ تیار ہوتے ہیں۔ پروٹین کے علاوہ مچھلی کے دیگر نائٹروجن کے اجزاء کا اثر ہمارے ہاضمہ پر پڑتا ہے۔

اسی طرح مچھلی کے روغنی اجزاء کا خاص کام حرارت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جس کی ضرورت ہمارے جسم کے اندرونی اعضاء کو ہوتی ہے۔ انسانی جسم کے اندر تحولی فعل کے لئے مچھلی سے حاصل ہونے والے حیاتین الف اور ج بہت اہم ہے۔ نیز ہڈیوں دماغ اور اعصاب کی افزائش کے لئے مچھلی کے معدنی اجزاء اہمیت کے حامل ہیں۔ معدنی اجزاء غدود کے اخراج اور خون کی گردش میں بھی معاون ہوتے ہیں۔

نیشنل اُردو ہائی اسکول

تلوجہ میں "یوم اساتذہ"

ہر سال کی طرح امسال بھی نیشنل اردو ہائی اسکول، تلوجہ میں "یوم اساتذہ" کو "ٹیچرز ڈے" کے طور پر منایا گیا۔ ۵ ستمبر کو اسکول میں اساتذہ کے فرائض دہم جماعت کے طلبہ وطالبات نے انجام دیئے اور پھر دوپہر اسی جماعت کے طلباء نے یومِ اساتذہ کے سلسلے میں ظہرانہ دیا۔

دوپہر ۲ بجے ایک مختصر سی تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں مدرس طلباء نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور پڑھانے کے دوران آنے والے مسائل پیش کئے۔ طلباء کے بعد اسکول کے اساتذہ محترم غفّار سیّد، حبیب خان اور محترمہ شمیم شیخ نے اپنے خیالات ظاہر کئے اس جلسے کی صدارت صدر مدرس جناب محمد خان دیشمکھ نے انجام دی۔ اور اپنی صدارتی تقریر میں "یومِ اساتذہ" کی اہمیت اور تدریس کے دوران پیش آنے والے مسائل پر روشنی ڈالی۔

اس تقریب کی نظامت جناب تنویر چاند شیخ نے انجام دی۔ جناب عبدالرحمٰن پٹیل اور جناب خورشید سیّد کے ساتھ سبھی اساتذہ نے اور طلباء نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون دیا۔ پروگرام کے اختتام پر اسکول کی سپروائزر محترمہ عزیزہ قاضی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

اسی دوران اس دن کے صدر مدرس بلال محمد علی پٹیل اور نائب صدر مدرس محمد نور، اقبال پٹیل نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ آخر میں طلباء کو بہترین استاد کے انعامات سے نوازا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مضمون	بہترین استاد کا نام
اردو	دیوان نصرت محمد شفیع
انگریزی	پٹیل سلطانہ بشیر احمد۔
ریاضی	پٹیل رضیہ بالامیاں
ہندی/مراٹھی	پٹیل ساجد عبدالحمید۔
سائنس	پٹیل محمد نُور اقبال۔
چپراسی	پٹیل عمران محمود میاں۔
ہیڈ ماسٹر	پٹیل بلال محمد علی۔

نقشِ کوکن

الفتح اسپورٹس کی طرف سے

تہنیتی جلسے اور کیرم کے مقابلوں کا انعقاد۔

انجرلہ۔ الفتح اسپورٹس کے زیر اہتمام تعلقہ کی سطح پر کیرم کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔ ادارے کے صدر جناب عثمان سارنگ کی صدارت اور نائب سرپنچ انور شرگائوکر، اقبال پٹیل ان کی موجودگی میں تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد کیا گیا۔

فائنل میچ میں جہندر مرچنڈے نے اسلم نداف کو شکست دیکر ۳۳۳/- روپیوں کا انعام اور حمید شرگائوکر کی طرف سے دیا ہوا کپ حاصل کیا۔ اسلم نداف کو ۲۲۲/- روپیوں کے انعام کے علاوہ مقصود پٹیل کی طرف سے پیش کیا ہوا کپ دیا گیا۔ سیمی فائنل میں ہارنے والے کھلاڑیوں، لیاقت قاضی اور سمیر جادھو کو بھی انعامات دیئے گئے۔ انعامات اور سرٹیفکیٹ ڈاکٹر

اہلی اور اسماعیل قاضی کے ہاتھوں
دیئے گئے۔ اس پروگرام کے آغاز میں
مارچ ۹۸ء کے ایس ایس سی امتحان
میں ۸۱٪ مارکس سے کامیابی حاصل
کرنے والے طالب علم مختار قاضی کا
جناب عثمان سارنگ کی طرف سے
استقبال کیا گیا۔ پھر مقابلوں کی
کامیابی کے لئے جلو بید سارنگ مبین
مقدم، کلام مُلّا، عثمان سولکر اور رحیم
کردلے نے کافی محنت کی۔ اسی
طرح شاہین اسپورٹس کے سلیم ہوڑیکر
اور پرساد پوتدار کا بھی خصوصی تعاون
حاصل رہا۔

دلی مبارک باد

میں اپنی طرف سے اور تمام
اہلِ خانہ کی جانب سے جناب ابراہیم
بُرڈ ساکن پندھیری ضلع رائے گڑھ کو
ان کے ایک صاحبزادے شہباز جس
نے امسال B.U.M.S. کا امتحان پاس
کرکے پونہ یونیورسٹی سے ڈاکٹری کی
ڈگری حاصل کی ہے اور دوسرے
صاحبزادے مبین جس نے امسال
دارالعلوم شرپوردھن سے عالمیت کی
سند حاصل کی ہے۔ دونوں کی کامیابی
پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔
منجانب، محمد خان حسن خان
نقشِ کوکن

دیشمکھ ہیڈ ماسٹر شیخ اردو ہائی
اسکول تلوجہ۔

عمران محمد سعید ٹولکر

"کوکن کا روشن ستارہ"

ممبئی یونیورسٹی کے ضلع سطح کے کلچرل
پروگرام کھپولی میں منعقد ہوئے جس
میں رائے گڑھ کے سبھی کالجوں نے حِصّہ
لیا تھا جس میں نقشِ کوکن کے اعزازی
نمائندے اور قلم کار جناب محمد سعید
ٹولکر کے فرزند عمران محمد سعید ٹولکر نے
(Mono Acting) میں ضلع
سطح پر اوّل پوزیشن حاصل کی اور اس
کے فائنل راؤنڈ ممبئی یونیورسٹی چرچ گیٹ
میں منعقد ہوئے جس میں رائے گڑھ
رتناگیری، سندھو درگ، تھانہ اور
ممبئی کے سبھی کالجوں نے حِصّہ لیا تھا
جس میں انھیں Conclusion Prize
سے نوازا گیا۔ یہ اُن کی لگاتار دوسال میں
چوتھی کامیابی ہے۔ گئے سال انھوں نے
ضلع سطح پر اوّل پوزیشن اور ابھی
اس سال بھی ۱۹۹۸ء میں بھی اوّل
پوزیشن حاصل کی اور فخر کی بات یہ ہے
کہ ریاستی سطح پر بھی انہیں Conclusion
Prize سے نوازا گیا۔
کالج کے الیکشن میں یہ
Cultural Tepresentive
چُن کر آئے۔ انہیں کالج کا اہم فرد
مانا جاتا ہے۔ یہ ہم مسلم اسٹوڈنٹ کے
لئے فخر کی بات ہے۔ اسی کے ساتھ
اسٹوڈنٹ اسلامک آرگنائزیشن
(S.I.O) کا کیمپ مئی میں مہابلیشور
میں منعقد ہوا جس میں تھانہ رائے
گڑھ اور رتناگیری کے اسٹوڈنٹ نے
حِصّہ لیا تھا جس میں کلچرل پروگرام میں
اوّل پوزیشن حاصل کی اور اس سے
بڑھ کر بات یہ ہے کہ انھوں نے اسلامی
لٹریچر میں تیسری پوزیشن حاصل کی،
اور Man of the S.I.O.
کا خطاب بھی حاصل کیا۔ یہ ہم سب
لوگوں کے لئے فخر کی بات ہے۔ اسی
لئے ہم دوست واحباب انھیں
دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور
ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں

مُرسلہ:
مشتاق احمد انصاری گوریگاؤں
(رائے گڑھ)
اکتوبر ۹۸ء

کھیڈ تعلقہ ادھیاپک سنگھٹنا کا انتخاب نو

کھیڈ (رتناگیری) ۲۶ جولائی ۹۸ء کو نو بھارت ہائی اسکول بھرنے میں کھیڈ تعلقہ ادھیاپک سنگھٹنا کا سالانہ عام اجلاس جناب عبدالمنان شیخ (آدرش ہائی اسکول کرجی) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی شروعات کے بعد سکریٹری جناب مودی سر (مقدم ہائی اسکول کھیڈ) نے تمام حاضرین کا استقبال کیا اور دو سالہ کارکردگی کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اس کے بعد دو سال کے لئے درج ذیل نئے ممبران کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱۔ صدر۔ غلام حسین قادری۔ (شیو ہائی اسکول)

۲۔ نائب صدر۔ صادق باسٹرے۔ (فردوس ہائی اسکول)

۳۔ نائب صدر۔ عبدالرؤف خطیب (سونس ہائی اسکول)

۴۔ سیکریٹری۔ یشونت گاوڑے۔ (خوتی ہائی اسکول)

۵۔ نائب سیکریٹری۔ دشوناتھ جھاڑے (بھرنے ہائی اسکول)

۶۔ مالیاتی نگراں۔ رفیق ابراہیم پرکار (کرجی ہائی اسکول)

۷۔ پس ماندہ نمائندہ۔ کنسے سر (کھوپی نقش کوکن ہائی اسکول)

۸۔ خاتون نمائندہ۔ آپٹے میڈم (بھرنے ہائی اسکول)

۹۔ ضلع نمائندہ۔ بی۔ کے۔ کالے۔ (انس پورے ہائی اسکول)

۱۰۔ بیٹ سربراہ۔ سروسے سر (ٹرڈ ٹپال ہائی اسکول)

۱۱۔ مشیر۔ چوہان سر، اگرے سر، ریدلے سر۔

آخر میں صدر جلسہ نے تنظیم زیادہ سے زیادہ مضبوط بنے اور ہمیشہ اساتذہ کے مسائل کے ساتھ ساتھ تعلیمی سرگرمیوں میں بھی آگے رہنے کی تلقین کی۔ شکریہ کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مراسلہ نگار: (رفیق ابراہیم پرکار)

سارنگ میں بچوں کو انعامات

جماعت المسلمین سارنگ ممبئی کی طرف سے سارنگ اردو اسکول کے بچوں کو انعامات۔

بروز سنیچر مورخہ ۲۹ ماہ اگست ۹۸ء کو ممبئی جماعت المسلمین سارنگ گاؤں کے صدر عثمان مقدم کے دستِ مبارک سے بند لفافے تقسیم کئے گئے آنے والے مہمانوں کا معلمہ رقیہ مقدم و معلم عرفان قاضی نے گل دے کر خیر مقدم کیا اسکول کے اساتذہ کو بھی جماعت المسلمین ممبئی سارنگ نے گھڑی دے کر نوازا۔ تینوں اساتذہ تہہ دل سے شکرگذار ہیں جو ہیڈ جناب نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا، اور اس جلسے میں اختتام ہوا۔

مُرول میں جلسہ تقسیم انعامات

۹ اگست ۹۸ء کو رحمانی فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی رہنمائی میں بعد نماز مغرب جلسہ تقسیم انعامات مفت یونیفارم کی تقسیم نمبر ۳ مرول میونسپل اسکول میں اردو کی مُفت کوچنگ کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ جس میں مرول میونسپل اردو اسکول کے ہیڈ ماسٹر سید ستار علی، معلمہ شہناز شاہ محمد، فائیو اسٹار کیبل نیٹ ورک کے پارٹنر جناب ماجد صدیقی، ویر عبدالحمید میموریل یوتھ ایسوسی ایشن کے صدر فاروق قاضی سیکریٹری سید اعظم و دیگر اساتذہ کرام حضرات نے شرکت فرمائی۔ مہمانوں کا تعارف جنرل سیکریٹری مرول بیت المال ویلفیئر سنٹر جناب عبدالمطلب شیخ بھکین نے کیا۔ بعد از جناب سید ستار علی اور معلمہ شہناز شاہ محمد صاحبہ نے مرول میونسپل اردو اسکول کے طلبہ و طالبات کے درمیان اسلامی و جنرل نالج کو مقرر پیش کیا۔ صدر محمد

حنیف سورھیا اور امیر الدین سولکر کے ہاتھوں مفت یونیفارم کی تقسیم عمل میں آئی۔

اسلامی و جنرل نالج کوئز میں اوّل، دوم اور سوم مقام پانے والوں کو نیز حصّہ لینے والوں کو مہمانوں کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔

مزید سید سلیمان صدیقی کو جرنلزم کورس بمبئی یونیورسٹی میں دوم مقام حاصل کرنے پر انعام دے کر عزت افزائی کی گئی۔ نوٹ (اردو کی مُفت کوچنگ کلاس جماعت چہارم، پنجم، اور ہفتم کے ساتھ اسکالرشپ امتحان کی تیاری کی غرض سے قائم کی گئی۔

شبیر شیخ

فقط سیکریٹری مرول بیت المال ویلفیئر سینٹر۔

قیام گاہ برائے معمّرین

چیف منسٹر منوہر جوشی نے بزرگوں کے لئے چندرا پور میں ہوسٹل کا افتتاح کیا جہاں ۶۵ سال کے اوپر عمر کے لوگوں کے رہنے سہنے کا انتظام ہے اس طرح کے اور ۲۸ ہوسٹل مہاراشٹر میں کھولے جائیں گے۔ ہمارے قوم کے لئے بھی اس طرح کے ایک دو ہوسٹل کا ہونا ضروری ہے۔ اس پر توجہ دیں۔

نقش کوکن

مراسلہ نگار، محمود دولگے، ممبئی / جگاؤں

مُسرت بانو شیخ ۔

مُسرّت بانو شیخ کو اعزاز

ممبئی میونسپل کارپوریشن کی ٹرینڈ ٹیچر محترمہ مسرت بانو ابراہیم شیخ کو امسال میئر آف ممبئی کی جانب سے مثالی معلمہ کا اعزاز عطا ہوا ہے، آپ نہ صرف اچھی معلّمہ ہیں بلکہ بچّوں کی ادیبہ بھی ہیں۔ بچّوں کے لئے آپ نے کئی کہانیاں اور ڈرامے لکھے ہیں۔ ڈراموں کی ایک کتاب "ہم سب ایک رہیں گے" شائع کی ہے ۱۲ ستمبر ۹۸ء کو NKTF نے آپ کے اعزاز میں ایک تہنیتی جلسہ منعقد کیا تھا جس کی صدارت انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر جناب غلام محمد یٰسین امام صاحب نے فرمائی، کوکن کی ممتاز شخصیتوں کی موجودگی میں آپ کو اعزاز دیا گیا۔

انجم عبّاسی کو اعزاز

ممبئی میونسپل کارپوریشن نے امسال میئر ایوارڈ کے لئے جن مثالی مدرسین کو چُنا ان میں ایم پی مارگ میونسپل اردو اسکول کرلا ممبئی کے صدر مدرس جناب انجم عباسی بھی شامل ہیں۔ انجم عباسی صاحب کو مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈیمی نے اردو مراٹھی زبان و ادب پر کام کرنے کے اعتراف میں سیتو مادھوراؤ پگڑی سمان سے بھی سمانت کیا ہے۔

انجم صاحب شاعر بھی ہیں اور ادیب بھی آپ کی چھ کتابیں کوکن کے سپوت اوّل اور حصہ دوم، کوکن کے افسانے، لہو کے چراغ، پچھلے موسم کی ہوائیں اور پردیس ہمارا دیس منصّۂ شہود پر آئی ہیں۔ آپ کوکن رائٹرز گلڈ کے ممبئی حلقہ کے سیکریٹری ہیں اور اس ادارہ کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والے سہ ماہی رسالہ "ترسیل" کے

اکتوبر ۹۸ء

معاون مدیر ہیں۔ ماہنامہ نقشِ کوکن سے آپ کے دیرینہ تعلقات ہیں جہاں آپ کی تخلیقات نہ صرف شائع ہوتی رہتی ہیں بلکہ نقشِ کوکن کے نوک پلک سنوارنے والوں میں آپ کا بلند مقام رہا ہے۔ انجم عباسی صاحب کے متذکرہ بالا اعزاز پانے کی خوشی میں نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے ۱۳ ستمبر ۹۸ء بروز اتوار جناب غلام محمد پیش امام صاحب کی صدارت میں ایک تہنیتی جلسہ منعقد کیا تھا۔ جس میں کوکن کی مسلم برادری کی ممتاز شخصیتیں شریک تھیں۔

اندرے نے پیش کی۔ کتاب کا تبصرہ یونس اگاسکر صاحب نے لکھا تھا یہ کتاب اپنی طرز کی ایک نادر کتاب ہے کیونکہ اس میں ایک عام آدمی کے سچّے جذبات اور احساسات کا اظہار کیا گیا ہے اس موقع پر جناب علی ایم شمسی نے صفیہ انکولی اور ایڈوکیٹ انکولکر سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کیا۔ کتاب کے اقتباسات سُنانے سے پہلے محترمہ عظمیٰ ناہید نے صفیہ صاحبہ کو اس کے نام "سوئے حرم" پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ انجام کار ہر شخص کو اللہ کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے۔

اپنی سحرالبیانی سے سامعین کو پورے وقت تک کے لئے جکڑے ہوئے رکھا۔ گاؤں کے معزز ڈاکٹر اور دیگر شرفاء نے شرکت کی اور جلسے کی کارروائی سے متاثر ہوکر نقد انعامات پیش کئے۔ خطبۂ صدارت کے بعد صدر مدرس جناب شمس القمر ھاشمی صاحب نے حاضرین اور مدعوئین کا شکریہ ادا کیا اور نتائج کا اعلان کرتے ہوئے طلباء وطالبات کو مبارک باد پیش کی۔ مدرس مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، کرڈی۔

سُوئے حرم کے اجراء کی تقریب

تین گولڈ میڈلسٹ ایجوکیشنلسٹ علم وادب کی دلدادہ خواتین کی تنظیم "سفینہ" کی صدر محترمہ صفیہ انکولوی کی کتاب "سوئے حرم" کا اجراء ۲۲ اگست کی شام کو انجمن اسلام اکبر پیربھائی ہال میں ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب کے ہاتھوں ہوا۔ پروگرام کا افتتاح قاری عبدالخالق کی قرأت سے ہوا جبکہ سیماب (بھیونڈی) نے قاری طیّب صاحب کی نعت پاک نبیٔ اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو" پڑھ کر سامعین کو مسحور کر دیا۔ حمد شریف محترمہ ریحانہ نقشِ کوکن

کرڈی میں کوئز کونٹیسٹ

تقریب یوم اساتذہ کی کرڈی کے طور پر بروز جمعہ ۴ ستمبر کو نوجوان ڈاکٹر جناب انصار جُوے صاحب کی صدارت میں مختلف النوع، کوئز کونٹیسٹ منعقد کیا گیا ہشتم تا دہم جماعت کے دو طلبہ اور دو طالبات پر مشتمل، کل ۱۲ طلبہ نے مقابلے میں حصہ لیا، اردو، مراٹھی، انگریزی، سائنس حساب، سماجی علوم اور عام معلومات پر مبنی سیکڑوں سوالاتی کارڈس کے ذریعے لگ بھگ ڈھائی گھنٹے سرگرمی چلتی رہی اور حاصل نمبرات کے ذریعے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ معاون مدرس جناب سراج احمد مومن صاحب نے

شادیوں کے رجسٹرڈ کا قانون۔

ہمارے شہر کے قبرستان میں کارکن ۲۴ گھنٹے میں ہونے والی تمام میتوں کے نام اور پتے لکھ لیتا ہے پھر میونسپلٹی میں یہی رجسٹر جاتا ہے اور میونسپل کونسل کا کارکن اپنے رجسٹر میں تمام نام اُتار لیتا ہے اسی طرح اگر حکومت مہاراشٹر چاہتی تھی کہ شادیوں کو رجسٹر کرے تو آسان طریقہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے قاضی اور مساجد کے اماموں کے رجسٹروں کو رجسٹرار آفس میں منگواکر نام وغیرہ اپنے رجسٹر میں درج کرلے اگر کوئی فیس رجسٹر کی سرکار لینا چاہتی

ہے تو انہیں قاضیوں کے اور مسجد کے اماموں کے ذریعے بآسانی وصول کر سکتی ہے اس کی بجائے مہاراشٹر سرکار نے ایک غلط طریقہ اپنایا ہے کہ رجسٹرار آفس میں دولہا دولہن وکیل اور گواہ حاضر ہوں اور وہاں جاکر اپنی شادی کو رجسٹرڈ کروائیں۔ یہ ایک دشواری کھڑا کرنے والا قانون ہے کیونکہ کبھی کبھی شہر میں ایک ہی دن میں کئی سو نکاح ہوتے ہیں تو اتنی بڑی تعداد ایک ہی دن میں رجسٹرار آفس میں کس طرح اپنے شادی بیاہ کو رجسٹر کروا سکتی ہے؟ مہاراشٹر سرکار عقل کے ناخن لے اور ایسی راہ منتخب کرے کہ قاضیوں اور مسجدوں کے اماموں کے رجسٹر سے ہی بآسانی اپنے سرکاری رجسٹروں میں نام اُتارلے اور برائے نام کوئی فیس لینا چاہے تو انہیں اماموں قاضیوں کی معرفت وصول کرسکتی ہے۔

رسم پرچم کشائی

مورخہ ۱۵ اگست ۹۸ء کی صبح ٹھیک ۸ بجے یوم آزادی کے سلسلے میں رائے گڑھ ضلع پریشد کے دفتر میں ضلع پریشد کے صدر عبدالستار حاجی اسماعیل انتولے صاحب کے دست مبارک سے نہایت ہی حسن وخوبی کے ساتھ پرچم کشائی کی رسم عمل میں آئی۔

مرسلہ: توکل بھارتی

مظہر احمد خان

مظہر احمد خان کی ہیٹرک بہترین صحافی ایوارڈ

ڈگرس۔ نوجوان صحافی، ادیب اور سماجی خدمت گار جناب مظہر احمد خان مظہر نے لگاتار تین مرتبہ بیسٹ جرنلسٹ ایوارڈ (بہترین صحافی ایوارڈ) جیت کر ہیٹرک بنائی ہے جوکہ اپنے آپ میں ایک نیا ریکارڈ ہے۔ جناب مظہر احمد خان جو مقامی، انجمن اردو ہائی اسکول میں معاون مدرس ہیں۔ ناگپور سے شائع ہونے والے انگریزی اخبار "دہتواد" "The Hitwada" کے پچھلے آٹھ دس برسوں سے صحافی کے فرائض بخوبی انجام دے رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہیں حال ہی میں ڈگرس تعلقہ پریس کلب کی اب تک کی تاریخ میں جناب مظہر احمد خان کو سب سے کم عمر (صرف ۲۸ سال) سیکریٹری ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہوگیا ہے۔ جناب مظہر احمد خان اس کے علاوہ مقامی منشی پریم چند اردو لائبریری کے سیکریٹری مولانا آزاد وچار منچ کے امراؤتی، بلاک پبلسٹی صیف، محمد رفیع فینس ایسوسی ایشن کے صدر بھرشٹا چار نرمولن سمیتی، ریشنل فورم ویلفیئر کلب، انجمن کرمچاری پت سنستھا وغیرہ کے سرگرم رکن بھی ہیں۔

جناب مظہر احمد خان جو انجمن اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج ڈگرس کے پرنسپل رحمٰن خان صاحب کے بڑے صاحبزادے بھی ہیں۔ ۱۹۹۵ء ۱۹۹۶ء اور ابھی ۱۹۹۷ء کے ایوارڈ لگاتار جیت چکے ہیں۔ ان کی اس مایہ ناز کامیابی پر مولانا آزاد وچار منچ کے مہاراشٹر صدر جناب سید اعجاز الدین، جین سماج سنگھٹنا کے ودربھ سیکریٹری گنیش مل بورا، ڈگرس پریس کلب کے صدر پرکاش سانگھرے، ویلفیئر سوسائٹی کے صدر ایوب علی ملنس، مسلم گولی وکاس سوسائٹی کے صدر پی۔ پی پیووالے اور دیگر حضرات نے مبارکباد پیش کی ہے۔

کوکن ٹور کارپوریشن کے آفس کا افتتاح

الحمدللہ بفضلِ تعالیٰ پچھلے دس سالوں سے زائرین حج کی بے لوث، طریقہ سے خدمت انجام دینے والا ادارہ کوکن ٹور کارپوریشن جوکہ عمرہ اور حج ٹور منظم کرتا ہے۔ کوکن اور اطراف کا ایک ایسا ٹور ہے جوکہ زائرین حج اور عمرہ ٹور کے لئے ایک بہترین نمونہ ثابت ہوچکا ہے۔

ضلع تھانہ، رائے گڑھ، رتناگیری سندھو درگ کے علاوہ بمبئی حلقہ مہاراشٹر اور ملک کے کئی شہروں کے زائرینِ حج نے مکمل حج ادا کیا ہے اور عمرہ سے بھی سرفراز ہوئے ہیں۔ اس ادارے کے روحِ رواں الحاج اسلم مثال اور آصف مثال نے اپنی خدمات سے عازمینِ حج کی پُرخلوص خدمت انجام دی ہے اور ان کی نگرانی میں حج وعمرہ کے پورے ارکان ادا کرواتے ہیں، کیونکہ الحاج اسلم مثال گریجویٹ ہیں اور کئی زبانوں پر انہیں عبور بھی حاصل ہے۔ اُردو ہندی مراٹھی گجراتی عربی اور انگریزی زبان سے واقفیت رکھتے ہیں جس کی وجہ سے حج وعمرہ ادا کرنے والوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور حاجیوں کو کافی سہولت سے اپنے فرائض ادا کرنے میں آسانی ہوتی ہے اسی وجہ سے ہر سال ان کے حاجیوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ ان کے آفس کا افتتاح جمعہ کے دن بعد نماز عصر مولانا عبدالسلام تلبیائی صاحب صدر مدرسہ حسینیہ شری وردھن کی دعا سے ہوا۔ مہمانوں کی فواکہات اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں جنرل نالج کا شاندار مقابلہ

یوم آزادی کے موقع پر پرچم کشائی کے بعد اسکول کے وسیع وعریض ہال میں جماعت نہم اور دہم کے طلباء اور طالبات کے درمیان جنرل نالج کا مقابلہ منعقد کیا گیا۔ یہ مقابلہ چار گروپ میں لیا گیا۔ ہر گروپ میں دو دو طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ مقابلے کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ تلاوت شاداب شریف فضلانی نے فرمائی اسکول کے صدر مدرس جناب مغل اقبال اختر صاحب اس پروگرام کے میر کارواں تھے۔ اسکول کے سُپروائزر جناب الطاف حسین امانت علی نے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ محمد ارض الحق صاحب نے اس پروگرام کو مرتب کیا۔ غلام حسین خان صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اس موقع پر چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے اراکین جلوہ افروز تھے۔ محترم جناب طاہر شگے صاحب اور جناب حاجی احمد خطیب صاحب کے ہاتھوں مقابلے میں اوّل آنے والے طلباء ندیم انصار پٹیل اور ثاقب دلوی کو انعامات سے نوازا گیا رحمت خان کے اظہارِ تشکر کے بعد مقابلہ باتزک واحتشام اختتام پذیر ہوا۔

ایکٹ بابی ڈراموں کی اشاعت

آل انڈیا ریڈیو رتناگیری (شعبہ اردو) کے ممتاز ومقبول اناؤنسر اور مستری ہائی اسکول رتناگیری کے ہردلعزیز ٹیچر سراج خان صاحب نے سنگل ایکٹ والے تین ڈرامے لکھے اور انہیں ہائی اسکولوں کی سطح پر ہونے والے مقابلوں میں رتناگیری، چپلون، پونہ، اور بمبئی جیسے شہروں میں پوری کامیابی کے ساتھ اسٹیج کرکے بے پناہ داد و تحسین اور اوّلین ایوارڈ حاصل کئے دوسرے اخبارات کے علاوہ ماہنامہ "نقشِ کوکن" نے بھی انہیں خوب سراہا

ہے۔ اب ان ڈراموں کو کتابی شکل دینے کا ارادہ کیا گیا ہے۔

فیضان اسماعیل مصری کو مبارکباد

رائے گڈھ ضلع پریشد اردو اسکول مجگاؤں مروڈ کے فعال معاون معلم اسمٰعیل محمد مصری کے صاحبزادے فیضان اسمٰعیل مصری جو انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچرل ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف سائنس میں زیر تعلیم ہے حکومت مہاراشٹر کی جانب سے لی گئی ھائی اسکول اسکالرشپ امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے یہ طالب علم ذہین اور ہونہار ہے۔ ہم اسے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ کرے علم و ہنر اور زیادہ۔

مرسلہ

سیف اللہ سیف
مجگاؤں مروڈ۔

قافیہ قیوم پٹھان کو مبارکباد

رائے گڈھ ضلع پریشد اردو اسکول مجگاؤں مروڈ کی طالبہ قافیہ قیوم پٹھان جو انجمن اسلام اردو ہائی اسکول تیج کروشی ناد گاؤں میں زیر تعلیم ہے جس نے حکومت مہاراشٹر کی جانب سے لی گئی ہائی اسکول اسکالرشپ امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے جس کے لئے رائے گڈھ ضلع پریشد کی فعال معاون معلمہ رضوانہ حسن کلاب نے رہبری کی۔

اللہ کرے زورِ ترقی ہو زیادہ۔

مرسلہ: سیف اللہ سیف
مجگاؤں مروڈ۔

ادارہ سُنّی سرکل تھانہ کی آڈیٹ رپورٹ

ادارہ سُنّی سرکل رالوڑی تھانہ (رجسٹر نمبر F37) جس کی نظامت میں دارالعلوم اہلسنّت محبوب یزدانی بھی جاری ہے۔ اس کا حساب برائے ۱۹۹۷ء تشری ایم ڈی موریلے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ تھانہ کے ذریعہ آڈیٹ کروایا گیا۔ اسکی منظوری مجلس عاملہ اور خصوصی جنرل باڈی میٹنگ نے ۱۵ اگست ۱۹۹۸ء کو دی۔

عبدالمجید شیخ جنرل سیکریٹری

انجمن اسلام طیبّ جی میں کامیاب پروگرام

۱۶ ستمبر کو انجمن اسلام پرائمری سیکشن کی ہیڈ مسز نازنین شیخ نے ویلیو ایجوکیشن سے منسلک بہت ہی شاندار پروگرام کروایا۔ بچیوں نے بہت ہی خوبصورت انداز میں پروگرام پیش کیا اور مہمان خصوصی، ذکیہ خطیب مس حکیم سلمہ لوکھنڈوالا نے بہت ہی اچھے انداز میں والدین کو اسلام کے اور باہر کی چیزوں کے نقصانات کے بارے میں بہت ہی جوشیلی تقریر کی اور صفائی اور دینی تعلیم میں چُنے جانے والی لڑکیوں کے والدین کو خصوصی طور پر انعامات دیئے گئے اس موقع پر انجمن اسلام طیبّ جی کی پرنسپل نجمہ صاحبہ نے بھی والدین سے بہترین انداز میں خطاب کیا۔ قمرالنساء

رپورٹر نقشِ کوکن، بمبئی ۱

اعلان برائے ممبر ڈکشنری

اقبال ایجوکیشنل سوسائٹی، ساکوے راجاپور اور ساکوے جماعت المسلمین کے ممبران توجہ فرمائیں۔ آپ جہاں بھی ہوں آپ سے گذارش ہے کہ اپنے مستقل اور عارضی پتے مندرجہ ذیل

پتے پر روانہ کریں۔ تمام ممبران کے
پتے ایک "ممبر ڈکشنری" کے مرتب کرنے
میں مدد کریں گے جس کو آپ سب حاصل
کر سکتے ہیں۔ (۱)

(۱) ڈاکٹر سکندر جلال الدین قاضی۔
رابطہ 5353520 فون۔
یا ڈاکٹر علیم الدین قاضی۔ جنرل سیکریٹری
اقبال ایجوکیشنل سوسائٹی ممبئی۔
(۲) طالب علی قاضی۔ ساگوے۔ تعلقہ راجا
پور۔ ضلع رتناگیری، جنرل سکریٹری جماعت
المسلمین ساگوے"۔ راجاپور۔

کوکنی باشندوں کی مذہبی رواداری۔

خطۂ کوکن میں ہندو مسلمانوں کے
اتحاد اور باہمی زندگی گزارنے کی ایک
مضبوط روایت زمانۂ قدیم سے موجود تھی
جسے گذشتہ دس بیس برسوں میں ایک
فرقہ پرست سیاسی پارٹی نے اپنے گمراہ
کن پرچار اور کمینہ خصلتوں سے داغدار
کر دیا تھا مگر اب بھی گاہے گاہے ایسے
مظاہرے دیکھنے میں آتے ہیں جن سے
یہ امید بندھتی ہے اب بھی اس علاقے میں
مذہبی رواداری زندہ ہے۔ دلوں میں
خلوص اور آپسی میل ملاپ کی روایت
زندہ ہے۔ ۷ اگست ۹۸ء کو راکھی کا
تہوار تھا۔ اس موقع پر بہنیں اپنے بھائیوں
کو راکھی باندھتی ہیں اور وہ انکی محافظت
کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بہن راکھی باندھتی
ہے تو بھائی اسے ساڑی چولی اور مٹھائیوں
کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ ظفر ڈاورے چال
امبیت کے دس کمروں میں سے ایک کمرہ
آتمارام سابلے کا ہے۔ سال گذشتہ اس
نوجوان کی شادی ہوئی اور جب سے سابق مسلمانوں
سے بھری چال میں اکیلا ہندو ہے جو نہایت
بےفکری سے اپنی لاندگی کر رہا ہے۔ سبھی
مسلم پڑوسی اس کے ساتھ خلوص و محبت
سے پیش آتے ہیں۔ راکھی کے موقع پر مسلم
بچیاں اسے راکھی باندھتی ہیں اور وہ بڑا
خوش ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے بیچ رہ کر بھی
بڑی خوش اطواری سے اپنی پوجا پاٹھ کرتا
ہے اور سب کے ساتھ اسے اپنائیت
محسوس ہوتی ہے۔

خطۂ کوکن میں مسلمانوں کی مذہبی
رواداری کے بے شمار واقعات ہوتے
رہتے ہیں اسی طرح ہندوؤں کی بھائی
چارگی کے بھی بہت سے واقعات موجود
ہیں۔ اس زہریلے ماحول میں ضروری ہے
کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات
بھائی چارگی اور مذہبی رواداری کے مظاہروں
کو روشنی میں لایا جائے تاکہ غلط فہمیوں
کا ازالہ اور نفرت و تعصب کا پردہ
چاک ہو سکے۔ جسٹس شری کرشنا نے اپنی
بے لاگ اور دوٹوک رپورٹ میں ایک
جگہ لکھا ہے کہ عام ہندو اور مسلمان
ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہیں ہمیں
چاہئے کہ ہم اپنے علاقوں کو قومی یکجہتی
اور اخوت و محبت کی تصویروں کو فراغ
کرتے جائیں تاکہ فرقہ پرستی کا زہر کم ہو۔
(عبدالرحیم نشتر)

جامعہ حسینیہ شری وردھن ایک ممتاز دینی درسگاہ۔

جامعہ حسینیہ شری وردھن نہ صرف
ضلع رائے گڑھ بلکہ خطۂ کوکن کی ایک
ممتاز دمعروف دینی درسگاہ ہے جہاں
قصبات کے علاوہ ممبئی اور رتناگیری ضلع
کے متعدد طلبہ درجۂ حفظ و شعبۂ دینیات
میں زیر تعلیم ہیں۔ مولانا امان اللہ بروڈ
صاحب کی مربیانہ سرپرستی اور زیر نگرانی
یہ دینی درسگاہ سال بہ سال ترقی اور
عز و وقار سے ہمکنار ہو رہی ہے ہر سال
کتنے ہی حفاظ اور علمائے کرام فارغ
التحصیل ہو کر علاقائی دینی ضرورتوں
کی تکمیل کر رہے ہیں۔ مولانا امان اللہ
صاحب شب و روز جامعہ کی ترقی اور
بہتری کے لئے ہمہ تن مصروف اور
فکر مند رہتے ہیں۔ عمارت، اساتذہ کرام
طلبہ اور انتظامی عملے کے تمام امور کی
نگہداشت اور مخلصانہ تکمیل میں
موصوف ہمیشہ سرگرم رہتے ہیں لیکن

کسرِ نفسی، ایثار اور خدمت قوم کا ایسا صالح جذبہ ہے کہ وہ انفرادی مساعی جمیلہ پر ہمیشہ اجتماعی رفاقت و مشاورت کو ترجیح دیتے ہیں اور پوری مجلس منتظمہ کی مشترکہ مخلصانہ کاوشوں کو جامعہ حسینیہ شریوردھن کی ترقی و کامیابی سے تعبیر کرتے ہیں۔ ۹، اگست ۹۸ء کو جامعہ میں سرپرستوں اور والدین کا ایک مشاورتی اجلاس طلب کر کے اُن سے اُنہیں اور طلبہ کو درپیش مسائل اور انکے حل دریافت کئے گئے والدین اور سرپرستوں کی طرف سے درج ذیل تجاویز موصول ہوئیں۔

۱۔ طلبہ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے۔ اکثر ایسے بچے جو دنیوی تعلیم میں نہیں چل پاتے انہیں کو مدرسے میں داخل کر دیا جاتا ہے اور وہ بعض اوقات ناگفتہ بہ صورت حال یا مسائل پیدا کر دیتے ہیں، اس لئے ہوسٹل میں دو نگراں رکھے جائیں جو بارعب اور دبنگ ہوں۔

۲۔ طلبہ کو جیب خرچ کے نام پر ضرورت سے زائد رقم نہ دی جائے تاکہ وہ مارکٹنگ ہوٹل بازی اور بلا ضرورت فون کرنے سے محفوظ رہیں۔

۳۔ طلبہ کو بلا ضرورت بازار جانے شاپنگ کرنے ادھر اُدھر یا گھروں پر جانے کی نقشِ کوکن اجازت نہ دی جائے۔ اس کے علاوہ اور بھی معقول تجاویز آئیں جن پر مولانا امان اللہ اور اراکینِ مجلس نے غور و خوض کر کے لائحہ عمل تیار کرنے کا وعدہ کیا۔

(عبد الرحیم نشتر)

سلمان ماہی صاحب کو

مہاراشٹر اُردو اکادیمی کا انعام

مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکادیمی نے صحافت کا پہلا انعام ہفتہ وار "فوزان" کے مدیر سلمان ماہی صاحب کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ صحافت کے اس ایوارڈ کو معروف صحافی ڈاکٹر ظ انصاری (مرحوم) کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔

سلمان ماہی صاحب کی صحافتی زندگی کا آغاز ۱۹۶۱ء میں روزنامہ انقلاب کے نامہ نگار کی حیثیت سے ہوا، بعد روزنامہ اردو ٹائمز اور روزنامہ قومی آواز میں سب ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۸۲ء میں قومی آواز کے بند ہونے پر یکم مئی ۸۳ء کو فوزان جاری کیا جو اس وقت اپنی صحافتی زندگی کے پندرہ سال مکمل کر کے ۱۶ ویں سال میں قدم رکھ چکا ہے۔ فوزان میں بارہ سال کے دوران لکھے گئے منتخب اداریوں کا مجموعہ "سمت سفر" کے نام سے مئی ۹۵ء میں شائع ہوا ہے۔

کھپولی میں بین الاقوامی

مہم دن:

کھپولی میونسپل کونسل اُردو سیکنڈری اسکول میں مورخہ ۸، ستمبر ۹۸ء کے دن۔ سابقہ میونسپل کونسلر جناب محمد بھائی دودوکے کی قیادت میں اسکول کے طلبہ و طالبات نے بین الاقوامی خواندگی مہم دن کے تحت علمی بیداری کی غرض سے ایک شاندار ریلی نکالی۔ میدان میں جا کر ریلی جلسے میں تبدیل ہو گئی۔ پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب روشن خان سرور خان صاحب اور سیکنڈری اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اقبال حسین ہٹوبکر صاحب نے تقریر کی۔ جناب یوسف مُلّا نے نظامت فرمائی۔ جلسے کے اختتام پر جناب ابدال سلام ہیرولی سر نے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

ہوشیار!
"نقشِ کوکن کے بہی خواہوں کیلئے اِطلاع"

الحمدللہ! ماہنامہ "نقشِ کوکن" ان دنوں اس قدر مقبول ہو چکا ہے کہ مُلک ہی نہیں غیر ممالک جہاں بھی کوکنی برادری کے لوگ آباد ہیں۔ لوگ اس کے خریدار بن رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا بھر سے اس میں بغرض اشاعت خبریں بھی موصول ہو رہی ہیں۔

ہمیں وہ دن بھی یاد ہے جب ہم لوگوں سے اپنے علاقے کی معلومات، واقعات، سانحات اور تقریبات کی خبریں بغرض اشاعت بھیجنے کی درخواست کرتے تھے مگر لوگ اس پر بہت کم توجہ دیتے تھے اور آج یہ عالم ہے کہ ایک چھوٹی سی خبر کی اشاعت کے لئے لوگ رقم پیش کرتے ہیں۔

حالانکہ "نقشِ کوکن" میں چھپنے والی کسی بھی خبر کی اشاعت کے لئے کوئی چارج نہیں لیا جاتا۔ ہاں شادی بیاہ کی خبریں بغرض اشاعت لوگ دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ادارے کے لئے عطیہ پیش کرتے ہیں تب اس کو بصد شکریہ قبول کیا جاتا ہے۔ نیز تصویروں کی اشاعت کے لئے ہمیں (POSSETIVE FILM) پوزیٹو فلم بنانی پڑتی ہے۔

لہٰذا اس فلم سازی کے چارج کے طور پر PASSPORT SIZE یا پاسپورٹ سائز فوٹو اور گروپ فوٹوز (GROUP PHOTOS) کے لئے ضروری رقم طلب کرتے ہیں مگر ایسی موصول شدہ رقوم کی دفتر سے رسید دی جاتی ہے۔

ہمیں پتہ چلا ہے کہ چند نام نہاد نامہ نگار اپنے حلقہ کی خبر کی اشاعت کے لئے لوگوں سے رقم طلب کرتے ہیں اور اس خبر کو فری مراسلہ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ اس طرح رقم ان کی جیب میں رہ جاتی ہے اس طرح تصویروں کی اشاعت کے لئے لوگوں سے روپے وصول کر کے موصولہ خبر کے ساتھ اپنا خط جوڑ دیتے ہیں۔ جس میں یہ درخواست کی جاتی ہے کہ فلاں فلاں صاحب کی کامیابی قوم کے لئے باعثِ افتخار ہے۔ نیز اس گروپ فوٹو میں شامل شخصیات حلقے میں معروف و مقبول ہیں۔ لہٰذا ان سے رقم کا مطالبہ نہ کیا جائے حالانکہ وہ صاحب رقم تو پہلے ہی وصول کر چکے ہیں بلکہ ایک سادہ کاغذ پر "نقشِ کوکن" کا ربر اسٹامپ لگا کر پارٹی کو کچی رسید دے دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم اپنے قارئین اور "نقشِ کوکن" کے خیر خواہوں کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایسے نامہ نگاروں سے OFFICIAL (آفیشل) "نقشِ کوکن" کی مطبوعہ رسید حاصل کرنے میں کسی قسم کا پس و پیش نہ کریں ــــــــــــــــ (ادارہ)

ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا ایران

کے تعلیمی دورے پر

انجمن اسلام کے صدر اور سابق ریاستی وزیر ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا، ۴ اکتوبر کو ایک ہفتہ کے تعلیمی دورے کے سلسلے میں ایران روانہ ہوگئے۔ انہیں ایران کی وزارت ثقافتی امور اور امام صادق یونیورسٹی نے مدعو کیا۔ مہاراشٹر میں ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کی تعلیمی سماجی اور ثقافتی امور میں دلچسپی اور سرگرمی کے پیش نظر ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے قونصل جنرل ایران نے ایرانی حکومت سے سفارش کی تھی جس کے بعد ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کو دو ہفتے کے دورہ کے لئے مدعو کیا گیا تھا لیکن انہوں نے مصروفیات کے پیش نظر صرف ایک ہفتہ قیام کا فیصلہ کیا ہے جہاں وہ تعلیمی ثقافتی اور سماجی امور پر ایران کے رہنماؤں سے تبادلۂ خیال کریں گے۔

نقش کوکن

توقیر اثر ستّار کو استقبالیہ

ابھرتے ہوئے کرکٹر توقیر اثر ستّار نے امسال H.S.C. کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی اس خوشی کے موقع پر اندھیری کے بلڈر ایس. کے. پائل نے سینٹور ہوٹل جوہو میں توقیر کے لئے استقبالیہ کا اہتمام کیا تھا۔ ان کی کامیابی کا خاص کر رشتے داروں اور دوستوں میں چرچا اس لئے ہے کہ امتحان سے کچھ دن پہلے ہی انہوں نے ۱۷ سال سے کم عمر کے کرکٹ کھلاڑیوں کے ساتھ ۲ مہینے کا انگلینڈ ٹور کیا تھا۔ وہاں پر انہوں نے ۱۲ ایک روزہ میچ کھیل کر اپنی ٹیم کو ۸ میچوں سے فتح دلائی تھی۔ ہندوستان واپسی پر انہیں پڑھائی کے لئے (امتحان کی تیاری) میں بہت کم وقت ملا تھا لیکن چینٹا کالج کی ٹیچر رخسانہ نے خصوصی طور پر گھر آکر پوری طرح یکسوئی کے ساتھ توقیر کا کورس مکمل کیا۔

یوم اساتذہ کے موقع پر تعلیمی ریلی

یوم اساتذہ کے موقع پر ممبئی میں مسلم کاؤنسل نے تعلیمی بیداری کی غرض سے ایک شاندار ریلی کا اہتمام کیا تھا جو صبح ۹ بجے مینارہ مسجد محمد علی روڈ سے ممبر پارلیمنٹ جناب غلام محمود بنات والا کی قیادت میں روانہ ہوئی جس میں کئی اسکولوں اور کالجوں کے طلباء نے شرکت کی۔ مستان تالاب پہنچ کر یہ ریلی ایک جلسہ میں تبدیل ہوگئی جہاں اساتذہ اور بچّوں کو انعام و اکرام سے نوازا گیا۔ یہ مسلمانوں میں رونما ہونے والی تبدیلی ہے جو قابل تعریف ہے۔

۴۴ مثالی اساتذہ کو میئر ایوارڈ

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے تحت سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے لئے میونسپل پرائیویٹ ایڈیڈ اور نان ایڈیڈ اسکولوں کے نمایاں تعلیمی خدمات انجام دینے والے ۴۴ اساتذہ کو میئر ایوارڈ دینے کا اعلان کیا گیا۔ ایجوکیشن کمیٹی کی چیئرمین سادھنا مانے نے اخباری نمائندوں کو میئر ایوارڈ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ کل ۴۴ اساتذہ میں مراٹھی میڈیم کے ۱۲ ہندی میڈیم کے ۲، ساؤتھ انڈین اور انگلش میڈیم کے تین میونسپل سیکنڈری اسکول کے تین پرائیویٹ ایڈیڈ اسکولوں کے ۶۔ ان ایڈیڈ اسکولوں کے ۶، میونسپل کارپوریشن کے نابینا اسکول کے ایک اور میونسپل کارپوریشن کی اسکولوں کے اہم مضامین کے تین ٹیچروں کو ایوارڈ دیا گیا۔

جن اردو میونسپل اسکولوں کے اساتذہ کو اس سال میئر ایوارڈ دیا گیا

ان میں انجم عباسی (ہیڈ ماسٹر مورلیشور،
پاٹنکر مارگ میونسپل اردو اسکول نمبر
۲) عطاء اللہ نظر اللہ شیخ (ٹرینڈ ٹیچر۔
مورلیشور پاٹنکر مارگ میونسپل اردو اسکول
نمبر۲) عائشہ عبدالحمید کرنجگی (ہیڈ مسٹریس
راجرشی شاہو مارگ میونسپل اردو اسکول)
مسرت بانو ابراہیم شیخ (کستوربا کراس
روڈ نمبر ۲ میونسپل اردو اسکول) اس کے
علاوہ سیکنڈری اسکول سے ابوسعد
عثمانی (ہیڈ ماسٹر جے آر میونسپل اردو
اسکول۔ امام باڑہ روڈ شامل ہیں۔ ان
ایڈیڈ پرائیویٹ اسکولوں میں مجگاؤں
سینٹ میری انگلش پرائمری اسکول
کی ٹیچر عائشہ اقبال شیخ کو ایوارڈ یافتہ
میں شامل کیا گیا ہے۔ شریمتی سادھنا
مانے نے ایک سوال کے جواب میں بتایا
کہ ۱۹۷۱ء سے یہ ایوارڈ دیا جا رہا ہے۔
یہ ۲۸ واں ایوارڈ ہے۔ اس ایوارڈ میں
ایوارڈ یافتہ ٹیچر کو تین ہزار روپے
نقد، میونسپل کارپوریشن کا مومنٹو، توصیفی
سرٹیفکیٹ اور شال و ناریل دیا جاتا ہے
انہوں نے بتایا کہ جس ٹیچر کی سروس ۱۵
سال سے زائد ہو گئی ہو اور تعلیمی خدمات
اس کی نمایاں ہوں اسے یہ ایوارڈ اس
کے سروس ریکارڈ کو دیکھ کر دیا جاتا ہے
سادھنا مانے نے ایک سوال کے جواب
میں بتایا کہ ہم نے امسال بڑی سختی سے
جانچ کر کے بغیر کسی سفارش کے مستحق اساتذہ
کو ایوارڈ دیا گیا ہے۔

ترنم ابراہیم شیخ کی کامیابی۔

اس سال کی ممبئی میونسپل کارپوریشن
کی مئیر ایوارڈ یافتہ اور مثالی معلمہ محترمہ
مسرت بانو شیخ صاحبہ کی دختر ترنم نے
امسال سینٹ پیٹر ہائی اسکول کاشی
میرا سے ایس ایس سی امتحان میں ۸۵،۳۲
نمبرات کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔

نیویارک سے اُردو مجلّہ "ماہنامہ آواز"

کا اجراء

نیویارک کی جدید اردو تحریک نے
ایک رسالہ ماہنامہ "آواز" جاری کیا ہے
جس کا مقصد شمالی امریکہ اور جنوبی ممالک
میں پیدا ہونے والی نئی نسل کو اردو اور
مشرقی ثقافت سے روشناس کرانا ہے
شاید آپ کو یاد ہو کہ آل انڈیا ریڈیو بھی
ماضی میں "آواز" کے نام سے ایک ماہنامہ
شائع کرتا تھا جس میں آکاش وانی پر پڑھے
گئے مضامین و منظومات شریک
اشاعت ہوتی تھیں۔ افسوس کہ ایک
اچھا پرچہ بند ہو گیا۔

مثالی مدرّس کا اعزاز

پرمود نولکر صاحب نے یہ بھی
اعلان کیا کہ جاری سال سے اردو زبان
کے مثالی مدرّس کو اعزاز دینے کا فیصلہ
کیا گیا ہے اس ایوارڈ کو سرسید احمد
خاں کے نام سے منسوب کیا گیا ہے
جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی
میں مسلمانوں کی بیداری کے لئے تعلیمی
تحریک شروع کی تھی۔ ہر سال ریاست
کے پانچ معلمین اور معلمات کو ایوارڈ
دیا جائے گا جس میں فی کس پانچ ہزار
روپے نقد ہوں گے۔ پرمود نولکر نے
کہا کہ شیوشاہی حکومت کا مقصد
ریاست میں اردو کی فلاح و بہبود
ہے اس لئے ہر تعمیری تجویز پر عمل کرنے
کی کوشش کی جائے گی۔

انجمن اِسلام اُردو ہائی اسکول

ڈی ٹی میں یوم اساتذہ۔

ممبئی انجمن اسلام اردو ہائی اسکول
بوری بندر میں ۴ ستمبر کو یوم اساتذہ
بڑے شاندار طریقے سے منایا گیا۔ اس
دن اساتذہ اور اسکول کے جملہ اراکین

کے فرائض جزوی طور پر چند طالبعلموں نے بحسن وخوبی انجام دیئے اس دوران بچوں نے ڈسپلن کا قابل تحسین مظاہرہ کیا۔

اس موقع پر بچوں کی جانب سے اساتذہ حضرات کی گل پوشی کی گئی اور انعامات سے نوازا گیا۔ گیارہ ٹیچرس حضرات ایک کلرک اور ایک پیون کو جنھوں نے درسی پیشے میں ۲۵ سے زائد سال مکمل کر لئے ہیں ان کی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے انجمن اسلام بوائز بورڈ کے ڈائریکٹر عبدالقادر چوروا ڈ والا کی جانب سے شال پیش کی گئیں۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل محمد علی شیخ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ سینئر ٹیچر عبدالقادر بوٹ والا نے ڈائریکٹر چوروا ڈ والا کو تجویز پیش کی کہ صدر انجمن اسلام ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا سے درخواست کے ساتھ مطالبہ کریں کہ ۲۵ سال مکمل کر لینے والے اساتذہ کو انجمن اسلام انتظامیہ کی جانب سے اعزاز سے نوازا جائے چوروا ڈ والا نے تجویز کی حمایت کرتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ اسے صدر انجمن اسلام تک پہنچا دیں گے۔

یوم اساتذہ

مورخہ ۵ ستمبر ۹۸ء کی صبح ٹھیک ۱۰ بجے رائے گڑھ ضلع پریشد علی باغ کے ناناپاٹل ہال میں ضلع پریشد رائے گڑھ کے نائب صدر سریش گوونڈ کرن صاحب کے زیر صدارت یوم اساتذہ کے سلسلے میں جلسہ منعقد ہوا۔

رائے گڑھ ضلع پریشد کے صدر عبدالستار حاجی اسماعیل انتولے صاحب نے شمع روشن کر کے اردو کے پانچ اور مراٹھی زبان کے گیارہ اساتذہ کرام کی خدمات میں اعزازات تقسیم کرتے ہی ایچ ایس سی اور ایس ایس سی کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی۔ محترمہ ونگور لیکر صاحبہ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ سوریہ کانت کابیلے کے ہدیۂ تشکر کے بعد جلسہ بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ: توکل بھارتی۔

نقش کوکن

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کو مبارکباد

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ ماہر تعلیم، ماہر نفسیات، فخر ملت اور کئی سماجی تعلیمی و ادبی دنیا کی انجمنوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ ہم اراکین وریرعبدالحمید میموریل یوتھ ایسوسی ایشن چمٹ پاڑہ مردل ناکہ کی جانب سے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کو مینٹل ہیلتھ کونسل کے صدر منتخب کئے جانے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اراکین۔ وریرعبدالحمید میموریل یوتھ ایسوسی ایشن (چمٹ پاڑہ مردل ناکہ اندھیری ایسٹ)

ابراہیم باباٹھاکورہائی اسکول میں یوم اساتذہ۔

۵ ستمبر کو ہمارے اسکول میں بڑے دھوم دھام سے یوم اساتذہ منایا گیا اسکول کے انچارج ہیڈ ماسٹر ممتاز احمد خان نے ایک چھوٹی سی تقریب میں استاد کی اہمیت اور منزلت کے ساتھ آزاد ہند کے دوسرے صدر جمہوریہ ڈاکٹر رادھا کرشنن کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ اور اس کا مکمل نظام طلبہ اور طالبات کے ہاتھوں سونپ دیا اور آخر میں غریب طلبا اور طالبات کو اساتذہ کی جانب سے کتابیں اور بیاض تقسیم کی گئیں۔ (ابراہیم باباٹھاکورہائی اسکول ٹھاکورواڑی سندھودرگ)

قاضی ریاض احمد شریوردھنی:

الحمدللہ! اعیان شہر مالیگاؤں کی دعوت پر عالم اسلام کی مایۂ ناز شخصیت ماہر زبان عربی ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب ازہری تشریف لائے۔ موصوف بڑے قابل اور ہونہار عالم دین ہیں۔ علوم

دین کا اچھا مطالعہ ہے اُمید ہے کہ مستقبل میں اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن سے وابستہ رہ کر ایک محترم ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے زیرِ تربیت رہتے ہوئے ان کے جوہر مزید کھلیں گے اور بڑی اسلامی شخصیات کی مصاحبت ان کے تجربات میں بہتر اضافہ کرے گی۔

اصلاح المسلمین سوسائٹی گولڈن نگر مابیگاؤں کے اراکین، مذکور صالح نوجوان سے بہتر مستقبل کی امید کرتے ہیں اور ان کی آمد کو فال نیک تصوّر کرتے ہیں۔ فقط۔ مولانا محمد ادریس عقیل صدر و اراکین۔

وی بی عبدالحمید میموریل یوتھ ایسوسی ایشن کا شاندار جلسہ

ممبئی۔ آج حکومت مہاراشٹر کے اعلیٰ اور ٹیکنیکی شعبۂ تعلیم کے ایک حکمنامہ کے ذریعہ ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی کے الحاق سے انجمن اسلام کو اندھیری ورسوا میں خواتین کے لئے ہوم سائنس کا نیا کالج کھولنے کی اجازت دے دی ہے اس سلسلہ میں مشہور و معروف رکن اسمبلی حاجی بشیر پٹیل نے وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ اور وزیرِ تعلیم برائے اعلیٰ اور ٹیکنیکی تعلیم سے رجوع کیا تھا اور ان ہی نقشِ کوکن کی کوششوں سے یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ بشیر پٹیل کی سرگرمیوں کی وجہ سے انجمن اسلام محمد حاجی صابو صدیق کالج میں ۲۰ نشستوں کا حکومت نے اضافہ کر دیا تھا۔ انہوں نے انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کی درخواست پر مزید کارروائی کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی اور دیگر متعلقہ وزراء اور محکموں کو یکم جون ۱۹۹۸ء کو خطوط روانہ کئے تھے جن میں انجمن اسلام صابو صدیق کالج آف انجینئرنگ میں کمپیوٹر اور مینجمنٹ اسٹڈیز میں ماسٹرس ڈگری کورس اور ہوم سائنس کالج کے لئے ایس این ڈی ٹی کالج نے این او سی دے دی تھی صرف حکومت کی منظوری حاصل ہونا باقی تھی جس پر وزیر اعلیٰ نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر برائے اعلیٰ ٹیکنیکی تعلیم پر مشتمل سہ رکنی کمیٹی غور کر رہی تھی۔ ایم ایل اے بشیر پٹیل کے ۱۷ جولائی کے خط پر وزیر اعلیٰ کے ڈپٹی سیکریٹری بی ٹی بندری نے اعلیٰ اور ٹیکنیکی شعبہ کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری کو ہدایت جاری کی کہ ورسوا میں خواتین کے لئے ہوم سائنس کالج اور صابو صدیق انجینئرنگ کالج میں کمپیوٹر ڈگری کورس کی منظوری دے دی جائے۔ آج مہاراشٹر حکومت کے ڈپٹی سیکریٹری ایم لے سرپوتدار نے ایک حکمنامہ جاری کر کے ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی کی سربراہ کو مطلع کیا ہے کہ گزشتہ سال نئے کالج کے لئے کی گئی درخواست پر عمل کرتے ہوئے مہاراشٹر یونیورسٹی ایکٹ ۱۹۹۴ء کی دفعہ ۸۲(۵) کے تحت حکومت نے تعلیمی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے لئے ورسوا میں انجمن اسلام کی نگرانی میں ہوم سائنس کے لئے کالج کو منظوری دے دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں سرپوتدار نے اہم اصول اور ضوابط بھی جاری کئے ہیں۔

ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی کی مینجمنٹ کونسل نے دس مقامات پر کالج قائم کرنے کی درخواست کی تھی۔ جن میں انجمن اسلام اور ورسوا میں ہوم سائنس کالج برائے طالبات بھی شامل تھا جس کی منظوری حاصل ہو گئی ہے جبکہ دیگر کالجوں پر غور جاری ہے۔

انڈین میڈیسن پریکٹیشنرز کا دوسرا سالانہ جلسہ

طب یونانی کے فروغ اور ترقی کے لئے قائم کئے گئے انڈین میڈیسن پریکٹیشنرز ایسوسی ایشن مہاراشٹر کا سالانہ جلسہ انجمن اسلام گرلس ہائی اسکول باندرہ میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض ڈاکٹر جاوید شاہ جہاں نے انجام دیئے۔ جب کہ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر سعید شیخ

نے تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا۔ ادارہ ہٰذا کے وائس پریسیڈنٹ ڈاکٹر واحد انصاری نے تعارف پیش کیا اور ایسوسی ایشن کی آئندہ ترتیب اور لائحہ عمل سے واقف کروایا جب کہ ادارے کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر ضمیر شیخ نے ادارے کی مفصل کارکردگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب سے دو سال قبل ہم نے (انڈین میڈیسین پریکٹیشنرز ایسوسی ایشن) کا جو سفر شروع کیا تھا آج وہ مکمل تحریک بن چکا ہے اور جس خلوص و دیانت داری سے اس تحریک کو شروع کیا تھا آج بھی جاری ہے اور ہم اپنے مطالبوں کو لے کر جو قانونی جنگ لڑ رہے ہیں اس میں بہت حد تک ہمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ڈاکٹر خالد شیخ جو ایسوسی ایشن کے جوائنٹ خازن ہیں مفصل اکاؤنٹ کی روداد پیش کی اور کہا کہ ادارہ اپنے ساتھیوں کی فلاح کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے گا۔

ڈاکٹر سراج پرکار جو کہ ورکنگ صدر ہیں اپنی تقریر میں تحریک کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر جاوید شاہ جہاں نے اپنے صدارتی خطبہ میں تمام لوگوں کو مبارک باد پیش کی اور کہا کہ اس اتحاد کو قائم رکھیں اور امید ظاہر کیا کہ یہ تحریک سماجی برائیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرے گی اور وہ اسٹوڈنٹس ونگ کا قیام عمل میں لائیں گے اور ان کے تمام مسائل چاہے وہ تعلیمی ہوں یا داخلے کے سلسلے میں ہوں (IMPA) ان کی رہنمائی اور مدد کرے گی اور مینجنگ کمیٹی کے الیکشن کا اعلان کیا کیونکہ موجودہ مینجنگ کمیٹی کی دو سالہ مدت مکمل ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر واحد انصاری نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

ہونہار بزرگ طالبِ علم

کو مبارکباد

مکرمی! جناب شبیر احمد ماہر نے ایم اے کے امتحان میں اوّل نمبر سے کامیابی حاصل کی ہے۔ ہم اس ہونہار بزرگ طالبِ علم کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور مستقبل میں مزید کامیابیوں کی توقع رکھتے ہیں۔ اللہ انہیں کامیاب و کامران رکھے۔ (این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ شیخ اقبال وارثی)

سیّد ضمیر احمد حدّادی کی

شاندار کامیابی

جناب سیّد ضمیر احمد حدّادی جن کا تعلق نیگڑی (پابرہ)، تعلقہ مہسلہ سے ہے مگر کچھ عرصہ سے لندن میں مقیم ہیں۔ موصوف نے INTERNATIONAL (IAB) ASSOCIATION OF BOOKKEEPERS. کے امتحان میں 70% یعنی A GRADE پانے میں کامیابی حاصل کی ہے ہم سبھی اہل خانہ اس نمایاں کامیابی پر تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں علاوہ ازیں موصوف کے روشن مستقبل کے لئے دعاگو ہیں۔

(سیّد مزمّل مجنون نیگڑوی۔ لندن)

لو پھر بلند ہوا انجمن

شریوردھن کا نام

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شریوردھن کا اسکالرشپ کا نتیجہ (۱۰۰%) صد فیصد رہا۔ جماعت ہفتم کے ذیل کے طلباء اسکالرشپ امتحان میں کامیاب ہوئے۔ ۱۔ اشرف عنایت کردمے۔ ۲۔ طٰہٰ محمد صاحب قاضی ۳۔ ریشمہ نور سیّد ۴۔ عائشہ امان اللہ بروڈ ۵۔ تنویر سلیم سرکھوت ۶۔ نازنین اسمٰعیل کھوٹیکر ۷۔ ذاکرہ عبدالمجید بروڈ۔ ۸۔ نصیر عبدالصمد کردمے۔ ۹۔ فاطمہ عبدالستار ملاک۔ ۱۰۔ شہبانہ اسمٰعیل کھوٹیکر۔ ان کامیاب طلبہ کی تیاری جناب خلیل سرحسن سرا اور عائشہ آپا نے بڑی محنت سے کی تھی۔ صدفی صد رزلٹ پر چیئرمین احمد صاحب عرفان شاہ۔ سکریٹری مشتاق درزی اور صدر جناب غلام محمد پیش امام نے خصوصی

باک باد اساتذہ اور پرنسپل جناب
شبیر احمد خطیب کو دی۔
مراسلہ نگار، شانزیہ آرائی۔

تقریب استقبالیہ و رسم اجراء
کاروان

جمعیۃ اہلحدیث ایجوکیشنل سوسائٹی
ی طرف سے دیئے گئے تقریب استقبالیہ
س مولانا آزاد ہائی اسکول سے ایس ایس سی
یں ڈسٹنکشن اور 1st Class سے
میاب طلبہ وطالبات کو انعامات
ے نوازا گیا اور ساتھ ہی ساتھ سالانہ
جزین "کارواں" کا رسم اجراء بھی کیا
یا۔ رسم اجراء چیف میٹروپولیٹن
جسٹریٹ جناب قدوائی کے ہاتھوں
یا گیا۔ سوسائٹی کے صدر جناب قاری
م الحسن فیضی صاحب نے علم وعمل
ی اہمیت پر مدلل تقریر کی نظامت
ے فرائض جناب عبدالعزیز انصاری
جنرل سیکریٹری) نے انجام دیئے مہمان
صوصی جناب فیاض احمد خان
احب (ایم۔ ایل۔ اے) نے اردو
بان کی افادیت پر روشنی ڈالی اور
ت مزید اردو اسکول جلد از جلد
شروع کرنے کی یقین دہانی کی۔

واقف کار دوستوں اور قارئین کرام
سے التماس

خطۂ کوکن ہی نہیں بلکہ اندرون،
اور بیرون ملک کے واقف کاروں اور
قارئین کرام سے التماس ہے کہ اپنے جریدے
ماہنامہ "نقش کوکن" کو مزید وسعت
دینے میں ہماری اعانت فرمائیں اس کی
آسان شکل یہ ہوگی کہ اول ہم خود سالانہ
خریدار بنیں اور اپنے حلقۂ احباب کو
اس کی طرف متوجہ فرمائیں۔ اس میں
اشتہارات بھی دیں۔ یہ اردو دوستی کا
عملی ثبوت ہوگا اور ہمارے لئے معاونت
(یاد رکھئے نقش کوکن ۳۶ سال سے جاری
ہے) درون ہند سالانہ خریداری/100
روپے پانچ سال کے لئے صرف/500
روپے۔ خلیجی ممالک/350 روپے
دیگر ممالک/400 روپے۔
شکر گذار: شاکر سوپاروی۔ معاون
مدیر نقش کوکن، بمبئی ۳

OFF. PH.: 3710656
3758074
R.. 91240 5762

دُنیا کا بلند قامت شخص

عالم چنا کی موت کے بعد پاکستان
کے دوسرے شخص ۲۲ سالہ نصیر احمد سومرو
کو دُنیا کا بلند قامت شخص سمجھا جاتا تھا
جس کی اُونچائی، فٹ ۹، انچ ہے مگر
حالیہ اطلاعات کے مطابق صومالیہ
کے حسین محمد نے جو ۸ فٹ، ۴ انچ
اُونچے ہیں دنیا کا بلند قامت شخص
ہونے کا اعزاز پایا۔

او۔ بی۔ سی ڈیولپمنٹ
کارپوریشن

حکومت مہاراشٹر میں او۔ بی
سی ڈیولپمنٹ کارپوریشن قائم کیا ہے
جس کی عہدہ صدارت پر اگری سینا
پرمکھ شری راجارام سالوی کی تقرری
عمل میں آئی ہے۔ یہ عہدہ ریاستی
وزیر کے مساوی ہوتا ہے۔

انجمن اسلام جرنلزم انسٹیٹیوٹ
خلش جعفری سے منسوب

ممبئی۔ معروف صحافی اور انقلاب
کے سابق مدیر خلش جعفری کیلئے انجمن
اسلام اور اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن
کی جانب سے ایک تعزیتی جلسہ منعقد
کیا گیا جس کی صدارت کرتے ہوئے
انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر اسحق جمخانہ
والا نے اعلان کیا کہ انجمن اسلام کے
جرنلزم انسٹی ٹیوٹ کے منصوبہ کی منظوری
کے بعد انسٹی ٹیوٹ کو خلش جعفری سے
منسوب کر دیا جائے گا جب کہ انہوں نے

ایس ایس سی میں کامیابی

پر مبارکباد؛

جناب اقبال حسین شیخ کی دختر اور شبینہ شوکت حاجی کی بہن لبنیٰ عرف مبینہ نے امسال ایس ایس سی امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے ہم انہیں دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

شفیع شیخ کے دو مونو ایکٹنگ

ممبئی یونیورسٹی کے فائنل راؤنڈ میں

حال ہی میں ممبئی یونیورسٹی نے کھیول رائیگڈھ میں ضلع سطح پر کلچرل پروگرام منعقد کئے تھے جس میں جناب شفیع (اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج کے ٹیچر) نے دو مونو ایکٹنگ لکھے اور ڈائریکٹ بھی کئے جس میں عمران ٹولکر (F.Y.B.Com.) نے گروپ 'C' ہندی، اردو میں پہلا انعام حاصل کیا اور اکبر جمل (S.Y.B Com.) نے گروپ 'A' مراٹھی میں دوسرا انعام لے کر ممبئی یونیورسٹی کے فائنل راؤنڈ میں داخلہ لے لیا ہے۔ یہ دونوں T.M.C. کالج مانگاؤں میں زیر تعلیم ہے انہوں نے کالج کے ساتھ جناب شفیع شیخ سر کا نام بھی روشن کیا ہے۔

مرسلہ

(T.M.C. کالج مانگاؤں)

نقش کوکن

مثالی مدرسین کو اعزاز

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ۱۳ ار ستمبر ۹۸ء کو انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام کی صدارت میں گارڈن ہال اپارٹمنٹ میں میئر ایوارڈی مثالی مدرسین جناب انجم عباسی اور محترمہ مسرت بانو شیخ، اور اسٹیٹ ایوارڈی صدر معلمہ محترمہ شہناز شیخ پرنسپل کمو جعفر گرلز ہائی اسکول بمبئی کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا۔ جس میں ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کو اردو اکیڈمی کی جانب سے ان کی کتاب "کوکن میں اردو تعلیم" پر دیئے گئے اعزاز جناب سلمان ماہمی کو بھی دیا گیا صحافت کا ظ۔ انصاری ایوارڈ اور محترمہ نبیلہ گل ان کے ناول "دکھ سکھ اپنے" پر دئے گئے اعزاز کے خوشی میں کوکن کی ممتاز شخصیتوں کی موجودگی میں پرجوش استقبال کیا گیا۔

محکمہ آثار قدیمہ کے ریٹائرڈ ڈائرکٹر ڈاکٹر سید عبدالشکور قادری مہسلائی نے تلاوتِ قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز فرمایا اور کوکن ہائیر ایجوکیشن یونٹ کے صدر جناب علی ایم شمسی نے اپنی ولولہ انگیز تقریر سے پروگرام کا آغاز فرمایا

لائین اقبال کوارے نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اور فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم سندیلکر نے مبارک کاپڑی صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا بمبئی یونیورسٹی اردو کے صدر ڈاکٹر یونس اگاسکر کی تقریر اور نقش کوکن کے معاون مدیر جناب شاکر سوپاروکا کی غزل نے حاضرین کو مسحور کر کے رکھ دیا۔ N.K.T.F. کے اراکین اور معاونین نے باری باری ہر ایک صاحب اعزاز کو شال پھولوں کا گلدستہ اور ایک سرٹیفکٹ اور کتاب پیش کر کے قدر دانی کا اظہار کیا، تمام صاحبانِ اعزاز نے اپنی جوابی تقاریر میں N.K.T.F. کی سرگرمیوں کو سراہا۔ محترم غلام محمد پیش امام صاحب نے خطبۂ صدارت اور ڈاکٹر نائیک صاحب نے اظہار تشکر کے بعد حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ نظامت کیپٹن نصیر محمد مستری نے انجام دئے۔

کونڈلولی اردو اسکول میں

تعلیمی اجتماع؛

کونڈلولی (کھیڈ) ضلع پریشد کونڈلولی اردو اسکول میں تعلیمی اجتماع منعقد کیا گیا جس میں کونڈلولی

مرکز کے تمام اساتذہ شامل تھے۔ اس اجتماع کی ساری کارروائی السور سے اردو اسکول کے مدرس جناب عبداللہ ہکٹی کے زیر صدارت تکمیل پائی۔

اس اجتماع کا آغاز مبین ڈاورے کے تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ بعد ازاں حشمت عبدالرحمٰن رومانے نے حمد کا نغمہ پیش کیا اور آئے ہوئے مہمانان کی شان میں استقبالیہ گیت پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مرکزی معلم جیٹھا رسیر نے خروج کا ریکارڈ کس طرح رکھنا چاہیئے۔ اس سے متعلق تفصیلی معلومات دی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے صلاحیتوں پر مبنی نصاب کا منصوبہ صلاحیتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے کس طرح کرنا چاہیئے۔ اس سے متعلق بھی تمام اساتذۂ کرام کی رہبری کی۔ اس کے بعد کونڈیولی گاؤں کے سابق صدر مدرس جناب عبدالرحمٰن محمد حسین غزالی، انہوں نے اسکول کے دفتری ریکارڈ کے متعلق تجربات کی روشنی میں تفصیلی معلومات دیئے۔

کونڈیولی اُردو اسکول کو ضلع پریشد رتناگیری کی جانب سے مثالی مدرسہ کا ایوارڈ حاصل ہونے کی خوشی میں اس مرکز کی جانب سے تمام اساتذہ نے مل کر اسکول کے صدر مدرس نقشِ کوکن جناب عبدالرؤف غلام محی الدین ٹمرے اور معاون مدرس جناب مبین محمد شفیع جوگلکر ان دونوں کا اعجازاً ایک مخصوص تحفہ دے کر کئے۔ صدر مدرس ٹمرے جناب نے اپنی تقریر میں کہا کہ کونڈیولی اردو اسکول ملے ہوئے مثالی ایوارڈ کا سہرا کونڈیولی گاؤں والوں کے سر ہے۔ کیوں کہ ان کے تعاون سے اسکول کی ترقی اور بہبودی ہوئی۔ اسی طرح اگر تعاون رہا تو عنقریب ہی یہ اسکول ریاستی سطح پر ایوارڈ کی حق دار بنے گی۔ شری دیور کھکر شریمتی رامے بائی اور شری ساونت گروجی نے بھی کونڈیولی اردو اسکول کی عظیم کامیابی پر مبارک باد پیش کئے۔ مرکزی معلّم جیٹھا رسر نے نئے تعلیمی منصوبے سے متعلق تمام حاضرین اساتذہ کی رہنمائی کی۔ راشٹریہ گیت کے بعد یہ تعلیمی اجتماع اختتام کو پہونچا۔

ماجری مروڈ جنجیرہ میں

جشنِ آزادی:

اکاونواں جشنِ آزادی کی تقریب ماجری مروڈ جنجیرہ میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی۔ پرچم کُشائی جناب ابراہیم عثمان، کاروباری صدر جماعت المسلمین ماجری کے دستِ مبارک سے کی گئی۔ بعد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ پربھات پھیری کے بعد طلباء و طالبات کی قوّتِ گویائی کو فروغ دینے کے لئے تقریری پروگرام منعقد کیا گیا جس میں تلاوتِ کلامِ ربّانی، توصیف عبدالصمد ہرزک نے کی۔ استقبال جناب خلیل حسین بہور صدر مدرس کے ذریعہ ہوا۔ حمد اور نعت شریف بترتیب نوید غیاث الدین فراش اور آسمینہ عبدالجلیل ہرزک نے اچھّی آواز میں پڑھی۔ بعد میں صالحہ نصیر الدّین جھٹام آسمینہ عبدالجلیل ہرزک۔ ساجدہ مسعود کھوت اور فردوس عبدالعزیز ساوری ان طلباؤں نے تقاریر میں حصّہ لیا۔ حاضرین جلسہ میں سے جناب علی میاں شیخ سابق سیکریٹری نے اپنے زرّین خیالات کا اظہار کیا خطبۂ صدارت میں جناب ابراہیم کاروباری نے حب الوطنی اور شہیدانِ وطن کی قربانیوں کے بارے میں اپنے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ بچّوں کی ہمّت کی تعریف کر کے انہیں نصیحت بھی کی۔ بچّوں کی ہمّت افزائی کی خاطر پین اور نقدی کی صورت میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں صدر مدرس جناب خلیل حسین بہور نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کا اختتام کیا۔

حُسین اسماعیل کھوت

اکتوبر ۹۸ء

یومِ تعلیم بالغان

مورخہ ۸ ستمبر ۹۸ء کے روز صبح ساڑھے گیارہ بجے پولیس کلیان بھون رائے گڑھ میں سریش گووند کرن صاحب کے زیرِ صدارت کل ہند تعلیم بالغان کے سلسلہ میں ضلع تعلیم بالغان مہم کمیٹی کے زیرِ اہتمام جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔ ضلع پریشد رائے گڑھ کے صدر عبدالستار حاجی اسمٰعیل انتولے صاحب نے شمع جلا کر جلسہ کا افتتاح کیا۔

مرسلہ: نوگل بھارتی
علی باغ رائے گڑھ

فریدہ نائیک وزارت مالیات میں

دہلی۔ فریدہ نائیک ممبئی شہر کی ایسی طالبہ جس نے سول سروسز کے امتحان میں کامیابی حاصل کر کے تہلکہ مچا دیا تھا انہوں نے اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کی تھی اور ان کی کامیابی قوم کے بچوں اور بچیوں میں ہوشمندی کا پیغام لے کر آئی۔ یہ جو بیداری آئی ہے اس کی پہلی اینٹ فریدہ نائیک ہی نے رکھی ہے۔ فریدہ نائیک ان دنوں دلی میں وزارت مالیات سینٹرل سیکریٹریٹ سروس میں سیکشن آفیسر کے اعلیٰ ترین عہدے پر فائز ہیں۔

نقش کوکن

تبسّم ساونت کی کامیابی

راجے واڑی (مہاڈ) میں رہنے والی ہونہار طالبہ تبسّم عبدالحمید ساونت نے موڈرن کالج پونے سے ایم ایس سی کے امتحان میں اوّل درجہ میں کامیابی حاصل کی ہے ان کی شاندار کامیابی پر دلی مبارکباد۔

فولاد پور میں کالج کا قیام

مہاڈ تحصیل کے دیہات فولاد پور میں آرٹس اینڈ کامرس کالج شروع کرنے کی حکومت نے اجازت دی ہے۔ کالج میں بڑے پیمانے پر داخلہ لے کر نوجوانوں سے اپنے مستقبل کو سنوارنے کی اپیل رائے گڑھ کے وزیر رابطہ پربھاکر مورے نے ایک میٹنگ میں کی۔ پربھاکر مورے نے مزید کہا کہ تین ستمبر سے کالج شروع ہو رہا ہے۔ جو مہاڈ کے شیوائی شیکشن پر سارک منڈل کی نگرانی میں جاری رہے گا

بچّوں کے ادب میں عبدالرحیم نشتر کا حصّہ۔

مہاراشٹر میں بچوں کے ادب پر گذشتہ چند برسوں سے بھرپور کام ہو رہا ہے۔ ہمارے بعض اہلِ قلم نے بچوں کے ادب کے لئے خود کو واقف کر دیا ہے۔ یہ ضروری بھی ہے کہ بچوں کا ادب ہی ادب کے شعور قاری فراہم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ علاقہ کوکن میں ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر نے اس و شا میں پیش رفت کی ہے ان کی تخلیقات بچوں کے معروف رسائل میں تواتر کے ساتھ شائع ہوتی رہتی ہیں۔ نظموں کا مجموعہ ہمارے فرشتے پہلی بار بزمِ غالب کامٹی کے زیرِ اہتمام ۹۴ء میں شائع ہوا تھا۔ ادبی حلقوں میں اس کتاب کی اچھی پذیرائی ہوئی مہاراشٹر اور اتر پردیش کی اردو اکادمیوں نے اپنے گرانقدر انعامات سے نوازا اور تاحال اس کتاب کے تین ایڈیشن شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ اب مئی ۱۹۹۸ء میں نشتر صاحب کی بچوں کی نظموں کا دوسرا مجموعہ "کوکن رانی" کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔

تھانے ضلع کی تقسیم ناگزیر

تھانے انتظامیہ کی سہولت اور منصوبہ بند ترقیاتی کاموں کے لئے تھانے ضلع کی تقسیم اب ناگزیر ہوگئی ہے ان خیالات کا اظہار تھانے ضلع کے رابطہ عامہ کے وزیر دیواکر راوتے نے تھانے ضلع میں منعقدہ منصوبہ جاتی کمیٹی کی میٹنگ میں کیا۔ تھانے ضلع نیوجن اور وکاس منڈل کی جانب سے منعقدہ میٹنگ میں راوتے نے کہا کہ تھانے ضلع میں کل ۱۳ تعلقے ہیں اور رقبہ کے لحاظ سے بڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف صنعتی ترقی اور دوسری طرف آدیباسی علاقے ہیں۔ اگر اس ضلع کی تقسیم ہوجاتی ہے تو متعینہ مدت کے اندر آدیباسی علاقوں میں ترقی ممکن ہے عوامی نمائندوں اور یہاں کے باشندوں کی ضروریات، جذبات اور احساسات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ نے یقین دلایا کہ وہ اس ضمن میں مثبت قدم اٹھاتے ہوئے تھانے ضلع کی تقسیم کے لئے سفارش کریں گے۔ ضلع کی ترقی، پانی کی سپلائی جنگلات اور ماحولیات، نجی اداروں اور مقامی مسائل کے لئے انہوں نے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

اس موقع پر ایم۔ پی ستیش پردھان نے تھانے ضلع کی تقسیم کے متعلق موصوف کی توجہ مبذول کرائی اس پر انہوں نے مذکورہ بیان میٹنگ میں پیش کیا۔ اس میٹنگ میں پالگھر کی ایم ایل اے منیشا نمکر دہانو کے ایم ایل کے کیپٹن گھوڈا، تلاسری کے ایم ایل اے رام جی ورھا، ضلع کلکٹر شری کانت سنہا موجود تھے۔

صابو صدیق میں انجینئرنگ کی

۲۰ زائد سیٹوں کی منظوری

ممبئی۔ صابو صدیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے ووکیشنل جونئر کالج میں انجینئرنگ کی ۲۰ سیٹیں بڑھانے کی منظوری ریاستی سرکار نے دے دی اس طرح صابو صدیق کو اس اکیڈمک سال میں ۲۰ زائد نشستیں ملنے میں کامیابی ملی اس سلسلے میں بتایا جاتا ہے کہ عمر کھاڑی حلقے کے ایم ایل اے حاجی بشیر موسیٰ پٹیل نے انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا کی ایماء پر ووکیشنل جونیئر کالج میں انجینئرنگ کی ۲۰ سیٹیں زائد کرنے کا مطالبہ وزیر اعلیٰ منوہر جوشی سے کیا تھا۔ بشیر پٹیل نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرکے اس اقلیتی ادارے میں تقاضوں کے تحت ۲۰ سیٹ کا مطالبہ کیا۔ وزیر اعلیٰ جوشی نے اسی وقت ڈپٹی ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کو حکم دیا کہ وہ ضروری کارروائی کرکے ۲۰ سیٹوں کے اضافے کی منظوری دیں۔ چنانچہ ڈپٹی ڈائرکٹر آف ایجوکیشن نے آج اس کی منظوری دیتے ہوئے بشیر پٹیل کو آگاہ کیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل موصوف نے ہوم سائنس کے لئے ۲۰ زائد سیٹوں کی منظوری بھی دلائی تھی تاکہ زیادہ سے زیادہ قوم کے بچے زیور تعلیم سے آراستہ ہوسکیں۔

لاٹون ہائی اسکول میں

جشنِ یوم آزادی:

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگیری میں پچاسویں یوم آزادی تقریب کا اختتامی پروگرام نہایت ہی پروقار انداز میں منایا گیا اس موقع پر سب سے پہلے اسکول انتظامیہ کے سکریٹری جناب عبدالقادر علی کھانچے صاحب کے بدست رسم پرچم کشائی عمل میں آئی اور اسکول کے طلبہ نے نہایت ہی دلفریب انداز میں راشٹریہ گیت، جھنڈا گیت، حب الوطنی گیت گائے اور جوش و ولولہ پیدا کرنے والے نعرے لگائے اس موقع پر مراد پور گاؤں کے سرپنچ اور عہدیداران کے علاوہ گاؤں کی معزز ہستیوں نے حاضر رہ کر تقریب کو زینت بخشی۔ قابلِ ذکر امر یہ رہا کہ جماعت نہم

گے ایم سی سی طلبہ نے اپنے مخصوص یونیفارم میں اس جشن میں شرکت اور مارچ و ترانہ سے جشن کے حسن کو چار چاند لگائے۔

گرام پنچایت مراد پور کی تقریب میں شرکت کے بعد تمام عملہ اسکول گراؤنڈ پر دوبارہ حاضر ہوا۔ یہاں پر صدر مدرّس جناب قمراعظم قریشی صاحب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ بچوں اور اساتذہ حضرات نے بھی موقع کی مناسبت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آج کے دن کی اہمیت کو مدّنظر رکھتے ہوئے اسکول کے پالک شکشک سنگھ کے اجلاس میں اسکول کے صدر مدرّس جناب قمراعظم قریشی صاحب کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں طلبہ کے تعلیمی معیار کو روشن و تابناک بنانے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا اور آخر میں صدر اجلاس کی اجازت سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

شعبۂ نشرو اشاعت۔ رضوان عبدالقادر پربلکر، معاون مدرّس۔

سوپارہ میں جشن آزادی

۱۵ اگست ۹۸ء

انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول سوپارہ میں جشن آزادی ۱۵ اگست ۹۸ء کو بڑے دھوم دھام سے منایا گیا ہے۔ اسکول کی ہونہار طالبہ سنبل قریشی جس نے مارچ ۹۸ء کے ایس ایس سی امتحان میں 87/8 فی صد نمبر حاصل کیا ہے) کے ہاتھوں پرچم کشائی کی گئی۔ سارے جہاں سے اچھا گیت سنایا گیا۔ کچھ طلباء و طالبات نے تقریریں کر کے سننے والوں کو مسحور کر دیا۔ طالب علم ساجد ابن الدہ اور طالبہ رحمانی اور نیلوفر انصاری نے نظمیں اور گیت گا کر لوگوں کو محظوظ کیا۔

اسی موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہمارے مہمانِ خصوصی و سرپرستوں نے جشن آزادی کے پروگرام میں حصّہ لینے والے بچّوں کی ہمّت افزائی کی اور انعامات سے نوازا اور مبارکباد پیش کی۔ امسال بھی سال گذشتہ کی طرح اسکول کا نتیجہ صد فی صد ہونے کی وجہ سے ہمارے سماجی خدمت گار جناب عبّاس فوزی صاحب نے ہمارے اسکول کے تمام اسٹاف ممبران کو اپنی طرف سے گراں قدر انعامات سے نوازا اور دلی مبارک باد پیش کی۔

ہمارے اسکول کے تمام پروگرام کو دیکھ کر اور سن کر گاؤں کے بہت سے مہمانانِ خصوصی نے بچّوں کی ہمت افزائی کی بچّوں کو انعامات سے نوازا اور مبارکباد پیش کی جس کا نام نامی اسم گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ کوکن اسپورٹس کے صدر محمّد ارشد ریتھوڑے آزاد بک اسٹور کے مالک نفیس احمد چنبے کے بکا اسٹور کے مالک کمال الدین قاضی کرادی، ٹرسٹ کے روحِ رواں تنویر احمد کرادی سماجی خدمت گار محمد عباس فوزی ننھے بچّوں کے ہمدرد حاجی جمیل چاوڑے شاکر سوپاروی معاون مدیر نقش کوکن اور عبدالمطلب پٹوی اسکول اور معلمین کے ہمدرد شیخ معین الدّین اور سوپارہ کے ہر دلعزیز شخصیت پرویز ملّا اور دیگر اہم شخصیتوں نے بھی بچوں کی ہمّت افزائی فرمائی اور اپنے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے۔

مراسلہ نگار:

(فضل الرحمٰن مولانا)

البشریٰ ایجوکیشنل سوسائٹی

کے زیر اہتمام کاؤنسلنگ پروگرام

۲۹ اگست ۹۸ء بمقام انجمن

گرلس ہائی اسکول و جونیئر کالج ہال میں البشریٰ ایجوکیشنل سوسائٹی نے یونائیٹڈ ویلفیئر ایجوکیشن ٹرسٹ کے تعاون سے آئی۔ اے۔ ایس۔ دآئی۔ پی۔ ایس کاؤنسلنگ پروگرام کا اہتمام کیا جس میں شہر کے گریجویٹس اور دانشوروں کو مدعو کیا گیا تھا۔ شرکائے مجلس میں جناب پروفیسر غلام حسین حملانی، محترمہ ڈاکٹر میمونہ،

دوری، پروفیسر جناب ہاشمی صاحب پرنسپل رضوی کالج جناب زیدی صاحب پرنسپل باندرہ اردو جونیئر کالج جناب ولفرڈ ذمحشر صاحب لیونائیٹڈ ویز کے سربراہ بخاری صاحب پروفیسر سید محمد قمر صاحب، محترمہ ماریہ گوڑ اور مہمان خصوصی جناب شبیہ احمد صاحب ایگزیکٹیو آفیسر حج کمیٹی ممبئی تشریف فرما تھے۔ اس موقع پر شہر کے معروف ماہر تعلیم اور ووکیشنل گائیڈنس کورسیس کے رہنما جناب مبارک کاپڑی صاحب نے آئی۔ اے۔ ایس۔ پاس محترمہ فریدہ نائیک کا معلوماتی انٹرویو لیا۔ انتہائی انہماک کے ساتھ والدین، طلبا وطالبات نے مذکورہ انٹرویو سے استفادہ کیا انہوں نے ایک سوال میں واضح کیا کہ ان کے اردو میڈیم اسکول سے فارغ ہونے یا ان کے مسلم ہونے کی بناء پر انہیں کسی طرح کی مشکل درپیش نہیں آئی اور نہ ہی کسی نے ان کے مسلمان ہونے پر کسی طرح کا تعصب برتا۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بڑے اعتماد سے کہا کہ مسلم لڑکیوں کو اس امتحان میں بالکل حصہ لینا چاہیئے وہ حجاب وحیاء کے دائرے میں رہتے ہوئے بھی IAS کے تمام مرحلوں کو آسانی سے طے کرسکتی ہیں۔ اس انٹرویو کے بعد جناب مبارک کاپڑی نے قریب دو گھنٹے طلباء وطالبات کی رہنمائی کی۔ رضوی کالج کے پرنسپل جناب زیدی صاحب نے شرکائے مجلس سے خطاب کیا اور اپنی تقریر میں البشریٰ کی کوششوں کو بہت سراہا اور یہ وعدہ کیا کہ مذکورہ مقاصد کی حصولیابی کے لئے البشریٰ کو ہر طرح سے اپنا تعاون پیش کریں گے۔

البشریٰ کے صدر جناب ڈاکٹر امتیاز کونڈکری صاحب نے فسادات کے اثرات کی روشنی میں البشریٰ کے عملی کارناموں کی وضاحت کی اور انہوں نے حاضرین و سامعین کو بتایا کہ البشریٰ نے کس طرح مسلم طلباء وطالبات میں مقابلہ جاتی امتحانات کے لئے جان پھونکی ہے۔

صدر جلسہ جناب محترم پروفیسر ہاشمی اسماعیل کالج نے قرآنی آیات کی روشنی میں شرکائے مجلس سے حکیمانہ باتیں فرمائیں البشریٰ سوسائٹی سوسائٹی کے جنرل سکریٹری نثار احمد خاں نے IAS کے طلباء وطالبات و قوم کے افراد کو خطاب کرتے ہوئے اپنا ایک معلوماتی پیپر پڑھا۔ پروگرام کا اختتام جناب پروفیسر غلام حسین حملانی نے شکریہ کے کلمات کے ساتھ ہوا۔

لاٹون میں یوم اساتذہ

لاٹون۔ نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں ۵ ستمبر کو یوم سیاہ منایا گیا۔ اس دن اسکول کے جماعت دہم کے تمام طلبہ وطالبات نے اسکول کے مکمل نظام کو بحسن وخوبی بڑی ہی ذمہ داری کے ساتھ نبھایا دہم جماعت کے طلبا نے اسکول کے ہیڈ ماسٹر اساتذہ کرام، کلرک اور چپراسی حضرات کے فرائض انجام دیئے۔ اسکول کے مدرس صدر جناب قمر اعظم قریشی صاحب نے طلبہ (اساتذہ) کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد اسکول انتظامیہ کے سیکریٹری جناب عبدالقادر علی کھانچے صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اساتذہ کرام کو مبارک باد پیش کی گئی۔

شعبۂ نشر و اشاعت۔

سبز انقلاب کیلئے بکالو صاحب کی جد وجہد

رتناگیری۔ مہاپرل تعلقہ منڈن گڑھ کی عظیم شخصیت عالی جناب علی میاں مقدم عرف بکالو صاحب جو کہ ایک عرصہ تک اپنے وطن مہاپرل سے سات سمندر پار لندن میں روزگار کے لئے کئی برسوں مقیم رہ کر اب وطن مہاپرل آچکے ہیں اور اپنے وطن میں سبز انقلاب لانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ بکالو صاحب کا منڈن گڑھ میں سبز انقلاب لانے کے منصوبے کے ساتھ

ساتھ امرکیٹ کے نام سے بزنس
سینٹر تعمیر کرنے کا بھی منصوبہ ہے، اور
اس بزنس سینٹر میں کاروبار کرنے والوں
کو امداد باہمی کے اصولوں پر تجارت
کرنے کے مواقع بھی فراہم کئے جائیں گے
بکابو صاحب نے کہا کہ جس طرح دیگر
ممالک میں زراعت کے سلسلے میں جو
نئی تیکنیک اپنائی جاتی ہے اس پر عمل
کر کے منڈن گڑھ میں سبز انقلاب لانے
کے منصوبے کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا
ہے۔ اس موقع پر مہاپرل گرام پنچایت
کی جانب سے منعقدہ جشنِ آزادی کے
پروگرام میں طلباء کو اعزاز دیا گیا۔
اور گاؤں میں شجرکاری کی مہم کا آغاز
کیا گیا۔

امتیازی نمبرات سے کامیاب

اسٹوڈنٹس کو اعزاز

رتناگیری ضلع اردو اسکول سنگھ
کے زیر اہتمام مہاراشٹر ہائی اسکول
چپلون میں ایس ایس سی امتحان میں
امتیازی نمبرات سے کامیاب طلباء اور
طالبات کے اعزاز میں تہنیتی جلسہ
منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب آئی
وائی سوکر نے کی۔ بطور مہمان خصوصی
چپلون نگر پالیکا کے نائب صدر بلدیہ
شیخ احمد وانگڈے مدعو تھے۔ سنگھ
نقش کوکن

کے سیکریٹری ویلے سر نے مہمانوں کا تعارف
پیش کیا۔ اقبال فضل صاحب نے نظامت
فرمائی۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول کے
طالب علم فرحان پرکار کو بورڈ میں ۲۴ واں
اور ضلع رتناگیری کے اردو میڈیم اسکولوں
میں اول آنے پر انعام دیا گیا۔ مستری
ہائی اسکول کے مجاہد ہوڑیکر کو اردو مضمون
میں اول آنے پر اردو ہندی میں اول
آنے والی مقدم ہائی اسکول کھیڈ کی
طالبہ شاکرہ مہاڈک کو انعامات سے
نوازا گیا۔

صنوبر پرکار کی شاندار کامیابی،

ممبئی ہائی کورٹ کے جج جناب محمد
شفیع پرکار کی نواسی صنوبر عبدالرحمٰن پرکار
نے ممبئی یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کے
امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔

پاکیزہ اسلم خان، جئے گڑھ

کی اولین خاتون ڈاکٹر

جئے گڑھ رتناگیری میں رہنے والے
محمد اسلم خان کی صاحبزادی پاکیزہ خان
نے کولہاپور کے بشونت آیور ویدک
کالج سے بی اے ایم ایس کی ڈگری حاصل
کر کے جئے گڑھ کی اولین خاتون ڈاکٹر
بننے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ پاکیزہ خان
نے رتناگیری کے سکریڈ ہرٹ کانونیٹ
ہائی اسکول سے اول درجہ میں کامیابی
حاصل کی تھی۔

ابراہیم بروڈ کو مبارکباد،

جناب ابراہیم بروڈ ساکن پنڈیری
کے صاحبزادہ شہباز بروڈ پونے
یونیورسٹی کا امتحان بی۔ یو۔ ایم۔ ایس
اول درجہ میں کامیاب ہوئے ہیں اور
دوسرے صاحبزادہ مبین بروڈ نے
دارالعلوم شرپوردھن سے عالم و حافظ
کی سند حاصل کی ہے۔ دلی مبارکباد۔

پاج میں میڈیکل اسٹور

خلیج سے واپسی کے بعد گنے چنے
لوگ ہی تجارتی کامیابی حاصل کرتے
ہیں۔ ان ہی لوگوں میں جناب ابراہیم
سارنگ اور عثمان سارنگ کا شمار
ہوتا ہے۔

ہرنئی فیشنگ اسٹور میں بازار
محلہ کے ابراہیم سارنگ اور اڑکھل
کے عثمان سارنگ کا شمار یکے بعد دیگرے
نت نئے کاروبار شروع کرنے والوں
میں ہے۔ ڈیزل سپلائی ٹینکر بزنس فیشنگ
ٹرالر کے بعد ہرنئی اور اڑکھل کے درمیان
گنجان آبادی والے قصبہ پاج میں
مورخہ ۱۶ ستمبر ۹۸ء کی صبح اپنے برخوردار
عظیم سارنگ اور رضوان سارنگ کی

زیر نگرانی "میڈیکل اسٹور" شروع کیا ہے جس کی اشد ضرورت تھی اور یہ اسٹور پارچ کے علاوہ اڑکھل انجرلہ کے علاوہ آرڈہ تک لوگوں کے لئے سہولت مہیا کرسکتا ہے افتتاح کے موقع پر کثیر تعداد میں مقامی لوگوں اور دوستوں نے نیک خواہشات کے ساتھ مبارک باد پیش کی۔

سارنگ اُردو اسکول میں

جشنِ آزادی

۱۵ اگست ۹۸ء کے صبح نائب سرپنچ عباس حسن بہاردے نے پرچم کشائی کی۔ پھر پربھات پھیری اس کے بعد ٹھیک ۹ بجے اسکول کے بچوں کے پروگرام شروع ہوئے۔ بچوں نے اردو مراٹھی، انگریزی میں تقاریر کیں تقاریر کے مقابلے میں جماعت پنجم کا طالب علم فیصل مقدم، ہفتم کے طالبہ فاطمہ مقدم سوم کی طالبہ مصباح مقدم نے بالترتیب اوّل دوم سوم نمبر لئے۔ قومی گیت کے مقابلے میں شاہد دپارٹی، مہرین گھنسار دپارٹی، امرین مقدم دپارٹی نے اوّل دوم سوم نمبر لئے۔ بچوں کو انعامات سے نوازا گیا، نائب سرپنچ دگرام شکشن سبھا پتی نے بچوں کی اور اسکول کے اساتذہ کی ہمت افزائی کی۔ رنگارنگ پروگرام کی تیاری اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے اسکول کی معلمہ رقیہ مقدم و معلم عرفان قاضی نے انتھک محنت کی۔

بچوں کو سابق سرپنچ جبار بھاردے کی طرف سے بھی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ رات میں بھی اسکول کے طلبہ ضمیر مقدم، مدثر مقدم مہرین گھنسار، روبینہ بھاردے فاطمہ مقدم نے پروگرام میں خوب جوہر دکھائے سابق طلباء میں سے تعبیر مقدم، ناظم بھاردے۔ اسد بھاردے، اختر بھاردے شباب بھاردے، مختار و مشتاق مقدم نے بھی اپنے خفیہ صفات کو اُجاگر کیا اس پر خلوص موقع پر گاؤں والے کافی تعداد میں موجود تھے۔ جوگیلکر جناب نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

نقشِ کوکن

ڈاکٹر سمیر حسن دلوائی کو مبارکباد

ممبئی۔ گورے گاؤں میں رہائش پذیر ایڈوکیٹ حسن شریف دلوائی کے فرزند ارجمند اور زناگری چپلون کے مشہور وکیل ایڈوکیٹ الطاف حسین دلوائی کے بھائی ڈاکٹر سمیر حسن دلوائی نے اپنی میڈیکل تعلیم کامیابی کے ساتھ مکمل کی ہے اور اب گورے گاؤں میں اپنا ذاتی دواخانہ شروع کیا ہے ڈاکٹر سمیر دلوائی نے پریل (ممبئی) سے جی ایس میڈیکل کالج سے فرسٹ کلاس میں ایم بی بی ایس (MBBS) کی سند حاصل کرنے کے بعد نائر اسپتال (ممبئی) میں معروف ڈاکٹروں کی موجودگی میں اور ان کی سرپرستی میں کام کیا اور ایم ڈی (پیڈیاٹرکس) PEDIATRICKS کی سند بھی فرسٹ کلاس میں حاصل کی۔ بعدہٗ ڈی سی ایچ (DCH) ایف سی پی ایس FCPS اور ڈی این بی DNB کے امتحان میں بھی اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ ڈاکٹر سمیر دلوائی بچوں کے اسپیشلسٹ ہیں اسی لئے انہوں نے بچوں کے ماہر ڈاکٹروں کے ساتھ رہ کر خصوصی مہارت بھی حاصل کی ہے۔ (مراٹھی سے ترجمہ)

تہنیتی جلسہ و انعامات کی تقسیم

دھاراوی میونسپل اردو اسکول میں امسال مڈل اسکول اسکالرشپ کا رزلٹ بیسٹ نمبر ۲ کی تمام اسکولوں

میں سب سے بہتر رہا۔ اس ضمن میں
ایک چھوٹا سا تہنیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔
جلسے کی صدارت محترم چیندے نصیر محمد
اسماعیل (ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہذا) نے کی
مہمانِ خصوصی محترم شیخ معین الدین
صاحب (وائس پرنسپل مولانا آزاد ہائی
اسکول) اور محترم ڈاکٹر اظہر قریشی صاحب
(سوشیل ورکر) تھے۔ اظہر صاحب نے
اس کامیابی پر صدر مدرسہ، اساتذہ کو
مبارکباد پیش کی ساتھ ہی والدین سے
گذارش کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر
تعلیم و تربیت پر توجہ دیں۔ معین الدین
صاحب نے صدر مدرسہ کی محنت اور
لگن کو سراہتے ہوئے موجودہ کامیابی
کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کو ثابت
کیا کہ مسلمانوں میں تعلیمی بیداری ایک
خوش آئند بات ہے۔ مدرسے کی
کامیابی پر طلباء، والدین، اساتذہ و صدر
مدرسہ کو مبارکباد پیش کی۔ جلسے کی
نظامت سیّد گلزار فاطمہ (معلّمہ مدرسہ
ہذا) نے بحسن و خوبی انجام دی۔ تقسیم
انعامات اور صدارتی خطبہ کے بعد جلسہ
اختتام پذیر ہوا۔

"کونڈورا میں جشن یومِ آزادی"

ماڈرن اردو ہائی اسکول و فل
پرائمری اسکول اور مراٹھی اسکول نے
مل جُل کر جشن یومِ آزادی بڑی دھوم
دھام سے منایا۔ پرچم کشائی سوسائٹی کے
صدر علی حسین خان کے دستِ مبارک
سے عمل میں آئی۔ بعد اس کے تمام طلبہ و
طالبات کا جلوس اساتذہ کی نگرانی میں
گاؤں میں گشت کرتا ہوا آزادی کے
نعرے اور قومی گیت پیش کرتے ہوئے
اسکول میں جمع ہوئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت کلامِ پاک سے
ہوا۔ حمد باری تعالیٰ کے بعد بچوں کی تقاریر
کا سلسلہ شروع ہوا۔ اردو انگریزی اور
مراٹھی زبان میں بچوں نے بڑی گرم جوشی
کے ساتھ تقریریں پیش کیں اور قومی گیت
پیش کئے۔ بچوں کی تقریروں کے بعد
اساتذہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔
بعد اس کے انعامات تقسیم کئے گئے مارچ
۱۹۹۸ء میں S.S.C امتحان میں ہائی
اسکول کا نتیجہ ۸۱٪ فیصد رہا جس میں
شعیب شفیع مہسکر ۸۱٪ مارکس حاصل
کر کے نہ صرف ہائی اسکول بلکہ پورے
سینٹر میں اوّل مقام حاصل کیا۔ فرحین
دلدار کاپڑی ۷۵٪ حاصل کر کے دوسرے
نمبر پر رہیں اور رضوان داؤد شیکاسن
۴۶٪ مارکس حاصل کر کے تیسرے نمبر
پر رہے۔ ان تینوں طلبہ کو سوسائٹی اور
گاؤں کے اہلِ خیر حضرات کی جانب سے
انعامات دیئے گئے۔ ۱۴ اگست کو ہائی اسکول
میں سائنس کلب کی جانب سے ذاکر
سر اور تمام اساتذہ کے تعاون سے
(Quiz Contest) رکھا گیا تھا جس
میں اوّل دوم اور سوم آنے والے گروپ
کو انعامات دیئے گئے۔

جلسہ میں ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر
خطیب سر اور اسٹاف پرائمری کے
ہیڈ ماسٹر بشیر کھوت اور اسٹاف اور
مراٹھی کے ٹیچرس اور سوسائٹی کے
اراکین اور گاؤں کے لوگ موجود تھے۔
آخر میں جلسہ کے صدر محمود علی موڈک
(سرپنچ) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا
رسمِ شکریہ کے بعد راشٹر گیت
پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ کی نظامت
جناب قادری سر نے بخوبی انجام دی۔

تلوجہ اردو ہائی اسکول میں یومِ آزادی کی تقریبات

سالِ گذشتہ کی طرح امسال بھی
نیشنل اردو ہائی اسکول، تلوجہ میں
"یومِ آزادی" کی تقریبات بڑے
شاندار طریقے سے منائی گئیں جس کی
تفصیل درج ذیل ہے۔ مورخہ ۱۴
اگست ۱۹۹۸ء کی صبح جونیئر و سینئر طلبہ
و طالبات کے مابین تقریری حمد و
نعت اور تحریری مقابلے ہوئے جنہیں

جونیئر گروپ کے طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس کا نتیجہ حسب ذیل رہا۔

مقابلے ۔ جونیئر گروپ۔ اوّل/دوم

۱۔ تیراکی ۔ ۱۔ خان بلال عبدالحمید
۲۔ پٹیل آصف محمود میاں

۲۔ تحریری اردو ۔ ۱۔ پٹیل بلال عبدالستار
۲۔ مُلّا عرفانہ عبدالجبار

۳۔ انگریزی تحریر ۔ ۱۔ پٹیل شبنور رفیق
۲۔ انصاری شوکت علی

۴۔ ہندی/مراٹھی ۔ ۱۔ انصاری شوکت علی
تحریر ۔ ۲۔ پٹیل بلال شفیع

۵۔ ڈرائینگ ۱۔ ملا شبانہ مُظفّر
۲۔ دیوان محمد نور رفیع الدّین

۶۔ تقریری ۔ ۱۔ اُسامہ اصغر کوولکر
۲۔ پٹیل شبیر منصور

مقابلے ۔ سینئر گروپ اول/دوم

۱۔ تیراکی ۔ ۱۔ پٹیل شہباز فاروق
۲۔ پٹیل مقسط محمد یُوسف

۲۔ تحریری (اردو) ۔ ۱۔ پٹیل نور اقبال
۲۔ پٹیل روشن اقبال

۳۔ انگریزی تحریر ۔ ۱۔ پٹیل ندیم نذیر
۲۔ سید سہیل اسمٰعیل

۴۔ ہندی/مراٹھی ۱۔ پٹیل ندیم نذیر
تحریر ۲۔ رنگاری تبسّم ناصر

۵۔ ڈرائینگ ۔ ۱۔ پٹیل راشد انوار
۲۔ پٹیل عبدالقادر امام الدّین

۶۔ تقریری ۔ ۱۔ پٹیل نور اقبال
نقش کوکن

۲۔ پٹیل سرفراز شبّیر

۱۵ اگست کی صبح ۸ ½ بجے سرپنچ تلوجہ گرام پنچایت الحاج عبدالغفور سیّد کے ہاتھوں پرچم کُشائی ہوئی۔ اس کے بعد انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ درج بالا مقابلوں میں اول دوم آنے والے طلباء کو سرپنچ صاحب اور دیگر معززین کے ہاتھوں انعامات سے نوازا گیا۔ بعد از اسکول ہذیٰ کے پرنسپل جناب محمد خان دیشمکھ نے آزادی سے متعلق مختصر مگر جامع تقریر کی اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں سبھی اساتذہ اور طلباء نے بھرپور تعاون دیا اس لئے میں اپنی جانب سے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انچارج کلچرل پروگرام

خورشید احمد سیّد

کرڈوئی اردو ابتدائی مدرسہ

میں بے مثال جشن

آزاد بھارت کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر کرڈوئی اردو پرائمری مدرسہ میں محترم خانچو باؤ موڑک (چیئرمین) کی زیرِ صدارت ایک بے مثال جشن کا انعقاد کیا گیا۔ بطور مہمانانِ خصوصی محترمہ فاطمہ موڑک (P. H. D)، محترم فاروق پٹیل (A D E I)، محترم لیاقت ناخدا (K.P) محترم شمس القمر (H.M) شری مادھوراؤ چوہان۔ (ممبر دیہی تعلیمی کمیٹی) ڈاکٹر تارکر اور ڈاکٹر انصار جوے شریکِ جلسہ رہے۔ تقریب کی ابتدا تلاوت کلامِ پاک سے ہوئی۔ جناب نذیر منچیکر نے بدست محترمہ نجمہ مُلّا (صدر مدرسہ) گلدستے پیش کرتے ہوئے تمام مہمانان و شرکاء کا استقبال کیا۔ کرڈوئی کی معروف و معتبر شخصیت محترم اسماعیل محمد جُوے (عرف نانا جُوے) جو ایک اعلیٰ سماجی خدمت گار کی حیثیت رکھتے ہیں محترمہ آمنہ موڑک (سابق پرنسپل) کے ہاتھوں اور محترم عبدالمجید جُوے (آرٹ ٹیچر) جو اپنے فن میں اپنی مثال آپ ہیں۔ جناب فاروق عبدالرزاق پٹیل صاحب کے ہاتھوں ان کا اعزاز کیا گیا۔

اخلاقی اقدار کے دس بنیادی نکات پر دس طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا۔ ساتھ ہی ساتھ دیگر طلباء و طالبات نے بہترین ثقافتی و تفریحی پروگرام بھی پیش کئے حسبِ سابق امسال بھی محترم کیپٹن جعفر بھونبل کی طرف سے مدرسہ میں زیرِ تعلیم ضرورت مند کل ۱۰ طلبہ کو مُفت یونیفارم تقسیم کئے گئے۔

سالانہ امتحان میں پہلا دوسرا اور تیسرا نمبر پانے والے جماعت اوّل تا چہارم کے طلبہ، پونہ سے لئے جانے والے

ڈرائنگ کے امتحان میں کامیاب
کل 75 طلبہ اور تقریری مقابلے میں
جیتنے والے ۔ ۱۔ فضا بشیر موڑک پہلا
۲۔ ساحل مختار ملّا (دوسرا) اور ۳۔
تنزیلہ رشید پیرزادے (تیسرا) تمام
پروگرام میں حصّہ لینے والے بچّوں کو ،
انعامات سے نوازا گیا ۔ مقابلے کے لئے
جج صاحبان کے فرائض محترم رفیق پٹیل
محترمہ نسیمہ بھادر اور محترمہ دلنواز کھوت
نے انجام دیئے ۔

محترم سراج الدّین بٹیکر، ڈاکٹر انصار
جُولے اور جناب اخلاق موڑک نے
انعامات کی رقم اپنی طرف سے ادا کی
P.B.F. کی طرف سے دوہرے انعامات
دیئے گئے ۔ تمام مقررین اور حاضرین
جلسہ کی طرف سے اس مدرسہ کی کامرانی
و کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا
اظہار کرتے ہوئے طلبہ کی ہمّت افزائی
کی گئی ۔ پروگرام کی کامیابی کے لئے بزمِ
خواتین کے جی سٹاف ، آزاد اسپورٹس
کلب اور جماعت المسلمین کرڈوئی کے
تمام اراکین و ممبران کا تعاون رہا ۔ آخر
میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا ، اور
راشٹر یہ گیت کے ساتھ تقریب اختتام
پذیر ہوا ۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو اکیڈمی

کے انعامات کا اعلان

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی نے
سال ۹۷-۱۹۹۶ء اور ۹۸-۱۹۹۷ء کے
لئے سنت گیانیشور ، ولی ، دکنی ، سراج
اورنگ آبادی ، سیتو ، مادھو ، پگڑی ، ساحر
لدھیانوی ، ڈاکٹر ظ ۔ انصاری ایوارڈ کا
اعلان کیا گیا ۔ اس کے علاوہ کتابت ، کتابوں
کی تصنیف اور دیگر انعامات کا اعلان
ریاستی وزیر برائے ثقافتی امور شری پرمود
نولکر نے کیا ۔ اس موقع پر وزیر مملکت برائے
ثقافتی امور انیل دیشمکھ ، ممبر سیکریٹری یامین
فاروقی اور رکن مشتاق انتولے موجود تھے ۔

پچاس ہزار روپے کا سنت گیانیشور
ایوارڈ مشہور شاعر کیفی اعظمی کو تیس ہزار
روپے کا ولی دکنی قومی ایوارڈ ، ۹۷-۱۹۹۶ء
کے لئے ڈاکٹر نعیم الدّین (امراؤتی) اور ۹۸-
۱۹۹۷ء کے لئے ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (دلی)
۲۵ ہزار روپے کا سراج اورنگ آبادی
کا اسٹیٹ ایوارڈ دو افراد ۹۷-۱۹۹۶ء
کے لئے ڈاکٹر شرف الدین ساحل (ناگپور)
اور مانک ٹالا (ممبئی) اور ۹۸-۱۹۹۷ء
کے لئے ڈاکٹر منشاء الرحمن خان منشاء
(ناگپور) اور محمود ایوبی (ممبئی) کو دیا گیا ۔
اردو مراٹھی خدمت کے لئے سیتو مادھو
پگڑی ۱۵ ہزار روپے کا ایوارڈ ڈاکٹر محمد
اسداللہ (ناگپور) اور انجم عباسی (ممبئی)
کو دیا گیا ۔ مصنف اور شاعر کے لئے
پانچ ہزار روپے کا ، ساحر لدھیانوی
ایوارڈ اقبال نیازی (ممبئی) اور فاروق
سید (ممبئی) کو دیا گیا ۔ صحافت کے لئے
پانچ ہزار روپے کا ڈاکٹر ظ انصاری کا
اول ایوارڈ سلمان ماہمی (تھانے) اور
میم ناگ (ممبئی) ۔ صحافت کا چار ہزار
روپے کا دوم انعام ریحانہ بستی والا (ممبئی)
اور ضمیر قادری (اورنگ آباد) ، اور
صحافت کا تین ہزار روپے سوم انعام
عثمان خان (ممبئی) اور ملک بزمی (پربھنی)
کو دیا گیا ۔ خطاطی کے لئے پانچ ہزار
روپے کا انعام پہلا جمیل شاہ نوری اور
خلیق الاسدی کو چار ہزار روپے کا ،
دوم انعام فیروز حسن اور سیّد عبدالستّار
کو نیز تیسرا تین ہزار روپے کا ایوارڈ
جمال ہاشم اور شیخ اعجاز کو دیا گیا ۔
خوشنویسی کے لئے چار ہزار روپے کا
ایوارڈ سال ۹۷-۱۹۹۶ء کے لئے
غیاث الدین (انقلاب) اور محمد محفوظ
(ناگپور) لے آؤٹ ڈیزائننگ کے
لئے چار ہزار روپے کا نام پونے کے محمد
ضمیر راجوری اور آصف سجانی (مالیگاؤں)
اکیڈمی نے امسال سے بہترین ٹیچروں
کے لئے پانچ ہزار روپے کا سر سیّد
احمد خان ٹیچرس ایوارڈ پانچ ٹیچروں

کو دینے کا اعلان کیا ان میں شیخ قمرالدین (جامنیر) رشیدہ تاج الدین قاضی (ممبئی) ہارون خان (وردھا) عظیم خان (مومن پورہ ناگپور) اور عزیز شیخ (جالنہ) شامل ہیں۔

اس کے علاوہ بہترین تصانیف لکھنے پر مصنفین کو بھی ایوارڈ دیا گیا ہے ، ہزار روپے کا پہلا انعام شمیم طارق کو ان کی کتاب شرف محنت وکفالت پر اور دوسرے سال یعنی ۹۸۔۱۹۹۷ کا ایوارڈ ڈاکٹر غلام رسول ساجد کو ان کی کتاب اردو کی منتخب تاریخوں کا تنقیدی جائزہ پر دیا گیا۔ دوسرا پانچ ہزار روپے کا انعام انور ظہیر خان (مت سہل ہم کو جانو) اور انصاری محمد مصطفیٰ (شرعی وزن اور پیمانے) چار ہزار روپے کا تیسرا انعام ڈاکٹر اعجاز مدنی (اردو غزل میں تصوف) محسن علی (علم سیاسیات) اور سلیم شہزاد (متن ومعنی کا تجزیہ) شامل ہیں۔ تعلیم، طب، ادب اطفال کے مقابلے لکھنے والوں کے لئے ، ہزار روپے کا پہلا ایوارڈ فاطمہ قمر (بوگا ہزار نعمت) اور بانو سرتاج (جنگل میں منگل) حیدر بیابانی (ننھی منی باتیں) اس طرح پانچ ہزار روپے کا دوسرا انعام ڈاکٹر عبدالوحید خان (اسلام اور منشیات اور انور احمد خان (انوارات اقبال) چار ہزار روپے کا تیسرا انعام مہر رحمان (فن کی قیمت) عبدالعزیز عرفان (ہمارے نبیا) اور رفیع احمد (آنکھ مچولی) شامل ہیں. ترجمہ اور دیگر (سفرنامہ، یادیں اور آپ بیتی وغیرہ) کے لئے ، ہزار روپے کا پہلا انعام ڈاکٹر داؤد کشمیری (بس) اور خیرالنساء مہدی (مجھے بھی کچھ کہنا ہے) پانچ ہزار روپے کا دوسرا انعام، ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر (کوکن میں اردو تعلیم) اور چار ہزار روپے کا تیسرا انعام محتشم مالیگانوی (شاعر اعظم) اور کوثر انصاری (تحفہ) شامل ہے. نثر اور کہانی نگاری پر پہلا انعام ، ہزار روپے کا عظیم راہی (اگلی صدی کے موڑ پر) اور مقصود اظہر (قرائن) پانچ ہزار روپے کا دوسرا انعام طفیل سیماب (نیم کے پتے) رشیدا نور۔ (روپے کا پیڑ) جب کہ چار ہزار روپے کا تیسرا انعام نبیلہ گل (دکھ سکھ اپنے) کو دیا گیا. شاعری کا پہلا سات ہزار روپے کا انعام ندا فاضلی (کھوتا ہوا سا کچھ) قیصر الجعفری (چراغ حرا) پانچ ہزار روپے کا دوسرا انعام فیاض رفعت (بیتی رُتوں کا منظرنامہ) ظفر گورکھپوری (آرپار کا منظر) اور چار ہزار روپے کا تیسرا ایوارڈ بشیر شکیب بنارسی (پتہ پتہ بوٹا بوٹا) اور سید یونس (انکشاف) شامل ہیں۔

پریس کانفرنس میں جب وزیر ثقافت پرمود نولکر سے پوچھا گیا کہ اردو اکیڈمی ہمیشہ منتخبہ شخص کو ہی ایوارڈ کیوں دیتی ہے نیز اکیڈمی کا طریقہ کار کیا ہے وہ کیا معیار دیکھتی ہے تو نولکر نے بتایا کہ ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے وہ یہ فیصلہ کرتی ہے. جب پوچھا گیا کہ فیصلہ لینے میں جانبداری کیوں برتی جاتی ہے تو انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں مجھے پتہ نہیں ہے۔

دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی ٹرون

بوئیخ تعلقہ وسئی میں دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی ٹرون کی جنرل میٹنگ ہوئی جس میں جنرل سکریٹری رضوان شیخ نے احوال پیش کیا. صدر پرویز ملا، مرکزی نائب صدر صغیر احمد ڈانگے شاکر سوپاردی، جوائنٹ سیکرٹری بشیر احمد شیخ، شمیم صدیقی، زبیر احمد بوٹکے، تاج الدین قاضی (ہیڈ مدرس) امتیاز ملا. میاں ماہم کر، منصور پلے یوسف منیار، یونس شیخ، بالا میاں شیخ (چندن سار) رئیس احمد سید حبیب شیخ، کبیر شیخ، اسماعیل شیخ نے شرکت فرمائی. اس موقع پر کھل کر کئی مسائل پر بحث کی گئی

مستری ہائی اسکول میں سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات و اسناد

۳۰ اگست کی صبح دس بجے مستری ہائی اسکول رتنا گیری کے حاجی داؤد اسماعیل مستری آڈیٹوریم میں سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات و اسناد کا انعقاد ہوا۔ عزت مآب محمود داؤد مستری سابق چیرمین تعلیمی امدادیہ کمیٹی رتنا گیری جلسے صدارت پر فائز رہے۔ اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب ابراہیم خان طالب صاحب، جناب عبدالحمید داؤد مستری رکن کمیٹی ہٰذا و دیگر برادران نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرما کر جلسے کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا۔ اسکول کی طالبات نے حمد اور ترانۂ اسکول پیش کیا۔ صدر معلم جناب عبداللطیف مقدم صاحب نے مہمانان کا تعارف کرایا۔ اور گلہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے اسکول کی روداد پیش کی۔

اس موقع پر اسکول میں مارچ ۱۹۸۰ء کے ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طالب علم مجاہد ابراہیم ہوٹیکر جس نے کولہاپور بورڈ میں اردو مضمون میں ۹۵٪ مارکس لے کر اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اور اسکول میں بھی وہ اوّل رہا۔ اُسے مثالی طالب علم کا خطاب دیتے ہوئے مستری برادران کی جانب سے ۱۰۰۱/- روپوں کے نقد انعام سے نوازا گیا۔

کالسیکر ہائی اسکول کے طالبعلم فرحان محمود پرکار کو بھی بورڈ میرٹ لسٹ میں ۴۲ ویں نمبر حاصل کرنے پر 500/- روپے نقد ایک بیگ، پین سیٹ ہاتھ کی گھڑی اور گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔

اسی طرح اسکول میں اوّل پوزیشن پانے پر مجاہد ابراہیم ہوٹیکر کو جناب ابراہیم داوت جناب لکی سیٹھ مہاجنی، ایف۔ ایم۔ بارنگے، سید سر نثار ناخوا، ایم۔ جی۔ دیوان کی جانب سے نقد انعامات سے سرفراز کیا گیا اور کمیٹی کی جانب سے ایک بیگ، گھڑی اور 500/- روپے نقد انعام سے نوازا گیا۔

ایس۔ ایس۔ سی۔ میں اسکول میں دوّم آنے والی طالبہ حسینہ عبدالحمید برڈے کو بھی مثالی طالبہ کے خطاب سے نوازتے ہوئے 300/- روپے کا نقد انعام انگریزی مضمون میں اوّل پوزیشن آنے والی اس طالبہ کو 150/- روپے کا نقد انعام، اسی طرح ابراہیم داوت، نثار ناخوا، دیوان صاحب کی جانب سے نقد انعامات سے نوازا گیا۔

ایس۔ ایس۔ سی۔ میں اسکول میں سوّم آنے والا طالب علم سلام حسن میاں جیگڈکر کو اسکول کی جانب سے ایک بیگ، نثار ناخوا اور ابراہیم داوت کی جانب سے نو سو روپئے کے نقد انعام سے نوازا گیا۔

جماعت پنجم تا نہم کے سالانہ امتحانات میں اوّل، دوّم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو بھی مہمانوں کے ہاتھوں انعامات و اسناد سے سرفراز کیا گیا۔

ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں ۹۵٪ سے زاید نتیجہ دینے والے تمام مضامین کے معلمین کو بھی انعامات پیش کر کے اُن کی خدمات کو سراہا گیا۔

رتنا گیری اور مضافات کے معزز مہمانان اور سرپرستوں نے کثیر تعداد میں شرکت فرما کر اس جلسے کو جہاں کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔

دہاں اسی اسکول سے منسلک پھلواری نرسری کلاس کے نونہالوں نے مختلف پروگرام پیش کیے اور ساتھ ہی مستری ہائی اسکول کے طلبہ اور طالبات نے مختلف ثقافتی پروگرام حاضرین جلسہ کے سامنے پیش کر کے دادِ تحسین وصول کیا۔

نظامت کے فرائض محترم جناب سراج احمد خان نے بہ حسن و خوبی انجام دیئے۔ بالآخر اسکول کے نگراں معلم جناب عبدالقادر بڑے صاحب نے مہمانان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ با تزک و احتشام اختتام پذیر ہوا۔

نمائندہ بذریعہ خبر

کویت میں
اُپکار کا سالانہ مشاعرہ

—: نور پرکار کی نظامت :—

کویت میں ثقافتی اور ادبی سرگرمیوں کے لئے معروف ہندوستانی تنظیم "اُپکار" کے زیرِ اہتمام ہندوستانی سفارت خانے کے خوبصورت آڈیٹوریم میں آزادی کی اکیاونویں سالگرہ کی مناسبت سے ۱۲ ستمبر ۹۸ء کو ایک شاندار معیاری مشاعرہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت ڈوگری کے معروف شاعر ڈاکٹر اروند رینا نے کی۔ مہمانِ خصوصی ہندوستانی سفارت کار جناب میگھوا نے اپنے خطاب میں اس قسم کی محفلوں کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیا اور یک جہتی کی فضا قائم کرنے کی سعی پر اُپکار کی کاوشوں کو سراہا گیسٹ آف آنرس محمد حوشدار خان جو سماجی اور اصلاحی کاموں میں پیش پیش ہیں، نے مشاعرہ کی افادیت روشنی ڈالی اور قلم اور قلمکار کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے مکمل تعاون کیا۔ اُپکار کے صدر جے، کے اگروال نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے نائب صدر سید منظر عالم منظر کو مائیک پر آنے کی دعوت دی جنہوں نے اردو کے مستند قلمکاروں کی خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ قلم کی قوت سب سے بڑی قوت ہے قلمکار اپنا رول بہتر طریقے سے نبھا رہے ہیں۔ اس سچائی سے کوئی ذی شعور انکار نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد انہوں نے نظامت کے لئے کویت میں مقیم اردو کے معروف شاعر و ادیب نور پرکار کو دعوت دی جنہوں نے مشاعرہ کی کامیابی میں چار چاند لگائے۔

مشاعرہ کے صدر ڈاکٹر اروند رینا نے اس خوبصورت تقریب کے انعقاد پر اُپکار کے صدر اور نائب صدر کے علاوہ رمیش چندر، پنکج اور شعراء حضرات کو مبارکباد پیش کی۔ سبھی شعراء نے اپنے تازہ کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ سامعین کی کثیر تعداد نے بھرپور داد دی اور آخیر تک شاعروں کے کلام کو دلچسپی سے سنا۔ مشاعرے میں ہر مکتبۂ فکر کے لوگ موجود تھے۔ نائب صدر سید منظر عالم منظر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے حاضرین کو ڈنر کیلئے مدعو کیا۔ جن شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو نوازا ان میں جوہر جینوئی، نور پرکار، عبداللہ ساجد، سید منظر عالم منظر، جبیر وصبان، محمد علی وفا، ڈاکٹر اروند رینا، ایوب قاسم کرجیکر، سعید روشن، منروجے درما، مسز رینا سبروال، مسز اندرا شرما، نظر اکبر بریلوی، سید نظر کرمپوری، حسین عالم رضوی، ابوشاہد طہیر اللہ، سید قمر منطو، اومیش شرما، چنی فرید آبادی، اور برج موہن کے

نام قابلِ ذکر ہیں۔ معروف سوشیل
ورکر اور بزنس مین جناب محمد
صالح برونڈ اور اردو کے مشہور
کہانی کار ڈاکٹر عمر بیگ نے بھی
مشاعرہ میں شرکت کی۔

نائب صدر اُبکار (کویت)

....

کویت میں کوکن لٹریری سرکل کے نئے عہدیداران

کویت میں کوکن لٹریری سرکل
جو ایک طویل عرصہ سے خالص ادبی
وثقافتی تنظیم ہے کہ زیرِ اہتمام
برسوں سے مختلف پروگراموں کا
انعقاد کیا جاتا رہا ہے جن میں۔
اختر الایمان اور رام لعل
کی یاد میں منعقدہ یادگار شامیں
کے علاوہ آفریقہ سے آئے عبداللہ
ساجد کے برادرِ نسبتی عبدالرزاق
پرکار کیلئے منعقدہ مشاعرہ
کا ذکر بزبانِ خاص و عام ہے۔
گذشتہ ہفتہ انور قادری کی رہائش گاہ
پر خصوصی اجلاس میں کوکن لٹریری
سرکل کے نئے عہدیداران کا تقرر
عمل میں آیا جن میں کویت میں کوکنی
برادری کے سربراہ سوشل ورکر
اور معروف تاجر محمد صالح برونڈ کا
سرپرستِ اعلیٰ کی حیثیت سے اور
کویت میں مقیم اُردو کے معروف
ادیب شاعر اور مراٹھی کے پہلے مترجم
نور پرکار کو سرپرست کی حیثیت سے
منتخب کیا گیا۔

رپورٹ : انور قادری کویتا
جنرل سکریٹری، کوکن لٹریری سرکل

میڈم نوری اقبال کوارے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ۱۳ ستمبر
۹۸ء کی شام مثالی مدرسین کے اعزاز
میں تہنیتی جلسہ منعقد کیا جس میں میڈم
نوری اقبال کوارے بھی شریک تھیں
جناب اقبال کوارے N.K.T.F کے
جواں عزم کارکن ہیں نوری اقبال
صاحب کی شریکِ حیات ہیں۔
آپ دونوں کی شرکت اس جلسے میں
ہوئی۔
نئی ممبئی کی یہ ببر شیرنی lioness
کی آمد پر اراکین مجلس (N.K.T.F) نے
ان کا پرجوش استقبال گلپوشی کے ساتھ
کیا۔ محترمہ نوری اقبال صاحبہ نے
مسلم خواتین کے سامنے ایک مثال پیش
کی ہے۔ انہیں نئی ممبئی کے محکمۂ پولیس
نے پولس دکشتا کمیٹی پر مقرر کیا ہے۔
ملک کے بدلتے ہوئے حالات کے مدِنظر
مسلمانوں کو ہر شعبہ میں پیش قدمی کرکے
اپنی پوزیشن مستحکم کرنا ضروری ہوگیا
ہے ایسے میں جب ہم سماجی خدمت
گزاری کی طرف دیکھتے ہیں تو مردوں
میں کسی حد تک ایسے افراد نظر
آتے ہیں مگر خواتین میں خال
خال بھی نہیں۔ بزم نسواں یا ویمنس
ٹرسٹ (Womens Trust)
قائم کرکے وہ کچھ INDORE
خدمات انجام دے رہی ہیں۔
اگر ان کی دیکھا دیکھی دوسری خواتین بھی
اپنے اپنے محلوں میں خدمات انجام دیں تو
قومی دھارے میں انکی شمولیت قابلِ فخر
سمجھی جائے گی ـــ ❊ ❊

ماہنامہ "نقش کوکن" کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا اِدارہ ان سبھوں کا شکرگذار ہے (ادارہ)

درونِ ہند

جناب عباس عبدالستار انتولے۔	(چاندوا)
محترمہ رخسانہ ظہیر کروِنکر	داس گاؤں
اُردو اسکول	کڈوی
محترمہ نورجہاں بیگم امین چوگلے	واشی
اُردو اسکول	ماجری۔ راج پوری
جناب عبدالستار۔ عاصی وہوری	وہور
جناب سید کمال سیدا ے کریم	ٹراہمے
جناب سید محمود اے رزاق	ممبرا
جناب قمرالدین شیخ	باڈوس
دارالعلوم عزیزیہ	میرا روڈ
محترمہ ریحانہ عبدالغنی جیوانی	مہسلہ
جناب وزیر حسن پنگارکر	دیہور
جناب ریاض نقیبہ	وردوٹے
جناب حبیب نقیبہ	کرلا
جناب غلام محمد قاسم دادن	کرلا
جناب محمود الحسن	ڈونگری بمبئی
ڈاکٹر غلام محی الدین حمدولے نقش کوکن	شرشی

بیرونِ ہند خریدار

جناب اقبال اے ملّا	بحرین
جناب اسلم محمود راؤت	منامہ

تاج الدین ساٹویلکر کا انتقال

تاج الدین محمود ساٹویلکر متوطن گونڈگھر، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ ۲۸ راگست ۹۸۰ء کو جسلوک ہسپتال ممبئی میں رحلت فرما گئے مرحوم کافی سال سے لیسٹر انگلینڈ میں آباد تھے اور صرف ۳ ہفتہ پہلے مستقل سکونت کے لئے اپنے وطن گئے تھے مگر زندگی نے وفا نہ کی اور ۴۷ سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہوگئے میت کو گونڈگھر قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا

(ابراہیم بغدادی ۔یوکے)

ابوالحسن مقادم کو صدمہ

ابوالحسن مقادم کے والد محمد احمد مقادم کا حرکت قلب بند ہونے سے ۲۳ ستمبر ۹۸۰ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا

مرحوم مجگاؤں ڈاک میں ۱۹۷۷ء تک اپنی خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی ۔

انتقالِ پُرملال

شبیر چیرفرے کو صدمہ

۲۰ جولائی سنہ ۹۸ء کو مرحوم میاں صاحب چیرفرے کی خوش دامن اور امتیاز، شبیر، ظہور، غلام و خلیل چیرفرے کی نانی سودا بی بی کا عمر طبعی کو پہنچ کر انتقال ہو گیا۔

غلام صاحب ڈاورے کا دوبئی میں ہارٹ فیل

۲۲ جولائی سنہ ۹۸ء کو جامع مسجد امبیت کے متولی شوکت عبدالغفور ڈاورے کے ہم زلف غلام صاحب ڈاورے کا دوبئی میں حرکتِ قلب کے بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ ۳ اگست ۹۸ء کو امبیت قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

بشیر مقادم کو صدمہ

مہاپرل تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگری میں ۳ اگست ۹۸ء کی صبح ساوتری مادھیامک ودیا مندر امبیت کے ہندی مراٹھی ٹیچر جناب بشیر مقادم کی والدہ محترمہ شریفہ عبدالغنی مقادم کا عمر طبعی کو پہنچ کر انتقال ہو گیا۔

عبدالرزاق خلفے کو صدمہ

لاٹون تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگری میں ۱۴ اگست ۹۸ء کو ساوتری مادھیامک ودیا مندر امبیت کے ٹیچر عبدالرزاق داؤد خلفے کے خسر محترم اسحاق جونلے تقریباً ستر سال کی عمر میں حرکتِ قلب کے بند ہو جانے سے رحلت کر گئے۔

(عبدالرحیم نشتر)

خلش جعفری کی رحلت

اردو کے مشہور اور کہنہ مشق صحافی اور روزنامہ انقلاب کے سابق مدیر خلش جعفری صاحب ۳۱ اگست سنہ ۹۸ء کی شب بھوپال کے ایک اسپتال میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم کو بھوپال کے بڑے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

بابو پانگلے کی رحلت

بندر محلہ ہرنئی کی مشہور و معروف ہستی جناب سلیمان عرف بابو پانگلے صاحب جو کہ ہرنئی کے چیف قاضی مرحوم آدم عرف دادا پانگلے کے برخوردار تھے مورخہ ۱۵ جولائی ۹۸ء کو انتقال کر گئے۔ آپ ۲۰ سال تک جامع مسجد بندر محلہ کے امام اور دس سال تک متولی کی خدمات پر مامور رہے آپ کا اچھے میلاد خواں میں شمار ہوتا تھا۔

عبدالغنی پاوسکر
فوزان ۳۰-۸-۹۸ء

مولوی عبدالحق رحلت فرما گئے

شہر مالیگاؤں کے مشہور عالم مولوی عبدالحق ۱۹ جولائی ۹۸ء کو رحلت فرما گئے۔ موصوف مدرسۂ جامعات الصالحات میں خدمات انجام دیتے تھے۔

گرین فیلڈ کے حاجی محمد کو صدمہ

گرین فیلڈ ریسٹورنٹ مجگاؤں کی مخلص

شخصیت اور ممبئی جماعت المسلمین
امبر گھر کے سابق صدر جناب حاجی
محمد کے بھائی جان (حسین باوا دیر
۷ستمبر کو امبر گھر تعلقہ داپولی ضلع
رتناگیری ۷۰ سال کی عمر میں دار فانی
سے کوچ کر گئے۔

اشفاق عمر کوپے

غفور خاں صاحب کی رحلت

نقش کوکن کے دیرینہ نقش نواز
اور ہمدرد جناب غفور خاں صاحب
متوطن پنہالجہ کا طویل علالت کے
بعد ۹ستمبر سنہ ۹۸ء کو انتقال ہوگیا
مرحوم ممبئی کے ہوٹلوں کے کاروبار
میں شراکت دار تھے۔

پاریکھ برادران کو صدمہ

جناب یوسف حاجی عمر پاریکھ
کے فرزند اقبال کا کینسر کی بیماری
سے مورخہ ۱۵ستمبر کو ستیوڑہ میں
انتقال ہوا۔ مراسلہ نگار

محمود واگلے
ممبئی / مجگاؤں

معروف زکریا کو صدمہ

حافظ محمد زکریا (عطر فروش)
کی دختر اور محمد معروف صاحب کی
اہلیہ حلیمہ بی کا ۲۱ اگست سنہ ۹۸ء کو
انتقال ہوگیا۔

حسن کمال کو صدمہ

مشہور صحافی اور شاعر حسن کمال
کی والدہ بیگم زہرہ (۸۷) کا ۸ستمبر ۹۸ء
کو علی گڈھ میں انتقال ہوگیا۔

عبدالحکیم مقدم کا انتقال

مقام ماندیلی تعلقہ داپولی کی پابند
صوم وصلوٰۃ شخصیت حاجی عبدالحکیم
محمد شریف مقدم کا ۲۳ اگست سنہ ۹۸ء
کو اچانک انتقال ہوگیا وہ ۵۵ سال
کے تھے۔ شریک غم

ابراہیم علی بھارکر (سارنگ)

عزیز ملا کو صدمہ

عزیز ملا (پاپڑی کرم) صاحب
ممبئی کی زوجہ محترمہ انیقہ کا ۱ اگست
۹۸ء کو ممبئی میں انتقال
ہوگیا۔

آسیہ طاہر بستی کو صدمہ

ضلع پریشد اردو اسکول
بھوپن کی مشہور سماجی خدمتگار
آسیہ طاہر بستی کی والدہ حوا
عثمان صحیح بولے بھوپن تعلقہ
داپولی ضلع رتناگیری میں ۶ستمبر ۹۸ء
کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال
کر گئیں۔

(اشفاق عمر کوپے)

قاری عبدالخالق صدیقی کا انتقال

شہر ممبئی کے مشہور قاری عبدالخالق
صدیقی کا ۶ستمبر سنہ ۹۸ء کو ممبئی میں
انتقال ہوگیا۔

حسن میاں ٹکلے کا انتقال

مقام کوتھرا تعلقہ داپولی ضلع
رتناگیری کے ٹکلے سومل اور رائس
مل کے مالک جناب حسن میاں کمرالدین
ٹکلے ۲۳ اگست ۹۸ء کو دورۂ قلب
کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

جناب سلطان برمارے کو صدمہ

بحرین میں برسرِ روزگار جناب سلطان عبدالغفور برمارے کے عم زاد جناب اشرف عبدالرحمٰن برمارے کا اپنے وطن آڑہ میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے ۳۱ اگست ۹۸ء کو انتقال ہو ہوگیا جن کی عمر ۵۴ سال کی تھی۔

جناب بابامیاں بغدادی کا انتقال

بحرین میں برسرِ روزگار متوطن پُرار ضلع رائے گڈھ کے جناب بابا میاں بغدادی کا ۲ ستمبر ۹۸ء کو الجدِ بحرین میں نیند کی حالت میں ہی انتقال ہوگیا۔

بدرالدین حسن تابنے (بحرین)

عبدالقادر پٹھان کا انتقال

واشی نئی ممبئی میں انڈین بینک کے افسر جناب شاہد پٹھان کے بھائی اور کوکن بینک کے جناب کریم پٹھان کے بھانجے عبدالقادر پٹھان کا جوماہشر و رسیکٹر ۱۷ میں رہائش پذیر تھے ۱۸ ستمبر ۹۸ء کو انتقال کر گئے۔

نقش کوکن

ٹھاکور برادران کو ایک اور صدمہ

پچھلے شمارہ (ستمبر ۹۸ء) میں الحاج زین الدین ٹھاکور اور حاجی قاسم محمد حنیف ٹھاکور کی والدہ کی خبر شریکِ اشاعت تھی اس کا غم ابھی تازہ ہی تھا کہ ان دو حضرات کے بھائی سراج الدین ٹھاکور متوطن گھاٹیولہ ضلع رتناگیری کی جواں سال بیٹی کا پچھلے مہینے ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

عرفان قاضی کو صدمہ

سارنگ اُردو اسکول کے معاون مدرس جناب عرفان یوسف قاضی کے نانا جناب غلام حسین یوسف پٹھان کا ۱۲ ستمبر ۱۹۹۸ء رات ۳۰-۸ بجے عمر کے ۹۵ ویں سال میں بمقام داپولی (کونڈم) میں انتقال ہوگیا۔

انتقالِ پُرملال

میرے پھوپھی زاد بھائی حاجی عبدالرشید پٹیل کا ۲۱ اگست کو حرکتِ قلب بند ہوجانے سے ۵۲ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

وسیم احمد پٹیل (پنویل)

اسماعیل بھاردے چراغ کا انتقال

موضع سارنگ تعلقہ داپولی کے جواں مرد جناب اسمٰعیل محمد بھاردے جو چراغ کے نام سے معروف تھے۔ اور بمبئی پورٹ ٹرسٹ ڈریجنگ سیکشن میں ملازم تھے۔ مختصر سی علالت کے بعد ۲۲ ستمبر ۹۸ء کی شب میں پورٹ ٹرسٹ اسپتال وڈالا میں انتقال کر گئے۔

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ نقشِ کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۶ — شمارہ ۱۱ — ماہ نومبر ۹۸ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر — شاکر سوپاروی

دروں ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۳/اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰-۴۰۰۰۰ فون: ۳۷۱۰۶۵۶، ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت: اپروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۲۷-۴۰۰۰

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: . . . .
کتابت: سلیم قاسمی و ناصر علی . . . . .

اسلام میں عورت کا مقام

"اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ....
..... اَجْرًا عَظِیْمًا" (سورۃ احزاب ۳۵)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلم مرد اور مسلم خواتین، ایمان والے مرد اور ایمان والی خواتین، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار خواتین، اللہ کا ڈر رکھنے والے مرد اور اللہ کا ڈر رکھنے والی خواتین، راست باز مرد اور راستباز خواتین صابر مرد اور صابرہ خواتین، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی خواتین۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی خواتین روزہ دار مرد اور روزہ دار خواتین، ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی خواتین۔ ان تمام کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔"

حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک اور پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد سے اب تک تاریخ شاہد ہے کہ کوئی فرعون ایسا نہیں ہو گذرا ہے جس نے وقت کی غلام قوم کے مردوں اور بچوں کو ذبح کر کے عورتوں کو زندہ رکھ کر اُن پر ستم نہ ڈھائے ہوں، کوئی شہنشاہیت روما ایسی وجود پذیر نہ ہوئی ہو کہ جس نے پادریوں کے فتویٰ سے "NUNS" (کنواری لڑکیوں) کو اصنامیات کے تزئین کا سامان نہ بنایا ہو، کوئی برہمنیت ایسی جلوہ نما نہ ہوئی ہو جس نے تعیش کے سومناتوں میں دیوداسیاں سجا نہ رکھی ہوں۔ کوئی زناریت ایسی نہ گذری ہو کہ جس نے ابلیسی روایات کے زیر اثر عورتوں کو ستی (زندہ جلانے کیلئے فلک بہ آغوش آتش کے شعلوں میں زندہ نہ دھکیلا ہو، کوئی یہودیت ایسی نہ براجمان رہی ہو جس نے عربوں کی جہالت کا فائدہ اُٹھا کر معصوم بچیوں کو زندہ دفن کرنے کی ترغیب نہ دلائی ہو۔ کوئی ابوجہل ایسا کھڑا نہ ہوا ہو کہ جس نے کعبہ کا طواف کرنے کے لئے عورتوں کو برہنہ کرنے کا رواج نہ دیا ہو۔ غرض یہ کہ سطح ارض پہ جہاں بیعت اور بربریت کے ایسے ہولناک عفریت موجود ہوں، فضا میں تباہی و بربادی کے ایسے ہلاکت انگیز جراثیم موجود ہوں اور سمندر کی پُرسکون روانیوں کے نیچے ایسے خوفناک اژدھے نہنگ موجود ہوں وہاں سفینۂ دختران حوا پہ کیا کچھ نہ گذری ہوگی اور گذر رہی ہے۔ مگر ایسے حالات میں ہر دور میں اللہ کی رحمت کو جوش آیا ہے اور وہ ان ظالموں کو فنا کرنے کے لئے کبھی موسیٰ علیہ السلام کو تو کبھی عیسیٰ علیہ السلام کو، کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کبھی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ کبھی محمد بن قاسم کو تو کبھی صلاح الدین ایوبی کو پیدا کرتا رہا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہزاروں برسوں سے عورت پر ہونے والے مظالم اور ستم اور اُس کی عظمت و عفت کی پائمالی کی فلم تیار کی جائے اور دنیا والوں کے سامنے رکھ دی جائے تو قلوب احساس، طلسم پیچ و تاب بن کر شمشیر و سناں کے ساتھ استبدادِ شہنشاہیت، برہمنیت، زناریت

محمد سعید علی ٹونکر (دبئی)

نقش کوکن

[فس]ادات اور انتخابی سیاست

[ا]یک سیاسی تجزیہ

[از] محمد اقبال ... پولیٹیکل سائنس ... عثمانیہ کالج ...

شہر حیدر آباد کو بسائے ہوئے تقریباً ۴ صدیاں
[گذر]ت گئیں۔ اس گنگا جمنی تہذیب سے آراستہ و پیراستہ
[ش]ہر کی بنیاد سیکولرزم کی جیتی جاگتی مثال رہی ہے آزادی
کے بعد سے ہندوستان کے بڑے شہروں کا اگر ہم جائزہ
[لیت]ے ہیں تو شہر حیدر آباد کو ہم ہر لحاظ سے اعلیٰ و برتر پائیں گے
شہر حیدر آباد کی یہی ایک انفرادی خصوصیت ہے،
[ی]ہاں تاریخ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا ثبوت دیتی ہے۔
[ل]یکن اگر ہم حیدر آباد کے سیاسی حالات پر جب نظر
[ڈ]التے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ آزادی ہند کے بعد
سے جو عام انتخابات ہونے لگے ہیں ان میں فرقہ واریت
کو بنیاد بنا کر انتخاب لڑا گیا۔ یہی بنیاد آگے چل کر
[ف]رقہ وارانہ فسادات کا ذریعہ بنی۔ راست نہ سہی بالراست
[ط]ور پر ہمارے سیاسی رہنماؤں نے معصوم شہریوں کا
[وو]ٹ کے نام پر استحصال کیا ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے
[ہیں] کہ سالوں سے [illegible] زیادہ آبادی والے اس شہر
[کے] سیاسی انتخابات کے سبب سے [illegible] ایک عام بات

[illegible] سیاسی [illegible]
[illegible] مذہب [illegible]
[ا]پنے سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے [illegible]
کرنا ہر ایک گروپ کا بنیادی مقصد ہے اور یہ ایک
تسلیم شدہ حقیقت ہے۔

ہندوستان جیسے کثیر المذاہب ملک میں
جہاں پر مختلف سماجی حالات ہوں زبانیں ہوں اور
علحدہ نسلیں ہوں، وہاں پر لادینیت (سیکولرزم)
مذہبی گروہ بندی کا خاتمہ نہیں کر سکتی۔ ایسے سماج
میں مفاد پرست انسان اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے
اور اقتدار کے حصول کے لئے مذہب کا سہارا لینا
چاہتا ہے۔ جس سے اس کو معاشی مفادات، سیاسی
اقتدار اور سماجی درجات کو بلند کرنے میں آسانیاں
پیدا ہوتی ہیں۔ فرقہ واریت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایک
قوم اپنی مذہبی روایات، پاسداری احساس کی شناخت
کی بنیاد پر آبادی کے تناسب کو خیال میں رکھتے
زیادہ سے زیادہ دولت، عزت، شہرت اور سب
سے بڑھ کر اقتدار حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اسکو حاصل
کرنے کے لئے قوت آزمائی کے لئے بھی تیار
ہو جاتی ہے۔ ہمارے سماج میں فرقہ واریت کے
ابھرنے کی کئی وجوہات ہیں۔ ایک طرف [illegible]
[illegible] آبادی، مفاد پرستی [illegible]
[illegible] احساس [illegible]

[illegible] ہوتے ہوئے احساس [illegible] ہے جو [illegible]
[illegible] ایک اہم [illegible] کی حیثیت رکھتے ہیں۔
[illegible] کسی بھی قوم کی مکمل اور مذہبی آزادی
سے تعلق [illegible] ہے بلکہ [illegible] چند مفاد پرست عوام کے اطراف
گھومتی رہتی ہے جو اقتدار کو کسی نہ کسی طرح حاصل کرنے
کی کوشش کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ سارا عمل
دنیا پرستی کی بنیاد پر ہوتا ہے جو اپنے لئے معاشی اور سیاسی
مفادات کا زیادہ سے زیادہ حق چاہتے ہیں۔

جہاں تک شہر حیدرآباد میں فرقہ وارانہ فسادات کا
تعلق ہے ہندوستان کی آزادی کے بعد بالخصوص 1975ء
ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد فسادات ایک عام بات سی
بن گئے ہیں۔ اگر ہم حیدرآباد کے فرقہ وارانہ فسادات
کی فہرست ترتیب دیں تو سب سے پہلا فساد 1938ء
میں واقعہ ہوتا ہے لیکن جہاں تک کرفیو کا تعلق ہے
سب سے پہلے ستمبر 1947ء میں نافذ کیا گیا جب کہ
ہندوستانی فوج سلطنت حیدرآباد میں رضا کاروں
کے ظلم وستم کو روکنے کے لئے داخل ہوئی تھی۔ اس
کے بعد قدیم شہر حیدرآباد 1960ء تک پرسکون رہا اور
یہاں کے شہری خوشگوار ماحول میں چین اور امن کی
سانس لیتے رہے۔ اس کے بعد بڑے پیمانے پر ہندو
مسلم فسادات نے شہریوں کی نیندیں اڑادیں۔ اس
کے بعد دوبارہ 1970ء سے فرقہ وارانہ تشدد نے حیدرآباد
میں اپنی جڑیں مضبوط کرلیں جس کی بنیاد 1978ء کا
وہ واقعہ ہے جس میں پولیس اسٹیشن نلہ کنٹہ میں ضلع
کرنول کی ایک خاتون رمیزہ بی کی عصمت ریزی کی گئی
اس کی وجہ سے حیدرآباد میں بڑے پیمانے پر تشدد برپا ہوا۔
نقش کوکن

[illegible] ہے۔ اس کے [illegible]
حیدرآباد میں ہر ایک سال کے وقفہ کے بعد 1979ء
1981ء اور 1983ء میں بھی فرقہ وارانہ فسادات برپا
ہوئے۔ اس کے بعد ستمبر 1984ء میں گنیش وسرجن پر جو
فساد ہوا۔ اس تشدد میں تقریباً 24 لوگ ہلاک ہوئے
اور کئی افراد زخمی ہوگئے۔ اس کے بعد جب حکومت
کی باگ ڈور این۔ ٹی۔ راما راؤ نے سنبھالی تو شہر حیدرآباد
فرقہ وارانہ فسادات سے پاک رہا اور تقریباً چھ برس
تک شہریوں نے امن اور سکون کی سانس لی۔ لیکن پھر
1990ء میں جو فسادات ہوئے اس میں انسانوں
کے خون کی ہولی کھیلی گئی اور کئی سو معصوم افراد کو موت کے
گھاٹ اتار دیا گیا۔ اس وقت حکومت کی باگ ڈور
ڈاکٹر ایم۔ چنا ریڈی کے ہاتھوں میں تھی۔ فسادات کے
بھڑک اٹھنے کی وجہ سے انہیں اپنے عہدہ سے مستعفی
ہونا پڑا تھا۔

دسمبر 1992ء میں بابری مسجد کے سانحہ سے
حیدرآباد نے ایک بار پھر فسادات کو دیکھا اور اس
کے بعد تقریباً چھ برس تک شہر حیدرآباد کو دوبارہ
سکون اور چین نصیب ہوا۔ ماضی قریب کے واقعہ
نے شہر حیدرآباد کو دوبارہ تشدد دکھایا جب کہ ایک
دل آزار پمفلٹ نے شہریوں کے دلوں میں نفرت کی
آگ بھڑکادی۔ ۵ جون 1998ء کو فساد شروع ہوا
جس میں تقریباً ۹ لوگ مارے گئے اور 28 سرکاری
بسوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا اس وقت پولیس اور
حکومت کی شہری کا رول محض ایک تماشائی اور بے
بسی کا تھا۔ اس کی روک تھام کے لئے صحیح قدم نہیں

[illegible] فرقہ وارانہ فسادات ہمارے
ملک میں [illegible] نوعیت کے حامل ہیں جن کے کئی اسباب
ہیں۔ ہماری تحقیق اور حاصل کردہ نتائج کو بنیاد بنا کر ہم ان
فسادات کا ایک سیاسی تجزیہ کر سکتے ہیں جس کے پیچھے
سیاسی اور معاشی فسادات کارفرما ہیں لیکن اس کا دوسرا
پہلو یہ بھی ہے کہ ان فسادات کی وجہ سے ایک طرف معصوم
افراد کا قتل ہو رہا ہے تو دوسری طرف کروڑہا روپیوں کی
املاک کا نقصان بھی ہو رہا ہے۔ یہ ہماری مملکت کے
لئے ایک چیلنج ہے۔

سیاسی انتخابی پس منظر

شہر حیدرآباد میں جملہ ۵ انتخابی حلقے ایسے ہیں
جہاں پر [illegible] رائے دہندگان کی اکثریت ہے 1967ء
سے ان حلقوں میں ہندو اور مسلم سیاسی جماعتیں دونوں
فرقوں کو علیحدہ علیحدہ ووٹ بینک میں تقسیم کر دیئے ہیں
حیدرآباد میں جب کبھی اسمبلی یا لوک سبھا کے لئے انتخاب
ہوتے ہیں تو ہندو اور مسلم سیاسی جماعتوں کے درمیان
سیاسی نمائندگی ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے جس میں شدید
اعصابی تناؤ دیکھنے کو ملتا ہے اور یہی تناؤ بالآخر
فرقہ وارانہ تشدد کا سبب بن جاتے ہیں قدیم شہروں
میں دونوں فرقوں کو اپنے اپنے امیدواروں کی کامیابی
کا یقین ہوتا ہے اور اپنی کامیابی کو یقینی بنانے کے
لئے یہ سیاسی لیڈران معصوم اور غریب عوام کے جذبات
کا استحصال کرتے ہیں اور اس موقع پر ذرا سی بھی
ناموافق حرکت ایک دوسرے کے لئے فساد کا سبب
بن جاتی ہے۔

ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا جمہوری اور
سیکولر ملک ہے [illegible]
حاصل ہے۔ صحافت کے ذریعے ہر [illegible]
کا اظہار کر سکتا ہے۔ خصوصاً الیکشن کے دوران [illegible]
دیکھنے میں آئی ہے کہ یہ سیاسی پارٹی کے لیڈران
مخصوص حلقوں سے اپنے مخصوص امیدواروں کو کھڑا
کرتے ہیں۔ تاکہ کامیابی کے حصول میں آسانی ہو۔ اس
موقع پر مخصوص فرقہ کے افراد کی توجہ اپنی جانب سے
مبذول کروانے کے لئے سیاسی لٹریچر کا سہارا لیا جاتا
ہے جس میں ان کی شاندار خدمات اور بہت کچھ کرنے
کے وعدے بتائے جاتے ہیں۔ اس موقع پر سارے
سیاسی لیڈران تمام اصولوں کو توڑ کر موقع پرستی سے
کام لیتے ہیں۔ ہندوستان کے عوام کی اکثریت ناخواندہ
ہے۔ ان کے اندر سیاسی دانشمندانہ کیفیت نہیں ہے
لہٰذا اس کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے سیاسی لیڈروں
نے مذہب کے نام پر ووٹ بٹورتے ہیں۔ یہی وہ
باتیں ہیں جس کی وجہ سے سماج میں ذات پات
اونچ نیچ علاقہ واریت اور فرقہ واریت کو فروغ
حاصل ہو رہا ہے۔

حیدرآباد میں اپنے ذاتی مفاد کی خاطر سیاسی
جماعتیں ایک دوسرے کو فرقہ وارانہ کہتی رہی ہیں ایک
طرف مجلس اتحاد المسلمین مسلمانوں کی تائید و حمایت
حاصل کرنے کے لئے بی۔ جے۔ پی کو مسلم دشمن پارٹی
قرار دیتی ہے اور دوسری طرف بی۔ جے۔ پی مجلس
اتحاد المسلمین کو نشانہ بناتی ہے۔ اس طرح دونوں
جماعتیں ایک دوسرے مذہب کے افراد کو
لڑاتے ہوئے گنگا جمنی تہذیب کے اس مثالی شہر
میں جھگڑا، فساد، نفرت، تلخیاں، تشدد اور [illegible]

نماز کی پابندی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝

مقررہ اوقات میں مسلمانوں کے لئے نماز فرض کی گئی ہے۔

عبدالمجید مجگاؤں کر۔ کرلا، رتناگری

اسلام کی تمام عبادات میں نماز کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیوں کہ یہ عبد اور معبود کے درمیان ایک گہرا تعلق قائم کرتی ہے۔ نماز ہی ایسی عبادت ہے جس میں سجدہ ہے اور یہی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسلام کے تمام احکامات و فرائض زمین پر فرض ہوئے۔ لیکن نماز کی عظمت یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عرشِ الٰہی پر اپنے قربِ خاص میں بلا کر اس کو فرض کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جس قدر زیادہ تاکید نماز کی آتی ہے دوسری کسی عبادت کی نہیں آتی۔

نصرت اٹھو بنامِ خداوندِ دو جہاں
کچھ دیر ہو گئی ہے پیامِ اذاں ملے
(آدم نصرت)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝

"برائی کو اپنی حکمتِ عملی اور بہتر طریقے سے دور کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن بھی تمہارا دوست ہو جائے گا۔"

انجمن مومن

اگر تم اپنے کسی ساتھی میں کسی قسم کی کمزوری، خامی یا برائی پاؤ تو اس کی اصلاح کرنا تمہارا فرض ہے اور اصلاح کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ غصّہ کے بجائے رحم وشفقت سختی کی بجائے نرمی اور دل آزاری کی جگہ مروّت اور رواداری سے کام لو۔ یہی قرآن مجید کی تعلیم ہے۔

دردِ دل، پاسِ وفا، جذبۂ ایماں ہونا
آدمیت ہے یہی اور یہی انساں ہونا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ ۝

اور ہم نے تم کو جو روزی دی ہے۔ اس میں سے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے، خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ موت آنے لگے تو کہے کہ میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی دیر اور کیوں مہلت نہ دی کہ میں خیر خیرات کرتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ غریب ہوتے ہیں یا ان کی مالی حالت قابلِ افسوس ہوتی ہے تو وہ خدا سے بڑی بڑی دعائیں کرتے ہیں خوب خوب وعدے کرتے

صدائے ہند

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم سے بیگانہ

"نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم (N.K.T.F) پچھلے پندرہ سالوں سے خطۂ کوکن کے اردو ہائی اسکولوں میں
طلبہ کے درمیان تعلیمی مقابلے منعقد کرکے جو علمی بیداری کا کارِ نمایاں انجام دے رہا ہے وہ اظہر من الشمس
ہے، یہ مقابلے اسپانسرڈ (SPONSORED) پروگرام ہوتے ہیں۔ لہٰذا مقابلوں کا انعقاد علم دوست
حضرات کی کرم فرمائی پر منحصر ہوتا ہے اور یہ امر قابلِ ستائش ہے کہ رتناگیری اور ضلع رائے گڑھ میں کفیل
حاصل کرنے میں ہمیں کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ لوگ اگلے سال کے لئے اپنی جانب سے کفالت کا پیشگی
اظہار کرتے ہیں ہمیں جو تکلیف ہوتی ہے وہ صرف ضلع تھانہ میں ہے۔

پچھلے سال جب کوئی علم دوست تھانہ ضلع کے تعلیمی مقابلے کی کفالت کرنے پر راضی نہیں ہوا۔ تو
ہم تھانہ ضلع کو مقابلوں سے خارج کرنے کا ارادہ کررہے تھے مگر محترمہ نیلم فضل ماسٹر صاحبہ نے جو
(N.K.T.F) کی دیرینہ بہی خواہ ہیں۔ اپنی دختر محترمہ عیمہ اور جناب بشیر مرتضیٰ صاحب جو رتناگیری شہر
کے معروف تاجر ہیں کو مشترکہ طور پر کفالت کرنے پر راضی کر لیا۔ اور اس طرح تھانہ ضلع مقابلہ
واشی میں انعقاد پذیر ہوا۔

امسال نقشِ کوکن کے معاون مدیر جناب شاکر سوپاروی کی جو خود بھی ضلع تھانہ کے باشندے
ہیں۔ کوشش بسیار کے باوجود جب کوئی کفیل (SPONSORE) بننے کے لئے راضی نہ ہوا تو جناب اسمٰعیل
رادن نے جو نقشِ کوکن کے ہمدرد اور دیرینہ سرپرست بھی ہیں کفالت کے لئے اپنی رضامندی
ظاہر کرکے ہمارے لئے امید کی کرن روشن کی مگر آئیڈیل ہائی اسکول رابوڈی تھانہ کے ایک عہدہ دار جناب
محمد حنیف باپے صاحب نے اپنے ہائی اسکول میں پروگرام کرنے کی منظوری نہ دے کر ہماری امیدوں
پر پانی پھیر دیا اور اس طرح امسال ہم تھانہ ضلع میں (N.K.T.F) کے تعلیمی مقابلے منعقد کرنے سے
قاصر ہیں۔ ہم نے تمام ہائی اسکولوں کو سرکولر کے ذریعہ اطلاع دی تھی کہ تھانہ ضلع میں ۲۸، نومبر ۱۹۹۸ء کو مقابلے
منعقد کرنے ہونگے جس کا مرکز ہم نے ظاہر نہیں کیا تھا۔ اسلئے کہ پروگرام کی کفالت کا کوئی انتظام نہیں ہو پایا تھا
مگر اب ہم معذرت خواہ ہیں کہ ٹیلنٹ فورم کے مقابلے امسال تھانہ ضلع میں نہیں ہو سکیں گے۔

سیکریٹری N.K.T.F

حج اکبری
امسال انشاء اللہ حج اکبری ہونے کے امکانات ہیں، لہٰذا مایوسی سے بچنے کیلئے فوراً اپنی سیٹ بکنگ کرائیں۔
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ کئی برسوں کی پرخلوص و قابل اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے مکہ حج کارپوریشن کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل
● حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
● تجربہ کار و مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔
● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پرکیف سفر ● گھریلو ماحول جس میں آپ اجنبیت بالکل محسوس نہیں کریں گے۔
● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی بھی سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔
● طبی مشوروں کیلئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں۔ ● ۱۵ نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنے والوں کیلئے پاسپورٹ بلامعاوضہ بنا کر دیا جائیگا
● جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔ ● حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔ ● خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں۔ ● اکتوبر، نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے مزید معلومات کیلئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ :-
★ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S. اسکیم کے تحت ہوگا۔
★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں۔
★ ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فاران ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور سنہ ۱۹۹۹ء
ڈیلکس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
-/۷۱,۰۰۰ روپے
حج ٹور سنہ ۱۹۹۹ء
سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
-/۷۸,۰۰۰ روپے
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور ۹۸
(ماہ اکتوبر میں) ۱۵ روزہ
-/۳۵,۰۰۰ روپے
رمضان عمرہ ٹور
سنہ ۱۹۹۹ء
(آخری عشرہ) ۱۵ روزہ سفر
-/۴۵,۰۰۰ روپے
رمضان عمرہ
سنہ ۹۹-۱۹۹۸ء
(پورا مہینہ)
-/۵۲,۰۰۰ روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری مکہ حج کارپوریشن
۹/۷، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳
TEL: 3775969/3719231
FAX: 3738449
خالد پرکار، پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
TEL. 3436879/3446051/3442344
FAX: 3438271
شکیل شفیق، فرید
۵۶، نیسا لطیفہ اپارٹمنٹ بھیونڈی (ضلع تھانہ)
S.T.D (02522) 51693/56551

مقدس کلمات

ابراہیم بغدادی
انگلینڈ

۱۔ محنت کرنے والوں کو ہمیشہ اجر ملتا ہے ہے۔
(پارہ ۲۴ رکوع ۴)

۲۔ تم کوئی نیکی کرو اللہ کے ہاں اسے موجود پاؤ گے۔
(سورہ المزمل)

۳۔ جاہل لوگ چوپاؤں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔
(سورہ الاعراف ۷)

۴۔ ایمان والو انصاف پہ ڈٹ جاؤ اور کسی جذبے کا شکار ہو کر بے انصافی مت کرو۔ (سورہ النساء)

۵۔ جھوٹوں پر اللہ کی رحمت برستی ہے۔
(سورہ آلِ عمران ۱۶)

۶۔ بے شک اللہ کسی کام کرنے والے کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ (پارہ ۴ رکوع ۱۱)

۷۔ ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو۔ (سورہ الحجرات ۱۱)

۸۔ اپنا دنیا کا حصّہ فراموش نہ کر مگر آخرت کے لئے بھی حصّہ نکال۔ (سورہ القصص ۷۷)

۹۔ بیوی بچّوں کی محبت لوگوں (انساں) کے لئے مرغوب بنائی گئی ہے۔ (القرآن $\frac{3}{14}$)

۱۰۔ فتنہ قتل سے زیادہ خطرناک ہے۔
(سورہ البقرہ ۱۹۱)

۱۱۔ نیکوکاروں کو اس دنیا میں بھی فارغ البالی ہوگی۔
(سورہ الزمر)

۱۲۔ تمام نوعِ انساں ایک اُمّت ہیں۔
(القرآن $\frac{10}{19}$)

نقش کوکن

۱۳۔ تمہاری ہر مصیبت تمہارے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ (سورہ الشوریٰ)

۱۴۔ صبر تمہارے لئے اچھی چیز ہے اور صلح خیر ہے۔
(سورہ النساء)

۱۵۔ شبہ میں نہ پڑو۔ (البقرہ $\frac{39}{4}$)۔

۱۶۔ بے جا خرچ نہ کرو (سورہ الانعام $\frac{141}{8}$)

۱۷۔ ان بے لگام لوگوں کی اطاعت نہ کرو جو زمین پہ فساد برپا کرتے ہیں اور کوئی اصلاح نہیں کرتے۔
(الشعراء ۱۵۲، ۱۵۱)

۱۸۔ تم میں بہترین شخص وہ ہیں جن کے اخلاق بہترین ہیں۔ (حدیث بخاری شریف)

۱۹۔ تم میں بہتر وہ آدمی ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر سلوک کرے اور میں تم سب کی بہ نسبت اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہوں۔ (حدیث ترمذی)

۲۰۔ دین اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور خلقِ خدا پر شفقت کرنے کا نام ہے۔ (حدیث)

۲۱۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ دین وہ ہے جو سیدھا سادہ اور نرم ہو۔ (حدیث)

۲۲۔ بے نیاز رہو اور کسی سے مسواک کی لکڑی بھی نہ مانگو۔ (حدیث)

۲۳۔ بہترین انسان وہ ہے جس سے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ (حدیث)

۲۴۔ مفلسی سے بچو یہ انسان کو کافر بنا دیتی ہے۔
(حدیث)

۲۵۔ رُمی (جھاڑ) تمائم (تعویذ) اور قولہ (حب) کے اعمال سب شرک ہیں۔ (حدیث، احمد ابوداؤد)

۲۶۔ مہربانی کرو ان مخلوقات پر جو زمین میں ہیں تاکہ

نومبر ۱۹۹۸ء

مہربانی کرے تم پر جو آسمان پر ہے۔

(حدیث) ابو داؤد، ترمذی

۲۷۔ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز تمہارا اچھا اخلاق ہے۔ (حدیث) روایت عبداللہ بن عمرؓ

۲۸۔ توبہ کرنے والوں اور صفائی رکھنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ (حدیث)

۲۹۔ تم آسانیاں بڑھانے کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو دشواریاں بڑھانے کے لئے نہیں۔ (حدیث)

غنی میاں فخندار کے انتقال پُرملال پر

دفا راجپوا رہی

چھوڑ کر اپنے یہاں نقشِ قدم جاتا ہوں
سیرِ دُنیا کی ہوئی مُلکِ عدم جاتا ہوں
دائرے علم کا در بند نہ ہونے پائے
سونپ کر شمع تمہیں اہلِ قلم جاتا ہوں
زندگی فصل اُگانے کو ملی تھی مجھ کو
قوم کا نظم بنانے کو ملی تھی مجھ کو
میری کوشش کو منوّر ہی منوّر رکھنا
روشنی راہ دکھانے کو ملی تھی مجھ کو
انگنت طلباء میری راہ کے مشعل بن کر
خلق میں صاحب کردار بنے ہیں کیا کیا
میرے میخانۂ پرکیف کی مئے پی پی کر
مخزنِ واقفِ اسرار بنے ہیں کیا کیا
اور چند سانسیں ملی ہوتیں تو خدمت کرتا
علم و حکمت کے اثاثے سے محبت کرتا
موت کے سخت منصف نے وفا گھیر لیا
ورنہ آٹھ آنے کی مدفن سے بھی ہمت کرتا

بقیہ: اسلام میں عورت میں مقام

بقیہ

پادریت، یہودیت، مُلّائیت اور مولویت کی ظلِ سبحانیت (ملوکیت) کے سامنے خم ٹھونک کر کھڑے ہو جائیں اور ایک دن کے اندر "حقوقِ نسواں" کا مسئلہ حل ہو جائے۔ مگر اس دنیا میں اس طرح کے مرد اِن خود آگاہ و خدامست ہیں کہاں؟ مردِ مجاہد کہاں ملیں گے؟ اس کے لئے تو اب بہنوں کو ہی "اُمِّ عمّارہ" کا روپ دھار کر شمشیر بہ کف میدان میں اُترنا ضروری ہے تاکہ وہ ظلم و ستم کے طوفانوں کا منہ موڑ دیں اور استبداد کے بدر فتح کریں اور ظلم کے اُحد پر غلبہ۔ جی ہاں! اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اُمِّ عمّارہ کی عورتوں کے بارے میں پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے ان کی موافقت اور طرف داری، نیز عورتوں کا مقام قرآن اور اسلام میں جلوہ بار کرنے کے لئے مذکورہ آیتِ جمیلہ کا نزول فرمایا اور عورت کا صحیح مقام اُسے بتا دیا اور اُسے بیدار کیا۔

خطۂ کوکن میں اساتذہ کا مقام و مرتبہ

ایک تاثر

از: ابراہیم احمد سند ملکر

ڈاکٹر نشتر صاحب نے "خطۂ کوکن میں اساتذہ کا مقام و مرتبہ" کے عنوان کے تحت نقش کوکن کے اکتوبر ۹۸ء کے شمارہ میں اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کوکن میں مقیم بیرونِ کوکن کے اساتذہ سے عزت واحترام ہمدردی و دل جوئی کے سلوک کی وجہ سے بہت سے اساتذہ تعطیلات میں بھی اپنے وطن کی طرف رُخ نہیں کرتے اور کئی تو یہیں اپنا آشیانہ بنا کر بس گئے ہیں۔ انہوں نے سابق پرنسپل این۔ اے واحد، سید باسط حسین رضوی، ڈاکٹر رشید آتار، تسنیم انصاری، ڈاکٹر اورسنگ آوٹے، نظام الدین سعد، نوشاد مونس اعظمی وغیرہ کی مثالیں دیں۔ پڑھ کر خوشی ضرور ہوئی کہ کوکن میں عزت واحترام کے ساتھ اساتذہ کی پذیرائی ہو رہی ہے۔

اس زمرہ میں اور بھی کئی نام شامل کئے جاسکتے ہیں۔ جیسے سابق پرنسپل لقمان پٹھان، ایم۔ اے۔ علوی نعیم شیخ اور پرنسپل مختار احمد خان وغیرہ خود صاحب قلم نشتر صاحب آشیانہ کی تلاش میں اپنے پر تولتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کے تقریباً ایک سو تہائی اسکول ہیں جن میں مقامی اساتذہ کی معقول تعداد کے ساتھ غیر مقامی اساتذہ کی اکثریت ہے جو کوکن کی دشوار گذار پہاڑیوں اور تنگ وادیوں کے دامن میں بسی ہوئی چھوٹی چھوٹی بستیوں میں اپنی عرق ریزی سے اس خطہ میں علم کی روشنی پھیلانے میں مصروف ہیں۔ ان اساتذہ میں کئی قلمکار، شاعر و ادیب بھی ہیں جو درس و تدریس کی خدمات کے ساتھ ساتھ اس خطہ میں اردو زبان و ادب اور شعر و شاعری سے ایک ادبی ماحول پیدا کر رہے ہیں یقیناً وہ قدر دانی کے مستحق ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ کوکن کے دیہاتی معاشرہ میں متولی، مُلّا اور مدرس کا ایک مقام و مرتبہ ہوتا تھا اور کوئی اجتماعی کام خواہ وہ شادی بیاہ، رسم و رواج کا ہو یا گاؤں کی فلاح و بہبود کا، اس میں ان شخصیتوں کو بڑا دخل ہوتا تھا۔ آج کے بدلتے ہوئے حالات میں اس دستور میں تھوڑی بہت تبدیلی ضرور آئی ہے مگر جو مرتبہ و وقار مُلّا (امام مسجد) اور مدرس کا تھا وہ آج بھی برقرار ہے۔ ڈاکٹر نشتر نے کوکن کی مہمان نوازی کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ تو مشاہدہ اور تجربہ کی بات ہے کہ مہمان نوازی کوکن کی روایات میں شامل ہے۔ ایک زمانہ میں جب آمد و رفت کے ذرائع نہیں تھے۔ دُور دُور سے مسافت طے کرنے والے جب کسی گاؤں میں پہنچتے تو مسجد میں ٹھہرتے تھے۔ کوکن میں یہ بھی ایک دستور تھا کہ جب کبھی کوئی اجنبی شخص مسجد میں ٹھہرتا

تھا تو اس گاؤں کی جماعت کی طرف سے اس کے کھانے کا انتظام ہوتا تھا۔ ایسے اجنبی شخص کو "مسافر" کہا جاتا تھا اور یہ بات گاؤں کی عزت اور وقار کے خلاف تھی کہ کوئی مسافر گاؤں سے بھوکا گذر جائے۔ اب ایسے مسافر تو نہیں رہے مگر جذبۂ مہمان نوازی اب بھی قائم ہے۔

صدیوں پہلے کوکن میں عرب، حبشی اور ایرانی آئے دکنی اور ہندوستانی (شمالی ہندوستانی) آئے اور آکر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ یہ نو وارد امتدادِ زمانہ کے ساتھ یہاں کے معاشرہ میں ایسے ضم ہو گئے کہ اب ان کے خانوادوں اور قبیلوں کی شناخت تک باقی نہیں رہی۔ اساتذہ میں جو بھی یہاں بسیں گے مجھے یقین ہے کہ اہلیانِ کوکن ان کو "خوش آمدید" کہیں گے اتنا ہی نہیں بلکہ جو اہلِ علم و فن ہیں اُن کی یقیناً قدر و منزلت بھی ہوگی۔

ع دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

خاموشی		
عبادت ہے بغیر محنت کے	یوسف احمد	مقام
ہیبت ہے بغیر سلطنت کے	ساوَنت	
قلعہ ہے بغیر دیوار کے	واڈھٹ	
فتحیابی ہے بغیر ہتھیار کے	رتناگیری۔	
آرام ہے کراماً کاتبین کا		
قلعہ ہے مومنین کا		
شیوہ ہے عاجزوں کا		
دبدبہ ہے حاکموں کا		
مخزن ہے حکمتوں کا		
جواب ہے جاہلوں کا		

ہیں کہ خدا نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے دولت دی تو ہم ضرور یتیموں، غریبوں، مجبوروں اور مستحق کی مدد کریں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ جب اُن کو دولت سے نوازتا ہے تو وہ سارے وعدے بھُول جاتے ہیں اور نیکی کے ہر راستہ سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ ~

خدا کی راہ میں دینا ہے گھر کا بھر لینا
اِدھر دیا تو اُدھر داخلِ خزانہ ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

"جب تم گھروں میں جاؤ تو ایک دوسرے کو سلام کرو۔"
دنیا کے ہر طبقہ میں سلام کا طریقہ مختلف صورتوں کے ساتھ موجود ہے۔ لیکن اس سلسلے میں اسلام نے اَلسَّلامُ عَلَیکُم کے الفاظ مقرر کر کے انسانیت کی بڑی خدمت کی ہے۔ سلام میں پہل کرنے والا غرور اور تکبر سے بری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا حقدار وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا باعثِ برکت ہے۔ جب تم کسی گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کیا کرو۔ "تم سلامت رہو" دل کو موہ لینے والے کتنے اچھے الفاظ ہیں۔ اس سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جب تم ایک دوسرے سے ملو تو سلام ضرور کرو اور ہر چھوٹا اپنے بڑے کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ اسلام نے سلام کرنے کا جو طریقہ مقرر کیا ہے یہ دنیا کے تمام مذاہب سے بہتر اور افضل طریقہ ہے۔ اس میں دعائیہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور دعائیہ الفاظ بھی ایسے جو سب سے عمدہ اور جامع ہیں۔ تمام اعمال کی بنیاد انھیں پر ہے یعنی سلامتی اور اللہ کی رحمت پر جب تک یہ دونوں میسر نہ ہوں کوئی دنیوی کام بخیر و خوبی انجام تک نہیں پا سکتا۔

ماہِ نومبر تاریخ کے آئینے میں

مومن عبد السلام ۔ نیتولی سے کلیان ۔

یکم نومبر ۱۸۵۸ء ۔ بھارت کا اقتدار ایسٹ انڈیا کمپنی سے برطانوی حکومت کو ملا۔

یکم نومبر ۱۹۵۰ء پہلی مرتبہ ریل کا انجن کلکتہ کے چِترنجن کارخانے میں تیار کیا گیا۔

۴ ، نومبر ۱۶۸۸ء ۔ مغل شہزادہ محی الدین اورنگ زیب گجرات کے مقام پر ملکہ ممتاز محل کے بطن سے تولید ہوا۔

۵ ، نومبر ۱۵۵۶ء ۔ عادل شاہ سوری کے وزیر ہیمو اور اکبر کے درمیان پانی پت کے میدان میں لڑائی ہوئی۔ اکبر فاتح ہوا۔

۵ ، نومبر ۱۹۱۳ء ۔ شاعر رابندر ناتھ ٹیگور کو گیتانجلی کی تصنیف پر نوبل انعام دیا گیا۔

۵ نومبر ۱۹۴۵ء ۔ آزاد ہند فوج کے قیدیوں کا مقدمہ لال قلعہ میں شروع ہوا۔

۶ ، نومبر ۱۷۶۳ء ۔ میر قاسم کا پٹنہ پر قبضہ ہوا۔

۷ ، نومبر ۱۹۳۰ء ۔ بھگت سنگھ شیورام ، راج گرو اور سکھ دیوان انقلابیوں کو سانڈرس کے قتل میں سزائے موت کا حکم جاری ہوا۔

۹ ، نومبر ۱۲۳۶ء ۔ غلاماں خاندان کے سلطان رکن الدین کا قتل ہوا۔

۱۱ ، نومبر ۱۹۵۸ء ۔ بھارت میں دھماکہ خیز مادہ کے کارخانہ کا افتتاح ہوا۔

۱۱ ، نومبر ۱۹۵۸ء ۔ آزاد بھارت کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کا انتقال ہوا۔

۱۲ ، نومبر ۱۹۳۰ء ۔ مولانا محمد علی بیماری کے عالم میں پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ " اگر تم مجھے آزادی نہیں دو گے تو یہاں ایک قبر کی جگہ دینی ہوگی۔

۱۳ ، نومبر ۱۷۸۰ء ۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا جنم ہوا۔

۱۴ ، نومبر ۱۸۸۹ء ۔ آزاد بھارت کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کا جنم ہوا۔

۱۵ ، نومبر ۱۹۹۶ء ۔ ممبئی تا رتنا گیری کے درمیان ، کوکن ریلوے کی شروعات ہوئی۔

۱۶ ، نومبر ۱۸۳۵ء ۔ مہارانی لکشمی بائی (جھانسی کی رانی) کا جنم ہوا۔

۱۷ ، نومبر ۱۵۲۵ء مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر پانچویں مرتبہ سندھ کے راستے بھارت آیا۔

۱۷ ، نومبر ۱۸۵۷ء ۔ انگریز افسر کولن کیمپ بیل نے لکھنؤ میں آزادی کی پہلی لڑائی ختم ہونے کا اعلان کیا۔

۱۷ ، نومبر ۱۸۶۲ء ۔ آخری تاجدار مغل بہادر شاہ ظفر دومؔ رنگون میں قید فرہنگ اور قیدِ حیات سے آزاد ہوگئے۔

۱۸ ، نومبر ۱۹۷۲ء ۔ پہلی بار بھارتی آئین نے شیر کو قومی جانور قرار دیا گیا۔

۱۹ ، نومبر ۱۹۱۷ء ۔ بھارت کی پہلی وزیر اعظم خاتون اندرا گاندھی کا جنم ہوا۔

۲۰ ، نومبر ۱۹۱۷ء ۔ ریسرچ سینٹر قائم ہوا۔

۲۱ ، نومبر ۱۹۲۱ء ۔ پرنس آف ویلز کی ممبئی آمد پر انڈین نیشنل کانگریس نے ہڑتال کا نعرہ بلند کیا۔

۲۱ ، نومبر ۱۹۴۷ء ۔ آزاد بھارت کا پہلا ڈاک ٹکٹ جاری ہوا۔

۲۵ ، نومبر ۱۹۴۸ء نیشنل سیکوریٹی کورس کا قیام عمل میں آیا۔

۲۶ ، نومبر ۱۹۶۰ء ۔ کانپور اور لکھنؤ کے درمیان ایس ٹی ڈی فون سروس شروع ہوئی۔

نومبر ۱۹۹۵ء مرکزی حکومت نے بمبئی کو ممبئی نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا جسے منظور کر لیا گیا۔

اسلام کے تئیں غلط فہمیوں کا ازالہ

کراچی میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک سے خصوصی انٹرویو

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

اس سال لاہور میں شیزو فرینیا (مرض خفقان) پر ایک تین روزہ مجلس بین الاقوامی مباحثہ میں شرکت کی غرض سے ممبئی سے ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائک گئے تھے۔ اسی دوران وہ کراچی بھی گئے۔

ویسے تو --- پیشہ کے لحاظ سے وہ ایک طبی معالج اور ایک ماہر دماغی امراض و علاج ہیں لیکن اپنی وضع اور انداز میں وہ ایک دانشور اور فطری لحاظ سے ایک عالم باعمل بھی ہیں۔ ایک سے زائد علوم و فن میں انہیں مہارت حاصل ہے۔ ایم بی بی ایس کی ڈگری ۱۹۵۶ میں انہوں نے ممبئی میں حاصل کی اس کے بعد بھی انہوں نے اپنا علمی سفر جاری رکھا اور ۱۹۸۳ میں انہوں نے کینیڈا کی ٹورنٹو یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا اور ۲۸ برسوں کے دوران انہوں نے ہندوستان اور امریکہ کے علمی اداروں سے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور مہارتوں کو فروغ دیا اور آٹھ مزید ڈگریاں اور ڈپلومے حاصل کئے۔ انہوں نے عربی زبان، صحافت، روابط عامہ (پبلک ریلیشن) اور اکیوپنکچر جیسے موضوعات میں بھی گہری دلچسپی لی اور اپنی قابلیت و صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک ان لوگوں میں سے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ علم و فن کے حصول میں عمر کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اولوالعزم مخلص عوامی شخصیت کو علم و فن کے حصول کا ذوق و شوق شدت سے ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائیک نے ممبئی میں چھ برسوں تک جسٹس آف پیس کی حیثیت سے اور بعد ازاں ۱۹۷۵ تا ۱۹۸۳ اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ کی حیثیت سے عوام کی خدمت کی ہے ۱۹۸۸ تا حال بھی وہ اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ ہیں۔ آپ مختلف تعلیمی، سماجی، طبی اور دوسرے پیشہ ورانہ اداروں سے بھی منسلک رہے ہیں۔ انڈین سوسائٹی ممبئی اور آل انڈیا ایجوکیشنل موومنٹ مدراس کے وہ بانی ہیں۔ وہ متعدد بینکنگ، معاشی، تعلیمی، دینی، طبی اداروں، سوسائٹیوں اور تنظیموں سے منسلک رہ چکے ہیں اور آج بھی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وہ ایک اردو اور انگریزی جریدہ کی ادارت بھی کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک دماغی امراض و علاج، صحت کے موضوع پر برطانیہ، آسٹریلیا، پاکستان، سعودی عرب اور جنوبی افریقہ میں ہندوستان کی نمائندگی کر چکے ہیں اور ملیشیا میں حقوق انسانی سے متعلق کانفرنس میں بھی وہ ہندوستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ مختلف شعبوں میں اپنی بہترین خدمات کی بنا پر آپ کو ممبئی، دہلی میں مختلف ایوارڈوں سے بھی نوازا گیا ہے اور اس طرح آپ کی خدمات و خلوص کا اعتراف کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک جب چھوٹے تھے تب آپ کی تعلیم مراٹھی ذریعہ تعلیم کے ایک اسکول میں ہوئی تھی۔ اس کے باوجود وہ محرم کی مجالس و مواعظ میں شرکت کرتے تھے لیکن وہاں تقریریں سننے کے بعد وہ پریشان رہتے تھے اور کچھ نہیں سمجھ پاتے تھے۔ مسلم تہذیب و ثقافت سے وہ محروم رہ گئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے دین کو اس کے اصل ماخذ سے سیکھنے اور سمجھنے کا فیصلہ کر لیا اور جب انہوں نے اپنے اس فیصلے کے مطابق عمل کیا تو انہوں نے سمجھ لیا کہ دین منطقی ہے۔ خود ان کے الفاظ میں — "مجھے یہ معلوم ہوا کہ اسلام ایک منطقی اور قابل فہم دلیل اور دانش پر مبنی ہے"۔ ایسا کہتے ہوئے انہیں اطمینان و قلبی

سکون سا محسوس ہوتا ہے۔

اور جب ڈاکٹر عبد الکریم نائیک نے قرآن کریم کا مطالعہ شروع کیا تو وہ اسلامی امور میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے لگے۔ وہ کہتے ہیں ـــ مجھے روشنی مل گئی، اور میرے دل میں یہ شدید تمنا جاگی کہ میں اس روشنی سے دوسرے لوگوں کو بھی فیض پہنچاؤں۔ لیکن مجھے یہ احساس بھی تھا کہ ہمارے معاشرہ کے غریب و نادار لوگوں کی مالی و مادی مدد بھی ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے ۱۹۷۸ میں رحمانی فاؤنڈیشن قائم کی۔ اور پھر رفتہ رفتہ قرآن کریم کی تعلیمات کی تفہیم و وضاحت کا کام میرے لئے ایک بڑا اہم اور ضروری کام بن گیا، میرا عزم و عہد بن گیا۔ اس وقت تک میرا بیٹا ذاکر بھی بڑا ہو چکا تھا۔ فضل ربی سے وہ عالم و شارح قرآن جناب احمد دیدات کے اثر و رسوخ کے تحت ہو گیا۔ جناب احمد دیدات اس وقت جنوبی افریقہ سے ممبئی آئے ہوئے تھے اور میرے پاس ٹھہرے تھے۔ ۱۹۹۱ میں میں نے اسلامی ریسرچ فاؤنڈیشن قائم کی۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے کہ یہ ادارہ بہت اچھی طرح کام کر رہا ہے۔ ہم نے قرآن کے آڈیو اور ویڈیو تیار کئے ہیں۔ ہم ماہنامہ "نقش کوکن" اور ایک دیگر انگریزی ماہنامہ بھی شائع کرتے ہیں جو اسلامی دینی لٹریچر کا حامل ہوتا ہے۔

ویسے تو ڈاکٹر عبد الکریم محمد نائیک کا بنیادی پیشہ اور کام دماغی امراض اور معالجہ ہے لیکن اسلام کی محبت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ لہذا یہ فطری امر ہے کہ ان سے یہ جانا جائے کہ کیا دین فطرت یعنی اسلام اور دماغی امراض و معالجہ میں کوئی ربط و ضبط یا تعلق ہے؟ کیا دماغی امراض و علاج کے تعلق سے اسلام کوئی راہ دکھاتا ہے؟ دور جدید میں انسانی زندگی پر دباؤ اور تناؤ کے اثرات کس طرح پڑتے ہیں۔ اس دور میں انسان کی زندگی میں اعتدال، توازن اور خوش گواری کیسے پیدا کی جائے؟ اور مردوں اور عورتوں کی زندگیوں سے تناؤ کو کس طرح ختم کیا جائے؟

ان اہم اور نازک سوالات پر کہنے کے لئے ڈاکٹر عبد الکریم نائک کے پاس بہت کچھ ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ دو افراد یکساں، ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ نظریات و خیالات، رویوں اور رکھ رکھاؤ اور برتاؤ میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی اختلاف نوعیت کا اظہار روزمرہ زندگی میں، دفتروں، کارخانوں، گھروں میں اور رشتہ داروں، اور دوستوں کے مابین ہوتا رہتا ہے۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کا رویہ، انداز اور رکھ رکھاؤ دوسرے شخص سے مختلف ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ معاشرہ میں اتحاد و اتفاق، ہم آہنگی حسن ترتیب و نظم و ضبط کیسے پیدا ہو؟

اس فکر انگیز سوال کا جواب بڑی سہولت اور اعتماد کے ساتھ دیتے ہوئے ڈاکٹر عبد الکریم نائیک کہتے ہیں کہ "کچھ مشکل نہیں ہے، معاشرہ میں اتحاد، اتفاق، ہم آہنگی اور حسن ترتیب اور نظم و ضبط رواداری سے ہو سکتا ہے اور رواداری کی خوبی، صفت خود اپنے آپ کو سمجھ لینے سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خود کی شناخت، خود کو پہچان لینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ہم اپنے آپ کو ایک فرد کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ شعور کی ایک مخصوص سطح تک ہم کو خود اپنی پوری پہچان نہیں صرف دسویں حصہ تک ہم اپنے آپ کو جانتے ہیں۔ دس میں سے نو حصے تک ہماری اپنی شناخت ہمارے لاشعور میں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامی میں ترتیب پر، افراد کی تربیت پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے تاکہ ہم خود اپنے آپ کو سب سے پہلے اور اچھی طرح جان لیں

قرآن کریم نے افراد و معاشرہ کے لئے جو ہدایات دی ہیں ان میں سب سے زیادہ زور، سب سے زیادہ اصرار، تاکید زندگی میں نظم و ضبط پر دیا ہے۔ ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کا خیال رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے پھر چاہے وہ جس ملک سے بھی رہنے والے ہوں انہیں آپس میں بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے مثلاً ہندوستان میں، جہاں مختلف مذہبی عقائد کے لوگ آباد ہیں وہاں وہاں یہ مسئلہ نہیں ہے۔ تو پھر آخر مسئلہ کیا ہے؟ اگر اسلام کی تعلیمات، ہدایات اتنی اچھی ہیں تو ہم پریشان و منتشر کیوں ہیں ؟

ڈاکٹر صاحب نے بتایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے مذہب کو صرف چند لوگوں کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کو بھی دور کرنا ہوگا اور اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس کتاب مقدس (قرآن) کی تفسیر و تفہیم

کے تعلق سے ہم اپنی ذاتی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ زیادہ سے زیادہ مطالعہ، غور و خوض اور درس و تدریس کی اشد ضرورت ہے۔ قرآن کہتا ہے —

"مجھے سمجھنے میں آسانی ہے، میں آسانی سے قابل فہم ہوں"۔

افسوس کہ اس کے باوجود ہم قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور عمل پیرا نہیں ہوتے۔ میں ایک مثال دیتا ہوں۔ میں ایک ایسے بیٹے کو جانتا ہوں جس نے اپنی بیمار ماں کی کبھی پرواہ نہیں کی لیکن جب وہ اللہ کو پیاری ہو گئی تب اس بیٹے نے اس کے تجہیز کی رسم پر پچاس ہزار روپئے خرچ کر ڈالے! اس کی ماں جب زندہ تھی تب اسے اس کی صحت کا خیال ذرہ برابر بھی نہیں تھا لیکن اس کے مرنے کے بعد اس بیٹے کو یہ خیال ضرور آیا کہ اگر وہ اپنی غریب مرحومہ ماں کا تجہیز شاندار طریقے سے نہیں کرے گا تو "لوگ کیا کہیں گے"! ڈاکٹر عبدالکریم نایک نے بڑی تاکید لفظی کے ساتھ کہا کہ ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ قرآن کریم کا خاص الخاص موضوع حقوق العباد ہے۔ یعنی دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کی قرآن کریم میں ہدایت رحکم ہے۔ یہ ہماری بدبختی ہے کہ ہم نے اس ہدایت رحکم کو نظر انداز کر دیا ہے۔

قرآن کریم کی تفہیم کے لئے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کی خدمات کیا ہیں؟ اور اس تعلق سے آپ کا طریقۂ کار کیا ہے؟

ہم نے دوسرے مذاہب کی اصل دینی کتب کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے پاس اصل بھگوت گیتا ہے اور ہمارے پاس بائیبل کے متعدد مگر مختلف نسخے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ بائیبل کے ان نسخوں میں سے کون سا نسخہ ہمہ گیر پیمانے پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ کام ہمارے عیسائی بھائیوں کا ہے کہ وہ اس کی ہمہ گیر قبولیت کا فیصلہ کریں۔ ہم نے تو بائیبل کے ۸۶ مختلف نسخے جمع کر رکھے ہیں۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن میں ہم تنازعات اور فتنہ و فساد سے گریز کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کا ہر مذہبی گروہ ہمارے طرز عمل سے خوش ہے ہمارے عمل سے خوش ہے ہمارے ادارہ میں غیر مسلم بھی آتے ہیں اور ہماری باتوں کو توجہ اور دلچسپی سے سنتے ہیں۔ ہم ان کے سوالات کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اپنے جوابات سے انہیں مطمئن کرتے ہیں۔ ہم الکٹرونی میڈیا کے ذریعہ بھی کام کرتے ہیں۔ حالانکہ کچھ مولوی صاحبان اس کے خلاف ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے اعمال میں ہماری نیتوں کو دیکھتا ہے۔ یہ علم نفسیات میں بھی ایک اہم سبق ہے اور یہ صحیح بخاری شریف کی پہلی حدیث بھی ہے۔ نیت تعمیر شخصیت میں بھی کافی مدد کرتی ہے۔ اور میرے اعمال نیات ہیں؟ کیا ان کا کوئی مقابلہ ہے؟ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کیا تھا انہوں کو ہمیں اس وقت سنبھال لینا چاہئے جب کہ وہ ابھی چھوٹے ہیں۔ دونوں میں فطری جذبہ ہوتا ہے کچھ سیکھنے اور جاننے کا۔

گہری سانس لیتے ہوئے ڈاکٹر عبدالکریم نایک نے بتایا کہ ہم نے کافی باتیں کر لی ہیں اور یہ موضوع ایسا ہے کہ ہم باتیں کرتے ہی رہ جائیں گے اور سلسلہ ختم نہیں ہوگا مختصر یہ کہ ایک اچھے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ پہلے ایک اچھا انسان ہے اور روزمرہ کے امور میں اچھائی کی مثالوں سے ہی تبلیغ و اشاعت اسلام میں بڑی مدد ملتی ہے۔

مشرقی افریقہ، جنوبی ہندوستان، میانمار، ملیشیا اور انڈونیشیا کے ساحلوں پر اترنے والے مسلم تاجروں کے قانون کے اچھے عمل، نیکی اور بلند اخلاقی کی وجہ سے ان مقامات پر لوگوں نے جوق در جوق اسلام قبول کیا۔ ان تاجروں نے ناپ تول، سودوں میں ایمانداری، عہد کی پاسداری، اشیا کے اچھے معیار اور دام کے مناسب رکھنے کی جو بہترین مثالیں پیش کیں ان سے ان علاقوں کے لوگ اتنے زیادہ متاثر ہوئے کہ انہوں نے اسلام قبول کرنا بہتر اور ضروری سمجھ لیا اور اسلام قبول بھی کر لیا۔ اگر آج بھی ہم ویسی ہی مثالوں کے حامل ہو جائیں تو دنیا ضرور متوجہ ہوگی۔ متاثر ہوگی۔ اور ایسا ہو بھی رہا ہے۔ جاپان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نایک نے بتایا کہ مذہب آخر کار عقیدہ و ایمان کا معاملہ ہے اور یہ ہماری خوش بختی ہے کہ آج دنیا کو کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کی سہولت حاصل ہے جس کی وجہ سے اسلام کے

کیا کر رہے ہیں آپ

نظر برنی

بیمار قوم کی یہ دوا کر رہے ہیں آپ!
چھپ چھپ کے کالے دھن کو [illegible] ہیں آپ!
مہنگائی اپنے دیش کی بڑھتی چلی گئی
بندوق کا نشانہ خطا کر رہے ہیں آپ!
پچھلے الیکشنوں کا نتیجہ نہیں ہے یاد؟
پھر سے چناؤ لڑکے بُرا کر رہے ہیں آپ!
کرسی ملی تو بھول گئے "ووٹران" کو
یہ تو بتلائیے کہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ
"بعد از چناؤ" ہم کو فراموش کر دیا
جو کچھ بھی کر رہے ہیں "بجا" کر رہے ہیں آپ؟
[illegible] پھر مجھے کیوں جے دیا
کیوں میرا "زخم" پھر سے "ہرا" کر رہے ہیں آپ؟
اس شہر میں یہی تو ہے چھوکھلے کی ایک چیز
نادان ہیں جفا کا گلہ کر رہے ہیں آپ
[illegible] "رشوت" "وصول" کی؟
"[illegible]" سے خطا کر رہے ہیں آپ؟
"تعویذ گنڈے" بن گئے ہر روگ کا علاج
"پڑیاں" بنا بنا کے دوا کر رہے ہیں آپ!

"جمہوریت" کی کیا ہی "تعریف" ہے نظر
[illegible] ہم اٹھائیں مزہ کر رہے ہیں آپ!

بارے میں معلومات دنیا کو بہ سہولت میسا ہے۔ یاد رکھئے، اسلام تعلیم یافتہ لوگوں کا عقیدہ و ایمان ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام جاپان، امریکہ اور یوروپ میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ کیونکہ آج ایک جدید دور ہے اور عقیدہ و ایمان کی بنیاد پر لوگوں کو اسلام قبول کرنے میں مدد بہم پہنچا رہا ہے۔ ہم جو مسلمان پیدا ہوئے ہیں۔ بیک وقت خوش نصیب ہیں اور بد نصیب بھی! ہم خود اپنے بارے میں اور اپنے دین کے بارے میں کچھ سیکھنا نہیں چاہتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی بنیادی باتوں کی طرف رجوع ہوں اور بیرونی چمک دمک اور ملمع کو فراموش کریں۔ مال و زر اور ہر بات کو مالی و مادی فائدے کے پس منظر میں دیکھنے کی عادت نے ہمارے احساسِ مقصد کو تباہ کر دیا ہے۔ ہم نے ٹھوس باتوں کو فراموش کر دیا ہے اور اوپری اور ظاہری باتوں کی فکر میں لگ گئے ہیں حالانکہ اوپری ظاہری خول عام طور سے ردی سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ ہم بے کار اور فضول باتوں میں اپنا وقت اور اپنے وسائل کتنا برباد کرتے ہیں؟ اپنے عقیدہ کے تعلق سے ہم ایسا ہی کر رہے ہیں، اصل مقصد کے بجائے، اصل حقیقت کے بجائے، ہم سائے کے پیچھے دوڑ رہے ہیں—

غزل

وفاؔ. راجواڑی

لگانے دل نہ کہہ اب تو کسی سے
گلے کٹوائے ہم نے دوستی سے
عقیدت سے بھرا ہے کس قدر وہ
اسے ملتا ہے فیض اپنے ولی سے
یہاں ظلمات کی کیونکر چلے گی
اندھیرے چھٹ رہے ہیں روشنی سے
میری وحشت سے کیوں گھبرا رہا ہے
زمیں خالی نہیں ہے آدمی سے
سسک کر روتا ہے خلوت میں اپنی
کسی پر ظلم ہے بیجا کسی سے
وفاؔ احساس تک یہ راز رکھو
بنا ہے کس سے دل ٹوٹا کسی سے

غزل

محمد عبدالغفور ساقی نور مالوی
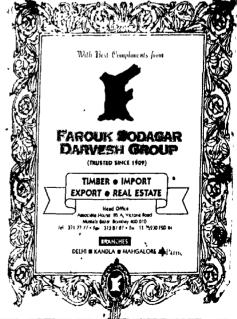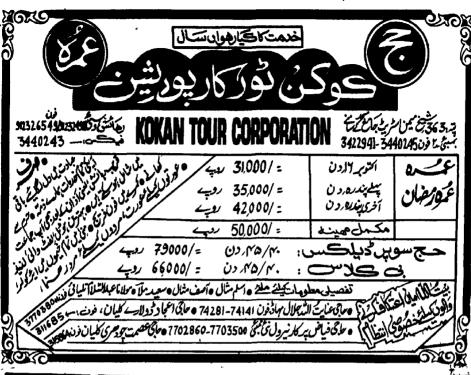
میکدہ میں مرنے مٹنے کی تمنا دل میں ہے
ہم سا اک میخوار بھی ساقی تیری محفل میں ہے
رفتہ رفتہ سب چراغِ عہدِ ماضی جل اٹھے
روشنی ہی روشنی اب اپنے مستقبل میں ہے
کس لئے چپ ہو خطا کیا میں نے کی ہے عشق میں
آج ہی کہہ دیتے سب کچھ جو تمہارے دل میں ہے
موجِ دریا، دور ہی سے اتنا کہہ کر پھر گئی
لطف ساحل میں کہاں جو دوریِ ساحل میں ہے
اک طرف ایماں کی دولت دوسری جانب ہے زر
آج کا انساں اے ساقی بڑی مشکل میں ہے

غزل

محمود الحسن ماہرؔ

گذرے ہوئے زمانے بہت یاد آئے ہیں
تنہائیوں میں چہرے بہت یاد آئے ہیں
مدت کے بعد کل تیری تصویر دیکھ کر
وہ تیرے کل کے وعدے بہت یاد آئے ہیں
جب ابتدائے عشق کے دن یاد آ گئے
لوگوں کے سخت پہرے بہت یاد آئے ہیں
دورِ جدید تیرے اجالوں میں بیٹھ کر
بے ساختہ اندھیرے بہت یاد آئے ہیں
ٹھوکر لگی تو ذہن کے دروازے کھل گئے
ہم کو بزرگ اپنے بہت یاد آئے ہیں
جب آئیں خود پہ جینے کی سب ذمہ داریاں
ماں باپ کے سہارے بہت یاد آئے ہیں
ماہرؔ فریب غیروں کے کچھ یاد ہی نہیں
اے دوست تیرے فتنے بہت یاد آئے ہیں

غزل

کے. رہبر ممبئی

خوشبو اپنی گلشن تک
دل کی بات ہے دھڑکن تک
آنے والے جلدی آ جا
کیسے جئیں گے ساون تک
اشک مرے خود دار ہیں کتنے
آتے نہیں ہیں دامن تک
دل کی بات نہ کہنا کسی سے
پہنچے گی یہ دشمن تک
یہ بھی کرم ہے میرے خدا کا
پانی اپنے آنگن تک
خستہ حالی کے عالم میں
بیچ دیئے ہیں کنگن تک
ہائے جوانی تو کیوں آئی
اچھے بھلے تھے بچپن تک
ہم کو رہبرؔ ایسا ملا ہے
ڈرنے لگے ہیں رہزن تک

تعلیمی سفر جاری ہے

عبدالرحیم نشتر

برسات کی رات تھی لیکن مطلع ابر آلود نہیں تھا ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اور میں گھر میں بچوں کے ساتھ دھینگا مشتی کر رہا تھا۔ سہانا موسم اکثر بوڑھے بدن میں بھی بچپنا بھر دیتا ہے۔ اچانک کسی نے دستک دی اور حارث میاں دوڑے ہوئے آئے کہ جماعت آئی ہے اور ملاقات کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ میں خود بھی اکثر ہفتہ واری گشت میں نکلتا رہتا ہوں لیکن اس وقت تبلیغی جماعت کا چلے آنا اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن ملاقات تو بہرحال کرنی ہی پڑتی۔

دروازہ کھولا تو باہر دو ہی مولانا کھڑے تھے، اور دونوں ہی ان شرٹ! ان میں سے ایک نے فوراً سلام بھی ٹھونک دیا اور معانقہ کے لئے بھی سبقت کر لی ارے! یہ تو محمد علی مقدم ہیں۔ دبلے پتلے سے سیدھے سادھے سے، متین طبیعت، شگفتہ صورت اور ایک دم عام آدمی جیسی شخصیت، لیکن خاص الخاص!

محمد علی سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کے لائبریرین۔ دن رات کتابوں میں گھرے رہنے والے، کتابوں کی قدر و قیمت، اہمیت اور افادیت اور ضرورت سے واقف، کتاب خواں اور کتاب شناس ساتھ ہی یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدہ کے صدر محمد علی مقدم کے خطوط پڑھ کر لگتا تھا کہ اتنی زبردست تعلیمی خدمات اور فروغ اردو کے کاز میں مستقل مزاجی سے جٹی رہنے والی یہ شخصیت بڑی بارعب اور بھاری بھرکم ہو گی اور انکی وجاہت و شوکت دیکھتے ہی بنے گی۔ لیکن یہ تو بالکل میری ہی طرح الاول جلول ثابت ہوئے، نہ کوئی تام جھام، نہ کوئی رکھ رکھاؤ۔ سچی سماجی خدمت کرنے والے لوگ ایسے ہی درویش ہوتے ہیں۔

مرحوم آپ کے بی مقدم کا بھی یہی عالم تھا۔ انہوں نے عمر عزیز سماجی خدمت میں کھپا دی۔ کبھی دیہی مسائل نمٹا رہے ہیں تو کبھی جماعت المسلمین کی عقدہ کشائی ہو رہی ہے۔ کبھی تعلیمی اداروں کی مشکلات کا حل نکالا جا رہا ہے تو کبھی نئے اردو ہائی اسکول کے قیام و اجراء کی فکر میں دوڑ دھوپ ہو رہی ہے۔ مرحوم خطہ کوکن میں تعلیمی بیداری کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ نہ ضعیفی کا لحاظ کیا نہ کمزوری اور تھکاوٹ کا اظہار۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ٹیم کے وہ سب سے بوڑھے نوجوان تھے اور پوری طرح فعال و متحرک۔ خاموش خدمت ان کا وطیرہ تھا اور یہی وطیرہ ان کے فرزند ارجمند نے بھی اختیار کر لیا ہے۔

۱۷ اگست کو گزرے ہوئے صرف دو دن ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اے ڈاکٹر اے وی ٹمکے صاحب کے سنہرے خواب انجمن حمایت اسلام اردو ہائی اسکول مہاڈ میں یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے اشتراک سے ٹیکنیکل لائبریری

کا شاندار افتتاح ہوا تھا۔

میں نویں جماعت میں پڑھا رہا ہوں کہ محمد علی دروازے پر جھلکے انہیں اچانک اپنی اسکول میں دیکھ کر میں بھی لپکا۔ کہنے لگے باہر گاڑی کھڑی ہے اور مجھے ان کے ساتھ داپولی چلنا ہے۔ پانچ دس منٹ بعد میری چھٹی ہوئی میں نے گھر پہنچ کر داپولی جانے کی اطلاع اور گاڑی میں داخل ہوگیا۔ اندر پورا کوکن اپنے دراز قامت اور نکلتے ہوئے پیروں کے ساتھ موجود ہے۔ عبدالغنی پادسکر پچھلی برتھ پر پھیلے ہوئے ہیں اور فقیر محمد مستری پشت باں کی طرح ان سے مِٹ کر بیٹھے ہیں۔ مجھے دیکھا تو مجھے بھی سمیٹ لیا۔ ان کا دل ہی نہیں، بانہیں بھی بڑی کشادہ ہیں۔ اپنے پرائے سب کو سمیٹ کر چلتے ہیں۔ سفر کے ساتھ سلسلۂ گفتگو بھی دراز ہوتا چلا گیا۔ عبدالغنی پادسکر اونچے پورے اور بھاری بھرکم آدمی ہیں۔ بہ اعتبارِ جثہ ہی نہیں بہ اعتبارِ دماغ بھی۔ بچپن میں غربت و افلاس کا ذائقہ چکھ چکے ہیں۔ بڑی تکلیف اُٹھائی اور خوب محنت و مشقت کی۔ لیکن زندگی بنا کر چھوڑی۔ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے ہم قوموں کی بھی۔ الحاج داؤد شبیر ور دھنکر کے اشتراک سے انہوں نے ہرنئی میں نیشنل ہائی اسکول کی داغ بیل ڈالی اور اس خلوص کے ساتھ تعلیمی سرگرمیوں میں حصّہ لیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کے اسکول نے اپنے علاقے میں ایک ممتاز جگہ بنالی۔ پادسکر صاحب کے علاوہ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور مبارک کابرڈی بھی محو گفتگو ہیں۔ محمد علی اور مستری صاحب بھی مسلسل بولے جارہے ہیں۔ کبھی کوکنی چلتی ہے تو کبھی اُردو، نئی پرانی شخصیات کے تذکرے تبصرے اور تجزیے میں سفر کس طرح تمام ہوا، کچھ پتہ ہی نہ چلا۔ داپولی پہنچ کر بڑی فرحت محسوس کی۔ کھلا کھلا آسمان۔ سرسبز و شاداب اطراف۔ کوکن کی زراعتی یونیورسٹی اور کوکن راجا پاپوس، کی سرزمین داپولی دور تک اپنی جاں بخش ہریالی کے ساتھ پھیلا ہوا تھا۔ ہواؤں میں ہلکی ہلکی خوشبو رچی ہوئی تھی۔ مرحوم منیر خاں سرگروہ کے خلوص و ایثار کی خوشبو اور بدیع الزماں خاور کے اشعار اور نظموں کی خوشبو۔ نیشنل ہائی اسکول کے وسیع و عریض میدان میں پہنچا تو چاروں طرف دیکھتا ہی رہ گیا۔ اساتذہ کرام اپنی اپنی جماعتوں میں محو تدریس تھے اور مجلسِ منتظمہ کے بعض اراکین مہمانوں کا خیر مقدم کر رہے تھے۔

محمد علی مقدم جدّہ میں بیٹھے بیٹھے بھی اپنے علاقے کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے کمربستہ ہوگئے ہیں چنانچہ انہوں نے جدّہ میں سکونت پذیر کوکنی برادری کو ایک پلیٹ فارم پر منظم کر کے یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن کی بنا ڈالی۔ اپنے تعمیری مقاصد کے حصول کے لئے ایک دہے تک ٹھوس اور عملی اقدامات کئے پھر ۱۹۹۶ء میں اپنی تنظیم کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ مطعم فردوس کے دربار ہال میں ڈاکٹر اوصاف احمد صاحب (مشیر اقتصادیات، اسلامک ڈیولپمنٹ بنک، جدّہ) کی صدارت میں یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن کا افتتاح عمل میں آیا تھا۔ شاہنواز دیشمکھ، خلیل شہاب الدین وانگڑے، سعید قاضی، سیّد مصلح الدّین سوری، ڈاکٹر سیّد علی محمود، ڈاکٹر نعیم اللہ خان، ڈاکٹر عبدالرحمان قمرالدین، محمد طارق غازی، شریف اسلم اور ایسوسی ایشن کے دوسرے اراکین نے اس تقریب میں تہیہ کیا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی ہمہ جہت ترقی کے لئے وہ فروغِ تعلیم اور تعلیمی بیداری کے عظیم

مشن کو شروع کریں گے۔
اسی عظیم مشن کو لے کر محمد علی داپولی تک آپہنچے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ کوکن کے علاقے میں زیرِ تعلیم بچوں کے لئے ووکیشنل گائیڈنس پروگرام کو ترجیح دی جائے۔ ذہین اور قابل طلباء کو مسابقتی امتحانات (آئی اے ایس، آئی پی ایس اور آئی ایف ایس) کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں چنانچہ وہ نہایت مفید و نفع بخش اور قابلِ قدر کتابوں کا خزانہ لے کر آئے ہیں۔ ان کتابوں کے مطالعے اور استفادے سے طالب علموں کو ہندوستان بھر کے مقابلہ جاتی امتحانوں کی تفصیل شرکت کا طریقہ، لائحہ عمل اور تیاری کے مواقع فراہم ہوں گے۔ کیپٹن فقیر محمد مستری نے ٹیکنیکل لائبریری کا افتتاح کرتے ہوئے طلبہ کو خوش بخت قرار دیا کہ آج کے مسابقتی دور میں انہیں اپنی مستقبل سازی کے بہترین وسائل مہیا ہیں۔ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کی گورننگ باڈی کے چیئرمین عمر صاحب دلوی نے کہا کہ اتنی مفید مطلب کتابیں اور ایسی کار آمد قیادت انہیں بھی ملی ہوتی تو وہ ڈپٹی کلکٹری کے امتحان میں پہلی ہی کوشش میں کامیاب ہو گئے ہوتے۔ پروفیسر خالد آرائی نے کہا کہ نیشنل ہائی اسکول داپولی میں ان کتابوں سے تعلیمی سرگرمیوں اور نئی ترقیاتی تبدیلیوں کی توقع کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کوکن میں "اردو تعلیم" کے مصنف کا استقبال کرتے ہوئے اس کتاب کو ایک تعلیمی کارنامہ قرار دیا۔ ان کے خیال میں یہ کتاب کوکن میں نئی تعلیمی بیداری کا ایک ذریعہ بن گئی ہے۔
عبدالرحیم نشتر نے یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدّہ کے تکنیکی اور مقابلہ جاتی امتحانات میں بروقت رہنمائی نقش کوکن اور اعانت کے اقدام پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے طلباء کو ان کتابوں سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ ان کتابوں کو پڑھتے ہیں، انہیں استعمال کرتے ہیں تو یہ کتابیں آپ کی زندگی اور مستقبل ہیں ورنہ محض کاغذات کا ڈھیر! جلسہ ایڈوکیٹ روشن خاں صاحب کی صدارت میں بحسن و خوبی تمام ہوا۔ اور ہم سب واپسی کی تیاری کرنے لگے۔
شام ڈھل رہی ہے۔ چاروں طرف پھیلی ہوئی سرسبز پہاڑیاں سرمئی اور تاریک ہوتی جارہی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد یہ تیرگی اور بھی گہری ہو گئی۔ ایسا لگا جیسے جہالت، ناخواندگی، غیر یقینی مستقبل، غربت و افلاس اور بیروزگاری کے سارے اندھیرے سمٹ سمٹ کر پہاڑیوں کی چوٹیوں پر جا ٹکے ہیں اور وہاں سے دوسری طرف پستیوں میں گرا چاہتے ہیں۔
گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی واپس ہو رہی ہے پیچھے مُڑ کے دیکھتا ہوں سارا داپولی ایک عجیب سی دودھیا اور مقدس روشنی میں نہایا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ علم کی روشنی ہے۔ وسعتِ علم کی روشنی ہے۔ ایک نئی زندگی اور نئے مستقبل کی روشنی ہے۔
محمد علی مقدم کے چہرے پر نگاہ کرتا ہوں تو وہاں ایک پُرسکون میٹھی اور مقدس سی درویشانہ مسکراہٹ چمکتی دمکتی نظر آتی ہے۔

ڈائری کا ایک ورق

لندن سے محترمہ عزیزہ حسن دلوی کا مضمون ڈائری کا ایک ورق موصول ہوا ہے وہ انشاءاللہ اگلی اشاعت میں شامل ہوگا۔

"نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے تعلیمی مُقابلے"

اطلاعاً عرض ہے کہ نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیرِ اہتمام امسال منعقد ہونے والے اردو اور مراٹھی تقریری مقابلے اور دیگر تعلیمی مقابلے مثلاً جنرل نالج برائے پرائمری اور سیکنڈری نیز انگریزی زبان دانی کے لئے حسبِ ذیل تاریخیں اور مراکز مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) ــــ رتناگیری اور سندھودرگ ضلعوں کے لئے سنیچر ۲۱ نومبر ۹۸ء صبح ۱۰ بجے مرکز مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون جناب غلام محی الدین داؤد خطیب متوطن گولکوٹ اس پروگرام کے کفیل ہے۔

(۲) ــــ رائے گڑھ ضلع کے لئے اتوار ۲۲ نومبر ۹۸ء صبح دس بجے مرکز اردو ہائی اسکول NES ناگوٹھنہ انجینئرنگ ورکس کے مالکان جناب ابوبکر دفعدار اور ان کے فرزند جناب اسماعیل دفعدار اس پروگرام کے کفیل ہیں۔

(۳) ــــ ضلع تھانے کے لئے سنیچر ۲۸ نومبر ۹۸ء صبح ۱۰ بجے مرکز کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔ اس کے لئے ابھی تک اس پروگرام کی کفالت کے لئے کسی نے تعاون نہیں دیا ہے۔

اُردُو تقریر کے لئے عنوانات

(۱) ــــ اگر درخت بولنے لگے۔

(۲) ــــ مطالعہ اور اس کے فوائد

(۳) ــــ اکیسویں صدی اور کمپیوٹر

مراٹھی تقریر کے لئے عنوانات

विध्यावरदान किशाप ودنیانوردان کی شاپ

जर परिक्षा नस्त्या तर ذر پریکشا نسلیہ تر

माहगाई चा भस्मा सूर مہاگائی چا بھسما سور

ہر ہائی اسکول کا ایک طالبِ علم اردو کے لئے اور ایک طالبِ علم مراٹھی تقریری مقابلے کیلئے حصہ لے سکتا ہے۔ اگر ایک ہی طالبِ علم دونوں (مراٹھی اور اُردو) مقابلے میں حصہ لے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ برائے کرم یہ نوٹ کرلیں کہ امسال ریاضی کے مقابلے نہیں ہونگے انشاء اللہ آئندہ سال حسبِ سابق تمام مقابلوں کا اہتمام کیا جائیگا۔

العلمین۔ ابراھیم سندیلکر سیکریٹری NKTF۔ نقشِ کوکن۔ ٹیلنٹ فورم، بمبئی نمبر

نقشِ کوکن نومبر ۹۸ء

کہانی نویس: سراج احمد خان — منتری ہائی اسکول (رتنا گیری)

ساحل کے آس پاس

شام ڈھل رہی تھی موسم کا مزاج دفعتاً بدل گیا تھا ہوائیں دندنا رہی تھیں سمندر کی دیو قامت منہ زور موجیں تیزی سے اُبھر اُبھر کر سنگلاخ ساحل سے ٹکرا رہی تھیں پاش پاش ہو رہی تھیں ان تھپیڑوں کی دھماکہ خیز آواز سُن کر عام انسانوں کے دل دہل رہے تھے۔ سمندر کے ایسے بپھرے ہوئے روپ کو دیکھ کر ساحلی چٹانوں پر بیٹھنے اور ڈھلتے سورج کا نظارہ کرنے کی جسارت بھلا کسی سمجھ دار انسان میں کہاں سے آتی؟ مگر وہ ایک جیالا نوجوان تھا ساحل کے آس پاس سمندروں کی کھاری فضاؤں میں پروان چڑھا ہوا ایک جوشیلا نوجوان۔ وہ کافی دیر سے ان چٹانوں پر بیٹھ کر اپنے آپ سے بے نیاز، بپھرتی، شور مچاتی اور ٹکرا کر واپس لوٹتی ہوئی موجوں کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا اور محسوس کر رہا تھا جیسے کسی نے اسے زنجیروں سے جکڑ دیا ہو اور اس پر گھونسے بازی کر رہا ہو۔ اس کا دل اندر ہی اندر کھول رہا تھا اسکے تن بدن میں آگ لگی ہوئی تھی وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا بپھرتی موجوں کی طرح اسوقت اسکے خیالات میں بکھراؤ آ گیا تھا۔

شام کا دھندلکا چھا رہا تھا مغرب کی سمت دور سمندر میں ڈوبتا سورج اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔ "حارث" ایک آواز فضا میں ابھری۔ اچانک اپنا نام سُن کر وہ جیسے ہوش میں آ گیا ہو۔ اُس نے پیچھے مُڑ کر دیکھا۔ شام کے دھندلکے میں ایک اجنبی انسان اس سے مخاطب تھا جسم پر فقیروں کا سا لبادہ اوڑھے ایک بوڑھا انسان مسکراتے ہوئے اس سے ہمکلام ہو رہا تھا۔ "حارث! میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ تمہاری بے چینی کو خوب سمجھتا ہوں۔"

"تم میرا نام کیسے جانتے ہو؟ کون ہو تم؟" حارث نے تحیر آمیز لہجے میں پوچھا۔ بوڑھا مسکرایا اور حارث کے سوالوں کو نظر انداز کرتے ہوئے گویا ہوا۔ "میں جانتا ہوں، تم کسی نا انصافی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ حارث یہ بالکل سچ ہے کہ یہاں کی بندرگاہ میں آس پاس کے علاقوں سے آنے والی کشتیوں اور ماہی گیروں کی تعداد آئے دن بڑھتی جا رہی ہے اور اسی کے ساتھ یہاں غیر قانونی دھندے اور غنڈہ گردی بھی سر اُبھار رہی ہے۔ بستی والوں کو دن رات کی محنت کا کوئی خاطر خواہ پھل نہیں مل رہا ہے۔ اب دلالوں نے بھی یہاں ہاتھ پیر پھیلا رکھے ہیں۔ اسی لئے ماہی گیروں کی محنت کا بہت بڑا حصہ ان دلالوں کی نذر ہو رہا ہے، بات تو اور بھی آگے بڑھ گئی ہے۔ دلالوں نے اپنی دھاک جمائے رکھنے کیلئے دہشت گردی کا سہارا لینا شروع کر دیا ہے۔ بے گناہوں پر ظلم و تشدد ڈھائے جا رہے ہیں ان کے ساتھ بڑی نا انصافی ہو رہی ہے۔" بوڑھا قدرے سانس لینے کیلئے رک گیا تھا۔ حارث مبہوت تھا۔ بوڑھا پھر بول اُٹھا "حارث! میں جانتا ہوں، اسی نا انصافی کا شکار تمہاری پوری بستی ہو رہی ہے۔ تمہیں اپنی بستی سے بے حد پیار ہے اسی لئے اس پر ہونے والے ظلم و تشدد تم پر برداشت نہیں کر سکتے بلکہ کوئی بھی غیرت مند آدمی اسے برداشت نہیں کر سکتا۔"

"ہاں، ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا ہے۔" حارث اچانک پھٹ پڑا۔ پھر وہ بے بسی کے عالم میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ "میں کیا کروں، میری کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کیوں نہیں کرتا؟" ۔ "حارث! انسان اپنی غلطیوں کا بوجھ ہمیشہ دوسروں کے سر باندھتا ہے ذرا سوچو، کیا تم اللہ اور اسکے احکام کو بھلا نہیں بیٹھے ہو؟ دین اور دنیا کو سمجھنے کیلئے علم و ہنر کے روشن راستے کو چھوڑ کر کیا تم جہالت کے اندھیرے میں بھٹک نہیں رہے ہو؟"

"مگر ہماری بستی میں تعلیم تو سالوں سے جاری ہے۔" حارث بولا "اچھا، تو تمہاری بستی میں یقیناً تمہارے اپنے ڈاکٹر، وکیل، کاری گر، صنعت کار، سرکاری افسران بڑے پیمانے پر ہونگے؟ یقیناً لوگ خود کفیل ہو گئے ہونگے؟ ہے نا؟" بوڑھے نے پوچھا۔ کچھ کہنے کیلئے حارث نے اپنے لبوں کو جنبش دی مگر دوسرے ہی لمحے اسکا سر ندامت سے جھک گیا کیونکہ حقیقت بڑی ہی شرمناک تھی وہ لاجواب ہو گیا اسکے کانوں میں بوڑھے

کی آواز پھر گونجی۔ "نوجوان شاید تم نے وہ اقوال نہیں سنے کہ تم اگر اپنے اعمال کا ایک سال میں نتیجہ چاہتے ہو تو کھیتی باڑی میں جٹ جاؤ۔ اگر پچاس سالوں کی دوراندیشی تم میں آگئی ہو تو شجر کاری کو اپنا شیوہ بنالو اور اگر آنے والے سو سالوں کی طرف تمہاری نگاہیں جمی ہوئی ہیں تو اپنی بستی میں علم و ہنر کو عام کر دو۔ اسے اپنا مشن بنالو انشاء اللہ کامیابی تمہارے ساتھ ہوگی اور سنہرا مستقبل تمہارا منتظر ہوگا۔" یہ کہہ کر بوڑھا جانے کیلئے مڑا۔ تبھی حارث نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکتے ہوئے پوچھا۔ "حضور آپ نے میری آنکھیں تو کھول دیں مگر بستی کے موجودہ حالات سے تن بدن میں جو آگ لگی ہے اسے کس طرح بجھا دوں؟" بوڑھے نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بڑے وثوق سے کہا۔ "حالات تو بدلتے رہتے ہیں۔ وقت کے ساتھ تمہارے دل کی آگ بھی ٹھنڈی ہو جائیگی پھر بھی تمہیں اطمینان نہ ہو تو ایک نسخہ آزما سکتے ہو اور وہ ہے "ناکہ بندی"

"ناکہ بندی یعنی؟ حارث حیران تھا۔ "ہاں معاشی ناکہ بندی، بستی والے اپنا کاروبار اپنے ہی ہاتھوں میں لے لیں۔ دہشت گردی کی جڑوں کو ہی کاٹ ڈالیں تم دلالی کو ختم کر ڈالو، دلال خود بخود ختم ہو جائے گا اپنے کاروبار کیلئے براہِ راست بیوپاریوں سے رابطہ قائم کرلو۔ کسی دلال کو بیچ میں ٹانگ اڑانے مت دو مگر اس کیلئے ہمت چاہیئے بستی والوں میں اتحاد چاہیئے۔ اگر تم یہ کر سکتے ہو تو آنے والا کل تمہارا ہوگا۔"

بوڑھے کی دانش مندانہ باتیں سن کر حارث کی آنکھوں میں انوکھی چمک آگئی تھی۔ وہ اب کافی پرسکون نظر آرہا تھا۔ دور سمندر میں سورج کب کا ڈوب چکا تھا۔ ہوائیں تھم گئی تھیں موجوں کا شور ختم ہو چکا تھا۔ سمندر خاموش ہو گیا تھا۔ حارث نے دیکھا مشرق میں آسمانوں کی افق پر چاند اپنی نئی آب و تاب کے ساتھ ابھر رہا تھا تاروں نے اپنی جھلملاتی ہوئی روشنی کی چادر آسمان پر پھیلا رکھی تھی حارث بوڑھے کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا مگر وہ تو کب کا جا چکا تھا چاندنی رات میں دور دور تک اسے بوڑھا دکھائی نہیں دیا مگر اسکی حکمت و عمل کی باتوں سے اسکے دل و دماغ اسقدر منور ہو چکے تھے کہ اب اسے اپنے زندہ رہنے کا مقصد واضح دکھائی دے رہا تھا وہ اپنے گھر کی جانب چل پڑا چھٹکی ہوئی چاندنی میں اسے اپنے گھر کا راستہ بالکل صاف نظر آرہا تھا۔

نقش کوکن

تبصرے

"کتاب: **کوکن رانی**" - مصنف: عبدالرحیم نشتر
قیمت: پندرہ روپے۔ ملنے کا پتہ: نقشِ کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ، ۴۳، نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ روڈ، ریلوے اسٹیشن مجگاؤں، ممبئی ۔ ۴۰۰۰۱۰۔

بچے قوم کی امانت ہیں اور انکی صحیح تعلیم و تربیت والدین اہل خاندان، انسانی سماج اور حکومت کے فرائض منصبی میں داخل ہے۔ بقول رابندر ناتھ ٹیگور، جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو گویا ایک زندہ ثبوت ملتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں سے ناامید نہیں ہوا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہم میں سے جو بھی اور جس انداز میں اپنے اور پرائے سبھی کے بچوں کی نگہداشت، تعلیم و تربیت اور ترقی و خوشحالی کے لئے کوئی بھی قدم اُٹھاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سامان کرتا ہے بہ الفاظ دیگر عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوتا ہے۔ شاعر اور ادیب پر یہ خاص ذمہ داری ہے کہ وہ ایسا صحت مند ادب تخلیق کرے جو بالخصوص بچوں کی ذہنی وجذباتی تربیت میں کام آسکے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری زبان اردو میں "ادب اطفال" کی کمی نہیں۔ خواجہ حالی محمود اسرائیل، محمد حسین آزاد، حامداللہ افسر، شفیع الدین نیر، عبدالغفار مدھولی، ڈاکٹر حامد حسین، محمد اسمٰعیل میرٹھی اور بہت سے دوسرے ادباء و شعراء کی کاوشیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ خواتین نے بھی اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر ہماری قوم و ملک اور ہماری زبان کے ایک نہایت ہی قادرالکلام شاعر و ادیب ہیں موصوف نے بطور خاص نونہالانِ وطن کے لئے قابلِ قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔ درس و تدریس ان کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہے۔ "کوکن رانی" ان کی تازہ ترین کتاب ہے جس میں متعلق رنگ برنگی نظمیں یکجا کر دی گئی ہیں۔ نشتر صاحب نے بچوں کی نفسیات کو پوری طرح سمجھا ہے اور ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے جن سے انہیں فطری دلچسپی ہو۔ مثلاً کامیابی کی شرط، قدرت کا پیغام، صبح شام محنت، تندرستی سبز اطراف، گاؤں کی زندگی، پیغام عید دیوالی، عورتوں کا سال، وطن کے بیٹے، ہلہ بول وغیرہ۔

نشتر صاحب کی شاعری میں ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ زبان عام فہم اور سیدھی سادی رکھتے ہیں تاکہ بچے اس شاعری کو سمجھ سکیں۔ ان کا دلنشیں انداز بیحد پُراثر ہے۔ اکثر ہندی کے آسان الفاظ سے بھی کام لیتے ہیں تاکہ اپنے مافی الضمیر کو پوری طرح پیش کر سکیں۔ چند شعر ملاحظہ فرمائیں ؎

ایک اللہ کے دم سے روشن
یہ زمیں آسماں، چاند تارے
زندگی کی جسے آرزو ہو
خالقِ دو جہاں کو پکارے

یارب دل نہ خالی دے — عزم و ہمّت عالی دے
میں اسکول جاؤں دُعا — کوئی جو مجھ کو گالی دے

ان اشعار سے آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ شاعر کھیل ہی کھیل میں درس اخلاص دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جو بچوں کے ادب کا ایک لازمی جزو ہونا چاہیئے کتاب کا نام کوکن رانی ہے۔ اسی عنوان کی ایک نظم بھی شاملِ کتاب ہے یہ ایک علامتی نظم کہی جا سکتی ہے جو یوں شروع ہوتی

کوکن گاؤں پیغام سناتی گذرے کوکن رانی
اٹھو، بڑھو، آگے کو نکلو، بولے کوکن رانی

ذرا غور تو کیجئے، کوکن ریلوے ابھی چلی ہے۔ شاعر نے صرف یہ اطلاع نہیں دی۔ یہ کام اخبار کا ہے۔ شاعر نے ٹرین کی آمد، رفتار، اس کے ڈبوں، کھڑکیوں اور پٹریوں سے کتنے تعمیری کام لئے ہیں اور قومی یکجہتی کی کتنی دلچسپ تعلیم و ترغیب دی ہے۔ یہ کام شاید بڑے بڑے قومی رہنما اور نیتا اپنی لمبی اور خشک تقریروں سے بھی نہ کر سکیں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کوکن رانی، ڈاکٹر صاحب موصوف کی سنجیدہ اور وقیع علمی و ادبی مقالہ "کوکن میں اردو" کی ایک دلچسپ کڑی بھی کہی جا سکتی ہے۔ اپنی صاف ستھری چھپائی معنی خیز گیٹ اپ اور مناسب قیمت کے لئے لحاظ سے یہ کتاب نقشِ کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ کے اعلیٰ معیار کا بھی خوبصورت نمونہ ہے۔

(پروفیسر مجاہد حسین حسینی)

کتاب کا نام: **جنگل میں منگل**۔ مصنفہ: بانو سرتاج
ضخامت۔ ۹۶ صفحات۔ قیمت: پچاس روپے
ملنے کا پتہ۔ نرالی دنیا پبلی کیشنز A 358، بازار دہلی گیٹ دریا گنج دہلی ۲...۱۱۔

ڈاکٹر بانو سرتاج قاضی۔ ہندی اور اردو کی ایک معروف افسانہ و ناول نگار کے علاوہ ڈرامہ نگار اور شاعر کی حیثیت سے بھی جانی جاتی ہیں۔ ادھر چند برسوں میں بانو سرتاج نے بچوں کے ادب میں بھی قابلِ رشک پیش قدمی کی ہے۔ "مجھے شکایت ہے" اور "ایک پیارسو انار" کے بعد انہوں نے بچوں کے لئے ایک بڑا خوبصورت ناول "جنگل میں منگل" تحریر کیا ہے۔ ناول جنگل میں منگل" راجہ اور لالی نامی دو ستم رسیدہ اور مظلوم بچوں کے عزم و استقلال کی سبق آموز کہانی ہے جس میں وہ اپنی بکری کُٹّے چوہے اور بلّی کے ساتھ بڑے دل چسپ اور حیرت انگیز واقعات سے گزرتے ہیں۔ مصنّفہ نے بچّوں کو حالات کا مقابلہ کرنے اور اللہ پر بھروسہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ شہری انسانوں کے ستائے ہوئے دو معصوم بچے جنگل میں اپنا آشیانہ تعمیر کرتے ہیں۔ جنگل جو پراسرار بھی ہے۔ پُرخطر بھی اور ساتھ ہی سکون بخش اور عافیت نواز بھی۔ کہانی میں ستارہ اور چاندنی نام کی دو پریاں ہیں جو ان بچّوں کی کچھ اس طرح مدد کرتی ہیں کہ بچوں میں مشکلات سے لڑنے اور مقصدِ حیات کو حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہو جاتی ہے۔

بانو سرتاج نے بکھرے ہوئے حادثات و واقعات کو بڑے تسلسل کے ساتھ آسان زبان اور دل نشیں پیرائے میں پیش کیا ہے۔ کہیں کہیں دل چسپ اشعار کی گوٹ بھی لگائی گئی ہے۔ مصنفہ ایک ماں کا دل رکھتی ہیں۔ عورت کی نرم دلی، خیر خواہی، غم گساری، کردار سازی، صبر وضبط، ہمّت و حوصلہ اور شکر و سپاس کے جذبوں سے رچی ہوئی مصنفہ نے اپنی کہانی میں جا بجا سیرت و شخصیت کے انہی چراغوں کو روشن کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ناول جنگل میں منگل، بچّوں کے ادب کی ایک قیمتی کتاب بن گئی ہے۔ اچھے گھروں کے اچھے بچّے کے لئے یہ ناول ایک اچھا سا ادبی تحفہ ہے۔

(عبدالرحیم نشتر)

ہم نے

[illegible]

ہائے کیوں ذکرِ غم کیا ہم نے
کیوں کسی کو رُلا دیا ہم نے
سربلندی فلک کی جب دیکھی
شرم سے سر جُھکا لیا ہم نے
کی محبت نہ صرف پھولوں سے
پیار کانٹوں سے بھی کیا ہم نے
لاج رہ جائے اپنی الفت کی
اک ستمگر کو دل دیا ہم نے
جب بھی آیا زباں پہ شکوۂ غم
اپنے ہونٹوں کو سی لیا ہم نے
دردِ ہستی نہ پھر بھی ختم ہوا
زہرِ قاتل بھی ہے پیا ہم نے
اب دھڑکتا نہیں کبھی مونس
دل کو پتھر بنا لیا ہم نے

قم باذنِ اللہ

[illegible]

سفر کی راہ تو باقی ہے قُم باذن اللہ
دیارِ خواب سرابی ہے قُم باذن اللہ

نبیؐ کا قافلہ اک صبح کی علامت ہے
صدائے آیتِ ربی ہے قُم باذن اللہ

جگا رہی ہے یہ آواز ہم کو صدیوں سے
وہی اذانِ بلالیؓ ہے قُم باذن اللہ

اُٹھو اے تشنہ لبو! جامِ معرفت لے لو
جگانے والا ہی ساقی ہے قُم باذن اللہ

نصیب جاگنے والوں کا جاگ جاتا ہے
فرازؔ بلند خیالی ہے قُم باذن اللہ

وَقت

(کوثر انصاری۔ ممبئی)

بچّو وقت کی قیمت جانو — جو مل جائے غنیمت جانو
اس کی عطا کو دولت جانو — بیش بہا اک نعمت جانو
ہاتھ آئے جب جتنا، جو کچھ — اس کی ہی عنایت جانو
ساتھ چلو اس کے تم بھی، اور — حرکت میں ہے برکت جانو
ہو جاؤ گر اس پر حاوی — مل گئی ایک حکومت جانو
قبضۂ قدرت دیکھو اس کے — بس میں ہے ساری خلقت جانو
ہو جائے گر اس کی عنایت
جاگ اُٹھی ہے قسمت جانو

سائنس اور اسلام

[illegible]

دُنیا کے لئے وقت دیا ہے ہم نے
چاکِ دلِ انساں بھی سیا ہے ہم نے
حیراں ہیں دُنیا کے جھنڈے جس پر
اَلجبرا وہ ایجاد کیا ہے ہم نے
اسلام کی ممنونِ کرم ہے دُنیا
جمشید ہیں ہم ساغرِ جم ہے دُنیا
جب قافلے صحرا میں چلا کرتے ہیں
اللہ کا ہم شکر ادا کرتے ہیں
سائنس کا منبع ہے ہمارا مذہب
ہم برق، براق ہی کو کہا کرتے ہیں
سائنس کی ایجاد پہ پھر اتراؤ
معراج کی سُرعت کا نمونہ لاؤ
حفظانِ بہ صحت کا سکھا دیتا ہے
انسان کو انسان بنا دیتا ہے
تعلیم ہماری ہے ثیابک فطہر
انعام صفائی کا خُدا دیتا ہے
پاکیزگی جسم پہ ہم مرتے ہیں
ہم دن میں کئی بار وضو کرتے ہیں
اسلام تو سائنس ہے اک دانستہ
اقوام و ملل جس سے ہوئیں شائستہ
جسطرح رگ و پے میں ہے خوں کی گردش
اسلام ہے سائنس سے یوں وابستہ
اسلام نے سائنس کو ضیا بخشی ہے
سائنس نے دنیا کو جلا بخشی ہے

یہ کچھ دنوں پہلے آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا تھا میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کے پُرخلوص اصرار کے باوجود مجھ سے نمائندے کی ذمہ داری پوری نہ ہوگی۔ اس لئے برائے مہربانی آپ نمائندہ نقشِ کوکن برائے انگلستان کسی اور کا انتخاب کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ مجھے اس ادارہ سے والہانہ پیار رہا ہے کیونکہ اس ادارہ کی بدولت میرے قلم کو جلا نصیب ہوئی جس کا ہمیشہ شکر گذار رہوں گا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اسی بنیاد پر ۱۹۹۶ء میں میری کتاب "صدا الصحرا" کی ڈیڑھ سو 150 کاپیاں نقشِ کوکن کی توسیع و ترقی کے لئے وقف کی تھی۔ اگر اب بھی ادارہ کو مزید مالی امداد کی ضرورت ہو تو اس کتاب کی مزید کاپیاں بنوا کر لے سکتے ہیں مجھے کوئی شکایت نہ ہو گی۔ محترم مستری صاحب کی نقشِ کوکن سے سبکدوشی میرے لئے وجہِ الم بن چکی ہے۔ موصوف کا اور میرا بحیثیت نمائندہ گذشتہ ۱۲ سال ساتھ رہا تھا۔ اس لمبے عرصے میں میری کافی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ لیکن شاید اب یہ نوازشات نہیں رہیں گے۔ بس دُعا ہے اللہ پاک انہیں شفاءِ کاملہ سے نوازیں۔ آمین! ہاں اگر ہوسکے تو موصوف کی ادارت میں بھیجے ہوئے میرے مضامین، ترجمے اور نقلوں کو شریکِ اشاعت فرما کر ممنون کیجئے۔ میری نوازش ہوگی۔

نقشِ کوکن

۱۔ محترم بغدادی صاحب آپ کا پچھلے ۲۰-۲۲ سال سے اس پرچے کے ساتھ تعلق رہا ہے اور اس تعاون کے لئے ہم آپ کے شکر گذار ہیں۔ اب جب کہ آپ اس بات پر مصر ہیں کہ انگلستان میں نقشِ کوکن کے نمائندہ خصوصی کی جگہ سے آپ کا نام نکالا جائے تو آپ سے اتنی اجازت تو چاہیں گے کہ جب تک نیا نمائندہ منتخب نہیں ہوتا۔ آپ کا نام رہنے دیا جائے۔ اتنے سالوں تک آپ نے تعاون میں کام کیا ہے۔ اب آپ کا نام بھی ہمیں تعاون بخشتا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ آپ اس پر تعاون نہیں فرمائیں گے۔

۲۔ اطلاعاً عرض ہے کہ آپ کی پیش کردہ ڈیڑھ سو کاپیوں سے ادارہ نقشِ کوکن کو کوئی مالی منفعت تو نہیں پہنچی۔ اس لئے کہ اس کی کوئی کاپی فروخت نہیں ہوئی۔ ہاں بچوں کے انعامی مقابلوں میں انہیں تحفتاً آپ کی کتاب 'صدا الصحرا' ہم انہیں پیش کر سکے۔ یہ بھی ایک قسم کا تعاون ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کے شکر گذار ہیں۔ نیز جب کہ پچھلی ۱۵۰ کاپیوں کا یہ حال ہوا تو آئندہ چھپانے کا سوال ہی نہیں اُٹھتا۔ مگر آپ نے حقوقِ طباعت کی ہمیں اجازت دی وہ آپ کی ذرہ نوازی ہے اور اس کے لئے ہم آپ کے مزید شکر گذار ہیں۔

۳۔ آپ کی دعاؤں کیلئے مستری صاحب آپ کے شکر گذار ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں۔

۴۔ آپ کے ارسال کردہ سارے مضامین جب مستری صاحب نے چارج چھوڑا تو جناب شاکر سوپاروی کی تحویل میں دے دیئے ہیں مطمئن رہے۔

مراسلہ

مئی ۹۸ء کے نقشِ کوکن میں جناب دیشمکھ زبیر فوزخان کا "تنقید برائے ادب" مقالہ نظر سے گزرا موصوف نے اپنے آپ کو اردو کا شیدائی بتاتے ہوئے کوکنی شاعری کی مخالفت کی ہے اس پر تعجب ہوتا ہے حالانکہ موضع توڑیل بھی کوکن کا ایک حصّہ ہے. گرچہ وہاں (بلکہ پورے کوکن میں) اردو ذریعۂ تعلیم کے باوجود لوگوں کی عام بول چال کوکنی زبان میں ہو کر سارے صوبائی تجارتی کاروبار مراٹھی زبان میں ہی چلتے ہیں اور اسی کوکنی زبان میں تقریباً ۸۰ فیصد مراٹھی الفاظ کی آمیزش پائی جاتی ہے پھر ایسی صورت میں اس میں طبع آزمائی کرنا کون سی بڑی بات ہوگی. حالانکہ زیادہ سے زیادہ زبانوں سے واقفیت رکھنا انسان کی اعلیٰ قابلیت کی دلیل ہوتی ہے. بہرحال غالباً موصوف کو علم نہ ہوگا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال اردو اور فارسی کے عالمی شاعر ہوتے ہوئے. وہ اپنے گھر والوں سے اور آپس کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ پنجابی میں ہی گفتگو کیا کرتے تھے اس پر کسی مدّاح نے علّامہ سے وجہ پوچھی کہ آپ اردو کے بجائے لوگوں سے پنجابی میں گفتگو کرنا کیوں پسند کرتے ہو؟ جواب میں موصوف نے مسکراتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ میری مادری زبان ہے اور اسی زبان میں میری مقدّس ماں نے مجھے لوریاں سنائی تھیں اور تربیت بھی دلائی تھی لہٰذا میں اسے کیسے بھول سکتا ہوں. چنانچہ کہتے ہیں ایسا ہی کچھ واقعہ برطانوی راج میں انگریز قوم ملباری زبان کو "ڈفلی" کی آواز سے تشبیہ کرتی تھی لیکن اس خوددار اور وطن پرور قوم نے [illegible] اپنی مادری زبان کو نہیں چھوڑا تھا. مگر افسوس کہ ہم ہنوز اپنی مادری اور صوبائی زبان کو اپنانے سے گریز کرنے پر بہت بڑے ناتلافی نقصانات سے دوچار ہیں.

مرسلہ: ابراہیم بغدادی U.K.

فصیح اکمل صاحب کا خط

مجھے ان دنوں ایک کیفیت مستقل بے قرار رکھتی ہے. اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ اپنے چہیتے اور پیارے ہر دلعزیز شاعر شاکر سوپاروی کے لئے کیا ہونا چاہیئے. اس شخص کی جد و جہد سے کوکن کے عوام پوری طرح واقف ہیں. اپنی بساط بھر اس شخص نے اردو کے سپاہی کا جو فریضہ ہو سکتا ہے وہ پورا کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کی، ذاتی نوعیت کی تکالیف کے باوجود یہ آہنی عزم و ارادے کا پیکر اب بھی مستقل سرگرم ہے. کیا ہم مہاراشٹر کے لوگوں کا فرض نہیں ہے کہ ایسے اردو کے سپاہی کو اس کی جیتی سانسوں کچھ سہولیات فراہم ہوں کم از کم شاکر کا مجموعۂ کلام ہی منظر عام پر آئے اور اسی بہانے ہم لوگ شاکر سوپاروی کی محنتوں کا قدر سے صلہ دینے کی کوشش کریں.

میں تمام محبان اردو اور خطۂ کوکن کے جانبازوں سے گذارش کرتا ہوں کہ اپنے عزیز شاعر و سماجی خدمتگار (معاون مدیر نقشِ کوکن) کے لئے کوئی فارم بنائیے اور کوشش کیجئے کہ اس کی خدمات کا صلہ ہم لوگ مشترکہ صورت میں اس کی خدمت میں پیش کریں.

مخلص: فصیح اکمل. سی بریز کمپلیکس کولی واڑہ

دسٹی. ۲۰۔۱۲۔۹۷

اخبار اردو کا

مرتبہ: ایم. اے. شیخ

لاتور میں اسکول پارلیمنٹ کا اجلاس:

لاتور: نیشنل بھائی اسکول لاتور میں اسکول پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۲ ستمبر ۱۹۹۸ء کو اسکول کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب کی صدارت میں عمل میں آیا۔ اس اجلاس میں اسکول پارلیمنٹ کے تمام طلبہ وزراء کو اپنے فرائض و شعبہ کے افعال سے روشناس کرایا گیا۔ تمام وزراء نے اس بات کا عہد لیا کہ ہم سبھی وزراء اسکول میں ہونے والی تعلیمی، تہذیبی و ثقافتی پروگرام و سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اسکول کے کسی بھی پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ تعلیمی سال میں مختلف سرگرمیوں کے منصوبہ کے بارے میں ایکشن انچارج جناب شیخ محمد یوسف سر نے بیان کیا۔ (شعبۂ نشر و اشاعت)

رضوان عبدالقادر پربلکر معاون مدرس
نقش کوکن

ڈاکٹر نشتر کو اعزاز،

۱۳ ستمبر ۹۸ء کو انجمن اسلام جنجیرہ روڈ کے دفتر واقع گولڈن ہال اپارٹمنٹ ناگپاڑہ بمبئی میں نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے ایک شاندار جلسۂ تہنیت منعقد کیا گیا جس کی صدارت مشہور محب اردو عالیجناب غلام محمد پیش امام صاحب (ال سمیت انٹر پرائزس) نے فرمائی۔ اس موقع پر "کوکن میں اردو تعلیم" کے مصنف ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کا پر تپاک خیر مقدم کیا گیا۔ انڈین کونسل آف نیشنل ہیلتھ کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے نشتر صاحب کو نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے ایک شال اور سرٹیفکیٹ آف آنر پیش کیا۔ کیپٹن فقیر محمد مستری، علی ایم شمسی (سابق چیئرمین کوکن مرکنٹائل بینک) اور لائن اقبال کوارے نے نشتر صاحب کی ادبی اور تعلیمی خدمات کی تحسین کرتے ہوئے اس بات پر فخر و مسرت کا اظہار کیا مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی نے سال گذشتہ کی مطبوعات کے لئے ان کی تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" کو اپنے گرانقدر انعام سے سرفراز کیا۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر ساوتری دیبا ملک ودیا مندر اہیت ضلع رائے گڑھ میں اردو کے استاد ہیں۔ نمایاں تعلیمی خدمات کے سلسلے میں انہیں نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے ۸۹ء میں اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی نے ۹۰ء میں بہترین مدرس کا ایوارڈ عطا کیا تھا۔ ڈاکٹر نشتر ایک ممتاز مدرس ہی نہیں، ملک کے ایک معروف ادیب شاعر اور صحافی بھی ہیں۔" ودربھ نامہ ناگپور" کیلئے انہیں صحافت کا مہاراشٹر اردو اکادمی ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ ان کی تخلیقات اور تصنیفات کو علمی ادبی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بچوں کے ادب میں ان کا نام بڑی قدر و منزلت کا حامل ہے۔ ڈاکٹر نشتر نے خطۂ کوکن میں بچوں کے ادب کو فروغ دیا ہے ۱۹۹۴ء میں بچوں کی نظموں کا مجموعہ "بیچارے فرشتے" شائع ہوا تھا جسے مہاراشٹر اور اتر پردیش کی اردو اکادمیوں کی طرف سے انعامات بھی ملے۔

اب "کوکن رانی" کے نام سے بچوں کی نظموں کا دوسرا مجموعہ شائع ہوا ہے

نومبر ۱۹۹۸ء

نیشنل ہائی اسکول لاٹون
کی نمایاں کامیابی۔

لاٹون : نیشنل ہائی اسکول لاٹون کی طالبات کو مہاراشٹر اردو اکیڈمی کی جانب سے تعلیمی سال ۱۹۹۷ء میں ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں اردو مضمون میں امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کرنے والے درج ذیل طالبات کو توصیفی اسناد اور نقد انعامات سے نوازا گیا۔

- ★ مقادم عائشہ حشمت — اوّل انعام
- ★ ساونت نائین عبدالوہاب — دوم انعام
- ★ خلفے رخسانہ عبدالرحمٰن — سوم انعام

اسکول کی سنگِ بنیاد ۱۹۶۲ء سے لے کر آج تک کی تاریخ میں یہ اعلیٰ نمایاں کامیابی ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت

رضوان عبدالقادر رہبر بلکہ معاون مدرس

نقشِ کوکن

جسے ادبی حلقوں میں بے حد سراہا جا رہا ہے۔ جلسہ تہنیت میں این کے ٹی ایف کی طرف سے تمام حاضرین کی خدمت میں "کوکن رانی" "تحفہ" پیش کی گئی۔

محمد دانش غنی

مدرسہ حسینیہ شری وردھن

عبدالسلام عبداللہ پٹھان
مثالی مدرس

رائے گڈھ ضلع پریشد اردو اسکول پابرہ تعلقہ مہسلہ ضلع رائیگڈھ کے ہیڈ ماسٹر جناب عبدالسلام عبداللہ پٹھان (ساکن. آڑی) کو امسال یوم اساتذہ (۵ ستمبر ۱۹۹۸ء) کے موقع پر رائیگڈھ ضلع پریشد علی باغ نے "مثالی مدرس" کے ایوارڈ سے نوازا۔ موصوف پورے ۳۳ سالوں سے رائیگڈھ ضلع پریشد کے مختلف اسکولوں میں مثالی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ فی الحال چار سالوں سے صدر مدرسی کی خدمات لائق تحسین ہیں۔ آپ کے شاگردوں کا حلقہ کافی وسیع ہے۔

جشن گاندھی جینتی :

مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء کی صبح اردو اسکول وادیجے تعلقہ پنویل ضلع رائے گڑھ میں خوش خطی کے انعامی مقابلے میں اوّل تا سوم نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو صدر مدرس جناب شکیل احمد رسالکر کی جانب سے انعامات سے سرفراز کرنے کے بعد نوگل بھارتی صاحب نے بابائے قوم مہاتما گاندھی جی کے حالاتِ زندگی پر شکم سیر روشنی ڈالی۔ نازش بادشاہ تنبورے کے ہدیۂ تشکر کے بعد جشن گاندھی حسن و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ : خالد احمد خالد

علی باغ رائے گڈھ

ایّوب عبّاس کھوت کو
مثالی مدرس کا اعزاز۔

جناب ایوب عبّاس کھوت معلون مدرس فرالے اردو اسکول تعلقہ داپولی کو تعلقہ سطح پر گٹ شکشا ادھیکاری، داپولی نے موصوف کی تعلیمی، سماجی اور قومی خدمات کو سراہتے ہوئے انھیں ۹۸-۱۹۹۷ء کے

شمالی معلم کے اعزاز سے نوازا ہے۔
صاحبِ اعزاز کی جملہ سروس ۲۰ سال ہوئی ہے۔ انہوں نے ڈیوٹی تعلقے میں کئی اسکولوں میں معلم کی حیثیت سے اپنی خدمات بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیں۔ وہ ایک اچھے مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ اسکول کی عمارت اندرونی و بیرونی سجاوٹ سے سماجی رابطے سے جو کام کیا ہے وہ قابلِ قدر ہے۔

انجمن شریوردھن میں

دُعائیہ تقریب

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شریوردھن میں ۲۵ ستمبر ۹۸ء کو ایک الوداعی و دعائیہ تقریب محترم شاہ نواز ٹھکر صاحب کے اعزاز میں منعقد ہوئی۔ موصوف اسکول ہٰذا کے فعّال رکن، انجمن شریوردھن کے سکریٹری اور شریوردھن میونسپلٹی کے سابق صدر بلدیہ رہ چکے ہیں اور ساؤتھ افریقہ کے خیرسگالی دورے پر گئے ہیں۔ تقریب کی صدارت جناب احمد صاحب عرف خان شاہ نے کی۔ مسلم بزم اتحاد و ترقی کے روحِ رواں اور صابو صدیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، شاخ شریوردھن کے چیرمین جناب سعد اللہ کردمے نے موصوف کی خدمات کو سراہتے ہوئے دُعائیں دیں۔ پرنسپل جناب بشیر خطیب نے موصوف کے کارہائے نمایاں بیان کئے۔ جناب جبار بشیر کردمے صاحب جو ساؤتھ افریقہ میں کئی برس گذار کر آئے ہیں اور اسکول کے سینیئر ٹیچر ہیں۔ انہوں نے افریقہ سے متعلق بڑی مفید باتیں پیش کیں اور موصوف سے اسکول ہٰذا کے لئے مفید خدمات انجام دینے کی گذارش کی۔ مراسلہ نگار
شازیہ آرائی

ڈاکٹر رفیق پورکر!

(تعارف)

آپنے کوکن کی مشہور علمی درسگاہ مدرسہ جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن میں حفظ کلام اللہ کے ساتھ ساتھ عربیت کی ابتدائی کتابوں کے علاوہ زبان فارسی پر مکمل عبور حاصل کیا۔ بعدازاں جامعہ اسلامیہ تعلیم ڈابھیل سے فضیلت کی سند حاصل حاصل کی۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں قاضی بشیر مدراسی، مولوی نثار احمد دروگے (کوکن) مولوی موسیٰ گجراتی ہیں۔ جناب رفیق پورکر صاحب عربی ششم میں تھے کہ مدینۃ المنورہ سے ایک وفد جامعہ ڈابھیل پہنچا جنہوں نے آپ کو مدینۃ المنورہ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے مدعو کیا۔ جہاں سے آپ نے گذشتہ ماہ میں اسلامک لاء میں ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی۔ اسوقت آپ اپنے علاقہ کوکن میں اسلامی رہنمائی شروع کر چکے ہیں جس کے لئے موصوف نے اپنے آبائی وطن مہاڈ رائے گڑھ کو منتخب کیا ہے۔ زمانہ طفولیت میں آپ کی زبان میں کسی قدر لکنت تھی۔ ۱۹۸۰ء میں جب مدرسہ جامعہ میں داخل ہو گئے۔ ہم سمجھتے تھے یہ لڑکا عالمیت مکمل نہیں کر سکتا مگر آپ ابتدائی درجہ سے ہی اول نمبر سے کامیاب ہوتے ہوئے جامعہ ڈابھیل میں بھی اس کو برقرار رکھا اور منزل مقصود تک پہنچکر ایک بے نظیر مثال قائم کی۔ آپ کی صلاحیتوں کو دیکھ کر زبان سے لا یُوجَد بِمِثْلِ هٰذا کے کلمات نکلتے ہیں۔ ہم آپ کو اہلِ کوکن خصوصاً اہلِ شریوردھن اور جامعہ ڈابھیل کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ پاک آپ کے ذریعے اہلِ کوکن کی صحیح تربیت فرمائے اور جو خرافات اور بدعات اور نئی ذہنیت کی ابتداء ہو رہی ہے اُسے آپ کے ذریعے ختم فرمائے۔ آمین
(قاضی ریاض احمد شریوردھن۔ IRF)
اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن۔ ممبئی۔

حقیقتِ رُوح

ویسئلونك عن الروح قل الروح من امر ربی۔ لوگ آپ سے روح کے

متعلق دریافت کرتے ہیں آپ ان سے کہہ دو وہ ایک حکم ربّ ہے۔
روح ایک جسم لطیف ہے اور جسم سے منسلک ہے جس طرح سرسبزوشاداب ٹہنی پانی سے منسلک ہوتی ہے اور پانی اس میں جذب ہوتا رہتا ہے۔ یہ روح ہمیشہ باقی رہنے والی ہے جسے کبھی فنا نہیں ہے۔ جہاں تک موت کا تعلق ہے وہ جسم تک طاری ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا۔ یعنی علی جَسَدِھَا۔

فلاسفہ کا کہنا ہے روح نہ جسم ہے نہ عرض بلکہ جوہر لطیف ہے مگر حدیث پاک میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتہ انسان کی روح کو اگر نیک ہو تو اچھے کپڑے میں اور نیک نہ ہو تو میلے ٹاٹ میں لپیٹ کر آسمان پر لے جاتے ہیں جو بلا جسم کے ناممکن ہے دوسری بات فرشتہ ماں کے پیٹ میں بچہ کے جسم میں روح پھونکتا ہے جو جسم کی مدد سے اپنے اندر اچھی یا بُری خصلتیں اختیار کرتی ہے ذکراللہ کے ساتھ متصف ہوتی ہے یا غلط یا بُری خصلتیں اختیار کر کے اللہ کے عذاب کی مستحق ہوتی ہے یا جیسے پانی حیاۃ شجر ہے اس کے ملنے سے درخت میں ایک خاص بات پیدا ہوتی ہے مثلاً پانی سے انگور اور انگور سے شراب بن جاتی ہے اب اسے پانی نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح روح کو جسم کے ساتھ ملنے کے بعد اُسے نہ اعلیٰ روح کہا جاتا ہے نہ ہی اُسے نفس کہا جاتا ہے (خلاصہ) روح نفس اور مادہ کی اصل ہے اور نفس روح اور بدن کے ساتھ مرکب ہے یعنی من وجہ نفس ہے۔

روح کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) روح الانبیاء۔ انبیاء کی روح ان کے جسم سے نکل کر مشک اور کافور کی طرح ہو کر جنت میں رہتی ہے جہاں دن میں عیش کر کے راتوں کو قنادیل معلقہ میں عرش کے نیچے آرام کرتی ہیں۔
(۲) روح الشہداء۔ شہداء کی روحیں بھی جنت میں پرندوں کی شکل میں جنت کی نہروں کے اردگرد گھومتے ہوئے اپنا رزق حاصل کرتی ہیں اور راتوں کو عرش کے قریب سونے کے قندیلوں میں آرام کرتی ہیں۔
(۳) روح المومنین۔ نیک اور مومن بندوں کی روحیں ریاض الجنۃ میں رہتی ہیں اور جنت کا نظارہ کرتی ہیں۔
(۴) روح العصاۃ۔ گنہگار اور عصاۃ مسلمانوں کی روحیں زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہیں۔
(۵) روح الکفار۔ کافرین کی روحیں کالے پرندوں کی صورت میں سجین میں رکھی جاتی ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے ہے اور اسے اپنے جسم سے منسلک رکھا جاتا ہے جسے عذاب دیا جاتا ہے جس کی تکلیف اور درد جسم محسوس کرتا ہے۔

(قاضی ریاض احمد شیر بور دھن IRF)

عبّاس انتولے صاحب کو اعزاز۔

اردو پرائمری اسکول وادے تعلقہ پولادپور (رائیگڈھ) کے صدر مدرس جناب عبدالقادر انتولے کو مثالی مدرس (آدرش شکشک) کا اعزاز دیا گیا ہے۔ انتولے صاحب گزشتہ ۳۶ سال سے تعلیمی اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں وہ جب چاندوہ میں پرائمری اسکول کے مدرس تھے تو ہائی اسکول قائم کرنے کی کوششوں کا آغاز کیا۔ نتیجتاً آج چاندوہ میں ہائی اسکول قائم ہے اسی طرح دیہاتوں میں پینے کے پانی کی تکلیف کو دور کرنے میں ان کا بڑا حصہ رہا ہے عباس انتولے صاحب کی ۳۶ سالہ

تعلیمی خدمات کے دوران ان کے طلباء نے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل اور ٹیچرس بن کر سماجی خدمات کے کام کو آگے بڑھایا ہے شاندار کامیابی پر انہیں ہماری جانب سے مبارک باد پیش کی جاتی ہے۔

از طرف، سکندر رغیبی۔ ابراہیم قاضی فیروزہ کرجیکر اور آصف مقدم۔

بھارت رتن عبدالکلام کو

اندرا گاندھی ایوارڈ۔

قومی اتحاد کے لئے ۱۹۹۷ء کا اندرا گاندھی ایوارڈ مشہور سائنسداں اے۔ پی جے۔ عبدالکلام کو دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایوارڈ کمیٹی کے رکن سیکریٹری رامیشور ٹھاکر نے اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ محترمہ سونیا گاندھی کی زیر صدارت مشاورتی کمیٹی نے ڈاکٹر عبدالکلام کو قومی اتحاد کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دینے کیلئے ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ محترمہ اندرا گاندھی کی برسی پر ۳۱ اکتوبر کو محترمہ سونیا گاندھی ڈاکٹر کلام کو ایک لاکھ ۵۱ ہزار روپے اور ایک توصیفی سند پیش کریں گی۔

مبارک کاپڑی اورنگ آباد میں

۶ دسمبر ۹۲ء کے بعد ملت ایک نقش کوکن نئے انقلاب سے آشنا ہوئی اور یہ انقلاب کوئی سیاسی، سماجی انقلاب نہیں تھا۔ بلکہ یہ تعلیمی انقلاب تھا جس نے ہر سمت اجالا بکھیر دیا۔ تنویر منیار، زرین انصاری اور دیگر طلباء و طالبات کی تعلیمی میدان میں شاندار کامیابی نے احساس کمتری میں مبتلا قوم کو نئی راہ دکھائی۔ صرف میٹرک یا بارہویں نہیں بلکہ مسابقتی امتحانات میں بھی مسلم طلباء و طالبات نمایاں کامیابی حاصل کر رہے ہیں ان خیالات کا اظہار مشہور و معروف ماہر تعلیم مبارک کاپڑی نے کیا۔ اورنگ آباد میں ۲۳ ستمبر بروز بدھ سر سید کالج آف آرٹس سائنس اینڈ کامرس کے آٹھویں یوم تاسیس کے موقع پر بحیثیت مہمان خصوصی مبارک کاپڑی نے شرکت کی اور طلباء و طالبات کی رہنمائی کی۔ ۲۳ ستمبر کی صبح طلباء و طالبات سرپرستوں و اساتذہ سے کھچا کھچ بھرے نہرو بھون اورنگ آباد میں منعقدہ "ووکیشنل گائیڈنس" پروگرام میں مبارک کاپڑی نے تقریباً ساڑھے چار گھنٹے طویل لیکچر دیا۔ پروگرام کا آغاز کالج کے طالب علم ضمیر احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد پرنسپل محمد تلاوت علی نے مبارک کاپڑی کا حاضرین سے تعارف کروایا۔

○

داپولی میں سیمنار اور اردو

مراٹھی مشاعرہ۔

اردو مراٹھی کے ممتاز شاعر بدیع الزماں خاور کی ساٹھویں یوم پیدائش کے موقع پر اس سال کو "خاور سال" کے نام سے معنون کیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں پہلا پروگرام رتناگیری میں گذشتہ دنوں منعقد کیا گیا تھا۔ دوسرا پروگرام داپولی (رتناگیری) میں اتوار ۲۷ ستمبر کو صبح دس بجے مسلم ایجوکیشن سوسائٹی اور کوکن مراٹھی ساہتیہ پریشد کے تعاون سے نیشنل ہائی اسکول میں منعقد ہوا۔ خاور کی حیات وفن پر منعقد ہونے والے اس سیمنار و مشاعرہ میں ڈاکٹر عبدالستار دلوی، ڈاکٹر میمونہ دلوی۔ ڈاکٹر رام پنڈت، مغل اقبال اختر، پرویز باغی، رفیق دستا، اپا سلاگرے نرنجن اڈگرے، چندر شیکھر سانے دلیپ پانڈھرپٹے، ارون بھاٹکر شریک ہوئے۔ اس موقع پر خاور کے مراٹھی مجموعۂ کلام کی رونمائی بھی ہوئی۔

این۔سی۔سی کیڈٹ قومی

یکجہتی کیمپ۔

قومی یکجہتی کی کوششوں کو فروغ دینے کی خاطر ملک گیر پیمانے پر این

سی.سی.کیڈیٹ کا ایک کیمپ ریاست کیرالا کے ضلع اوٹاپلم میں منعقد کیا گیا. جس میں ملک سے سات سو بیس کیڈیٹ نے حصہ لیا. کیرالا گروپ کے کمانڈنگ آفیسر پی رمن کیمپ کمانڈر تھے. اس کیمپ میں فجندار ہائی اسکول سے کل سات کیڈیٹ کیپٹن داروان محمد پاشا صاحب کی سربراہی میں شریک ہوئے. اسکول ہٰذا میں 1965ء میں این.سی.سی قائم ہوئی. اس دوران کیڈٹ فائرنگ اور ثقافتی پروگراموں میں کئی انعامات حاصل کر چکے ہیں. کیپٹن داروان پاشا صاحب کی بے لوث کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ہر کیمپ میں اپنا ٹروپ نمایاں کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے. کیرالا کے اس کیمپ کے دوران کیڈٹ کو ان کی شرکت اور دیگر پروگرام میں نمایاں کارکردگی کی بناء پر کپ اور اسناد سے نوازا گیا. اسکول میں بھی تمام طلبہ و طالبات کے ساتھ ان انعامات کو ظاہر کرتے ہوئے اسکول کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر پٹیل جناب اور پرنسپل مختار احمد خامے صاحب نے کیڈٹ کی حوصلہ افزائی کی اور دلی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی.

نقش کوکن

محمد عفان انصاری مثالی مدرس

دھولیہ. نگر پریشد اور شکشن منڈل کی مشترکہ روایت کے مطابق ۵ ستمبر کو انتہائی قلیل عرصہ میں شہرت کی بلندی پر جانے والے تعلیمی ادارہ "سوئیس" کے ناظم اعلیٰ اسکول کے فرض شناس صدر مدرس اور اقلیتی فرقہ میں معروف شخصیت، ماہر تعلیم محترم جناب حاجی محمد عفان، حاجی محمد عثمان انصاری صاحب کو امسال "مثالی مدرس" کے لئے منتخب کیا گیا. مراٹھی اسکول نمبرا کے وسیع ہال میں سابق ریاستی وزیر اور ہر دلعزیز رہنما آمدار شری روہیداس جی پاٹیل کے ہاتھوں موصوف کی تعلیمی خدمات کے پیش نظر، شال، ناریل اور اعزازی نشان پر مشتمل اعزاز کا ماحصل تھا.

اس پُر وقار تقریب میں بطور مہمان خاص محترمہ سمن تائی یرڈاؤکر (صدر بلدیہ) شری نیل کنٹھ گائیکواڈ (ایجوکیشن آفیسر) کارگزار چیئرمین اسکول بورڈ جناب فاروق پٹیل صاحب. شری راجندر جیسکر (رکن اسکول بورڈ) پرشاسن ادھیکاری شری اشوک این پاٹیل، محترمہ زہرہ بی انصاری (میونسپل کونسلر) مہاراشٹر یوا کانگریس کے سیکریٹری شری یوراج کرنکاڑ وغیرہ ہم بہ نفس نفیس حاضر تھے.

اعزازی جلسہ

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء کے روز دوپہر کے ۱۱ بجے کرشی اتپنن بازار سمیتی سبھا گرہ مارکیٹ یارڈ دھولی تعلقہ کرجت ضلع رائے گڑھ میں کرجت تعلقہ پنچایت سمیتی کے زیر اہتمام رائے گڑھ ضلع پریشد شکشن سمیتی کے سبھاپتی ایڈوکیٹ راجیو اشوک سابلے صاحب کے زیر صدارت ضلع پریشد رائے گڑھ کے صدر عبدالستار حاجی اسماعیل انتولے صاحب کے دست مبارک سے مثالی اساتذہ کرام اور ہونہار طلبہ کو اعزازات سے سرفراز کیا گیا. اس اعزازی جلسہ میں عہدیداران و افسران نے کثیر تعداد میں شرکت فرما کر جلسہ کو نمایاں کامیابی سے ہمکنار کیا. (مرسلہ: نوگل بھارتی علی باغ رائے گڑھ. نومبر ۱۹۹۸ء

ایم اے اردو میں سو طلباء کا داخلہ ڈاکٹر یونس آگاسکر کی کامیاب کوشش

امسال اردو ایم اے کے پہلے سال میں ممبئی یونیورسٹی میں تقریباً.. اطلبہ نے داخلہ لیا ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔ ممبئی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے سربراہ ڈاکٹر یونس آگاسکر صاحب نے بتایا کہ اعلیٰ تعلیم کی جانب اردو داں طبقہ کا رجحان بتدریج بڑھتا جا رہا ہے۔ اردو اخبارات اور چند رسائل لوگوں میں مسابقت کا جذبہ مسلسل بیدار کر رہے ہیں۔ گذشتہ برسوں میں لڑکیوں کی نمایاں کامیابی سے تمام والدین میں بھی ایک نیا جوش پیدا ہو گیا ہے اور وہ لڑکیاں جو بی اے کے بعد عام طور پر گھر بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ اب والدین کی مرضی سے اعلیٰ تعلیم کیلئے یونیورسٹی آ رہی ہیں۔

ڈاکٹر یونس آگاسکر صاحب نے کہا کہ ہم نے ایک آزمائشی ٹیسٹ لے کر دوسرے فیکلٹی کے طلباء کو بھی داخلہ کے مواقع دیئے اس طرح خاطر خواہ نتیجہ نکلا اور طلبہ کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ ہمیں یہ آزمائشی ٹیسٹ لینا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ ان طلبہ کو اتنے ہی مواقع حاصل ہیں جتنے دوسری زبانوں کے پوسٹ گریجویٹ کو حاصل ہیں۔ ہمارے کئی طلبہ کسی نہ کسی ادارے میں کام بھی کر رہے ہیں۔ ان کیلئے ہم نے دن اور شام کو الگ الگ کلاسیز کا اہتمام کیا ہے۔ ان طلبہ کو اسکولوں کالجوں، پرائیویٹ کمپنیوں سرکاری اداروں اور برنسپل کارپوریشن میں ملازمت مل سکتی ہے جہاں ان کا پوسٹ گریجویٹ ہونا ایک اضافی قابلیت سمجھا جاتا ہے ہمارے یہاں بنیادی کورس تو پوسٹ گریجویشن کا ہے مگر ہمارے یہاں ایم فل کرنے کی بھی سہولت ہے۔ اردو میں ایم فل کرنے کی سہولت چند ہی یونیورسٹیوں میں ہے۔ ممبئی یونیورسٹی ان میں شامل ہے۔ ایم فل ۱½ سال تربیتی کورس ہے جو پی ایچ ڈی کرنے والے طلباء کے لئے مفید ہے۔ اس میں ایک سال تک تھیوری اور بقیہ ششماہی میں مقالہ لکھنے اور تحقیقی کاموں کی ترتیب دینے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ریسرچ کرنے والوں کو یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کی جانب سے جونیئر ریسرچ فیلوشپ (JRF) ملتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ ریسرچ کرنے والا ایک مقابلہ جاتی امتحان نیشنل ELIGIBLITY ٹیسٹ یا NET پاس کرے۔ یہ فیلوشپ پانچ ہزار روپیہ ماہانہ ہوتی ہے اور یہ امتحان سال میں دو مرتبہ جون اور جنوری کے آخر میں ہوتا ہے۔ JRF حاصل کرنے والے شخص کو ڈگری کالج میں تقرری کا استحقاق حاصل ہو جاتا ہے اور اسکی موجودگی میں کسی دوسرے شخص کا تقرر نہیں کیا جا سکتا۔

آگاسکر صاحب نے کہا کہ غیر اردو داں طبقہ کو اردو سکھانے کے لئے ہمارے پاس تین کورسیز ہیں سرٹیفکیٹ، کورس۔ ڈپلوما کورس اور ایڈوانس ڈپلوما کورس یہ ایک سالہ اور پارٹ ٹائم کورسیز ہیں انکی کلاسیس ہفتہ میں دو بار ہوتی ہیں اور ان میں داخلہ کیلئے ایس ایس سی پاس ہونا ضروری ہے۔ فی الحال سرٹیفکیٹ کورس میں ۲۵ غیر اردو داں طلبہ ہیں۔ آئندہ سال ہم پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان جرنلزم اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما۔ ان تھیٹر اینڈ اسکرپٹ رائٹنگ جیسے فل ٹائم جاب شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اچھے مترجم کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ جس زبان کا

بچوں کے لئے پارہ عم بارہ سورتوں کی تفسیر کی اشاعت۔

حیدرآباد۔ ۲۵ ستمبر ایک اطلاع کے مطابق بچوں کے لئے پارہ عم کی بارہ سورتوں کا ترجمہ وتفسیر کتاب جو محترمہ پروین خلیل پرنسپل اردو مدرسہ اسلامیہ سنگاریڈی کی تالیف ہے منظر عام پر آچکی ہے۔ مؤلفہ نے اس کتاب کے ذریعہ بچوں کے لئے قرآن فہمی کو آسان بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ طریقہ یہ اپنایا ہے کہ پہلے عربی الفاظ کے اردو معنی پھر ترجمہ اور مختصر دل لگتی تفسیر کی ہے ہر سورہ کے بعد زبانی کام اور تحریری کام کے عنوانات کے تحت سوالات درج ہیں تاکہ سورہ کے معنی مطالب اچھی طرح بچوں کے ذہن نشین ہو جائیں یہ کتاب اردو مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد روڈ سنگاریڈی 502001 (اے پی) سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

قرآنی عربی سیکھئے

عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی الجامعۃ الاسلامیۃ المدینۃ المنورۃ کلیۃ اللغۃ العربیۃ کے پروفیسر اور شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس کے ڈائرکٹر ف عبدالرحیم نقش کوکن اور دیگر ہندوستان کے محدثین سے لسانی اجازت یافتہ قاضی ریاض احمد سے چند مہینوں میں عربی زبان سیکھئے۔

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن - IRF

3736875 - 3736879

مولانا ابو الکلام اسلامک سینٹر

3724928

جناب اخلاق اوکئے

رائیگڈھ ضلع پریشد کے اردو اسکول پانگلولی تعلقہ مہسلہ کے جناب اخلاق اوکئے کو تعلیمی خدمات اور بہترین کارکردگی کے اعتراف میں مثالی مدرس کا ایوارڈ دیا گیا اس سلسلے میں ہم آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

قاضی ریاض احمد شریوردھن۔

کلیان میں اننتا دلوی میئر منتخب

۱۲ اکتوبر ۹۸ء کو کے ڈی ایم سی کے چوتھے میئر اور ڈپٹی میئر کے انتخابات ہوئے سینا کی امیدوار نے بی جے پی کو شکست دے کر کارپوریشن پر مسلسل چوتھی بار اپنا اقتدار برقرار رکھا۔ شری اننتا دلوی نے میئر منتخب ہونے کے بعد اپنے پہلے بیان میں کہا کہ وہ اپنے دور میں صحت عامہ شہر کی خستہ حالی سڑکوں روشنی اور پانی کے علاوہ تعلیم اور فضائی آلودگی کی طرف توجہ دیں گی۔ اخباری نامہ نگاروں سے کہا ہے کہ اگر ان کے کام میں کوتاہی یا تساہلی نظر آئے تو ضرور تنقید کی جائے۔

کوسہ میں غریبوں کو سستے داموں دوائیں۔

کوکن ویلفیئر کلینک بمقابل جامع مسجد کوسہ زیر اہتمام ڈاکٹر امتیاز قاضی۔ غریبوں کو دوائیاں اور انجکشن کم قیمت میں دستیاب ہوں گی رابطہ قائم کیجئے۔ PH.: C/o5353737

ڈاکٹر نثار انصاری

دوسروں کے یہاں ہیں!

ہمارے یہاں کیوں نہیں؟

۲ اکتوبر ۹۸ء کو گاندھی جینتی کے موقع پر واشی میں نئی ممبئی کے مسلمانوں کا FAMILY MEET (خاندانی جوڑ) منعقد ہوا جس میں اسی علاقہ کی تعلیم یافتہ خواتین نے نہ صرف شرکت کی بلکہ ایسے ایسے سوالات کئے کہ منتظمین کو نفی میں جواب دینے کے سوا چارہ ہی نہ تھا مجلس میں موجود مسلم خواتین کو دیکھ کر خوشی ہوئی کہ نئی نسل نہ صرف اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے بلکہ انجینئرنگ

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ ۱۲ ، فاطمہ مینشن، مقام پوسٹ، تعلقہ: مہسلہ ضلع: رائے گڑھ)

شعبۂ اردو ممبئی یونی ورسٹی کے زیر اہتمام ادبی جلسہ

ممبئی۔ گذشتہ دنوں شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی نے مولانا عبدالکلام آزاد انعام یافتہ محقق و نقاد جناب رشید حسن خان کے اعزاز میں ایک جلسے کا اہتمام کیا۔ رشید حسن خاں نے اردو کی موجودہ ادبی صورت حال پر اظہار خیال کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جب تک کسی مصنف کا صحیح متن سامنے نہ ہو اس سے تنقیدی نتائج کا استنباط درست نہ ہوگا۔ ہمارے ہاں غالب کے علاوہ کسی بڑے شاعر کا کلام اصول تدوین کے تحت مرتب نہیں ہوسکا ہے یہاں تک کہ کلام اقبال کا مکمل صحیح ایڈیشن بھی دستیاب نہیں۔ ایسے میں ان کے کلام کا مطالعہ کرکے اس سے نتائج اخذ کرنا سو فیصدی درست نہ ہوگا۔ کسی مصنف کا مطالعہ اس کے دور کے سماجی و سیاسی سیاق میں کرنا ضروری ہے اور اس کے لئے اس کی تخلیق کا صحیح زمانۂ تصنیف بھی متعین کرنا ہوگا۔ ورنہ غالب کے مشہور قطعے میں "اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے"۔ کو بہادر شاہ ظفر سے منسوب علامت سمجھنے جیسی فحش غلطیاں سرزد ہوتی رہیں گی۔ حالانکہ غالب کا یہ قطعہ اٹھارہ سو ستاون سے پہلے کی تخلیق ہے۔

صدر جلسہ پروفیسر نیمارڑے نے شعبۂ اردو کو اس جلسے کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے صاحب اعزاز جناب رشید حسن خاں کے بے لاگ اظہار خیال کو اردو کے لئے فال نیک بتایا انہوں نے اردو زبان و ادب کی وسعت و ہمہ گیری کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ہندوستان بھر میں اس کے چلن کو سراہا۔

ابتدا میں صدر شعبہ اردو ڈاکٹر یونس اگاسکر نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ محترم رشید حسن خان کی علمی شخصیت کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور انھیں کلاسیکی روایات کی تجدید و توسیع کا حامل بتایا۔

پروفیسر معین الدین جینا بڑے نے تمہیدی کلمات کہے اور ڈاکٹر صاحب علی نے شکریے کی رسم ادا کی۔

تاکہ عام لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں

مکرمی! میں مصلح الدین سبحان اللہ خاں بخوشی اعلان کرتا ہوں کہ مجھے دل کی بیماری ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے آپریشن کے لئے کہا لیکن خدا کا لاکھ احسان ہوا کہ حکیم ڈاکٹر فاتح سلطان نوری شاہی ابن حسن مہدی شاہی سے ملاقات ہوئی ہم نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو حکیم صاحب نے کہا کہ اگر پرہیز کرتے ہیں تو کام ہوگا۔

حکیم صاحب کی باتیں سمجھ میں آئیں اور ہم نے گھر میں مشورہ کرکے علاج شروع کردیا۔ مالک دوجہاں کے کرم سے علاج کے دوران ہی فرق محسوس ہونے لگا۔ بیماری ہمت بڑھی یہاں تک کہ تین ہفتوں یعنی ۲۱ دنوں کا علاج پورا ہوا، اور پھر ابھی تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ اپنا کام معمول کے مطابق کوتاہیوں اور تندرستی کا احساس ہوتا ہے۔ میں آپ کے ذریعہ عوام کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ دل کے امراض کے لئے ادھر ادھر ہزاروں روپیہ برباد کرنے سے پہلے ایک بار حکیم فاتح سلطان نوری شاہی سے میرا روڈ جاکر ضرور مشورہ کریں۔

فون : 8125926
مصلح الدین
لکھمی پارک، نیا نگر
میرا روڈ (تھانے)
نومبر ۱۹۹۸ء

جیسے مضمون میں جہاں مردوں کی
اجارہ داری تھی مسلم طالبات بھی
ڈگریاں حاصل کر رہی ہیں۔

ایک خاتون نے وقفۂ سوالات
کے درمیان یہ پوچھا کہ دیگر اقوام اپنے
بچوں کا تعلیمی رہنمائی کے لئے مراٹھی
انگریزی، ہندی و دیگر زبانوں میں
کلاسیس چلاتی ہیں مگر اردو ذریعۂ
تعلیم کے بچوں کی رہنمائی کے لئے ایسا
کوئی انتظام کیوں نہیں۔ یہ بچے کلاسیس
میں جاتے تو ہیں مگر زبان کی بیگانگی
کی وجہ سے ان کے پلے کچھ نہیں پڑتا
اسی طرح ایک خاتون نے پوچھا کہ
دینی تعلیم کے مدرسے تو چلائے جاتے
ہیں مگر جو بچے بڑے ہو گئے ہیں
بالغ ہو رہے ہیں وہ ان مدرسوں
میں جانے سے شرماتے ہیں کیا کسی
مسجد میں مذہبی تعلیم بالغاں دینے
والی نائٹ کلاس ہے۔ اگر نہیں ہے
تو کیا اس کا انتظام نہیں کیا جا سکتا؟

ایک خاتون نے تو دکھتی رگ پر
ہاتھ رکھ دیا کہ نئی ممبئی میں اللہ کے فضل
سے متمول اور مقتدر لوگ آ کر آباد ہو
گئے ہیں مگر بچوں کے کالجوں میں داخلہ
کے لئے کس سے مدد لی جائے یہ بتانے
والا کوئی نہیں۔ خوشحال لوگ غریبوں
کی زکوٰۃ اور صدقات سے مدد ضرور
نقش کو کن

کرتے ہیں مگر قوم کی تعلیمی بدحالی کا
کوئی پرسان حال نہیں۔ کیا ہم غیر قوم کے
ہمدرد انسانوں کے رحم و کرم پر ہی اپنا
مستقبل سنوارنے کی کوشش کرتے رہیں۔
یہ اور اسی قسم کے کئی چبھتے ہوئے سوالات
نے ایسی گیدرنگ کو نئی روشنی دی ہے
اور عنقریب اس سلسلے میں راحت کاری
کا انتظام کرنے کا خیال لوگوں کے
ذہنوں میں دوڑ رہا ہے اللہ ہم مسلمانوں
کو اپنا مستقبل سنوارنے کی توفیق عطا
فرمائے۔ آمین۔

نیشنل ہائی اسکول لاٹون

میں تقسیم انعامات

لاٹون: نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں
شکشک پالک سنگھ کی جانب سے تقسیم
اسناد و انعامات کا پروگرام منعقد کیا
گیا۔ پروگرام کا افتتاح تلاوت کلام پاک
سے شروع ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت
پالک شکشک سنگھ کی ممبر صاحبہ محترمہ
خلفے فاطمہ حسین صاحبہ کی صدارت میں
منعقد ہوا۔ جماعت ششم و ہفتم کے
طالبات نے حمد و نعت شریف بہت
ہی اچھے اور پرترنم کے ساتھ پیش کئے
اس کے بعد اسکول ہٰذا کے صدر مدرس
جناب قمر اعظم قریشی صاحب نے جلسہ
کی اغراض و مقاصد کو واضح طور پر اور اچھے
انداز میں سامعین حضرات کے سامنے
پیش کئے۔ اس کے بعد اسکول کے طلبہ
و طالبات کو اسناد پیش کئے گئے جن طلبہ
و طالبات نے اسکول کی مختلف سرگرمیوں
میں حصہ لیا اور نمایاں کامیابی حاصل
کی انہیں اسناد سے نوازا گیا اور جماعت
دہم کے طلبہ و طالبات نے مارچ ۹۸ء
ہوئے امتحانات میں نمایاں کامیابی
حاصل کی اور مختلف مضامین میں بھی
سرفہرست نمبرات حاصل کئے ایسے
طلبہ و طالبات کو رقمی انعامات سے
نوازا گیا۔ آخر میں جلسہ کی صدر صاحبہ
نے انعامات حاصل کرنے والے طلبہ
و طالبات کو مبارک باد پیش کی آخر
میں شکریہ کے ساتھ پروگرام کا اختتام
ہوا۔ (شعبہ نشر و اشاعت)

اظہارِ تشکر

دھاراوی میونسپلٹی اردو اسکول
ماہم ممبئی کا اسٹاف اور طلبہ و طالبات
محترم ایاز انصاری صاحب روحِ
رواں (ایڈوانس کنسلٹینٹ سروس
ممبئی) کے بے حد شکر گذار ہیں کہ محترم
نے ہماری تکالیف کو دیکھتے ہوئے
اسکول کی ۱۲ کلاسوں میں کارپیٹ بچھایا
اور ۱۷۵ طلباء کو یونیفارم سلوا کر دئیے
اسی طرح ۲۰۰ طالبات کو یونیفارم

سلوا کر دیئے جا رہے ہیں اس اسکول
کو مقامی باشندے بھی وقتاً فوقتاً اپنا
تعاون پیش کرتے ہیں محترم ہیڈ مدرس
محمد نصیر جنیدے اور ڈپٹی ہیڈ مدرس
حاجی سید عبدالرحمٰن صاحب کی کوششیں
بھی اس اسکول کے لئے ممد و معاون
ثابت ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں
صحت و تندرستی دے اور ترقی عطا
فرمائے۔ آمین۔

(اسٹاف دھاراوی اردو اسکول
ماہم۔ ممبئی)۔

اتنا نہ ڈوبے کہ ابھرنا محال ہو

۲ را کتوبر ۹۸ء کی شام واشی میں
نئی ممبئی کے تمام نوڈس (گاؤں) کے مسلم
حضرات و خواتین کا ایک فیملی گیٹ
ٹوگیدر منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں مولانا
اکبر سلیمان کی تلاوت قرآن پاک سے
پروگرام کا آغاز ہوا جس کے بعد نقش
کوکن کے معاون مدیر و معروف شاعر
جناب شاکر سوپاروی نے اپنی مترنم
اور درد بھری آواز میں ایک نعت
پاک سنائی جسے حضرات و خواتین نے
بے حد پسند فرمایا۔ شاکر سوپاروی کی
پیش کردہ ایک غزل پر بھی حاضرین بے
حد محظوظ ہوئے اور اسی غزل کا مصرع
اس خبر کا عنوان بنا ہے۔ اس غزل نے
نقش کوکن
سامعین کو مسحور کر کے رکھ دیا تھا۔

پروگرام کی صدارت ڈیولپمنٹ
کریڈٹ بینک کے منیجر جناب عبدالرحمٰن
پٹیل صاحب نے فرمائی۔ کیپٹن فقیر محمد
مستری اور لائن اقبال کوارے کی دعوت
پر نئی ممبئی کے ممتاز حضرات و خواتین (زوجین)
مع اپنے بچوں کے (سن بلوغ کو پہونچنے والے)
کثیر تعداد میں شریک محفل ہوئے تھے۔

نئی ممبئی میں یہ پہلا موقع تھا کہ یہاں
کی خواتین ایک دوسرے سے ملنے باہمی
تعارف اور میل جول بڑھانے کے لئے
اپنے افراد خانہ کے ساتھ جمع ہوئی تھیں
اور انہوں نے اس بے تکلف محفل میں اپنے
مسائل پر بحث کی جس کہ اس پروگرام
میں لوگوں کا زر تعاون حاصل کر کے
عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ لہٰذا پروگرام
کا اختتام عشائیہ پر پورا ہوا۔ اس طرح
عصر بعد شروع ہونے والے اس پروگرام
کے لوگوں نے اصرار کیا ہے کہ ہر دو ماہ بعد
اس قسم کی فیملی گیدرنگ منعقد کی جائے
تاکہ نئی ممبئی کے تمام خاندانوں میں باہمی
رفاقت اور بھائی چارہ کی فضا پیدا ہو
سکے۔ چونکہ اب یہی علاقہ اس جگہ رہنے
والوں کا وطن ثانی بن گیا ہے لہٰذا لوگ
جس طرح اپنے گاؤں میں مل جل کر رہتے
ہیں۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں
شریک ہوتے ہیں۔ شادی بیاہ اور خوشی
کی تقریبات میں ہاتھ بٹاتے ہیں آپسی
رشتہ استوار کرنے میں معاون مددگار
ثابت ہوتے ہیں۔ یہی فضا اور یہی ماحول
یہاں بھی تیار کیا جائے جو وقت کی اہم
ضرورت ہے اس اشارے کے ساتھ
محفل برخاست ہوئی۔

اطلاع

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ ہر سال
اپنے سالانہ جلسوں میں خطۂ کوکن کے
مختلف مسلم گاؤں سے کامیاب ڈاکٹر
وکیل، انجینئر، گریجویٹس، پوسٹ گریجویٹس
(آرٹس، سائنس۔ کامرس) کا اعزاز کرتا
آرہا ہے تاکہ مسلم طلباء و طالبات کی
ہمت افزائی ہو۔ امسال کے سالانہ
جلسے کے لئے خطۂ کوکن (رائے گڑھ)
کے تمام مسلم گاؤں کے صدر و سیکریٹری
کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے گاؤں
میں مارچ ۹۸ء کے امتحان میں ڈاکٹرس
وکیل انجینئر بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی، بی
کام۔ ایم۔ اے، ایم۔ ایس۔ سی، ایم، کام
پی، ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری حاصل کرنے
والے طلباء و طالبات کے نام اور گھر کا
پتہ ہمیں مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔
عین نوازش ہوگی۔ شکریہ۔

عبدالوہاب دھنسے
جنرل سیکریٹری
نومبر ۱۹۹۸ء

میمونہ یونس شیخ

"مراٹھی افسانہ اردو میں"

ایم فل کے مقالے کو یونیورسٹی کی منظوری

شعبۂ اُردو، ممبئی یونی ورسٹی کی طالبہ میمونہ یونس شیخ کے تحقیقی مقالے "مراٹھی افسانہ اردو میں" کو ممبئی یونی ورسٹی نے ایم فل کی ڈگری تفویض کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اردو میں مراٹھی افسانوں کے تراجم کے تحقیقی و تنقیدی جائزے پر مشتمل یہ مقالہ صدر شعبۂ اُردو، ڈاکٹر یونس اگاسکر کی نگرانی میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر کے زیرِ نگرانی اب تک پانچ ایم فل کے مقالے ڈگری کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں جن میں عزیز قیسی شخص اور شاعر، اور "بدیع الزماں خاور حیات اور شعری نقش" کو کن خدمات" خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔

البتہ مس میمونہ شیخ کے مقالے "مراٹھی افسانہ اُردو میں" کو اس اعتبار سے امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ یہ مقالہ مراٹھی اور اُردو کے درمیان ادبی و لسانی لین دین کو بڑھاوا دینے کے مقصد کی کفایت کرتا ہے جس کی تکمیل کی خاطر مہاراشٹر اردو اکادمی کی مالی اعانت سے شعبۂ اردو، ممبئی یونی ورسٹی کا قیام عمل میں آیا ہے۔

مراٹھی میں مظفر سیّد کا

شعری مجموعہ "سندیش"

مظفر سیّد یہ نام اب مراٹھی ادب کی دنیا میں محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ "بلی" نامی کتاب کی اشاعت کے بعد ہی مراٹھی کی ادبی دنیا میں دھماکہ کر چکے ہیں اور "بلی" سے ہی اپنا کیریئر بنا چکے ہیں مہاراشٹر راجیہ میں کوی سمیلن کے کئی ایوارڈ ساہتیہ ساگر ایوارڈ اور اسی طرح معروف کوی جگدیش کھیبوڈکر ایوارڈ انہوں نے حاصل کئے۔

مظفر سیّد کو ایک بہترین کہانی نویس کی حیثیت سے قارئین نے پسند کیا ہے وہ بہترین کوی (شاعر) بھی ہیں۔ "سندیش" (مراٹھی شعری مجموعہ) کے مطالعہ کے بعد ہی آپ کو اس کا احساس بھی ہوگا۔

سندیش کے ذریعہ مظفر سیّد پہلی بار شعری دنیا میں اپنا تعارف پیش کر رہے ہیں۔ شری مظفر سیّد کی پیدائش چپلون سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر شیرل گاؤں میں بن کے مقام پر ہوئی۔ بہت جلد ان کا "نردوش" نامی کہانی کا مجموعہ منظرِ عام پر آرہا ہے۔

دس روپے میں "سندیش" اس پتے سے حاصل کر سکتے ہیں۔
مظفر سیّد مقام بن پوسٹ شرل
تعلقہ چپلون، ضلع رتناگیری
PH. 02355 - 54359.
PIN. 415605.

اُمبرگھر میں جشنِ آزادی

ضلع پریشد اردو اسکول اُمبرگھر تعلقہ داپولی میں جشنِ یوم آزادی کا پروگرام بتاریخ ۱۵ اگست ۱۹۹۸ء

کو نہایت ہی دھوم دھام سے منایا
گیا۔ اس پر مسرت موقع پر پرچم کشائی
کا کارنامہ صبح ساڑھے سات بجے
گرام شکشن سمیتی کے صدر بلال دبیر
صاحب کے مبارک ہاتھوں سے ہوا
اس کے بعد اسکول کے اساتذہ طلبہ
و دیگر گاؤں کے افراد نے پربھات
پھیری میں بھی حصہ لیا۔ یہ تمام پروگرام
عبدالغفور داؤد دبیر کی صدارت میں
منعقد ہوا۔ نظامت کے فرائض جناب
قسمت پٹیل صاحب نے انجام دیئے
بہترین مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو
ظہیر عبدالرحمن دبیر کی طرف سے
انعامات سے نوازا گیا۔ اس کے بعد
صدر مدرس جناب فقیر تاج الدین
نے اسکول کے حالات کے بارے
میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور
عبدالرحمن قاسم دبیر نے اپنا ایک
مزاحیہ پروگرام پیش کر کے سامعین
کو محظوظ کیا۔ دین محمد کوپے کی طرف
سے ایک بڑی سائز کی شطرنج دینے
کا اعلان کیا گیا۔ پروگرام کا اختتام
شکیلہ دبیر صاحبہ کے رسم شکریہ کے
ساتھ ہوا۔

(اشفاق عمر کوپے)

انصاری نگر نالاسوپارہ میں
پرائمری اسکول

نالاسوپارہ۔ انصاری نگر نالاسوپارہ
میں تین سال پہلے ایک کرائے کے روم
میں ابتدائی تعلیم دینے کے لئے کوشش
کی گئی تھی۔ الحمدللہ، ۲، ستمبر ۹۸ء سے
تین کمروں پر مشتمل پہلی تا چہارم کلاس
اور نرسری کلاس کا اجراء کیا گیا ہے جلسہ
کی صدارت معروف سماجی خدمتگار
حاجی صغیر احمد ڈانگے (ڈانگے بلڈرس
اینڈ ڈیولپرس) نے فرمائی۔ اس وقت
پرائمری اردو اسکول انصاری نگر نالاسوپارہ
ایسٹ میں ۱۴۰ بچے زیور علم سے آراستہ
ہو رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں پر دارالعلوم
اشرفیہ بھی جاری ہے جس میں ۲۷ بچے
حافظ بن رہے ہیں جن کے کھانے
پینے رہنے کا معقول انتظام کیا گیا ہے
مولانا قاسمی صاحب کے علاوہ مجاز
غلام حسین ڈانگے، شعیب اسمٰعیل
چاوڑے اور دیگر حضرات اس
دارالعلوم اشرفیہ کے معاونین میں شامل
ہیں۔ جلسہ میں حاجی صغیر احمد ڈانگے نے
تعلیم کی اہمیت پر اور افادیت پر بھرپور
تقریر فرمائی۔ اس موقع پر بچوں کا طبی
معائنہ بھی کرایا گیا جس میں ڈاکٹر اکبر
حسن محمد چندے ڈاکٹر فاروق رشید
چندے، ڈاکٹر ذکی قادر ڈانگے ڈاکٹر
فاروق سید، کے علاوہ پردھان
جی، شاکر سوپاروی، معاون مدیر
(نقش کوکن) ظفر الحسن ہسرود بھائی
اور دیگر معززین نے شرکت فرمائی۔
فی الحال دارالعلوم اشرفیہ
(انصاری نگر، نالاسوپارہ ایسٹ،
دیوار روڈ تعلقہ وسئی ضلع تھانہ) میں
مقامی بھائیندر، اتن وسئی، مالونی
ملاڈ، کرلا ممبئی اور بہار کے بچے حفظ کر
رہے ہیں۔ (س ش نقش کوکن اسکول سدھار
کمیٹی سوپارہ)۔

مرحومہ جنت آمنہ بی بھونیل
میموریل اسکالرشپ

کرڈوی۔ امسال ایس ایس سی
بورڈ کے امتحانات میں اول دوم
اور سوم نمبرات سے کامیاب ہونے
والے طلباء و طالبات کو کرڈوی کی ایک
مخیر شخصیت جناب ابراہیم حسین بھونیل
(مالک شالیمار ہوٹل جگگاؤں) نے اپنی
مرحومہ زوجہ جنت بی کے نام لیٹ جنت
آمنہ بی ابراہیم بھونیل میموریل اسکالر
شپ کے تحت ایک ہزار، ۷۵۰ اور
۵۰۰ روپیوں کے نقد انعامات سے
نوازا ہے۔ امسال جن طلباء کو انعامات

دیئے گئے ان کے نام پیش کیے جا رہے
ہیں۔ فرحان محمود پیرکار۔ کالسنہ نکہت
غلام محی الدین پیرکار کالسنہ۔ شاکرہ
عبدالرحمن جہاڈک۔ کھیڈ مجاہد ابراہیم
ہوڑیکر رتناگیری۔ شاکرہ اے آر جہاڈک
کھیڈ۔ عربی، فرحان محمود پیرکار کالسنہ
انگلش نکہت غلام محی الدین پیرکار،
کالسنہ۔ میتھس۔ فرحان محمود پیرکار
کالسنہ سائنس نکہت غلام محی الدین
پیرکار کالسنہ سائنس۔ اس کے علاوہ
ہر مضمون میں اول آنے والے طلباء کو
سو روپے نقد انعام دیا گیا۔ یہ انعامات
ہیڈ ماسٹر مہاراشٹر اُردو ہائی اسکول
کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگیری
کی نگرانی میں (نتائج کی مکمل جانچ
پڑتال کے بعد) دیئے گئے۔ اول
دوم اور سوم انعامات ان اسکولوں
کے طلباء کو دیئے گئے۔ پی ایس
اینڈ ای ایس اردو ہائی اسکول پوے
ایم اُردو ہائی اسکول کرڈوئی۔ ایچ ڈی
اے ہائی اسکول کالسنہ۔ نیشنل ہائی
اسکول داپولی۔ ایم کیو دلوی اسکول
واگھوڑے۔ اردو ہائی اسکول بندری
مستری ہائی اسکول رتناگیری آدرش
ہائی اسکول کرجی۔ ایس ایم ایم ھائی
اسکول کھیڈ۔ رنجاڈی قاضی اسکول
پاڈس۔ مہاراشٹر ہائی اسکول جیلون بی
نقش کوکن

عزیزہ ڈی نائک گرلز ہائی اسکول
رتناگیری۔ (انگریزی سے)

مُبارک باد

ناڈگاؤں تعلقہ مروڈ جنجیرہ، ضلع
رائیگڈھ کے جناب عرفان عبدالقادر
ہلڈے کو رائیگڈھ ضلع کانگریس (آئی)
کا، آئی۔ این۔ ایس۔ یو INSU کے
نائب صدر کے عہدے سے نوازا گیا ہے
اور جناب اسلم حسین ہلڈے کانگریس
کے سرگرم رکن کے علاوہ دونوں حضرات
SPNCC شوشل ویلفیئر ادارے کے
سرگرم عہدیداران اور سماجی خدمتگار
ہیں جو ہر سال غریب ضرورت مند
طلباء کی اسکولی امداد پابندی سے کرتے
آرہے ہیں۔ اسی طرح مجگاؤں کے جناب
انیس باقر صاحب کو INSU کا سکریٹری
منتخب کیا گیا ہے۔ ہم انہیں مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔

اراکین سرول پٹھ نارگاؤں کرکٹ کلب
SPNCC

رتناگیری میں ایک یادگار

تعلیمی سیمینار

ایم۔ ایس۔ نائیک فاؤنڈیشن
کے زیر اہتمام مورخہ ۱۶ ستمبر ۹۸ء مستری
ہائی اسکول آڈیٹوریم رتناگیری میں
"ووکیشنل گائیڈنس کورسس ...
سی اور ایچ ایس سی امتحانات میں طلباء ...
کیلئے کس طرح پڑھائی کی جائے"۔ اس موضوع
پر ایک تعلیمی سیمینار کا انعقاد کیا گیا
جس میں رتناگیری شہر اور مضافات
کے اردو اساتذہ اور نہم و دہم کے
طلباء مع سرپرستوں کے ایک کثیر
تعداد میں شریک تھے۔
شرکائے مجلس میں ماہر تعلیم
اور ووکیشنل گائیڈنس کورسس کے
رہنما مبارک کاپڑی صاحب سابق
پرنسپل بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز
ہائی اسکول محترمہ حمیدہ آوٹے صاحبہ
نائیک فاؤنڈیشن کے چیئرمین جناب
محمد صدیق نائیک صاحب، آئیڈیل
ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب رفیق
نائیک صاحب، انگلش میڈیم اسکول
کی پرنسپل محترمہ سعیدہ نائیک صاحبہ
اشرف نائیک، ڈاکٹر آوٹے صاحب
جناب لائق قاضی صاحب، جناب
ارشاد قاضی اور علی قاضی صاحب
تشریف فرما تھے۔ جناب علی قاضی
صاحب مہمانوں کا تعارف اور
استقبال کیا۔ جناب مبارک کاپڑی
صاحب نے قریب ۲ گھنٹے طلباء
و طالبات و اساتذہ سے خطاب
کرتے ہوئے پڑھائی کیسے کریں؟ جیسے
نومبر ۹۸ء

حیثیت پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔

صدر جلسہ محترمہ حمیدہ آدٹے صاحبہ نے اپنی بصیرت افروز خطبۂ صدارت میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اور ان کے ٹرسٹ کے تعلیمی محرکات کو سراہتے ہوئے ایک خوشگوار تعلیمی بیداری اور خوش آئند مستقبل کی پیشین گوئی کی۔

پروگرام کا اختتام پرنسپل سعیدہ نائیک صاحبہ کے شکریہ کے کلمات کے ساتھ ہوا۔ پروگرام کے نظامت کے فرائض جناب سراج احمد خان نے بڑی خوش اسلوبی سے ادا کئے۔

اپنی نوعیت کا یہ پہلا پروگرام تھا جس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سامعین حضرات نے اطمینان کا اظہار کیا۔ (اس موقع پر لی گئی ایک تصویر ٹائیٹل پیج پر شامل اشاعت ہے)۔

لائبریری کی سالگرہ

ویر عبدالحمید میموریل یوتھ ایسوی ایشن چپٹ پاڑہ مردل ناکہ کی جانب سے جاری ایک لائبریری نے کامیابی کا ایک سال ماہِ اگست میں مکمل کر لیا ہے جس میں مختلف زبانوں کے نقشِ کوکن اخبارات رسالے مفت مطالعہ کے لئے رکھے گئے ہیں جس سے چپٹ پاڑہ مردل ناکہ حلقے کے ہر فرقے کے عوام بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

جناب سوریہ ونشی (انسپکٹر آف پولس سہار) نے جناب محمود علی پٹیل انصاری محمد عارف، سیّد اعظم منصور باوسکر اور ادارہ ھذا کے صدر جناب محمد فاروق قاضی صاحبان کو مبارکباد پیش کی اور ان کے کارناموں کو سراہا۔ جنہوں نے چپٹ پاڑہ کے عوام میں طلبا و طالبات کے لئے مزید معلوماتی اور اسپورٹس میگزین لائبریری کے لئے مہیا کئے ہیں۔

پرنسپل ظہور خان کو مثالی مدرّس کا ایوارڈ۔

رائے گڑھ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیرِ اہتمام جاری آئیڈیل انگلش اسکول مہسلہ کے پرنسپل جناب ظہور محمد خان کو امسال مہسلہ تعلقہ پنچایت سمیتی کی جانب سے ایک تقریب میں مقامی ایم ایل اے جناب شام بھائی ساونت کے ہاتھوں مثالی مدرّس کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ پرنسپل ظہور خان صاحب گذشتہ پچیس سالوں سے پنچ گنی کے مختلف اسکولوں میں بحیثیت پرنسپل خدمت انجام دے چکے ہیں۔ گذشتہ دو سال سے آپ اس اسکول سے وابستہ ہیں۔ آپ کی سرپرستی میں امسال ایس ایس سی کا نتیجہ صد فی صد رہا۔ آپ نہایت کامیابی سے اسکول کے نظم و نسق کو قائم رکھے ہوئے ہیں ظہور خان صاحب کی تعلیم عثمانیہ یونیورسٹی سے ہوئی۔ آپ حیدرآباد کے ایک اعلیٰ خاندان کے فرد ہیں۔ آپ کے والد فیض محمد خان ۱۹۴۰ء میں سی پی اینڈ برار کے اسٹیٹ سوشل ویلفیئر آفیسر تھے۔ کامٹی کی مشہور داروغہ مسجد کے بانی سیّد احمد داروغہ کے پوتے ہیں۔ آپ جن انگریزی اسکولوں میں پرنسپل رہے بحیثیت ایک مضمون اردو کو ضرور شامل کیا۔

شکیل شاہ جہاں
مہسلہ۔ رائے گڑھ

جناب عبّاس جلگاؤنکر ہیڈ ماسٹر منتخب

اردو اسکول نظام پور تعلقہ مانگاؤں کے ٹیچر جناب عباس آدم جلگاؤنکر کو رائے گڑھ ضلع پریشد علی باغ نے بدوانتتی ہیڈ ماسٹر پنویل تعلقے میں تلوجہ اردو اسکول پر منتخب کئے گئے ہیں۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء سے انہوں نے چارج سنبھالا۔

(نوگل بھارتی)

کرڈوئی میں کمپیوٹر کلاسیس کا افتتاح

مورخہ ۹ اکتوبر مہاراشٹر اردو ہائی اسکول میں سمرنڈا کمپیوٹر کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ انڈونیشیاء میں کاروبار کے سلسلے میں مقیم باشندگان کرڈوئی نے اپنے اہلِ وطن اور اپنی نسل سے دلی وابستگی نیز ان کے روشن نقشِ کو کن مستقبل کی تعمیر کے لئے، اجتماعی طور پر مالی اعانت پیش کر کے "دی ایجوکیشن سوسائٹی کرڈوئی" کے سرگرم کارکنان نیز اس ثانوی ادارے کے صدر معلم و اساتذہ کی دیرینہ خواہش کو عملی شکل عطا کی۔

جناب حاجی عبدالرحمٰن علی موڈک صاحب کے ہاتھوں اس تعلیمی شعبے کا اجراء ہوا۔ حفیظ شبیر احمد سولکر صاحب نے آیاتِ قرآنی تلاوت کئے۔ مولانا اقبال صاحب نے اس آغازِ نوع کے لئے خیر و برکت کی دُعا کی۔ اس کے بعد جناب ابراہیم یُوسف جوُلے صاحب کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہوا۔ معاون مدرس جناب سراج مومن صاحب نے حاضرین کا استقبال فرمایا نیز اغراض و مقاصد بیان کئے۔ ادارے کے صدر معلم جناب شمس القمر ہاشمی صاحب نے کمپیوٹر کے اس تعلیمی شعبے سے متعلق مکمل معلومات دیں اور فرمایا کہ اسکول کے کل طلبہ و طالبات کو اس سہولت سے مستفیض کرتے ہوئے سابق طلبہ اور گاؤں کے دیگر شوقین نوجوانان کے لئے اس کو کس طرح جاری رکھا جائے گا۔ نیز دیوالی کی تعطیلات کے دوران اس خدمت کو کھلا رکھ کر کس طرح لمبے کورسز کو قلیل مدت میں پورا کرنے کا منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔ کمپیوٹر کے تعلق سے طلبہ کی جانب سے پوچھے گئے سوالوں کے جواب کمپیوٹر کے پروگرامنگ نوجوان انسٹرکٹر جناب سہیل دھامسکر صاحب نے بڑے اطمینان بخش طور سے دیئے۔ آخر میں سینیئر معاون مدرس جناب دستگیر حوالدار صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت جناب سراج مومن صاحب نے کی۔ اس طرح نیک خواہشات کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نذیر حسن قادری صدر منتخب

جماعت المسلمین جہسلہ کا عام انتخاب گذشتہ دنوں عمل میں آیا جس میں جناب نذیر حسن قادری بحیثیت صدر منتخب ہوئے قادری صاحب کا شمار شہر کی سربرآوردہ شخصیتوں میں ہوتا ہے آپ کانگریس

پروگرام منعقد کرنے کے علاوہ جماعت کے مختلف علمی، ادبی، ثقافتی اور سماجی اداروں سے گذشتہ ۲۰ سالوں سے وابستہ ہیں۔ ۱۲ سال سرپنچ گرام پنچایت ۱۰ سال مہاڈ کواپریٹو بنک کے ڈائرکٹر ۱۲ سال ڈی ایڈ کالج کے چیئرمین اور ۳ سال اب سبھاپتی سمایت سمیتی رہے۔ جماعت کے دیگر عہدیداران میں جناب محمد علی دفعدار نائب صدر، جناب عبدالصمد اد کے سیکریٹری جناب حبیب الرحمٰن چوگلے جوائنٹ سیکریٹری منتخب ہوئے۔ جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی کے اشتراک سے جماعت کے تحت ایک مدرسہ بھی جاری ہے جس میں دینی اور عصری دونوں طرح کی تعلیم کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ غریبوں، ناداروں اور ضرورت مندوں کو مالی امداد بھی جماعت دیتی ہے۔

شکیل شاہ جہاں

مہسلہ۔ رائے گڑھ

وڈولی میں آپسی مفاہمت

پچھلے پانچ سالوں سے وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ اس گاؤں میں مختلف وجوہات کی بناء پر آپس میں تنازعہ چل رہا تھا الحمدللہ! نقشِ کوکن وڈولی گاؤں کے نوجوانان نے اس تنازعہ کو ختم کر دیا ہے اور اب یہ گاؤں ایک پلیٹ فارم پر آگیا ہے۔ حال ہی میں اس تنازعہ کو مٹانے کے لئے ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس کی صدارت وڈولی گاؤں کے ہی ایک رکن جناب داؤد ایلوکر صاحب نے کی۔ اس میٹنگ میں گاؤں کے تمام تفرقات کو مٹا کر اب گاؤں ایک ہو گیا ہے۔ اس کام میں جناب عبدالرؤف ہرگے، جناب احمد دھنسے اور جناب عبدالمجید دھنسے پیش پیش رہے۔ سب سے پہلے تو مبارک باد گاؤں کی ان بڑی ہستیوں کو دینا ہے جنہوں نے سمجھ داری سے کام لیا۔ جن کے نام ہیں۔

جناب اسمٰعیل ڈاورے، جناب اسمٰعیل ایلوکر، جناب آدم ایلوکر، جناب عبدالوہاب فقیہ، جناب آدم دھنسے اور اب جوئنٹ منیجنگ کمیٹی بنائی گئی ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جناب عبدالرؤف ہرگے (صدر)
(۲) جناب محمد صالح داکھوے (نائب صدر)
(۳) جناب علی عباس دھنسے
(۴) جناب احمد عبداللہ دھنسے۔
(۵) جناب عبدالرزاق ایلوکر۔
(۶) جناب محمد طاہر بوکھنڈے
(۷) جناب ساجد ڈاورے۔

انشاءاللہ اس کے بعد گاؤں کے ماحول میں بہت سے تبدیلیاں آئیں گی اور بالخصوص تعلیمی ماحول پیدا کیا جائے گا۔

عبدالوہاب دھنسے

(وڈولی)

ڈاکٹر وقار شیخ کا ایر انڈیا میں بطور الرجی اسپیشلسٹ تقرر

ہندوستان کے الرجی اور استھما کے ماہر اور ممتاز ڈاکٹر وقار شیخ کا قومی مسافر بردار ایئر انڈیا کی تاریخ میں پہلی بار کسی الرجی اسپیشلسٹ کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

ڈاکٹر وقار شیخ بمبئی اسپتال اور میڈیکل ریسرچ سینٹر میں الرجی اسپیشلسٹ کے اعزازی عہدے پر فائز ہیں۔ لندن کے سینٹ میریز اسپتال سے الرجی میں تربیت پانے

ے ڈاکٹر وقار شیخ بین الاقوامی
ے یافتہ ڈاکٹر ہیں اور ان کے
ے ریسرچ مضامین امریکہ
ہ، ڈین مارک، سویڈن،
ر اور اسپین کے مشہور جریدوں
شائع ہو چکے ہیں۔ اسکے علاوہ
شیخ کو بارہا بین الاقوامی الرجی
نس میں شرکت کے لئے اور
لئے مدعو کیا گیا ہے۔ دسمبر
ء میں ڈاکٹر شیخ منیلا (فلپائن)
منعقد ہونے والی بین الاقوامی
نفرنس میں بحیثیت مہمان
کے شرکت کریں گے۔
(انشاء اللہ)

لدین رُومانی صدر منتخب

ستمبر ۱۹۹۸ء کو دی ینگ مسلم
ٹی واگھیورے کی نئی مجلس
کا انتخاب عمل میں آیا۔ بعد
۲۷ ستمبر کو عہدیداران کا انتخاب
ا آیا جس میں بلا مقابلہ اتفاق
ین

رائے سے صدارت کے لئے جناب
رفیع الدین قاسم رومانی کو منتخب کیا
گیا ہے۔ رفیع الدین قاسم رومانی
جیسی فعال شخصیت کے اس عہدے
پر منتخب ہو جانے سے واگھیورے
جیسے دیہی علاقے میں تعلیمی انقلاب
برپا ہو سکے گا۔ واضح رہے کہ سوسائٹی
ھٰذا کے ماتحت ایک اردو ہائی اسکول
اور ہوسٹل چلائے جا رہے ہیں جس میں
طلباء کے قیام وطعام کا مفت انتظام
کیا جاتا ہے۔ سوسائٹی کے دیگر نو منتخب
شدہ عہدیداروں کے نام اس طرح ہیں۔

صدر: رفیع الدین قاسم رومانی
نائب صدر: عبدالرحمٰن ٹھونکر
جنرل سیکریٹری: محبوب بیوبکر
معاون سیکریٹری: عبدالغنی علوی، یعقوب بغدادی۔
خزانچی: حسن میاں بجلے۔

بیسٹ ٹیچر کا انتخاب

۰۰ ایس۔ ایس۔ سی کے نتائج کو
بنیاد بنا کر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم پچھلے
۱۵ سالوں سے کوکن کے اردو ہائی اسکولوں
میں بیسٹ ٹیچر کا انتخاب کر کے انہیں
انعام و اعزاز عطا کیا کرتا ہے۔ امسال
جو نتائج ہمارے سامنے آئے ماہرین
تعلیم نے اُن کی جانچ پڑتال کی اور بہتر
کارکردگی کو ملحوظ رکھ کر مختلف ہائی
اسکولوں سے مختلف مضامین کے
بہترین اساتذہ کا انتخاب کیا ہے ان
منتخبہ اساتذہ کو ۱۳ دسمبر ۱۹۹۸ء کے
روز نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب
سے منعقد ہونے والے جلسے میں انعام
اعزاز و انعام سے نوازا جائے گا اس
سلسلے میں جن ماہرین تعلیم نے ہمیں
تعاون دیا ہم ان کے شکر گزار ہیں
ذیل ہیں ان کرم فرماؤں کے اسمائے
گرامی درج ہیں۔

(۱) عالی جناب ڈاکٹر آدم شیخ صاحب ریٹائرڈ وائس پرنسپل برہانی کالج اور موجودہ ڈائریکٹر انجمن اسلام اردو ریسرچ سنٹر بمبئی۔

(۲) محترمہ شہزادی حکیم صاحبہ ریٹائرڈ پرنسپل درسوا ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج بمبئی۔

(۳) جناب خلیق الرحمٰن صاحب پرنسپل انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا۔

(۴) جناب ڈاکٹر عبدالشکور قادری صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر محکمۂ آثارِ قدیمہ ناگپور۔

فائن فیبرکس کا افتتاح:

مرحوم محبوب پیرمال کے صاحبزادے
شیخ جاوید پیر و پرائٹر فائن آرٹ
نومبر ۱۹۹۸ء

کے نئے شوروم فائن فیبرکس کا افتتاح عزت مآب آر۔ روشن بیگ منسٹر آف اسٹیٹ فور ہوم وقف اینڈ حج گورنمنٹ آف کرناٹک کے ہاتھوں ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۸ء ڈونگری ممبئی میں انجام پایا۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی جناب ابوعاصم اعظمی پریسیڈنٹ سماجوادی پارٹی ممبئی اور دیگر کئی سماجی سیاسی اور معزز ین شہر نے شرکت فرمائی۔

(ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر) نئی دھلی کی نمایاں کامیابی!

نئی دھلی: مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند کے زیرِ اہتمام بچوں کے گھر دریا گنج میں منعقد ہونے والے آل انڈیا مسابقہ حفظ و تجوید اور ترجمہ و تفسیر کے دو روزہ اجلاس میں "ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر" نئی دہلی کے تحت چلنے والے اعلیٰ تعلیمی ادارے جامعہ اسلامیہ سنابل کے مختلف مدارس کے طلبہ نے مسابقہ کے بیشتر زمروں میں نمایاں اور شاندار کامیابی حاصل کی۔

★ زمرہ دوم، زمرۂ سوم اور زمرۂ پنجم کی پہلی، دوسری اور تیسری ساری نقشِ کوکن پوزیشنیں مرکز کے طلبہ نے حاصل کیں اور زمرۂ اوّل اور چہارم کی ایک ایک پوزیشن۔

★ محمد فیصل عبدالستار متعلم معہد عثمان بن عفان الحفیظ القرآن الکریم کو زیارت حرمین اور عمرہ وطواف کی سعادت حاصل کرنے کا انعام۔

★ شمس الدین عبدالسمیع متعلم معہد التعلیم الاسلامی کو دبئی کے عالمی مسابقہ قرأت و تجوید میں شرکت کا انعام۔

★ ترجمہ و تفسیر کی ساری پوزیشنیں طلبہ جامعہ اسلامیہ سنابل کو حاصل۔

★ اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے پندرہ طلبہ میں سے گیارہ کا تعلق ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر" کے مدارس سے ہے۔

چار ماجھی اکشریں (میرے چار حروف)

مرحوم بدیع الزماں خاور کا مراٹھی غزلوں کا مجموعہ چار ماجھی اکشریں منظرِ عام پر آگیا ہے۔ اس سے بیشتر مرحوم بدیع الزماں خاور کی "میرا وطن ہندوستان" حروف۔ بیاض۔ امرائی۔ لفظوں کا پیرہن۔ موتی پھول ستارے، خوشبو سبیل، مراٹھی رنگ، مراٹھی کہانیاں مہاراشٹر کی تہذیبی اور ادبی قدریں، دیباچہ۔ نیلے پہاڑ کے نغمے۔ ننھی کتاب سبز و تازہ نہالوں کے تبصرہ میں سات سمندر، اور دیگر کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ چار ماجھی اکشریں اس مراٹھی غزلوں میں اُردو غزلوں کا رنگ جھلکتا ہے اور اس کی ردیف اور قافیہ کا التزام بھی ملحوظ رکھا ہے۔

یہ مراٹھی غزلوں کا مجموعہ جس کی قیمت ۵۰ روپے ہے اس پتے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ "محترمہ امتیاز بیگم خاور۔ خاور ویلا جو گیلے گھونڈا، ممبئی رستہ داپولی ضلع رتناگیری 415712 یا۔ پرنٹر۔ اروتوئیے بھاٹکر ۱۲ اجنابائی نواس ناندولی مارگ، ڈومبیولی ایسٹ 421201 شش س (مراٹھی سے

اقبال نیازی کو دو ایوارڈ

اُردو کے نوجوان ڈرامہ نگار، ہدایت کار، کالم نویس اور افسانہ نگار اقبال نیازی کو گذشتہ دنوں شہر کی دو مشہور تنظیموں نے ان کی

اردو تھیٹر اور ڈراما خدمات کے لئے ایوارڈز سے نوازا۔ پہلا ایوارڈ یونٹی ایجوکیشنل ٹرسٹ کرلا نے جناب اختر حسن رضوی کے ہاتھوں تفویض کیا جب کہ دوسرا ایوارڈ بھی ہوم ملٹی چینل کی جانب سے اندھیری میں ایک باوقار تقریب میں محترمہ سادھنا مانے (چیئر پرسن مئیر ان کونسل) کے ہاتھوں اقبال نیازی کو دیا گیا۔ اقبال نیازی نے انہیں اس سال دیا جانے والا باوقار "ساحر لدھیانوی ایوارڈ" مہاراشٹر اردو اکادمی کو لوٹا دیا۔ تقریب انعامات میں بھی وہ شریک نہیں ہوئے۔ پرمود نولکر، (وزیر ثقافت) انل دیشمکھ (نائب چیئرمین اردو اکادمی) ڈاکٹر عبدالستار دلوی (کارگذار صدر) اور یامین اختر فاروقی (ممبر سیکریٹری) کو لکھے اپنے خط میں اقبال نیازی نے شکایت کی ہے کہ اردو کے بعض اہم اور قابل مصنفین کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے ان کی حق تلفی ہوئی ہے۔ میری غیرت اور حمیت اس بات کو گوارا نہیں کر رہی ہے کہ میں یہ ایوارڈ قبول کروں اس لئے میں دل برداشتہ یہ ایوارڈ واپس کر رہا ہوں۔" انجمن تبلیغ الاسلام اردو ہائی اسکول میں درس و تدریس سے وابستہ اقبال نیازی گذشتہ ۱۸ برسوں سے عملاً اردو تھیٹر سے وابستہ ہیں اور اردو ڈراما اور اسٹیج کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔ سرگرم اور فعال ڈراما گروپ" کردار آرٹ اکیڈمی" کے بانی اور صدر اقبال نیازی کو اب تک مختلف ریاستی اور کل ہند ڈراما مقابلوں میں متعدد انعامات و اعزازات سے نوازا گیا۔ ۱۹۸۹ء میں ساہتیہ کلا پریشد (دہلی) کی جانب سے اردو طبع زاد ڈراما "جلیانوالہ باغ۔ ۸۹" پر انھیں نیشنل ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ ڈراموں کا مجموعہ "سب ٹھیک ہے" زیر اشاعت ہے۔ اس کے علاوہ مراٹھی تھیٹر "نکڑ ناٹکوں کی پیش کش اور تیکنیک" بچوں کے ڈرامے کے علاوہ چھ مسودے ڈراموں سے متعلق اشاعت کے منتظر ہیں۔ اقبال نیازی کا تحریر کردہ اور ہدایت سے سجا طبع زاد ڈراما "اماں! میں کیا کروں؟" کے ممبئی اور بیرون ممبئی ۲۵ سے زیادہ شوز ہو چکے ہیں اور گذشتہ دنوں میں ڈراما "دوردرشن" میٹرو چینل سے دو قسطوں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا جسے بے حد سراہا گیا۔ حال ہی میں اقبال نیازی کو ڈراما "ہم صرف کپرومائز کرتے ہیں" کے لئے اردو اکادمی کے فائنل ڈراما مقابلے میں ۱۸ ڈراموں میں سے بہترین ہدایت کار کا اول انعام" آغا حشر ٹرافی" سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ بہترین اسکرپٹ اور بہترین ہدایت کار کا انعام بھی اقبال نیازی نے حاصل کیا۔

اردو ڈراما اور تھیٹر کا جنون رکھنے والے اقبال نیازی اردو ٹائمز اور مہانگر میں ڈراموں پر ہفت روزہ کالم "رنگ درشن" لکھتے رہے جو بے حد مقبول ہوا۔ فی الحال روزنامہ "انقلاب" میں ڈراموں اور ٹی وی سے متعلق کالم لکھ رہے ہیں۔ (حامد رحیم داؤکر)
(سیکریٹری کردار آرٹ اکیڈمی، ممبئی)

ڈاکٹر اکبر چنڈے نے سوپارہ میں بچوں کا پہلا اسپتال جاری کیا۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء سوپارہ شہر پارک ایجوکیشنل اینڈ میڈیکل ٹرسٹ سوپارہ کے خازن حسن محمد چنڈے کے فرزند

اور مشہور چائلڈ اسپیشلسٹ ڈاکٹر اکبر چندے ایم بی بی ایس ڈی سی ایچ کے الحسن چلڈرنس اسپتال کا افتتاح مشہور و معروف ڈاکٹر سونووی اُدانی (ہندوجا اسپتال کے ہاتھوں (ڈانگے ٹاور نزد نالاسوپارہ ریلوے اسٹیشن ویسٹ) انجام پایا۔

ڈاکٹر ورجس پی اُدانی (ہندوجا اسپتال) منیشا ایس باوڈے کر جناب عبدالمعید گھنسار صدر بلدیہ نالاسوپارہ میونسپل کونسل شری ولاس وچارے صدر ضلع تھانے جنتا پارٹی، ڈاکٹر مس جے سی ڈائس (ڈینٹل اسپیشلسٹ) ڈاکٹر ذکی ڈانگے، ڈاکٹر ڈیسوزا، ڈاکٹر حاجی صغیر احمد ڈانگے (ڈانگے بلڈرس اینڈ ڈیولپرس) ڈاکٹر سانے۔ ڈاکٹر کیلکر، ڈاکٹر شرسا دکر، ڈاکٹر گورہ، جناب شعف شمیم پٹھان، جناب نثار کھرے جناب خلیل ڈونڈ، ڈاکٹر سلطان شیخ فرید ملا کونسلر، ڈاکٹر عصمت پٹیل ڈاکٹر محمد حسین شمیم امرے مسز اینڈ ڈاکٹر ٹاٹے مسز اینڈ ڈاکٹر سمیل ڈاکٹر مکیش شرما (چائلڈ اسپیشلسٹ) جناب شاکر سوپاروی (معروف شاعر و معاون مدیر نقش کوکن) پرویز ملا (صدر دیہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی نویدہ رشید چندے، کے علاوہ مسلم ہندو

اور عیسائی حضرات و خواتین نے شرکت فرمائی۔ اس اسپتال میں جدید آلات نصب کئے گئے ہیں اور بچوں کے علاج کے لئے خصوصی مشینیں و نیٹی لیٹر وارمر، پورٹیبل ایکسرے مشین اور ۱۲ بستروں پر مشتمل یہ جدید آلات سے لیس بچوں کا پہلا اسپتال ہے جو نالاسوپارہ کی سرزمین پر شروع کیا گیا ہے۔ اس اسپتال سے پہلے بچوں کے لئے بوریولی سے ڈہانو تک اس طرح کا کوئی اسپتال نہیں تھا۔ ڈاکٹر اکبر اور مسز شمامہ نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ: مجروح سلطان پوری۔

میں موصوف نے اپنے منتخب کلام سے سامعین کو محظوظ کیا نیز مشعل جاں کے تعلق سے آرٹس کے طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ترقی پسند تحریک کی تفصیلات بیان کیں اور پروفیسر اسلم خانزادہ کی اردو کے تعلق سے کاوشوں کو سراہا۔ پروگرام میں کالج کمیٹی کے رکن سلیم داما د شریمتی واسنتی امروکر پرنسپل چوہان صاحب، پروفیسر صدیقی صاحب پروفیسر مقری سراج الدین پیش امام، نعیم شیخ، شبیر شاد، نورجہاں نور کے علاوہ کثیر تعداد میں طلباء و عمائدین شہر نے شرکت کی۔

نقش کوکن

نقش نواز

ماہنامہ "نقش کوکن" کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ میں نقش نواز کا ثبوت دیا۔ ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔ (ادارہ)

دُرونِ ہند

ڈاکٹر مختار مومن ـــــ بھیونڈی

شبانہ عنایت اللہ شیر گاؤکر۔ وڈالا

شاہد ڈی خطیب ـــ شیوڑی

ادیب حسام الدین پٹھان۔ داپولی

عبدالحمید صوبیدار، بھائیکلہ

خالد اے دیوان ـــــ پنویل

نورالدین اسمٰعیل فقیہ ـــ وڈولی

داؤد عثمان دادن۔ لال باغ

اے رشید پٹیل ـــــ ممبئی

کے مختلف مسائل حل کرنے میں پیش پیش رہتا ہے

کپل پاٹل نام ہے تحریکات اور احتجاجات کا

گذشتہ پندرہ سالوں سے تعلیمی اور سماجی میدان میں کئے گئے ہر احتجاج میں کپل پاٹل صاحب سرگرم عمل تھے۔ مدرسین اور طلباء کا اتحاد کوکن اور مراٹھواڑہ میں بی ایڈ طلباء کی تحریک اور اس کے بعد بلا وظیفہ پالیسی کی مخالفت میں اساتذہ کی ریاست گیر تحریک کے پیچھے کپل پاٹل کی قیادت کارفرما تھی۔ بلا وظیفہ مخالف اور مدرسین کی مجلس عاملہ بی ایڈ طلباء کی مجلس عاملہ کے اتحاد کے سبب کیپیٹیشن فیس مخالف قانون پاس کیا گیا اور اساتذہ کو انصاف ملا۔ انکی ملازمتوں کو یقینی صورت حاصل ہوئی۔ تنخواہ بروقت ملنے لگی مدرسین کی تحریک میں انہوں نے ہمیشہ ساتھ دیا۔ ممبئی اور تھانہ کے نائٹ اسکولوں پر تقشف کوکن جدوجہد کی اور مدرسین کو راحت پہونچائی۔ کپل پاٹل میں تنظیمی صلاحیت اور فعال قیادت اور تعلیم میں تبدیلی کا نظریہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے اساتذہ اور طلباء دونوں ان کی صلاحیتوں کے مستفیض ہیں۔ ٹیچروں کے تحریک کے معروف سربراہ ثانیہ سُولے اور پرنسپل ٹھیکے بھی کپل پاٹل صاحب کی ستائش کرتے ہیں۔ چھاتر بھارتی نامی طلبا کی تنظیم کے کپل پاٹل صاحب بانی ہیں اس تنظیم کے وسیلے سے آپ نے دیہی علاقوں کے کسانوں کو منظم کی کامیاب کوشش کی۔ کرم ویر بھاؤراؤ پاٹل صاحب کے صد سالہ یوم پیدائش پر سال بھر طلباء کے جلسے منعقد کئے۔

سماجی تحریکات میں کپل پاٹل کا اشتراک قابل ذکر رہا ہے۔ منڈل کمیشن کے متعلق کی پہلی مراٹھی زبان میں کتاب جنار دھن پاٹل کے تعاون سے شائع کی۔ اسی طرح دیگر پسماندہ سماج کو منظم کرنے کے لئے مہاراشٹر اگیر تحریک چلانے میں آپ نے کافی محنت کی۔ خصوصی طور پر کوکن کی ساحلی پٹی پر ان کی نکالی ہوئی یاترا سے چھوٹے چھوٹے گاؤں سے کافی بیداری پیدا ہوئی۔

رہتے ہیں۔ مسلم او بی سی قیام اور ان کے لئے محفوظ ... کے حصول کے لئے قائدانہ ... کئے۔ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کا نام ... کرنے کی تحریک میں اور ... RSMS احتجاج سنیٹ میں انہوں نے نمایاں کوشش کی۔ جہاں تک پھولے کی توہین کے خلاف تمام تنظیموں کو متحد کرنے کا کارنامہ انہوں نے انجام دیا۔ جنگجو اور بے باک صحافی کی حیثیت سے کپل پاٹل صاحب سے سب واقف ہیں۔ مہانگر آج دنک میں ایڈیٹر کی حیثیت سے آپ نے فرقہ وارانہ طاقتوں کے خلاف بے خوفی سے آواز اُٹھائی ہے۔ آپ ایک بیباک ایڈیٹر ہیں اور رپورٹر بھی۔ ان کے والدین سکنڈری ٹیچر ہیں۔ وہ خود نرسی مونجی کالج میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں حال ہی میں ان کا ہرکشن مہتا فاؤنڈیشن انسٹی ٹیوٹ جنرل ادارے کے ... ناظم کی حیثیت سے تقرر ہوا ہے۔ اناہزارے کی معاونت میں ممبئی اور تھانہ میں رشوت خوری کے خلاف تحریک چلائی۔ زلزلوں اور قحط سالی ...

...ادبی اداروں سے وابستہ ... سماجی اور مذہبی ہم آہنگی کے لئے ہمیشہ جد و جہد کرتے ہیں.

درحقیقت کوکن کے ٹیچروں کے وہ صحیح نمائندے ہیں اور اساتذہ کی برادری کو ان کی ضرورت ہے. آج کپل پاٹل صاحب جواں قائد کی تعلیمی اور سماجی میدان میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے ضرورت ہے اس لئے کوکن کے اساتذہ کے حلقۂ انتخاب میں ہونے والے انتخاب میں کپل پاٹل کو کامیابی سے ہمکنار کرنا تمام رائے دہندگان کا فرضِ اوّلیں ہے.

(سریش دلال وسابق چانسلر سیماجی راؤ مہاراج یونیورسٹی بڑودہ. اسحاق جمخانہ والا، صدر انجمن اسلام ممبئی. پرنسپل. این ڈی پاٹل. صدر رعیت شکشن کمیٹی. دتا پاٹل صدر. کوکن ایجوکیشن سوسائٹی مدھوکر راؤ چودھری سابق وزیرِ تعلیم (مراٹھی سے)

شادی خانہ آبادی

مجاہد وارثی ★ تبسم منیار

ابن ڈاکٹر محمد حسین وارثی ـ بنت محمد قاسم منیار ۱۴ر اکتوبر ۹۸ء کو بھیونڈی میں انجام پائی۔

نقشِ کوکن

زیرِ نظر تصویر میں (دائیں سے بائیں) پرنسپل چوہان صاحب مجروح سلطانپوری صاحب. سراج الدین پیش امام. پروفیسر اسلم خانزادہ پروفیسر مقری اور بشیر شاد نظر آ رہے ہیں۔

مجروح سلطان پوری کے ہاتھوں بزمِ نشاط کا افتتاح

اُردو کے ممتاز ترقی پسند شاعر اور دادا صاحب پھالکے ایوارڈ یافتہ فلمی نغمہ نگار مجروح سلطان پوری کے ہاتھوں وسنت راؤ نائک کالج اور آف آرٹس مرود میں ۲۶ ستمبر ۱۹۹۸ء کو بزمِ نشاط کا افتتاح عمل میں آیا پروفیسر اسلم خانزادہ نے مجروح صاحب کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کے فن اور شخصیت پر روشنی ڈالی۔ اپنی افتتاحی تقریر میں شاعر موصوف نے فرمایا کہ شاعری ہمارے تمام ترجمالیاتی احساس کا نچوڑ ہے سنگتراشی، مصوری، رقص موسیقی جیسے فن کے شعبوں میں صرف شاعری کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ نہ صرف روح سے ہمکلام ہوتی ... بلکہ دلوں تک اُتر جانے کا ہنر جا... ہے ۔ ہندوستان میں امیر خسرو ... لے کر آج تک وہی شاعری مقبول ... خاص و عام رہی جو حقیقی جذبات ... عکاسی تھی اور جس میں زندگی کا حُس... جھلکتا تھا. فلمی گیتوں کے معیار کے تعلق سے موصوف نے کہا کہ جب تک فلموں میں نغمگی اور موسیقی تھی. فلمی گیت تسکین کا باعث ہوتے تھے آج حالت یہ ہے کہ گیتوں میں شاعری کی جگہ پاپ سنگیت کے بھدے الفـ... نے لے لی ہے جنسی فحاشی کا یہ عالم کہ بہو بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر سُ... نہیں جا سکتا. دوسری نشست

بہاؤالدین

ہ گاوے ★ معین الدین شیخ
فیق ساٹوپے ★ تبسم گھاؤٹے
ید گھاؤٹے ★ رحیمہ گاوے
ماہم اور جوگیشوری کی معتبر ہستی
صاحب گاوے کی دختران منیرہ
رحیمہ کی شادی بالترتیب معین الدین
ع اور جاوید فرزند غفور گھاؤٹے
انہ کے ساتھ ۱۱ اکتوبر ۹۸ء کو
ن ہال ماہم میں انجام پائی اور
ین میاں ساٹوپے کے فرزند محمد
ت کی شادی تبسم گھاؤٹے کے ساتھ
نہ میں انجام پائی۔

○

مفیہ وارثی۔ بنت عبد الرزاق وارثی
نصیر الدین ★ قاضی وارثی
ابن قاضی کلیم الدین
شادی بھیونڈی میں ۳۱ اکتوبر
۹ء کو انجام پائی۔

○

برین دھرو ★ عمران ملا
ب محمد حسن غلام دستگیر دھرو کی
تر عنبرین کی شادی جناب عبد القادر
کے فرزند عمران کے ساتھ ۲۵ اکتوبر
۹ء کو کلیان میں انجام پائی۔
نقش کوکن

حاجی محمد شفیع مقری بھیونڈی کے بھائی
عبد القادر (منور) فرزند مرحوم محمود میاں
مقری کی شادی صوفین دختر غلام نبی
بہاؤالدین کے ساتھ ۳۱ اکتوبر ۹۸ء
کو بھیونڈی میں انجام پائی۔

○

ممتاز پاوسکر ★ عمران قاضی
عالی جناب عبد الغنی وجیہ الدین پاوسکر
صاحب کی دختر نیک اختر ممتاز کی
شادی خانہ آبادی جناب محمود یونس
قاضی (چار بنگلہ اندھیری) کے فرزند ارجمند
عمران کے ساتھ بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۹۸ء
کو گڈ شیپرڈ لانس چار بنگلہ اندھیری
میں بخیر و خوبی انجام پائی۔ اس موقع پر
رشتہ داروں، دوستوں اور سیکڑوں
واقف کاروں نے دولہا دولھن اور
عزیز و اقارب کو پُر خلوص دلی مبارکباد
پیش کی۔

○

معصومہ خطیب ★ قاضی حسین
مولانا قاضی ریاض احمد کے برادر عزیز
مولینا قاضی حسین کی شادی خانہ آبادی
مولینا خطیب کی صاحبزادی معصومہ
خطیب سے طے پائی۔ نکاح میں کثیر
تعداد حضرات نے شرکت کی۔ اس موقع

(فائق مہاڈی شہابیہ

○

فریدہ مکاندار ★ اعجاز
سوپارہ کی ایک ہر دلعزیز خا
محترمہ + ممتاز اسماعیل مکاندار کی
دختر نیک اختر اور عبد المطلب
پٹوی (منیجر نقش کوکن) کی سالی
صاحبہ فریدہ اسماعیل مکاندار کا
نکاح جناب سکندر رستپالکر (لوینج)
کے فرزند اعجاز احمد کے ساتھ ۱۸
اکتوبر ۹۸ء کو تکیہ سوپارہ تعلقہ وسئی
ضلع تھانہ میں بخیر و خوبی انجام پایا۔

○

انجم نیوریکر ★ نفیسہ پنگارکر
محترمہ نور جہاں نور الحسن نیوریکر کے
فرزند انجم کی شادی مسٹر مشتاق یوسف
پنگارکر کی دختر نفیسہ کے ساتھ ۱۳
اکتوبر ۹۸ء کو حج ہاؤس بمبئی میں
انجام پائی۔

○

نعیم خاندیشی ★ دلنواز بہود
محترمہ زینب بی عبد الشکور خاندیشی
کے فرزند نعیم خاندیشی کی شادی دلنواز
دختر مسٹر اینڈ مسز محمد شریف بہود کے
ساتھ ۱۸ اکتوبر ۹۸ء ٹیمپل مانگاؤں

[illegible]

عمران ملا ★ عنبرین [illegible]

[illegible] عبدالقادر احمد ملا کے فرزند عمران کی شادی عنبرین دختر مسز اینڈ مسٹر محمد حسن دھرو، ۲ر اکتوبر ۹۸ء ریلوے انسٹی ٹیوٹ بھائیکلہ ممبئی میں انجام پائی۔

○

نعمان ملا ★ شہبا خانزادے

مسٹر اینڈ مسز اسماعیل ابوبکر ملا کے فرزند نعمان ملا کا نکاح شہبا دختر عبدالحمید ظفر خانزادے کے ساتھ مہدی مسجد بلاسیس روڈ بمبئی میں انجام پایا۔ جب کہ دعوت ظہرانہ کا انتظام سینٹ میری ہائی اسکول مجگاؤں بمبئی میں کیا گیا تھا۔

○

شاہین کھوت ★ فاروق حمدولے

وفا پارک کے جناب یوسف کھوت کی بھانجی شاہین بنت شبیر کھوت کی شادی شرشتی تعلقہ کھیڈ کے جناب فاروق عبداللہ حمدولے کے ساتھ ۲۲ر اکتوبر ۹۸ء کو نیرول نئی ممبئی میں انجام پائی۔

○

فریال پٹیل ★ انیس شیخ

فاروق پٹیل کی بھتیجی فریال نثار نقش کوکن

[illegible] پٹیل کی شادی [illegible] ناسک میں انیس احمد شیخ اسماعیل سلیمان کے ساتھ انجام پائی۔

○

انیس کالسیکر ★ شاہین کالسیکر

جناب عبدالرزاق اسماعیل کالسیکر کے فرزند انیس کی شادی شاہین بنت قاسم اسماعیل کالسیکر کے ساتھ ۲۴ر اکتوبر ۹۸ء کو انجمن اسلام دی ٹی میں انجام پائی۔

○

صدف بیٹکر ★ مبشر فریال

کی شادی کراچی میں ۱۹ر اکتوبر ۹۸ء کو انجام پائی۔

○

نبیلہ قاضی۔ بنت الحاج سعید قاضی
محمد آمین ڈانگے۔ ابن عبدالحمید ڈانگے

کی شادی کوکنی ہال بمبئی سینٹرل میں ۳۱ر اکتوبر ۹۸ء کو انجام پائی۔

○

فوزیہ گھاوٹے۔ بنت حاجی اقبال گھاوٹے
فیاض گھاوٹے۔ ابن الحاج یونس گھاوٹے

کی شادی ۲۵ر اکتوبر ۹۸ء کو کوکنی ہال نوپاڑہ باندرہ میں انجام پائی۔

○

صبیحہ ماہمی۔ بنت انور علی محمود ماہمی۔
محمد رضوان شیخ۔ ابن حاجی عبدالرحمن شیخ

[illegible] میں انجام پائی ★ [illegible]

ہال ماہم اور [illegible] محل باندرہ میں انجام پائی۔

○

سمیرا رضوانی
بنت عبدالمطلب رضوانی
محمد غفران گولندانز
ابن عبدالکریم گولندانز

کی شادی ۲۱ر اکتوبر ۹۸ء کو کوکنی ہال بمبئی سینٹرل میں انجام پائی۔

○

فیاض بھورے
ابن ریاض انور بھورے
تبسم پٹیل
بنت اسماعیل پٹیل

کی شادی ۲۱ر اکتوبر ۹۸ء کو کاشی میرا میں انجام پائی۔

○

...لہ بہ ملال

...ور الہدیٰ کو صدمہ

...ر الہدیٰ شیخ صاحب وازہ محلہ
...کی جواں سالہ صاحبزادی شبانہ
...) کی بیماری سے پچھلے مہینے انتقال
...رحومہ کو وازہ محلہ سوپارہ کے
...ان میں سپرد خاک کیا گیا۔

...د شعلہ کا انتقال

۲۱؍ ستمبر کو راجے واڑی تعلقہ
...ے مشہور شاعر مجید شعلہ جو کے
...کے مریض تھے داعی اجل کو
...لبیک کہہ گئے ان کی عمر ۴۰ سال کی
...لہ اشرف کابڑی واشی کے
...بہنوئی بھی تھے۔

...رزاق عبدالرحمٰن جمعدار کی وفات

...ردو جنجیرہ کے تعلیمی و سماجی
...معروف شخصیت جناب
...زاق عبدالرحمٰن جمعدار (سر)
...۱۹۹۸ء کو رحلت کر گئے مرحوم
...رصہ تک انجمن اسلام جنجیرہ ہائی
...مرود میں ٹیچر تھے۔ چند سال
...کہن

[illegible]
کے کاموں میں عملی دلچسپی لیتے رہے
آخر میں مروڈ ہائی اسکول کمیٹی کے چیرمین
بنے۔ ایک قابل استاد اور با اصول،
نیک دل اور ہمدرد انسان کی زندگی
گذاری۔ اللہ غریق رحمت کرے۔
(ابراہیم سندیلکر)

امام الدین ٹھلگے کا انتقال

کلیان کی جانی مانی شخصیت جناب
امام الدین ٹھانگے کا ۱۳؍ اکتوبر ۹۸ء
کو اچانک حرکت قلب بند ہونے
سے انتقال ہوگیا۔ مرحوم اپنے پیچھے
بیوہ، تین لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑ
گئے ہیں۔ مرحوم کی اچانک موت سے
کلیان میں صف ماتم بچھ گئی جس کی
وجہ سے مرحوم کے جنازے میں کثیر تعداد
لوگوں نے شرکت فرمائی۔
(وقار عباس فوزی)

سعید احمد دوہرہ کو صدمہ

جناب سعید احمد دوہرہ صاحب
ٹرسٹی میسکو ماہم کی والدہ صاحبہ کا
۱۶؍ اکتوبر ۹۸ء کو بمبئی میں انتقال
ہوگیا۔ مرحومہ کی عمر ۹۵ سال تھی۔

[illegible]
تعالیٰ ... [illegible]
قمر النساء صاحبہ ... [illegible]
امین صاحب گدیالکا ... [illegible]
۹۸ء کو اچھی ضلع بیلگام میں ...
سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

فریدہ ماہی کا انتقال

سینٹرل ریلوے ماٹونگا بمبئی
کی جانی مانی شخصیت حاجی عبدالستار
محمد عباس ماہی کی بہن فریدہ کا
طویل علالت کے بعد ۳؍ اکتوبر ۹۸ء
کو نوپاڑہ باندرہ میں انتقال ہوگیا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

سارنگ برادران کو صدمہ

نوانگر ڈاکیارڈ روڈ بمبئی ۱۰
کے جناب عبداللہ سارنگ اور اسماعیل
سارنگ کی بہن اور جناب عبدالمجید
نورالدین مقدم و جناب فقیر محمد ...
کی ہمشیرہ نسبتی محترمہ شکیلہ ...
خان کا مختصر سی علالت کے بعد ۲۱؍
ستمبر ۱۹۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔

ایف ایم بیگ کا انتقال

جناب ایف ایم بیگ ...
نومبر ۱۹۹۸ء ...

سادات ... سعودی ... میں
ممتاز عہدہ پر فائز ... اور سبکدوشی
کے بعد اپنی دختر کے ساتھ B.I.T. بلاک
نزد جے جے اسپتال ممبئی میں سکونت
پذیر تھے۔ ضعیف العمری میں ۲۰ اکتوبر
۹۸ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم قوم
کے خیر خواہ اور مخیر انسان تھے آپ
نے "نقش کوکن" میں شائع شدہ
اپیل "برکوکن ہال" کے لئے (برسوں
پہلے) پچاس ہزار روپیہ کا یہ گرانقدر
عطیہ عنایت فرمایا تھا جو کوکن
انٹرنیشنل کی تحویل میں دیا گیا تھا۔

غنی فجندار نہیں رہے

تعلیمی اعتبار سے جس مقام
نے داپانگبری کی حیثیت حاصل
کی ہے۔ اس موضع دہورے کے علم
دوست شخصیت اور فجندار ہائی
اسکول وجونیئر کالج کے بانی الحاج
عبدالغنی فجندار سنیچر ۱۷ اکتوبر ۹۸ء
کی صبح ممبئی میں اس دار فانی سے
رخصت ہوگئے ان کا جسد خاکی
ان کے وطن دہورے جاکر سپرد
خاک کیا گیا۔

محمد حنیف مقری کا انتقال

بھیونڈی۔ مقری خاندان کی
نقش کوکن
ایک بزرگ ہستی محمد حنیف مقری صاحب
کا ۱۹ اکتوبر ۹۸ء کو بھیونڈی میں
انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی عمر ۶۸ سال تھی۔
(مقری برادران)

بزم ادب کیپ ٹاؤن

تعزیتی جلسہ

مدرسہ حبیبیہ کیپ ٹاؤن ساؤتھ
آفریقہ میں بروز اتوار مورخہ ۲۷ ستمبر
۹۸ء کو جناب شریف پاٹیکر کی صدارت
میں تعزیتی جلسہ انعقاد پذیر ہوا جس
میں بزم ادب کیپ کے چیئرمین المرحوم
حسن سید کی نذر خراج عقیدت پیش
کیا گیا۔ خصوصی مہمان جسٹس منسٹر عبداللہ
عمر اور ادب نواز جناب ابراہیم شہاب الدین
خلیفے نے مرحوم کی کارگذاری پر عقیدت
کے پھول نچھاور کئے، معلمہ رقیہ آپا
پرکار اور جناب مطلب پارکر جو خود
شاعر بھی ہیں اردو ادب کی اہمیت
کو اجاگر کیا۔ اردو کے سہ سالانہ اور
شاعر جناب لے فیس اور شاعر صفی
صدیقی کے ڈربن اور بنونی سے بھیجے
گئے تعزیتی پیغامات پڑھ کر سنائے
گئے۔ جلسے کی نظامت بزم ادب کیپ
کے بانی مبانی جناب گلزار خان صاحب
نے سنبھالی۔ جناب عبداللہ قاضی اور
ڈاکٹر مہاتے صاحب نے مزید اردو کی
خدمات کے لئے اپنے آپکو وقف
بنایا۔ آخر میں بزم کے سیکریٹری جا...
صاحب نے اظہار تشکر ادا کیا
اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔
(مرسلہ: ابراہیم خلیفے)

اختر راہی راہی عدم ہو گئے

اردو شاعری میں مثنوی جیسی
بھولی بسری صنف کو اپنی تصنیف
"عکس کوکن" کے ذریعہ تازہ کرنے
ممبئی کے ترقی پسند شعراء وادباء کی صف
اول میں شمار کئے جانے والا کوکن
جیالا اور اپنے منفرد لہجہ کا شاعر اختر
راہی متوطن موربہ ضلع رائیگڈھ
۲۳ اکتوبر ۹۸ء صبح ۹ بجے سینٹ
جارج ہسپتال ممبئی میں داعی اجل
کو لبیک کہا۔ ان کی وصیت کے
مطابق ان کا جنازہ ان کی دختر
ممبرا میں سکونت پذیر ہیں کے گھر
نکلا اور ممبرا قبرستان میں تدفین ۲۴
نومبر ۹۸ء

...مثنوی عکس کوکن مرحوم نے
...ازاں کوکن کے نام بندر کی تھی
...یش لفظ عالی جناب سردار
صاحب کے قلم کا رہین منت
...حوم کا مجموعۂ کلام ابن آدم کے
...مئی ۱۹۷۰ء میں قصۂ شہود
...احبس کا پیش لفظ کرشن
نے لکھا تھا۔

...ہیم آذر کا انتقال

...تی کوکن ٹیلنٹ فورم کے
...نام منعقد ہونے والے تعلیمی
...ن کی تیاری کے تعلق سے جب
...مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون
...سپل جناب اقبال مغل سے
قائم کیا تو ہمیں یہ جان کر بجد
...کہ جناب ابراہیم آنڈرے
...ن آذر ماہ ستمبر میں راہی عدم
...ئے۔ وہ کافی دنوں سے علیل
...نقش کوکن ایک فعال بہی خواہ
...دم ہو گیا ہے۔ خدا مرحوم کی
...ت فرمائے اور انہیں جوارِ
...میں جگہ دے۔ آمین۔

...تقال پُر ملال

...رالنساء صدیق چھاپڑہ معلّمہ
اردو اسکول سوپارہ ضلع
...دکن

تھانہ کی ساس صاحبہ فاطمہ محمد ایوب
چھاپرہ کا بنگلور میں ۲۹ ستمبر ۹۸ء
کو انتقال ہو گیا۔

قاسم ٹھاکور کا انتقال

قاسم احمد ٹھاکور کا ۲۳ اکتوبر
۹۸ء کو بمبئی میں انتقال ہو گیا۔ بعد
نماز جمعہ مرحوم کو نارل واڑی قبرستان
میں سپرد خاک کیا گیا۔

کوکن اسپتال موربہ کا افتتاح

کوکن اسپتال مورپہ (رائیگڈھ)
کا افتتاح دو سال پہلے ہوا تھا مگر
بعض وجوہات کی بناء پر یہ شاندار
اسپتال بند ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ
ڈاکٹر فیصل دیشمکھ کی نگرانی میں اس
کی شروعات ضلع رائے گڑھ کے ریسی
ڈینشل کلکٹر شری وردھنکر کی موجودگی
میں اتوار ۱۱ اکتوبر کو عمل میں آئی۔
اس موقع پر کیپ ٹاؤن جماعت
مورپہ کے صدر جناب ادریس پروہیکر
ڈاکٹر دبھڑکر، دیشمکھ (مہاڈ) کوکن بنک
کے چیئرمین قاسم ٹھاکور ناظم قاضی
کوکن مسلم یوتھ فیڈریشن کے صدر
ایڈوکیٹ فقیر محمد ٹھاکور جنرل سکریٹری
اعجاز راوت، ڈاکٹر امنیا ز کونڈکری
اور مورپہ کی اطراف کی اہم شخصیتیں
موجود تھیں۔
ڈاکٹر فیصل دیشمکھ نے حاضرین
کا خیر مقدم کیا۔ خیال رہے کہ چند
سال قبل اس اسپتال کی تعمیر نو اور
طبی سازو سامان کے لیے حاجی اسحق
ہرنیکر (مرحوم) ایم اے برتے، حاجی
علی صاحب برتے، حاجی عبدالرحمٰن
برتے اور یونس اگرکرے وغیرہ نے
مالی تعاون دیا تھا جبکہ کیپ ٹاؤن
اور گلف میں برسر روزگار اہالیان مورپہ
نے بھی امداد فراہم کی تھی۔

مراسلہ نگار حضرات نوٹ فرمالیں

ڈاکخانہ میں لفافے کی قیمت ۳ ر
روپئے ہو گئی ہے
بہ الفاظ دیگر اپنا لفافہ سپرد ڈاک
کرنا ہے تو اس پر ۳ ر روپئے کے ڈاک
ٹکٹ لگانے پڑتے ہیں۔ اور یہ عمل پچھلے
دو ماہ سے جاری ہے لیکن ابھی بھی
کچھ مراسلہ نگار اس تبدیلی سے ناواقف
ہیں اور صرف ۲ ر روپئے کا ٹکٹ لگا کر
سپرد ڈاک کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں ہمیں
دو روپئے ڈاکیہ کو ادا کرنے پڑتے ہیں۔
مراسلہ نگار اس طرف اگر توجہ دیں تو
عنایت ہوگی۔ ادارہ۔

Mohd. Arif s/o Abdulla Ibrahim Kharker got married to Afshan d/o Capt. M. Shafi Mukkadam on October 18, 1998.

Faizal s/o Mr. Abdulla Khalfe got married to Nazima d/o Haji Abdul Kader Hoosain Upadhey on October 25 at Rylands Estate, Athlone, South Africa.

Fariyal the niece of Farooq Patel got married to Anees Ahmed on November 1 at Nasik.

Inauguration of Naushad Shaikh's Residence

The inauguration (Iftetha) of the new house of Mr. Naushad A Shaikh was held on October 16 at Pune. The inauguration was followed by dinner.

Islam - The straight path friendship

For various moral, psychological and social reasons, people need good company and close friendship. The type of friends you have often indicate the type of person you are. Show me your firends and I will tell you what you are, says the well known proverb The noble Prophet pointed to the value of good company when he said that it is better to be alone than in the company of the wicked, and it is better to be in the company of the good than to be alone. Good company can be a great source of help and support in leading a virtuous life while bad company can lead to sin and ruin. This is clear in the advice given in the Qur'an. The Prophet has given similar advice in choosing companions and forming friendships. He was asked : "What is the person that can be the best friend?" "He who helps you when you remember God, and he who reminds you when you forget Him," he replied. Then, he peace be upon him, was asked: which friend is the worst?" "He who does not [illegible] you when you remember God and does not remind you of God when you forget," he replied. Then he was asked: "Who is the best among people?" He replied: "He who when you look at him, you remember God."

These are the principles that should guide your friendships and govern your feelings towards all those around you. It can be very difficult to live up to these principles when you have people of the same age urging you to be "with it" and to seek forbidden fun and enjoyment in "the pomp and glitter of this life." Such friends could make you forget your cherished values and principles and rob you of dear and important piece of your life, forever. Ideally, you should try to influence your friends to identify with what is good and beautiful and should you fail to so influence them and a choice has to be made between friends and principles, then principles must come first. You can not afford to fall into disobedience and ruin for the sake of friendship and popularity. True friendship is nurtured on love, sincerity and generosity. Friendship is in loving rather than in being loved. The noble Prophet advised, and in fact warned, that "you will not truly believe unless you love one another."

Hasan K. Dalvi, 14 Tenterden Drive, London NW4 1ED.

Special Feature on Rehmani Foundation

A special feature on the various activities of Rehmani Foundation will be published in the forthcoming issue of Naqsh-e-Kokan. The feature will cover the past and present activites of the trust and the future project undertaken by the trust.

of literacy in the South had sprung from less than half (46 per cent) in 1970, to more than two-thirds (69 per cent) in 1992 The Commission perhaps did not consider the possible downside Does this mean that all over the world life-critical literacy has tumbled to less than a third of what it used to be? *Courtsey Journal of Adult Edu*

AGM of Kokan Bank

The 29th Annual General Meeting of Kokan Mercantile Co-op Bank Ltd Will be held on November 4, 1998 at Framjee Caasjee Hall, Mumbai-2 to present the report of 1997-98 The gross income of the Bank in 1997-98 was 1,469 25, gross profit was 913 36 and net profit was 89 79 (Rs In lacs) The bank has progressed much better than the last year

Dr. Asghar Ali Engineer's booklet

Dr Asghar Engineer has published a small booklet on Iran, Fatwa and Rushdie In this booklet he has put a light on the current political scenario in Iran and West The booklet can be had from Centre for Study of Society and Secularism, Irene Cottage, 2nd Floor, 4th Rd, Santacruz (E), Mumbai-400055

14th international conference on Alzheimer's Disease International

The 14th International conference on Alzheimer's Disease was held from 24-27 September 1997 at Cochin, India The conference was very successful and fruitful Dr Abdul Karim Naik, represented in the conference on behalf of Bombay chapter On this occasion a souenir was released by Princess Yasmin Aga Khan, President ADI

Obituaries

Mr Shamsuddeen Ahmed Parker Cape Town, the son of Ahmed a Aziza Parker (Master) of Kalus died on September 16, 1998 at the age of years He was a singer and musician well kno throughout South Africa Never satisfied w copying other famous artists like his favour Mohd Rafi, he used to compose his own mu to lyrics written by local and foreign poets I song "Yeh Dunyaa gareebo'n ke qaabil nahe hai" reached no 1 on the Radio Lotus hit pa in the 80's in December 1997 he released 1st and only CD called "submission" which collection of Hamds, Na'ats and Gazals, and cludes the hit song "Pyaari Maa" which has dr many an audience to tears At the time of death he was working at the "Muslim Vie newspaper and also presented a weekly Ind music programme on the local Muslim Radio S tion "Voice of the Cape" His death leaves a gap in the South African Indian music scene

Gani Fazandar passed away in Mumbai on O tober 17 due to illness He was taken for bu to his native place Vahoor

F.M. Baig, retired Officer in Saudi Emba passed away on October 21 at Bombay He v involved in social activities

Weddings

Kalsekar Anees s/o Haji A Razzak Ism Kalsekar got married to **Shaheen** d/o Kas Ismail Kalsekar on October 24 at Bombay

Sadaf Betkar niece of Mumtaz Betkar got m ried to **Mubashir Fariyal** on October 19 Karachi, Pakistan

Canadian scholar Pat Roy Mooney, who has rked with civil society organisations on international trade and development issues related to riculture and biodiversity His pessimism stems m the fact of the 6000 languages spoken toy "between twenty per cent and fifty per cent not being taught to children" The University Alaska researcher Micahel Krauss sounded a te of warning at a UNESCO Conference held 1995 that "only 5 to 10 per cent of the world's nguages (300 to 600 tongues) are actually safe illem Adelaar of the Dutch University at Leiden gued in the same Conference that in South merican, only 600 indigenous languages survive day Five hundred years ago, Brazzil alone had out 17,000 such languages Adelaar, continug his argument at the UNESCO gathering, said at there are no native languages left in more an half of the South American territory " Half the eco-specific knowledge of South America s already been trashed

ere is no policy in India which allows primary lucation in tribal languages for the first two years primary schools before the child is introduced the dominant regional languages Once the ild masters the alphabet for learning the tribal nguages, she/he learns the state languages rough a bridge course Such a methodology of eracy teaching is academically sound and operationally feasible Such a method was used for e Dani tribe in the Central Highlands(Wamena) Irian Jaya, Indonesia It was later successfully plicated in other tribal areas of the country

Some States in India, Muslim children study rough the Urdu medium in the Madrasas and ter study through the State languages in the primary and secondary schools There is no parallel in adult literacy. Literacy instruction is seldom imparted in Urdu to Muslim adults in non-Hindi speaking States

The summer Institute of Linguistics has the distinction of developing scripts for many unwritten languages all over the world It is possible and necessary to develop scripts for the 1652 mother tongues in India for organising literacy programmes The central Institute of India Languages, Mysore, should take a lead in this direction with the help of the State Resource Centres for Adult Education

The World Bank Survey (1994) of literacy among indigenous people in South and Central America arouse mixed feelings Pat Roy Mooney says, "the Bank, of course, decries the discrimination in education between indigenous and non-indigenous peoples in the region While literacy is improving, indigenous peoples are still well behind the rest of the population in access to schools and books But it is also possible to see the literacy figure as more a description of a people's lack of familiarity with Western knowledge systems than an absence of socially and economically important knowledge Indeed, the level of 'literacy' in terms of life critical knowledge may be in inverse porportion to the World Bank's literacy figures If this so, has the rate of illiteracy among indigenous peoples in Bolivia declined from 42 per cent in the 1970s to 24 per cent in the 1980s or has the rate or 'illiteracy' increased during the period from 58 per cent to 76 per cent? Should we be celebrating or commiserating?"

In 1955, the Commission on Global Governance had shown with enthusiasm that the overall rate

• you're seeing the wrong person

Finding a therapist

Ask your recommendations from someone you trust - a general physician or a friend Unlike doctors, there are no regulations governing counselling Anyone can set up as a counsellor or a therapist even after a minor course

At the first meeting, ask the therapist
Where have you trained and for how long?
What happens if I miss an appointment?
Can I call you between sessions?
How do you think you can help me?
How long do you think I need?

You may be charged half or nothing for the first session You may find when confronted by a man, that you want to see a woman You may simply feel that you don't trust him or feel that he can't help Or you may feel that his office is too far away For whatever reasons, a professional therapist should not feel upset if you decide he's not for you Ask yourself

Are we comfortable with one another?
Does my therapist have a sense of humour and a happy disposition?
Is my therapist an understanding and empathetic listener?
Is my therapist casual and informal, rather than stiff and forbidding?
Does my therapist treat me with respect and acceptance?
Does my therapist answer direct questions rather than just ask me what I think?
Is my therapist open to new ideas rather than pursuing one point of view?
Is my therapist unprejudiced about caste, creed and community?
Does my therapist inspire confidence in me raise my self-esteem?

It's important to decide exactly what you w from a therapist, so you know when you're l ter Most counselling works best if you wai achieve a specific change in your behaviou thoughts in a particular area of your life Y should expect your counsellor to regularly rev your need to continue, perhaps every four wei

Why does therapy fail?

Dr Arnod Lazarus, Psychologist and Dr A Fay, Psychiatrist, in their book 'I can If I w to', outline the reasons why therapy fails

1 Misconceptions about the nature and int tions of therapy Many people believe the purpose of therapy is to talk about tl problems, rather than devising active me of solving them Action is more impor than thought

2 Poor chemistry between patient and the pist

3 The absence of active participation, sucl identifying the problem, accepting the po bility that something can be done about it pressing a desire to change, a willingnes make an effort to change by keeping no practising techniques and reading rec mended books

Adult education

Knowledge is not doubling-it is dwindl We may lose half of our accumula knowledge with this generation," s

not lose heart, or fall into despair; you are bound to rise above adversity, if you are true 'th. You may be sure that if a wound has touched you, a similar wor ' has touched ."
(Al-Qur'an 3:139-140)

Do you need counselling?

ife may be perfect on the surface, but you still wake up every morning feeling empty, depressed, frustrated You know what's bugging you, but you're not sure what to do So, what should you do? Ms Merchant on counselling ıerapy

ι decade ago, counselling therapy was something that only rich Americans went for Today, more nd more troubled Indians consider going to a counsellor if they are divorced, bereaved or lonely, ıave lost a job or a finance, have confused expectations, are battling with parents, spouses, inlaws, hildren They need somebody to listen to them, without judging or giving unwanted advice

riendly therapy Actually, talking therapy can work with anyone who is a good listener Family and riends, won't charge you and you don't need an appointment The biggest bonus is having people to urn to in a crises, telling them your problems and in turn listening to their problems That's good for our mental health The downside is that your problems may become hot gossip or that your confi-lent is likely to take your side, unwittingly fuelling your bitterness and making you less likely to take an ıonest look at your own ffailings What's more, you have to be prepared to listen to the other persons voes in return

You need expert help when

Your problem is controlling your life You find yourself holding back emotionally You are not func-ioning as you used to or as you want to If you are learning french on your own and are having lifficulty, you need professional help So is the case with a problem

The function of a counsellor therapist is to listen, to allow you to unburden yourself while she acts like ι catalyst Once a rapport is established, the specialist probes gently to identify and explore the root of the problem and help you understand what influences your behaviour By offering certain alterna-tives and techniques, she activates you to make changes Sometimes another member of the family is called in or you can undergo group therapy with people with similar glitches in their lives

You need a psychiatrist to prescribe and supervise medication if you suffer from mood swings, acute depression, severe anxiety, irrational thoughts Be sure to know the name of the drug, the doss prescribed, possible side effects and the reason it is being recommended

But do remember, the mere fact of seeing a counsellor in itself won't make you better and may even create dependency or further damage Trust your instincts with a counsellor If you don't feel at ease,

اشاعت کا ۳۶ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۶ ...... شمارہ ۱۲ ...... ماہ دسمبر ۹۸ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر — شاکر سوپاروی

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ / اے نوانگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶ / ۳۷۵۸۰۷۴

مقام طباعت: ایورواپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم دسمبر ۹۸ ....

کتابت: سلیم قاسمی و ناصر علی ....

رَبُّكَ الْاَکْرَمْ

از محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

آپ جانتے ہی ہیں کہ قطرہ کو گوہر بننے، کار بن کو ہیرا بن جانے اور آہنِ خام کو شمشیر جوہر دار میں تبدیل ہونے کیلئے ہزارہا جگر گداز مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ آپ جب اپنے ہاتھ میں بلّا تھام کر میدان میں مردانہ وار سعیٔ پیہم کرتے ہیں تب آپ میدان پر میدان مار کر اظہر الدین کی صفات پیدا کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح "اِقرا" آپ سے مطالبہ کرتا ہے کہ آپ اس کے سائے میں جہدِ پیہم کر کے جاں گداز مراحل سے گذر جائیں گے تب آپ میں مظہر الدین (دین کا سچا نمائندہ، مبلغ، مجاہد) والی صفات بھی عود کر آجائیں گی۔ اگر آپ میں صرف اظہر الدین والی صفات ہیں تو آپ کا شمار جامد قوم میں ہوگا۔ لیکن اگر آپ میں اظہر الدین اور مظہر الدین دونوں والی صفات ہوں گی تو آپ کا شمار زندہ قوم میں ہوگا جو کہ اللہ کی پسندیدہ ہے اور جسے زمین کا (بلکہ کائنات کا) وارث بنایا جاتا ہے۔ ان دونوں صفات سے آپ دنیا کے میدانِ کرکٹ کے مایہ ناز کھلاڑی بھی بن گئے اور اللہ کے دین کے میدان کے ایک باعمل جری اور دلیر سپاہی بھی قرار پائے۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں کرکٹ کے میدان مارنے کا بلّا بھی ہوگا اور آپ کے دل میں موجزن فرمانِ اللہ بھی ہوگا۔ دیکھئے اقرا آپ کی کایا کیسے پلٹ دیتا ہے۔ اب آپ کے اندر دنیا کے میدان مارنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے دین کامل پر عمل پیرا ہونے اور اسے دوسروں پر عیاں کرنے کا ایک انقلاب بھی انگڑائیاں لینے لگا۔ کیا مسلم، کیا غیر مسلم، کیا مومن، کیا کافر سب کو اللہ کا دین سمجھانے کی آپ میں تڑپ پیدا ہو گئی کیونکہ دینِ اسلام ساری انسانیت کا دین ہے۔ یہ شعور آپ میں "اقراء" نے بیدار کیا۔ دوسرے الفاظ میں اب آپ دین کے مظہر بن گئے۔ اس سے پہلے آپ دنیا کے صرف اظہر تھے۔ دنیاوالوں کی نظر میں تو آپ اب بھی اظہر الدین ہیں مگر اللہ کی نظر میں آپ مظہر الدین ہیں۔ اس Stage پر آپ کو اقراء لے آیا۔ مظہر الدین بن کر آپ نے اللہ کے احکامات پورے کئے۔ آپ نے جب اللہ کے احکامات پورے کئے تو اب آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ کو آپ کا حق ملے۔ یعنی آپ کو اللہ کی کرم نوازیاں حاصل ہوں۔ اقراء کہتا ہے کہ اب آپ کو آپ کا حق ضرور ملے گا۔ یعنی آپ پر اللہ کا کرم ہی کرم ہوگا کیونکہ آپ کو حق دینے والا خود "اکرم" ہے۔ "اکرم" کے معنی ہی یہ ہیں کہ جس کے فرامین بندہ پورا کرتا ہے تو پھر اس سے کرم کی بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ خود بارانِ کرم کرتا ہے، وہ خود کرم کے دروازے آپ کیلئے وا کرتا ہے۔ اس بات کی شہادت خود "اکرم" (کرم کرنے والا) نے اس طرح دی ہے کہ

اقرا و ربک الاکرم (سورۃ العلق آیت ۳)

"آپ کا رب بڑا کرم نواز ہے" اقراء کے سائبان تلے آپ نے فرامین ادا کئے اور آپ مظہر الدین بن گئے اس لئے اب اکرم کی جانب سے آپ پر کرم ہی کرم کا

نزول ہوگا۔ کامیابیاں اور کامرانیاں آپ کے قدم چومیں گے، شادابیاں اور سرفرازیاں آپ کا مقدر بنے گا۔ اب آپ پر کوئی استہزائی لاحول نہیں پڑھے گا۔ غیر قومیں تک آپ کو گلے لگائیں گی۔ فرش پر انسانوں میں آپ کے ہی چرچے ہوں گے اور عرش پر فرشتوں کی انجمن میں آپ کے ہی تذکرے ہوں گے۔ واہ! اقرا نے تو آپ کی توقیر دونوں جہاں میں بڑھادی۔

دوستو! وقت کا تقاضا ہے کہ ہمیں زندہ و جاوید قوم بن جانے کیلئے اس وقت ایسے ہی اظہر الدین کی ضرورت ہے جو مظہر الدین بن کر سفینۂ اسلام کے مضبوط بادبان ثابت ہوں۔ مشرق سے مغرب تک اور دکن سے کوکن تک۔ اکرم کے سائبان تلے۔

ماہ رمضان کے خصوصی انعامات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا فرمایا کہ میری اُمت کو رمضان المبارک میں پانچ چیزیں خصوصی طور پر عطا کی گئیں جو پچھلی اُمتوں کو نہیں ملی تھیں۔ پہلی یہ کہ (رمضان کے) ان (روزہ داروں) کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ دوسری یہ کہ ان کیلئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی رہتی ہیں۔ تیسری بات یہ کہ جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔ چوتھی چیز یہ کہ رمضان المبارک میں سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں تک نہیں پہنچ سکتے کہ جن برائیوں کی طرف وہ رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔ پانچویں چیز یہ کہ رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کیا یہ مغفرت کی رات شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے پر اس کی مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (مطلب یہ رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔)

حمید وھوری

(۱) ان حضرات کا نام جو جنت میں جوانانِ جنت کے سردار ہوں گے؟

(۲) ان صحابی کا نام جو کاتبِ وحی تھے؟

(۳) اس غزوہ کا نام جس میں شامل ہونے والوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے راضی ہونے کا اپنی کتاب قرآن مجید میں اعلان کر دیا ہے؟

(۴) اس بادشاہ کا نام جنھوں نے لوہے اور تانبے کو پگھلا کر دو پہاڑوں کے درمیان ایک رو قائم کی اور یاجوج ماجوج کے فتنہ سے لوگوں کو محفوظ کرادیا؟

(۵) اس جانور کا نام جس نے وفاداری اور جانثاری کا ثبوت دیا اور صلحاء کی صحبت پائی تو قرآن نے اس کا ذکر خیر کر کے اس کو عزت بخشی؟

(۶) اس ملکہ کا نام جس نے حضرت سلیمان عبدالسلام کی دعوت اور ارشاد پر اسلام قبول کرلیا؟

(۷) اس قریشی سردار کا نام جن کے دو سو اونٹ ابرہہ نے پکڑ کر اپنے لشکر میں لے گیا؟

(۸) ان صحابی کا نام جو اسلامی تاریخ کے پہلے امیر البحر تھے اور جن کی قیادت میں سب سے پہلی دریائی جنگ لڑی گئی؟

(۹) ان پیغمبر کا نام جو آگ لینے گئے اور پیغمبری مل گئی؟

(۱۰) ان پیغمبر کا نام جنھوں نے فرعون کے گھر میں پرورش پائی اور بچپن کی زندگی گذاری؟

جوابات کے لئے صفحہ نمبر ملاحظہ فرمائیے

خوشخبری حکومت ہند اور سعودی سفارت نیو دہلی سے منظور شدہ ادارہ خوشخبری
امسال انشاء اللہ حج اکبری ہونے کے امکانات ہیں۔ لہٰذا مایوسی سے
بچنے کیلئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ کئی برسوں کی پرخلوص و قابل اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال ہم پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہیں ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے مکہ حج کارپوریشن کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل
• حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں۔
• تجربہ کار و مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔
• ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پرکیف سفر • گھریلو ماحول جسمیں آپ اجنبیت بالکل محسوس نہیں کریں گے۔
• بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے • مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم شریف سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جسمیں فون اور فیکس کی بھی سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔
• طبی مشوروں کیلئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں۔ • ۱۵ نومبر سے پہلے حج کی بکنگ کرنے والوں کیلئے پاسپورٹ بلا معاوضہ بنا کر دیا جائیگا
• جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئر کنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ • مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔ • حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کر سکتے ہیں۔ • خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں۔ • اکتوبر، نومبر کے ویکیشن میں فائیو اسٹار کلاس عمرہ ٹور ترتیب دیا جاتا ہے مزید معلومات کیلئے رابطہ قائم کریں۔
نوٹ :-
★ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S. اسکیم کے تحت ہوگا۔
★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں۔
★ ہوائی جہاز کے کرایہ معلم فیس یا فارن ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور سنہ ۱۹۹۹ء
ڈیلکس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
۷۱,۰۰۰/- روپے
حج ٹور سنہ ۱۹۹۹ء
سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
۷۸,۰۰۰/- روپے
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور ۹۸
(ماہ اکتوبر میں) ۱۵ روزہ
۳۵,۰۰۰/- روپے
رمضان عمرہ ٹور
سنہ ۱۹۹۹ء
(آخری عشرہ) ۱۵ روزہ سفر
۴۵,۰۰۰/- روپے
رمضان عمرہ
سنہ ۹۹-۱۹۹۸ء
(پورا مہینہ)
۵۲,۰۰۰/- روپے
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری مکہ حج کارپوریشن
۹۷، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳
TEL: 3775969/3719231
FAX: 3738449
خالد پرکار، پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
TEL. 3436973/3446051/3442344
FAX: 3438271
شکیل، شفیق، فرید
۵۶، تیسرا لطف اللہ پورہ، بھیونڈی (ضلع تھانہ)
S.T.D (02522) 51693/56551

ہم کیوں مسلمان ہوئے؟

انور منشی سوپاروی

سکریٹری شہر بازک ایجوکیشنل اینڈ میڈیکل ٹرسٹ سوپارہ۔ ۴۰۱۲۰۳

ڈاکٹر حمید مارکوس جرمنی کے معروف سائنسداں، مصنف اور صحافی ہیں۔ آپ مشہور جرمن رسالہ "مسلم ریویو" کے ایڈیٹر بھی تھے۔ ان کے اسلام لانے کی روداد ان کی اپنی زبان میں سنئے۔

"یہ میں نہیں جانتا کہ کیوں مگر بچپن ہی سے میرے اندر اسلام کو سمجھنے کی لگن موجود تھی۔ چنانچہ دیگر لٹریچر کے علاوہ میں نے ہوش سنبھالنے پر قرآن کا توجہ سے مطالعہ شروع کیا۔ قرآن کی یہ جلد ۱۷۵۰ء میں چھپی تھی۔ یہ وہی نسخہ تھا جس سے مشہور جرمن مفکر گوئٹے نے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔

میں یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا اور مسرت کے گہرے احساس سے آشنا ہوا کہ قرآن کے حوالے سے اسلام کی اپروچ Approach سراسر منطق اور استدلال پر مبنی ہے پھر اسلامی تعلیمات اپنے مزاج کے اعتبار سے فطری بھی ہیں اور حیرت انگیز حد تک مرعوب کن بھی۔ میں اس بات سے بھی بے حد متاثر ہوا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں میں زبردست روحانی اور سماجی انقلاب پیدا کیا جس کا سلسلہ مسلمانوں کی کوتاہیوں کے باوجود اب تک چلا آرہا ہے۔

یہ میری خوش بختی ہے کہ ان ہی ایام میں مجھے جرمنی میں مسلمانوں کے ہمراہ رہنے اور کام کرنے کا موقع ملا۔ اور ان کے عادات واطوار سے خاصا متاثر ہوا۔ ساتھ ہی برلن مسجد کے بانی اور جرمن مسلم مشن کے موسس سے متعارف ہوا اور قرآن پر ان کے تفسیری درس میں شریک ہونے لگا۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ کئی برسوں تک میں نے اس غیر معمولی انسان کا قریب سے مطالعہ کیا۔ ان کے روحانی پاکیزگی اور جسمانی مجاہدے نے میرے دل کی دنیا بدل کر رکھ دی اور میں نے ان ہی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

شبِ قدر کی علامات

شب قدر کی بہت سی علامتیں اور نشانیاں بتائی گئی ہیں ان میں یہ نشانی بھی ہے کہ یہ رات کھلی ہوئی چمکدار اور منوّر ہوتی ہے۔ ایسی صاف و شفاف کو نہ زیادہ گرم نہ زیادہ سرد بلکہ معتدل اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تجلّیات کے ظہور کے باعث گویا چاند نکلا ہوا ہے۔ چاندنی چھٹکی ہوئی ہے۔ اس رات کے بعد صبح جب سورج نکلتا ہے تو بغیر کرن کے ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی ہموار ٹکیہ یا جیسا کہ چودھویں کا چاند کیونکہ اس دن اللہ نے سورج کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا۔

بعض بزرگوں کا مشاہدہ ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ کرتی ہے۔ یہاں تک کہ درخت بھی زمین پر گر جاتے ہیں۔ ایک بزرگ نے اس رات سمندر کا پانی چکھا تو بالکل میٹھا تھا۔ اس رات آسمان سے تارے نہیں ٹوٹتے۔ تاروں بھری رات ہوتی ہے۔

اجتماعی شادیاں

مختار احمد ندوی

نکاح اور شادی کی خوشی فطرت کا تقاضا ہے،
عورت ہو یا مرد جیسے جیسے شادی کے دن قریب آتے
جاتے ہیں جانبین سے جذب وکشش قرب وملاپ کے
تصورات اور جذبات بڑھتے جاتے ہیں اور جب منگنی
پکی ہو جاتی ہے، اور شادی کی تاریخ مقرر ہو جاتی ہے تو
دونوں ہی فریق مہینے کے بعد ہفتے اور ہفتے کے بعد دن اور
دن کے بعد مقررہ تاریخی وقت انگلیوں دلوں اور
ارمانوں بھرے جذبات اور دل کی دھڑکنوں کے ساتھ
گنے اور لحہ بہ لحہ یاد کئے جاتے بلکہ تسبیح کے دانوں کی
طرح ایک ایک کر کے شمار کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک
کہ زندگی کا وہ تاریخی وقت آہی جاتا ہے، جو آکر جانے
کے بعد زندگی بھر گدگداتے جذبات کے ساتھ یاد کیا
جاتا ہے حتی کہ ایک بوڑھا محبوب اپنی بوڑھی محبوبہ
منکوحہ کو زندگی کی ستر بہاریں گزارنے کے بعد بھی
اپنے ارمانوں کی دنیا میں شادی کے اس تاریخی دن کو
کتنے لطیف اور حسین الفاظ میں یاد کرتا ہے۔

اب بھی آتی ہے دل میں یاد ان کی
ایک شرمائی سی دلہن کی طرح

اسی لئے لوگ اپنے جذبات کے اظہار کے لئے
شادی کے دن اہتمام اور حسن ضیافت، استقبال اور
مبارکبادی اور زیب وزینت اور اظہار حسن وجمال کا
پورا اہتمام کرتے ہیں اور ولیمہ کے دن اپنے پورے
ارمان نکال دیتے ہیں اور بسا اوقات قرض لے کر اور
سامان بیچ کر بھی ان جذبات کی تکمیل کی جاتی ہے جس
کی وجہ سے یہ خوشی کبھی کبھی بڑی مہنگی ثابت ہوتی
ہے۔

اس مشکل کا حال اب ساری دنیا میں اجتماعی
شادیوں کی رسم ادا کر کے پورا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اب
تمام مذاہب کے لوگ اور دنیا بھر میں مختلف قوموں اور
برادریوں میں یہ رواج عام ہوتا جارہا ہے کہ اجتماعی
شادی کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ جس میں ایک ہی شادی
کے میدان میں پچاسوں دولہا دلہن ایک ساتھ شادی
کی رسم انجام دیتے ہیں جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ
ہوتا ہے کہ اول تو شادی کی خوشی سینکڑوں گنا بڑھ جاتی
ہے اور دوسرے امیر وفقیر اور حسین اور غیر حسین اور
عالم و جاہل سب ایک ہی گلدستے میں سج کر ایک
دوسرے کی خوشی میں اضافہ کرتے ہیں۔ خدا کرے یہ
رواج عام سے عام تر ہو جائے۔ تو شادی کے منتظر
جوڑوں کی مشکل آسان اور مرادوں کے دن پورے
ہو جائیں۔ پچھلے دنوں مصر اردن اور شام میں اور کچھ ماہ
قبل کوپریج میدان بمبئی میں ایسی اجتماعی شادیوں کے
شادیانے بجے۔

جوابات

(۱) حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ (۲) معاویہؓ
(۳) غزوۂ حدیبیہ (۴) ذوالقرنین
(۵) کتا (۶) ملکہ صبا (۷) عبدالمطلب
(۸) حضرت امیر معاویہؓ (۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام
(۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت .. ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی .. ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان۔ ان سب سے یادیں جڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون، قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ، عید میں شیر خرما

اور ہر مٹھائی سے لطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہر اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمائیے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۳ ۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۳۳۳۳

ماہ دسمبر ایک نظر میں

مومن عبدالسلام . . نیتولی کلیان ضلع تھانے

یکم دسمبر ۱۹۶۳ء ناگالینڈ بھارت کی ریاست بنا۔

۲ دسمبر ۱۹۸۹ء وشوناتھ پرتاپ سنگھ ملک کے وزیراعظم بنے۔

۳ دسمبر ۱۸۰۲ء پیشواجی باجی راؤ دوئم کو برطانوی تحفظ فراہم کیا گیا۔

۳ دسمبر ۱۹۸۴ء بھوپال میں زہریلی گیس کے سانحہ میں تقریباً ۱۴۰۰ افراد لقمۂ اجل ہوئے اور بے شمار افراد دیگر امراض میں مبتلا ہوئے۔

۳ دسمبر ۱۹۹۳ء دہلی اور ممبئی کی اڑان سے سہارا انڈیا ایئر لائنز کی شروعات۔

۴ دسمبر ۱۷۷۲ء حیدر علی اس جہان فانی کو لبیک کہہ کر ابدی نیند سو گئے۔

۴ دسمبر ۱۹۹۷ء گیارہویں لوک سبھا تحلیل ہوئی۔

۶ دسمبر ۱۸۵۷ء برطانوی افواج نے کانپور پر دوبارہ قبضہ کیا۔

۶ دسمبر ۱۹۵۶ء آئین ساز بھیم راو بابا صاحب امبیڈکر ہمیشہ کے لئے اس جہاں سے رخصت ہوئے۔

۶ دسمبر ۱۹۹۲ء بابری مسجد شہید کردی گئی

۷ دسمبر ۱۸۲۵ء انٹرپرائز نامی پہلا جہاز کلکتہ بندرگاہ پر پہنچا۔

۹ دسمبر ۱۹۴۶ء دستور ساز اسمبلی کا الیکشن ہوا۔

۱۰ دسمبر ۱۸۷۹ء یوپی کے رامپور میں مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر کی پیدائش ہوئی۔

۱۱ دسمبر ۱۷۸۰ء جنرل گوڈارڈ نے ممبئی کے نزدیک بسین قلعہ پر قبضہ کیا۔

۱۵ دسمبر ۱۹۵۰ء آزاد ہند کے پہلے نائب وزیراعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل انتقال کر گئے۔

۱۶ دسمبر ۱۹۲۹ء کلکتہ الیکٹرک سپلائی کارپوریشن نے ہگلی ندی کے نیچے سرنگ کی کھدائی کا کام شروع کیا۔

۱۷ دسمبر ۱۶۵۴ء مغل بادشاہ نورالدین جہانگیر کی ملکہ نورجہاں کا انتقال ہوا۔

۲۴ دسمبر ۱۹۲۱ء گرودیو رابندر ناتھ ٹیگور نے وشوبھارتی کی بنیاد ڈالی۔

۲۵ دسمبر ۱۹۷۲ء آزاد ہند کے پہلے جنرل گورنر چکرورتی راج گوپال آچاریہ انتقال کر گئے۔

۲۶ دسمبر ۱۵۳۰ء مغل بادشاہ ظہیر الدین محمد بابر کی وفات کے بعد اس کا لڑکا ہمایوں تخت نشین ہوا۔

۲۶ دسمبر ۱۹۲۹ء سے سرلیزلی نامی پہلا الیکٹرک اوکوٹو انجن نے سنٹرل ریلوے میں اپنی سروس شروع کی تھی۔

۲۷ دسمبر ۱۹۷۰ء چوتھی لوک سبھا تحلیل ہوئی۔

۲۸ دسمبر ۱۸۸۵ء انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا اجلاس ممبئی میں ہوا۔

۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء کلکتہ میٹرو ریلوے کا کام شروع ہوا۔

۳۰ دسمبر ۱۸۰۳ء انگریزوں اور دولت راو سندھیا کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔

۳۱ دسمبر ۱۵۹۹ء ملکہ برطانیہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو اختیارات دیئے۔

O

کام کی باتیں

ضلع پریشدر تناگری کے آدرش شکلف ریٹائرڈ صدر مدرس جناب عبدالمجید وائی مجاؤنکر متوطن کرلار تناگری جو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بھی ہمدردر کن ہیں، سبکدوشی کے بعد آپ نے نقش کوکن کیلئے لکھنا شروع کیا ہے۔ "کام کی باتیں" اس عنوان سے وہ ہر ماہ ایک صفحہ قارئین کی نذر کرتے ہیں۔ (ادارہ)

عبدالمجید وائی مجگاؤں کر کرلار تناگیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

انّ الحسنٰت یذھبن السیّاٰت ذالك ذکرٰی للذّاکرین

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے یہ نصیحت کافی ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ نئی نیکی پرانے گناہ کو اس طرح جلد زائل کر دیتی ہے، کہ گویا میں نے اس سے پہلے ایسی کوئی شے نہیں دیکھی۔ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ اُن لوگوں کے لیے نصیحت ہے جو برائیوں کو دور کرنا چاہیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی خواہش رکھیں۔

بدی سے بچ گناہوں کی طرف مائل نہ ہو اے دل
نماز پنجگانہ سے کبھی غافل نہ ہو مسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

قُوْ تُوا قولاً مّیسُورًا ٥

کسی سے کچھ کہو تو نرمی کے ساتھ کہو

گفتگو میں لب ولہجہ کا نرم ہونا بہت ضروری ہے۔ ہمیں گفتگو کرتے وقت نہایت نرمی سے اور سوچ سمجھ سے کام لینا چاہیئے۔ بغیر سوچے سمجھے اور غصہ کی حالت میں کچھ کہنے سے مخاطب کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور کسی کا دل توڑنا بڑا گناہ ہے۔

دل کے شیشہ کو توڑنے والے
آ بتاؤں تجھے کہ دل کیا ہے
دل حقیقت میں ایک مندر ہے
ایک کعبہ ہے ایک کلیسہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

لا تقنطوا من رّحمۃ اللہ ٥

تم رحمت حق سے کبھی مایوس نہ ہونا

ہمارے مذہب میں مایوسی گناہ ہے۔ ہمیں کسی بھی حالت میں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ لگاتار کوشش اور محنت کرنی چاہئے کہ ہمارے سینوں میں اُمید کے چراغ ہمیشہ روشن رہیں۔

اُٹھے جو قدم تیرا تو کہہ بسم اللہ
ایمان پہ ہر وقت رہے تیری نگاہ
مایوس ہو اور ایک مسلمان کا دل
لاحول ولا قوۃ الاّ باللہ

☆ آدم نصرت

☆ کوثر انصاری (ممبئی)

بنا کے راہ نما اپنے عزم کو جو چلیں
تو اپنی منزل مقصود بے گماں پالیں
بلند اتنے ہمارے ہوں حوصلے کہ اگر
زمیں سے ہاتھ بڑھائیں تو آسماں پالیں

گردشیں گھیر لیں لاکھ ہم کو تو کیا؟
حوصلے اپنے پھر بھی نہ ہاریں گے ہم
پھینک کر آسماں پر یقیں کی کمند
آسماں کو زمیں پر اتاریں گے ہم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ○

جس نے رمضان کے روزے ایمان و احتساب کے ساتھ رکھے اُس کے گذشتہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے، اس ماہ کو رمضان اس لیے کہا گیا ہے کہ اس ماہ میں گناہ جل جاتے ہیں۔ اس ماہ میں آخرت کی فکر اور نصیحت کی گرمی سے دل متاثر ہوتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے سورج کی گرمی سے ریگستان اور پتھر جل جاتے ہیں۔

رمضان کے روزے ایک فریضہ اور اہم عبادات ہیں۔ اس مہینے میں مومنوں کے دل معرفت اور ایمان کے نور سے منور ہو جاتے ہیں۔ قرآن پڑھنے کے نور سے ماہِ رمضان کی آراستگی ہوتی ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ توبہ کا دروازہ بند ہونے اور موت کی سختی شروع ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کرے۔ اس کی درگاہ میں گریہ وزاری کرے۔ ایسا نہ ہو کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے اور گریہ وزاری کا وقت گذر جائے۔

یہ مہینہ ہے بس عبادت کا ذکر خیر اوری مبارک ہو
روزہ دارو۔ خوشی کی بات ہے یہ لطف افطار کا مبارک ہو
روز کر ورد سورۂ رحمٰن دولت بے بہا مبارک ہو
ایک لفظ دعا مبارک ہو
چاند رمضان کا مبارک ہو

☆ قیس برہان پوری

○

بچوں کی سرپرستی میں والدین کا حصہ

آئی - وائی - سولکر (رتناگیری)

اگر بھارت میں کوئی مسئلہ ملکی اور ملّی مفاد کے زاویۂ نگاہ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے تو وہ اس کے لاکھوں بلکہ کروڑوں بچوں کی ابتدائی پرورش اور تربیت سے متعلق ہے جن کے درخشاں مستقبل کا قوم کی بقا اور استحکام سے گہرا تعلق ہے اور اس میں سب سے اہم کام والدین کا ہ۔ اگر والدین اور بالخصوص مائیں اپنے کم سن بچوں کی ابتدائی تربیت میں اپنی ذمے داری کو بہ خوبی نبھائیں تو یہی بچے بڑے ہو کر صحیح معنوں میں ملک وملت کا سرمایۂ نازش ثابت ہو سکتے ہیں۔ دراصل ہمارے بچے ہمارے ملت کی ایک لازوال دولت ہیں جو یقینی طور پر ملک کے لیے خیر و برکت کا باعث ہو سکتی ہے۔

چنانچہ اولاد کے سلسلے میں ماں باپ کا پہلا فرض محبت اور رحمت ہے۔ کسے اپنی اولاد سے محبت نہیں ہوتی؟ ماں باپ اور اولاد کے درمیان یہی تو ایک فطری تعلق ہوتا ہے لیکن معاملہ یہ ہے کہ عموماً ماں باپ یا تو اپنی اولاد سے محبت کرنے میں ساری حدود و قیود کو پھلانگ جاتے ہیں یا پھر اُس کے اظہار میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ یاد رکھیے زیادہ لاڈ پیار سے بچے بگڑ جاتے ہیں اور اظہارِ محبت میں بخل سے اولاد احساسِ محرومی کا شکار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مناسب رویہ یہ ہے کہ اولاد کو اتنی محبت دی جائے کہ وہ اس کی حرارت کو محسوس کرے، نہ کہ اس کے حدود کو پار کیا جائے اور نہ اس میں کوئی کمی کی جائے۔

اکثر گھرانوں میں دیکھا گیا ہے کہ ذہین اور خوب صورت بچوں کو شو پیس (show piece) کی طرح پیش کیا جاتا ہے اور جو بچے ذہانت اور صورت میں مار کھا جاتے ہیں انھیں یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس امتیازی سلوک کی بناء پر ایک ہی والدین کی اولاد میں دو گروپ بن جاتے ہیں۔ ایک احساس برتری کا شکار ہو جاتا ہے اور دوسرا احساسِ کمتری میں مبتلا ہو کر زیادہ مسائل پیدا کر دیتا ہے۔ وہ گھر کی عدم توجہی کی وجہ سے باہر کے غلط قسم کے لوگوں سے میل ملاپ کرتے ہیں اور لاشعوری طور پر اپنے والدین کو تکلیف پہنچا کر خود ان جانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ جن بچوں کو والدین مثبت طریقے سے سماج میں متعارف نہیں کرتے، سماج میں وہ منفی انداز میں اپنے آپ کو منوا لیتے ہیں۔

اکثر گھرانوں میں بڑے بچوں کے ساتھ خصوصی سلوک کیا جاتا ہے۔ بعد میں یہ بڑے بچے اس حد تک خود غرضی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ہر چیز پر قابض ہو جاتے ہیں۔ مواقع اور معاشی وسائل کی کمی کی وجہ سے چھوٹے بچے ہمیشہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اُن

کے دل میں بڑوں کے لیے حسد پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بعض گھرانوں میں بڑے بچوں کو محروم کیا جاتا ہے۔ اُن سے ہر قدم پر قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح چھوٹے، زندگی کا ہر لطف اٹھاتے ہیں اور بڑوں کے حصوں میں صرف قربانیاں رہ جاتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپنے تمام بچوں کے ساتھ والدین کا سلوک مساویانہ ہو۔ وہ بے ضرورت امتیاز نہ برتیں۔ ہر بچے کو یہ احساس ضرور ملنا چاہیے کہ وہ اپنے گھر کا نہایت ہی اہم جزو ہے اور گھر کے تمام لوگ اس سے حد سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ یہی انداز فکر بچے کو ہمیشہ گھر سے جوڑ رکھتا ہے۔

ہمارے ہندوستانی سماج میں لڑکے کو خاندان کا وارث سمجھا گیا ہے۔ اس لیے لڑکے کی پیدائش، خاندان کے لیے باعث مسرت سمجھی جاتی ہے، اور لڑکیوں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ لڑکا تمام تر توجہ کا مرکز بن جاتا ہے اور لڑکی کو پرایا دھن سمجھ کر اس کی تعلیم پر بھی زیادہ دھیان نہیں دیا جاتا۔ لڑکی کی بہ نسبت لڑکے کی صحت پر، تعلیم پر اور اس کی چھوٹی چھوٹی خواہشات پر والدین خوب خرچ کرتے ہیں اور لڑکیاں بے توجہی کی بنا پر احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکے زیادہ لاڈ اور توجہ کی وجہ سے اپنی ذمے داریوں کے بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہیں رہتے۔ اس لیے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ لڑکوں اور لڑکیوں میں فرق نہ کریں بلکہ دونوں کو یکساں توجہ، محبت اور مامتا کے پانی سے سینچیں تاکہ گھر کا ماحول زیادہ متوازن ہو جائے۔ اس سے لڑکیاں والدین پر بوجھ نہیں ہوں گی بلکہ اُن میں احساسِ ذمے داری پیدا ہوگا، اُن میں زندگی سے ٹکر لینے کا حوصلہ ہوگا، اعتماد ہوگا اور وہ سماج کے لیے مفید اور کارآمد ثابت ہوں گی۔

حقائق کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے۔ اس وقت اگر بچے کی جانب خصوصی توجہ دی جائے، اُن کی مناسب تربیت ہو تو بچے کی ذہنی سطح بلند ہو جاتی ہے کیوں کہ اس زمانے میں تجسّس کا مادّہ بہت ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ کون؟ کیسے؟ اور کیا؟" کے سایے میں پروان چڑھتا ہے۔ اب اگر ایسے وقت میں اسے ڈانٹ، پھٹکار ملے تو بچے کی ذہنی صلاحیت ختم سی ہو جاتی ہے۔ یہیں سے تعلیمی فقدان کی ابتدا بھی ہوتی ہے۔

یہ بات انتہائی قابلِ غور ہے کہ بچے کو اس کی شرارتوں اور غلطیوں کے بارے میں صحیح طریقے سے آگاہ کرانا، والدین کی ذمہ داری ہے۔ یہ زندگی کا ایک سیدھا سا اصول ہے کہ اگر غلطی کرنے والے کو یہ علم ہو کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے، وہ درست نہیں ہے تو یقیناً وہ غلطی کرتے وقت ہچکچائے گا۔ چنانچہ یہ بے حد ضروری ہے کہ بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی بجائے معاملات زندگی کی سوجھ بوجھ سے انھیں آگاہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو بات پیار، محبت سے بچے کی سمجھ میں آسکتی ہے، وہ ناراضگی یا سزا دینے سے ہرگز نہیں۔ بعض بچے ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں سزا کے خلاف بغاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ایسے بچے کو بگڑنے میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ سزا کی اگر کوئی تعلیمی اور تربیتی حیثیت ہے تو بس یہ کہ کفارے کی صورت ہے، جس سے ضمیر کی کھٹک رفع ہو جاتی ہے۔ اس لیے سزا کو کبھی ڈرانے، دھمکانے کا ذریعہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ احساسِ

جرم سے نجات دلانے کا وسیلہ ہونا چاہیے۔ ورنہ یہ تربیت کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔ سچی اور مفید سزا اس وقت ممکن ہے کہ بچے کو اپنے قصور کا احساس ہو جائے، اس پر افسوس اور ندامت پیدا ہو اور اس کے دل میں آپ ہی کفارے یا تلافی کا خیال آ جائے۔ ورنہ سزا ڈراوا ہے، علاج نہیں۔ اس لیے والدین اور اساتذہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بچے کی عادات کا بہ غور مطالعہ کریں اور اُن کے ذہنی رجحان کے مطابق ان کے مستقبل کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ والدین اگر بچوں کی آل راونڈ ڈیولپمنٹ یعنی ہمہ جہتی ترقی کے خواہاں ہیں تو انھیں چاہیے کہ وہ بچوں کی عمر صلاحیت، غذا، آرام، عادت، سمجھ، رجحان، تجسس، جبلت، تصور، ماحول، شوق و ذوق، ساتھی، کھیل کود، خواہش اور ان کی قوت متخیلہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رہے کہ اخلاقی، دینی اور دنیوی تعلیم اور کھیل کود معاشرتی زندگی کی جان ہیں۔ اسی لیے ٹھیک ہی کہا گیا ہے۔

علم و اخلاق کی مضبوطی ہو بنیاد میں اگر
وقت اور دور کی آندھی سے نہیں اس کو خطر

اولاد کے حقوق میں اہم ترین حق اُن کی تعلیم، تربیت ہے۔ قیامت کے دن اس حق کے سلسلے میں والدین سے باز پرس بھی ہو گی۔ بچوں کی نشو و نما کے لیے خاندان کا ماحول نہایت ہی اچھا ہونا چاہیے۔ غیر ضروری دباؤ یا ڈسپلن بھی اچھا نہیں ہوتا اور آزادانہ قسم کا ماحول بھی اچھا نہیں ہوتا بلکہ ایک قسم کا توازن پانے والا ماحول ضروری ہوتا ہے۔ بچوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی تندرستی کا خیال رکھیں، صفائی کا خیال رکھیں اور اچھے قسم کے خیالات، طور طریقے اور عادتیں اپنے میں پیدا کریں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ گھر کا ماحول اچھا ہو اور موزوں ہو۔

لہٰذا والدین اگر سرپرستی کا رول بہ خوبی انجام دیتے رہیں تو یقیناً ایک عمدہ اور سلیقہ مند سماج کی تشکیل عمل میں آئے گی جس سے نہ صرف ایک قوم بلکہ پورا ملک ترقی کی نت نئی منزلوں سے ہم کنار ہو تا رہے گا۔

آج کل بچوں کی زندگی طرح طرح کے خطروں سے دوچار ہے۔ گھر، گلی، بازار اور مدرسے میں نت نئی الجھنوں اور نئی مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے۔ قدم قدم پر لغزش، مایوسی اور ناکامی کے خطرے لاحق ہیں۔ ایسے میں پریشان ہو جانا یا ہمت ہار بیٹھنا ٹھیک نہیں۔ اس سے حالت اور ابتر ہو جاتی ہے۔ اگر آپ اصلاح، ترقی کے لیے آج ہی کمر باندھ لیں تو ہر مشکل اور ہر پریشانی کا حل ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ اور کامیابی قدم چوم سکتی ہے۔ بہ قول شاعر

جب ہمت کی جولانی ہے
تو پتھر بھی پھر پانی ہے

O

بقایا ڈائری کا ایک ورق

مگر یہ صرف میرے یا تمہارے بس میں نہیں کیونکہ اس ظالم سماج کی بہت بڑی دیوار آتی ہے اور اس سماج ہی کی بدولت اگر ہم جدا ہو بھی گئے تو دل سے دور پھر بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم انجان سہی آشنا ضرور ہیں

زندگی کو غنیمت جانو
یہ عنقریب تم سے لے لی جائے گی

O

شفقت پیالہ

ساحر شیوی

پاکیزہ زندگی ہے دیارِ حبیبؐ میں
وحدت کی روشنی ہے دیارِ حبیبؐ میں
سائل کوئی بھی جا کے وہاں دل سے مانگ لے
پھر کیا اُسے کمی ہے دیارِ حبیبؐ میں
آتا نہیں خیال کسی کو گناہ کا!
کیا لطفِ بندگی ہے دیارِ حبیبؐ میں
ہو دھوپ بھی تو دھوپ کا احساس ہی نہیں
شبنم کی سی نمی ہے دیارِ حبیبؐ میں
جائے گا جو بھی لائے گا بھر بھر کے جھولیاں
سامانِ راستی ہے دیارِ حبیبؐ میں
طوفان کا ہے خوف نہ رہزن کا کوئی ڈر
اب عزم بندگی ہے دیارِ حبیبؐ میں
سمجھوں گا موت آئے جو طیبہ کی خاک پر
اک زندگی ملی ہے دیارِ حبیبؐ میں
ہر دم ادب کا پاس رہے سر جھکا رہے
ساحر یہ لازمی ہے دیارِ حبیبؐ میں

داعیٔ دینِ مبیں

عزیز آذر

حسیں ہو کر مبیں ہو کر یقیں ہو کر نگیں ہو کر
وہ آئے ہیں جہاں میں رحمتہ اللعالمینؐ ہو کر
اندھیرا ہی اندھیرا جس عرب کی سرزمیں پر تھا
اُسی ظلمت کدہ میں آئے وہ روشن جبیں ہو کر
کہیں تھا شرک کا چرچا کہیں تھا کفر کا سایہ
ہر اک جا پہنچے ہیں وہ داعیٔ دینِ مبیں ہو کر
بھروسہ اُن پہ سب کو تھا مسلماں ہو کہ کافر ہوں
امانت اور صداقت میں رہے سب کے یقیں ہو کر
خلائق کے پیمبر ہیں شفاعت کے وہ ضامن ہیں
زمانے میں وہ چمکے ہیں نبوت کے نگیں ہو کر
درود اُن پر کہ جن کی دو جہاں میں آج عظمت ہے
سلام اُن پر کہ آئے ہیں وہ تاجِ اولیں ہو کر
نہیں آذر مجھے خدشہ حسابِ روزِ محشر کا
میرے مولیٰ وہاں ہوں گے شفیع المذنبیںؐ ہو کر

سرورِ عالمؐ

شاکر سوپاروی

چراغِ دو جہاں ماہِ نبوت سرورِ عالمؐ
تمہارا نور بے حد و نہایت سرورِ عالمؐ
پریشانی کا عالم اور امت سرورِ عالمؐ
بدل دو مشرق و مغرب کی قسمت سرورِ عالمؐ
تمہیں والشمس کا چہرہ دیا والیل کے گیسو
تمہاری ذات ہے تکمیلِ فطرت سرورِ عالمؐ
اسی شب میں یہ دنیا اہلِ ایماں کا وطن ٹھہری
نہ تھی وہ شام ہجرت شامِ ہجرت سرورِ عالمؐ
تم اپنی ناخدائی کی طرف بارِ خدا دیکھو
نہ دیکھو ڈوبنے والوں کی صورت سرورِ عالمؐ
خدارا حشر کے دن لاج رکھنا اپنے شاکر کی
تمہارے ہاتھ ہے اس کی شفاعت سرورِ عالمؐ

نعت

وفا راجے واڑی

حقیقت مظاہر میں ہمیشہ مسکراتا تھا
سراپا نور تھا منزل ہمیں دکھلاتا جاتا تھا
نہیں پہچانا لوگوں نے وہ خاتم تھا نبوت کا
خدا کے حکم سے ہجرت میں جو مستانہ جاتا تھا
وجودِ صبح رنگ و بو نے بوسے دیئے کیا کیا
گلوں کی سرخیوں میں حسن اُن کا مسکراتا تھا
میری شامِ الم حسنِ عقیدت میں بدلتی تھی
مدینے کہ جو منظر میں کبھی میں ڈوب جاتا تھا
اسے اب تک زمانے کی زبانیں یاد کرتی ہیں
وفا وہ شخص جو سب کے لئے آنسو بہاتا تھا

ڈائری کا ایک ورق

عزیزہ حسن دلوی لندن

کتنا عظیم ہے وہ انسان جو اپنے غم سینے میں چھپائے رکھتا ہے اور زندگی بھر مسکرا کر ان سے کھیلتا رہتا ہے۔

وقت کی قدر کرنے والوں کی مثال اس مالی کی مانند ہوتی ہے جو ننھے منے پودے کی دن رات آبیاری کر کے اس سے نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی فائدہ مند ثابت کرتا ہے۔ انسان بھی کیا عجیب ہستی ہے دل میں چاہے کتنے ہی دکھ درد کے سمندر لئے ہوئے ہو لیکن وہ مصنوعی قہقہوں سے اپنا تمام دکھ درد چھپا کر مسکراتا ہے۔

کتنی عجیب بات ہے انسان اپنے دکھوں اور غموں کو چھپانے کی اس طرح کوشش کرتا ہے غموں کا طوفان اگر دل میں ہو تو یہ کوئی گناہ تو نہیں انسان تو جب سے اس دھرتی پر پیدا ہوا ہے اسے خوشیوں سے زیادہ غموں کے زخم لگے ہیں وہ کس کس زخم کو چھپائے آخر غموں سے ٹیسیں تو اٹھتی ہیں نا!! اور جب درد ہو گا تو ظاہر ہے انسان آنسو بھی بہائے گا لیکن!! یہ کیا بات ہے کہ انسان اسے بھی چھپانے کی کوشش کرتا ہے وہ خوشیوں کی چھوٹی چھوٹی کرنوں کو ترستا ہے۔

غموں کے بڑے بڑے سمندروں سے گرتا ہے آخر ایک بات کی حد ہوتی ہے انسان ہے آخر پتھر کا مجسمہ تو نہیں؟! ایک دوسرے کو حد سے زیادہ خوشی دیں

جنرل نالج ٹیسٹ

انصاری محمود پرویز

ضرورت کیوں؟

جہاں نصابی تعلیم میں بازی مارلے جانے کی ضرورت ہے وہیں اسکولی طلباء میں جنرل نالج (عام معلومات) کا شوق و شعور پیدا کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ اسکولی طلباء چاہے وہ یا شہری ہوں دیہاتی جنرل نالج سے لاعلم ہے۔ ان کی ساری محنت صرف اور صرف نصاف کی کتابیں پڑھ لینے سے یا ڈگری حاصل کرلینے سے مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ آج جبکہ کے جی، پرائمری اسکول، ہائی اسکول، کالجوں، میڈیکل و انجینئرنگ اور دیگر پیشے ورانہ تعلیم کے اداروں میں داخلہ کا سوال ہو یا پھر کلرک کی نوکری سے لے کر آئی اے ایس کا امتحان پاس کرنا ہو یہاں تک کی پیون کی نوکری کیلئے بھی عام معلومات کا امتحان دینا ہوتا ہے۔ عام طور سے داخلے اور روزگار کیلئے مختلف امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ایک پرچہ انتہائی لازمی اور اہم جنرل نالج کا ہوتا ہے۔ جب طالب علم یا متلاشیٔ روزگار یہ امتحان کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر اسے انٹرویو جیسے اہم مرحلے سے گزرنا ہوتا ہے۔ جہاں ان کا صرف جنرل نالج ہی ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ آپ کو یہ جان کر انتہائی حیرت ہوگی کہ ڈگری یافتہ پوسٹ گریجویٹ بھی بعض اوقات جنرل نالج انٹرویو میں معمولی سوالات کے جوابات دینے میں ناکام ہو جاتے ہیں جس کی اہم وجہ جنرل نالج سے عدم دلچسپی ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی ناکام ہو جاتی ہے۔ اس لئے آج کے دور میں طلباء کی ہمہ سمتی شخصیت کا ارتقاء وقت کی ضرورت بن گیا ہے۔

ہمیں یہ عزم کرنا ہوگا کہ طلباء میں بچپن ہی سے مسابقتی امتحانات اور جنرل نالج کا شوق و شعور پیدا کیا جائے چونکہ بچپن ہی میں ہم بچوں کو جیسا چاہے موڑ دے سکتے ہیں ایک بار طلباء میں اعتماد پیدا ہو جائے تو پھر وہ زندگی بھر ہر چیلنج کو قبول کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہیں گے اور کامیابی ان کے قدم چومتی رہے گی۔

اقلیت یا رمضان!

احمد محمد الحلیفه

اقبلت یا رمصان بالایمان
اے رمضان تو ایمان کے ساتھ آیا

وانرت نورال حق فی الاکوان
اور تو نے تمام عالم میں حق کا نور پھیلادیا

یا ایها الشهر الکریم ىك الورى
اے معزز مہینے تیری وجہ سے تمام مخلوق

فی عرة من عرة الرحمن
کو رب العالمین نے عزت و توقیر بخشی

المؤمنون یبارکون قدومه
تمام مسلماں تیری تشریف آوری کو بابرکت تصور کرتے ہیں

ویفا حرون به بکل مکان
اور ہر جگہ اس پر لوگ فخر کرتے ہیں

شهر التراویح الذی من نوره
یہ تراویح کا مہینہ وہ ہے جس کے نور سے

یتجدد الایمان فی الاذهان
ذہنوں میں ایمان تازہ ہوتا ہے

یاما تهجد فی دجاك محمد
اے مہینے تیری اندھیری راتوں میں حضورؐ جاگتے رہے

و اقام لیلك قبل کل اذان
اور تیری راتوں میں ہر اذان سے پہلے ہی کھڑے رہے

لایدخل الفردوس الا مؤمن
نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر وہ مومن

ادی حقوق ال صوم فی رمضان
جس نے رمضان کے روزے کے حقوق ادا کیے

ایک شام کی خوشبو

عبدالرحیم نشتر

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میں نے ریسیور کانوں سے لگایا۔ دوسری طرف فقیر محمد مستری رس انڈیل رہے ہیں۔ حسب معمول ان کی آواز فرطِ مسرت، شدتِ جذبات اور جوش و خروش سے بھری ہوئی تھی۔ اس بار انہوں نے یہ خوشخبری دی کہ گیارہ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو "ابراہیم احمد سند ملکر کے نام ایک شام" کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر موصوف کی عمر بھر کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا جائے گا اور ایک خوبصورت سوونیئر کی شکل میں سند ملکر صاحب کی عمر رفتہ کا حال احوال بھی پکی سیاہی میں منضبط کر لیا جائے گا۔ قابلِ ذکر ہستیاں تقریب میں شرکت کریں گی۔ اس موقع پر محفل مشاعرہ بھی منعقد ہوگی۔

۱۱ اکتوبر کی صبح کو وہور سے ایس ٹی کی بس میں سوار ہوا تو کسی نے بڑے تپاک اور خلوص و محبت سے آواز لگائی مُڑ کے دیکھا۔ تسنیم انصاری تھے لاپے واڑی گاؤں کو اپنی شاعری اور حسنِ سیرت سے جگمگا دینے والے دُبلے پتلے، مرنجان مرنج اور خلوص و محبت کے پیکر! ان کی شاعری بہت پیاری ہے۔ رومان و محبت کی رنگا رنگ کیفیات، فکر و احساس کی مہک اور عصری حسیت سے رچی ہوئی۔ کانوں میں پڑتے ہی اشعار سیدھے دل میں اُتر جاتے ہیں اور پھر دیر تک ذہن و دل میں گونجتے رہتے ہیں۔ وہ خود بھی بڑی پیاری شخصیت کے مالک ہیں۔ سیدھے سادے، صاف ستھرے، موثر، معتبر اور سہل ممتنع کے کسے ہوئے سجل شعر کی طرح! خطۂ کوکن میں وارد ہونے کے بعد یہاں کی آب و ہوا میں کچھ اس طرح گھل مل گئے کہ اب انہیں برسوں بھی اپنے وطن برہانپور کی یاد نہیں آتی۔

برہانپور کے شعراء اپنی مثال آپ ہوتے ہیں نہ صرف کلام بلکہ آواز و ترنم سے بھی جادو جگاتے ہیں برسوں تک آصف برہانپوری سے واسطہ رہا۔ کامٹی ناگپور، آکولہ، اچل پور، بھنڈارہ اور دیگر متعدد مقامات پر آصف برہانپوری کے ساتھ مشاعرے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ وہ ہمیشہ مشاعرہ لوٹ لیا کرتے تھے۔ پہلی مرتبہ تسنیم انصاری امبیت کے مشاعرے میں آئے تھے وہاں ان کے کلام اور ترنم کا جلال و جمال دیکھا۔ دوآتشہ کی مثال پوری طرح صادق آرہی تھی۔

مشاعرے کی نظامت میرے ہی ذمہ تھی اس لئے تسنیم انصاری نے مجھے سامعین کے روبرو پیش کیا۔ انہوں نے شخص و شاعر کو متعارف کرتے ہوئے اتنا شاندار اور زبردست خراجِ تحسین پیش

کیا جس سے میری طبیعت بھی بن گئی۔ مجھے گویا تحریک مل گئی اور جب پڑھنا شروع کیا تو تسنیم کا چہرہ فرطِ مسرت سے دمک اٹھا کہ انہوں نے جتنے دعوے کئے تھے شاعر نے انہیں ثابت کر دکھایا۔

دورانِ سفر تسنیم سے مختلف موضوعات پر اس طرح بات چیت ہوتی رہی کہ واشی ناکہ آنے کی خبر تک نہ ہوئی، ہم دونوں تھوڑی دور جا کر اُترے۔ واپس ہوکر چوراہا عبور کیا اور چائے پان سے فارغ ہوئے اسی دوران مستری صاحب کو اطلاع کر دی گئی تھی اور وہ ہمارے گمان سے پہلے ہی تشریف لے آئے۔ لیک کر گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کیا۔ گلے سے لگایا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر نہایت مؤدبانہ انداز سے بیٹھنے کی درخواست کی۔ ان کے اندازِ پذیرائی سے ہمارا وزن و وقار کچھ اور بڑھ گیا تھا۔

مستری صاحب کی شخصیت کا یہی جادو ہے۔ وہ خود بچھے جاتے ہیں حقیر فقیر بن جاتے ہیں مگر اپنے مخاطب یا مہمان کو سکندر و دارا بنا دیتے ہیں۔ کم از کم وہ تو اپنے آپ کو کچھ سمجھنے ہی لگتا ہے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان کی طرف اشارا کر کے مستری صاحب گویا ہوئے۔ "صاحبو! میں خود تو فقیر ہوں مجھے اعتراف بھی ہے مگر مجھے ایک شہنشاہ کے باپ ہونے کا فخر بھی حاصل ہے۔ آپ سے ملئے۔ یہ میرے چھوٹے فرزند شاہ جہاں مستری ہیں"۔ بے چارے شاہ جہاں نے خلوص بھری مسکراہٹ سے ہمیں وش کیا اور خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا رہا۔ گھر پہنچے تو مستری صاحب پھر اسی طرح بچھے جا رہے ہیں۔ ایسا اہتمام ایسا بندوبست اور ایسی خاطر مدارات، مگر تصنع کہیں نہیں، تکلف نام کو نہیں

اور پھر ذرا سی دیر میں وہ ہمارے ساتھ اس طرح گھل مل گئے جیسے برسوں کی شناسائی ہی نہیں۔ دانت کاٹی روٹی کا معاملہ بھی ہو۔ بمبئی جیسے لمحہ بہ لمحہ رنگ بدلتے شہر میں اپنی خاندانی روایت، وضعداری اور حسنِ اخلاق سے چمٹے رہنا بس انہی بزرگ کا حصہ ہے ہم دونوں ہی مستری صاحب کے قتیل ہو گئے۔

ہم ہی نہیں، پتہ نہیں کتنے ہی نفوس انکی طلسمی شخصیت کے اسیر ہیں۔ لائن اقبال کوارے کو دیکھا کہ بابا، بابا کہتے ہوئے ان کی زبان ہی نہیں سوکھتی اور وہ بالکل بیٹے کی طرح سعادت مندی کے ساتھ سرِ اطاعت خم کئے۔ ان کے ہر ایک حکم پر دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ جو شخص شیروں کو بھی اس طرح قابو میں کر لیتا ہو۔ وہ یقیناً طلسمی شخصیت ہی کہلائے گا۔

اشرف کاپڑی سے ملوایا تو ان کی بے شمار صفات اور خوبیاں گنوا دیں اور وہ بچارے "من آنم کہ من دانم" کی تصویر بنے رہے۔ اصل میں فقیر محمد مستری، ابراہیم سند ملکر، شرف کمالی، عبدالکریم نائیک، علی ایم شمسی غلام محمد پیش امام۔ عبدالوہاب دلوی، محمد سعید علی ٹولکر محمد علی مقدم، یوسف پرکار اور محمد غلام پٹیل ایک خاص قسم کے افراد ہیں جن سے انسانی قدریں جلا پاتی ہیں اور جو انسان دوستی کی شمع جلائے رکھتے ہیں

واشی نئی بمبئی کے ایک خوبصورت ہوٹل ایبٹ میں ابراہیم احمد سند ملکر صاحب کے نام ایک شام منائی جا رہی ہے۔ کتنی سہانی ہے یہ شام! ہر طرف ایک ملکوتی دودھیا سی روشنی پھیلتی جا رہی ہے۔ چاروں طرف نت نئے رنگوں اور ہلکی ہلکی خوشبوؤں کا لہرا بکھرتا جا رہا ہے۔ آنکھوں میں چراغ اور ہونٹوں

شگفتہ چمک رہے ہیں۔
مقدس کلامِ ربانی کے ساتھ تقریبِ اعزاز کا آغاز ہوا۔ مستری صاحب نے غرض وغایت بیان کی۔ سماجی خدمات انجام دینے والے سماج سے کسی انعام و اعزاز کی توقع نہیں رکھتے کیونکہ خدمتِ خلق ہی ان کا ایمان ہوتا ہے۔ وہ تو بس دامے، درمے، قدمے، سخنے، جس طرح بھی بن پڑے بندوں کے کام آتے ہیں اور بس! نہ انہیں کوئی طمع ہوتی ہے نہ حرص و ہوا۔ ہمارے سندیلکر صاحب بھی اسی قبیلے کے آدمی ہیں۔ وہ بھی مرود جنجیرہ سے بمبئی تک مختلف شعبوں اور مختلف شکلوں میں خدمتِ خلق کا فریضہ عبادت کی طرح انجام دے رہے ہیں۔ نئے زمانے اور نئی نسلوں پر خدمتِ خلق کی اہمیت وافادیت کو اُجاگر کرنے کی نیت سے سندیلکر جیسے خاموش خادموں کی پذیرائی، عزت افزائی قدر و قیمت اور اعزاز و استقبال کیا جانا ہم نے اس لئے بھی ضروری سمجھا کہ نئے خون کو بھی خدمتِ خلق کی ضرورت و اہمیت کا احساس ہو۔

مستری صاحب کے بعد لائن اقبال کوارے مائیک پر آئے اور مہمانِ خصوصی کا تعارف کراتے ہوئے دیر تک گل پاشیاں کرتے رہے۔ پھر مبارک کاپڑی آئے اور انہوں نے اعتراف کیا کہ ان میں خدمتِ خلق کی لگن انہی بزرگوں کے فیضِ صحبت کا نتیجہ ہے۔

اس اثناء میں مغرب کی اذان گونجنے لگی اور مائیک خاموش ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر جم خانہ والا نماز کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کے اُٹھتے ہی ڈائس پر موجود ہر ایک V.I.P. نماز کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ مجھے برسوں پہلے کی ناگپور کی ایک شام یاد آگئی۔ وِدربھ دھنوٹے رنگ مندر میں اسی طرح کی ایک علمی و ادبی تقریب کا اہتمام تھا۔ ان دنوں ڈاکٹر صاحب مہاراشٹر حکومت کے وزیرِ مملکت اور مہاراشٹر اردو اکادمی کے صدر تھے۔ ابھی ادبی تقریب اپنے شباب پر آرہی تھی کہ مغرب کا وقت ہو گیا اور جم خانہ والا صاحب نے پروگرام روک دیا۔ اس دن ان کے ساتھ سیکڑوں لوگوں نے نمازِ مغرب ادا کی۔ آج بھی تقریباً وہی عالم تھا۔ ان سے پہلے میں نے کسی منسٹر کو نماز پڑھتے پڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ انہیں عیش میں یادِ خدا رہتی ہے تو یقیناً وہ طیش میں خوفِ خدا سے بھی لرزاٹھتے ہوں گے۔ تبھی تو ہر دلعزیزی، محبوبیت، مقبولیت اور عزت و توقیر ان کے لئے انعامِ خداوندی ہے۔

کامٹی ناگپور کی اکثر تقریبات اور اپنے پندرہ روزہ اخبار 'ودربھ نامہ' کی وجہ سے میں ان کی نگاہ میں تھا۔ وہ میری بے باکی دیکھ چکے تھے اور صداقت پسندی کے قائل تھے۔ خطۂ کوکن میں دیکھا تو فخر و مسرت کا اظہار فرمایا۔ ڈاکٹر اسحاق جم خانہ والا ایک جہاندیدہ انسان اور بہترین منتظم ہیں۔ انجمن اسلام بمبئی کو انہوں نے اپنی مساعی جمیلہ اور [illegible] ناگوں ذاتی صفات وخصوصیات سے کہیں کا کہیں پہنچا دیا۔ وہ بنیادی طور پر علم و ادب کے آدمی ہیں نیک سیرت و نیک طینت، دردِ ملت سے سرشار اور قومی یک جہتی کے علم بردار ــــ! ایسا صاف ستھرا آدمی سیاست میں (اور وہ بھی کانگریس سیاست میں) مدتوں کس طرح ٹکا رہتا!

جم خانہ والا صاحب حکومت اور سیاست

سے دور ہوگئے لیکن تعلیم وتہذیب اور علم وادب
سے ان کی قربت برقرار رہی۔ وہ اس میدان کے ہر فرد
کی قدر کرتے ہیں۔ انہوں نے آج جو تقریر کی وہ سامعین
کے ذہنوں کو جھنجوڑتی ہے۔ تعلیم کی قدر، انفرادی و
اجتماعی ترقی، فلاحِ ملت اور بہبود وطن کے لئے آمادۂ
عمل کرتی ہے۔

سندیلکر صاحب کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے
انہوں نے دو خوبصورت اور یادگار انعامات پیش کئے۔
ایک تو چاندی کی چم چم کرتی ہوئی طشتری جس پر سندیلکر
صاحب کے لئے انگریزی میں سپاس نامہ کندہ تھا،
اور دوسرے "سندیلکر اسکالرشپ" یہ ایک ایسا
زبردست تحفہ عنایت فرمایا جس کی بدولت ابراہیم
احمد سندیلکر ایک تاریخ بن گئے ہیں۔ جم خانہ والا صاحب
نے اعلان کیا کہ انجمن اسلام جنجیرہ کے ہائی اسکولوں میں
زیرِ تعلیم بچوں میں ہر سال ایس ایس سی امتحان میں سب
سے زیادہ مارکس لینے والی طالبہ کو ہزار روپے سالانہ
اسکالرشپ دی جائے گی تاکہ وہ اعلیٰ درجے کے
زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوسکے۔

غلام محمد پیش امام انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر نے
بھی سندیلکر صاحب کی بے لوث خدمات کا اعتراف
کرتے ہوئے ان کی تعظیم وتوقیر کا پُرخلوص مظاہرہ
کیا۔ قابلِ ذکر بات یہ ہوئی کہ اسی تقریب میں دونوں
انجمنوں نے باہمی اشتراک واتحاد کا عہد و پیمان بھی
باندھا اور آئندہ ایک ساتھ مل کر ملت کی فلاح و
بہبود کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار
ہوگئے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کا اظہارِ خیال بڑا ہی پُرلطف
تھا انہوں نے اپنی طالب علمی کے دل چسپ واقعات
سنا کر بھی حاضرین کو محظوظ کیا۔ بیچ بیچ میں جم خانہ
والا صاحب سے چھیڑ چھاڑ بھی ہوتی رہی اور دونوں
ہی ترکی بہ ترکی کا پُرلطف مظاہرہ کررہے تھے۔

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی یہ تقریب اعزاز
اس وقت پُرشور تالیوں سے گونج اٹھی جب
سندیلکر صاحب کو ایک یادگار مومنٹو، اونی شال
اور سپاس نامے کی خوبصورت فریم کے ساتھ پچپن
ہزار پانچ سو پچپن روپے کا کیسۂ زر بھی پیش
کیا گیا۔

کوکنی برادری کی یہ وہ نمایاں خوبی اور جاندار
روایت ہے جس کے فیض سے یہاں بے لوث کام
کرنے والوں کی تعداد میں تخفیف نہیں ہونے پاتی۔
ایک دوسرے کی عزت تعظیم وتکریم، قدردانی اور
حوصلہ افزائی کی شاندار روایتوں کے طفیل نیا خون
بھی خدمتِ قوم وملت کے لئے ٹھاٹھیں مارنے
لگتا ہے۔ دھیرے دھیرے پرانی شمعیں بجھتی جاتی ہیں
اور ملت چاروں طرف سے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے
بحرِ ظلمات میں گھرنے کو ہے لیکن نئے چراغ، نئی کشتیاں
اور نئے پتوار اسے سنبھالنے کے لئے آگے بڑھ آتے
ہیں۔ بے لوث بے لاگ اور کسی ستائش وصلے کی
تمنا کئے بغیر — کیونکہ انہیں یقین ہے کہ کوکنی برادری
کسی جوہرِ قابل کو مایوس و محروم نہیں ہونے دیتی۔

اپنی تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" کی پذیرائی
سے مجھے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوا کہ علاقائی
تعصب اور برادری واد میں مبتلا اس معاشرے

میں بہت سی فراخدلی اور کشادہ نظر ہستیاں بھی موجود ہیں جن کی جوہر شناسی کام کرنے والوں کو آکسانی اور نئے نئے مراحل طے کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ اصل میں یہ تو قدرت کا انعام ہے کہ ان کا سرمایہ تعمیری کاموں میں بھی صرف ہوتا ہے ورنہ یہی دولت عیش و عشرت کی زندگی کا حیلہ بن کر آخرت میں عذاب الیم کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔

سندیلکر صاحب کی گرانقدر عزت و منزلت کے بعد کوکن کے مقبول و ممتاز ادرادیس صاحب مجموعہ شاعر شرف کمالی صاحب کی صدارت میں ایک شاندار محفل مشاعرہ کا اہتمام بھی ہوا۔ محمود الحسن ماہر اور تسنیم انصاری نے سندیلکر صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔ پروفیسر قاسم امام اور شاہد لطیف نے عصری احساس و جذبے سے رچی ہوئی اپنی سلگتی تحقیقات سے سامعین کا دل جیت لیا۔

تقریب کا اختتام ہوا تو ہر ایک فرد خوش تھا۔ حدیث خلق اور اس کی پذیرائی کی خوشبو سبھی کی روحوں میں سرائیت کر گئی ہے اور سب لوگ ایک تحریک اور جوش و جذبہ لے کر اُٹھے ہیں کہ ہم بھی حتی المقدور فلاحِ اُمّت کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔

"قناعت ہی میں گھر کی خوشحالی کا راز ہے"

"بھارتی ریل"

ایس۔ نظام الدین سعد، توڑیل

ایک ڈبہ، سات سو لوگوں کی ریلم پیل ہے
ہر کوئی حیران ہے، بھیّا یہ کیسی ریل ہے

راہ میں رکتی ہے گھنٹوں سانس لینے کے لئے
دوسری ریلوں کو اکثر راہ دینے کے لئے
کیوں نہ جھیلیں مشکلیں آخر یہ جنتا میل ہے
ہر کوئی حیران ہے، بھیّا یہ کیسی ریل ہے
روشنی غائب ہے، پانی کا سدا فقدان ہے
بھارتی ریلوں کی اپنی اک انوکھی شان ہے
کہہ رہا ہے سچ کوئی اس سے تو بہتر جیل ہے
ہر کوئی حیران ہے، بھیّا یہ کیسی ریل ہے
ہر برس گھاٹا بجٹ میں دیس ہے یہ بے مثال
ہر برس دو گنا کرایہ، سانحہ ہے یہ ملال
آؤ روئیں ساتھیو! یہ بھی حکومت فیل ہے
ہر کوئی حیران ہے، بھیّا یہ کیسی ریل ہے
وقت کی پابندیاں، جاؤ یہ کیسی بات ہے
دن گزر جاتا ہے تو جانے دو آخر رات ہے
لیٹ آنا، لیٹ جانا، روز کا یہ کھیل ہے
ہر کوئی حیران ہے بھیّا یہ کیسی ریل ہے

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے فائنل مقابلے اور جلسۂ اعزاز

ہر سال ضلعی سطح پر سیمی فائنل مقابلے منعقد کرنے کے بعد NKTF ممبئی میں فائنل مقابلے منعقد کر کے اس میں منتخبہ بیسٹ ٹیچرز اور بیسٹ اسٹوڈینٹ کے ساتھ سلور جوبلی اساتذہ کا اعزاز واستقبال کرتے آیا ہے اور پچھلے کئی سالوں سے داؤد فاضل بھائی ہال کھڑک پر یہ جلسے منعقد ہوتے آئے ہیں۔ مگر امسال چونکہ اس ہال والی عمارت کی مرمت کا کام جاری ہے۔ اس لئے ہال کا استعمال عوام کے لئے روک دیا گیا ہے اور ہمیں مجبوراً دوسری جگہ پر اپنے پروگرام کا انتظام کرنا پڑ رہا ہے۔ اب یہ پروگرام مورخہ ۱۳ دسمبر ۹۸ء صبح ساڑھے نو بجے، مسالا والا ہال ڈونگری چارنل سے قریب (مقابلہ آن اسٹوڈیو) منعقد ہوں گے۔ نقشِ کوکن کے ایک دیرینہ بہی خواہ نے (نام ونمود سے بے نیاز ہو کر) اس پروگرام کی کفالت منظور فرمائی ہے۔ عالیجناب کیپٹن اعجاز شیخ صاحب آئی اے ایس جو حکومت مہاراشٹر میں ہوم ڈپارٹمنٹ کے سیکریٹری تھے اور اب سبکدوش ہو کر شیوشاہی ہنرسن پرکلپ لمیٹڈ کے جنرل منیجر مقرر ہوئے ہیں! اس پروگرام کی صدارت فرمارہے ہیں۔

انجمن خیر الاسلام بمبئی کے جنرل سیکریٹری جناب حاجی عبد الغنی اطلس والا اور جناب ایم ایس پرکار صدر اسلامک سینٹر تسمانیہ آسٹریلیا۔ اس پروگرام میں بطور معزز مہمانان شریک ہوں گے۔

محترمہ نجم النساء شمس الھدیٰ انصاری صاحبہ جو رفیع الدین فقیہ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی کی پرنسپل ہیں۔ ان کی ۲۵ سالہ تدریسی خدمات پیان کا اعزاز واستقبال کیا جائے گا۔

کوکن کے جملہ ہائی اسکولوں میں سے ہر مضمون کا منتخبہ بیسٹ اسٹوڈینٹ اور بیسٹ ٹیچر کو اعزاز وانعام عطا کیا جائے گا۔ اور ضلعی سطح پر فائنل کے منتخبہ امیدواروں کے درمیان آل کوکن، فائنل مقابلے ہوں گے اور ان میں جیتنے والوں کو انعام و اعزاز عطا کیا جائے گا۔

شہر بمبئی کی علمی، ادبی وسماجی اعتبار سے ممتاز ہستیاں اس پروگرام میں حاضر ہوں گی۔ لوگوں کو دعوت نامے بھیجے جا چکے ہیں۔ محکمہ ڈاک کی لاپرواہی سے اگر کسے دعوت نامہ نہ ملے تو NKTM پروگراموں میں دلچسپی رکھنے، ہمارے کرم فرماؤں سے شرکت کی دلی التماس ہے۔

ابراہیم سندیلکر
سیکریٹری

تبصرہ

سہ ماہی رسالہ 'سفیر اردو' لیوٹن
پانچواں شمارہ جولائی رستمبر ۹۸ء
پبلشر۔اردو گھر پبلی کیشنز، برطانیہ
(بہ اشتراک، کوکن اردو رائٹرز گلڈ۔ برطانیہ)

رہنمائی کے لئے انسان کی ہادی چاہیئے
جو پلا دے بادہ رحمت وہ ساقی چاہیئے
(ساحر شیوی کی وسیلہ نجات سے)

زبان کا رشتہ زمان و مکان کی قیود سے بالاتر ہوتا ہے۔ زبان اردو کے تعلق سے روزی روٹی کی ناچاقی کے باوجود یہ زبان اپنے چاہنے والوں نہ چاہنے والوں کے دلوں پر خلوص و مٹھاس سے راج کر رہی ہے۔

زیر بیاں گلدستہ نما شمارہ پردیس میں بسے وطن سے جڑے لوگوں کی مشترکہ محنت لگن و اپنائیت کی کسک کا مظہر ہی نہیں، اس سفینۂ ادب کے شریکوں کے اعلیٰ ذوق کی منہ بولتی تصویر ہے۔

تحقیق کے گوشے میں رام بابو سکینہ وریاست ٹونک کے نواب کا معاملہ، جوش ملیح آبادی کا شاعرانہ تعلی کو نثر میں بروے کار لاکر مولانا عبدالماجد دریا بادی کو ہم عصری ہی نہیں (تصوراتی) صف مخالفت میں لا بٹھانا نیز علامہ اقبال و طنز و مزاح کے رہنما اکبر الہ آبادی پر تحقیقی مواد قابل تعریف ہیں۔

افسانوی حصہ میں احسان کے تنکے کی غوتیہ، ٹھکانہ کی رام دینی، دو ٹکے کے لوگ، کا چمار اور اس کا ہونہار بیٹا اپنے کرداروں سے متاثر کرتے ہیں۔ وسیلہ نجات پر سیر کتب نما اور پیغام وفا کے تحت ادبی میل ملاپ قابل ستائش ہیں۔

آیئے کچھ منظوم رنگ دیکھیں اور ادبی رسالوں کو اپنی ضروریات میں شامل کرنے کا عہد کریں۔

یہ تمنا ہی نہیں کافی کہ تیرا در ملے
تیرا در ملنے سے پہلے جھکنے والا سر ملے
(وقار مانوی)

مرے خلوص کو کچھ داد آشنائی دے
تو اپنی اصل میں جیسا بھی ہے دکھائی دے
(وزیری پانی پتی)

مدت سے دیکھنے کو جنہیں ہم ترس گئے
وہ دوست وہ رفیق کہاں جا کے بس گئے
(قمر صدیقی)

بھولی بسری یادوں کی غم ناکی
میرے خوابوں کو بکھرنے کی سازش میں
تمہیں یہ رمز سکھلادے
کہ گلی کوچوں، آنگنوں، بند کروں میں
کسے کون سا نیا سبق پڑھانا ہے
کسے کونسا پرانا ورق بھلانا ہے
کتنی دور تک ساتھ چلنا ہے
اور کب لوٹ آنا ہے
(نور پرکار)

تبصرہ نگار
سید وکیل احمد ہاشمی ساگر

نام کتاب: **سوئے حرم**
مصنفہ: ڈاکٹر صفیہ انکولوی
تبصرہ نگار: ڈاکٹر یونس اگاسکر

مذہبی عقیدت مندی کا اپنا ایک سحر ہوتا ہے جس کے زیر اثر آپ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر ایک عالم جذب میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس کیفیت سے کبھی گھنٹوں، کبھی ہفتوں، کبھی مہینوں تو کبھی تاعمر سرشار رہتے ہیں۔ یہ کیفیت اُن دنوں بار بار یا مستقل طاری ہوتی ہے جب ایک حاجی ارضِ مقدس میں قیام پذیر رہ کر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرتا اور عبادات و اوراد میں مشغول رہتا ہے۔ سرشاری کی یہی کیفیت محترمہ ڈاکٹر صفیہ نصیر الدین انکولوی کے سفر نامۂ حج "سوئے حرم" پر چھائی ہوئی ہے۔ اس کے مطالعے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ حج کا نہیں عالم جذب و کیف کا سفر نامہ ہے۔ لیکن الحاج پروفیسر صفیہ انکولوی ایک روشن خیال اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں، ان کے ہاں عقیدت و عقلیت کی سرحدیں ایک دوسرے میں اس طرح مدغم نہیں ہو جاتیں کہ اعتبار ہستی جاتا رہے اور حیات مستعار سے تعلق موہوم ہو جائے۔ ان دونوں کیفیتوں کا اندازہ ذیل کے دو اقتباسات سے ہوگا جو بغیر کسی تلاش و انتخاب کے پیش ہیں

'سوئے حرم' بارہ سال قبل ۱۹۸۶ء میں حج کی سعادت سے فیض یاب ہونے کی سرگذشت ہے جسے مصنفہ "اکثر ماہِ ذی الحجہ کے دس دنوں میں اپنی الماری سے نکالتی ہیں اور شب کی خاموشی میں اس کی ورق گردانی کرتی ہیں اور یوں لطف اندوز ہوتی ہیں جیسے پھر ایک بار وہ سنہری دن لوٹ آئے ہوں۔" اور اب انھوں نے اپنی یادوں کو ہم سے بانٹنا چاہا ہے جیسے گذشتہ شب کا حسین خواب ہمیں سنا رہی ہوں۔

دنیا کبھی عجیب واقعات و حادثات سے خالی نہیں ہوتی۔ مصنفہ نے ایسے کئی چھوٹے چھوٹے واقعات درج کیے ہیں جنھیں پڑھتے ہوئے کسی پُر اسرار اَن دیکھی طاقت کے طلسماتی و روحانی اثرات و اشارات پر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ ان میں مدینے میں کسی اجنبی شخص کا اچانک نمودار ہو کر مصنفہ اور ان کی ہم سفر دیگر دو خواتین کے نماز پڑھنے کے لیے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھیڑ بھاڑ میں گنجائش اور سہولت پیدا کرنا اور شکریہ ادا کرنے پر منہ ڈھانپ کر رونے کے بعد بھیڑ میں غائب ہو جانا اور مکے میں مصنفہ کے ساتھ کالج میں پڑھنے والی نام بوائے صفت کیتھی کا کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انگریزی میں "Hi safia" کہتے ہوئے مخاطب کرنا اور اچانک ملنا، دیر تک یاد رہنے والے واقعے ہیں۔ خاص طور سے کیتھی کا قبولِ اسلام کے بعد حج کے لیے آنا اور مصفہ کے خیمے میں عصر کی اذان کی آواز سنائی دینے پر فوراً اُٹھ کھڑے ہو کر عصر کی نماز کے لیے رخصت ہونا، دل پر عجیب کیفیت طاری کر دیتا ہے۔

'سوئے حرم' میں جابجا چسپاں کیے ہوئے اردو اور فارسی کے اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنفہ کا فارسی اور اردو ادب کا مطالعہ وسیع اور گہرا ہے۔ خصوصاً اقبال کی شاعری سے انھیں عشق کی حد تک لگاؤ معلوم ہوتا ہے کیوں کہ روحانی سرشاری کے عالم میں بھی ان کی زبان پر اقبال کے اشعار رواں ہو جاتے ہیں۔ وہ خود بھی شاعرہ ہیں اور جوشِ عقیدت و محبت میں اُن کے

قلم سے نکلے ہوئے نعتیہ اشعار بلکہ نظمیں بھی اس سفر نامے میں شامل ہیں۔

اس حج کے دوران مصنفہ کن کن مقامات سے گزرہی ہیں اور کیسی کیسی ذہنی و روحانی بلندی سے سر فراز ہوئی ہیں اس کا اندازہ ذیل کے جملوں سے ہوتا ہے جن میں انھوں نے حج کی معنویت کو اس طرح اُجاگر کیا ہے

"حج صحیح معنوں میں نہ مکے کا سفر ہے، نہ ارکانِ حج ادا کرنا ہے۔ حج اُس روحانی کیف کی معراجِ کمال کا نام ہے جسے صرف وہی جانتا ہے جس نے حاجیوں کے ہجوم میں عرفات میں نویں ذی الحجہ کا دن گزارا ہو، جس نے مزدلفہ کے میدان میں کھلے آسمان تلے رات ذکر و فکر میں بسر کی ہو۔" خدا ہمیں بھی یہ سعادت نصیب کرے۔ آمین!

O

حصرت شیخ الحدیث رید محدہ بے فرمایا

یہ تصور کہ دنیا کی کامیابی حاصل کرنے کے لیے تو محنت کی جائے اور ساری توانائی لگادی جائے اور آخرت کی کامیابی کا کوئی خیال نہ کیا جائے۔ یہ صحیح نہیں۔ دونوں میں ٹکراؤ نہیں ہے۔
کامیابی کی دونوں محنتیں جمع ہو سکتی ہیں۔ یہ بات بالکل یقینی ہے کہ دنیا کی کامیابی ایک محدود مدت کے لئے ہے اور وہ کامیابی جس کی دعوت حضور اکرمؐ نے ہمیں دی ہے وہ قیامت تک کے لئے اور قیامت کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے اس لئے عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دنیا کا کام بھی کریں اس کے اندر اعلیٰ سے اعلیٰ معیار تک پہنچنے کی کوشش کریں لیکن آخرت کو فراموش نہ کریں۔ اگر ہم نے آخرت کو فراموش کر دیا تو اس کے معنی یہ ہوں گے ہم گویا تنگ نظر تھے ہماری بصیرت محدود تھی۔ ہم نے اپنے مکمل نفع کی فکر نہیں کی اور ہم بعد میں ناکامی اور رسوائی کا منہ دیکھنے والے ہوں گے۔

توبہ

حضرت ابراہیم ادھم کا واقعہ ہے کہ جب انہوں نے توبہ کی تو ان کے پاس ۷۲ غلام تھے۔ آپ نے ان کو بھی خدا کی رضا کے لیے آزاد کر دیا۔ ان ہی آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام ایک دن نشے کی حالت میں آپ کے پاس آیا اور کہا۔ اے فلاں ابن فلاں! چل مجھے میرے گھر چھوڑ دے۔
آپ بلاچوں و چرا اٹھے اور اسے لے کر چل دیئے۔ اور سیدھے قبرستان جا پہنچے۔ شرابی نے جب دیکھا کہ یہاں قبریں ہی قبریں ہیں تو وہ آپ کو برا بھلا کہنے لگا اور کہا۔
میں نے اپنے گھر لے چلنے کو کہا تھا اور تو مجھے قبرستان لے آیا؟
آپ نے نرمی سے کہا۔ اے ذی روح کم عقل انسان ابھی تو تیرا اصلی گھر ہے باقی تمام گھر تو مجازی ہیں۔ اتنا سننا تھا کہ وہ شرابی آپے سے باہر ہو کر آپ کو بے پناہ مارنا شروع کر دیا۔
اتنے میں ایک دوسرے شخص کا وہاں سے گذر ہوا۔ اس نے غصہ سے شرابی سے کہا۔ اے شخص تو اپنے آقا کو مار رہا ہے جس نے تجھے آزاد کر دیا تھا۔ اتنا سننا تھا کہ جیسے شرابی کا سارا نشہ جاتا رہا اور وہ آپ سے لپٹ کر اپنے کیئے کی معافی مانگنے لگا اور زار و قطار رونے لگا۔

حضرت ابراہیم ادھم نے اسے دعا دیتے ہوئے کہا۔ تو نے مجھے مار کر اپنا بھلا کر لیا۔ جا انشاءاللہ میری دعائیں تیری نجات کا ذریعہ اور تیری توبہ قبول ہو جائے گی۔
(المرسلہ حافظ عبدالباسط ابن حاجی عبدالعزیز مقادم)

چو کھٹے قبر کے خالی ہیں انہیں مت بھولو
جانے کب کون سی تصویر لگادی جائے

O

فون: ۳۸۶۲۷۳۲ / ۳۵۷۷۶۷
دہلی دربار
جس کی بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھچڑا ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ، بمقابل نیو روشن سینما، ممبئی ۴۰۰۰۰۴
ایئرکنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
فون: ۲۰۲۰۲۳۵ / ۲۰۲۸۰۳۱
ملک دربار
۱۵ ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ، نزد ریگل سینما، ممبئی ۴۰۰۰۳۹
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۹۳۳۸ / ۳۷۶۹۳۵۰

امینہ فشریز
AMINA
FISHERIES
رہائش: ۲۲۱۹۱ / ۲۰۸۴۴
امینہ منزل، پڈوبکر کالونی، ادھیم نگر، رتناگیری
ٹیلی فون نمبر
ممبئی: ۳۷۸۱۷۶۲

غزل

عزیز آذر سوپاروی

منزل نہیں ہے میر نہیں کارواں نہیں
یہ میری داستاں ہے تیری داستاں نہیں

یا ہم نے آنکھ پھیرلی تیری وجود سے
یا پھر ہمارے حال پہ تو مہرباں نہیں

حاصل تھیں جن کو چاند ستاروں کی قربتیں
شاید ہمارے چہرے کے منہ میں زباں نہیں

اے غیرت اسیر کہاں جاکے مرگئی
ہر حال میں قفس ہے قفس آشیاں نہیں

یارو میری انا کو تکبر نہیں کہو
پیوند ہوں زمین کا میں آسماں نہیں

نس نس چیخ رہی ہے تیرے اضطراب میں
میں کیا بتاؤں درد کہاں ہے کہاں نہیں

آذر میری رگوں میں تغزل کا خون ہے
میں شاعر غزل ہوں کوئی نوحہ خواں نہیں

غزل

☆شیخ نعیم الدین نعیم (مرودجیرہ)

آئینہ بن کر آئینہ گر جائیں گے
دل میں تجھ کو ہم بسا کر جائیں گے

عشوہ گر! تخلیق پر مائل ہے دل
عرش پر ہم آج بے پر جائیں گے

گود میں تیری ہوئے ہیں ہم جواں
اے وطن! تیرے لئے مرجائیں گے

جب بھی زلفیں ہوں پریشاں اے صنم!
مانگ تیری خون سے بھرجائیں گے

جب بھی کوئی سر اٹھائے گا تو ہم
کاٹ کر یا سر کٹا کر جائیں گے

جان جاں! کیوں ہم ڈریں حالات سے
ہم سے تو حالات ہی ڈر جائیں گے

اعتقادوں کے چراغوں کو نعیم
خون سے اپنے جلا کر جائیں گے

غزل

بکرپوائی امیت۔ مہسلہ۔ رائیگڑھ

کچھ ایسے معجزات دکھانے لگے ہیں لوگ
سائے کو جسم سے بھی، لڑانے لگے ہیں لوگ

سیکھی ہے عہد نو نے کچھ ایسی فسوں گری
ایک دوسرے کا دل بھی، چرانے لگے ہیں لوگ

شاید ہماری ان کو ضرورت نہیں رہی
دامن جو آج ہم سے بچانے لگے ہیں لوگ

شاید یہی شراب غموں کا علاج ہے
پینے لگے ہیں لوگ، پلانے لگے ہیں لوگ

اس عہد خوش مذاق کو کیا نام دوں بکر
دن میں بھی اب چراغ جلانے لگے ہیں لوگ

غزل

از ۔ رفیق وستا
نذر ۔ توفیق وستا

تو حادثے کی طرح پیش آ، دکھائی دے
قلم دے ہاتھ میں کاغذ دے روشنائی دے

ہے خود پسند مگر آدمی تو اچھا ہے
ہمارے حق میں کہاں تک کوئی صفائی دے

یہ کیسا نغمہ ہے یارب! سماعتوں سے پرے
نہ میں سنوں ہوں جسے اور نہ جو سنائی دے

ہجوم شہر میں وہ بھی ہے اک تماشائی
مری انا جو مجھے حکم خود نمائی دے

تبادلہ تو ہو آپس میں چند لفظوں کا
کہاں ہے اپنا پتہ مجھ کو میرے بھائی! دے

ایک روشن چراغ تھا نہ رہا

مرحوم ، الحاج عبدالغنی فجندار

☆ پٹیل غلام محمد

(ایڈمنسٹریٹو آفیسر، فجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج۔ وہور)

سنیچر ۱۷/ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ کے بانی مبانی الحاج عبدالغنی صاحب مختصر سی علالت کے بعد مالکِ حقیقی سے جاملے ۔ ان کی شخصیت چندے آفتاب چندے ماہتاب تھی ۔ اخلاق حسنہ سے متصف تھی وہ بلند عزم انسان تھے ۔ دوراندیشی ان کی فطرت ثانیہ تھی۔ مستقل مزاج تھے۔ سرد وگرم چشیدہ شخصیت رکھتے تھے۔ عمر کی ۸۶ بہاریں دیکھیں اور اپنے نقوش عمل کی قندیلیں روشن کر کے رخصت ہوگئے ۔ یہ ان کی باکمال ذات تھی جس نے ادارۂ فجندار کو معراج تک پہنچایا ۔ خاندانِ فجندار کی عزت و عظمت و رفعتیں عطا کیں ۔ سرزمین وہور کی آن بان اور شان کو پورے صوبۂ مہاراشٹر میں ممتاز بنایا ۔ ان کی رحلت بیک وقت کئی صدموں اور خساروں کا باعث بنی ہے۔ ان کے جیسا مربی، ہمدردِ قوم وملت اور درد مند عزیزانِ وطن اس خطّہ میں کوئی دوسرا نہ تھا۔ ہمہ جہت انسان تھے۔ وہور کی جامع مسجد کی نئی تعمیر کا معاملہ ہو یا فجندار ادارہ کی تعلیمی و عمارتی سرگرمیوں کا معاملہ یا مراٹھی اسکول کی عمارت سازی کا مسئلہ ہو یا دیگر سماجی مسائل ہوں ہر جگہ مرحوم موصوف نے ہمدردی ودردمندی کے ساتھ توجہ فرمائی۔ پیش قدمی کی اور معاملات کو اس طرح طے فرمادیا کہ سب حیرت زدہ ، سب انگشت بدنداں ۔ اللہ اللہ ، جامع صفات و کمالات سے پُر تھے ۔ عمر کا ابتدائی دور خوشحالی کا امین نہ تھا۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم کا سلسلہ وہور میں شروع کیا تھا۔ چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد فجندار اینگلو مڈل اسکول وہور میں داخلہ لیا۔

بعدازاں علی باغ کے انگریزی مشنری اسکول میں میٹرک تک زیر تعلیم رہے۔ وہاں سے فارغ ہو کر بمبئی کا رخ کیا اور سر جے جے اسکول آف آرٹ میں داخلہ لے کر آرٹ کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ اور صفر سے اپنا معمولی کاروبار شروع کر کے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر آسمان کی بلندیوں تک لے گئے ۔ یہاں ان کے مستقل مزاج اور اولوالعزم ہونے کا راسخ ثبوت ملتا ہے ۔ یہ فقید المثال کارنامہ آپ نے اپنی محنت و مشقت سے انجام دیا۔ کئی ہوسٹل قائم کئے ۔ مالی توازن حاصل کیا۔ اسی عرصہ میں ۱۹۴۷ء کا دور آیا۔ ملک کی المناک تقسیم کے ساتھ آزادی ملی ۔ حالات نامساعد اور بد سے بدتر ہونے لگے۔ فجندار اینگلو اردو مڈل اسکول بند کردیا گیا ۔ گورنمنٹ سینٹرل اسکول وہور بھی ۱۹۵۰ء میں حکومت کی پالیسی کے تحت بند ہوا اور وہور جیسا اعلیٰ تعلیمی مرکز صرف پرائمری چوتھی تک اسکولی تعلیم کا ایک گاؤں بن کر رہ گیا۔ اردو طلبہ کی زوال پذیری کے لئے یہ سب کافی ثابت ہوا۔ اس زوال، بدحالی اور پسماندگی کے ماحول سے فجندار عبدالغنی صاحب کا دل دردمند تڑپ اٹھا۔ موصوف نے بڑے

حوصلوں سے کام لیا۔ ۱۹۴۷ء میں بند شدہ فجندار ہوسٹل دوبارہ شروع کیا۔ طلبہ کو ذاتی طور پر تعلیمی اسکالر شپ سے نوازا۔ ابتداء میں ۳۰ طلبہ ہوسٹل میں رہے۔ قیام کا مفت انتظام کیا۔ اور طعام کے لئے اسکالر شپ دی۔ پھر اسکول کو ساتویں جماعت تک پہنچایا۔ بمبئی سے ماہرین تعلیم کو بلوایا۔ سروے کرایا۔ ان کے مشوروں کی روشنی میں، ان کی رپورٹ کی جماعتیں جاری ہوئیں۔ موصوف کے حوصلے بلند سے بلند تر ہوتے گئے۔ خاندان کی آن بان اور شان کے علاوہ خاندانی علم دوستی اور ذاتی جامع صفائی کا ادراک بہت رکھتے تھے۔ اسکول کو مزید ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ اور یاز دہم تک پہنچادیا۔ ہوسٹل کے ۳۰ طلبہ کی تعداد ۱۵۰ طلبہ میں تبدیل ہوگئی۔ بڑی خوبی کی بات مرحوم موصوف میں یہ تھی کہ کبھی بھی ادارہ کے لئے ایک پیسہ امداد و عطیات کے نام پر یا کسی بھی دوسری مد میں کسی دوسرے سے نہیں لیا۔ ذاتی کمائی سے اس شجر ہائے تعلیم کی آبیاری کرتے رہے۔ اس کی جڑوں کو مضبوط کرتے رہے۔ کبھی کسی حرص و طمع کا شکار نہیں ہوئے۔ اگر چہ اہلِ دل اس تعلیمی ادارہ کی اعانت کے لئے بذات خود پچاس پچاس ہزار روپے بطور ڈونیشن لے کر آئے لیکن موصوف نے خندہ پیشانی سے سب کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا فرمایا اور رقم لینے سے معذرت چاہی۔ فرمایا کہ اللہ نے مجھے جس طرح اور جتنا نوازا ہے اس میں ملک و ملت کا حق بھی ہے۔ اس طرح اپنی جیبِ خاص سے عمر کی آخری سانس تک اس ادارہ کی اعانت و کفالت فرماتے رہے۔ ادارہ کی عظیم الشان وسیع و عریض عمارت اور میدان دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ موصوف کس قدر ایثار پسند تھے۔ اور قوم کے با عمل ہمدرد و رہبر تھے۔

پھر جب ۱۹۷۵ء میں حکومت کا ۱۰+ ۲+ ۳ والا تعلیمی فارمولہ عمل میں آیا تو آپ نے رفتہ رفتہ سائنس، آرٹس اور کامرس فیکلٹیز کا جونیئر کالج ادارہ میں قائم فرمادیا۔ پہلی فیکلٹی سائنس کی جاری ہوئی تھی۔ حکومت کی مالی اعانت ناکافی تھی۔ لیکن موصوف نے اس کی پرواہ نہ کی اور پھر پیش قدمی فرما کر ذاتی طور پر اخراجات برداشت کئے۔ مقصد تھا تو بس یہ تھا کہ قوم کے بچے تعلیم سے محروم نہ ہوں، پریشان حالی میں اپنا مستقبل گم نہ کردے، مایوس اور بدگمانی کا شکار نہ ہوں، بلکہ علم کی، تعلیم کی روشنی مسلسل حاصل کرتے رہیں۔ اپنی ہونہاری سے ملک و ملت کی خدمت کریں اور خود اپنا مستقبل روشن کریں۔ آج خطۂ کوکن میں ان گنت ڈاکٹر ہیں، انجینئر ہیں، وکیل ہیں۔ کامیاب سیاست داں ہیں، مثالی اساتذہ ہیں۔ ان سب کے لئے ادارہ فجندار نے بہترین خدمات انجام دی ہیں۔

آج ادارہ فجندار مضبوط جڑوں والا تناور درخت ہے۔ جس کے گھنے سائے ہیں۔ آج بلا تفریق مذہب و ملت فجندار ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات ہیں۔ یہ سب کوششیں، یہ سب محنتیں، یہ سب قربانیاں اور یہ سب اکرام تن و تنہا الحاج عبد الغنی صاحب فجندار کی ذات برکات سے منسوب ہیں۔ اللہ انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین۔

؎ سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

O

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا ضلع تھانہ میں پروگرام

نومبر ۹۸ء کے (نقش کوکن) شمارے میں ضلع تھانہ NKTF سے بیگانہ کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ ا
کے جواب میں آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے چیئر مین داؤد دلوی صاحب نے جواب بھیجا ہے۔ اس کا اقتباس یوں ہے،

”آئیڈیل ہائی اسکول رابوڈی تھانے کے ایک عہدیدار جناب محمد حنیف باپے صاحب نے اپنے ہائی اسکول میں پروگرام کرنے کی منظوری نہ دے کر ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔“

اوپر کی سطور سے قاری کے ذہن میں یہ بات بٹھانے کی شرارت کی گئی ہے کہ باپے صاحب نے جان بوجھ کر یا ہٹ دھرمی سے آئیڈیل اسکول میں پروگرام ہونے نہیں دیا۔“

حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ماہِ اکتوبر میں جناب شاکر سوپاروی نے فون پر باپے صاحب سے ۲۸/ نومبر ۹۸ء (بروز سنیچر) کو اسکول میں پروگرام کرنے کی تجویز رکھی تھی انہوں نے بتایا کہ فی الحال اسکول میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے صبح اور دوپہر کی دونوں شفٹ میں ۴ کلاسیں اسکول ہال میں چلتی رہیں گی۔ اس لئے ۲۸/ نومبر ۹۸ء چونکہ سنیچر کا روز ہے اور اسکول ہال میں کلاسیں چلتی رہیں گی اس لئے ۲۸/ نومبر ۹۸ء کی بجائے کوئی ایسا روز رکھا جائے جب اسکول کی کلاسیں نہ ہوں اور اتوار کا روز ہو۔ جب اسکول ہال خالی ہو۔“

آپ کا اپنی سہولت کے پیش نظر آپ کا کہنا بالکل درست ہے مگر ہمارے لئے دشواری ہے کہ آخری وقت میں ہم تاریخ نہیں بدل سکتے۔ اس لئے کہ اس کے بعد والا (سنیچر یا اتوار) ۵ یا ۶ دسمبر ۹۸ء ہے جس میں ہمارے کچھ اراکین ممبئی سے باہر ا پروگرام میں مدعو ہیں جس میں ان کی شرکت لازمی ہے اور اس کے بعد ۱۳ دسمبر کو ہمارے فائنل پروگرام منعقد ہونے وا ہیں۔ جس کی تیاری میں مصروفیت بڑھنے سے تاریخ بدلنے کی گنجائش نہیں تھی۔ سنیچر اس لئے ضروری سمجھتے ہیں کہ اسکو میں بچے موجود رہتے ہیں جو شریک مجلس ہو کر پروگرام سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ تیسری بات تاریخ بدلنے میں جو مانع ہوتی وہ یہ ہے کہ ضلع تھانہ کے ۲۷ ہائی اسکولوں کو ۲۸ تاریخ کے سرکولر پر بھیجے جا چکے تھے۔ اب تبدیلی کے سرکولر بھیجنے سے کسی ملیں گے تو کسی کو نہ ملیں گے تو اس طرح بدنظمی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے ہمارے نائب مدیر جناب شاکر سوپار صاحب اس بات پر مصر تھے کہ پروگرام ۲۸ کو ہی ہوں خود آپ کے ہائی اسکول کو بھی ہمارا سرکیولر انڈر پوسٹل سرٹیفکیٹ UPC بھیجا گیا ہے۔ اور سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہے اس میں ۲۸ تاریخ کا ذکر بھی ہے۔

بہر کیف ہمارا مقصد آپ کے ادارہ کو بدنام کرنا نہیں تھا بلکہ تھانہ ضلع میں مقابلے منعقد نہ کرنے کے سلسلہ میں پیش کرتا تھا۔ ہمارے لکھنے سے آپ حضرات کی دلآزاری ہوتی ہے تو اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

سیکرٹری

NKTF

کھلا خط

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اب ماہنامہ "نقشِ کوکن" بفضل ربّ ایک تعلیمی تحریک بن چکا ہے اس نے مسلم معاشرہ میں تعلیم وتربیت کی ایک پُرجوش لہر دوڑانے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔

نقشِ کوکن میں شائع ہونے والی تعلیمی خبریں چاہے وہ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے متعلق ہوں یا دیگر تعلیمی سرگرمیوں میں حصّہ لینے والے طلبہ، اساتذہ اور سماجی کارکنوں کے سلسلے میں ہوں نہ صرف اہلِ اردو کو ایک نئے جوش وولولے سے لبریز کرتی ہیں بلکہ سالوں سے احساسِ کمتری میں مبتلا نونہالانِ ملت میں ایک امید کی کرن جگاتی ہیں۔ فریدہ نائیک (I.A.S.) اور تنویر منیار کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب بھی دیتی ہیں۔

اب اُمّت کو تعلیم کی اہمیت کا احساس ہو چلا ہے وہ اپنے بچّوں کو تعلیم جیسے بہترین زیور سے آراستہ کرنے میں جٹ گئے ہیں۔ بعض اوقات نقشِ کوکن میں مساجد کی تعمیرات کے لئے چندے کی اپیلیں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ ہمارے ایمان کو ترقی دے اور سہی نہج پر رکھے۔ بستیاں چھوٹی اور مساجد 25 سے 30 لاکھ کی! کیوں نہ ہو؟ آخر سوال اللہ کی خوشنودی کا ہے!

مکرمی! اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ہندوستان کی دیگر اقوام سے آج بھی ہم ہر میدان میں پیچھے ہیں۔ ہمیں ان سے آگے نہ سہی، اُن کے برابر ضرور رہنا ہے۔ ہم پسماندہ کیوں ہیں؟ اس کے کئی وجوہات ہو سکتے ہیں۔ مگر اس سچائی سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہم نے اپنے دینی و دنیوی معاملات میں توازن نہیں رکھا۔ دینی امور پر تو ہم بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں جہاں عصری تعلیم کی بات چلتی ہے ہمارے ہاتھ تنگ ہو جاتے ہیں۔ کتنے ہی طلبہ ہمارے یہاں ہیں جو مالی وسائل کی کمی کے باعث اپنی قابلیت اور صلاحیتوں کو خاطر خواہ اُبھار نہیں پاتے۔

- کیا ان کی مالی امداد کرنا کسی نہ کسی درجہ میں دین نہیں ہے؟
- کیا ہمارے یہ نونہال ہمارے معاشرہ کی تعمیر میں مضبوط سنگ وخشت نہیں ہیں؟
- کیا ہم شاندار مساجد کے ساتھ ساتھ ہر چھوٹے بڑے شہر میں طلبہ کے لئے سیدھے سادے ہوسٹلس نہیں بنوا سکتے؟
- کیا ہمارے مخلص وصاحبِ ثروت حضرات اپنے اپنے قریب کے تعلیمی اداروں میں طلبہ کے لئے وظیفے مقرر نہیں کر سکتے؟

ایسے ہی کچھ سوالات ہیں جو ہمارے ذہن پر بار بار دستک دیتے ہیں! والسّلام

خاکسار

م۔ ع۔ رزّاق

سی وارڈ، سکوبیرا روڈ، ساونت واڑی۔ سندھو درگ
مہاراشٹر، فون نمبر 73721

حیاتِ ثانی کے عقیدے پر "کلوننگ" کی شہادت

انسان نے یہ تجربہ کرکے مادّیت کی تردید اور اسلامی عقیدے کی تصدیق کی ہے

از: مولانا شہاب الدین ندوی

انسان جب ایک بار مر کر مٹی میں مل جائیگا اور اس کے سارے اجزاء و عناصر بکھر کر ختم ہو جائیں گے تو کیا اسے دوبارہ زندہ کیا جانا ممکن ہے؟ تو دورِ قدیم سے لے کر اب تک وہ تمام قومیں اور وہ تمام لوگ جو خدا اور اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے تھے، اس حقیقت کا نہایت شدومد کے ساتھ انکار کرتے رہے ہیں اور ملحدین و مادہ پرست تو اسے مذہبی خرافات اور انسانی ذہن کی اختراع قرار دیتے رہے ہیں کہ یہ سب باتیں عقل و فہم سے بعید تر ہیں۔ جو کسی بھی طرح صحیح نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اب "کلوننگ" یعنی غیر ازدواجی عمل کے ذریعہ کسی خلیہ (سیل) سے مصنوعی طور پر کسی جانور کا ہم شکل برآمد کرنے کے کامیاب تجربے نے وقوعِ قیامت کے موقع پر انسان کے دوبارہ اپنی ہو بہو شکل میں زندہ رکھے جانے کے عقیدہ کی ناقابلِ تردید شہادت فراہم کر دی ہے۔ اس تجربے کے اغراض و مقاصد خواہ کچھ بھی ہوں مگر اس حیرت انگیز مظاہرہ کے بعد ایک ملحد سے ملحد بھی وقوعِ قیامت اور حیاتِ ثانی کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ اب کسی کو بھی عقیدۂ ثانیت کی صحت و صداقت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ عظیم اکتشاف ہے جس نے تمام انسانوں کو انگشت

بقیہ صفحہ پر

بدنداں کر دیا ہے۔

بہر حال جدید تحقیقات کے مطابق بعض جراثیم ہزاروں سال تک وزنی مٹی کے نیچے دبے رہنے اور بظاہر "مُردہ" رہنے کے بعد جب انہیں سازگار حالات میسّر آجائیں تو وہ دوبارہ زندہ ہو کر پھر سے نشوونما پانے لگتے ہیں۔ اس مدت میں یہ جراثیم غنودگی (DORMANCY) کے عالم میں ہوتے ہیں اور انہیں (SPORE) کہا جاتا ہے (ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا: ۱۰/۸۹۳، مطبوعہ ۱۹۸۳ء) ٭٭

یہی حال

شوہر اور بیوی شاپنگ کیلئے نکلے تو بازار میں پہنچکر بیوی نے کہا "کتنی عجیب بات ہے میرے پاس دوپٹہ ہے مگر سوٹ نہیں۔ سونے کی انگوٹھی ہے مگر ہار اور بُندے نہیں۔"

"یہی حال میرا بھی ہے" شوہر نے کہا: "میرے پاس جیب ہے مگر اسمیں پیسے نہیں۔"

٭٭٭

اخبار و افکار

مرتبہ: میم۔ الف۔ شین

محترمہ شمیم خان کا تعارف

حکومت تنزانیہ مشرقی افریقہ کے منسٹری آف انڈسٹری اینڈ کامرس کی مرکزی ڈپٹی منسٹر محترمہ شمیم خان عرف شمیم محی الدین پرکار متوطن بانکوٹ ضلع رتناگیری گذشتہ دنوں ۱۳ اکتوبر ۹۸ء کو حکومتِ برطانیہ کی دعوت پہ چار روزہ سرکاری دورہ پر لندن تشریف لائی تھیں۔ دونوں ملکوں کے مابین تجارتی اور صنعتی امور پہ نہایت خوشگوار ماحول میں بات چیت ہوکر اپنے انگلینڈ کے مختلف صنعتی اور تجارتی مراکز کا معائنہ کیا اور انگلینڈ کی مشہور یونیورسٹی آف ڈرہم DURHAM اور لیڈس (LEEDS) کی معروف "ٹینری پلانٹ" (TANNERY PLANT) کا معائنہ کیا جہاں خام چمڑا صاف ہو کر قابلِ مصنوعات بنایا جاتا ہے بعد ازاں آپ ۱۷ اور ۱۸ اکتوبر کو بلیک برن میں آپ کے حقیقی چھوٹے برادر عبدالمجید خان (جو کہ پوسٹ گریجویٹ ہیں) کے یہاں قیام پذیر تھیں دورانِ ملاقات آپ نے تنزانیہ کی موجودہ ملٹی پارٹی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی بدولت ملک کے غیر متوازن حالات سدھر کر ملک کافی ترقی پر گامزن ہے۔ ورنہ گذشتہ ایک پارٹی حکومت میں راشن کی قلت، کرپشن اور بیرونی مال اور کرنسی کے فقدان میں ملک نازک دور سے گذر رہا تھا۔ اب میری وزارت میں ملک کو ایک صنعتی موڑ حاصل ہو کر خصوصاً (RURAL INDUSTRY) کو کافی اہمیت دی گئی ہے جس کی رو سے اس دست کاری (HANDICRAFT) کو بین الاقوامی درجہ حاصل کرنے کے لئے مقامی سطح پر دس روزہ کا میلہ منعقد کیا تھا جس میں پچیس ۲۵ خواتین نے حصہ لیا اور انہیں مال کی کوالٹی، اور صفائی کے طریقے بتائے گئے مگر افسوس کہ ہمارا ملک ٹیکنالوجی میں پسماندہ ہونے کے سبب ان دست کاریوں اور زرعی پیداوار مثلاً کافی چلغوزے، شکر، لونگ، کاجو CASHEW NUT جوٹ وغیرہ ترقی یافتہ ممالک سے صنعتی مصنوعات کے تبادلہ میں مٹی کے مول لیا جاتا ہے۔ چونکہ اس کے تدارک میں ہم نے ملکی صنعت کو فروغ دینے کیلئے بیرونی ممالک میں سویڈن، اٹلی، انڈیا، نے کافی تعاون کیا ہے اور ہمارے بھارت نے سابق وزیر اعظم گجرال کی حکومت میں "ٹاٹا" کمپنی نے NIBICO نامی بائیسکل فرم جاری کی ہے جو ملکی ضروریات کو پوری کرتی ہے اور بھی ایکونمک ریزوم پر ہماری برادری کے لوگ کسی چھوٹی موٹی سوفٹ ویئر ویزہ فرم میں سرمایہ لگانے کے خواہشمندوں کو خوش آمدید کہا جائے گا۔ آخر میں موصوفہ نے خالص کوکنی حب الوطنی کے الفاظ میں کہا کہ بھائی کب ہمارا ملک برطانیہ کی طرح ترقی کرے گا اور ہماری عوام خوشحال

ہو گی؟ یہ کہتے ہوئے موصوفہ نے اجازت چاہی کیونکہ علی الصبح کی فلائیٹ سے انہیں امریکہ روانہ ہونا تھا جہاں ان کا برخوردار کیلیفورنیا یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم ہے
رپورٹ۔ ابراہیم بغدادی۔ یو کے)

برمنگھم کوکنی اسپورٹس کلب کی پچیس ویں سالگرہ

بروز ہفتہ بتاریخ ۴، ماہ جولائی ۱۹۹۸ء بمقام ہولٹ لیجر سینٹر کے میدان میں اس جشن سالگرہ کو نہایت دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا۔ جشن سالگرہ کھیلوں کے مقابلوں اور بچوں کی دوڑ دھوپ کے ساتھ شروع کی گئی جس میں حصہ لینے کے لئے لندن والتھم اسٹو۔ لیسٹر۔ بلیک برن اور مقامی کوکنی نوجوان شامل تھے۔ آخر میں تمام جیتنے والوں کو ٹرافی تحفہ کے طور پر عنایت کی گئیں۔ جس کے بعد طعام کا بندوبست تھا اور شام موسیقی کے پروگرام کے ساتھ انجام ہوئی۔ میں منتظمین کلب کو اس پروگرام کو نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔
نقش کوکن

چونکہ کرکٹ کھیل کا انتظام اس روز ممکن نہیں تھا۔ لہٰذا بروز سنیچر بتاریخ ۲۲، ماہ اگست ۱۹۹۸ء کل ۷ ٹیم نے اس کھیل میں حصہ لیا۔ جس میں لوٹن، لندن۔ بلیک برن اور برمنگھم شامل تھے۔ آخر میں لوٹن اور برمنگھم کے درمیان مقابلہ ہوا جو لوٹن کی ٹیم نے نہایت آسانی کے ساتھ کھیل جیت لیا۔

اس کلب کے بنیاد ۱۹۷۳ء میں برمنگھم کے چند نوجوان حضرات نے اجتماعی معاشرہ کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے ضروری سمجھا۔ جن میں مندرجہ ذیل حضرات نے دل کھول کر حصہ لیا جناب آصف مقادم۔ صنفر شریف۔ رشید اور قاسم خلفے، مشتاق مقادم۔ فاروق چوگلے۔ شکور بڑدے۔ سلیم مالونکر، سلیم بھورے۔ فاروق رشید ناگوٹنے۔ رئیس اور اقبال پرکار شبیر حوا کہ علاوہ دیگر نوجوانوں نے میرا ساتھ دیا اور اس کلب کو وجود میں لایا گیا۔ شروع محض کرکٹ کھیل سے کیا لیکن اللہ کے فضل و کرم سے اب فٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس بھی کھیلا جاتا ہے۔ میں برمنگھم کوکنی مسلم ایسوسی ایشن کا بھی مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے شروع میں کچھ مالی مدد کی۔ ساتھ ہی میں ان تمام اداروں اور کوکنی کلبز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہر مقام پہ اس کلب کے ساتھ تعاون کیا۔
(ایوب خان پٹھان، برمنگھم، انگلینڈ)

مسلم اقلیت اور قومی دھارا

انجمن اسلام، ایم ایچ صابو صدیق پالی ٹیکنیک کے لیڈیز ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے صابو صدیق ڈگری کالج میں ایک سیمینار "مسلم اقلیت اور قومی دھارا" کے موضوع پر رکھا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب نے کی مہمان خصوصی ایڈیٹر مڈڈے، ایاز میمن صاحب تھے، معزز مقررین میں ہارون رشید صاحب ایڈیٹر انقلاب، سمیرہ خان صاحبہ جوائنٹ اسسٹنٹ ایڈیٹر، ٹائمز آف انڈیا مشہور صحافی جیوتی پنوانی صاحبہ تھیں پرنسپل ہارون اعظمی صاحب نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اس تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ ملّت کی ان بچیوں کو ڈپلوما دیا گیا جنہوں نے انگریزی جرنلزم کا کورس کیا اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ آج انگریزی کے ہر بڑے اخبار تک ان بچیوں کی رسائی ہے اور ٹائمز آف انڈیا،

انڈین ایکسپریس، ایشین ایج وغیرہ میں ان کی پذیرائی بھی ہوتی ہے۔ یہ بات ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔

عظمیٰ ناہید
ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ صابو صدیق پائی ٹیکنیک بمبئی ۸

راجویل مسلم ویلفیئر سوسائٹی

مسقط کیطرف سے اعزازی جلسہ

جناب عبداللہ داؤد حمدولے

کرجی (کھیڈ۔ رتناگیری) راجویل مسلم ویلفیئر سوسائٹی، مسقط کی طرف سے آدرش ہائی اسکول کرجی کے دیرینہ تجربہ کار معلم اور سابق ہیڈ ماسٹر جناب عبداللہ داؤد حمدولے کو ان کی تدریسی خدمات اور ہماری قوم کے بچوں کی رہنمائی اور رشد و ہدایت پر الحاج حسین عبدالغنی ملاجی (چیئرمین کرجی تعلیمی انجمن، نقشِ کوکن کرجی) کی صدارت میں ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات کو جناب فضل الدین محمد حسین کے دولت کدہ پر ایک اعزازی جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں موصوف کو پچیس ہزار کا چیک اور ایک تمغہ جناب نظام الدین حمدولے صاحب کے ہاتھوں دیا گیا۔

اس پروقار تقریب میں احمد پرکار صاحب، جناب بدرالدین حمدولے، جناب اے۔ آر۔ ڈی خطیب (سابق مدرس آدرش ہائی اسکول، کرجی) ہیڈ ماسٹر بی۔ ایم۔ قاضی جناب عبدالمنان شیخ نے اے۔ ڈی۔ حمدولے صاحب کی اعلا تدریسی و سماجی خدمات کی تعریف کی توصیف کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

صدر جلسہ نے آپ کی دیرینہ خدمات کو سراہتے ہوئے، شہرت کی طمع نہ کرتے ہوئے ایک گمنام گوشہ میں بے غرض و بے لوث خدمات بڑے ہی صبر و تحمل کے ساتھ انجام دیئے۔ پروگرام کی نظامت جناب چاند سر نے بڑی حسن و خوبی سے نبھائی۔ جناب عبدالمنان شیخ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

کونڈیولی اردو اسکول میں

اعزازی جلسہ

کھیڈ۔ رتناگیری ضلع کے کھیڈ تعلقہ کی کونڈیولی گاؤں کی اردو اسکول میں جماعت المسلمین کونڈیولی کی جانب سے کھیڈ تعلقہ کے حالیہ سبھاپتی سکندر جبنائیک صاحب اور جاری تعلیمی سال میں کونڈیولی اردو اسکول کو ضلع پریشد رتناگیری کی جانب سے مثالی اسکول کا ایوارڈ حاصل ہونے کی وجہ سے اسکول کے صدر مدرس عبدالرؤف غلام محی الدین سروے کے لئے اعزازی جلسہ منعقد کیا گیا۔

کونڈیولی گاؤں کی مایہ ناز ہستی جسے تعلیمی میدان میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے وہ عبدالرحمٰن محمد حسین غزالی انھوں نے آئے ہوئے مہمانان کا تعارف کرایا۔ اور انھیں گل ہائے عقیدت دیکر ان کا استقبال کیا، شاکرہ آپا، نعیمہ اور ناظرہ ان خواتین حضرات نے حمد اور مہمانان کرام کی شان میں استقبالیہ نغمے پیش کئے۔

صدر مدرس جناب عبدالرؤف غلام محی الدین سروے کی انتھک

کوششوں کا ثمرہ ہے کہ یہ اسکول ترقی کے منازل طے کر رہا ہے اور ضلع پریشد رتناگیری نے اسے مثالی اسکول کے ایوارڈ سے نوازا اس لئے جس صدر مدرس کی لازوال کوششوں سے اسکول کو مثالی اسکول کا ایوارڈ حاصل ہوا

جناب بابارام شندے (سرپنچ گرام پنچایت کونڈیولی) کے ہاتھوں سے جناب عبدالرؤف غلام محی الدین سروے (صدر مدرس کونڈیولی اسکول اور جناب سکندر جسنائیک صاحب (سبھاپتی پنچایت سمیتی کھیڈ) ان کا اعزاز جماعت المسلمین کونڈیولی ان کی جانب سے گل ہائے عقیدت مع شال دے کر کیا گیا۔

اس اعزازی جلسہ کی نوعیت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے سکندر جسنائیک صاحب نے کہا کہ میرے سبھاپتی کے پانچ سالہ عرصہ میں میں اس گاؤں کی تعلیمی ترقی اور بہبودی کے لئے ہر قسم کی امداد کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

اس اعزازی جلسہ میں ضلع پریشد رتناگیری کے رکن نشی کانت جوہان، کھیڈ تعلقہ کے سابق ایم ایل اے تو باکدم، کھیڈ پنچایت سمیتی کے گٹ وکاس ادھیکاری جناب لکارے صاحب اسی طرح شیوہائی اسکول کی معلمہ پنیسی میڈم، مقادم ہائی اسکول کھیڈ کے معلم رفیق دستا صاحب مرکزی معلم جناب جنٹھارسر اور گاؤں کے پولیس پاٹل احمد حسن میٹکر حاضر تھے۔ آخر میں حاضرین کا شکریہ جناب عبدالرحمٰن غزالی صاحب نے ادا کیا اور مٹھائی تقسیم کر کے راشٹر گیت کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مرحوم شیخ محبوب نے حجاج کرام کی بے لوث خدمات انجام دی ہیں۔ فائن فیبرک کے افتتاح میں اکابرین شہر کی تقاریر!

شیخ محبوب پرمالی کی خدمات نہ صرف کرناٹک بلکہ ملک کے تمام حجاج کرام کی خدمت کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے۔ کرناٹک حج ہاؤس کی توسیع میں مرحوم کی کوششیں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کلمات کے ساتھ کرناٹک کے وزیر مملکت برائے داخلہ حج داوقاف جناب روشن بیگ فائن فیبرک کا افتتاح کیا، گذشتہ دنوں چارنل ڈونگری کے قریب مرحوم شیخ محبوب کی دکان کی افتتاحی تقریب میں جناب ابوعاصم اعظمی علی ایم شمسی، سہیل لوکھنڈ والا، ایڈوکیٹ یوسف ابراہانی، بشیر موسیٰ پٹیل، شبیہہ احمد (حج کمیٹی)۔ مولانا ریاض الرحمان، جناب مقبول احمد پروفیسر عبدالقادر چودھاروالا، شمیم طارق، کریم لالہ، عبدالکریم سالار اور قاسم امام نے شرکت کی۔

مولانا ریاض الرحمان (امام جامع مسجد بنگلور) کے دعائیہ کلمات اور جناب مقبول احمد کی نعت پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا پروفیسر قاسم امام نے پروگرام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج مرحوم شیخ محبوب کی دکان کا افتتاح نو ہے لیکن اس خوبصورت تقریب میں خدمت خلق سے جڑے ہوئے بے لوث افراد کا یہ اجتماع اس بات کی ضمانت ہے کہ مرحوم کی سماجی زندگی لائق تحسین تھی یہ جلسہ خراج عقیدت کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گا۔ مشہور سماجی کارکن علی ایم شمسی نے مرحوم کی خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی دلی خواہش تھی کہ اس دکان کا افتتاح

جناب روشن بیگ کے دستِ مبارک
سے ہوا، اور اس میں سماجی خدمت
گاروں کا مجمع شریک ہو آج اُن کے
بیٹے جاوید نے اپنی محنت اور کوشش
سے اس خواب کو پورا کر دیا۔
بشیر پٹیل نے مرحوم سے اپنے
دو مرتبہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے
سماجی کاموں میں ان کی دلچسپی پر
اظہارِ خیال کیا۔ سہیل لوکھنڈ والا
نے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے
دعائیں کیں جب کہ ایڈوکیٹ یوسف
ابراہانی نے اپنے حلقۂ انتخاب میں
اس خوبصورت تقریب کے انعقاد
پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ
صرف دکان کے افتتاح میں ایسی
بھاری تعداد کبھی اکٹھا نہیں ہوتی۔
یقیناً یہ مرحوم کی شخصیت کی کشش
تھی جو خدمت کرنے والوں سے
معروف ترین افراد کو یہاں کھینچ لائی
حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر شبیہ احمد
اور پروفیسر چوہر ڈوالا نے مرحوم کو
خراجِ عقیدت پیش کیا۔
صدرِ جلسہ جناب ابوعاصم نے
شیخ محبوب بریانی کی خدمات کا احاطہ
پیش کرتے ہوئے کہا کہ انسان چلا
جاتا ہے لیکن اس کے کارنامے دنیا
میں قائم رہتے ہیں۔ آج ہم یہاں صرف
دکان کا افتتاح کرنے ہی نہیں بلکہ مرحوم
کی انسانی خدمات کا اعتراف کرنے
جمع ہوئے ہیں۔ موصوف نے جاوید
شیخ کو مبارک باد پیش کی اور خواہش
ظاہر کی کہ وہ تجارت کے ساتھ ساتھ عوامی
خدمت کا کام بھی جاری رکھیں گے۔"
جاوید شیخ نے مہمانان کی خدمت
میں پھول پیش کئے جب کہ شکریے
کے فرائض جناب حسن رومانے انجام دیئے۔

کلیان میں بچوں کیلئے مفت کیمپ

الفا سوشل اینڈ ویلفیئر ایسوسی
ایشن کی جانب سے مورخہ ۲۵ر اکتوبر
۹۸ کو کلیان شہر میں ایک دن سے پانچ
سال تک کے غریب و نادار بچوں کا
ایک پروجیکٹ کیمپ منعقد کیا گیا۔
جس میں زیادہ تر ایسے بچے ہیں جن کا
جنم غربت کی وجہ سے گھروں میں ہوتا
ہے۔ ان کا چیک اپ، خون کی جانچ
ایکسرے اور بیماری سے بچنے والے
ٹیکے لگائے گئے اور حصولِ تعلیم کی۔
غرض و غایت اور حفظانِ صحت
کے اصولوں سے والدین کو آگاہ کیا
گیا۔ تقریباً ۴۰ سے ۵۰ ڈاکٹروں نے
اس میں حصہ لیا۔۔۔ ۷ بچے اس سے
مستفیض ہوئے۔ ڈاکٹر شارق ابراہیم
مولوی کو اس کا انچارج مقرر کیا گیا۔
ڈاکٹر طارق قاضی، ڈاکٹر ارشد جویدے
ڈاکٹر نذیر شیخ، ڈاکٹر اعجاز مجید،
ڈاکٹر اعجاز خان، ڈاکٹر زلفا قاضی
ڈاکٹر عبدالخالق شیخ، ڈاکٹر نعمان
مولوی اور دوسرے ممبران نے اُن
کا ساتھ دیا۔
ماہر امراض اطفال ڈاکٹر بھٹ
اور ڈاکٹر جنید پوکر کی قیادت میں
ہر فیلڈ کے اسپیشلسٹ ڈاکٹرس
نے اپنی خدمات بالکل مفت انجام
دیں۔ شہر بھیونڈی کے ڈاکٹر ریحان
ہوائی اور ڈاکٹر جاوید شاہجہاں اور
دیگر ڈاکٹرس نے اپنا پورا تعاون دیا۔
ہمارے معزز سوشل ورکر جناب حاجی
کبیرالدین قاضی اور جناب حنیف
شیخ اور رضا کار ناطق مولوی و
نبریز بوبیرے نے بھرپور ساتھ
دیا۔ مختلف دواساز کمپنی اور مخیر
حضرات نے تعاون دیا۔ اس پروگرام
میں ڈاکٹر دیپک شیٹی (مرحوم)
کو خراجِ عقیدت پیش کی گئی۔
الفا کے اس پروگرام کے روحِ
رواں ڈاکٹر طارق قاضی کا کہنا ہے
کہ اس طرح کے پروجیکٹ ہر شہر
اور ہر گاؤں جہاں پر ایسی آبادی ہے
آج کے حالات میں بہت ضروری

اور فائدہ مند ہے۔ انشاء اللہ بہت ہی جلد اس طرح کا پروگرام "نیرل" کے مضافات میں منعقد کیا جائیگا۔ (نقط ڈاکٹر شارق مولوی کلیان)

جعفر گوٹھے مین آف دی ائیر

کوکن کا معروف ہفتہ وار پرچہ آکاش گنگا کے اعزازی نمائندے اور مشہور مضمون نگار شری جعفر گوٹھے کو آئی وی سی کوزیج انگلینڈ کے (INTELLECTUAL) ادارہ انٹرنیشنل آف ۹۷-۹۸ء کے لئے "مین آف دی ائیر" اعزاز دیا گیا ہے۔ شری جعفر گوٹھے آل انڈیا مسلم مراٹھی ساہتیہ پریشد رتناگیری حلقہ کی ورکنگ کمیٹی کے رکن ہیں۔ اور چپلون تعلقہ پریس کلب کے وہ نائب صدر ہیں ان کے سماجی وسیاسی علمی وادبی اور تعلیمی کمیٹیوں سے بھی قریبی تعلقات ہیں نامہ نگاری نقش کوکن

کے لئے اپنی ذاتی دلچسپی اور اپنی ذاتی محنت ہے (CONTRIBUTION) کو دیکھتے ہوئے آئی وی سی نے انہیں مین آف دی ائیر کا اعزاز دیا ہے۔ شری جعفر گوٹھے کوکن مرکنٹائل بینک چپلون شاخ میں اسٹاف کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ یہ اعزاز پانے پر انہیں ہر طرف سے مبارک بادی کے پیغامات مل رہے ہیں۔ (مراٹھی سے)

مشتاق انتولے بلامقابلہ منتخب

انجمن اسلام ممبئی کے حالیہ انتخاب میں جو دس اراکین بلامقابلہ منتخب ہوئے ان میں جناب مشتاق انتولے صاحب بھی شامل ہیں۔ اس نوجوان سیاسی وسماجی رہنما کی کارکردگی کو ملحوظ رکھ انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا صاحب نے انہیں انجمن کا اعزازی جوائنٹ سیکریٹری نامزد کیا۔

تلوجہ میں ہیڈ ماسٹر کا تقرر!

ضلع رائے گڑھ کا سب سے بڑا پرائمری اردو اسکول، تلوجہ تعلقہ پنویل، جہاں اول تا ہفتم ۸ مدرسین کی سرپرستی میں ۷۷۵ طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ کافی عرصہ سے ہیڈ ماسٹر کی کمی محسوس کی جارہی تھی۔ ۵ر اکتوبر کو محترم جناب عباس آدم جلگاؤنکر مقام نظامپور کا تقرر کیا گیا۔ مدرسین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ گریجویٹ ٹیچر تبسم ملانی کی رہنمائی میں تعلیم بالغان میں تلوجہ اسکول تعلقے میں نمایاں طور پر اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ (انصاری عطاء الرحمٰن جملہ اسٹاف تلوجہ۔ پنویل)

رتناگیری گرام وکاس کا ساتواں جلسہ، تاج الدین ہوڑیکر صدر منتخب

رتناگیری (نامہ نگار) رتناگیری تعلقہ گرام وکاس سیوا سمیتی کا ساتواں سالانہ جلسہ عام ٹھوردھن ہائی اسکول میں زیر صدارت جناب عبداللطیف جھکر منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت

کلام مجید سے ہوا۔ حاضرین کے خیر مقدم کے بعد جناب لائق علی فونڈ و نے سالانہ روداد اور گوشوارہ آمد و خرچ پیش کیا۔

بعد مختلف شعبوں میں کامیابی حاصل کرنے والے افراد کو اعزازات وانعامات سے نوازا گیا۔ جن میں درج ذیل افراد شامل ہیں۔ ڈاکٹر ناہید شیخ، ریدا مبین شیخ، شیخ مبین، امین دھنجی، شبانہ حسین خان پھڈنائیک۔

بوڈے، صغیر ضمیر قاضی، مجاہد ابراہیم ہوڑیکر، اور عبدالرحیم دلال۔

بعد ایس ایس سی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔ ادارہ کے ممبر ڈاکٹر جی آئی اوڈے اور الناصر قاضی کی تقریروں کے بعد اتفاق رائے سے درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر، تاج الدین ہوڑیکر،

نائب صدور۔ الناصر قاضی

بانو شیخ، امبر قاضی

علی محمد دردے۔ اسحاق کوتوڑبکر، عظیم کوتوڑبکر، مجید قاضی، ظہور نقش کوکن

مقدم، سلیم بوندرے، عبداللطیف بھاٹکر، احمد ہوڑیکر، احمد قاضی، عمر ملا سعید ڈگینکر، اقبال خلیفے، عبداللطیف ملا۔ عبدالمجید مجگاؤنکر، عبداللطیف ساکھرکر، جاوید ہوڑیکر، اسمٰعیل مرکز عبداللطیف مرکر، عبداللہ بارگیر، علی قاسم قاضی سولکر۔

نامزد ممبران میں محمد یٰسین ہوڑیکر عبدالرحیم دلال اور ڈاکٹر ناہید شیخ، مجلس مشاورت میں: رفیق نائیک ڈاکٹر جی آئی اوڈے، حسین خاں پھڈنائیک شریف قاضی اور عبداللطیف مہسکر شامل ہیں۔

چپلون ایجوکیشن سوسائٹی

کا سالانہ جلسہ عام

چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کا ۹۸-۱۹۹۷ء کا سالانہ جلسہ عام سوسائٹی کے صدر جناب کے شرف الدین حبیبی کی صدارت میں سوسائٹی کے مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے جلسہ گاہ میں ۲۸ اکتوبر ۹۸ء کو منعقد ہوا۔

سوسائٹی کے خازن جناب جعفر دیسائی کے تلاوت قرآن سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں سال رواں میں دنیا سے رحلت فرما اراکین کے حق میں دعا کی گئی۔ سوسائٹی کے جنرل سیکریٹری جناب اسمٰعیل راجپوتے نے گذشتہ روداد، سالانہ رپورٹ ۹۸-۱۹۹۷ء کا جمع خرچ مع آڈٹ رپورٹ ۹۹-۱۹۹۸ء کا بجٹ یکے بعد دیگرے پیش کئے۔ بحث ومباحثہ کے بعد انہیں منظوری دی گئی۔

گیارہویں اور بارہویں کے کلاسیس شروع کرنے سے متعلق اس جلسہ میں تجویز اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ آخر میں جوائنٹ سیکریٹری جناب حاجی احمد خطیب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا، اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالغنی شرف الدین کھڑص)

دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھیورے (ممبئی)

کا جلسہ

۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ڈاکٹر ایم کیو، دلوی واگھیورے اردو ہائی اسکول میں سوسائٹی کے نومنتخب شدہ عہدیداران ٹرسٹیان اور اسٹاف وجملہ باشندگان واگھیورے کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں نومنتخب شدہ

سرگرم رکن جناب رفیع قاسم رومانی بحیثیت صدر انجمن بہ نفس نفیس موجود تھے۔ مولانا یونس صاحب کی روح پرور تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔ محترم صدر مدرس ویلے صاحب نے غرض و غایت بیان کرنے کے بعد نئے عہدیداران و جمیع حضرات کا استقبال کیا۔ علاوہ ازیں جوائنٹ سیکریٹری عبد الغنی علوی نے نئے عہدیداران و ٹرسٹیان انجمن کو متعارف کرایا۔ جس میں نو تشکیل شدہ چندہ فراہم کمیٹی اور اسکول کمیٹی کے اراکین کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ مشہور سوشل ورکر اور خازن چپلون تعلقہ کانگریس کے رکن و اسکول ہذا کا سابق طالب علم شبیر علوی کی پُر مغز و بیدار تقریر کے بعد بزرگ ہستی شیخ عثمان بغدادی (ریٹائرڈ سیل ٹیکس انسپکٹر) مبین رومانی عمر قاسم شونکر، مظفر بغدادی، حسن دھومرکر مولانا یونس صاحب محمد حسن صالح صابلے گل حمید کھیڈیکر اور منیرہ بغدادی کی یکجہتی پر تقریر انتہائی ولولہ انگیز رہی۔ خطبۂ صدارت میں رفیع الدین صاحب نے تعطل شدہ امور اور مستقبل کے لائحہ عمل پر عزم مصمم کا اظہار کرکے ترقی کی رفتار کو مزید تیز کرنے کا عہد کیا جس کی تمام ٹرسٹیانِ انجمن اور اہل واگھیورے کے علم دوست حضرات و محب قوم نے سراہا کی۔ جناب عبد الغنی علوی نے رسم شکریہ کے ساتھ نظامت کے فرائض بھی بحسن اسلوبی سے انجام دیتے ہوئے دعائیہ کلمات پر جلسے کا اختتام ہوا۔

بعد ازاں مختصر نشست کے دوستانہ ماحول میں جملہ عہدیداران ٹرسٹیان نے ہائی اسکول کے تمام اسٹاف کچھ اہم امور پر گفت و شنید کی۔ نیز اسکول کی فوری ضروریات کو مستقبل قریب میں پورا کرنے کا وعدہ عمیق کیا گیا۔

(انچارج شعبہ نشر و اشاعت جاوید اختر)

انجمن حمایت اسلام رائیگڈھ

کا جلسہ تقسیم انعامات

انجمن حمایت الاسلام رائے گڑھ مہاڈ کے اردو ہائی اسکول کی ساتویں سالگرہ اور ایس ایس سی، ایچ ایس سی، اور گریجویٹ کے امتحانات میں اوّل، دوم آنے والے طلباء کے لئے جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد جناب بی اے انعامدار کے زیر صدارت عمل میں آیا۔ آٹھویں جماعت کے طالب علم مدثر پانساری کے تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ اسکول میں کمپیوٹر کے شعبہ کا افتتاح انعامدار صاحب کے دستِ مبارک سے کیا گیا۔ اعجاز انتولے نے نعت اور آٹھویں اور نویں جماعت کی طالبات نے استقبالیہ گیت پیش کیا۔ انجمن کے صدر ڈاکٹر اے اے دیشمکھ کے دستِ مبارک سے بی اے انعامدار، ایڈوکیٹ انیس قاضی (بھیونڈی) انجمن کے نائب صدر اے اے مایکر کے ہاتھوں جناب مظفر حسین اور جناب عبد القادر چیٹھام (تیلنگا) جناب اسمٰعیل خان دیشمکھ (توڑیل) کو گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔

آصف بلوکر نے جلسہ کی نظامت کی اسکول کمیٹی کے چیئرمین مایکر صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ طالب علم سرفراز قبلے، سمیہ جرفرے اور کماری نازیہ کونڈلوکر (دہم) نے بالترتیب اردو، انگلش اور مراٹھی تقاریر کرکے سامعین کو مسرور کیا۔ انجمن کے سیکریٹری جناب ایوب جوے صاحب اور رکن حسن جھمانے صاحب نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ ایڈوکیٹ انیس قاضی نے لڑکیوں کے لئے ہوم سائنس کو جاری رکھنے کی صلاح پیش کی۔ مظفر حسین صاحب نے طالب علم کی

کامیابی کے لئے سرپرستوں سے توجہ دینے کی اپیل کی۔ جناب عبدالقادر جھٹام صاحب نے اسکول کی کارکردگی کو سراہا جبکہ مہمانانِ خصوصی اسمٰعیل خاں دیشمکھ صاحب نے انجمن کی کارکردگی کو بیان کیا۔ ڈاکٹر اے اے دیشمکھ صاحب نے کہا کہ تعلیم کا استعمال ایک اچھا انسان بننے کے لئے ہر طالب علم کو کرنا چاہیئے۔ لڑکیوں کو تعلیم پر زور دیتے ہوئے صدرِ جلسہ پی اے انعامدار صاحب نے سماج کے ہر فرد سے تعلیم کو عام کرنے کی اپیل کی۔

جوائنٹ سیکریٹری شوکت پلوکر اور اسکول کے اراکین نے پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے کافی محنت کی۔ جلسہ کے مہمانانِ خصوصی کے ہاتھوں انعام یافتہ طلباء کو انعامات سے نوازا گیا جب کہ اسکول کے چیئرمین بابکر صاحب اور انجمن کے سیکریٹری ایوب جوبے صاحب کی جانب سے اسکول میں ہر کلاس سے اوّل نمبر سے پاس ہونے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ آخر میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب منان پھالکر کے اظہارِ تشکر کے بعد راشٹریہ گیت سے پروگرام کا اختتام ہوا۔

نقشِ کوکن

مولانا مستقیم کو مُبارکباد

مشہور عالم دین، ممبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بنک کے ڈائریکٹر مولانا مستقیم احسن اعظمی صاحب کو آل انڈیا علمائے اسلام کے کونسل کا جنرل سیکریٹری منتخب کیا گیا ہے۔ ہم اس موقع پر انہیں ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالکلام کو قابلِ فخر شخصیت ایوارڈ

ملک کے مشہور سائنسداں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو یہاں کی چتورنگ پرتشٹھان نے قابلِ فخر شخصیت ایوارڈ دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ ایوارڈ عبدالکلام کو ۲۵ دسمبر ۹۸ء کے دن رنگ سمیلن کے موقع پر دیا جائے گا۔

کوکن میں تعلیم نسواں کا منصوبہ

جامعۃ الحسنات للبنات کے زیر اہتمام الحاج مولانا ولی اللہ صاحب (خطیب و امام نور مسجد ڈونگری ممبئی) کی زیر سرپرستی سرزمین کوکن پر تعلیم نسواں کا عظیم الشان منصوبہ زیر عمل ہے۔ جس کا کونڈویل تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگیری میں تعمیری کام جاری ہے۔ جناب عبدالرزاق محمد صالح سردار اس کے ناظم ہیں۔ یہاں مسلمان خواتین کی روحانی علمی اور فکری تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ دینی حمیت اور ملّی درد رکھنے والے علم دوست حضرات سے گذارش ہے کہ وہ پتہ ذیل پر اپنے عطیات روانہ فرماکر اس منصوبہ کی تکمیل میں تعاون کریں۔ الحسنات ایجوکیشن سوسائٹی اکاؤنٹ نمبر 8057 ایس بی اسٹیٹ بنک آف انڈیا کھیڈ برانچ، ضلع رتناگیری 415709۔

مروڈ جنجیرہ میں جلسہ تہنیت

انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچرل ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج آف سائنس مروڈ جنجیرہ میں اقبال سمان دادا دسمبر ۱۹۹۸ء۔

صاحب بھالکے ایوارڈ اور دیگر انعامات یافتہ اردو کے مشہور زمانہ شاعر عزت مآب مجروح سلطان پوری صاحب کے اعزاز میں پیر و مرشد شیخ نعیم الدین عبدالعظیم صاحب کے زیر صدارت تہنیتی جلسہ منعقد ہوا۔ نعیم سر نے اعزازی مہمان کا تعارف کراتے ہوئے انہیں گلہائے عقیدت پیش کیا۔ مجروح سلطان پوری صاحب نے فرمایا کہ جس ادارے میں مولانا شبلی نعمانی صاحب نے اپنی حاضری دی وہاں قدم رکھنا میرے لئے سعادت ہے اور نونہالان قوم سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے میں کوئی مقرر نہیں ہوں شاعر ہوں مناسب یہ ہوگا کہ آپ مجھ سے کچھ پوچھیں میں بتاؤں گا۔ طلباء و طالبات کے پوچھنے پر مجروح صاحب نے فرمایا "حسن کے احساس کا اظہار شاعری ہے۔ مجھے بچپن ہی سے قافیہ بندی کا بے حد شوق تھا۔ یہی شوق بعد ازاں عادت بن گئی اسی عادت نے اچھے خاصے حکیم کو شاعر بنا دیا۔ دوستوں نے اسرار سے مجروح بنا دیا۔ آج جو کچھ بھی ہوں اپنی محنت نقش تو کن

سے ہوں۔ اگر آپ کو ایک اچھا شاعر ادیب، ڈاکٹر، انجینئر، مصنف یا کوئی بڑا آدمی بننا ہے تو مطالعہ کیجئے جس کا مطالعہ جتنا وسیع ہوگا اتنا ہی وہ ترقی کرے گا۔ دوران گفتگو چیدہ چیدہ اشعار سامعین کی نذر کرتے رہے۔ غزلیں بھی پڑھیں۔ اساتذہ کرام کی ایماء پر اپنی مشہور ترین نظم "قلم" موقع محل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پیش کی۔ جلسہ گاہ میں عمائدین شہر اور اسکول کمیٹی کے چیئرمین محترم اسلم خانزادہ صاحب بھی جلوہ افروز تھے منجملہ یہ جلسہ مدرسہ ھٰذا کی تاریخ کا ایک یادگار جلسہ ثابت ہوا۔ آخر ش معاون معلم ریاض انصاری صاحب نے حاضرین کا بالخصوص مجروح سلطانپوری صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

رضوان پاوسکر دوکان کا افتتاح

ہرنئی بازار محلہ کے نوجوان رضوان پاوسکر جو گذشتہ گیارہ سال انگلینڈ میں سکونت پذیر ہے ابتدائی سالوں میں جاپان کی گاڑیوں کے پرزے Spare Parts میں ملازم رہے۔ تین سال سے ذاتی طور پر اسی لائن میں "ہول سیل" کا کاروبار کرنے کے بعد حال ہی میں لندن کے مضافات لوٹن میں اسپیئر پارٹس کی ذاتی دوکان "پارٹس لائن (یو کے) لمیٹڈ" کا افتتاح قریبی رشتہ داران، عزیز و کاروباری حضرات کی حاضری میں عمل میں آیا حاضرین نے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کاروبار میں دن دگنی رات چوگنی ترقی و برکت کے لئے دعائیں مانگی۔

ساگوے تعلقہ راجاپور میں "فاطمہ کلینک" کا افتتاح

ڈاکٹر محمد عظیم اور ڈاکٹر صبیحہ محمد عظیم کا خیر مقدم موضع ساگوے تعلقہ راجاپور میں ہمیشہ ڈلیوری کے لئے پرائیویٹ ڈاکٹر کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی رہی تھی۔ اس کمی کو پورا کرنے کی ڈاکٹر محمد عظیم مسعود قاضی اور ان کی نئی نویلی دلہن ڈاکٹر صبیحہ قاضی نے کلینک کھول کر پورا کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ دیہات میں نوجوان ڈاکٹروں کی ضرورت بھی رہی ہے ۱۳ نومبر ۹۸ء عصر کے بعد قرآن خوانی ہوئی۔ مولانا داؤد مقدم کی دعاؤں اور حاضرین کی نیک خواہشات کے سائے میں افتتاح ہوا (رپورٹ قاف احمد)

ڈاکٹر رفیق زکریا کی تصنیف

"بڑھتے فاصلے" نے مثال قائم کردی ہے۔

ممبئی۔ مشہور دانشور، تاریخ داں اور کئی کتابوں کے مصنف ڈاکٹر رفیق زکریا کی حالیہ تصنیف "بڑھتے فاصلے" نے اس خیال کو غلط ثابت کر دکھایا ہے کہ اردو کتابیں خریدی نہیں جاتیں۔ ڈاکٹر موصوف کی یہ کتاب صرف دو ہفتے قبل منظر عام پر آئی تھی لیکن اتنے قلیل وقفے میں ہی ۹۰ فیصد سے زیادہ کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔

قارئین جانتے ہیں کہ ڈاکٹر زکریا نے یہ کتاب پہلے انگریزی میں "دی وائڈننگ ڈیوائڈ" کے نام سے لکھی تھی۔ مشہور طباعتی ادارے پینگوئن انڈیا کے زیر اہتمام شائع ہو کر یہ کتاب انگریزی قارئین کے حلقوں میں اس قدر مقبول ہوئی کہ اس کے کئی ایڈیشن شائع کئے گئے۔ ادارہ انقلاب اور مڈ ڈے پبلیکیشنز لمیٹڈ نے موضوع کی اہمیت اور ہندو مسلم تعلقات کے موجودہ تناظر میں اسے اردو میں پیش کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا۔ نقش کوکن

چنانچہ بڑھتے فاصلے" (ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات پر ایک گہری نظر) منظر عام پر آئی۔

صرف دو ہفتوں میں ہی اردو کتاب کی ۹۰ فیصد سے زائد کاپیوں کا فروخت ہو جانا ایک مثال ہے۔ جس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ موضوع اہم ہو اس کے ساتھ انصاف بھی کیا گیا اور مصنف کے قلم میں جادو کا اثر ہو تو کتابوں کی نکاسی کوئی مسئلہ نہیں۔

کوسہ ممبرا میں اسلامی سائنسی نمائش

ممبئی کے مضافاتی اور مسلم اکثریت علاقے کوسہ ممبرا کے نیشنل ہائی اسکول (الماس کالونی کوسہ) میں قرآن اور سائنس کے موضوع پر ایک اہم نمائش لگائی گئی ہے جس میں الامین کالج بنگلور کے پروفیسر ڈی ایس ثناء اللہ بن نوری، آج اتوار کو ڈیمانسٹریشن کے ذریعہ یہ ثابت کریں گے کہ جتنے بھی سائنسی انکشافات ہیں وہ دراصل قرآنی حقائق ہیں۔ یہ نمائش دن بھر جاری رہے گی۔ واضح رہے اس نمائش میں اُن اُن مسلم سائنسدانوں کے بارے میں معلومات ہو سکے گی جنہوں نے سیکڑوں برس پہلے متعدد سائنسی انکشافات کئے تھے لیکن دور جدید نے ان سائنس دانوں کو فراموش کر دیا۔

ڈاکٹر نائیک صاحب پشاور روانہ

فورم فار پیس اینڈ ڈیماکریسی (مجلس برائے امن و آشتی جمہوریت) کے زیر اہتمام ہند و پاک کا چوتھا مشترکہ کنونشن مورخہ ۲۱ اور ۲۲ نومبر ۹۸ء کو پشاور میں منعقد ہوا جس میں شرکت کے لئے مدعومندوبین میں ماہر نفسیات ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب بھی شامل ہیں۔ مندوبین کا یہ قافلہ ۱۸ نومبر ۹۸ء کو بمبئی سے روانہ ہوا۔

کنونشن کے اختتام پر ڈاکٹر نائیک صاحب کراچی ہوتے ہوئے ممبئی واپس لوٹیں گے جہاں وہ اپنے اعزا و اقارب کے علاوہ کوکن کی ممتاز شخصیتوں سے بھی ملاقات کریں گے۔

شکیل شاہجہاں کی تصنیف

"جھوٹا سچ" کا اجراء

تمثیل آرٹ گروپ کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں کامٹی میں مشہور ڈراما نگار شکیل شاہجہاں کے

ڈراموں کا مجموعہ "چھوٹا پیج" کی رسم رونمائی بچوں کے ادیب وکیل نجیب صاحب کے ہاتھوں ہوئی صدارت بزم غالب کامٹی کے صدر اردو ساہتیہ ناگپور کے مدیر اعلیٰ جناب ایس کیو زماں نے کی بحیثیت مہمان خصوصی دیوراؤ جی رڑکے صاحب (ایم ایل اے) موجود تھے۔

پروگرام کا آغاز نوجوان محقق کمار جعفری کے مقالے سے ہوا جس میں انہوں نے ڈرامے کے بتدریج ارتقاء کی تاریخ پیش کی۔ ڈاکٹر جاوید احمد نے اپنا مقالہ "شکیل شاہجہاں کے ڈرامے تنقید کے آئینے میں" پڑھا جس میں انہوں نے چھوٹا پیج کے علاوہ گذشتہ دو کتابوں "کبھی ایسا بھی ہوتا ہے" اور "قطار میں آیئے" کے ڈراموں کا تنقیدی جائزہ لیا۔

بقول ڈاکٹر جاوید:

"ضلع ناگپور کا ایک چھوٹا شہر کامٹی اپنے ادبی پروگراموں کے انعقاد خصوصاً مشاعروں اور فٹ بال کی بدولت ملک گیر شہرت ضرور رکھتا ہے اور اردو دنیا کو چند ایسے قلمکار دیئے ہیں جن کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے علمی اور ادبی ماحول میں آنکھیں کھولنے والے نقش کوکن شکیل احمد نے شاعری سے اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا۔ وہی شکیل احمد اب شکیل شاہجہاں کے قلمی نام سے دور رہ ہی نہیں، مہاراشٹر کے ادبی حلقے میں ایک معتبر مقام بنا چکا ہے۔"

مہمانان خصوصی جناب وکیل نجیب اور دیوراؤ جی رڑکے صاحب نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا جناب ایس کیو زماں نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ مجھے یقین ہے کہ شکیل شاہجہاں کے دیگر ڈراموں کی طرح "چھوٹا پیج" کے ڈرامے بھی ناظرین اور قارئین دونوں پسند کریں گے۔"

اس موقعے پر علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں میں پورے جوش سے حصّہ لینے اور کامٹی میں ایک عرصے تک ادبی ماحول بنانے والے بزم غالب کامٹی کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر نظیر رشیدی کو ان کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں تمثیل آرٹ گروپ کی جانب سے "محب قوم" ایوارڈ سے نوازا گیا اس کے علاوہ ڈاکٹر کنیز فاطمہ کاظمی کو حال ہی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض ہونے پر اور فیروز حسن اور محفوظ حفیظ کو مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کی جانب سے کتابت کا ایوارڈ ملنے پر صدر جلسہ جناب ایس کیو زماں کے ہاتھوں استقبال کیا گیا۔ اس کے فوراً بعد شہر کی ممتاز اور ادب نواز شخصیت مرحوم ظہیر مستری کی یاد میں ایک مشاعرہ کا انعقاد بزرگ شاعر انیس آغائی کامٹوی کی صدارت میں ہوا کنوینر ہارون رشید عادل نے پروگرام کی نظامت کی اور حفیظ حارث نے شکریہ کی رسم ادا کی۔

(فرحت بیگم جہسلہ۔ رائے گڑھ)

فاطمہ بی کو اقوام متحدہ کا اعزاز

حیدرآباد کی فاطمہ بی نے خواب میں بھی نہ سوچا ہوگا کہ وہ ایک روز اقوام متحدہ کی جانب سے دیا جانے والا ایوارڈ لینے کے لئے نیویارک جائیں گی۔ ۴۸ سالہ فاطمہ بی تعلیم یافتہ نہیں ہیں وہ ایک روایتی خاندان سے ہیں لیکن اقوام متحدہ کے غریبی دور کرنے کے پروگرام میں فاطمہ بی کی قربانی کم نہیں ہے ۳ سال پہلے انہوں نے سرپنچ کے عہدے کے لئے انگوٹھا لگاکر پرچہ نامزدگی داخل کیا تھا۔

فاطمہ بی کو یہ انعام ۲۶ اکتوبر کو اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری کوفی عنان دیں گے۔ یہ انعام ان خواتین کو دیا جاتا ہے جو فلاحی کاموں کیلئے

گاؤں کی خواتین کو ابھارتی ہیں اور غریبی دور کرنے کے پروگرام کو آگے بڑھاتی ہیں۔ یو۔این۔ڈی پی اسکیم کے افسو جے بھارتی کے مطابق فاطمہ روایت پسند اور شرمیلی خاتون تھیں۔ لیکن اب وہ ایک سرگرم کارکن اور گاؤں کی خواتین کی عمدہ رہنمائی کرنے والی فاطمہ بی بن گئی ہیں۔

جب فاطمہ بی گاؤں کی سرپنچ منتخب ہوئی تھیں اس وقت گاؤں میں خواتین کے ۲۰ فلاحی گروپ کام کر رہے تھے۔ جب انہوں نے اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے تحت اس پروگرام کی تربیت حاصل کی تو ان کو محسوس ہوا کہ وہ اس میں بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ فاطمہ بی نے محکمہ مال کے مقامی افسروں سے گاؤں کے سارے ریکارڈ لئے اور فلاحی گروپوں کو ایک ساتھ ملا کر کام کرنے کا پروگرام بنایا اور آگے چل کر گاؤں کی ترقی سے متعلق پروڈ وجود میں آئی۔

فاطمہ بی کا کہنا ہے کہ یہ اعزاز گاؤں کی ۳۰۰ خواتین کے لئے ہے، وہ کہتی ہیں کہ گاؤں کے مرد ہم پر ہنستے تھے۔ کئی ایسے مواقع آئے جب مردوں نے اپنی بیویوں کو اس پروگرام سے دور رکھنے کی کوشش کی۔ کچھ مردوں نے اپنی بیویوں کو مارا بھی، لیکن آہستہ آہستہ لوگوں کو ہماری طاقت کے بارے میں معلوم ہو گیا اور پھر ہماری کوششوں کو سنجیدگی سے لیا گیا۔ پروڈ کی ایک اور ممبر زبیدہ بی بتاتی ہیں کہ گاؤں میں سیمنٹ کی سڑکیں ایک پانی کی ٹنکی اور ایک اسکول کی عمارت بنانے کے کام میں تنظیم کو کامیابی ملی ہے۔ (مس بتول دادا درگے بانکوٹ، رتناگیری)۔

کونڈیولی اُردو اسکول کو مثالی مدرسہ کا ایوارڈ

کھیڈ تعلقہ کے کونڈیولی گاؤں کے ضلع پریشد اردو کے تحتانوی اسکول کونڈیولی کو ضلع پریشد رتناگیری کا ۹۸-۱۹۹۷ء سال کا مثالی اسکول کا ایوارڈ ضلع پریشد رتناگیری کی تعلیمی کمیٹی کی رکن محترمہ درشنا مورے کے دستِ مبارک ضلع پریشد کے صدر عالی جناب سبھاش بنے، نائب صدر کانگنے تعلیمی کمیٹی کے سبھاپتی، شری گھاگ صاحب مہتمم تعلیم عالی جناب گائیکواڑ صاحب اور دیگر عوامی نمائندوں اور ضلع پریشد کے دیگر ممبران کی موجودگی میں امبیڈکر بھون رتناگیری میں کونڈیولی اردو اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالرؤف غلام محی الدین سروے کو احترام کے ساتھ دیا گیا۔

کونڈیولی اردو اسکول کی حاصل کی ہوئی۔ اس انمول کامیابی پر کھیڈ تعلقہ پنچایت سمیتی کے گٹ وکاس ادھیکاری لکارے صاحب گٹ شکش ادھیکاری یو۔سی۔ کامبلے صاحب اور کرجی بیٹ کے ناظرین، تعلیم محترم ڈی۔پی کامبلے صاحب اور روزنامہ "ساگر" کے نامہ نگار سنگلاٹ گاؤں کے اقبال جمعدار صاحب نے صدر مدرس کو خصوصی مبارک بادی تحریری روپ میں پیش کئے۔ اسکول کی اس عظیم کامیابی میں صدر مدرس معاون مدرس، طلباء، دیہی تعلیمی کمیٹی کے سبھی ممبران مع سابق صدر مدرس عبدالرحمٰن محمد حسین غزالی صاحب کا تعاون رہا۔ اس عظیم اور قابلِ تعریف کارنامے پر کونڈیولی اور اطراف واکناف کے لوگوں نے اطمینان کا اظہار کیا۔

[illegible] NKTF [illegible]لیمی مقابلے چپلون اور ناگو[illegible] میں منعقد ہوئے

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے زیر اہتمام ضلع رائے گڈھ اور ضلع رتناگری کے ضلعی سطح (سیمی فائنل) مقابلے علی الترتیب ۲۱/۲۲ نومبر ۹۸ء کو چپلون اور ناگوٹھنہ تعلقہ روہا میں انعقاد پذیر ہوئے۔ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول چپلون میں مشہور و معروف شاعر و مضمون نگار عالی جناب شرف کمالی صاحب کی صدارت میں مقابلے منعقد ہوئے۔ مہمانِ خصوصی عالی جناب حاجی حسن داؤد رومانی صاحب (رومانی ٹراویلس) عالی جناب محی الدین ڈی خطیب (جنھوں نے آج کے پروگرام کو اسپانسر کیا) شری مکند کیشو کناڈے پرنسپل یونائیٹڈ انگلش اسکول چپلون اور معزز مہمانان نے شرکت فرمائی۔

پروگرام کی ابتداء تلاوتِ قرآن سے داورکر صاحب نے فرمائی بعدہ مشہور و معروف شاعر شاکر سوپاروی (معاون مدیر نقش کوکن) نے بہترین نعتِ پاک پیش کی جسے بے حد سراہا گیا اور دادِ تحسین سے نوازا گیا۔ NKTF کے روحِ رواں فقیر محمد مستری صاحب نے مہمانوں کا تعارف فرمایا۔ مہمانوں کو گلدستے پیش کئے گئے۔ پروگرام کے اناؤنسر اقبال کوارے تھے جنھوں نے بحسن و خوبی نظامت فرمائی۔ رتناگیری ضلع کے دس ہائی اسکولوں نے شرکت فرمائی جبکہ رائے گڈھ ضلع سے دس ہائی اسکولوں سے طلبا و طالبات شریکِ مقابلہ ہوئے۔ جج کے فرائض اردو تقریری مقابلہ کے لئے۔ جناب سلمان ماہمی (ایڈیٹر فوزان تھانے) جناب محمود الحسن ماہر، جناب عبدالرحیم نشتر صاحبان نے۔ جبکہ مراٹھی تقریری مقابلے کے لئے، سلمان ماہمی، شاکر سوپاروی اور محمود الحسن ماہر نے انجام دیئے، جناب فقیر محمد مستری اور اقبال کوارے صاحب نے ان مقابلوں میں جان ڈال دی ہے امسال وقت کی کمی کی وجہ سے اردو اور مراٹھی کے مقابلے بحسن و خوبی بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پائے جن طلباء کو اول دوم سوم انعام سے نوازا گیا ان کے نام یہ ہیں۔

اول دوم اور سوم انعام حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء چپلون میں انگلش کوئنٹیسٹ

(۱) معلم علی آئی احمد۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول (کالسہ)

(۲) شاہنواز الوارے۔ مہاراشٹر ہائی اسکول (چپلون)

(۳) صبا محمد حنیف حمدولے۔ آدرش ہائی اسکول (کرجی)

پرائمری جنرل نالج

(۱) فہیم انصار پٹیل۔ مہاراشٹر ہائی اسکول (چپلون)

(۲) شعیب حسن کھوت۔ حاجی ایس ایم مقادم ہائی اسکول (کھیڈ)

(۳) ندیم لیاقت خطیب۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول (کالسہ)

جنرل نالج سیکنڈری

(۱) فیاض تحویلدار۔ اردو ہائی اسکول (پندیری)

(۲) شہزاد پرکار۔ آدرش ہائی اسکول (کرجی)

(۳) تجمل ایوب ملا۔ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول (کڈوئی)

اردو

(۱) جنید عبدالحمید پرکار۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول (کالسہ)

(۲) وسیلہ عبدالطیف بغدادی۔ مہاراشٹر ہائی اسکول (چپلون)

(۳) عنبرین گل حسن جمعدار۔ مستری ہائی اسکول (رتناگری)

مراٹھی

(۱) آسماء داؤد پرکار۔ بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول (رتناگری)

(۲) مدثر جے چوگلے۔ مہاراشٹر ہائی اسکول (چپلون)

(۳) شبانہ صبیح یولے۔ انجمن خیر الاسلام اسکول (داھبول)

اول دوم اور سوم انعام حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء ناگوٹھنہ جنرل نالج پرائمری اسکول

(۱) منظر عبدالمطلب پٹیل۔ یعقوب بیگ ہائی اسکول (پنویل)

(۲) سلیم حسن تنبو۔ ایس پی ایم اردو ہائی اسکول (راجے واڑی)

(۳) سگری مبشر حسین ناصر احمد۔ سٹیزن ہائی اسکول (اورن)

جنرل نالج سیکنڈری

(۱) ربنا عبدالغنی حاجوانی۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول (مہسلہ)

(۲) نبیل صالح میاں چرودے۔ لجندر ہائی اسکول (وہور)

(۳) فہمیدہ مظفر مونگر سکر۔ اردو ہائی اسکول (ناگوٹھنہ)

انگلش

(۱) مبین اسماعیل مقادم۔ سٹیزن ہائی اسکول (اورن)

(۲) صادیہ اسماعیل دفعدار۔ اردو ہائی اسکول (ناگوٹھنہ)

(۳) توصیف سراج چوگلے۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول (روہا)

مراٹھی

(۱) آصف اصغر کھمکر۔ ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش ہائی اسکول (شریوردھن)

(۲) مدثر دادامیاں ملا۔ اردو ہائی اسکول (ناگوٹھنہ)

(۳) صوبیہ شہاب الدین پٹیل۔ انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول (شریوردھن)

اردو

(۱) سلمان معین الدین سمناکے۔ لجندر اردو ہائی اسکول (وہور)

(۲) فرزانہ تسنیم انصاری۔ ایس [illegible] اردو ہائی اسکول (راجے واڑی)

(۳) سارہ عبدالرشید قاضی۔ انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول (شریوردھن)

ناگوٹھنہ میں NKTF کے تعلیمی مقابلے

۲۲؍نومبر ۹۸ء کو ناگوٹھنہ این ای ایس ہائی اسکول کے ہال میں تعلیمی مقابلے ہوئے جس کی صدارت حاجی عبدالصمد ادھیکاری صاحب نے فرمائی اور مہمانانِ خصوصی حاجی ابو بکر دفعدار اسماعیل دفعدار صاحب اور دیگر معززین نے شرکت فرمائی۔ ہیڈ مدرس ارشاد کنکے صاحب نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس انعامی جلسہ میں سبکدوشی پر فقیر محمد مستری صاحب کی گلپوشی کی گئی اور انھیں شال ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے پیش کی گئی۔

(تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارے میں)

O

ٹرامبے میں آنکھوں کی مُفت جانچ کا کیمپ

الطاف قاضی کی جدوجہد کامیاب۔

ٹرامبے تعلقہ کانگریس کمیٹی (آئی) مائناریٹی سیل کے تعاون سے لائنس کلب اے پی ایم سی کی طرف سے آنکھوں کی مفت جانچ کا کیمپ مورخہ ۱۹، جولائی ۱۹۹۸ء صبح ۹ بجے سے شام ۳ بجے تک شیواجی نگر کانگریس آفس میں منعقد کیا گیا۔

کیمپ سے پہلے ایک چھوٹا پروگرام طے کیا گیا۔ اس پروگرام کا افتتاح تعلقہ کے چیئرمین جناب الطاف نقش کوکن قاضی صاحب نے کیا۔ انہوں نے مہمانوں کی گل پوشی کی اور ان کا تعارف پیش کیا۔ جناب پروفیسر جاوید خان صاحب نے بحیثیت مہمانِ خصوصی پروگرام میں شرکت فرمائی۔ لائنس کلب کی جانب سے جناب جے اے گومس (صدر)، دینیش مہتا، منوج گنوی شری دھر بھالی، جے ٹھکر، سنجیو شرما صاحبان نے شرکت فرمائی۔

پروفیسر جاوید خان نے کہا کہ شیواجی نگر غریبوں کی بستی ہے اور یہاں اس طرح کے کیمپ کی خاص ضرورت ہے انھوں نے جناب الطاف قاضی صاحب کی تعریف و توصیف کی کہ وہ اپنے والد جناب ایم ایم قاضی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ انھوں نے مبارک باد دی اور آشیرواد کیا کہ غریبوں کی فلاح کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اسی طرح سماجی خدمت کرتے رہیں۔

جناب جے اے گومس (صدر) نے لائنس کلب کی جانب سے معلومات دی۔ پروگرام کے آخر میں جناب الطاف قاضی نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

پروگرام کے آخر بعد کیمپ شروع ہوا۔ ڈاکٹر کشپ جوشی اور ان کی ٹیم نے لوگوں کو مفت جانچ کی۔

ٹرامبے تعلقہ کانگریس کمیٹی (مائناریٹی سیل) کی جانب سے مفت آنکھوں کی جانچ کا پروگرام
[illegible]

550 لوگوں کی آنکھوں کی جانچ کی گئی اور 315 لوگوں کو رعایتی دام پر عینک دی گئی، 20 لوگوں کو آپریشن کی ضرورت تھی۔ ان کا آپریشن اسپتال میں کیا جائے گا۔

NKTF کے اگلے سال کے کفیل

ضلع رائے گڈھ اور ضلع رتنا گیری

گیری والوں نے اپنے دیرینہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے تعلیمی مقابلوں کی کفالت کا پیشگی اعلان کیا ہے وہ اس طرح کہ چپلون میں اس سال کی ضلعی سطح پر رتنا گیری کے تعلیمی مقابلے جاری تھے تو کھیڈ میں نئی قائم کردہ تنظیم یونائیٹڈ مسلم ایجوکیشن ایسوسی ایشن کھیڈ

ضلع رتناگیری کے نمائندے (بالخصوص جناب حنیف گھنسارا اور انکے ساتھی) نے ملاقات کر کے اگلے سال کے NKTF کے ضلعی سطح پر (رتناگیری کے) مقابلے کھیڈ میں منعقد کرنے کی دعوت دی ہے۔ اسی طرح ناگوٹھنہ میں جب مقابلے جاری تھے تو تلا کے جناب پردیسی صاحب نے ضلع رائے گڈھ کے لئے دعوت دی ہے۔ ہم ان حضرات اور ان کے اداروں کی علم دوستی اور نقش نوازی کے شکر گذار ہیں۔ ابھی پانچ چھ مہینے باقی ہیں ان شاء اللہ ان کی دعوت پر ماہ جولائی ۹۹ء میں فیصلہ کیا جائے گا۔

فقیر محمد مستری کا اعزاز

NKTF کے روحِ رواں کیپٹن فقیر محمد مستری جو ضعف بصارت کی وجہ سے ماہنامہ "نقش کوکن" کی ایڈیٹر شپ سے سبکدوش ہو چکے ہیں اور دور دراز کا سفر کرنے سے کتراتے ہیں امسال انہوں نے NKTF کے ضلعی مقابلوں میں شرکت سے معذرت ظاہر کی تھی مگر ناگوٹھنے میں ہونے والے رائے گڈھ کے ضلعی مقابلوں کے لئے جناب اسماعیل دفعدار صاحب نے (جو پروگرام کے نقش کوکن کفیل تھے) بہ اصرار مستری صاحب کو شریک ہونے پر مجبور کیا تھا اور مجلس عام میں ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی بالخصوص دفعدار فیملی کی جانب سے مستری صاحب کا مہمان خصوصی کے طور پر استقبال کیا اور ان کی گلپوشی کرتے ہوئے اونی شال اور جناب شبیر احمد ماہر (معلم) نے لکھا منظوم سپاس نامہ فریم کر کے پیش کیا۔ مستری صاحب اس عزت افزائی کے لئے ان کے شکر گذار ہیں۔

تصحیح

نومبر کے شمارے میں صفحہ ۲۳ پر ⑤ جھوٹوں پر اللہ کی رحمت برستی ہے لکھا گیا ہے جب کہ یہاں لعنت کا لفظ آنا چاہیئے تھا۔ قارئین حضرات نوٹ فرمالیں۔

✓ (جھوٹوں پر اللہ کی لعنت برستی ہے)

(ادارہ)

صابو صدیق اور جرنلزم

انجمن اسلام ایم ایچ صابو صدیق پالی ٹیکنیک کے لیڈرز ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارے جرنلزم انگلش اور اردو صحافت کے تیسرے کامیاب بیچ کا آغاز ہونے جا رہا ہے۔

واضح رہے کہ ہمارے یہاں سے فارغ شدہ طالبات نے ٹائمز آف انڈیا، انڈین ایکسپریس، ایشین ایج اور انقلاب جیسے نامور اخبارات میں شائع ہونے کا شرف حاصل کیا ہے اور اب وہ اپنے کیریئر کی شروعات بھی کر رہے ہیں، نیز ہندوستان میں انگلش پریس میں اسلام اور مسلمانوں سے متعلق پھیلی غلط فہمیوں کو ایک ٹرینڈ جرنلسٹ کے طور پر دور کر رہے ہیں۔

اس کورس میں ایڈیشن کے لئے طلباء و طالبات (بلا قید عمر) داخلہ لے سکتے ہیں۔ انگلش جرنلزم کے لئے تعلیمی لیاقت گریجویٹ ضروری ہے فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔

لیڈرز آف دی ڈیپارٹمنٹ
ایم ایچ صابو صدیق پالی ٹیکنیک
۸، شیفرڈ روڈ، بائیکلہ، بمبئی
فون۔ 3084882/3084881
3755591 — Ext 38

نعمانی صاحب پرنسپل مقرر

جناب زیدی نعمانی صاحب کو باندرہ اردو ہائی اسکول اور جونیئر کالج کا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے

اسمٰعیل شیخناگ سبکدوش

اسمٰعیل شیخناگ

اسماعیل عبدالغفور شیخناگ بتیس سال تک تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد ۵۵ سال کی عمر میں یکم نومبر ۱۹۹۶ء سے ای ایس انگلش اسکول اور جونیئر کالج لوئر تورڈیل رائیگڈھ سے رضاکارانہ طور پر سبکدوش ہوئے۔ یہاں آپ ۱۹۷۶ء سے صدر مدرس تھے

اسماعیل یوسف کالج جوگیشوری بمبئی سے ایم اے تک کالج کی تعلیم مکمل کرکے آپ نے ۱۹۶۶ء سے ہاشمیہ ہائی اسکول بمبئی سے معلمی کا آغاز کیا اور فجندار ہائی اسکول وہور میں بھی معلم رہے۔ پونا یونیورسٹی سے آپ نے بی ایڈ اور ایم ایڈ کیا۔ بڑی عمر کے غیر اردو داں لوگوں کو اردو پڑھانے کیلئے آپ نے خود دو نصاب تیار کئے اور میکو ماہم اور دی لینگویج اکسچینج اندھیری میں کئی سال تک کلاسیں ہی چلائیں تدریس کے علاوہ ادب سے بھی گہرا لگاؤ رہا ہے۔ کالج میں افسانہ نگاری اور مضمون نویسی میں کئی بار اول رہے ہیں۔ آل انڈیا ریڈیو کے منظور شدہ شاعر ہیں اور آکاش وانی بمبئی اور رتناگیری سے نشر ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے مراٹھی میں بھی لکھا ہے اور مراٹھی اور انگریزی اردو میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

آپ کا کلام اسمٰعیل منصور کے نام سے بالخصوص سیما انیل سہگل اور سومیش کمار کے ذریعہ ریڈیو پر نیز ملک میں اور بیرون ملک تک پہنچا۔ آپ مذہبیات اور لسانیات سے بھی گہرا شغف رکھتے ہیں۔ آپ کا کلام "زخم گل" کے نام سے جلد ہی شائع ہوگا۔ آپ نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کے ہمدرد ہیں اور سربراہان نقش کوکن سے آپ کے نہایت قدیمانہ مراسم ہیں چار سال قبل ایک مرض مہلک سے سنبھلنے کے بعد بھی آپ کچھ برس مزید درسی خدمت انجام دیتے رہے ہیں۔

شاکر سوپاروی

مہانگر پالیکا کچرا گاڑی روکو آندولن

ٹرامبے تعلقہ کانگریس کمیٹی (آئی) اقلیتی سیل کی جانب سے ۳۰ اکتوبر کو وبھاگ ادھیکاری ایم وارڈ (مشرق) کو ایک خط لکھ کر اہلیہ بائی ہولکر مارگ سے دیونار ڈمپنگ شیواجی نگر گونڈی جانے والی کچرا گاڑی کو روک کر کملا رامن ڈمپنگ میں بھیجنے کی التجا کی گئی تھی۔

اہلیہ بائی ہولکر مارگ پر تین اسکولیں ایک جونیئر کالج دو شفاخانے دو مندر ایک مسجد تین ریستوران دو بینک کپڑے کی دوکانیں روزمرہ کی ضرورت کے سامان کی دوکانیں لگتی ہیں۔ اس راستے پر پچھلے دنوں کافی کا دفات ہوئے جن میں اسکول کے بچے بھی شامل تھے۔

اس سلسلے میں ۲۷ نومبر ۹۶ء کو ڈپٹی انجینئر کے سامنے خط کے ذریعہ مذکورہ تجویز رکھی جس کا انہوں نے جواب نہیں دیا لہذا ۹ اکتوبر کو ایک میمورنڈم دینے کے بعد ۲۸ تاریخ کو راستہ روکو اندولن (احتجاج) کیا گیا جس میں سابق وزیر پروفیسر جاوید خان اور ایشایہ ممبئی کانگریس کمیٹی (آئی) کے اقلیتی سیل کے چیئرمین مبارک خان اور دیگر اداروں کے سماجی ورکروں اور نواحی بستیوں کے عوام نے اس احتجاج میں شرکت کی اندولن میں شرکت کرنے والوں کو گرفتار کرکے پھر رہا کیا گیا بعدہٗ جاوید خان صاحب کی قیادت میں ایک وفد نے ڈانگے صاحب ڈپٹی میونسپل کمشنر زون ۵ سے ملاقات کی جنہوں نے مذکورہ علاقے کا دورہ کرنے کے بعد مذکورہ بالا مطالبے کو عمل میں لانے کا یقین دلایا۔

(الطاف احمد قاضی)

نقش نواز

ماہنامہ "نقشِ کوکن" کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ میں نقش نوازی کا ثبوت دیا۔ ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

(ادارہ)

دُرونِ ہند

جناب نذیر قاسم سندیلکر۔ بھانہ
جناب لے ای مقادم (رکائیو) جہاپرل
ہیڈ ماسٹر زیڈ پی اردو پرائمری اسکول کونڈیلولی
مسٹر بی ایچ مرکر۔ نئی ممبئی۔
مس فوزیہ عبدالمطلب پرکار۔ کھیڈ۔
مس نیلوفر حاجی میاں الوارے۔ کیلسی
مس سمرا احمد سالدلکر۔ باغ ماٹلہ
جناب ہارون آئی بیری مجگاؤں ممبئی
جناب رضوان ایچ خطیب وسئی۔
مسز سلطانہ اے شکور کردے۔ ماہم
ڈاکٹر ایس اے ڈھولکر۔ پوری پنچتن
جناب ایم اے شیخ۔ پاندرہ
جناب آر ایم راجپال: ممبئی ۲۶۔
جناب وی آر مومن مرتضیٰ بھسونڈی۔
جناب عرفان عبداللہ بیلسولکر۔ تلوجہ۔

بیرونِ ہند

جناب ایم اے اینڈ مس اے گھنار۔ لندن
انجینئر شریف عبدالمجید۔ شارجہ۔
جناب نذیر چوگلے۔ انگلینڈ۔
جناب عبدالرزاق ٹھاکور، دوبئی

پروفیسر غلام دستگیر شیخ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری!

حلقۂ احباب و اردو داں طبقہ کے لئے یہ خبر بڑی ہی خوشی کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ نائٹ کالج آف آرٹس اینڈ کامرس کالج اچل کرنجی کے پروفیسر غلام دستگیر شیخ کو ان کے مقالے "پنڈت رتن ناتھ سرشار کے معاصرین اور ان کا ثقافتی درثہ" پر شیواجی یونیورسٹی کولہاپور نے انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری ۳ نومبر ۱۹۹۸ء کو تفویض کی ہے۔

موصوف بڑے ہی ناگزیر حالات میں ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر پرائمری ٹیچرس کے فرائض انجام دیتے ہوئے ایم۔ اے تک کی تعلیم مکمل کی پچھلے دس سالوں سے اچل کرنجی جیسے غیر اردو علاقہ میں جونیئر کالج سے لے کر ڈگری کالج تک کے خدمات انجام دیتے ہوئے اردو کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں اور آج ان ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ اچل کرنجی جیسے غیر اردو علاقہ میں طلبہ اردو سے پوسٹ گریجویٹ حاصل کر رہے ہیں۔

غیر اردو علاقہ میں رہ کر موصوف اردو کی ترویج داشاعت کے لئے بے بہا خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ جس کے لئے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

عبدالمنان شیخ معلم
آدرش ہائی اسکول، کرجی۔

کھیڈ میں "مبارک کاپڑی"

کوکن کے جواں مفکر اور ماہر تعلیم جناب مبارک کاپڑی کا کھیڈ میں اوکیشنل گائڈنس کا پروگرام انعقاد

پذیر ہوا۔ ۸ نومبر کی صبح کھیڈ میونسپل شاپنگ سینٹر کے ہال میں تعلقہ کے اردو میڈیم ہائی اسکول میں پڑھنے والے دسویں کے طلبہ کی رہنمائی کے لئے سوسائٹی آف کریٹیو ویژن کے زیر اہتمام جناب اسمٰعیل احمد مقدم (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کرجی) کی زیر صدارت پروگرام رکھا گیا تھا جس میں کھیڈ تعلقہ کے چار اردو ہائی اسکول کے ۳۵۰ طلباء نے شرکت کی نباض قوم ماہر تعلیم جناب مبارک کاپڑی صاحب نے خصوصاً اردو میڈیم کے طلباء دسویں کے امتحان میں اکثر ناکام و پریشان کیوں ہوتے ہیں۔ اسی پہلو کو اجاگر کرتے ہوئے قوم اپنی تعلیمی سماجی اور ثقافتی ضروریات میں جن وجوہات کی بناء پر پسماندہ ہے ان کو اجاگر کرتے ہوئے انکا علاج قوم کے نوجوانوں کے سامنے رکھا۔ تقریباً چار گھنٹے کی تقریر میں کاپڑی صاحب نے قوم کے نوجوانوں میں بیداری کی لہر دوڑادی۔ عارف ملا جی عبدالوہاب بجلے بلال ہمدوے جلال قادری سعید چوگلے، جلیل چوگلے محسن و مشتاق چوگلے کا ذکر خاص ہوگا جنہوں نے سوسائٹی آف کریٹیو ویژن" کا قیام کیا جو کھیڈ کے نقشِ کوکن

تعلیمی، سماجی و ثقافتی ترقیات کی فکر کرتے ہوئے نوجوانوں میں ملی بیداری پیدا کر رہے ہیں۔

پروگرام کی کامیابی کے لئے جناب عبدالسمیع مومن (حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول) اور جناب اقبال پٹیل (آدرش ہائی اسکول کرجی)۔ ان دو اساتذہ نے نوجوانوں کی رہنمائی کے لئے جناب مبارک کاپڑی صاحب کے قلم سے قارئین نقشِ کوکن" فیض یاب ہوتے ہیں مگر ان کے اوکیشنل گائیڈنس کے تحت ہونے والی قیادت سے قوم کے نونہالان بھی فیض حاصل کریں۔ یہ سلسلہ کھیڈ سے شروع ہوا ہے پورے کوکن میں پھیلے یہ دعا ہے۔

ایم نور کوکنی

کوکن ہائیر ایجوکیشنل یونٹ

"اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن۔ پونہ نے ایس ایس سی کے نتیجہ کو بہتر بنانے کے لئے مہاراشٹر کے تمام تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو ایک سوال نامہ روانہ کیا ہے اور اس کے جوابات طلب کئے ہیں۔ کوکن ہائیر ایجوکیشنل یونٹ نے اپنے" بورڈ آف مینیجمنٹس کے زیر اہتمام رائے گڑھ ضلع کے تمام اردو میڈیم اداروں کے پرنسپل، مینیجمنٹس کے سربراہ اور سرپرست کی ایک خصوصی میٹنگ مورخہ ۱۵ نومبر ۹۸ کو این، ای۔ ایس ہائی اسکول۔ ناگوٹھنہ، (رائے گڑھ) میں منعقد کی جس کی صدارت بورڈ کے چیئرمین جناب غلام محمد پیش امام نے کی۔ اس میٹنگ میں تقریباً بیس ہیڈ ماسٹرس اور 25 مینیجمنٹس کے سربراہوں نے بحث و مباحثہ میں حصہ لیا اور ایک (COMMON) سوالنامے کے جوابات اسٹیٹ بورڈ۔ پونہ کو روانہ کئے۔ انشاءاللہ اس سے بالخصوص اردو میڈیم اداروں کے ایس۔ ایس سی کے نتیجہ میں فرق آسکتا ہے۔ تنظیم والدین پونہ کی اس قسم کی میٹنگ کی رپورٹ دینے کے لئے پونہ سے پروفیسر جناب غیاث الدین شیخ نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔

عبدالوہاب دھنسے
سیکریٹری
بورڈ آف مینیجمنٹس
کوکن ہائیر ایجوکیشنل
یونٹ۔

شادی خانہ آبادی

محمد عاصم مقبہ — وحیدہ پرونکر

فاروق مقبہ صاحب کے فرزند محمد عاصم کی شادی وحیدہ بنت عبدالرحمٰن پرونکر کے ساتھ ۲۶ اکتوبر ۹۸ء کو کوکن کمیونٹی ہال بمبئی ۸ میں بخوبی انجام پائی۔

○

انیس کالسیکر — شاہین کالسیکر

جناب عبدالرزاق اسماعیل کالسیکر کے فرزند انیس کی شادی شاہین بنت قاسم اسماعیل کالسیکر کے ساتھ ۴ اکتوبر ۹۸ء کو انجمن اسلام وی ٹی بمبئی میں انجام پائی جس میں معززین شہر نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی اور دولہا دولہن کو مبارکباد اور دعاؤں سے نوازا۔

○

شاہین شیخ — اللہ بخش شیخ

جناب عبدالمطلب شیخ بھکن کی دختر شاہین کی شادی اللہ بخش امین شیخ خواجہ میاں کے ساتھ ۳۱ اکتوبر ۹۸ء کو مرول اندھیری بمبئی میں انجام پائی۔

○

مینا ملا بنت عارف ملا، مع، رضی نقشِ کوکن قاضی ابن احتشام الدین قاضی کی شادی ۱۴/۱۵ نومبر ۹۸ء کو نظام پور میونسپل گراؤنڈ بھیونڈی میں انجام پائی سیکڑوں افراد نے شرکت فرمائی اور نوبیاہتا دولہا دولہن کو مبارکباد پیش کی۔

○

فیاض کوکاٹے — معصومہ چوگلے

دھور تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڑھ کے جناب عبدالستار کوکاٹے (عاصی دھوری) کے فرزند فیاض کی شادی دگھی تعلقہ شری وردھن کے جناب اسماعیل چوگلے کی دختر معصومہ کے ساتھ یکم نومبر ۹۸ء کو دھور میں بحسن وخوبی انجام پائی۔

○

ماجد اختر عقیل ابن مولوی محمد ادریس عقیل، مع، سعودہ ریحان عقیل بنت حافظ عبدوس عقیل کے ساتھ ۴ اکتوبر ۹۸ء انگنو سیٹھ کی مسجد موتی پورہ میں انجام پایا۔

○

شمیمہ فردوس عقیل بنت محفوظ الرحمٰن عقیل، مع، مجیب ارشد پٹیل ابن حاجی محمد الیاس پٹیل کے ہمراہ ۲۵ اکتوبر ۹۸ء کو موتی مسجد میں انجام پائی۔

○

عارف لوکرے ابن اسماعیل آدم لوکرے مع، تبسم انگڑے بنت حسن وانکڑے کے ساتھ ۴ اکتوبر ۹۸ء کو داور محلہ چپلون میں انجام پائی۔

○

سنجیدہ مجگاؤں کر۔ اشفاق مہسکر

نقشِ کوکن کے اعزازی نمائندے اور قلم کار جناب عبدالمجید یوسف مجگاؤں کر، ساکن کرلا (رتناگیری) کی دختر نیک اختر محترمہ سنجیدہ کی تقریبِ عقد مسعود المرحوم جناب محمد احمد مہسکر کے فرزند ارجمند جناب اشفاق کے ساتھ بروز اتوار مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو جامع مسجد کرلا (رتناگیری) میں باتزک واحتشام اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر نہ صرف کرلا بلکہ رتناگیری اور مضافات رتناگیری کے بیش تر معتقد حضرات بہ شمول ہندو بھائی بڑی تعداد میں حاضر تھے۔

○

ڈاکٹر ماہر ٹپیکر ابن صفیہ عبداللہ ساجد ٹپیکر، مع حوا شریف۔ بنت جہاں آرا غلام محمد شریف کی شادی ، نومبر ۹۸ء کو رو گھے کوکن کمیونٹی ہال بمبئی ۸ میں بڑے تزک واحتشام سے انجام پائی جس میں معززین شہر کے علاوہ عبداللہ ساجد صاحب کے واقف کاروں نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

ناظمہ سنگے　　　عظیم مایکر

محترمہ رومان علی سنگے کی دختر اور جاوید دروے کی بھانجی ناظمہ سنگے کی شادی عظیم مایکر فرزند عبداللہ رکن الدین مایکر (ممبرا کوسہ) کے ساتھ بکم نومبر ۹۸ء کو تزک و احتشام کے ساتھ انجام پائی۔ شادی میں کثیر تعداد حضرات نے شرکت فرمائی۔

(معین کاکا پٹیل)

○

حور بانو　　　اقبال

نواگر ہرنئی کے متولی عالیجناب حسنین میاں پادسکر کی صاحبزادی حور بانو کی شادی جیگڈھ ساکو تر کے جناب عباس گوہاگر کر کے صاحبزادے اقبال کے ساتھ مورخہ ۴ اکتوبر ۹۸ء کو بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

(مرسلہ۔ داؤد بانکوٹی پینٹر)

○

رخسانہ　　　تجمل

بازار محلہ ہرنئی کے سابق سرپنچ اور جماعت المسلمین کے صدر اور کامیاب تاجر جناب ابراہیم داؤد سارنگ کی دختر رخسانہ کی شادی المرحوم جناب غلام حسین عرف "بابو" مہالدار کے صاحبزادے تجمل کے ساتھ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۹۸ء کی صبح

سینکڑوں چاہنے والوں کی نیک خواہشات کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

(مرسلہ: تجمل عبدالغنی پادسکر)

شادی خانہ آبادی

مشہور ایڈوکیٹ اختر اسماعیل حارث کے فرزند ریحان کی شادی مدین بنت سعد ناچن پڑگھ کے ساتھ ۸ نومبر ۹۸ء کو ایکسر میونسپل اسکول گراؤنڈ بوریولی ممبئی میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ بحسن وخوبی انجام پائی۔

○

انیسہ خان بنت مبارک علی خان، مع امتیاز پیوے کر ابن مظہر حسن پیوے کر اور لائن عبدالکریم قاضی کی بھانجی انیسہ خان کی شادی یکم نومبر ۹۸ء کو ریلوے کلب گراؤنڈ بھائیکلہ ممبئی میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

○

محی الدین　　　تسنیم

ابن امیر احمد۔ کی شادی ۱۰ نومبر ۹۸ء کو مہاتما پھولے ہال سیکٹر ۱۰ واشی نئی ممبئی میں انجام پائی۔

(محمود حسن قاضی)

شادی خانہ آبادی

حمیرا ردمانی بنت حسن داؤد ردمانی

مع اکرام اللہ دلوی ابن نذیر احمد حسین دلوی کی شادی ۵ نومبر ۹۸ء کو پیٹھ ماپ تارے محلہ کوٹنا روڈ، چپلون رتناگیری میں بحسن وخوبی انجام پائی۔

○

عمران خان ابن رمضان خان مع تبسم سید بنت سید اشرف علی

○

جمیل خان ابن رمضان خان مع صدف انجم بنت خلیل شیخ۔

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور جناب علی ایم شمسی کے رفیق جناب خلیل شیخ کی صاحبزادی کی شادی ممبئی میں ۲۹ نومبر ۹۸ء کو بحسن وخوبی انجام پائی۔

تصحیح

ماہ اکتوبر نقش نواز میں محترمہ نورجہاں بیگم امین چوگلے لکھا گیا ہے جب کہ محترمہ نورجہاں بیگم محمود چوگلے لکھا جانا چاہیئے تھا۔ قارئین تصحیح فرمائیں۔ ——— (ادارہ)

○

انتقالِ پُر ملال

آدم بلی کا انتقال

داس گاؤں تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڑھ کی معروف شخصیت (تاجر) جناب آدم بلی کا ۸ نومبر ۹۸ کو روڈ حادثہ میں انتقال ہوگیا وہ ۴۵ سال کے تھے۔

ستار میمن کا انتقال

شہر مہاڈ ضلع رائے گڑھ میں مچھلی کا کاروبار کرنے والی معروف ہستی جناب عبدالستار میمن کا مہاڈ سے قریب نومبر ۹۸ء کو روڈ حادثہ میں انتقال ہوگیا۔

مراد بھاردے کا انتقال

موضع سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کے ۴۵ سالہ جناب مراد حسینی بھاردے جو Best کمپنی میں کنڈکٹر تھے مرض سرطان کا شکار ہوکر ۱۲ نومبر ۹۸ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

جاوید عابدی کو صدمہ

نیشنل ہائی اسکول ھرنئی کے نقش کوکن ہیڈ ماسٹر جناب جاوید ظفر عابدی صاحب کے سسر اور بین الاقوامی شہرت کے مالک، عالم دین، مولانا صدرالدین اصلاحی طویل علالت کے بعد بعمر ۸۵ سال پھولپور اعظم گڑھ میں جمعہ ۱۳ نومبر کی صبح انتقال کرگئے مرحوم کئی علمی و تحقیقی اداروں کے سرپرست تقریباً دو درجن سے زائد کتابوں کے مصنف" ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی کی صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ ان کی کئی کتابیں بین الاقوامی زبانوں میں ترجمے بھی ہوچکے ہیں ان کے داماد جناب جاوید عابدی صاحب نے ان کی قربت میں بہت کچھ حاصل کیا ہے اور گذشتہ تیرہ سال نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں اعلیٰ تعلیمی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں

شریکِ غم

اراکین ہائی اسکول، اسٹاف و طلباء

زبیر احمد علی خاں کو صدمہ

کوکن بینک کے ڈائرکٹر جناب زبیر احمد علی خان صاحب (شوپرمین) کی چاچی محترمہ مرحومہ بی بی آدم اسماعیل خان مصطفیٰ بازار بمبئی کا ۳ نومبر ۹۸ء کو انتقال ہوگیا۔

عبداللطیف مقری کا انتقال

شریف اور اقبال مقری کے والد اور بھیونڈی کی معمر ہستی عبداللطیف امیر صاحب مقری کا ۸۵ سال میں ۷ نومبر ۹۸ء کو بھیونڈی میں انتقال ہوگیا۔

صغرابی درزی کا انتقال

تبلروسئی ضلع تھانہ کی معمر ہستی عبدالغفور درزی کی اہلیہ صغرابی کا ۶۵ سال کی عمر میں ۹ نومبر ۹۸ء کو تیلر ضلع تھانہ میں انتقال ہوگیا۔

حسن شیخ کو صدمہ

حسن داؤد شیخ (بولیخ والے) کی والدہ کا ۷ نومبر ۹۸ء کو نزد دوازہ محلہ اکبر رائٹس ہل میں انتقال ہوگیا۔

نورالدین فقیہ کو صدمہ

نورالدین اسماعیل فقیہ صاحب (ساکن وڈولی تعلقہ مان گاؤں) نے تجوانے کمپلیکس گورے گاؤں میں کرانہ شاپ کھول رکھی تھی۔ نورالدین بھائی کو دیکھ کر خوشی ہوتی تھی کہ وہ بیچ بازار میں بیٹھے شان سے بزنس کر رہے ہیں۔ ان کی دینداری

سبھی کو متاثر کرتی تھی۔ ان کے جواں
سال فرزند عبدالقادر میں بھی پدری
اوصاف موجود تھے۔ مگر افسوس!
عروسِ اجل نے عبدالقادر کو اچک
لیا۔ وہ اپنے بڑے بھائی سے ملنے
کے لئے مانگاؤں گیا تھا کہ راستے میں
ایک ٹرک موت کا فرشتہ بن کر اسے
اپنے ساتھ لے اُڑا۔

(عبدالرحیم نشتر)

انگلستان سے موت کی خبریں

۱۔ محترمہ فاطمہ بی بی حاجی احمد بابا
کاپڑے متوطن کونڈلیورا تعلقہ
سنگمیشور ضلع رتناگیری ۱۷ ستمبر
۹۸ء کو باٹلے BATLEY یورک
شائیر انگلینڈ میں ۸۱ سال کی ضعیفی
عمر میں رحلت فرما گئیں۔

۲۔ جناب حاجی محمد احمد ساکھر کر
متوطن ساکھر تری ضلع رتناگیری ۱۶
اپریل ۹۸ء کو باٹلے انگلینڈ میں ۳۷
سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

۳۔ جناب سید فخرالدین حدّادی
متوطن راجپوری، تعلقہ جنجیرہ مروڈ
ضلع رائے گڈھ ۱۸ اکتوبر ۹۸ء کو
لندن میں ۷۶ سال کی عمر میں انتقال
پا گئے۔ مرحوم کچھ سال سے دل کے
نقص کو کی
مریض تھے۔ (مرسلہ ابراہیم بغدادی)

حسین میاں سید کا انتقال

رتناگیری مجگاؤں کوکن مرکنٹائل
بینک کے جواں سال اور مشہور سماجی
ورکر جناب حسین میاں زین الدین سید
کا عمر کے ۳۵ ویں سال میں ۱۱ اکتوبر ۹۸ء
کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال
ہوگیا۔ مرحوم کے انتقال سے مجگاؤں کے
لوگوں نے شدید غم کا اظہار کیا ہے۔

ناکاڑے خاندان کو صدمہ

محمد حسین ناکاڑے کی والدہ مرحومہ
حوّا بی زوجہ مرحوم ابراہیم ناکاڑے
طویل عرصے سے بیمار تھی۔ ۲۵ اکتوبر
۹۸ء بروز اتوار کو اندھیری میں انتقال
ہوگیا۔ مرحومہ کی عمر ۷۰ تھی مجگاؤں رتنا
گیری کی رہنے والی تھی۔

اسماعیل عمر مُغل
مجگاؤں رتناگیری

جناب یونس قاضی (گانجورڈا) کا انتقال

موضع گانجورڈا تعلقہ رتناگیری کے
معروف و معزز ریٹائرڈ اردو مدرس
جناب یونس قاضی (گانجورڈا) جو کافی
عرصہ سے بیمار تھے ۹ نومبر ۹۸ء کو
انتقال کر گئے وہ ۷۵ سال کے تھے۔

انتقالِ پُرملال

مجگاؤں کے معروف سوشل ورکر
اور کوکن مرکنٹائل بینک رتناگیری برانچ
کے نوجوان کلرک جناب سید حسین
میاں زین الدین کا اتوار ۱۱ اکتوبر کو
حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث
انتقال ہوگیا۔

(عبدالستار مقادم)

جلیل ساز صاحب کی اہلیہ رحلت کر گئیں

ناگپور کے کہنہ مشق شاعر اور
معروف سوشل ورکر جناب جلیل
ساز صاحب کی اہلیہ محترمہ محسن رحمت
بیگم کا ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو بروز بدھ
دن میں ساڑھے دس بجے انتقال
ہوگیا۔

اسمٰعیل جولے کا انتقال

کانبلہ (مہاڈ) کے ہر دلعزیز بزرگ
اسمٰعیل حسین میاں جولے عرف جولے
میاں کا حرکت قلب بند ہوجانے کی
وجہ سے انتقال ہوگیا وہ ۹۳ سال
کے تھے۔ وہ ہر دلعزیز مدرس تھے
حکومت نے انہیں مثالی مدرس کے

اعزاز سے نوازا تھا۔ ان کے شاگردوں
میں وکیل، انجینئر اور گریجویٹس شامل
ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ انہیں
جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔
شریکِ غم: ایم اے بھوتبل (راجیواڑی)

صالح خاں دشمکھ کی جُدائی

کھٹیل (رائے گڑھ) سماجی خدمتگار
جناب صالح خاں دشمکھ کا طویل
علالت کے بعد ممبئی کے اسپتال میں
انتقال ہوگیا دوسرے روز ان کی
تدفین بعد نماز ظہر کھٹیل کے قبرستان
میں سینکڑوں سوگواروں کے درمیان
عمل میں آئی۔ وہ صالح خاں بھائی
کے نام سے مشہور تھے۔ موصوف
تعلقہ مہاڈ کے ان افراد میں سرفہرست
تھے جنہوں نے اپنی زندگی تعلیم اور
سماجی خدمات کے لئے وقف کی ہے
اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ ان کی قبر کو نور
سے بھردے اور پسماندگان کو ان کے
راستے پر چلنے کی توفیق بخشے۔
شریکِ غم۔ محمد اقبال خاں دشمکھ کھٹیل

ذکر شیخ مچھالے کو صَدمہ

۵ر نومبر ۹۸ء کو تھانہ ضلع چپن
چنی کی مشہور ہستی ذکر یحو میاں شیخ مچھالے
کے جواں بیٹے فرزند متا کا ایک ہارٹ حرکت
نقشِ کوکن

قلب بند ہونے سے دابھیچری میں
انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو چپین چپنی بوسٹر
ضلع تھانہ میں سیکڑوں سوگواروں
کے ہجوم میں سپردِ خاک کیا گیا۔
(محمد اختر عبد الحمید بوٹکے)

اقبال کوارے کو صدمہ

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے فعال
رکن لائن اقبال کوارے کی چاچی اور
جناب جہانگیر کوارے کی والدہ محترمہ
صابرہ صاحب کوارے متوطن دو
نولی تعلقہ چپلون کا ضعیف العمری
میں ۹۵ سال کی عمر میں ۲۱ر نومبر ۹۸ء
کو جب کہ وہ اپنی دختر کے پاس کوسہ
ممبرا میں سکونت پذیر تھیں۔ انتقال
ہوگیا۔

شوکت پوجی کو صَدمہ

الواذہ سوشیل گروپ سوپارہ ضلع
تھانہ کے روحِ رواں شوکت قاسم
پوجی کے خُسر صاحب کا بھارت نگر
باندرہ میں ۲ر نومبر ۹۸ء کو انتقال
ہوگیا۔

اسمٰعیل چوگلے کا انتقال

بہرولی تعلقہ کھیڈ کے جناب اسمٰعیل
جو میرا روڈ ممبئی میں سکونت پذیر تھے۔
۲۳ر نومبر ۹۸ء کو انتقال کر گئے۔

انتقالِ پُر ملال

باپڑی کوسی ضلع تھانہ کی
معزز مشہور ہستی عبد الحق قاضی
(پیپر کوئین والے) کا ۱۸ر نومبر ۹۸ء
کو انتقالِ پُر ملال ہوگیا۔

عزیز بھائی میمن کو صدمہ

مسلم سیوا کمیٹی سوپارہ تعلقہ وسئی
ضلع تھانہ کے سابق صدر جناب عزیز
میمن (عارف جنگباری کے والد) کی بیوی
مہرالنساء کا ۵۵ سال کی عمر میں
۲۴ر نومبر ۹۸ء کو شب میں سوپارہ واجہ
محلہ میں انتقال ہوگیا۔

نامہ نگار حضرات سے

گزارش ہے کہ کاغذ کے ایک طرف
صاف خوشخط اور دو سطروں کے
درمیان فاصلہ دے کر مضمون تحریر
فرمائیں (ادارہ)

نقشِ کوکن
میں
اموات کی خبریں مفت شائع کی جاتی ہیں

Mr Hussain Dalwai ex MLA, MP of India and chair of the Ethnic Minorities Commission was special guest this year He was pleased with the yearly get together of all Kokni Muslim families in UK He praised the children's Arts and craft exhibition organised by Najma Ibrahim He found that it was encouraging that they maintain their cultural, economic and family ties with India He was reminiscent of his and councillor Sarguroh's youth social work in India and sport activities in Ismail Yusuf College Young Star club from Blackburn won the football trophy Besides usual athletics rounders, tennis and other competitions, children's fun games, ladies musical chairs, bouncing castle kept the families and guests amused for the whole day

The Kokni Muslim Welfare and youth organisation is working towards their biggest ambition of building a Kokni centre in London The building committee is carrying out a survey to establish opinions and views of our community The feedback will help us improve the services we provide and for future planning

By S Jaffer (Hamdulay), President London, UK

Weddings

Farhana D/o Capt **Ziauddin Hakim** got married to Javed on Noember 29, 1998 at Mumbai

Mohd. Asif, Mohd. Tariq & Aisha sons and daughter of Mr Tayab Ahmed Noor Mohd got married **Zeenat, Erum & Anjum** respectively on November 7, 1998 at Mumbai

Verses from the Holy Qur'an regarding materialism

009 024

Say If it be that your fathers, your sons, your brothers, your mates, or your kindred, the wealth that ye have gained, the commerce in which ye fear a decline or the dwellings in which ye delight - are dearer to you than Allah, or His Messenger or the striving in His cause,- then wait until Allah brings about His decision and Allah guides not the rebellious

009 034

O ye who believe! there are indeed many among the priests and anchorites who in Falsehood devour the substance of men and hinder (them) from the way of Allah And there are those who bury gold and silver and spend it not in the way of Allah announce unto them a most grievous penalty-

009 055

Let not their wealth nor their (following in) sons dazzle thee in reality Allah's plan is to punish them with these things in this life and that their souls may perish in their (very) denial of Allah

028 076

Qarun was doubtless of the people of Moses, but he acted insolently towards them such were the treasures We had bestowed on him that their very keys would have been a burden to a body of strong men, behold, his people said to him "Exult not for Allah loveth not those who exult (in riches)

057 020

Know ye (all), that the life of this world is but play and amusement pomp and mutual boasting and multiplying, (in rivalry) among yourselves riches and children Here is a similitude How rain and the growth which it brings forth, delight (the hearts of) the tillers soon it withers, thou wilt see it grow yellow, then it becomes dry and crumbles away But in the Hereafter is a Penalty severe (for the devotees of wrong) And forgiveness from Allah and (His) Good Pleasure (for the devotees of Allah) And what is the life of this world, but goods and chattels of deception?

heritage, Islamic literature and calligraphy, Islamic art and artifacts, Islamic traditions and costumes was held on this occasion A silver jubilee souvenir publication has also been created depicting the history of Muslim settlement in Tasmania and the establishment of the present Muslim community, the Tasmanian Muslim Association and the Islamic centre of Tasmania Mr Saleh Parkar, President of the association welcomed and introduced the guests Imam Amin Hadi of Sydney delivered keynote address The association was established in the year 1973

Educational contest by NKTF

The district level educational contests viz Urdu and Marathi speech contest, primary and secondary general knowledge contest and English language contest among the Urdu medium schools of district Raigad was held on November 22, 1998 at Urdu high school, Nagothane Haji A Samad Adhikari, Chairman of Nagothane Education Society and noted industrialist presided over the function while Haji Abubaker Dafedar was the chief guest and gave away the prizes to the winners Capt F M Mistry of NKP trust graced the occasion by his kind presence as guest on the request of the sponsor Mr Ismail Dafedar Similar function for the Ratnagiri district was held on November 21, 1998 at Maharashtra high school, Chiplun This function was presided over by Mr Sharaf Kamali, noted poet & industrialist Haji Hasan Dawood Rumane of Rumane Travels was the chief guest Mr Mukund Keshav Kanade, principal United English School, Chiplun was the guest of honour on behalf of Haji Mohiuddin D Khatib

Catesville Imam off to Los Angeles

The Muslim community recently bode fare well to one of its most illustrious leaders when Sheikh Sa'dullah Khan left for Los Angeles to take up a director's post Var organisations, as well as the community gave a send off befitting a man who has done ster work in the development and upliftment of the co mmunity Shaikh Sa'dullah was the director o' Islamic College of Southern Africa, the Manag Editor of the Muslim Views Shaikh Sa'dullah tiated the International Qira'ah programme, the of its kind for Southern Africa

By Dr N M Parkar, South Af

Book review

Medicine of the Prophet

Dr M Iqtedar H Farooqi has recently lished a book titled 'Medicine of the Pro (Tibb al-Nabvi) A message Par Ex lence The book contains a detail account of T al-Nabvi The book is published by Sidrah publ ers, C-3/2 Vishal Shahid Apartments, Chakrawati Road, Golaganj, Lucknow-226018 Farooqi is the retired Scientist (Deputy Direc at National Botanical Research Institute, Luckn

Adult education & modernization

The book 'Adult Education and Moderni tion' by Dr Madan Singh, Director, S Literacy House, Lucknow is available f of cost from the Directorate of Adult Educati Government of India, Block NO 10, Jam N House, Shahjahan Road, New Delhi 110 011

26th annual celebration of KMWY

Kokni Muslim Welfare and Yo organisation celebrated their 26th yea Festival of sports on the 9th August 1 at the Wilsden Sports Stadium in Brent, Lond The mayor of Brent Cllr Bertha Joseph, coun lors, officers and other dignitaries attended the fu tion Cllr Bertha Joseph was the guest of hon

ing the largest percentage of any country About 40 per cent of men and 60 per cent of women above 15 year's of age are illiterate, posing a serious threat to the socio-economic development of the country, according to a Federation of Indian Chambers of Commerce and Industry (FICCI) report At least 40 per cent of the population does not meet the minimum calorific value levels needed for sustaining life The figure could be higher at 50 to 60 per cent, if poverty was defined in less conservative terms, as being without access to and control over basic productive resources needed for a dignified life, the report adds

Prof. Jafri appointed as PVC of AMU

Prof H A S Jafri has been appointed as the Pro-Vice-Chancellor of Aligarh Muslim University The post of PVC was lying vacant since Mr Mahmoodur Rahman took over as Vice Chancellor of Aligarh Muslim University in 1995 Prof H A S Jafri has a long association with Aligarh Muslim University He has worked in various positions of the University to entire satisfaction of former vice-chancellor also

New courses by Jamia Urdu

The Jamia Urdu, Aligarh has proposed to introduce several new courses from next year The Jamia will offer through correspondence diploma courses in environmental studies, advance diploma in journalism, diploma in several industrial trades, certificate course in hygiene, public health Courses involving practical training will be conducted only at Aligarh According to the Registrar of Jamia, several distant learning courses will be introduced through internet

Buldhana adjudged second best by National Literacy Mission

The National Literacy Mission has adjudged Buldhana, a district in Maharashtra as the second best in the country after Roop Nagar district in Rajasthan for its 75 per cent achievement in adult literacy The campaign was launched in Buldhana in October 1995 when an army of 14552 volunteers took upon themselves the task of making over a lakh and half people in the specified age group literate

A project for the education of Women

An appeal is made by Jamea-tul Hasnat lil-banat to the educationalists, philanthropists, entrepreneurs & social activists to come forward to spare their efforts, money, material, consultation and advice in helping to construct an educational institution viz Jamea-Tul-Hasanat Lil-Banat The said project is under the guidance of Maulana Waliullah Sahab, Khatib & Imam of Noor Masjid, Dongri, Mumbai Mr Abdul Razzak Saleh Sardar is the administrator of the Society More details can be had from Jamea-tul Hasanat Lil-Banat, Village Kondivali (Khed), Dist Ratnagiri

Universal brotherhood by Dr. Zakir

A lecture on Universal Brotherhood by Dr Zakir Naik was arranged by Aqsa Educational Society, Bhiwandi, Dist Thane on November 8, 1998 The lecture was followed by question & answer session Advocate Hingurani presided over the function while Advocate P M Hegde was the chief guest Dr Zakir Naik removed the misunderstanding of many non-Muslim scholars about Islam

Silver jubilee celebration of Tasmanian Muslim Asso. Inc.

A silver jubilee celebration programme of Tasmanian Muslim Association Inc was organised by Islamic Centre of Tasmania on An exhibition depicting Islamic culture and

Talking effectively with your child

As with all relationship, a parent-child bond thrives on openness Open and honest communications with your child is fundamental to being a good parent But not all parents know how to communicate effectively with their children Here are some points for improving understanding

Make a commitment to talk with your child Pick out a fixed time for a discussion, such as her bed time If you feel spontaneity is important, look for an occasion to strike up a conversation, while taking her to school or cleaning up after dinner Or come up with an event, such as having lunch together in a restaurant Show your youngster that you are genuinely interested in talking with her

And when conversing, give your child your full respect, using language that she can comprehend Talk seriously about the things she feels are important Matters you think are minor she may see as major and your willingness to listen to all of her concerns will encourage her to continue to share them with you as she grows older If beginning a conversation is awkward, try easing into it with a little humor The experience of sharing real laughter can help you and your child feel more deeply connected At first it might be wise to minimize direct personal questions, which can put your child on guard Perhaps begin by talking about something that interests you both Share experiences with each other Listening is as important a part of communicating as talking When you listen, listen aggressively Show your youngster the same respect you want in return Look at her directly and maintain eye contact Listen until she is finished talking, do not interrupt even if you see flaws in her logic or feel you have to make a point Let he[r] know you have heard her by repeating what sh[e] said in your own words, or ask questions for clar[i]fications Children are still mastering the nuanc[es] of language, and it is important that you and yo[ur] child understand each other right from the begi[n]ning Not only do you have to be able to listen [to] what your child is saying, you must also be sens[i]tive to the unspoken signals, to know when he[r] behaviour, attitude or even facial expressions [are] conveying more than her words Real communi[-]cation can be difficult to maintain as your youn[g]ster moves through childhood At times it may see[m] that the lines are closed If you have laid the groun[d]work effectively, you can be certain that commu[-]nication will in fact go on, and never will it cou[nt] for more than in the years of adolescence that l[ie] ahead

Great Essay Contest'99

An essay competition in English, open to no[n-]Muslim students of Indian Universities, [is] being conducted as part of inter-religio[us] dialogue that aims to promote mutual understan[d]ing, respect and tolerance which will strengthe[n] the secular fabric of our country and also its integ[-]rity The topic of the essay is Islam as I Know There is no registration fee for this contest Mo[re] details can be had from Forum for Faith & Frate[r]nity, PO Box 4239, Cochin-17, Kerala The fi[rst] prize winner will be given cash Rs 50,000+set [of] Encyclopedia Britanica second prize winner wi[ll] be given cash Rs 35,000/- + English Classics wort[h] Rs 15,000, third prize winner will be given ca[sh] Rs 25,000 + English Classics worth Rs 7,50[0] There are 12 consolation prizes of Rs 5,000/- eac[h]

Most illiterates in India

The facts speak for themselves One out [of] every two Indians is an illiterate, constit[u-]

By S. Asif Ali

n your Lord with humility and in private; For Allah loves not those :spass beyond bounds." (Al-Qur'an 7:55)

Make Him your protector and friend

Allah is the friend and protector of those who believe; He brings them out of darkness into light." (Qur'an 2 257) It is absolutely imperative that each one of us not only understands the important of the above Aayat but assimilate it as a vital part of Imaan It must be always nembered that Imaan is Allah's SWT best gift to us Imaan is the key to a happy meaningful life on :h and a blissful life in the Hereafter In the above aayat Allah SWT is promising if man only lieves in His oneness Allah SWT becomes his protecting friend for life. And he brings us into light iowledge) from darkness (ignorance) In other words "once we understand that no one but Allah is r Lord and Cherisher and He alone is our Master, Allah Ta'ala from that moment becomes our otecting friend He takes us out of the darkness of disbelief and ignorance and brings us into ninance of belief and knowledge How easy He has made it for a believer to get the friendship of lah SWT who is the best of friends and when He is our protector do we need any other protection

id for such a tremendous bounty what a small price He is asking of us What greater proof of His ing most beneficent, most merciful do we need have? How extraordinary is his mercy and His ieficence, a sure undeniable proof of His love for us For what is our significance our importance Allah's Cosmos – we are not only insignificant we are nothing in comparison to the Almighty Yet disdains not our smallness, on the contrary He desires our well-being so much so that He gives us title of Ashraf-ul-Makhlooqat and then over and above this he offers his protection of friendship nost free. Just imagine when we want to meet a person of some importance, an officer in a Govt ice, how many times we phone him and how he behaves just to see us for a couple of minutes, we nost beg of him to just listen to us for a minute or two In contrast Allah SWT is always there for us peak and ask every conceivable gift of this world and of the hereafter We feel more elated when get a raise in our jobs or a promotion than in the knowledge given to us by Allah in His book How grateful we are for the innumerable gifts bestowed on us by our Maker when we forget to thank m for the eyes He has given to us! Let us now pay heed before death overtakes us and we forfeit opportunity for repentance Let us put our faith in Rab-ul-Aalameen, the Creator and Sustainer of the worlds and not in the wealth and riches of this world, for it is only He who can save us from .ll-fire On Him alone depends our well-being in this world and the Hereafter This life is only a :am which will be forgotten the moment we pass away, the only real and lasting life is after this life s not too late to understand and realise Only one tear of repentance from our eyes, only one cerely exclaiming La-ilaha-Illallah will get us the friendship and protection of the supreme Creator d guidance for all times to come Are we still going to live in ignorance and hence misery or are we ing to opt for knowledge and everlasting happiness? Think